یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

الله
رسول
محمد
طبقاتِ ابنِ سعد
جلد چہارم
مُصنّف
مُحمّد بن سعد
(المتوفی ۲۳۰ھ)
طبقات الکبریٰ
نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

طبقات ابنِ سعد

حصہ ہفتم

دورِ آخر کے صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین و فقہاء رحمۃ اللہ علیہم

اہلِ بصرہ، بغداد، شام، مصر اور دیگر اسلامی شہروں کے صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین، محدثین، فقہاء اور علماء رحمۃ اللہ علیہم کے حالات ملاحظہ فرمایئے۔

مصنف
محمد بن سعد (المتوفی ۲۳۰ھ)

ترجمہ
محمد راغب رحمانی

نفیس اکیڈمی
اُردو بازار، کراچی

طبقات ابن سعد

نام کتاب .... طبقات ابن سعد (حصہ ہفتم)

مصنف .... علامہ محمد بن سعد المتوفی ۲۳۰ھ

مترجم .... محمد راغب رحمانی

اضافہ عنوانات وحواشی .... مولانا عبدالمنان صاحبؒ

ناشر .... نفیس اکیڈمی اردو بازار۔کراچی

قیمت .... /- روپے

نفیس اکیڈمی
اُردو بازار، کراچی

فہرست مضامین

طبقات ابن سعد (حصہ ہفتم)

پہلا طبقہ

تیسرا طبقہ

چھٹا طبقہ

مدائن کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر

مدائن کے محدثین وعلماء کا بیان

تیسرا طبقہ

چوتھا طبقہ

پانچواں طبقہ

چھٹا طبقہ

ساتواں طبقہ

مصر میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد پہلا طبقہ

دوسرا طبقہ

تیسرا طبقہ

چوتھا طبقہ

قبل از مطالعہ

اس کتاب کے مطالعہ کرنے سے قبل مندرجہ ذیل امور کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے' ہم نے سند کو مختصر بیان کرنے کے لیے چند اصول وضع کر لیے ہیں انہیں ذہن میں رکھنا ضروری ہے:

① بتحدیث فلاں یعنی فلاں نے ہم سے بیان کیا' اس میں سننے والے کئی ہیں۔
② بحدیث فلاں یعنی فلاں نے مجھ سے بیان کیا' اس میں سننے والا ایک ہے۔
③ باخبار فلاں یعنی فلاں نے مجھے خبر دی بتایا' اس میں خبر دیئے جانے والے بہت ہیں۔
④ بخبر فلاں' یعنی فلاں نے مجھے خبر دی یا بتایا' اس میں خبر دیئے جانے والا ایک ہے۔
⑤ بحدیث از فلاں یعنی فلاں سے' یہ صیغہ مجہول کا ہے۔
⑥ بسماع از فلاں' یعنی فلاں سے یہ بات سنی گئی یعنی میں نے یا ہم نے سنی' یہ صیغہ بھی مجہول کا ہے۔
⑦ از فلاں یعنی فلاں سے۔
⑧ ہم نے عربی لفظ عن کا ترجمہ زیادہ فارسی لفظ کے از سے کیا ہے لیکن کہیں کہیں اردو کے لفظ (سے) سے بھی کر دیا ہے۔
⑨ کتاب کے آغاز میں ابتدائی سندیں تفصیل ترجمہ سے دے دی گئی ہیں تا کہ قارئین کرام کو شروع میں سمجھنے میں دقت نہ ہو اور پھر سندیں مختصر حسب اصول موضوعہ لکھی گئی ہیں۔
⑩ ترجمہ شگفتہ' سلیس اور معنی خیز ہے۔

حق تعالیٰ قبول فرما کر ہمیں بھی اپنی عنایتوں' مہربانیوں اور کرم نوازیوں سے نوازے۔ آمین!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بصرہ میں بس جانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

تابعین، علماء اور فقہاء رحمۃ اللہ علیہم

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ:

بن جابر بن وہیب بن نسیب بن زید بن مالک بن الحارث بن عوف بن مازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان بن مضر، کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔

فرماتے ہیں: میں نے بعض حضرات سے سنا کہ وہ انہیں ابوغزوان کی کنیت سے بھی پکارتے تھے، آپ طویل القامت، خوبصورت اور قدیم مسلمان ہیں آپ نے بھی حبشہ کی طرف ہجرت کی اور جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

فرماتے ہیں: ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی کہ مجھ سے جبیر بن عبداللہ اور ابراہیم بن عبداللہ نے جو اولادِ عتبہ میں سے ہیں، بیان کیا کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عتبہ کو بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا، لہٰذا آپ ہی اس علاقہ کو فتح کرنے والے ہیں اور آپ ہی نے یہ شہر بسایا، اس سے پہلے یہاں ایک خاندان آباد تھا، اور آپ ہی نے بانسوں سے بصرہ کی جامع مسجد بنوائی لیکن آپ نے یہاں اپنا گھر نہیں بنوایا۔

محمد بن عمر کہتے ہیں: ہم سے روایت کی جاتی ہے کہ عتبہ قادسیہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے مکتوب کی ہدایات کے مطابق آپ نے انہیں حکم دیا کہ بصرہ کا رُخ کریں۔

فرماتے ہیں: ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی کہ ہم سے ابراہیم بن محمد بن شرحبیل عبدری نے مصعب بن محمد بن شرحبیل یعنی ابن حسنہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں: عتبہ سعد ہی کے پاس تھے جب آپ نے عجمیوں کو شکست دی ہے پھر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ آپ کوفہ کو اپنا فوجی اڈہ بنائیں اور عتبہ کو سرزمین ہند کی طرف بھیج دیں کیونکہ عتبہ اسلام کے ایک بلند وعزت والے مقام کے مالک ہیں، آپ بدر کے غازیوں میں سے ہیں اور مجھے اُمید ہے کہ آپ کو مسلمانوں سے ایک حصہ ملے گا (یعنی آپ مسلمانوں کے ایک شہر کے بانی ہوں گے) اس وقت اس علاقہ کو ارضِ ہند کے نام سے پکارا جاتا تھا (فاروق اعظم لکھتے ہیں) عتبہ رضی اللہ عنہ وہاں بس جائیں اور اس علاقہ میں مسلمانوں کی چھاؤنی بنائیں اور احتیاط رکھیں کہ میرے اور مسلمانوں کے درمیان سمندر حائل نہ ہو۔

یہ خط پڑھ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر آپ کا خط سنایا حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل کی اور فوراً کوفہ سے آٹھ سو آدمی لے کر روانہ ہو گئے اور جہاں آج بصرہ آباد ہے آپ وہاں ٹھہر گئے۔

بصرہ کی وجہ تسمیہ:

چونکہ اس علاقہ میں کثرت سے سیاہ پتھر پائے جاتے ہیں اس لیے اسے بصرہ کہا جاتا ہے' پھر جب حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ یہاں پہنچ گئے تو آپ نے یہاں اپنی فوجی چھاؤنی قائم کی اور آپ یہاں ٹھہر گئے اور تمام مسلمانوں نے اپنے اپنے خیمے نصب کر لیے۔ حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے کمبلوں کا ایک خیمہ نصب کرا دیا' حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو ادھر بھیج دیا اور یہاں لوگ کافی ہو گئے پھر جب مسلمان بہت ہو گئے تو ان میں سے ایک جماعت نے کچی اینٹوں سے سات محلے بنا لیے' دو محلے خریبہ میں ایک زابوقہ میں' دو بنو تمیم میں اور دو ازد میں بنائے گئے' پھر حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے دریائے فرات سے بصرہ تک ایک نہر کا افتتاح کیا' بصرہ والے بصرہ کے پہاڑوں کے آس پاس کے علاقہ کے کافروں سے جہاد کرتے رہتے تھے' فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عتبہ کو خط لکھا کہ بصرہ میں مسلمان بساؤ تاکہ مجاہد قریب ہی سے دشمنوں پر حملہ کر سکیں۔ حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کر کے ایک پر مغز تقریر کی' یہ بصرہ میں حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ کی سب سے پہلی تقریر ہے آپ نے اس میں فرمایا: ہر طرح کی تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں' میں اللہ ہی کی بڑائیاں بیان کرتا ہوں اور اسی سے اپنے تمام کاموں میں مدد مانگتا ہوں' میرا اس پر ایمان و بھروسہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقدار عبادت نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ لوگو! دنیا اپنی انتہائی تیز رفتار سے پیٹھ پھیر کر بھاگی جا رہی ہے اور دنیا والوں میں اعلان کر رہی ہے کہ سب اپنا اپنا بوریا بستر باندھ لیں لہٰذا دنیا محض تھوڑی سی باقی رہ گئی ہے جیسے برتن کے پیندے میں تھوڑا سا پانی باقی رہ جاتا ہے' دیکھو تم سے دنیا تو لامحالہ چھوٹ جانے والی ہی ہے لہٰذا اسے اپنی موجودہ بہتر حالت پر چھوڑو' جہنم کی حیرت انگیز گہرائی پر غور کرو اگر کسی بھاری سے بھاری پتھر کو جہنم میں ڈال دیا جائے تو وہ ستر سال میں اس کے پیندے میں پہنچے گا' اللہ کی قسم جہنم انسانوں اور جنوں سے بھری جائے گی' اب جنت کی حیرت انگیز فراخی پر غور کرو کہ جنت کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے کی چوڑائی پچاس سال کی مسافت ہے' اللہ کی قسم جنت میں ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ وہ لوگوں سے پٹی پڑی ہوگی۔ ایک زمانہ وہ بھی تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور ساتواں مسلمان تھا ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا ہم بلسان کے پتے اور جھاڑیوں کے کانٹے چبایا کرتے تھے حتیٰ کہ ہمارے مسوڑھے زخمی ہو جایا کرتے تھے اس وقت مجھے ایک چادر ملی' میں نے وہ درمیان سے پھاڑ دی اور ایک ٹکڑا سعد رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور ایک اپنے پاس رکھ لیا' اے سات قبیلو! اس کے بعد ہم نے اپنے میں سے ہر ایک کو کسی نہ کسی شہر پر امیر ہی پایا' دیکھو ہر نبوت کے بعد ملک جنم لے لیا کرتا ہے ایسے زمانہ سے اللہ کی پناہ جس میں سلطان بادشاہ بن بیٹھے اور اس سے بھی اللہ کی پناہ کہ میں اپنے آپ کو عظیم سمجھوں اور لوگوں کی نگاہوں میں حقیر نہ ہو' تم لوگ جلدی ہی ہمارے بعد والے امراء کو آزما لو گے اور انہیں آزمانے کے بعد ان میں اچھی باتیں بھی دیکھو گے اور بری باتیں بھی۔

راوی کہتا ہے: حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ خطبہ ہی فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک ثقفی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ایک خط آپ کو لا کر دیتا ہے جس میں امیر المومنین لکھتے ہیں: امابعد! مجھے ابوعبداللہ ثقفی کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ انہوں نے بصرہ میں ایک گھوڑا پالا

ہے جب کہ آج تک کسی نے بصرہ میں گھوڑا نہیں پالا' آپ یہ خط دیکھتے ہی ابوعبداللہ کا خیال رکھیں اور وقت ضرورت ان کے کام میں ان کا ہاتھ بٹائیں' ابوعبداللہ وہ پہلے مجاہد ہیں جنہوں نے سب سے پہلے بصرہ میں گھوڑا پالا۔ پھر حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ بلسان اور آبز قباد کی طرف بڑھے اور انہیں فتح فرمایا' آپ کے مقابلہ کے لیے ایک بہت بڑی فوج لے کر ایک رئیس (صاحب المدار) نکلا' آپ نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اسے شکست فاش دی' رئیس زندہ گرفتار کرلیا گیا اور آپ کے حکم سے اس کی گردن اڑادی گئی' آپ نے اس کے لباس اور پٹکے پر قبضہ کرلیا جس میں سونا اور جواہرات تھے اور اسے آپ نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں روانہ فرمادیا' جب اس رئیس کے جسم کا یہ سامان مدینہ منورہ پہنچا تو مدینہ والوں نے بڑی بے تابی سے اسلامی فوج کا حال پوچھا' پہنچنے والے قاصد نے کہا: مسلمانو! کس چیز کے بارے میں پوچھتے ہو؟ اللہ کی قسم میں نے لوگوں کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ ان کے پاس سونے چاندی کی ریل پیل اور گن کر نہیں بلکہ مٹھیاں بھر بھر کر خرچ کرتے ہیں' یہ سن کر مسلمان مسرت کے مارے پھولے نہیں سمائے اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تقریباً ۱۵۰ مجاہدوں کا ایک دستہ مرتب کر کے حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ کی مدد کے لیے روانہ فرمادیا' حضرت سعد' حضرت عتبہ رضی اللہ عنہما کو جو آپ کے ماتحت بصرہ کے حاکم تھے احکامات لکھتے رہتے تھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے احکامات سے حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ کو تکلیف پہنچتی تھی' حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ملنے کی درخواست' کی اجازت مل گئی' حضرت عتبہ' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما کو بصرہ پر خلیفہ فرما کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آتے ہیں اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے تشدد کی شکایت کرتے ہیں' فاروق اعظم شکایت سن کر خاموش ہو جاتے ہیں' لیکن عتبہ بار بار شکایت کرتے ہیں آخر کار فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عتبہ! تم ایک قریشی صحابی کی امارت قبول کرنے سے کیوں جی چراتے ہو' سعد رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جن کو شرف و سعادت کا اعزاز بھی حاصل ہے' عتبہؓ عرض کرتے ہیں: کیا میں قریشی نہیں؟ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم کا حلیف قوم ہی میں سے ہے' اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پرانی صحبت کی سعادت سے میں بھی مشرف ہوں جس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بلاشبہ تمہاری فضیلت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ عتبہ: اگر یہی فیصلہ بحال رہا تو اللہ کی قسم میں بصرہ نہیں جاؤں گا۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عتبہ رضی اللہ عنہ کو بصرہ جانے پر مجبور کردیا۔ عتبہ تعمیل ارشاد فاروقی کے لیے بصرہ کی طرف چل پڑے اور راستہ ہی میں اللہ کو پیارے ہوگئے آپ کے پیٹ میں خرابی پیدا ہوئی اور معدن بنی سلیم میں ۱۰ھ میں انتقال فرماگئے' سوید جو آپ کے غلام تھے' آپ کا سامان اور ترکہ لے کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ ۵۷ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور چھ ماہ بصرہ کے گورنر رہے۔

بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ:

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور آپ کے دادا کا نام عبداللہ بن حارث بن اعرج بن سعد بن زراح بن عدی بن سہم بن مازن بن حارث بن سلامان بن اسلم بن افصیٰ ہے۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ جارہے تھے تو راہ میں آپ کے پاس سے گزرے آپ اسی وقت سعادت اسلام سے بہرہ اندوز ہوگئے اور اپنی قوم کے پاس ٹھہرے رہے اور جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے' پھر آپ ہجرت کر کے مدینہ منورہ

پہنچ گئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے حتیٰ کہ رحمتِ عالم ﷺ اپنے رب سے جا ملے اور بصرہ کا علاقہ فتح ہو کر بصرہ آباد ہوا پھر آپ بصرہ کی طرف منتقل ہو گئے اور بصرہ ہی میں گھر بنا لیا پھر آپ عہد عثمانی میں جہاد کی غرض سے خراسان تشریف لے گئے اور جہادوں میں شامل ہوتے رہے' حتیٰ کہ عہد یزید میں ۶۳ھ میں مرو میں وفات پا گئے' خراسان میں آپ کی اولاد باقی رہی' آپ کی کچھ اولاد نے بغداد میں بھی رہائش اختیار کر لی تھی اور وہ بغداد ہی میں فوت ہوئی۔

ابن سعد: ہمیں ابوالنضر ہاشم بن قاسم خبر دے دیتے ہیں' ان سے شعبہ بیان کرتے ہیں' ان سے محمد بن ابی یعقوب ضبی بیان فرماتے ہیں' ان سے وہ بیان فرماتے ہیں جنہوں نے نہر بلخ کے پیچھے بریدہ اسلمی سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: اصل لذت گھوڑوں کے دوڑانے ہی میں ہے۔

ابن سعد: ہمیں عفان بن مسلم خبر دیتے ہیں' ان سے حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں' انہیں عاصم احول خبر دیتے ہیں' ان سے مورق کہتے ہیں کہ بریدہ اسلمی نے وصیت فرمائی کہ ان کی قبر پر کھجور کی دو شاخیں گاڑھی جائیں' آپ ادنیٰ خراسان میں فوت ہوئے۔

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ:

آپ کا نام (جیسا کہ ہمیں محمد بن عمر نے اور ابو برزہ کے بعض بچوں نے بتایا) عبداللہ بن نضلہ ہے لیکن ہشام بن محمد بن سائب کلبی وغیرہ علماء نے نضلہ بن عبداللہ بتایا ہے اور بعض نے نضلہ بن عبید بن حارث بن جیال بن ربیعہ بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی بتایا ہے۔

ابن سعد: ابو برزہ شروع ہی میں مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے اور فتح مکہ کے دن لشکر اسلام میں شامل تھے پھر برابر رحمت عالم ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے حتیٰ کہ رحمتِ عالم ﷺ دنیا سے سدھار گئے' رحمت عالم ﷺ کی وفات حسرت آیات کے بعد آپ بصرہ میں بس گئے اور وہیں گھر بنا لیا بصرہ میں آج تک آپ کی اولاد ہے' پھر آپ خراسان میں جہاد کرتے رہے حتیٰ کہ مرو میں فوت ہو گئے۔

ابن سعد: ہمیں مسلم بن ابراہیم خبر دیتے ہیں' ان سے مبارک بن فضالہ بیان کرتے ہیں اور ان سے سیار بن سلامہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو برزہ کو دیکھا ان کا سر اور داڑھی سفید تھی۔

ابن سعد: ہمیں مسلم بن ابراہیم خبر دیتے ہیں ان سے ابو عمر زیاد بن ابی مسلم بیان کرتے ہیں ان سے امیہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے فرمایا کہ ابو برزہ اور ابو بکرہ بھائی بھائی بنے ہوئے تھے۔

عمران بن حصین بن عبید رضی اللہ عنہ:

بن خلف بن عبد نہم بن خریبہ بن جہمہ بن غاضرہ بن حبشیہ بن کعب بن عمرو۔ آپ کی کنیت ابو نجید ہے' آپ معہ اپنے والد محترم اور ہمشیرہ کے شروع میں اسلام کو سینہ سے لگا چکے تھے' آپ رحمتِ عالم ﷺ کے ساتھ شریک جہاد رہے مگر اپنی قوم ہی میں رہے' کثرت سے مدینہ منورہ آتے جاتے رہتے تھے حتیٰ کہ رحمتِ عالم ﷺ داغ مفارقت دے گئے اور بصرہ شہر بسایا گیا آپ نے بھی بصرہ میں رہائش اختیار کر لی اور بصرہ ہی میں فوت ہوئے۔ بصرہ میں آج تک آپ کی اولاد باقی ہے جن میں خالد بن طلیق بن محمد بن

عمران بن حصین بصرہ کے قاضی بھی ہوئے ہیں۔

ابن سعد: ہمیں محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک خبر دیتے ہیں ان سے ہشام بن سعد بیان کرتے ہیں' ہشام سعید بن ہلال سے اور وہ ابوالاسود دؤلی سے بیان کرتے ہیں کہ ابوالاسود کہتے ہیں: کہ میں بصرہ میں آیا وہاں ابونجید عمران بن حصین تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرہ والوں کو دین سکھانے کے لیے بھیج دیا تھا۔

ابن سعد: ہمیں یزید بن ہارون خبر دیتے ہیں' انہیں ابراہیم بن عطاء' عمران بن حصین کے آزاد کردہ غلام اپنے باپ عطا سے خبر دیتے ہیں کہ عطا کہتے ہیں: عمران کی انگوٹھی پر گلے میں تلوار ڈالے ہوئے آدمی کی تصویر کندہ تھی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے گھر میں مٹی پر ایک انگوٹھی کی مہر دیکھی میرے والد نے فرمایا یہ عمران کی انگوٹھی ہے۔ ابن سعد: ہمیں عفان بن مسلم اور معلی بن اسد نے خبر دی انہیں عبداللہ بن عریان نے بتایا اور ان سے ابوعمران جونی نے بیان کیا کہ میں نے عمران کو ریشمی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا۔

ابن سعد: ہمیں یزید بن ہارون خبر دیتے ہیں' انہیں ابراہیم بن عطاء اپنے باپ سے خبر دیتے ہیں کہ عمران نے ایک شخص کے خلاف فیصلہ صادر فرمایا وہ بولا آپ نے مجھ پر فیصلہ میں ظلم کیا حالانکہ میں مجرم نہیں' پوچھا: کیوں؟ بولا' میرے خلاف جھوٹی گواہی دی گئی ہے' فرمایا: جو کچھ میں نے تمہارے خلاف فیصلہ کیا ہے وہ میں اپنی جیب سے ادا کردوں گا اور آئندہ اللہ کی قسم کبھی فیصلہ نہیں کروں گا۔

ابن سعد: ہمیں روح بن عبادہ خبر دیتے ہیں' ان سے شعبہ بیان کرتے ہیں ان سے مفضل بن فضالہ قرشی ابورجاء عطاردی سے بیان کرتے ہیں کہ ابورجاء فرماتے ہیں: عمران ریشمی چادر اوڑھ کر ہمارے پاس آئے یہ چادر ہم نے آپ کے اوپر اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی اور نہ کبھی بعد میں دیکھی' آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب حق تعالیٰ اپنے بندے کو کوئی نعمت عطا فرماتا ہے تو اپنے بندے پر اس کا اثر دیکھنا پسند فرماتا ہے۔

ابن سعد: ہمیں محمد بن عبید طنافسی خبر دیتے ہیں' ان سے اعمش ہلال بن یساف سے بیان کرتے ہیں کہ ہلال کہتے ہیں کہ میں بصرہ گیا اور ایک مسجد میں داخل ہوا دیکھتا کیا ہوں کہ ایک بزرگ جن کی داڑھی بھی سفید ہے اور سر بھی' ایک حلقہ میں ایک ستون سے ٹیک لگائے ہوئے باتیں فرما رہے ہیں میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ عمران بن حصین ہیں۔

ابن سعد: ہمیں وہب بن جریر نے خبر دی کہ مجھ سے میرے والد نے بیان فرمایا کہ میں نے حمید بن ہلال سے سنا وہ مطرف سے بیان فرماتے تھے کہ مطرف نے کہا: میں نے عمران سے کہا: میں آپ کی حالت دیکھ کر آپ کی بیمار پرسی کو نہیں آتا فرمایا نہ آیئے کیونکہ جو اللہ کو محبوب ہیں وہ مجھے بھی محبوب ہیں۔

ابن سعد: میں نے محمد بن سیرین سے سنا فرماتے تھے عمران کو تیس سال تک استسقاء کی بیماری رہی' ہر سال طبیب آگ سے داغنا تجویز کرتے تھے لیکن آپ یہ تجویز قبول نہیں فرماتے تھے لیکن وفات سے دو سال قبل آپ نے یہ تجویز منظور کر لی اور داغ سے علاج کرا لیا۔

ابن سعد: ہمیں عبدالوہاب بن عطاء نے بتایا کہ ہمیں عمران بن حدیر نے لاحق بن حمید سے خبر دی کہ عمران داغنے سے منع

فرمایا کرتے تھے پھر ایک بیماری میں وہ مبتلا ہو گئے اور انہوں نے یہی علاج کرایا پھر بلند آواز سے فرما رہے تھے میں نے آگ سے داغوالیا لیکن افسوس! اس سے نہ تو تکلیف رفع ہوئی اور نہ بیماری گئی۔

ابن سعد: ہمیں وہب بن جریر بن حازم نے خبر دی کہ ہم سے ہمارے والد نے بیان فرمایا کہ میں نے حمید بن ہلال سے سنا وہ مطرف سے بیان فرماتے تھے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے عمران نے فرمایا تمہیں معلوم ہے مجھ پر سلام کیا جاتا تھا لیکن جب میں نے داغ لگوالیا تو سلام بند ہو گیا؟ میں نے پوچھا: کیا سرا ہنے سے سلام کیا جاتا تھا یا پائنتی سے؟ فرمایا سرا ہنے سے میں نے دل میں کہا: آپ کی موت سے پہلے سلام پھر لوٹ آئے گا' پھر کچھ دنوں کے بعد عمران نے مجھ سے کہا: کچھ خبر بھی ہے سلام مجھ پر لوٹ آیا؟ (فرماتے ہیں) پھر اس کے بعد آپ چند دن ہی زندہ رہے۔

ابن سعد: ہمیں اسماعیل بن ابراہیم اسدی نے سلمہ بن علقمہ سے انہوں نے حسن سے خبر دی کہ عمران بن حصین نے وصیت فرمائی کہ میرے مرنے کے بعد جب تم میرا جنازہ لے کر نکلو تو تیز رفتار سے چلنا اور یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح آہستہ نہ چلنا اور میرے پیچھے آگ لے کر چیختے ہوئے نہ چلنا اور آپ نے امہات الاولاد کے بارے میں کچھ ہدایتیں فرمائیں جن میں ایک ہدایت یہ بھی تھی کہ جو خاتون مجھ پر نوحہ کرے گی وہ مذکورہ بالا رعایتوں کی حق دار نہ ہوگی۔

ابن سعد: ہمیں یزید بن ہارون نے بتایا کہ ہمیں ابراہیم بن عطاء بن ابی میمونہ آل عمران کے آزاد کردہ غلام نے اپنے والد سے بتایا کہ عمران نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے کے پیچھے چیختے ہوئے نہ جائیں اور آپ نے ایسا کرنے والوں پر لعنت فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ میری قبر چوکور بنائی جائے اور قبر تقریباً چار انگل بلند رکھی جائے۔

ابن سعد: ہمیں مسلم بن ابراہیم اور عبیداللہ بن محمد بن حفص قرشی تیمی نے بتایا کہ ہم سے حفص بن نضر سلمی نے بیان کیا کہ میری والدہ نے اپنی والدہ' بنت عمران سے بیان کیا کہ جب عمران کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا کہ میری نعش کو پگڑی سے باندھ دینا اور جب تم مجھے دفن کرنے کے بعد گھر آؤ تو اونٹ نحر کر کے لوگوں کو کھانا کھلانا۔

محمد بن عمر وغیرہ فرماتے ہیں: عمران کی کنیت ابو نجید ہے' آپ حضرت ابوبکر وعثمان رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ بصرہ میں زیاد بن ابی سفیان کی وفات سے ایک سال قبل فوت ہوئے' زیاد عہد معاویہ رضی اللہ عنہ میں ۵۳ھ میں فوت ہوئے۔

مجحن بن اورع اسلمی سہمی رضی اللہ عنہ:

محمد بن عمر وغیرہ: آپ قدیم الاسلام ہیں' آپ ہی نے بصرہ والوں کے لیے بصرہ میں مسجد کی نشان دہی کی' آپ اپنی قوم میں تیروں کی مشق فرما رہے تھے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس سے گزرتے ہیں اور فرماتے ہیں تیروں کی مشق کرو' میں ابن الاورع کے ساتھ ہوں' پھر مجحن بصرہ سے مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور مدینہ ہی میں عہد معاویہ میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

اُمیہ بن مخشی خزاعی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: مجھے یحییٰ بن سعید قطان سے بتایا گیا کہ انہوں نے فرمایا: ہم سے جابر بن صبح نے بیان کیا کہ مجھ سے مثنیٰ بن عبدالرحمٰن خزاعی نے کہا جب کہ میں واسط تک ان کے ہم سفر رہا' مثنیٰ کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے تھے اور سب سے پچھلے

نوالہ پر فرماتے بسم اللہ اولہ وآخرہ' میں نے کہا کھانے کے شروع میں تو آپ بسم اللہ پڑھتے ہیں اور آخری نوالہ پر بسم اللہ اولہ وآخرہ پڑھتے ہیں؟ (اس کا ثبوت کیا ہے؟) فرمایا میں نے اپنے دادا امیہ سے جو ایک صحابی تھے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھی پھر جب ایک نوالہ باقی رہ گیا تو بسم اللہ اولہ وآخرہ پڑھ لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان ان کے ساتھ کھاتا رہا حتیٰ کہ جب انہوں نے بسم اللہ اولہ وآخرہ کہا تو شیطان نے جو کچھ کھایا تھا سب الٹ دیا۔

عبداللہ بن مغفل بن عبدنہم رضی اللہ عنہ:

بن عفیف بن اسحم بن ربیعہ بن عدی بن ثعلبہ بن ذویب بن سعد بن عدی بن عثمان بن مزینہ۔ ابن سعد: ہمیں یحییٰ بن معین نے بتایا کہ عبداللہ کی کنیت ابوزیاد ہے (فرماتے ہیں) میں نے عبداللہ کے ایک بیٹے سے اس سلسلہ میں پوچھا تو کہا ان کی کنیت ابو سعید ہے' آپ اللہ کے خوف سے روتے ہی رہتے تھے' صلح حدیبیہ کے موقع پر درخت کے نیچے آپ نے بھی رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی آپ مدینہ منورہ ہی میں رہائش پذیر رہے پھر بصرہ میں رہائش اختیار کر لی اور بصرہ ہی میں فوت ہو گئے۔

ابن سعد: ہمیں ہوذہ بن خلیفہ نے بتایا کہ ہم سے عوف نے خزاعی سے' انہوں نے زیاد بن محمد بن عبداللہ بن مغفل مزنی سے بیان فرمایا کہ عبداللہ نے مرض الموت میں گھر والوں کو وصیت فرمائی کہ میرے جنازے کے متصل میرے دوست ہی رہیں اور ابن زیاد میری نماز نہ پڑھائیں پھر جب آپ فوت ہو گئے تو آپ کے گھر والوں نے ابو برزہ اسلمی' عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور دوسرے بصرہ کے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلوا لیا انہوں ہی نے آپ کو غسل دیا اور کفن پہنایا (فرماتے ہیں) ان صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی آستینیں چڑھا لیں اور اپنے کرتوں کے دامن ازاروں میں ٹوم لیے پھر آپ کو غسل دے کر کفنا دیا پھر اس کے بعد وضو کر لیا غسل نہیں کیا پھر جب آپ کا جنازہ گھر سے باہر نکلا تو ابن زیاد اپنے آدمیوں کے ساتھ دروازہ پر منتظر تھے' ان سے کہا گیا کہ آپ وصیت کر گئے ہیں کہ ابن زیاد ان کی نماز نہ پڑھائیں (فرماتے ہیں) پھر ابن زیاد ان کے جنازے کے ساتھ چلتے رہے حتیٰ کہ جب بیضاء کے بالمقابل پہنچے تو جنازہ چھوڑ کر بیضاء کی طرف مڑ گئے۔

ابن سعد: ہمیں وکیع بن جراح نے ابوالاشہب سے' انہوں نے بکر بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے خبر دی کہ عبداللہ نے وصیت کی کہ میرے جنازے کے پیچھے آگ لے کر نہ جانا۔

محمد بن عمر: آپ کی وفات عہد معاویہ رضی اللہ عنہ کے اخیر میں ہوئی' آپ نے بصرہ میں گھر بنا لیا تھا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کو بھی اہل بصرہ کو دینی تعلیم دینے کے لیے بصرہ روانہ فرمایا تھا۔

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ:

بن عبداللہ بن معبر بن حراق بن لائی بن کعب بن عبد بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن مزینہ' آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔

آپ ہی نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حکم سے نہر معقل کھدوائی' آپ بصرے چلے گئے تھے' وہیں بس گئے تھے اور گھر بنا لیا تھا

اور بصرہ ہی میں عہد معاویہ رضی اللہ عنہ کے اخیر میں فوت ہوئے اس زمانے میں بصرہ کے گورنر عبیداللہ بن زیاد تھے۔

حارث بن نوفل بن حارث رضی اللہ عنہ:

بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔

آپ بصرہ کی طرف منتقل ہو گئے تھے اور وہیں گھر بنا کر بس گئے تھے' اسی وقت عبداللہ بن عامر بن کریز بصرہ کے گورنر تھے' آپ عہدِ عثمان میں بصرہ ہی میں فوت ہوئے بصرہ ہی میں آپ کی اولاد ہے آپ نے میت پر نماز کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ:

بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی۔ آپ بھی بصرہ چلے گئے تھے اور وہیں بس گئے تھے اور بصرہ ہی میں وفات پا گئے' آپ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

ابن سعد: ہمیں وکیع بن جراح نے عیینہ بن عبدالرحمٰن بن جوشن سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے عبدالرحمٰن بن سمرہ کے جنازے میں ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو ایک خچر پر سوار دیکھا۔

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ:

آپ کا اسم گرامی نفیع بن مسروق ہے اور بعض حدیثوں میں مسروق کے بجائے مسروح ہے اور آپ کی والدہ سمیہ ہیں اور آپ سمیہ کی طرف سے زیاد بن ابی سفیان کے بھائی ہیں' آپ طائف میں غلام تھے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا تو آپ نے اعلان کرا دیا تھا کہ جو آزاد شخص ہمارے پاس آ جائے گا اسے امن ہے اور جو غلام آ جائے گا وہ آزاد ہے چنانچہ اہل طائف کے متعدد غلام آپ کی پناہ میں آ گئے تھے جن میں سے ایک ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں' رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو آزاد کر دیا تھا' ابوبکرہؓ چرخی کے ذریعہ قلعہ کی دیوار سے اترے تھے اس لیے لوگ آپ کو ابوبکرہ کی کنیت سے پکارنے لگے' آپ فرمایا کرتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام ہوں۔

ابن سعد: ہمیں ابوعامر عقدی نے بتایا کہ ہم سے اسود بن شیبان نے خالد بن سمیر سے بیان کیا کہ ثقیف نے ابوبکرہ کا دعویٰ کرنا چاہا ابوبکرہ نے کہا میں تو چھوڑا ہوا (مسروح) ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام ہوں۔

ابن سعد: ہمیں فضل بن دکین نے بتایا کہ ہم سے ابوالاحوص نے مغیرہ سے انہوں نے شباک سے اور انہوں نے ایک ثقفی سے بیان کیا کہ اس نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوبکرہ کو لوٹانے کی درخواست کی جب کہ آپ طائف کا محاصرہ کیے ہوئے تھے کیونکہ ابوبکرہ ہمارا ایک غلام تھا لیکن آپ نے ابوبکرہ کو لوٹانے سے انکار فرما دیا اور فرمایا ابوبکرہ اللہ کی طرف سے آزاد کیا ہوا ہے اور اللہ کے رسول کی طرف سے بھی آزاد کردہ ہے۔

ابن سعد: ہمیں یحییٰ بن حماد نے بتایا کہ ہم سے ابوعوانہ نے' ان سے مغیرہ نے' ان سے شباک نے اور ان سے عامر نے بیان کیا کہ بنوثقیف نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوبکرہ کو جو ان کا غلام تھا لوٹانے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا: نہیں' وہ اللہ کا اور

اس کے رسول کا آزاد کیا ہوا ہے۔

ابن سعد: اور ہمیں اسماعیل بن ابراہیم اسدی اپنی ایک حدیث میں جسے وہ ابوبکرہ سے روایت کرتے ہیں بتایا کہ ابوبکرہ نے سکرات کے وقت اپنی بیٹی سے کہا: ابن مسروح حبشی پر رو' آپ ایک پرہیزگار و نیک شخص تھے آپ نے اسے اپنے بھائی زیاد کی طرف اپنے دل میں محمول کر لیا تھا پھر جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے زیاد کو اپنے باپ کے نسب میں شامل کرنا چاہا تو ابوبکرہ نے زیاد کو اس الحاق سے منع فرمایا' لیکن زیاد نہیں مانے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہم خیال ہو گئے اس پر ابوبکرہ نے قسم کھالی کہ میں زیاد سے کبھی نہیں بولوں گا چنانچہ بات کرنے سے پہلے فوت ہو گئے' زیاد نے ابوبکرہ کی اولاد کو مقرب بنا لیا تھا اور ان کی عزت کی' ان کو جاگیریں دیں اور انہیں مختلف مقامات کا حاکم مقرر کیا پھر حق تعالیٰ نے انہیں بہت کچھ دولت عطا فرمادی اور انہوں نے عرب ہونے کا دعویٰ کیا اور کہا کہ ہم نفیع بن حارث ثقفی کی اولاد میں سے ہیں۔

ابوبکرہ بصرہ میں عہد معاویہ رضی اللہ عنہ میں زیاد کی گورنری میں فوت ہوئے۔

ابن سعد: ہمیں یزید بن ہارون اور محمد بن عبداللہ انصاری نے بتایا کہ ہمیں عیینہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ انہوں نے ابوبکرہ کو ایک منقش ریشمی چادر جس کا تانا خالص ریشم کا تھا اوڑھے ہوئے دیکھا۔

براء بن مالک بن نضر بن ضمضم رضی اللہ عنہ:

بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی النجار' آپ غزوۂ احد و خندق میں اور ان کے بعد تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے آپ لڑائی میں بڑی بہادری کا اظہار فرمایا کرتے تھے اور دشمن کو قتل کر کے اس پر غالب آ جایا کرتے تھے۔

ابن سعد: ہمیں عمرو بن عاصم کلابی نے بتایا کہ ہم سے محمد بن عمرو نے محمد بن سیرین سے بیان کیا کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ براء بن مالک کو کسی اسلامی لشکر کا سالار نہ بناؤ کیونکہ وہ اسے ہلاکت گاہ میں لے جائیں گے۔

ابن سعد: ہمیں عفان بن مسلم نے بتایا کہ ہمیں حماد بن سلمہ نے خبر دی (فرماتے ہیں) ثابت کا گمان ہے کہ انس بن مالک نے خبر دی کہ میں براء بن مالک کے پاس گیا آپ گن گنا رہے تھے اور اپنی کمان کی تانت کو بجا رہے تھے' میں بولا: یہ کب تک؟ فرمایا: انس! کیا تمہارا خیال ہے کہ میری موت بستر پر آئے گی؟ اللہ کی قسم میں نے نوے سے کچھ اوپر کافر قتل کیے ہیں اور وہ مقتول ان کے سوا ہیں جن میں دوسروں کے ساتھ شریک رہا۔

ابن سعد: اور ہمیں عمر بن حفص نے ثابت سے اور انہوں نے انس بن مالک سے خبر دی کہ جب فارس میں یوم عقبہ پیش آیا اور مجاہد مرعوب ہو کر سمٹ گئے تو براء بن مالک کھڑے ہو کر گھوڑے پر سوار ہوئے حالانکہ گھوڑے کے کھر گھسے ہوئے تھے پھر آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم نے اپنے دشمنوں کو اپنے اوپر حاوی کر لیا' بڑا برا کیا پھر آپ دشمن پر ٹوٹ پڑے آخر کار حق تعالیٰ نے آپ کی وجہ سے دشمن کو شکست دی اور مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی لیکن اس دن آپ شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آمین۔

محمد بن عمر: یہ جو ابن سعد فرماتے ہیں کہ آپ جنگ تستر میں شہید ہوئے' یہ تمام علاقہ علماء کے نزدیک فارس ہی کا کہلاتا ہے۔

انس بن مالک بن نضر بن ضمضم رضی اللہ عنہ:

بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار' آپ کی والدہ کا اسم گرامی ام سلیم بنت ملحان ہے اور ام سلیم ہی آپ کے بھائی براء کی والدہ ہیں۔

ابن سعد: ہمیں یزید بن ہارون نے بتایا کہ ہمیں ابو محمد علاء ثقفی نے خبر دی کہ میں نے انس بن مالک سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے آٹھ سال کی عمر سے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔

ابن سعد: ہمیں محمد بن کناسہ اسدی نے بتایا کہ ہم سے جعفر بن برقان نے عمران بصری سے اور انہوں نے انس بن مالک سے بیان کیا کہ انس نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی آپ نے مجھے کبھی ایسا کام نہیں بتایا جس سے میں سست پڑ جاتا یا میرے کام کو آپ نے کبھی برا نہیں کیا اور نہ اسے بسرایا اور اگر آپ کے گھر والوں میں سے کسی نے مجھے کچھ کہا بھی تو آپ نے یہ فرما کر اسے خاموش کر دیا جانے بھی دو اگر مقدر میں ہوتا تو اس طرح ہو جاتا۔

ابن سعد: ہمیں عارم بن فضل نے بتایا کہ ہم سے حماد بن زید نے ہشام سے' اور انہوں نے موسیٰ بن انس سے بیان کیا کہ اگر ہم قبیلہ ازد کے نہ ہوں تو عرب نہیں' حماد فرماتے ہیں: یعنی ہم قبیلہ ازد کے ہیں۔

ابن سعد: ہمیں ابو معشر عبداللہ بن عمرو منقری نے بتایا کہ ہم سے عبدالوارث بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے ابو غالب باہلی نے ذکر کیا کہ میں عبداللہ بن عمیر لیثی کے جنازے میں شریک تھا اتنے میں میں نے ایک شخص کو ایک چھوٹے سے گھوڑے پر سوار دیکھا جو ایک مہین وسیاہ کمبل اوڑھے ہوئے ہے اور دھوپ سے بچنے کے لیے اس کے سر پر ایک کپڑا پڑا ہوا ہے جس کے دو کنارے اس کی دونوں آنکھوں کے گوشوں پر پڑے ہوئے ہیں' میں نے پوچھا یہ کون دہقان ہے؟ لوگ بولے: یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں (فرماتے ہیں) پھر تو میں بھیڑ کو چیرتا پھاڑتا آپ کے قریب چلا گیا' پھر جب جنازہ زمین پر رکھ دیا گیا تو انس نے جنازے کے سرہانے کھڑے ہو کر درمیانی نماز پڑھائی نہ لمبی کی اور نہ مختصر ہی کی اور چار تکبیریں کہیں۔

ابن سعد: ہمیں وکیع بن جراح نے سلمہ بن وردان سے خبر دی کہ میں نے انس کے سر پر بلا ٹوپی کے سیاہ پگڑی دیکھی جس کا شملہ آپ نے پیچھے لٹکا رکھا تھا۔ ابن سعد: ہمیں وکیع نے ابو طالوت عبدالسلام بن شداد سے بتایا کہ میں نے انس کے سر پر ریشمی پگڑی دیکھی۔

ابن سعد: ہمیں عفان بن مسلم نے خبر دی کہ ہم سے حماد بن سلمہ نے حمید سے اور انہوں نے انس سے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انگوٹھیوں پر عربی تحریر کندہ کرانے سے منع فرما دیا تھا اور انس کی انگوٹھی میں بھیڑیئے یا لومڑی کی تصویر کندہ تھی۔

ابن سعد: ہمیں عارم بن فضل نے بتایا کہ ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے اور انہوں نے محمد سے بیان کیا کہ انس کی انگوٹھی کا نقش گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا شیر تھا۔ ابن سعد: ہمیں بکار بن محمد نے اپنے والد سے بتایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں انس رضی اللہ عنہ مال میں سب سے زیادہ حریص تھے۔

ابن سعد: ہمیں ولید بن مسلم نے بتایا کہ ہم سے اوزاعی نے بیان کیا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ذکر کیا کہ میں نے انس

کو دیکھا مسجد حرام میں داخل ہو رہے ہیں پھر آپ کوئی چیز گاڑ کر یا رکھ کر اس کی طرف نماز پڑھنے لگے۔ ابن سعد: ہمیں وکیع نے ہشام دستوائی سے اور انہوں نے قتادہ سے خبر دی کہ انس وفات سے ایک سال قبل روزے رکھنے کے قابل نہ رہے تھے چنانچہ اس سال آپ نے روزے نہیں رکھے اور تیس مسکینوں کو کھانا کھلا دیا۔

ابن سعد: ہمیں بکار بن محمد نے بتایا کہ ہم سے ابن عون نے بیان کیا کہ انس نے مرض الموت میں وصیت کی کہ انہیں محمد بن سیرین نہلائیں اور وہی آپ کے جنازے کی نماز پڑھائیں محمد اس وقت قید خانہ میں تھے لہٰذا لوگ امیر کے پاس جو ایک اسیدی شخص تھے پہنچے اور انس کی وصیت کا ذکر کیا امیر نے ابن سیرین کو تھوڑی سی دیر کے لیے رہا کر دیا چنانچہ ابن سیرین نے آ کر انس کو غسل دیا' کفنایا اور ان کے جنازے کی قصر انس میں جو طف میں تھا نماز پڑھائی پھر ابن سیرین فارغ ہو کر حسبِ سابق قید خانہ چلے گئے اور گھر نہیں گئے۔

ابن سعد: ہمیں اسماعیل بن ابراہیم نے عبدالعزیز بن صہیب اور انہوں نے انس سے خبر دی کہ جب سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو ابوطلحہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آپ کی خدمتِ اقدس میں لے گئے اور بولے یا رسول اللہ! انس ایک ہوشیار لڑکا ہے اس لیے یہ آپ کی خدمت کرے گا (فرماتے ہیں) پھر میں سفر وحضر میں آپ کی خدمات کے فرائض انجام دیتا رہا اللہ کی قسم آپ نے میرے کسی کام کو یہ نہیں کہا کہ تو نے یہ کام اس طرح کیوں کیا؟ اور اگر میں نے کوئی کام نہیں کیا تو آپ نے یہ نہیں کہا کہ تو نے یہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا؟

ابن سعد: ہمیں یزید بن ہارون اور محمد بن عبداللہ انصاری نے بتایا کہ ہمیں حمید طویل نے انس سے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں آنے کے بعد ام سلیم نے میرا ہاتھ پکڑا اور وہ مجھے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائیں اور بولیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا بیٹا ہے اور یہ بچہ لکھنا بھی جانتا ہے انس فرماتے ہیں پھر میں نے آپ کی نو سال خدمت کی آپ نے میرے کسی کام کو کبھی نہیں بسرایا اور اسے برائی کے ساتھ کبھی نہیں ٹوکا۔

ابن سعد: ہمیں سلیمان بن حرب نے بتایا کہ ہم سے حماد بن زید نے سنان بن ربیعہ سے بیان کیا۔ سنان فرماتے ہیں میں نے انس سے سنا فرماتے تھے میری والدہ مجھے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور بولیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا چھوٹا سا خادم ہے آپ اس کے لیے اللہ سے دعا فرمائیں آپ نے فرمایا: اے اللہ انس کے لیے مال و اولاد کی ریل پیل کر دے' اس کی عمر دراز فرما اور اس کے گناہ معاف فرما۔ انس فرماتے ہیں: میں اپنی صلبی اولاد ۹۸ یا فرمایا ۱۰۲ دفن کر چکا ہوں اور میرا باغ سال میں دو بار پھل لاتا ہے اور میں آج تک زندہ ہوں حتیٰ کہ زندگی سے اکتا گیا ہوں اور مجھے چوتھی بات کی قبولیت کی بھی اُمید ہے۔

ابن سعد: ہمیں مسلم بن ابراہیم نے بتایا کہ ہم سے سلام بن مسکین نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالعزیز ابی جمیلہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا کہ مجھے اپنے بارے میں' اپنے مال کے بارے میں اور اپنی اولاد کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یاد ہے۔

ابن سعد: ہمیں محمد بن عبداللہ انصاری نے بتایا کہ ہم سے میرے والد نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس سے بیان کیا کہ انس کا

انگورستان سالانہ دوبار پھلتا تھا۔

ابن سعد: ہم کو عفان بن مسلم اور ابوالولید ہشام طیالسی نے بتایا کہ ہم سے ابوعوانہ نے ابوعثمان جعد سے اور انہوں نے انس سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یا بنی (اے پیارے بچے) کے خطاب سے پکارا کرتے تھے۔

ابن سعد: ہمیں عفان بن مسلم نے بتایا کہ ہمیں معتمر بن سلیمان نے خبر دی کہ میں نے اپنے والد سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے انس سے سنا فرماتے تھے کہ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے والا بجز میرے کوئی باقی نہیں۔

ابن سعد: ہمیں قبیصہ بن عقبہ نے بتایا کہ ہم سے سفیان نے جابر سے انہوں نے ایک شخص سے اور انہوں نے انس سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت رکھ دی تھی حالانکہ ابھی میں بچہ ہی تھا۔

ابن سعد: ہمیں سعید بن منصور نے بتایا کہ ہم سے سفیان نے زہری سے بیان کیا کہ انہوں نے انس سے سنا فرماتے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں دس سال کا تھا اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا اور میری مائیں آپ کی خدمت کا مجھے شوق دلاتی رہتی تھیں آپ ایک دن ہمارے گھر تشریف لائے ہم نے آپ کے لیے اپنی پالی ہوئی بکری کا دودھ دوہا۔ آپ نے اس میں گھر کے کنویں کا پانی ملا کر پیا آپ کے بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور دائیں طرف ایک دیہاتی تھا اور عمر رضی اللہ عنہ ایک گوشہ میں تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پی چکے تو عمر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ بچا ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دے دیجئے لیکن آپ نے دیہاتی کو پکڑا دیا اور فرمایا سیدھی جانب والا پھر اس کے سیدھی جانب والا حقدار ہوتا ہے۔

ابن سعد: ہمیں مسلم بن ابراہیم نے بتایا کہ ہم سے مثنیٰ بن سعید ذارع نے بیان کیا کہ میں نے انس سے سنا فرماتے تھے کوئی ایسی رات نہیں آتی جس میں میں اپنے حبیب کو نہ دیکھتا ہوں پھر آپ زاروقطار روتے۔

ابن سعد: ہمیں عفان بن مسلم نے بتایا کہ ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا کہ ہم سے ثابت نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ نماز ابن ام سلیم (انس بن مالک) سے زیادہ کسی کی نہیں دیکھی۔

ابن سعد: ہمیں محمد بن عبداللہ انصاری نے خبر دی کہ ہم سے ابن عون نے بیان کیا کہ جب انس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان فرماتے تو یہ بھی کہہ دیا کرتے تھے: یا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ابن سعد: ہمیں حسن بن موسیٰ اشیب نے خبر دی کہ ہم سے حماد بن سلمہ نے حمید سے اور انہوں نے انس سے بیان کیا کہ انس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کی تو ایک شخص نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ اس پر انس نے انتہائی غصہ میں بھر کر فرمایا: اللہ کی قسم ہم نے ہر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی لیکن ہم آپس میں کسی مسلمان کو جھوٹا نہیں سمجھتے تھے۔

ابن سعد: ہمیں علاء بن عبدالجبار عطار نے اور عارم بن فضل نے خبر دی کہ ہم سے حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیا گیا تو میں مدینہ منورہ پہنچا اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اپنا ہاتھ اٹھائیے کہ میں آپ کے ہاتھ پر انہیں شرطوں کے ساتھ بیعت کروں جن شرطوں

کے ساتھ آپ نے اپنے سے پہلے اپنے ساتھی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی یعنی آپ کے احکامات سن کر مقدور بھر اطاعت کرنے پر۔

ابن سعد: ہمیں اسماعیل بن زرارہ نے بتایا کہ ہمیں جعفر بن سلیمان ضبعی نے خبر دی کہ ہم سے ثابت بنانی نے بیان کیا کہ انس بن مالک کے کھیتوں کی نگرانی کرنے والے نے کہا کہ بارش نہیں ہوئی ہرے بھرے کھیت سوکھے جا رہے ہیں یہ سن کر انس رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھ کر بارش کی دعا مانگی فوراً ایک بادل اٹھا اور آپ کے کھیتوں پر چھا گیا اور اتنا برسا کہ کھیت پانی سے بھر گئے آپ نے اپنے غلام سے کہا جاؤ دیکھ کر آؤ کہ یہ بادل کہاں کہاں برسا غلام نے دیکھا تو بارش انس رضی اللہ عنہ کے کھیتوں سے آگے نہیں بڑھی تھی۔

ابن سعد: ہمیں محمد بن عبداللہ انصاری نے خبر دی کہ ہم سے میرے والد نے ثمامہ بن عبداللہ سے بیان کیا کہ موسم گرما میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے باغ کا مالی آیا اور باغ کے سوکھ جانے کی شکایت کی آپ نے پانی منگا کر وضو کیا اور نماز پڑھی پھر پوچھا کیا آسمان پر کوئی بادل نظر آیا؟ مالی بولا نہیں پھر آپ نے گھر میں جا کر نماز پڑھی پھر تیسری یا چوتھی بار نماز پڑھنے کے بعد پوچھا کوئی بادل اٹھا؟ مالی بولا اس بار تو ایک پرندے کے پر کے برابر بادل دکھائی دے رہا ہے پھر آپ نماز پڑھ پڑھ کر دعائیں مانگنے لگے حتیٰ کہ مالی نے آ کر کہا آسمان پر گھٹا چھا گئی اور بارش ہونے لگی فرمایا: اس گھوڑے پر جسے بشر بن شغاف نے بھیجا ہے سوار ہو کر دیکھ کر آؤ کہاں تک بارش ہوئی ہے؟ مالی سوار ہو کر دیکھ کر آیا اور بولا: بارش نے خوشحالوں کے محلوں سے آگے تجاوز نہیں کیا ہے اور نہ غضبان کے محل سے۔

ابن سعد: ہمیں معلیٰ بن اسد نے بتایا کہ ہم سے حفص بن ابی صہباء عدوی نے بیان کیا کہ میں نے ابو غالب سے سنا فرماتے تھے میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے زیادہ کلام پر کسی کو بخیل نہیں پایا۔

ابن سعد: ہمیں یحییٰ بن خلیف بن عقبہ نے خبر دی کہ ہم سے ابن عون سے عطاء واسطی سے اور انہوں نے انس سے بیان کیا کہ انسان اس وقت تک متقی نہیں ہو سکتا جب تک زبان کی احتیاط نہ کرے اور اپنی باتوں پر نہ کڑھے۔

ابن سعد: ہمیں محمد بن عبداللہ انصاری نے بتایا کہ ہم سے ہمارے شیخ ابو الحباب نے بیان کیا کہ میں نے جریری سے سنا فرماتے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ذات العرق سے احرام باندھا (فرماتے ہیں) ہم نے حلال ہونے تک ان کے منہ سے بجز ذکر اللہ کے کوئی بات نہیں سنی (فرماتے ہیں) پھر آپ نے مجھ سے فرمایا بھتیجے احرام اسی طرح ہوتا ہے۔

ابن سعد: ہمیں محمد بن عبداللہ انصاری نے خبر دی کہ ہم سے میرے والد نے میرے چچا ثمامہ بن عبداللہ سے اور انہوں نے انس بن مالک سے بیان کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں سے کہا پیارے بیٹو! علم کو لکھ کر مقید کر لو۔

ابن سعد: ہمیں عفان بن مسلم اور حسن بن موسیٰ اشیب نے خبر دی کہ ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت البنانی سے بیان کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادوں نے اپنے والد سے درخواست کی: ابا جان! آپ جس طرح دوسرے لوگوں سے باتیں کرتے ہیں اس طرح ہم سے کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: ہمارے بچو! جو کثرت سے باتیں کرتا ہے اس کے منہ سے بہت سی فضول باتیں بھی نکل جاتی ہیں۔

ابن سعد: ہمیں علی بن الحمید معنی نے خبر دی کہ ہم سے عمران بن خالد نے ثابت البنانی سے بیان کیا کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اور ان کے رفقاء کی ایک جماعت کے ساتھ تھے کہ آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اللہ کی قسم تم سب مجھے اپنی اولاد سے زیادہ پیارے ہو الا یہ کہ میری اولاد خیر و بھلائی میں تم جیسی ہو۔

ابن سعد: ہمیں عمرو بن عاصم کلابی نے بتایا کہ ہم سے ہمام بن یحییٰ نے ابن جریج سے اور انہوں نے زہری سے بیان کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنی انگوٹھی میں محمد رسول اللہ کندہ کرا رکھا تھا جب آپ قضائے حاجت کے لیے جاتے تھے تو انگوٹھی اتار دیا کرتے تھے۔

ابن سعد: ہمیں فضل بن دکین نے خبر دی کہ ہم سے عیسیٰ بن طہمان نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا سیاہ پگڑی باندھے ہوئے حجاج کے پاس تشریف لائے' داڑھی میں زرد خضاب کیا ہوا تھا۔

ابن سعد: ہمیں فضل بن دکین اور عبید اللہ بن موسیٰ نے بتایا کہ ہم سے اسرائیل نے عمران بن مسلم سے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو زرد تہبند میں دیکھا آپ ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے تھے۔

ابن سعد: محمد بن عبد اللہ انصاری بہ تحدیث ابن عون: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا جسم پر ریشمیں منقش چادر تھی سر پر ریشمیں پگڑی تھی اور ریشمیں ہی جبہ تھا انصاری فرماتے ہیں میرے والد نے فرمایا کہ اس کا تانا کتان کا تھا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث معتمر بن سلیمان' میرے والد نے فرمایا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے جسم پر ریشمیں زرد چادر دیکھی میں نے اپنے علم میں اس سے زیادہ خوبصورت کپڑا کبھی نہیں دیکھا تھا۔

ابن سعد: باخبار شہاب بن عباد بتحدیث ابراہیم بن حمید از اسماعیل بن ابی خالد: میں نے انس بن مالک کو ایک یمنی چھوٹی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا اور سر پر پگڑی تھی۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین' بتحدیث بدر بن عثمان: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سر پر سیاہ پگڑی دیکھی۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین از خالد بن ایاس از ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا آپ اس (ریشمیں) کپڑے کو اوڑھے ہوئے تھے۔

ابن سعد: باخبار وکیع بن جراح اور فضل بن دکین' بتحدیث ابو طالوت عبد السلام بن شداد: میں نے انس رضی اللہ عنہ پر ریشمیں پگڑی' ریشمیں جبہ اور ریشمیں چادر دیکھی لوگوں نے آپ سے کہا: یہ کیا؟ آپ ہمیں تو ریشم سے منع فرماتے ہیں اور خود پہنتے ہیں' فرمایا: ہمارے امراء ہمیں یہ لباس دیتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ امراء یہ لباس ہمارے جسموں پر دیکھیں۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین' بتحدیث یزید بن ابی صالح: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ پر زرد اور سرخ ریشم دیکھا۔ ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم' بتحدیث ابو الکعب صاحب حریر: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ پر سبز' منقش اور ریشمیں چادر دیکھی۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن ہیثم از اسرائیل از عمران بن مسلم: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کسم میں رنگا ہوا تہبند باندھے ہوئے دیکھا۔ ابن سعد: باخبار عمرو بن ہیثم' بہ تحدیث اسرائیل از عمران بن مسلم از انس: میں نے آپ پر کسم میں رنگے ہوئے دو

کپڑے دیکھے۔

ابن سعد: باخبار زید بن حباب' بخبر خالد بن عبداللہ واسطی' بخبر راشد بن معبد ثقفی: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی آستین پہنچے تک دیکھی۔

ابن سعد: باخبار وکیع بن جراح از سلمہ بن وردان: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سر پر بلا ٹوپی سیاہ پگڑی دیکھی آپ نے اس کا شملہ پیچھے لٹکا رکھا تھا۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین' بہ تحدیث عباد بن ابی سلیمان' میں نے انس رضی اللہ عنہ کے سر پر سفید ٹوپی دیکھی۔ ابن سعد: باخبار عبیداللہ بن موسیٰ باخبار شیبان از اعمش: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو داڑھی میں زرد خضاب لگائے ہوئے دیکھا۔

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون باخبار اسماعیل بن ابی خالد: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو سرخ خضاب میں دیکھا۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین' بتحدیث شریک از ابن ابی خالد: میں نے انس رضی اللہ عنہ کی سرخ داڑھی دیکھی۔ آپ نے پگڑی کا شملہ پیچھے لٹکا رکھا تھا۔

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون باخبار حمید طویل از بعض اولاد انس: سال وفات میں حضرت انس رضی اللہ عنہ روزوں پر قادر نہ تھے۔ لہٰذا آپ نے تیس مساکین کو گوشت روٹی کھلائی اور ایک یا دو مسکینوں کو مزید بھی۔

ابن سعد: باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بحدیث حمید طویل: میں نے عمر بن انس سے پوچھا: انس رضی اللہ عنہ نے کیا کیا اور کیا کام انجام دیئے؟ بولے آپ وفات سے ایک سال پہلے روزے نہ رکھ سکے (فرماتے ہیں) آپ نے کٹورے بھر بھر کر روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا اور پورے تیس محتاجوں کی تعداد پوری کی اور مزید مسکینوں کو بھی کھلایا۔

ابن سعد: باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بتحدیث ہشام بن حسان از محمد: جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو محمد بن سیرین کسی قرض کے سلسلہ میں جیل میں تھے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ وصیت فرما گئے تھے کہ ابن سیرین انہیں نہلائیں' چنانچہ امیر عمر بن یزید سے اس سلسلہ میں گفتگو کی گئی امیر نے اتنی دیر کے لیے ابن سیرین کو چھوڑ دیا پھر ابن سیرین فارغ ہو کر جیل ہی چلے گئے ابن سیرین عمر بن یزید کے عمر بھر اس احسان کو نہیں بھولے اور ان کی اولاد کے سامنے ان کا شکریہ ادا کرتے رہے۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد' بتحدیث ابن عون: حضرت انس رضی اللہ عنہ مرنے سے پہلے وصیت کر گئے تھے کہ انہیں ابن سیرین ہی نہلائیں اور وہی نماز جنازہ پڑھائیں' ابن سیرین حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن محبوس تھے لوگوں نے اس سلسلہ میں امیر سے جو بنی اسید میں سے تھا اجازت مانگی اس نے اجازت دے دی ابن سیرین نے آ کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کو غسل دیا اور کفنایا اور آپ کے جنازے کی قصر انس میں جو طف میں تھا نماز پڑھائی پھر حسب سابق جیل میں چلے گئے اور گھر نہیں گئے۔

ابن سعد: باخبار عبدالوہاب بن عطاء عجلی' از حمید طویل از انس: میری خوشبو میں مشک' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اور سک (ایک قسم کی خوشبو ہے) ڈالی جائے۔ ابن سعد: میں نے قاضی محمد بن عبداللہ انصاری سے پوچھا' وفات کے دن حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کتنی عمر تھی؟ فرمایا ۱۰۷ سال کی عمر تھی۔

ابن سعد: باخبار محمد بن عمر بخبر عبداللہ بن یزید ہذلی۔ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک تھا آپ بصرہ میں عہد ولید بن عبدالملک میں ۹۲ھ میں فوت ہوئے۔

ابن سعد: باخبار محمد بن عمر بخبر خلید بن دعلج از قتادہ از حسن: حضرت انس رضی اللہ عنہ بصرہ میں فوت ہونے والے آخری صحابی ہیں۔ ابن سعد: باخبار فضل بن دکین: حضرت انس رضی اللہ عنہ ۹۳ھ میں فوت ہوئے۔

محمد بن عمر: حضرت انس، حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

ہشام بن عامر بن اُمیہ بن زید رضی اللہ عنہ:

بن حسماس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار، آپ کی والدہ بہراء میں سے ہیں اور آپ کے والد بدر واحد کے مجاہدین میں سے ہیں آپ کے والد نے جنگ احد میں درجۂ شہادت حاصل فرمایا: ہشام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ ہیں اور آپ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ سرکارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بصرہ میں رہنے لگے تھے اور یہیں لاولد فوت ہوئے۔

ابن سعد: باخبار معلی بن اسد بتحدیث عبدالعزیز بن مختار از علی بن زید از حسن از ہشام بن عامر: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پوچھا: تمہارا نام کیا ہے، میں بولا: شہاب، فرمایا: نہیں، بلکہ تم ہشام ہو۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب از حمید بن ہلال: ہشام فرماتے ہیں تم صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت سے مجھے گراتے ہو صحابہ رضی اللہ عنہم مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے والے نہ تھے اور نہ مجھ سے زیادہ حافظ تھے میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت تک دجال کے فتنہ سے بڑا کوئی فتنہ نہیں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث سلیمان بن مغیرہ۔ بتحدیث حمید بن ہلال: قبیلہ کے کچھ لوگ ہشام کو چھوڑ کر عمران بن حصین وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو ترجیح دیتے تھے اس پر ہشام نے کہا تم مجھ پر ان لوگوں کو ترجیح دیتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے والے نہ تھے اور نہ مجھ سے زیادہ آپ کی حدیثوں کو یاد کرنے والے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت تک دجال کے فتنہ سے بڑا کوئی فتنہ نہیں۔

ثابت بن زید بن قیس رضی اللہ عنہ:

ابن زید بن نعمان بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج، آپ کی کنیت ابوزید ہے۔ ابن سعد: باخبار ابوزید انصاری بصری نحوی (سعید بن اوس بن ثابت بن بشیر بن ابی زید: ثابت بن قیس میرے دادا ہیں اور جنگ احد میں شریک تھے، عہد رسالت میں جن چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن حکیم جمع فرمایا تھا ان میں سے ثابت بھی ہیں آپ بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے اور وہیں گھر بنا لیا تھا پھر عہد فاروقی میں مدینہ منورہ تشریف لائے اور مدینہ ہی میں فوت ہوئے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کی قبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: ابوزید! حق تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے بلاشبہ آج دنیا کا سب سے زیادہ امین شخص خاک میں دبا دیا گیا آپ کے صاحبزادے بشیر بن ابی زید ہیں۔

بشیر بن ابی زید رضی اللہ عنہ:

آپ ابوزید کے فرزند ارجمند ہیں جنگ حرہ میں شہید ہوئے اس خاندان کے آج بھی بصرہ میں باقی حضرات مقیم ہیں۔

ابن سعد: باخبار ابو عامر عبدالملک بن عمرو عقدی، بتحدیث علی بن مبارک از ابومحمد حسن: میں اور ایک اور شخص دونوں جامع مسجد سے آئے اور ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کی ایک ٹانگ جنگ احد میں کام آ گئی تھی پھر نماز کا وقت ہوا تو آپ نے بیٹھ کر اذان دی اور بیٹھ کر ہی تکبیر کہی اور ایک شخص کو نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھا دیا۔

ابوزید عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ:

آپ عزرہ بن ثابت کے دادا ہیں۔

ابن سعد: باخبار عبدالصمد بن عبدالوارث بتحدیث شعبہ، بتحدیث تمیم بن حویص: میں نے ابوزید سے سنا فرماتے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر تیرہ لڑائیاں لڑیں، بقول شعبہ آپ عزرہ کے دادا ہیں۔

ابن سعد: باخبار حجاج بن نصیر بتحدیث قرہ بن خالد از انس بن سیرین بتحدیث ابوزید بن اخطب: مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق تعالیٰ نے تم کو خوبصورتی عطا فرمائی، یہ ایک خوبصورت نوجوان تھے اور اچھی ہیئت کے مالک تھے۔ فرماتے ہیں: میں نے بعض بصریوں سے سنا ہے کہ عمرو بن اخطب عزرہ بن ثابت بن عمرو بن اخطب کے دادا ہیں، آپ سے انس بن سیرین، حسن بن محمد عبدی، ابونہیک یزید رشک اور علباء بن احمر روایت کرتے ہیں، بصرہ میں آپ کی طرف ایک مسجد منسوب ہے۔

حکم بن عمرو بن مجدع بن حذیم رضی اللہ عنہ:

ابن حارث بن نعیلہ بن ملیک بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ، نعیلہ، غفار کے بھائی ہیں۔ حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے پھر آپ بصرہ منتقل ہو کر وہیں بس گئے، پھر زیاد بن ابی سفیان نے آپ کو خراسان کا حاکم بنا دیا اور آپ خراسان چلے گئے۔

ابن سعد: باخبار اسحٰق بن یوسف ازرقی بتحدیث ہشام بن حسان از حسن: زیاد نے حکم کو خراسان کی طرف روانہ کیا اللہ تعالیٰ نے حکم کے زیر سرکردگی لشکر اسلام کو فتح عطا فرمائی اور مسلمانوں کو بہت کچھ مال غنیمت ملا پھر زیاد نے حکم کو لکھا: امابعد، امیر المومنین نے مجھے لکھا ہے کہ تمام سونا چاندی ان کے لیے روانہ کر دیا جائے اس لیے تم مجاہدوں میں سونا چاندی نہ بانٹنا، حکم جواب میں لکھتے ہیں: آپ پر بھی سلامتی ہو، آپ نے مجھے اپنے خط میں امیر المومنین کے خط کا حوالہ دیا ہے لیکن مجھے اللہ کی کتاب امیر المومنین کی کتاب سے پہلے ملی ہے، اللہ کی قسم اگر کسی پر آسمان و زمین مل جائیں اور اس کے دل میں اللہ کا تقویٰ ہو تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ ان دونوں پاٹوں سے بھی نکلنے کی کوئی نہ کوئی صورت پیدا فرما دے گا۔ السلام علیک (فرماتے ہیں) پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا جاؤ مال غنیمت بانٹ لو۔

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون، باخبار ہشام بن حسان از حسن: زیاد نے حکم کو (فوج دے کر) خراسان کی طرف روانہ کیا مسلمانوں نے شاندار فتح پائی اور ان کے کافی مال غنیمت ہاتھ لگا۔

ابن سعد: باخبار علی بن محمد قرشی: پھر حکم خراسان ہی میں رہے حتیٰ کہ ۵۰ھ میں خراسان ہی میں عہد معاویہ رضی اللہ عنہ میں فوت ہوئے آپ کے بھائی رافع بن عمرو غفاری ہیں جن کا ترجمہ آگے آرہا ہے۔

رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ:

آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور آپ سے عمرو بن سلیم وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل، بتحدیث معتمر بن سلیمان بسماع ابن حکم بن عمرو غفاری: میرے دادا نے رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا: میں بچہ تھا اور پتھر مار کر کھجوریں جھاڑا کرتا تھا آخر کار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ یہاں ایک بچہ ہے جو کھجوریں پتھر مار مار کر جھاڑا کرتا ہے چنانچہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے فرمایا لڑکے! کھجوروں پر کیوں پتھراؤ کیا کرتا ہے؟ میں بولا، کھجوریں کھانے کے لیے فرمایا کھجوریں نہ جھاڑا کر ہاں گری ہوئی کھجوریں اٹھا کر کھالیا کر پھر آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر یہ دعا کی اے اللہ اس کا پیٹ بھر دے۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم باخبار سلیمان بن مغیرہ بتحدیث حمید بن ہلال از عبداللہ بن صامت از ابوذر: رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میرے بعد میری امت میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا یہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح شکار سے تیر صاف نکل جاتا ہے پھر دین میں لوٹ کر نہیں آئیں گے یہ لوگ تمام مخلوق میں بدہوں گے (سلیمان کہتے ہیں میرا غالب گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا: ان کی نشانی سر منڈانا ہے، عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں حکم بن عمرو کے بھائی رافع بن عمرو غفاری سے ملا اور بولا وہ کیا حدیث ہے جو میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنی وہ ایسا ایسا فرماتے تھے اور میں نے یہ حدیث آپ کو سنائی فرمایا تم کو اس پر کیوں تعجب ہے؟ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ:

ابن ثعلبہ بن وہیب بن عائذ بن ربیعہ بن یربوع بن سمال بن عوف بن امرؤ القیس بن بہثہ بن سلیم۔ ابن سعد: باخبار عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، بتحدیث محمد بن فضیل از عاصم از ابوعثمان از مجاشع بن مسعود: میں معہ اپنے بھائی جان کے ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، فرمایا: ہجرت ختم ہوگئی ہم بولے: پھر کس بات پر بیعت کریں؟ فرمایا اسلام پر اور اللہ کی راہ میں جہاد پر، فرماتے ہیں پھر ہم نے آپ سے بیعت کرلی، فرماتے ہیں پھر میں مجاشع کے بھائی سے ملا انہوں نے کہا: مجاشع نے تم سے سچ فرمایا، آپ کے بھائی مجالد بن مسعود سلمی ہیں جن کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے۔

مجالد بن مسعود سلمی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم، بتحدیث یزید بن زریع، بتحدیث خالد حذاء از ابوعثمان از مجاشع بن مسعود: میں بولا یا رسول اللہ! آیہ مجالد بن مسعود ہیں آپ ان سے ہجرت پر بیعت لے لیں، فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہاں اسلام پر بیعت لے لیتا ہوں۔

ابن سعد: باخبار اسماعیل بن ابراہیم از یونس از حسن: مجالد قدرے لنگڑے تھے، قزل ہلکے لنگڑے پن کو کہتے ہیں۔

عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ:

حسن: آپ چیدہ صحابیوں میں سے ہیں۔ ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم الکلابی بتحدیث ہمام بن یحییٰ بتحدیث قتادہ: عائذ بن عمرو ریشم پہنا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث یزید بن زریع بتحدیث خالد حذاء از معاویہ بن قرہ: صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں محکم نے بغاوت کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے خلاف تلواریں لے کر اٹھ کھڑے ہوئے جن میں عائذ بن عمرو بھی شامل تھے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ از ثابت: حضرت عائذ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ ان کے جنازے کی نماز ابو برزہ پڑھائیں پھر عبید اللہ بن زیاد سوار ہو کر آپ کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے آئے' عبید اللہ جب مسلم کے گھر کے قریب پہنچے تو ان سے کہا گیا کہ عائذ رضی اللہ عنہ وصیت کر گئے ہیں کہ ان کے جنازے کی نماز ابو برزہ پڑھائیں یہ سن کر عبید اللہ نے اپنی سواری موڑ لی اور واپس لوٹ گئے۔

عبد اللہ بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ:

آپ ابو بکر بن عبد اللہ ہیں اور رحمت عالم کے صحابی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ بصرہ میں ٹھہر گئے تھے بصرہ میں آپ کی اولاد بھی ہے۔

ابن سعد: باخبار معاذ بن معاذ عنبری باخبار حبیب بن شہید از بکر بن عبد اللہ مزنی: مجھ سے علقمہ بن عبد اللہ مزنی نے کہا کہ آپ کے والد مرحوم کو چار صحابیوں نے نہلایا تھا انہوں نے صرف آستینیں چڑھالی تھیں اور اپنے کرتے اڑس لیے تھے اور نہلانے کے بعد صرف وضو کر لیا تھا۔

عبد اللہ مزنی رضی اللہ عنہ:

آپ علقمہ بن عبد اللہ کے والد ہیں جن سے بکر بن عبد اللہ مزنی روایت کرتے ہیں اور دونوں بھائی بھائی ہیں۔

قرہ بن ایاس بن حلال بن رباب رضی اللہ عنہ:

ابن عبید بن سواۃ بن ساریہ بن ذبیان بن ثعلبہ بن سلیم بن اوس بن مزینہ۔ آپ معاویہ بن قرہ کے والد ہیں۔

ابن سعد: باخبار یحییٰ بن عباد بتحدیث شعبہ بخبر ابو ایاس معاویہ بن قرہ اپنے والد سے: جب میں دودھ دوہ کر اونٹنی کے تھن باندھ چکا تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر میرے لیے دعا فرمائی۔

ابن سعد: باخبار وکیع بن جراح از شعبہ از معاویہ بن قرہ اپنے والد سے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔

ابن سعد: باخبار معلی بن اسد بتحدیث محمد بن ابی عیینہ مہلبی بسماع معاویہ بن قرہ: میں نے اپنے والد کے قاتل کو ابن عبیس کی جنگ میں قتل کیا' فرماتے ہیں: قرہ کو قتل کر دیا گیا تھا۔

قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ کے بھائی:

محمد بن سعد فرماتے ہیں: ہمیں آپ کا نام نہیں بتایا گیا۔

ابن سعد: باخبار عبداللہ بن جعفر رقی' بتحدیث عبید اللہ بن عمرو از عبدالملک بن عمیر از معاویہ بن قرہ اپنے چچا جان سے: میں اپنے بیٹے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا کرتا تھا آپ اسے اپنے سامنے بٹھالیا کرتے تھے (ایک دن) آپ نے مجھ سے پوچھا: کیا تمہیں اس سے محبت ہے؟ میں بولا: ہاں' انتہائی محبت ہے (فرماتے ہیں) پھر وہ بچہ مر گیا تو مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: گویا تم کو اس کی موت کا رنج ہے' میں بولا: ہاں یارسول اللہ! فرمایا کیا تم کو اس سے مسرت نہ ہوگی کہ جب حق تعالیٰ تم کو جنت میں داخل فرمائے گا تو تم اسے جنت کے ایک دروازے پر دیکھو گے اور وہ تمہارے لیے دروازہ کھولے گا؟ میں بولا کیوں نہیں' فرمایا اسی طرح ہوگا ان شاء اللہ۔

حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی رضی اللہ عنہ:

آپ مشرف بہ اسلام ہو کر اپنے قومی وطن چلے گئے اور وہیں رہ پڑے اور بصرہ میں قبیلہ ہذیل میں گھر بنالیا پھر آپ کے بعد آپ کا گھر عمرو بن مہران کاتب کے قبضہ میں چلا گیا۔

عباس بن مرداس بن ابی عامر رضی اللہ عنہ:

ابن جاریہ بن عبد بن عبس بن رفاعہ بن حارث بن بہثہ بن سلیم' آپ فتح مکہ سے قبل مشرف بہ اسلام ہوئے اور اپنی قوم کے نو سو شہسوار لے کر فتح مکہ کے لیے اسلامی لشکر میں آ ملے ان شہسواروں کے پاس نیزے اور مکمل زرہیں تھیں' آپ نے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر کافروں سے جنگ کی پھر اپنے قومی وطن کی طرف لوٹ گئے آپ وادی بصرہ میں اور بصرہ میں کثرت سے آیا جایا کرتے تھے' آپ سے بصری روایت کرتے ہیں آپ کی اولاد بصرہ کے نواح میں ہے اور بعض بصرہ میں بھی مقیم ہے۔

جاہمہ بن عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ:

آپ کو بھی سعادت اسلام اور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہے اور آپ سے کئی حدیثیں روایت کرتے ہیں۔

ابن سعد: باخبار حجاج بن محمد از ابن جریج بخبر محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے اور وہ معاویہ بن جاہمہ سلمی سے: جاہمہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے جنگ میں شامل ہونے کا ارادہ کرلیا ہے اور آپ سے مشورہ لینے کی غرض سے حاضر خدمت گرامی ہوا ہوں۔ پوچھا کیا تمہاری والدہ بقید حیات ہیں؟ بولے: ہاں! ہیں فرمایا انہیں چمٹے رہو کیونکہ جنت ان کے پیر کے نیچے ہے پھر آپ نے مختلف مجلسوں میں دوسری اور تیسری بار یہی یا اس کے قریب قریب فرمایا۔

عبداللہ بن شخیر بن عوف بن کعب رضی اللہ عنہ:

ابن وقدان بن حریش بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ آپ مطرف اور یزید کے والد محترم ہیں اور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور آپ سے روایت کرتے ہیں آپ کے بعد آپ بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے آپ کی اولاد بصرہ ہی میں ہے۔

ابن سعد: باخبار حبان بن مسلم' بتحدیث یحییٰ بن سعید بتحدیث حمید بتحدیث حسن از مطرف از عبداللہ بن شخیر: ہم بنو عامر کے ایک وفد میں سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے' آپ نے پوچھا میں تم کو سواریاں کیوں نہ دے دوں؟ ہم بولے: ہم راستے میں بار بردار اونٹ حاصل کرلیں گے' فرمایا: مسلمانوں کے کھوئے ہوئے اونٹ (لینا) آگ میں جلنے کا سبب ہیں۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث اسود بن شیبان بتحدیث ابوبکر بن ثمامہ بن نعمان راسبی از ابوالعلاء یزید: میرے

والد محترم بنو عامر کے وفد میں شامل ہو کر حاضر خدمت نبوی ہوئے اہل وفد نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے حق میں فیاض ہیں فرمایا: ہائیں ہائیں! اپنی باتیں کرو شیطان تم کو (خلاف شرع باتوں پر) جرأت نہ دلانے پائے' سید اللہ ہے' سید اللہ ہے۔

معاویہ بن حیدہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ:

ابن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ آپ ایک وفد میں شامل ہو کر سرکار رسالت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سعادت اسلام سے بہرہ اندوز ہوئے اور آپ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور آپ سے چند چیزوں کے بارے میں پوچھ گچھ کی اور آپ سے روایت بھی کرتے ہیں آپ بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ کے دادا ہیں۔

مالک بن حیدہ رضی اللہ عنہ:

ابن معاویہ بن قشیر آپ نے بھی اسلام کو سینہ سے لگا لیا تھا آپ ہی نے اپنے بھائی معاویہ بن حیدہ سے درخواست کی تھی کہ مجھے سرکار رسالت کی خدمت اقدس میں لے چلئے تاکہ میں اپنے پڑوسیوں کو آپ سے رہا کرالوں کیونکہ وہ مسلمان ہو گئے ہیں۔

قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ:

ابن عبداللہ بن شداد بن معاویہ بن ابی ربیعہ بن نہیک بن ہلال بن عامر بن صعصعہ' آپ بھی ایک وفد میں شامل ہو کر سرکار رسالت کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے اور آپ سے حدیثیں روایت کرتے ہیں پھر آپ بصرہ میں مقیم ہو گئے آج بھی بصرہ میں آپ کی اولاد میں سے محمد بن حرب بن قطن بن قبیصہ موجود ہیں پھر آپ جعفر بن سلیمان بن علی ہاشمی کی طرف سے مدینہ میں محکمۂ پولیس کے افسر مقرر ہوئے اور بصرہ میں عبدالصمد بن علی کی طرف سے یہی عہدہ پایا۔

ابن سعد: باخبار ہوذہ بن خلیفہ' بتحدیث عوف از حیان از قطن بن قبیصہ از قبیصہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے جانوروں سے فال لینا زمین پر کنکریاں مار کر فال لینا اور بد فالی جادو میں سے ہے۔

عیاض بن حماد بن محمد بن سفیان رضی اللہ عنہ:

ابن مجاشع بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم' آپ اسلام لانے سے پہلے ایک وفد میں نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے آپ کے پاس ایک اچھی نسل کی سواری تھی جو آپ نے رحمت عالم ﷺ کو بطور عطیہ کے دی' پوچھا: کیا تم مسلمان ہو گئے ہو؟ بولے نہیں' فرمایا: اللہ نے مجھے مشرکوں کے جھاگ قبول کرنے سے منع فرما دیا ہے۔ یہ سن کر آپ نے کلمہ پڑھ لیا پھر نبی ﷺ نے آپ کا ہدیہ قبول فرما لیا آپ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ اگر میری قوم کا مجھ سے نیچے درجہ کا شخص مجھے گالی دے تو کیا میں اس سے انتقام لے سکتا ہوں؟ فرمایا دو شخص ایک دوسرے کو گالی دینے والے شیطان ہیں اور جھوٹے ہیں آپ سے اس کے علاوہ بھی حدیث مروی ہے پھر آپ بصرہ میں مقیم ہو گئے اور آپ سے بصری روایت کرتے ہیں۔

قیس بن عاصم بن سنان بن خالد رضی اللہ عنہ:

ابن منقر بن عبید تمیمی' قیس نے جاہلیت میں اپنے اوپر شراب حرام کر لی تھی پھر آپ بنو تمیم کے وفد میں شامل ہو کر رحمت

عالم ﷺ کی خدمت مبارکہ میں حاضر ہوئے اور اسلام کی سعادت لوٹی' رحمت عالم ﷺ نے فرمایا یہ خیموں والوں کے سردار ہیں آپ اپنی قوم کے چودھری تھے اور بڑے سخی تھے۔

ابن سعد: باخبار وکیع بن جراح بتحدیث سفیان از اغر منقری از خلیفہ بن حصین از قیس: میں مسلمان ہو کر رحمت عالم ﷺ کے پاس آیا آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ بیری کے پتے پانی میں جوش دے کر اس سے نہاؤ۔

ابن سعد: باخبار خلاد بن یحییٰ بتحدیث سفیان ثوری: مجھے ایک شخص سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ نے قیس سے فرمایا: یہ خیموں والوں کے سردار ہیں۔

ابن سعد: باخبار عبدالوہاب بن عطاء عجلی' باخبار شعبہ از قتادہ از مطرف از حکیم بن قیس بن عاصم' حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں اپنے بیٹوں کو وصیت فرمائی: پیارے بچو! اپنے بڑے کو سردار بناؤ کیونکہ جو بچے اپنے بڑے کو سردار بناتے ہیں وہ ان کے باپ کا خلیفہ ہوتا ہے اور جو چھوٹے کو سردار بنا لیتے ہیں وہ اپنے ہم عصروں میں ذلیل ہو جاتے ہیں اور مال کمانے میں اور اس کے تحفظ میں چمٹے رہو کیونکہ یہ بزرگوں کے لیے موجب جاہ و دبدبہ ہے اور اس کی وجہ سے کنجوسوں سے بے نیازی حاصل ہوتی ہے' خبردار لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا کیونکہ سوال انسان کی سب سے مجبوری کی کمائی ہے اور مجھ پر نوحہ نہ کرنا کیونکہ رسول اللہ ﷺ پر نوحہ نہیں کیا گیا اور مجھے بکر بن وائل سے چھپا کر دفن کرنا کیونکہ ہم جاہلیت میں ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کی تدبیروں میں لگے رہا کرتے تھے۔

زبرقان بن بدر بن امرؤ القیس رضی اللہ عنہ:

ابن خلف بن بہدلہ بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم' آپ کا اسم گرامی حصین تھا آپ خوبصورت گورے چٹے اور باکمال شاعر تھے' اسی لیے آپ کو نجد کا چاند کہا جاتا تھا بنو تمیم کے وفد میں جو سرکار رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا' آپ بھی شامل تھے آپ اسلام لے آئے رحمت عالم ﷺ نے آپ کو آپ کی قوم بنو سعد کا صدقہ وصول کرنے پر مقرر فرما دیا تھا' پھر رحمت عالم ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے جب کہ زبرقان اپنے عہدے پر مامور تھے اور عربوں نے صدقہ دینا بند کر دیا اور لوگ مرتد ہو گئے مگر آپ اسلام پر ثابت قدم رہے اور اپنی قوم سے صدقہ وصول کر کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیتے رہے آپ بصرہ کے دیہاتوں میں بنو تمیم کے علاقہ میں اور بصرہ میں کثرت سے آتے جاتے رہتے تھے۔

اقرع بن حابس بن عقال بن محمد رضی اللہ عنہ:

ابن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم' آپ بھی بنو تمیم والے وفد میں شامل تھے اور سعادتِ اسلام کے شرف سے بہرہ یاب ہو گئے تھے اور بصرہ کے گرد و نواح میں بنو تمیم کے علاقہ میں آتے جاتے رہتے تھے۔

عمرو بن اہتم بن سمی بن سنان رضی اللہ عنہ:

ابن خالد بن منقر بن عبید بن مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم' آپ بھی بنو تمیم والے وفد میں شریک تھے اور سب سے چھوٹے تھے اور سب کے خیموں میں آتے جاتے تھے اور مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے' آپ ایک باکمال شاعر تھے

اور بصرہ کے دیہاتوں بنوتمیم کے علاقہ میں آمد و رفت رکھا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار اسماعیل بن عبداللہ بن زرارہ جرمی' بتحدیث حماد بن زید از محمد بن زبیر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن اہتم سے فرمایا: مجھے زبرقان بن بدر کے بارے میں خبر دو' بولے: وہ اپنی قوم میں واجب الاطاعت ہیں اور قوم کے محافظ ہیں' زبرقان بولے: یارسول اللہ انہیں معلوم ہے کہ میں اپنی قوم میں ان کے بیان سے بہت بہتر ہوں لیکن یہ مجھ سے حسد کرتے ہیں' عمرو بولے: میرا جہاں تک علم ہے آپ بے مروت ہیں' آپ کے اونٹوں کا باڑا تنگ ہے آپ کے والد احمق ہیں اور آپ کے ماموں کنجوس ہیں' پھر بولے یارسول اللہ میں نے نہ پہلی بات میں جھوٹ بولا اور نہ پچھلی بات میں' میں ان سے خوش تھا اور میں نے ان کی تعریف اپنے بہترین علم کے مطابق عرض کر دی تھی مگر انہوں نے مجھے غصہ دلایا لہٰذا میں نے اپنے علم کے مطابق ان کا حال بیان کر دیا' فرمایا: بعض بیان جادو جیسا اثر رکھتا ہے۔

صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد رضی اللہ عنہ:

ابن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم' آپ وفد میں شامل ہو کر حاضر خدمت نبوی ہوئے اور مسلمان ہو گئے آپ ہی کی اولاد میں مشہور شاعر فرزدق بن غالب بن صعصعہ ہے' آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ کی اولاد اور آپ بصرہ میں رہنے لگے تھے' ہم نے کتاب النسب میں ہشام بن محمد بن سائب کلبی سے آپ کا نسب اسی طرح پایا ہے۔

صعصعہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرزدق شاعر کے چچا:

اسی طرح یزید بن ہارون نے اس روایت میں جو وہ حسن سے کرتے ہیں' بیان کیا ہے۔ ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون' باخبار جریر بن حازم بتحدیث حسن از صعصعہ: میں سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اطہر میں حاضر ہوا آپ نے مجھے آیت: ﴿ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ﴾ (ذرہ برابر بھی نیکی اور بدی کا اجر ملے گا) پڑھ کر سنائی' میں بولا یہی آیت مجھے کافی ہے اب مجھے کسی اور آیت کے سننے کی ضرورت نہیں' ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

نمر بن تولب بن اُقیش رضی اللہ عنہ:

اقیش' عطل بن عبد بن کعب بن عوف بن حارث بن عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبد مناۃ کی صاحبزادی ہیں' عطل کو ان کی ایک لونڈی نے پرورش کیا جس سے عوف بن وائل نے اولاد حاصل کی تھی اسی کی طرف یہ لوگ منسوب ہوئے۔ نمر ایک باکمال شاعر ہیں' آپ ایک وفد میں شامل ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مشرف بہ اسلام ہوئے پھر بصرہ میں مقیم ہو گئے اور انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھ کر دی۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم کلابی (اسماعیل بن علیہ نے ہم سے یزید بن شخیر کی جو حدیثیں بیان کیں ان میں سے یہ بھی ایک روایت ہے) ہمارے پاس عکل کا ایک شخص آیا اس کے پاس ایک تھیلی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تحریر تھی جو آپ نے اسے لکھ کر دی تھی جس کا مضمون یہ تھا: محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے بنوزہیر بن اقیش کو لکھا جا رہا ہے' یہ شخص مشہور شاعر نمر بن تولب

تھا اور بنوزہیر بن اقیش عکل کا ایک ذیلی خاندان ہے۔

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ:

ابن بشر بن عبد دُھمان بن عبداللہ بن ہمام بن ابان بن یسار بن مالک بن حطیط بن جشم ثقفی: آپ ثقیف کے اس وفد میں شامل تھے جو مدینہ میں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گرامی میں حاضر ہوا تھا اور اہل وفد مسلمان ہو گئے تھے اور آپ نے ان کا ایک جھگڑا چکایا تھا' عثمان اس وفد میں سب سے چھوٹے تھے اور سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر مشرف بہ اسلام ہوئے آپ نے ان کو قرآن پڑھایا پھر عثمان رضی اللہ عنہ' ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے قرآن پڑھتے رہے پھر جب ثقفی وفد نے طائف کی طرف لوٹنا چاہا تو بولے یا رسول اللہ! آپ ہم پر کسی کو امیر بنا دیں اس پر آپ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر بنا دیا اور فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ ہوشیار ہیں اور ان کا سینہ قرآن سے معمور ہے' بولے: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ امیر کو بدلنے والے نہیں پھر عثمان اسی وفد کے ساتھ طائف پہنچے' آپ ہی انہیں نماز پڑھاتے تھے اور قرآن بھی پھر عہد فاروقی میں جب بصرہ بسنے لگا اور اس میں بہت سے مسلمان بس گئے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ بصرہ کا کوئی سمجھ دار' سنجیدہ اور قابل حاکم مقرر کیا جائے اس سلسلہ میں آپ کو عثمان کی طرف اشارہ کیا گیا فرمایا وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ امیر ہیں میں انہیں معطل کرنے والا نہیں' لوگوں نے آپ سے کہا: آپ ان کو لکھیں کہ وہ طائف کے خلیفہ بن جائیں اور مجھ سے مل لیں' آپ نے فرمایا ٹھیک ہے اور آپ نے انہیں لکھا لیکن انہوں نے اپنے بھائی حکم ثقفی کو خلیفہ بنا دیا اور خود فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لیے مدینہ منورہ پہنچے آپ نے عثمان کو بصرہ کی طرف بھیج دیا پھر آپ نے بصرہ ہی میں گھر بنا لیا اور بصرہ میں بڑی جائداد پیدا کر لی جس میں ایک ساحل عثمان بھی ہے جو آپ کی طرف منسوب ہے اور اُبلہ کے بالمقابل ہے اور اس کا علاقہ ہے آج تک آپ کی اولاد وہاں موجود ہے اور اس علاقہ کے شرفاء میں شمار ہوتی ہے ان کو یہاں خاصی آمدنی ہے اور وہ اچھے خاصے مال دار ہیں اور آدمیوں کی بھی کثرت ہے اور عیش و آرام سے ہیں۔ ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث ابوہلال' بتحدیث قتادہ از مطرف بن عثمان کی کنیت ابوعبداللہ ہے' اگلی سطروں میں آپ کے بھائی کا ترجمہ ہے۔

حکم بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ:

ہم آپ کا ذکر آپ کے بھائی عثمان کے ذکر میں کر آئے ہیں: ہمیں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ حکم وفد ثقفی میں شریک تھے یا نہ تھے آپ کی اولاد بھی شرفاء میں گنی جاتی ہے جن میں مشہور شاعر یزید بن حکم ہیں۔

حفص بن ابی العاص رحمۃ اللہ علیہ شاعر:

آپ عثمان کے تیسرے بھائی ہیں مگر آپ کے صحابی ہونے کے بارے میں اور ملاقات کے بارے میں ہمیں کوئی روایت نہیں پہنچی' حفص آپؓ سے روایت کرتے ہیں لیکن ہم نے حفص کا ذکر ان کے دونوں بھائیوں کے ساتھ کر دیا ہے اور ان کا حال ظاہر کر دیا ہے حفص کی اولاد میں بھی بصرہ میں شرفاء موجود ہیں حسن بصری آپ سے روایت کرتے ہیں۔

مالک بن عمرو عقیلی رضی اللہ عنہ پھر قشیری:

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث حماد بن سلمہ از علی بن زید از زرارہ بن ابی اوفی از مالک بن عمرو قشیری: میں نے

رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: جس نے مسلمان گردن آزاد کی وہ آگ سے اس کے لیے فدیہ بن جائے گی آزاد کردہ انسان کی ہر ہڈی آزاد کرنے والے کی ہر ہڈی کا فدیہ بن جائے گی اور جس نے اپنے ماں باپ میں سے کسی کو پایا اور اسے بخشا نہیں گیا تو اللہ نے اسے اپنی رحمت سے دور فرما دیا اور جس نے اس یتیم کو جس کے ماں باپ مسلمان تھے اپنے طعام و شراب میں اس وقت تک شامل رکھا جب تک اللہ نے اسے بے نیاز نہیں کر دیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

اسود بن سریع بن حمیری بن عبادہ رضی اللہ عنہ:

ابن نزال بن مرۃ' آپ سعد بن زید مناۃ بن تمیم کی اولاد میں ہیں' آپ قصہ گو تھے' ابن سعد: باخبار اسماعیل بن ابراہیم اسدی' از یونس' از حسن: اسود بن سریع فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے آپ کے ساتھ مل کر جہاد کیا۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم' بتحدیث سری بن یحییٰ' بسماع حسن از اسود بن سریع (جو ایک شاعر ہیں اور آپ ہی نے سب سے پہلے اس مسجد میں وعظ فرمایا) میں نے رحمت عالم ﷺ کے ساتھ مل کر چار لڑائیاں لڑیں۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم کلابی' بتحدیث ابوالاشعث' بتحدیث حسن: اسود شاعر تھے بولے یا رسول اللہ ﷺ! جن الفاظ سے میں نے اپنے رب کی تعریفیں کی ہیں کیا میں آپ کو نہ سناؤں؟ فرمایا دیکھو! تمہارا رب تعریفوں کو پسند فرماتا ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ حمد سے زیادہ اللہ کو کوئی چیز پیاری نہیں۔ ابن سعد: باخبار اسماعیل بن ابراہیم از یونس از حسن: اسود مسجد کے پچھلے حصہ میں وعظ فرمایا کرتے تھے۔

تَلِب بن زید بن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ:

ابن عمیرہ عنبری تمیمی' غلاموں کی آزادی وغیرہ کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ سے حدیثیں روایت کرتے ہیں۔ ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل' بتحدیث غالب بن حجرہ عنبری بحدیث ہلقام بن تلب: میں نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا یا رسول اللہ! میرے لیے دعائے مغفرت فرمائیے' آپ نے مجھ سے فرمایا: جب تمہارے لیے اجازت مل جائے یا (یہ فرمایا) یہاں تک کہ تمہارے لیے اجازت مل جائے پھر میرے مقدر میں جو کچھ تھا باقی رہا پھر آپ نے مجھے بلا کر میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور تین بار فرمایا یا اللہ تلب کو بخش دے اور اس پر رحم فرما' تلب بنو تمیم کے اس وفد میں موجود تھے جس نے نبی ﷺ کو حجروں کے پیچھے سے آواز دی تھی' آپ نبی ﷺ سے اس سند سے علاوہ دوسری سندوں سے بھی حدیثیں روایت کرتے ہیں۔

قتادہ بن ملحان سدوسی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث ہمام باخبار انس بن سیرین بحدیث عبدالملک بن قتادہ بن ملحان قیسی از قتادہ بن ملحان قیسی: نبی ﷺ نے ہمیں ایام بیض (ہر ماہ کی تیرھویں' چودھویں اور پندرھویں تاریخوں) کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا کیونکہ یہ عمل ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے' نیز بتحدیث سلیمان ابوداؤد طیالسی باخبار ہمام از انس بن سیرین از قتادہ از ملحان قیسی: حسب سابق روایت ہے۔

ابن سعد: باخبار سلیمان ابوداؤد طیالسی باخبار شعبہ از انس بن سیرین بسماع عبدالملک بن منہال اپنے والد سے: نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایام بیض کے روزوں کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ یہ ہمیشہ روزے رکھنے کی طرح ہے۔ محمد بن سعد: گویا حدیث ایک ہی ہے لیکن اس کی اسناد میں اور دونوں حدیثوں میں سب میں ابوداؤد کا اضطراب ہے اصل حدیث عفان والی ہے کیونکہ عفان اچھے راوی ہیں۔

ابوجری سلیم بن جابر ہجیمی یا جابر بن سلیم ہجیمی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون' باخبار زیاد بن ابی زیاد' بتحدیث محمد بن سیرین از سلیم بن جابر ہجیمی: میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ بطور وفد کے حاضر بارگاہِ نبوی ہوا۔

ابن سعد: باخبار عبدالملک بن عمرو عقدی وحماد بن مسعدہ' بتحدیث قرہ بن خالد از قرہ بن موسیٰ ہجیمی از سلیم بن جابر: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ دونوں زانوؤں اور پیٹھ پر کپڑا لپیٹے ہوئے بیٹھے تھے۔ حدیث حماد میں حماد کہتے ہیں قرہ بن موسیٰ کی کنیت ابوالہیثم ہے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث حماد بن سلمہ از یونس بن عبید از عبیدہ ہجیمی از ابوتمیمہ ہجیمی از جابر بن سلیم ہجیمی: میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ ایک چادر زانوؤں پر لپیٹے ہوئے بیٹھے تھے اور چادر کے پھندنے آپ کے قدموں پر پڑے ہوئے تھے' میں نے پوچھا: تم میں سے کون محمدؐ یا رسول اللہ ہیں؟ آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی طرف اشارہ فرمایا' میں بولا: یا رسول اللہ! میں ایک گنوار آدمی ہوں اور میرے مزاج میں گنواروں جیسا تشدد ہے آپ مجھے وصیت فرمائیں' فرمایا: ادنیٰ سی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھنا۔

ابوسلیمان مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب' بتحدیث حماد بن زید از ایوب از ابوقلابہ از مالک بن حویرث: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور تقریباً بیس دن آپ کے پاس ٹھہرے' ہم نوجوان تھے اور بڑے شفیق ومہربان تھے فرمایا اگر تم وطن واپس جاؤ گے تو تم اہل وطن کو تعلیم دو گے اور انہیں ہدایات کرو گے لہٰذا انہیں تاکید کر دو کہ وقت پر نماز پڑھیں۔

اُسامہ بن عمیر ہذلی رضی اللہ عنہ:

آپ ابوالملیح ہذلی کے والد محترم ہیں جن سے ایوب وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون' باخبار سعید بن زربی' بتحدیث ابوالملیح از اسامہ بن عمیر: میں حنین کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا کہ بارش ہونے لگی آپ کے حکم سے اعلان کرنے والے نے الصلوٰۃ فی الرحال (گھروں میں نماز پڑھ لو) کا اعلان کیا۔

عرفجہ بن اسعد بن کرب عطاردی تمیمی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم کلابی' بتحدیث ابوالاشہب' بتحدیث عبدالرحمٰن بن طرفہ بن عرفجہ: عہد جاہلیت میں جنگ کلاب میں میرے دادا جان عرفجہ کی ناک ضائع ہوگئی تھی آپ نے چاندی کی ناک بنوائی تھی لیکن وہ متعفن ہوگئی آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر

کیا آپ نے انہیں سونے کی ناک بنوانے کا حکم فرما دیا۔ ابوالاشہب' عبدالرحمٰن نے اپنے دادا عرفجہ کو دیکھا ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ:

آپ اولادِ عبداللہ بن کعب کی برداری کے ہیں پھر اولادِ عامر بن صعصعہ میں سے اولادِ حریش کے ایک فرد ہیں۔

ابن سعد: باخبار وکیع بن جراح وعفان بن مسلم از ابوہلال راسبی از عبداللہ بن سوادہ از انس بن مالک جو اولادِ عبداللہ بن کعب کے ایک شخص ہیں: ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں نے حملہ کیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ دوپہر کا کھانا تناول فرما رہے تھے' فرمایا قریب آ کر تم بھی کھاؤ' میں بولا: میرا روزہ ہے' فرمایا بیٹھ جاؤ میں تم سے روزے یا روزے رکھنے کے بارے میں بات چیت کروں گا (عفان والی حدیث میں نماز اور روزے کے بارے میں بات چیت کا ذکر ہے) دیکھو! اللہ نے مسافر' حاملہ اور دودھ پلانے والی خاتون سے روزے کو یا روزہ رکھنے کو موقوف فرما دیا ہے اللہ کی قسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں لفظ یا دونوں میں کوئی ایک لفظ فرمایا' ہائے افسوس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں سے کھانا کیوں نہیں کھایا' عفان اپنی حدیث میں فرماتے ہیں آپ ہم سے ساری حدیث بیان فرمائیے! فرماتے ہیں آپ نے ساری حدیث آخر تک بیان فرمائی۔

کہمس ہلالی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل' بتحدیث حماد بن یزید بن مسلم' بتحدیث معاویہ بن قرہ از کہمس ہلالی: میں مشرف بہ اسلام ہو کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے پاس جا کر آپ کو اپنے اسلام کی خبر دی پھر سال بھر تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا سال بھر کے بعد میں نے آپ کو جا کر سلام کیا آپ نے نگاہ اٹھا کر مجھے دیکھا پر نگاہ نیچی کر لی' میں بولا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گویا آپ کے ذہن میں میں موجود ہوں' فرمایا ہاں تم کون ہو؟ میں بولا: میں کہمس ہلالی ہوں اور ایک سال قبل آپ کے پاس آیا تھا اب میں انتہائی دبلا ہو گیا ہوں اور میرا پیٹ بھی چپک گیا ہے' پوچھا: تمہارا اس قدر پتلا حال کیوں ہو گیا؟ میں بولا: آپ سے جدا ہونے کے بعد میں نے دن میں روزہ نہیں چھوڑا اور رات کو جاگنا نہیں چھوڑا' فرمایا: تمہیں کس نے حکم کیا تھا کہ اپنے کو عذاب میں مبتلا کر دو؟ ماہِ صبر میں پورے ماہ کے روزے رکھو اور ہر ماہ میں ایک روزہ رکھو' میں بولا: یا رسول اللہ! اضافہ فرما دیجئے' فرمایا: اچھا ہر ماہ میں دو روزے رکھ لیا کرو' میں بولا: یا رسول اللہ میں قوی ہوں اور اضافہ فرما دیجئے' فرمایا: اچھا ہر ماہ میں تین روزے رکھ لیا کرو۔

ماعز بکائی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل' بسماع جعد بن عبدالرحمٰن' بحدیث عبداللہ بن ماعز: ماعز بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے آپ نے انہیں یہ لکھ کر دیا کہ ماعز بکائی اپنی قوم کا سب سے پچھلا شخص مشرف بہ اسلام ہو گیا ہے اور اس پر اس کا ہاتھ ہی جنایت کر سکتا ہے پھر آپ نے اس پر ان سے بیعت لے لی۔

قرہ بن دُعموص نمیری رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب' بتحدیث جریر بن حازم: میں نے ایوب کے گھر میں ایک دیہاتی دیکھا جو کمبل کا جبہ پہنے ہوئے تھا جب اس نے لوگوں کو حدیثیں بیان کرتے ہوئے سنا تو بولا: مجھ سے میرے مولیٰ قرہ بن دعموص نے بیان کیا کہ میں مدینہ گیا

میں نے دیکھا نبی ﷺ تشریف فرما ہیں اور آپ کے چاروں طرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے ہیں' میں نے آپ کے قریب آنا چاہا مگر آ نہ سکا میں بولا: یارسول اللہ! نمیری غلام کے لیے دعائے مغفرت فرمایئے' فرمایا: اللہ تیرے گناہ بخش دے' نبی ﷺ نے ضحاک کو صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا تھا وہ جوان اونٹ لے کر آئے' آپ نے ان سے فرمایا: تم ہلال بن عامر' نمیر بن عامر اور عامر بن ربیعہ کے پاس گئے اور ان سے جو اونٹ لے آئے' ضحاک بولے: یارسول اللہ میں نے آپ کی زبان سے جہاد کا ذکر سنا تھا لہٰذا میں نے ایسے اونٹ پسند کیے جن پر آپ اور آپ کے اصحاب سوار ہوسکیں' فرمایا: تم میری پسند کے چھوڑ آئے اور اپنی پسند کے لے آئے جاؤ انہیں لوٹا دو اور ان کے کنارے والے مالوں میں سے صدقہ لے کر آؤ۔

خشخاش بن حارث عنبری رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار ہشیم' باخبار یونس از حصین بن ابی الحر از خشخاش عنبری' میں معہ اپنے بیٹے کے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا' پوچھا: کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں' فرمایا: یہ تم پر جنایت نہیں کرے گا اور نہ تم اس پر جنایت کرو گے (یعنی ہر مجرم کو اس کے ذاتی جرم کی سزا ملے گی دوسروں کے جرموں کی نہیں اگرچہ وہ قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہو)۔

احمر بن جزء سدوسی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم و یعقوب بن اسحٰق حضرمی و مسلم بن ابراہیم' بتحدیث ابوعبداللہ' عباد بن راشد' بتحدیث احمر صحابی: جب رسول اللہ ﷺ سجدہ کرتے تھے تو اپنے پہلوؤں سے دونوں بازو دور کرلیا کرتے تھے۔

سوادہ بن ربیع جرمی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم' بتحدیث عبداللہ بن یزید خثعمی بتحدیث سلم بن عبدالرحمٰن جرمی از سوادہ بن ربیع جرمی: میں اپنی والدہ کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس آیا آپ نے ہم کو بکریاں دینے کی ہدایت فرمائی اور میری والدہ سے فرمایا اپنی اولاد کو ناخن کاٹنے کا حکم کیا کرو تاکہ بکریوں کے تھنوں کو ان سے دکھ نہ پہنچے یا وہ ضائع نہ ہو جائیں اور بچوں کو یہ بھی تاکید کردو کہ جانوروں کے بچوں کو اچھی طرح سے غذا فراہم کریں۔

علاثہ بن شجار سلیطی تمیمی رضی اللہ عنہ:

آپ سے حسن روایت کرتے ہیں کہ آپ نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے' فرماتے ہیں: میں نبی ﷺ کے پاس آیا آپ لوگوں کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے۔

عقبہ بن مالک لیثی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم' بتحدیث سلیمان بن مغیرہ بتحدیث حمید بن ہلال: میرے اور میرے ایک ساتھی کے پاس ابوالعالیہ تشریف لائے اور فرمایا میرے ساتھ چلو تم دونوں نوجوان ہو اور مجھ سے زیادہ حدیثیں یاد رکھنے والے ہو آخر کار ابوالعالیہ چل پڑے اور ہمیں اصحابِ سروج کے پاس لے کر پہنچے وہاں نصر بن عاصم لیثی موجود تھے (فرماتے ہیں) ابوالعالیہ نے ان سے کہا: اپنی حدیث ان دونوں کے سامنے بیان کیجئے (فرماتے ہیں) نصر بن عاصم نے فرمایا ہم سے عقبہ بن مالک لیثی نے بیان کیا (آپ انہیں

کی جماعت کے ایک آدمی تھے) کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ روانہ کیا جس نے ایک قوم پر حملہ کیا اس قوم کے ایک شخص نے حملہ کیا اس کے پیچھے اسلامی دستہ کا ایک مجاہد ننگی تلوار لے کر لگ گیا حملہ آور بولا میں مسلمان ہوں لیکن مسلم مجاہد نے اس کی بات پر غور نہیں کیا اور اسے قتل کر دیا آخر کار یہ قصہ رسول اللہ ﷺ تک بھی پہنچ گیا آپ نے قاتل کے بارے میں بہت کچھ کہا سنا جس کی قاتل کو بھی خبر لگ گئی پھر رسول اللہ ﷺ کے خطبہ کے درمیان میں قاتل نے کہا: یا رسول اللہ اس نے یہ کلمہ قتل سے بچنے ہی کے لیے کہا تھا' رسول اللہ ﷺ نے اس سے اور اس کی طرف والے لوگوں سے منہ پھیر لیا اور خطبہ جاری رکھا لیکن اس سے صبر نہ ہوسکا حتیٰ کہ اس نے تیسری بار کہا: اللہ کی قسم یا رسول اللہ اس نے قتل سے بچنے ہی کے لیے وہ کلمہ بولا تھا یہ سن کر رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے آپ کے چہرے سے ملال ٹپک رہا تھا آپ نے تین بار فرمایا: اللہ نے اس شخص کے لیے جو مومن کو قتل کرلے مجھ سے انکار فرمایا ہے۔

خزیمہ بن جزء اسدی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار محمد بن عمر از حازم بن حسین بصری' بتحدیث ابوامیہ عبدالکریم از حبان بن جزء از خزیمہ بن جزء: میں نے رسول اللہ ﷺ سے لومڑی کے کھانے کے بارے میں پوچھا' فرمایا لومڑی کون کھاتا ہے؟ پھر میں نے بھڑیے کے بارے میں پوچھا' فرمایا: کیا کوئی بھلا آدمی بھیڑیے کو کھاتا ہے؟ پھر میں نے بجو کے بارے میں پوچھا' فرمایا: بجو کون کھاتا ہے؟ (فرماتے ہیں) اور عبدالکریم حبان سے اور وہ خزیمہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے گوہ کے بارے میں پوچھا' فرمایا: میں اسے نہیں کھاتا اور نہ اسے حرام کہتا ہوں۔

سمرہ بن جندب بن ہلال رضی اللہ عنہ:

ابن جریج بن مرہ بن حزن بن عمرو بن جابر بن خشین بن لائی بن عصیم بن شمخ بن فزارہ' آپ صحابی ہیں اور آپ نے نبی ﷺ کے ساتھ جہاد بھی کیا نیز آپ انصار کے حلیف تھے' آپ کی والدہ مری بن سنان' ابوسعید خدری کے چچا کے پاس تھیں اس لیے لوگوں کا خیال ہے کہ سمرہ اُحد کے مجاہدین میں سے ہیں پھر آپ بصرہ چلے گئے اور بصرہ میں گھر کے لیے زمین کی حد بندی کر دی پھر کوفہ پہنچے اور بنو اسد میں کناسہ میں گھر خرید لیے اور انہیں درست کر لیا اور ان میں مقیم ہو گئے اور کوفہ ہی میں فوت ہو گئے آپ کی باقی اولاد موجود ہے آپ رسول اللہ ﷺ سے بہت سی حدیثیں روایت کرتے ہیں جب زیاد کوفہ جاتے تو آپ کو بصرہ میں اپنا نائب بنا جاتے۔

ابن سعد: باخبار وہب بن جریر بن حازم' بتحدیث جریر بن حازم' بسماع ابویزید مدنی: جب سمرہ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپ کو سخت سردی لگنے لگی لہٰذا آپ کے لیے آگ جلائی گئی اور آپ کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں انگیٹھیاں رکھ دی گئیں لیکن ان سے بھی آپ کو فائدہ نہ پہنچ سکا آپ فرماتے تھے کہ میں اندرونی سردی کا کیا علاج کروں آپ آخری سانس تک سردی ہی میں مبتلا رہے حتیٰ کہ فوت ہو گئے۔

حرملہ عنبری رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار عبدالملک بن عمر' وابو عامر عقدی' بتحدیث قرہ بن خالد از ضرغامہ بن علیبہ بن حرملہ اپنے باپ سے اور وہ

ان کے دادا سے: میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی پھر نماز سے فارغ ہو کر میں نے لوگوں کے چہروں کو دیکھا تو میں چہروں سے (اندھیرے کی وجہ سے) انہیں پہچان نہ سکا پھر میں نے اپنے رخصت ہونے کے قریب کہا: یارسول اللہ! کچھ وصیت فرمایئے' فرمایا: تقویٰ لازم کرلو اور جب تم کسی مجلس سے اٹھو اور مجلس میں ایسی باتیں سنو جو تم کو اچھی معلوم ہوں تو اس مجلس میں پھر آ ؤ ورنہ اسے چھوڑ دو۔

نبیشہ ہذلی یا نبیشہ الخیر رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم' بحدیث معلّیٰ بن راشد ہذلی بحدیث ام عاصم از یکے از ہذلی جسے نبیشہ الخیر کہا جاتا ہے: فرماتی ہیں: نبیشہ ہمارے پاس آئے ہم ایک بادیہ سے کھا رہے تھے بولے: ہم سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جنہوں نے ایک بادیہ میں کھایا پھر اسے چاٹ لیا (صاف کرلیا) تو وہ بادیہ ان کے حق میں دعائے مغفرت مانگتا ہے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل' بتحدیث ابوالیمان نبال بحدیث اپنی دادی کے: نبیشہ ہمارے پاس آئے (آگے عفان والی حدیث کی طرح حدیث ہے) محمد بن سعد: میرے خیال میں ابوالیمان معلّیٰ بن راشد ہذلی ہیں۔

طلحہ بن عبداللہ نضری، لیثی، کنانی رضی اللہ عنہ:

بعض آپ کو طلحہ بن عمرو بھی کہتے ہیں' آپ اصحابِ صفہ میں سے ہیں۔

ابو محمد مسلمہ بن علقمہ مازنی داؤد بن ابی ہند سے اور وہ ابوالحرب بن ابوالاسود سے بیان کرتے ہیں کہ ان سے طلحہ لیثی صحابی نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ گیا وہاں میرے ٹھہرنے کا کوئی انتظام نہ تھا آخر کار میں مسجد کے چبوترے پر ٹھہرا۔

عداء بن خالد بن ہوذہ بن خالد رضی اللہ عنہ:

ابن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ' آپ وفد میں شامل ہو کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے آپ نے ان کو بنو عمرو بن عامر والے چشمے دے دیئے۔

ابن سعد: باخبار ابوسلمہ' منہال بن بحر قشیری' بتحدیث عبدالمجید بن ابی یزید: یزید بن مہلب کے زمانہ میں میں اور حجر بن ابی نصر مکہ معظمہ گئے ہم رجیح نامی چشمہ کے پاس سے گزرے لوگوں نے ہم سے کہا یہاں ایک صاحب ہیں جو رحمت عالم ﷺ کو دیکھے ہوئے ہیں چنانچہ ہم ان کی ملاقات کے شوق میں ان کے پاس پہنچے آپ ایک بہت ہی بوڑھے بزرگ تھے ہم نے پوچھا: کیا آپ نے رحمتِ عالم ﷺ کو دیکھا ہے؟ فرمایا: جی ہاں' آپ ہی نے مجھے یہ چشمہ دیا اور اس کی دستاویز لکھ کر دی پھر آپ نے ہمارے سامنے چمڑے کا ایک قطعہ نکالا جس پر رحمتِ عالم ﷺ کی دی ہوئی دستاویز لکھی ہوئی تھی (فرماتے ہیں) ہم نے پوچھا: آپ کا اسم گرامی؟ فرمایا: عداء بن خالد' ہم نے پوچھا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کون سی حدیث سنی ہے؟ فرمایا: عرفہ کے دن میں آپ کی اونٹنی کے سامنے تھا اور وہ جگال رہی تھی' آپ نے فرمایا: لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ یہ کون سا مہینہ ہے؟ اور یہ کون سا شہر ہے؟ فرماتے ہیں' ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا: کیا یہ حرمت والا مہینہ' حرمت والا شہر اور حرمت والا دن نہیں؟ فرماتے ہیں' ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے' فرمایا: سن لو' تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اس دن کی حرمت کی طرح اس

مہینہ کی حرمت کی طرح اور اس شہر کی حرمت کی طرح تم پر اس دن تک حرام ہیں جب تک تم اپنے رب سے ملاقات نہ کر لو اے اللہ! میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے' اے اللہ! گواہ رہ!

ابن سعد: باخبار عثمان بن عمر' بتحدیث ابو عمرو عبدالمجید: ہم رنیخ چشمہ میں پہنچے اور اولاد عامر بن ربیعہ کے ایک شخص سے ملے جن کا نام عداء بن خالد بن ہوذہ تھا' ہم نے انہیں سلام کیا' انہوں نے ہمیں سلام کا جواب دیا اور فرمایا میں نے بھی حجۃ الوداع کے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تھا میں نے دیکھا عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں رکابوں میں پیر ڈالے ہوئے اور کھڑے ہوئے اعلان کر رہے ہیں: سن لو! تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر رب سے ملاقات کے دن تک اسی طرح حرام ہیں جس طرح یہ دن یہ مہینہ اور یہ شہر حرام ہے آپ نے تین بار فرمایا: کیا میں نے پیغام حق نہیں پہنچایا؟ لوگ بولے: جی ہاں پھر آپ نے تین بار فرمایا: اے اللہ گواہ رہ!

ابن سعد: باخبار یحییٰ بن راشد بحدیث عباد بن لیث یشکری' بحدیث عبدالمجید بن وہب بحدیث عداء بن خالد بن ہوذہ! آپ نے ایک خط نکالا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خط مجھے لکھ کر دیا تھا' اس میں یہ لکھا ہوا تھا یہ وہ سودا ہے جو عداء نے محمد رسول اللہ سے خریدا ہے' عداء نے آپ سے ایک غلام یا ایک لونڈی اس شرط پر خریدی تھی کہ اس میں نہ کوئی بیماری ہے نہ دھوکا ہے اور نہ کوئی عیب ہے جیسے ایک مسلمان' مسلمان سے معاملہ کرتا ہے۔

اولادِ مازن تمیمی کا اعشیٰ:

ابن سعد: باخبار ابراہیم بن محمد بن عرعرہ بن برند قرشی' بخبر ابو معشر براء' یوسف بن یزید بحدیث طیسلہ المازنی بحدیثِ والد وقبیلہ از اعشیٰ: میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر کہا: اے لوگوں کے مالک اور عرب کے منصف! میں نے ذرب کی بچی سے شادی کی اور میں رجب میں روزی کی تلاش میں باہر چلا گیا پھر اس نے مجھے جھگڑا اور فساد کر کے چھوڑ دیا اور عورتیں غالب آنے والے مردوں پر بری غالب آنے والیاں ہیں' فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہن شر غالب لمن غلب: بار بار پڑھتے رہے۔

ابن سعد: باخبار احمد بن محمد بن انس' باخبار ابو حفص' عمرو بن علی صیرفی بحدیث عبید بن عبدالرحمٰن بن عبید حنفی بحدیث جنید بن امین بن ذردہ بن نضلہ بن طریف بن بہصل حرمازی اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا نضلہ سے: کہ ان میں کے ایک شخص کے پاس جسے اعشیٰ کہا جاتا تھا اور اس کا نام عبداللہ بن اعور تھا اسی قبیلہ کی ایک خاتون معاذہ تھی' اعشیٰ رجب میں روزی کی تلاش میں ہجر چلے گئے' ان کے جانے کے بعد وہ خاتون ان کی نافرمانی کر کے بھاگ کر اپنے میکہ چلی گئی اس خاتون نے انہیں میں سے ایک شخص کی حمایت حاصل کر لی اس کا نام مطرف تھا مطرف نے معاذہ کو اپنی حمایت میں لے لیا جب اعشیٰ گھر پہنچے تو بیوی کو گھر میں نہیں پایا' انہیں بتایا گیا کہ معاذہ ان کے خلاف ہو گئی ہے اور ان کی حکم عدولی کر کے اس نے مطرف کی حمایت حاصل کر لی ہے' اعشیٰ مطرف کے پاس گئے اور بولے' بھتیجے! تمہارے پاس میری بیوی معاذہ ہے اسے میرے حوالہ کر دو۔ مطرف بولا: معاذہ میرے پاس نہیں اور اگر میرے پاس ہوتی بھی تو میں اسے آپ کے حوالہ نہیں کرتا (فرماتے ہیں) مطرف اعشیٰ سے زیادہ معزز تھا آخر کار اعشیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کی حمایت حاصل کی اور آپ کے سامنے یہ اشعار پڑھے:

يا سَيِّدَ النَّاسِ وَدَيَّانَ العَرَب   اليكَ اشكو ذريَّةً مِّن الذرب

''اے لوگوں کے سردار اور عرب کے منصف‘ میں ذرب کی بیٹی کی آپ کے پاس شکایت لے کر آیا ہوں۔

كالذئبةِ الغبساء في ظلِّ السَّرَبْ   خَرجتُ ابغيها الطَّعامَ فِي رَجَبْ

جو بل کی پھوار میں بھوری بھڑن کی طرح ہے‘ میں رجب میں اس کے لیے روزی کی تلاش میں نکلا تھا۔

فَخَلَّفَتنى بنزاعٍ وَحَرَبْ   أخلَفَتِ العَهدَ وَلَطَّتِ الذَّنَبْ

لیکن وہ جھگڑا اور فساد کر کے مجھے چھوڑ گئی‘ اور اس نے وعدہ خلافی کی اور دم موڑ لی۔

تودّ انّى بَيْنَ غَيْضٍ مُؤتَشَبْ   وَهُنَّ شَرّ غَالِبٍ لِمَنْ غَلَبْ

وہ چاہتی ہے کہ میں ایک گھنے بن میں پھنس جاتا‘ اور عورتیں غالب لوگوں پر بری غالب آنے والیاں ہیں''۔

نبی ﷺ نے فرمایا: اور وہ بری غالب آنے والیاں ہیں‘ اعشیٰ نے آپ سے اپنی بیوی کی شکایت کی اور اس نے جو کچھ ان کے ساتھ کیا تھا اسے تفصیل سے بتایا اور یہ بھی بتایا کہ اب وہ مطرف بن بہصل کے پاس ہے۔ نبی ﷺ نے مطرف کو خط لکھا کہ ان کی بیوی معاذہ کو ان کے حوالہ کر دو جب یہ خط مطرف کو پڑھ کر سنایا گیا تو انہوں نے معاذہ سے کہا: تمہارے بارے میں میرے پاس نبی ﷺ کا خط آیا ہے اب میں تم کو اعشیٰ کے حوالہ کر دوں گا‘ معاذہ بولیں: اعشیٰ سے یہ پکا وعدہ کرا لینا کہ وہ مجھے میرے افعال پر سزا نہ دیں‘ چنانچہ مطرف نے اعشیٰ سے پختہ عہد لے کر معاذہ کو ان کے حوالہ کر دیا۔ اعشیٰ نے خوش ہو کر یہ شعر پڑھے:

لَعَمْرُكَ مَا حُبّى مُعَاذَةً بِالَّذِىْ   يُغَيِّرُهُ الواشى وَلَا قِدَمُ العهدِ

''عمر عطا کرنے والے کی قسم! معاذہ سے میری محبت ایسی نہیں جسے چغل خور یا طول زمانہ بدل دے۔

ولا سوء ماجاءت به اذا زالها   غُواة الرِّجالِ اذيُنا دونها بَعدِى

اور نہ محبت کو اس کا برا فعل بدلنے والا ہے جب اسے گمراہوں نے ڈگمگا دیا تھا اور میرے بعد اسے بلانے لگے تھے''۔

ابو مریم سلولی رضی اللہ عنہ:

آپ کا نام مالک بن ربیعہ ہے اور آپ ابو یزید کے والد ہیں آپ نبی ﷺ سے یہ حدیث: اے اللہ پیچھے رہنے والوں کو بخش دے‘ روایت کرتے ہیں۔

عباد بن شرحبیل یشکری رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون‘ باخبار اشعث بن سعید‘ بتحدیث ابو بشر از عباد بن شرحبیل: میں عہد رسالت میں مدینہ منورہ گیا اور ایک باغ میں گھس کر کچھ بالیں توڑ لیں باغ کے مالک نے آ کر مجھے مارا اور میرا کمبل چھین لیا‘ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا باغ کا مالک میرے پیچھے پیچھے تھا اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا‘ رسول اللہ ﷺ نے مالک سے فرمایا: یہ جاہل تھا اور بھوکا تھا نہ تو تم نے اسے اسلامی اصول بتائے اور نہ کچھ کھلایا پلایا پھر آپ کے حکم سے اس نے مجھے میرا کمبل دے دیا اور آپ نے حکم کیا کہ مجھے ساٹھ صاع یا تیس صاع کھجوریں دے دی جائیں۔

بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ:

آپ کا نام زحم بن معبد سدوسی ہے۔ ابن سعد: باخبار فضل بن دکین، بتحدیث اسود بن شیبان از خالد بن سمیر: زحم بن معبد ہجرت کر کے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ پہنچے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ بولے: زحم بن معبد، فرمایا: نہیں بلکہ تم بشیر ہو۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم وسلیمان بن حرب، بتحدیث اسود بن شیبان، بتحدیث خالد بن سمیر بحدیث بشیر بن نہیک: جاہلیت میں میرا نام زحم تھا جب میں ہجرت کر کے مدینہ منورہ آیا اور حاضر خدمت نبوی ہوا تو آپ نے میرا نام پوچھا میں نے اپنا نام زحم بتایا، فرمایا: نہیں، بلکہ تم بشیر ہو۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم، بتحدیث عبید اللہ بن ایاد سدوسی، بسماع از ابو ایاد بن لقیط سدوسی بسماع لیلیٰ زوجہ بشیر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام بشیر رکھا اس سے قبل آپ کا نام زحم تھا۔

قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار ابو الولید، ہشام طیالسی بتحدیث ابو ہاشم عمار بن عمارہ صاحب زعفران بتحدیث صالح بن عبید از قبیصہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد تم پر ایسے حاکم ہوں گے جو نماز دیر کر کے پڑھیں گے تمہاری نماز ہو جائے گی لیکن تاخیر کا وبال حکام پر پڑے گا لہٰذا ان کے پیچھے نماز پڑھتے رہو جب تک وہ تمہیں قبلہ کی طرف نماز پڑھاتے رہیں۔ ہشام: لقیط کو صحبت نبویہ کا شرف حاصل ہے اور یہ حدیث جماعت ہے۔

جاریہ بن قدامہ سعدی رضی اللہ عنہ:

ابن زہیر بن حصین بن رزاح بن اسعد بن بجیر بن ربیعہ بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم، ابن سعد: باخبار عبد اللہ بن نمیر، بتحدیث ہشام بن عروہ از عروہ از احنف بن قیس اپنے چچا زاد بھائی جاریہ سے: کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ! مجھے ایک مفید جامع اور مختصر بات بتایئے تاکہ میں اسے یاد بھی رکھ سکوں، فرمایا: غصہ نہ کر، انہوں نے بار بار یہی سوال دہرایا اور آپ نے ہر بار یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کر، فرماتے ہیں: جاریہ ان بزرگوں میں سے ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت موجود تھے، فرماتے ہیں: ہم سب سے اخیر میں آپ کے پاس پہنچے اور ہم نے آپ سے وصیت کی درخواست کی ہم سے پہلے آپ سے کسی نے یہ درخواست نہیں کی تھی۔

جاریہ کی تو اریخ ہے اور لڑائیاں ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو بصرہ پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا اس وقت بصرہ کے حاکم عبد اللہ بن عامر بن حضرمی تھے جو عبد اللہ بن عامر بن کریز کے نائب تھے، جاریہ نے ان کا محاصرہ ایک تمیمی شخص سنبیل کے گھر میں کیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنی بیعت لینے کے لیے بصرہ بھیجا۔

سعد بن اطول بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ:

ابن خالد بن واہب بن غیاث بن عبد بن شقرہ بن عدی بن عوف بن غطفان بن قیس بن جہینہ بن زید بن سود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم، بتحدیث حماد بن سلمہ، بتحدیث ابو جعفر عبدالملک از ابونصرہ از سعد بن اطول: میرے بھائی قرضدار فوت ہوئے آپ کے ترکہ میں صرف تین سو درہم تھے اور آپ کے چھوٹے چھوٹے بچے تھے میں نے ان کے بچوں پر خرچ کرنا چاہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی قرض میں محبوس ہے میں بولا: یا رسول اللہ میں نے ان کا قرض ادا کر دیا ہے البتہ دو دینار باقی ہیں جن کا ایک عورت دعویٰ کرتی ہے مگر اس کے پاس ثبوت نہیں، فرمایا: دے دو کیونکہ وہ سچی ہے۔

ابن سعد: بخبر از واصل بن عبداللہ بن بدر بن عبداللہ بن سعد بن اطول، بحدیث از واصل: عبداللہ بن سعد اپنے دوستوں سے ملاقات کے لیے تستر جاتے تھے اور دو دن (جانے کے دن اور دوسرے دن) ٹھہرا کرتے تھے اور تیسرے دن واپس ہو جایا کرتے تھے، لوگ آپ کو مزید ٹھہرانے کی آرزو کیا کرتے تھے آپ فرمانے لگے میں نے اپنے والد سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا، یا میں نے آپ سے سنا کہ آپ قیام سے منع فرمایا کرتے تھے اگر کوئی خراج والے شہروں میں تین دن ٹھہر گیا تو اس نے وہاں قیام کر لیا لہٰذا میں قیام مکروہ سمجھتا ہوں۔

بخبر از واصل بن عبداللہ بحدیث عبداللہ: جب یزید بن معاویہ فوت ہو گئے تو عبداللہ بن زیاد کو بصرہ والوں کی طرف سے اپنی جان کا خطرہ محسوس ہوا اور انہوں نے سعد بن اطول کے پاس آدمی بھیج کر درخواست کی کہ وہ انہیں اہل بصرہ سے بچائیں فرمایا: میرا خاندان بصرہ میں نہیں بلکہ شام میں ہے۔

حریث بن حسان شیبانی رضی اللہ عنہ:

آپ بکر بن وائل کی طرف سے ان کے نمائندہ بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے آپ ہی کے ہمسفر قیلہ بنت مخرمہ ہو گئی تھیں جب آپ رسول اللہ کے پاس تشریف لا رہے تھے یہ دونوں مل کر حاضر بارگاہ رسالت ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دونوں میں بیابان میں جو کچھ باتیں ہوئی تھیں وہ چھڑ گئیں وہ باتیں ہم سے عفان بن مسلم، عبداللہ بن حسان، اولاد کعب بلعنبر کے بھائی سے اور وہ اپنی دونوں دادیوں صفیہ اور دحیہ دختران علیبہ سے اور وہ قیلہ بنت مخرمہ سے نقل کرتے ہیں۔

حرملہ بن عبداللہ کعبی رضی اللہ عنہ:

آپ کعب بلعنبر کے آدمی ہیں آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے تھے اور آپ کے پاس اتنے دن رہے کہ آپ کو اچھی طرح سے پہچان گئے اور آپ سے مسائل پوچھے اور آپ سے روایتیں کیں۔

عبداللہ بن سبرہ رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم کلابی، بتحدیث معتمر بن سلیمان، بتحدیث ابن نسیب سلمی از مسلم بن عبداللہ بن سبرہ از عبداللہ بن سبرہ: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ تم کو تین چیزوں سے روکتا ہے کثرت سوالات سے، مال کو ضائع کرنے سے اور قیل قال کے پیچھے لگنے سے۔

عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل، بتحدیث حماد بن زید بتحدیث عاصم از عبداللہ بن سرجس: میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہوا آپ بیٹھے ہوئے تھے میں گھوم کر آپ کے پیچھے گیا آپ میرا مطلب سمجھ گئے اور اپنی چادر اتار دی میں نے آپ کے بائیں (یا دایاں کہا) کندھے کے پیچھے بالائی حصہ پر مہر مٹھی برابر دیکھی جسے تل گھیرے ہوئے تھے گویا وہ ایک بڑا مسہ تھا (فرماتے ہیں) پھر میں آپ کے سامنے آیا اور بولا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے' فرمایا: اور تم کو بھی' پھر آپ سے کسی نے کہا: یارسول اللہ کیا میں آپ کے لیے دعائے مغفرت کر سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں اور اللہ تعالیٰ تم کو بخشے اور آپ نے آیت: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ پڑھ کر سنائی' یعنی اے رسول آپ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور مومن مردوں اور عورتوں کے لیے بھی معافی مانگیں۔

عبداللہ بن ابی الحسماء رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار معاذ بن ہانی' بہرانی' بتحدیث ابراہیم بن طہمان' بتحدیث بدیل بن میسرہ از عبدالکریم از عبداللہ بن شقیق از شقیق از عبداللہ بن ابی الحسماء: میں نے بعثت سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک معاملہ کیا اور مجھ پر آپ کی کچھ رقم باقی رہ گئی اور میں یہ وعدہ کر کے چلا گیا کہ میں آپ سے اسی مقام پر آ کر ملتا ہوں اور رقم ادا کرتا ہوں لیکن علیحدہ ہو کر میں بھول گیا دوسرے دن بھی مجھے وعدہ یاد نہیں آیا ہاں تیسرے دن یاد آیا دوڑا ہوا گیا تو آپ کو اسی جگہ منتظر پایا' فرمایا: اے جوان! تو نے مجھے مشقت میں مبتلا کر دیا میں یہاں تیرا تین دن سے انتظار کر رہا ہوں۔

عبداللہ بن ابی الجذعاء عبدی رضی اللہ عنہ:

آپ سے عبداللہ بن شقیق عقیلی روایت کرتے ہیں۔ ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم وعمرو بن عاصم کلابی' بتحدیث حماد بن سلمہ از خالد حذاء از عبداللہ بن شقیق از ابن ابی الجذعاء: میں نے پوچھا: یارسول اللہ! آپ کب نبی بنے؟ فرمایا: جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

ابو بذیل میسرہ الفجر رضی اللہ عنہ:

ابن میسرہ عقیلی جو عبداللہ بن شقیق سے روایت کرتے ہیں۔

ابن سعد: باخبار معاذ بن ہانی بہرانی' بتحدیث ابراہیم بن طہمان' بتحدیث بدیل بن میسرہ از عبداللہ بن شقیق از میسرہ الفجر: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول آپ کب نبی بنے؟ فرمایا آدم روح وجسم کے درمیان ہی تھے کہ میں نبی بن گیا تھا۔

طلق بن خشاف قیسی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم' بتحدیث سوادہ بن ابی الاسود قیسی قطان بحدیث ابوالاسود: کچھ صحابی بیمار پرسی کے لیے طلق کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے لیے دعا مانگتے رہے اے اللہ پسند فرما پھر عزم فرما۔

ابوصفیہ رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث عبدالواحد بن زیاد' بتحدیث یونس بن عبید اپنی والدہ سے: میں نے ابوصفیہ صحابی کو دیکھا (فرماتی ہیں) آپ ہمارے ایک پڑوسی تھے آپ روزانہ صبح کو سنگریزوں اور گٹھلیوں پر تسبیح پڑھا کرتے تھے' میں نے ہمیشہ آپ کو

سنگریزے لیے ہوئے ہی دیکھا۔

ابوعسیب رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام:

(فرماتے ہیں) بعض روایتوں میں ابوعصیم آتا ہے لیکن دونوں ایک ہی شخص ہیں۔

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون' باخبار ابونصیرہ' مسلم بن ابی عبید بسماع از ابوعسیب مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس بخار اور طاعون لے کر آئے پھر میں نے بخار تو مدینہ میں روک لیا اور طاعون شام کی طرف چھوڑ دیا' لہٰذا طاعون میری اُمت کے لیے شہادت و رحمت ہے اور کافروں کے لیے عذاب ہے۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل' بتحدیث حازم بن قاسم' بسماع از ابوعسیب: جو شخص تندرست ہو اور چلنے پر قادر ہو وہ جمعہ نہ چھوڑے کیونکہ جمعہ فرض حج کی طرح فرض ہے۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل' بتحدیث حازم بن قاسم: میں نے ابوعسیب کو ایک بھدے کٹورے میں پانی پیتا ہوا دیکھا یہ کٹورہ چھیل کر عمدہ بنا ہوا نہیں تھا ہم نے کہا: کاش آپ ہمارے ان لطیف و عمدہ کٹوروں کو استعمال کریں' فرمایا: مجھے اس میں کھانے پینے سے کون سی چیز مانع ہے میں نے تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیتا ہوا دیکھا ہے۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل' باخبار حازم بن قاسم: میں نے ابوعسیب' خادم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سر' داڑھی اور مونچھوں پر زرد خضاب کر لیتے تھے (فرماتے ہیں) اور میں نے ابوعسیب سے سنا فرماتے تھے: جو تندرست ہو اور چلنے پر قادر ہو وہ جمعہ نہ چھوڑے کیونکہ جمعہ حج کی طرح فرض ہے (فرماتے ہیں) ہم ابوعسیب کی مونچھوں کو کناروں سے کاٹ دیا کرتے تھے اور ناخنوں کو بھی۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل' بتحدیث مسلمہ بنت زبان قریعیہ' بسماع از میمونہ بنت عسیب: تین روزے ملا کر لگاتار رکھ لیتے تھے اور چاشت کی نماز کھڑے ہو کر پڑھا کرتے تھے پھر جب کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رہی تو بیٹھ کر پڑھنے لگے۔ ابوعسیب ایام بیض کے روزے بھی رکھا کرتے تھے آپ کی چارپائی میں ایک گھنٹی تھی اگر آواز سے عاجز آتے تو اس کے ذریعہ مجھے بلا لیا کرتے تھے جب آپ اسے ہلاتے تو میں آ جاتی تھی۔

نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین' بتحدیث عصام بن قدامہ' بحدیث مالک بن نمیر جو بصرہ کے باشندے تھے: نمیر نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ کو نماز میں (تشہد میں) دیکھا کہ سیدھا ہاتھ سیدھی ران پر رکھے ہوئے ہیں اور شہادت کی انگلی ذرا خم کر کے اٹھائے ہوئے دعا پڑھ رہے ہیں۔

قتادہ بن اعور ساعدہ رضی اللہ عنہ:

ابن عوف بن کعب بن عبد شمس (اصل میں عبد شمس' عبشمس ہیں' عبد شمس قریش ہی میں ہیں) بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم' آپ نے وفد کے آنے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض اٹھایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو شبکہ مقام میں جو ایک پٹ پڑ میدان میں

قنعہ اور عرمہ کے درمیان ہے' خط لکھا آپ جون کے والد ہیں۔

قتادہ بن اوفی بن موالہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ:

ابن ملادس بن عبشمس بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم' آپ رحمتِ عالم ﷺ کی صحبت پائے ہوئے ہیں آپ ایاس کے والد ہیں اور ایاس کی والدہ فارعہ بنت حمیری بن عبادہ بن نزال بن مرہ ہیں۔

قیس بن حارث بن یزید بن شبل رضی اللہ عنہ:

ابن حیان' اولادِ تمیم سے منقع کے چچازاد بھائی ہیں نبی ﷺ کے پاس آنے والے تمیمی وفد میں آپ بھی شامل تھے پھر آپ بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے۔

منقع بن حصین بن یزید بن شبل رضی اللہ عنہ:

ابن حیان بن حارث بن عمرو بن کعب بن عبدشمس بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم' آپ جنگ قادسیہ میں شریک تھے پھر بصرہ آ گئے اور وہاں مکان کے لیے جگہ گھیر لی آپ کے پاس ایک گھوڑا تھا جس کا نام جناح تھا آپ نے اسی پر سوار ہو کر جنگ قادسیہ لڑی اور یہ اشعار پڑھے:

لمّا رأیتُ الخیلَ زَیّلَ بَینَھَا طِعانٌ و نُشَّابٌ صَبَرْتُ جَناحا

''جب میں نے دیکھا کہ شہسواروں کے درمیان نیزوں اور تیروں نے تفرقہ ڈال دیا ہے تو میں اپنے گھوڑے جناح پر صبر سے جما رہا''۔

فطاعَنتُ حتیٰ انزَلَ اللّٰہُ نَصرَہُ وَوَدّ جَناحٌ لَوْ قضٰی فاراحا

اور دشمنوں کے نیزے گھونپنے لگا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد اتار دی اور جناح کی تمنا تھی کہ وہ مر کر راحت پا جاتا۔

کأنّ سیوفَ الھِندِ فَوْقَ جَبِینِہٖ مُخاریقُ بَرْقٍ فِی تِھَامَۃَ لاحا

گویا اس کی پیشانی پر ہندی تلواریں تہامہ میں چمکنے والی بجلی کے کوڑے ہیں''۔

منقع رحمتِ عالم ﷺ سے ایک حدیث کے راوی ہیں۔

ابن سعد: باخبار ابوغسان نہدی' مالک بن اسمٰعیل' بتحدیث سیف بن ہارون برجمی باخبار عصمہ بن بشیر برجمی بخبر مزرع (بقول سیف آپ جنگ قادسیہ میں شریک تھے) از منقع: میں نبی ﷺ کے پاس اپنے اونٹوں کا صدقہ لے کر آیا: میں بولا یہ ہمارے اونٹوں کا صدقہ ہے آخر کار آپ کے حکم سے اونٹوں پر قبضہ کر لیا گیا' میں بولا یا رسول اللہ! ان میں دو اونٹنیاں آپ کے لیے بطور ہدیہ کے ہیں اور میں نے ہدیہ والی اونٹنیاں صدقہ کے جانوروں سے علیحدہ کر دیں' پھر میں آپ کے ہاں کچھ دنوں تک ٹھہرا رہا' لوگوں میں چرچا تھا کہ رسول اللہ ﷺ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو رقیق مضر یا مضر کی طرف بھیجنے والے ہیں اور ان سے صدقہ وصول کرنے والے ہیں میں نے سوچا ہمارے پاس اور ہمارے گھر والوں کے پاس جو کچھ مال ہے ان کے پاس پہنچنے سے پہلے اس کا صدقہ یہیں ادا کر دوں یہ سوچ کر میں نبی ﷺ کے پاس آیا آپ اونٹنی پر سوار تھے اور آپ کے ساتھ اسود تھے جن کا سر آپ کے سر کے محاذ میں تھا

میں نے ان سے زیادہ کسی کو لمبا تڑنگا نہیں دیکھا جب میں قریب آیا تو گویا وہ میری طرف جھکے لیکن ان کو نبی ﷺ نے روک دیا میں بولا یارسول اللہ! لوگ میرے بارے میں ایسا ایسا ذکر کررہے ہیں اس پر آپ نے اپنے ہاتھ اس قدر بلند اٹھائے کہ مجھے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ گئی اور فرمایا اے اللہ! میں لوگوں کے لیے اپنے اوپر جھوٹ بولنا حلال نہیں کرتا۔

منقع: لہٰذا میں نبی ﷺ سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جو کتاب وسنت میں موجود ہوتی ہے‘ جب زندگی میں آپ پر جھوٹ نہیں بولا جاتا تو وفات کے بعد بدرجہ اولیٰ جھوٹ بولنا حرام ہے۔

ابوغسان: منقع اولاد تمیم کے ایک آدمی ہیں آپ کو بنوتمیم کے ایک شخص کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

حارث بن عمرو سہمی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم وابوالولید ہشام طیالسی‘ بتحدیث یحییٰ بن زرارہ بن سہم بن حارث بصری (آپ طف میں ٹھہرا کرتے تھے) بحدیث زرارہ بن سہم از حارث بن عمرو! میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی آپ اپنی اونٹنی عضباء پر سوار تھے میں بولا: یارسول اللہ میرے والدین آپ پر قربان ہوں‘ میرے لیے دعائے مغفرت فرمائیے‘ فرمایا: اللہ تمہیں بخش دے‘ ایک شخص بولا: یارسول اللہ! فرع اور عتیرہ کے بارے میں کیا حکم ہے‘ فرمایا اختیار ہے‘ فرمایا جو چاہے جانور کا پہلا بچہ اللہ کی راہ میں قربان کردے اسی طرح رجب میں جو چاہے جانور اللہ کے نام پر ذبح کر کے کھلا دے اور اگر نہ چاہے تو نہ کرے اور بھیڑوں میں قربانیاں ہیں‘ پھر فرمایا: سن لو تمہارے خون اور مال آپس میں تمہارے اس شہر کی طرح اور اس دن کی حرمت کی طرح حرام ہیں۔

ابوالولید: یحییٰ بن زرارہ بصری تھے اور طف میں مقیم تھے۔

عبدالرحمٰن بن حنبش رضی اللہ عنہ:

آپ سے ابوعمران جونی نبی ﷺ کی وہ حدیث بیان کرتے ہیں جس میں شیطان کے شعلہ کا ذکر ہے۔

سہل بن صخر بن واقد بن عصمہ بن ابی عوف رضی اللہ عنہ:

ابن عبدمناۃ بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبدمناۃ بن کنانہ۔

ابن سعد: باخبار عبداللہ بن محمد بن ابوالاسود‘ بتحدیث یوسف بن خالد سمتی از خالد سمتی: مجھ سے میرے مولیٰ سہل بن صخر نے کہا (آپ کے لیے صحبتِ رسول ثابت ہے) غلام خریدیا (کہا) غلام خریدو کیونکہ بہت سے غلاموں کے مقدر میں اتنا رزق ہوتا ہے جتنا سید کے مقدر میں نہیں ہوتا۔

ابوعبید رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم ومسلم بن ابراہیم‘ بتحدیث ابان بن یزید‘ بتحدیث قتادہ از شہر از ابوعبید: میں نے نبی ﷺ کے لیے ایک ہانڈی پکائی آپ نے فرمایا: مجھے ہاتھ کا پارچہ تھما دو (فرماتے ہیں) میں نے آپ کو ہاتھ کا پارچہ دے دیا فرماتے ہیں: پھر آپ نے فرمایا: مجھے ہاتھ کا پارچہ دے دو میں نے دے دیا پھر آپ نے یہی فرمایا: میں بولا یارسول اللہ! ایک بکری کے کتنے ہاتھ ہوتے ہیں؟ فرمایا اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تو خاموش رہتا تو جب تک میں مانگتا رہتا تجھے ہاتھ

دیئے جاتے رہتے۔

میمون بن سنباذ اسلع رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم، بتحدیث ربیع بن بدر اپنے والد سے کہ ہم میں سے ایک شخص نے جسے اسلع کہا جاتا تھا کہا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اور آپ کے لیے سواری کسا کرتا تھا ایک دن آپ نے مجھ سے فرمایا: اسلع اٹھ کر سواری کس۔ میں بولا اے اللہ کے نبی میں ناپاکی میں مبتلا ہوں آخر آپ کچھ دیر خاموش رہے پھر آپ پر حضرت جبریل علیہ السلام تیمم والی آیت لے کر اتر آئے فرماتے ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر تیمم کر کے دکھایا آخر کار میں نے تیمم کر کے سواری کسی اور نماز پڑھی پھر جب آپ پانی پر پہنچے تو مجھ سے فرمایا: اسلع، اٹھ کر غسل کر لے۔

زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام:

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل، بہ تحدیث حفص بن عمر، بحدیث ابو عمر بن مرہ، بسماع از بلال بن یسار بن زید بسماع از یسار بحدیث زید: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ پڑھ لے اسے بخش دیا جائے گا اگرچہ لڑائی سے بھاگ آیا ہو۔

ابوسود رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار عبد اللہ بن جعفر رقی، بتحدیث ابن مبارک از معمر از شیخ بنی تمیم از ابوسود: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے: جھوٹی قسم جس سے انسان مسلمان کا مال ہتھیالے رحم کو بانجھ بنا دیتی ہے۔

ابو حیہ تمیمی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار ابو عامر، عبد الملک بن عمرو عقدی، بتحدیث علی بن مبارک از یحییٰ بن ابی کثیر بحدیث حیہ تمیمی بخبر ابو حیہ: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ہدم ذغبن کچھ نہیں اور صحیح شگون نیک شگون ہے۔

حارث بن اُقیش رضی اللہ عنہ:

آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کرتے ہیں: من قدم ثلاثة من ولدہ (جس نے اپنے تین بچے پہلے بھیج دیئے یعنی جس نے اپنے تین نابالغ مرنے والے بچوں پر صبر کیا) حارث: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے تھے: میری امت کا ایک شخص ربیعہ اور مضر جیسوں کے لیے شفاعت کرے گا (یعنی جتنے ان دونوں قبیلوں میں لوگ ہیں اتنوں کی شفاعت کرے گا)۔

عمرو بن تغلب نمری رضی اللہ عنہ:

بقول بعض آپ عبدی ہیں۔

عبد اللہ بن اسود سدوسی رضی اللہ عنہ:

قتادہ: آپ بارگاہِ رسالت میں سدوسی وفد میں شامل ہو کر پہنچے۔

اُسیر صحابی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار یحییٰ بن حماد' بتحدیث ابوعوانہ از داؤد بن عبداللہ از حمید بن عبدالرحمٰن: جب یزید بن معاویہ خلیفہ بنائے گئے تو ہم اسیر صحابی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے فرمایا: لوگ کہتے ہیں: یزید امت محمدیہ میں اچھا آدمی نہیں' نہ سمجھدار ہی ہے اور نہ زیادہ شریف ہے میں بھی اس کا قائل ہوں لیکن اللہ کی قسم مجھے امت محمدیہ کا اتحاد اختلاف سے زیادہ محبوب ہے بتاؤ تو سہی اگر کوئی دروازہ اتنا وسیع ہو کہ اس میں تمام امت سما جائے کیا اس میں ایک شخص نہیں سما سکتا؟ ہم بولے سما جائے گا' فرمایا: بتاؤ تو سہی اگر ہر امتی یہ عہد کر لے کہ میں اپنے بھائی کا خون نہیں بہاؤں گا اور نہ اس کا مال لوں گا تو گویا یہ ممکن ہے؟ ہم بولے: جی ہاں' فرمایا: میں یہی تم سے کہتا ہوں' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: شرم سے تمہارے پاس بھلائی ہی آئے گی' حمید: میرے ساتھی نے کہا: لقمان کے قصہ میں ہے کہ بعض شرم کمزوری ہے اور بعض اللہ کے لیے وقار ہے اس پر شیخ کا ہاتھ کانپنے لگا اور بولے تم دونوں میرے گھر سے اور محلّہ سے نکل جاؤ میں تم کو اپنے پاس ٹھہرنے کی اجازت نہیں دیتا' فرماتے ہیں: میں برابر ان کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا رہا حتیٰ کہ وہ ٹھیک ہو گئے' فرماتے ہیں پھر میں اور میرا ساتھی دونوں وہاں سے چلے آئے۔

عروہ بن سمرہ عنبری رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون' باخبار عاصم بن ہلال از غاضرہ بن عروہ از عروہ: ہم نماز کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے آخر کار آپ باہر اس حال میں تشریف لائے کہ وضو سے یا غسل سے آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا پھر آپ نے نماز پڑھائی فارغ ہونے کے بعد آپ سے لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا فلاں بات میں ہم پر گناہ ہے؟ فرمایا: لوگو! اللہ کا دین جو ہمیں ملا ہے انتہائی آسان ہے آپ نے تین بار یہی فرمایا۔

ابورفاعہ عدوی رضی اللہ عنہ:

آپ کا نام تمیم ہے اور اسید کے فرزند ہیں جو اولاد عدی میں سے تھے اسید کے والد عبد مناۃ بن اذ بن طابخہ بن الیاس بن مضر ہیں۔ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہیں پھر آپ کے بعد بصرہ میں آ گئے تھے۔

ابن سعد: باخبار عبیداللہ بن محمد بن حفص قرشی تیمی بتحدیث مہدی بن میمون' بتحدیث غیلان از حمید بن ہلال از عدوی غالباً ابورفاعہ: جاہلیت میں میرے پاس جن آیا کرتے تھے لیکن اسلام لانے کے بعد ان کا آنا بند ہو گیا ایک دن میں عرفہ میں قیام کیے ہوئے تھا کہ میں نے جن کی آہٹ محسوس کی جن بولا: تمہیں خبر بھی ہے تمہارے بعد میں مسلمان ہو گیا' فرماتے ہیں: جب اس نے حاجیوں کی بلند آوازیں سنیں تو بولا: سر اچھی طرح منڈوانا کیونکہ نیکی سخت آواز پر نہیں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم و عمرو بن عاصم' بتحدیث سلیمان بن مغیرہ از حمید بن ہلال: ابورفاعہ فرمایا کرتے تھے: میں سورۂ بقرہ نہیں بھولا جب سے اسے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے اس کے ساتھ ساتھ میں نے حسب مقدور اور بھی قرآن یاد کر لیا اور کبھی تہجد سے میری کمر میں درد نہیں ہوا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث سلیمان بن مغیرہ از حمید بن ہلال: ایک شخص نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا جیسے

کسی نے مجھ سے کہا: اٹھ جا کیونکہ طاقت والا کھڑا ہے میں اٹھ کھڑا ہوا میں نے سنا تو ابورفاعہ کی آواز تھی اور آپ رات میں نماز پڑھ رہے تھے۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم' بتحدیث سلیمان بن مغیرہ' بسماع حمید بن ہلال: ابورفاعہ جب نماز و دعا سے فارغ ہو جاتے تو سب سے اخیر میں یہ دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ جب تک میرے حق میں زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب وفات بہتر ہو تو مجھے ایسی وفات دے جو طاہر و طیب ہو اور جس کی عفت' طہارت اور پاکیزگی سن کر میرے مسلمان بھائیوں کو مجھ پر رشک آئے اور مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما اور مجھے میرے نفس کی طرف سے بے خبر رکھ' فرماتے ہیں: پھر آپ ایک ایسے لشکر میں شامل ہو کر نکلے جو عبدالرحمٰن بن سمرہ کے ماتحت تھا فرماتے ہیں: پھر اس لشکر سے ایک دستہ علیحدہ ہوا جن میں اکثر اولاد حنیفہ کے مجاہد تھے' فرماتے ہیں: پھر آپ بولے: میں اس دستہ کے ساتھ جا رہا ہوں (فرماتے ہیں) یہ سن کر ابوقتادہ عدوی بولے: یہاں آپ کے بھتیجوں میں سے کوئی نہیں اور نہ آپ کے گھر میں کوئی ہے' بولے: اب تو میں پکا ارادہ کر چکا ہوں لہٰذا میں ضرور جاؤں گا چنانچہ آپ اس دستہ کے ساتھ روانہ ہو گئے اس دستہ نے دشمن کے قلعہ کا پا محل کا رات میں محاصرہ کر لیا' آپ رات بھر نماز پڑھتے رہے جب پچھلی رات ہوئی تو آپ اپنی ڈھال سے ٹیک لگا کر سو گئے صبح کو مجاہد مقابلہ کی اور قلعہ میں داخل ہونے کی تدبیریں سوچنے لگے اور آپ کو بھول گئے اور سوتا ہوا چھوڑ دیا دشمن نے آپ کو سوتا ہوا دیکھا اور ان کے تین گنوار آپ کی طرف اتر کر آئے آپ سو رہے تھے انہوں نے آپ کو آپ کی تلوار ہی سے ذبح کر دیا۔ پھر آپ کے ساتھیوں نے کہا جہاں ہم تھے وہاں ہم ابورفاعہ کو جگانا بھول ہی گئے وہ ہنوز جہاں تھے وہیں ہیں چنانچہ آپ کے ساتھی آپ کی طرف لوٹ کر گئے تو دیکھا کہ گنوار آپ کے جسم سے اسلحہ اتارنے کا ارادہ کر رہے ہیں ساتھیوں نے آپ سے گنواروں کو بھگایا اور آپ کو کھینچ لیا اور عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کہا: بنو عدی کے بھائی کو شہادت کا احساس بھی نہیں ہوا اور شہادت ہو گئی۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث سلیمان بن مغیرہ از حمید بن ہلال بقول صلہ: میں نے ابورفاعہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ایک تیز رفتار اونٹنی پر سوار ہیں اور میں ایک سست رفتار اونٹ پر ہوں اور آپ کے پیچھے پیچھے ہوں آپ اونٹنی کو میری طرف اس قدر موڑتے ہیں کہ میں کہتا ہوں اب میں آواز سن لوں گا پھر اس پر زین کس کر چل پڑتے ہیں اور میں ان کے پیچھے پیچھے ہوں (فرماتے ہیں) میں نے اس خواب کی یہ تعبیر لی کہ میں نے ابورفاعہ کی راہ اختیار کر رکھی ہے اور ان کے بعد اب میں خوب دوڑ دھوپ کر رہا ہوں۔

نافع بن حارث بن کلدہ بن عمرو رضی اللہ عنہ:

ابن علاج (عمیر) بن ابی سلمہ بن عبدالعزیٰ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف: نافع کی والدہ سمیہ ہیں جو ابوبکرہ اور زیاد کی بھی والدہ ہیں۔ نافع کا دعویٰ حارث بن کلدہ نے کیا تھا اور انہیں اپنے نسب میں ملا لیا تھا' نافع' عبداللہ کے والد ہیں عبداللہ نے سب سے پہلے بصرہ میں گھوڑا پالا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ مجھے بصرہ میں ایک قطعہ زمین دیا جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ عبداللہ کو دس جریب ایسی زمین دی جائے جس میں کسی مسلمان کا اور نہ کسی ذمی کا حق ہو حضرت ابوموسیٰ

رضی اللہ عنہ نے اس حکم کی تعمیل کی اور عبداللہ بصرہ میں مقیم ہو گئے۔ نافع رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بھی روایت کرتے ہیں۔

ابن سعد: باخبار ابوالولید خلف بن ولید ازدی' بتحدیث خلف بن خلیفہ از ابان بن بشیر از شیخ بصری بتحدیث نافع: میں تقریباً چار سو اشخاص نبی ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے ہمیں ایک ایسی جگہ ٹھہرایا جہاں پانی نہ تھا گویا اس جگہ ٹھہرنا لوگوں کو سخت معلوم ہوا لیکن لوگوں نے دیکھا کہ نبی ﷺ اتر گئے ہیں تو لوگ بھی اتر گئے اتنے میں ایک خوبصورت سینگوں والی بکری چل کر نبی ﷺ کے پاس آئی نبی ﷺ نے اس کا دودھ دوہا جس سے تمام لشکر سیراب ہو گیا اور آپ نے بھی پیا پھر فرمایا نافع اس کے مالک بن جاؤ لیکن میرے خیال میں تم اس کے مالک نہ بنو گے تو میں نے ایک لکڑی لے کر زمین میں گاڑی اور ایک تسمہ لے کر اس سے بکری خوب مضبوط باندھ دی سب لوگ سو گئے پھر جب میری آنکھ کھلی تو میں نے رسی کھلی ہوئی دیکھی اور بکری کا نام و نشان بھی نہ تھا میں حاضر بارگاہِ نبویؐ ہوا اور آپ کو بکری کے چلے جانے کی خبر دی کہ بکری تو چلی گئی' فرمایا: نافع کیا میں نے تم کو بتایا نہ تھا کہ تم اس کے مالک نہ بنو گے؟ جو اسے لایا تھا وہی اسے لے گیا۔

ابی بن مالک رضی اللہ عنہ:

آپ سے زرارہ بن اوفی حرشی روایت کرتے ہیں جو آپ کی قوم کے ہیں۔

حذیم بن حنیفہ تمیمی رضی اللہ عنہ:

آپ اولاد سعد بن زید مناۃ بن تمیم میں سے ہیں آپ صدقہ کے اونٹوں کے بارے میں نبی ﷺ سے ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔

ابن سعد: مجھے ابو مسعودٗ ہانی بن یحییٰ سے خبر دی گئی کہ ہم سے ذیال بن عبید نے بیان کیا کہ میں نے حنظلہ بن حذیم بن حنیفہ سے سنا کہ حنیفہ نے اپنے بیٹے حذیم سے کہا: اپنے تمام بیٹوں کو بلالو میں کچھ وصیت کرنا چاہتا ہوں انہوں نے سب بیٹوں کو جمع کر کے عرض کیا: ابا جان سب موجود ہیں بولے: میری پہلی وصیت یہ ہے کہ وہ سو اونٹ جن کو ہم جاہلیت میں مطیبہ کہا کرتے تھے میرے اس یتیم کے لیے جو میرے حجرے میں ہے بطور صدقہ کے ہیں اس یتیم کا نام ضریس بن قطیفہ تھا' حذیم نے اپنے والد حنیفہ سے عرض کیا: ابا جان میں آپ کے بیٹوں میں یہ چرچا سن رہا ہوں کہ وہ کہہ رہے ہیں: اب تو ہم اپنے والد کے سامنے اس کا اقرار کر لیتے ہیں اور ان کی وفات کے بعد وہ اونٹ ہم آپس میں بانٹ لیں گے اور اپنی طرح یتیم کو بھی حصہ دیں گے' فرمایا: کیا تم نے ان سے یہ بات سنی ہے؟ بولے: جی ہاں' فرمایا میرے اور تمہارے درمیان رسول اللہ ﷺ ہیں' فرماتے ہیں: پھر ہم آپ کی خدمت میں روانہ ہوئے آپ بیٹھے ہوئے تھے فرمایا: یہ آنے والے کون ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ اونٹوں والے حنیفہ ہیں جن کے جنگل میں سب سے زیادہ اونٹ ہیں۔ پوچھا: ان کے دائیں بائیں کون ہیں؟ لوگ بولے: دائیں طرف تو ان کے بڑے بیٹے حذیم ہیں اور بائیں طرف نہ معلوم کون ہیں فرماتے ہیں پھر جب یہ حضرات حاضر بارگاہِ رسالت ہوئے تو حنیفہ نے نبی ﷺ کو سلام کیا پھر حذیم نے سلام کیا فرمایا: ابو حذیم! کیسے قدم رنجہ فرمایا؟ حنیفہ حذیم کی ران پر ہاتھ مار کر بولے یہ مجھے لائے ہیں' فرمایا: کیا یہ حذیم نہیں؟ بولے کیوں نہیں' حذیم ہی ہیں' حنیفہ نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ نے بہت مال دیا ہے میرے پاس علاوہ ایک ہزار اونٹوں کے اور چالیس گھوڑوں کے

گھروں میں اور بھی مال ہے مجھے ڈر ہے کہ اللہ کے احکامات پر عمل کرنے سے پہلے مجھے موت نہ آ جائے اس لیے میں نے وصیت کرنے کا ارادہ کیا اور میں نے ان سو اونٹوں کو جن کو ہم جاہلیت میں مطیبہ کہا کرتے تھے اپنے حجرے والے یتیم کے لیے بطور صدقہ دینے کی وصیت کی' فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں غصہ کے آثار دیکھے' آپ نے اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر فرمایا: لا الٰہ الا اللہ' صدقہ پانچ ورنہ دس ورنہ پندرہ ورنہ بیس ورنہ پچیس ورنہ تیس ہے اور زیادہ سے زیادہ چالیس ہے' فرماتے ہیں: حنیفہ جلدی سے بولے یارسول اللہ! اللہ کے لیے مطیبہ میں سے چالیس اونٹ اس یتیم کو دے دیئے جائیں آپ نے چالیس کی اجازت دے دی اور پوچھا: ابو حذیم تمہارا یتیم کہاں ہے؟ بولے یہ ہے جو سو رہا ہے' یتیم بالغ شخص کے مشابہ تھا' فرمایا: یہ یتیم کا ڈنڈا تو موٹا ہے' فرماتے ہیں: پھر حنیفہ اور ان کے بیٹے اٹھ کر اپنے اونٹوں میں چلے گئے' فرماتے ہیں: جاتے جاتے حذیم بولے: یارسول اللہ! میرے بہت بیٹے ہیں داڑھی والے بھی ہیں اور امرد بھی ہیں (حنظلہ کہتے ہیں: میں سب سے چھوٹا تھا) یارسول اللہ! آپ اس (حنظلہ) کے حق میں دعائے خیر فرمائیں آپ نے فرمایا' بیٹا! میرے پاس آؤ' حنظلہ آپ کے قریب آ گئے آپ نے ان کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اللہ تم کو برکت عطا فرمائے' ذیال کہتے ہیں: پھر میں نے دیکھا کہ حنظلہ کے پاس متورم چہرے والی اور متورم باکھ والی بکری لائی جاتی تھی اور وہ اپنے ہاتھ پر تھتکار کر ہاتھ ورم پر پھیر دیا کرتے تھے اور یہ دعا پڑھ دیا کرتے تھے: **بسم اللہ علٰی اثر ید رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم اور ورم اتر جایا کرتا تھا۔

عمارہ بن احمر مازنی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: مجھے جراح بن مخلد بزاز سے خبر ملی' بتحدیث قتیلہ بنت جمیع مازنیہ بحدیث یزید بن حنیف از حنیف بسماع عمارہ بن احمر مازنی: (قتیلہ کہتی ہیں میں انہیں کی اولاد میں ہوں) میں جاہلیت میں اپنے اونٹ چرا رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسواروں نے ہم پر حملہ کر دیا میں نے جلدی سے اپنے اونٹ جمع کیے اور ایک نر اونٹ پر سوار ہوا وہ رکا اور ٹانگیں چوڑی کر کے پیشاب کرنے لگا پھر میں نے ایک اونٹنی پر سوار ہو کر نجات پائی اور مسلمان اونٹ ہانک کر لے گئے۔ پھر میں بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اسلام لے آیا مسلمانوں نے مجھے اونٹ لوٹا دیئے کیونکہ ابھی انہوں نے اونٹ بانٹے نہ تھے' جوّاب بن عمارہ کہتے ہیں: مجھے اور میرے بھائی کو وہ خوبصورت اونٹنی ملی جس پر عمارہ اس دن سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تھے۔ جراح کہتے ہیں: میں نے بعض مازنی حضرات کو یہ کہتے ہوئے سنا وہ عجلز چشمہ پر تھے جو قریتین سے پہلے ہے۔

اسمر بن مضرس رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار محمد بن بشار بصری' بحدیث عبدالحمید بن عبدالواحد' بحدیث جنوب بنت نمیلہ از سویدہ بنت جابر از عقیلہ بنت اسمر بن مضرس از اسمر: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر آپ سے بیعت کی آپ نے فرمایا: جو اس جگہ جہاں پہلے کوئی مسلمان نہیں پہنچا' پہنچ گیا وہ اسی کی ہے' یہ سن کر لوگ لمبی لمبی ڈگیں بھرتے ہوئے دوڑ پڑے۔

عمرو بن عمیر رضی اللہ عنہ:

آپ صحابی ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہیں۔ حماد بن ثابت از ابی زید مدنی از عمرو بن عمیر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تین دن تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف نہیں لائے بس نماز کے لیے آتے تھے اور نماز پڑھا کر تشریف لے جاتے تھے‘ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: یارسول اللہ! ہم آپ کو تین دن سے صرف نماز میں دیکھتے ہیں‘ فرمایا: مجھ سے میرے رب نے وعدہ فرمایا کہ میرے ستر ہزار امتی بلاحساب کے جنت میں جائیں گے‘ پوچھا گیا: وہ کون ہیں؟ فرمایا: جو دم وغیرہ نہیں کراتے نہ برے شگون لیتے ہیں اور نہ داغ لگواتے ہیں اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں‘ میں بولا: اے رب اس تعداد میں اضافہ فرما: فرمایا آپ کے لیے ستر ہزار میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار ہوں گے (یعنی چار ارب نوے کروڑ یا انچاس لاکھ بلاحساب کے جنت میں جائیں گے) میں بولا: اے رب اضافہ فرما: وہ مکمل نہیں ہوں گے‘ فرمایا: تب تو ہم انہیں دیہاتیوں سے پورا کر دیں گے۔

عکراش بن ذویب بن حرقوص رضی اللہ عنہ:

ابن جعدہ بن عمرو بن نزال بن مرہ بن عبید تمیمی‘ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور آپ سے آپ کا سماع بھی ثابت ہے۔

ابن سعد: مجھے عباس بن ولید نرسی سے خبر ملی‘ بتحدیث علاء بن فضل بن عبدالملک بن ابی سویہ از عبیداللہ بن عکراش بن ذویب: مجھے مرہ بن عبید نے اپنے مالوں کا صدقہ دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو آپ تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس مہاجرین وانصار جمع تھے میں نے آپ کے سامنے اونٹ پیش کیے گویا اونٹ ارطی کی خبریں ہیں‘ پوچھا: کون ہو‘ میں بولا عکراش بن ذویب‘ فرمایا اپنا نسب بیان کرو‘ میں بولا: بن حرقوص بن جعدہ بن عمرو بن نزال بن مرہ بن عبید کے ہیں‘ آپ نے مسکرا کر دوبار فرمایا یہ میری قوم کے صدقے ہیں پھر آپ نے حکم فرمایا کہ ان پر صدقے کے داغ دیئے جائیں اور صدقہ کے اونٹوں میں شامل کر لیے جائیں۔ پھر آپ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور پوچھا: کھانا ہو تو لاؤ اتنے میں ہمارے سامنے ایک لگن ثرید وذر سے بھرا ہوا لایا گیا ہم اس میں سے کھانے لگے اور میں لگن کے چاروں طرف ہاتھ ڈال کر کھانے لگا آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑ کر فرمایا: عکراش! ایک ہی جگہ سے کھاؤ کیونکہ کھانا ایک ہی قسم کا ہے پھر ہمارے سامنے تازی یا باسی کھجوروں کا طباق لایا گیا (عبیداللہ کا شک ہے) میں اپنے سامنے سے کھانے لگا اور آپؐ طباق میں سے جہاں سے چاہتے کھجور اٹھا کر کھاتے رہے اور فرمایا عکراش! اس میں سے جہاں سے چاہو اٹھا کر کھاؤ کیونکہ اس میں کئی طرح کی کھجوریں ہیں پھر ہمارے پاس پانی لایا گیا آپ نے اپنا ہاتھ دھویا اور اسے اپنے ہاتھ‘ چہرے‘ سر اور بازوؤں سے پونچھ لیا اور فرمایا عکراش آگ سے پکی ہوئی چیزوں کے کھانے کے بعد یہی وضو ہے۔

برز (ابورجاء عطاردی کے والد):

ابورجاء کا نام عطارد بن برز ہے۔

ابن سعد: مجھے سہل بن بکار سے خبر ملی‘ بتحدیث ابوالخلیل عبدالسلام: ہم ابورجاء عطاردی کے پاس گئے‘ فرمایا: میں دیہاتی تھا اور بالغ تھا‘ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سنا تو ہم آپ سے اپنے گھر چھوڑ کر بھاگ گئے پھر جب ہم مطمئن ہو گئے اور ہمیں خبر ملی کہ آپ سچے ہیں تو ہم اپنے گھروں میں واپس آ گئے اور میرے والد قبیلہ کے چند آدمی لے کر حاضر بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور

آپ سے حدیثیں سنیں پھر گھر آ کر کہا: کوئی حرج نہیں آپ تو تم کو اللہ ہی کی دعوت دیتے ہیں چنانچہ ہم مسلمان ہو گئے۔

قطبہ بن قتادہ سدوسی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: مجھے خلیفہ بن خیاط سے خبر ملی' بتحدیث عون بن کہمس' بتحدیث عمران بن حدیر از مقاتل (جو ہمارے ہی آدمی ہیں) کہ قطبہ نے کہا: میں بولا یا رسول اللہ ہاتھ پھیلایئے تا کہ میں اپنی طرف سے اور اپنے بیٹے حرملہ کی طرف سے بیعت کرلوں اگر میں اللہ پر جھوٹ بولتا تو آپ کو دھوکہ دے دیتا۔

قطبہ: ہم پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے معہ اپنے سواروں کے حملہ کیا' ہم نے کہا ہم مسلمان ہیں تو انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا پھر ہم نے آپ کے ساتھ ابلہ پر دھاوا بولا اور خوب تیر برسائے اور اپنے ہاتھ بھر لیے حتیٰ کہ ان کے کتے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتے تھے۔

حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: بخبر از خلیفہ بن خیاط' بتحدیث عون بن کہمس' بتحدیث عطیہ بن وعاء از حکم بن حارث سلمی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے (کسی کی) بالشت بھر زمین لی قیامت کے دن اسے معہ ساتوں زمینوں کے لادے ہوئے آئے گا' حکم بن حارث: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر سات لڑائیاں لڑیں پچھلی لڑائی حنین میں لڑی' میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقدمۃ الجیش میں چل رہا تھا کہ اچانک میری اونٹنی بیٹھ گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے جب کہ میں اسے اٹھانے کے لیے مار رہا تھا فرمایا: ہائیں اور آپ نے اسے ڈانٹا وہ فوراً کھڑی ہو گئی۔

عباس سلمی رضی اللہ عنہ (یہ ابن مرداس نہیں ہیں):

ابن سعد: بخبر از ابوالازہر محمد بن جمیل بحدیث نائل بن مطرف بن عباس سلمی (جو اولاد سلیم میں سے ہیں پھر اولاد رعل میں سے) از مطرف از عباس: میں حاضر بارگاہِ رسالت ہوا اور آپ سے دثینہ میں ایک پانی والے کنویں کو حاصل کرنے کی درخواست کی آپ نے مجھے کنواں اس شرط پر دے دیا کہ مسافروں سے بچا ہوا پانی تمہارا ہے۔ ابوالازہر: یہ نائل دثینہ میں مقیم تھے اور وہاں کے امیر تھے آپ نے مجھے ایک ڈبہ نکال کر دکھایا جس میں سرخ چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا اور اس میں کنویں کے بارے میں دستاویز تھے۔

فاکہ بن سعد، بشیر بن زید ضبعی رضی اللہ عنہما:

ابن سعد: بخبر از خلیفہ بن خیاط' بتحدیث محمد بن سواء' بتحدیث اشہب ضبعی از بشیر (آپ نے عہد جاہلیت پایا تھا) جنگ ذوالقار کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج عربوں نے عجم کے ملک کو کم کر دیا۔

علقمہ بن حویرث غفاری رضی اللہ عنہ:

آپ صحابی ہیں۔

ابن سعد: بخبر از خلیفہ بن خیاط' بتحدیث فضیل بن سلیمان' بتحدیث محمد بن مطرف اپنی دادی سے اور وہ علقمہ صحابی سے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے۔

عبداللہ بن معرض باہلی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: بخبر از خلیفہ بن خیاط، بحدیث محمد بن سعید باہلی، بحدیث فضل بن ثمامہ، بحدیث ابوایمن عبداللہ بن حمزہ باہلی از حمزہ از عبداللہ بن معرض: میں وفد میں شامل ہو کر حاضر بارگاہِ رسالت ہوا آپ نے اونٹوں میں زکوٰۃ مقرر فرمائی اور زکوٰۃ میں اونٹنی لی جائے خواہ اونٹ بہت ہوں یا تھوڑے (پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں)۔

عبدالرحمٰن بن خباب سلمی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: بخبر از خلیفہ بن خیاط بتحدیث ابوداؤد، بتحدیث سکین بن مغیرہ بحدیث ولید بن ابی ہشام از ابوطلحہ، فرقد، از عبدالرحمٰن بن خباب سلمی: میں حاضر دربار نبویؐ ہوا تو آپ لوگوں کو غزوۂ تبوک کے لیے اُبھار رہے تھے عثمان بولے: اے اللہ کے نبی! میری طرف سے سو اونٹ مع ان کی جھولوں اور کجاووں کے اللہ کی راہ میں قبول فرما لیجیے پھر آپ نے جہاد کا جوش دلایا، اب کے عثمان رضی اللہ عنہ نے دوسو اونٹوں کی پیشکش کی، پھر آپ نے شوق دلایا اس دفعہ عثمان رضی اللہ عنہ نے تین سو اونٹوں کی پیشکش کی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ منبر سے اترتے ہوئے فرما رہے تھے اس کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ جو عمل بھی کریں ان پر کوئی گناہ نہیں (یہ کلمہ دوبارہ فرمایا)۔

ابونصر، عاصم بن عاصم لیثی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: بخبر از ابومالک کثیر بن یحییٰ بصری بتحدیث غسان بن مضر بتحدیث سعید بن یزید از نصر بن عاصم لیثی از عاصم: میں مسجد نبوی میں گیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم کہہ رہے تھے: ہم اللہ کے غضب سے اور اس کے رسول کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں، میں بولا: کیا بات ہے؟ لوگ بولے معاویہ اور ان کے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر چھوڑ کر مسجد سے نکل گئے آپ نے انہیں کے سلسلہ میں ایک بات فرمائی تھی۔

اصرم رضی اللہ عنہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام زرعہ تجویز فرمایا تھا، آپ اولاد شقرہ میں سے ہیں۔

ابن سعد: بخبر از بشر بن مفضل، باخبار بشیر بن میمون اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے: بنوشقرہ کا ایک شخص اصرم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے والی جماعت میں تھا آپ کے پاس ایک حبشی غلام لایا جس کو اس نے حبشہ کے شہروں سے خریدا تھا اور بولا یارسول اللہ! میں نے یہ غلام خریدا ہے، میری تمنا ہے کہ آپ اس کا نام تجویز فرما دیں اور اس کے حق میں برکت کی دعا فرما دیں آپ نے مجھ سے پوچھا تیرا کیا نام ہے، کہا: اصرم، فرمایا: نہیں، بلکہ زرعہ ہے فرمایا: اسے کس لیے خریدا ہے؟ اصرم بولے: جانور چرانے کے لیے، فرمایا اچھا تو اس کا نام عاصم ہے اور آپ نے اپنا ہاتھ سکیڑ لیا۔

جرموز ہجیمی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: بخبر از ابی عامر عقدی، بتحدیث عبیداللہ بن ہوذہ قریعی بحدیث شخصے بلہجیم از جرموز ہجیمی: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر پوچھا، آپ مجھے کس چیز سے منع فرماتے ہیں؟ فرمایا: میں تمہیں لعن طعن کرنے والا بننے سے منع کرتا ہوں پھر جرموز نے مرتے

دم تک کسی چیز کو برا نہیں کہا۔

سوید بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: بقول روح بن عبادہ از ابونعامہ عدوی از مسلم بن بدیل از ایاس بن زہیر از سوید بن ہبیرہ: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے: انسان کا بہترین مال فرماں بردار جوان گھوڑا ہے اور وہ شاہراہ عام ہے جس پر پیوندی کھجور کے درخت ہوں۔

فضالہ لیثی رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار ہشیم از داؤد بن ابی ہند از ابوالحرب بن ابوالاسود از فضالہ لیثی: میں نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر آپ کو سلام کیا' آپ نے مجھے تعلیم دی حتیٰ کہ وقت پر پنجگانہ نماز کی بھی تعلیم دی میں بولا: ان اوقات میں تو میں مصروف ہوتا ہوں آپ مجھے جامع باتیں بتایئے' فرمایا: دوعصروں میں مصروف نہ ہونا' میں بولا: دوعصر کیا ہیں؟ فرمایا صبح کی نماز اور عصر (شام) کی نماز۔

سلیمان بن عامر ضبی' ابوعزہ ہذلی رضی اللہ عنہما:

آپ کا نام یسار بن عبید ہے۔

ابومسلم اُھبان بن صیفی غفاری رضی اللہ عنہ:

آپ نے وصیت فرمائی کہ مجھے دو کپڑوں میں کفنایا جائے لیکن تین کپڑوں میں کفنائے گئے دوسرے دن تیسرا کپڑا کھونٹی پر لٹکا ہوا پایا گیا۔

مضرس بن اسمر' زہیر بن عمرو رضی اللہ عنہما:

آپ کا گھر بنوکلاب میں تھا مگر آپ اس قبیلہ کے نہ تھے۔

سلمہ بن محبق' خداش رضی اللہ عنہما:

ابن سعد: باخبار عثمان بن عمر' باخبار ایوب بن ثابت بخبر بحریہ: میرے چچا جان خداش نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک پیالہ مانگ لیا جس میں آپ کھانا تناول فرمایا کرتے تھے' یہ پیالہ ہمارے پاس تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے' وہ پیالہ لے آؤ تاکہ ہم اسے آب زمزم سے بھرلیں۔ ہم وہ پیالہ آپ کو دے دیا کرتے تھے اور آپ اس میں آب زمزم بھر کر پیا بھی کرتے تھے اور اپنے سر اور منہ پر ڈالا بھی کرتے تھے پھر ایک چور نے ہمارے گھر میں چوری کی اور دیگر سامان کے ساتھ وہ پیالہ بھی چرا لیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چوری کیے جانے کے بعد ہمارے پاس آ کر ہم سے وہ پیالہ مانگا ہم نے کہا: امیرالمومنین وہ تو ہمارے گھر کے دیگر سامان کے ساتھ چرالیا گیا' فرمایا اللہ اس کے باپ سے سمجھے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ بھی چرالیا' فرماتے ہیں: اللہ کی قسم آپ نے نہ چور کو برا بھلا کہا اور نہ اس پر طعن و تشنیع کی۔

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ:

ابن سعد: باخبار اسماعیل بن ابراہیم اسدی از عثمان بتی از عبدالحمید بن سلمہ از سلمہ از ابوسلمہ: میرے والدین میرے بارے میں جھگڑے اور فیصلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے ان میں سے ایک مسلمان تھا اور ایک کافر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اختیار دے دیا۔ میں کافر کی طرف متوجہ ہوا آپ نے دعا مانگی یا اللہ اسے ہدایت فرما پھر میں مسلمان کے پاس چلا گیا آپ نے اسی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔

عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی کے چچا:

ابن سعد: باخبار عبدالوہاب بن عطاء از سعید از قتادہ از عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی اپنے چچا سے: ہم عاشوراء (محرم کی دسویں تاریخ) کے دن صبح صبح حاضر دربار رسالت ہوئے اور ہم نے ناشتہ کیا یا ہمیں ناشتہ ملا آپ نے پوچھا: کیا آج تم نے روزہ رکھا ہے؟ ہم نے کہا: ہم نے تو ناشتہ کر لیا فرمایا: اچھا باقی دن میں روزہ رکھ لو۔

قیس بن اسلع انصاری رضی اللہ عنہ:

آپ سے نافع، حمنہ کے آزاد کردہ غلام روایت کرتے ہیں کہ میرے چچاؤں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں اسراف پسند ہوں۔

حابس تمیمی رضی اللہ عنہ:

آپ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

ابو بہیشہ رضی اللہ عنہ:

آپ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں۔

عبادہ بن قرص عبسی رضی اللہ عنہ:

آپ کو لیثی بھی کہا جاتا ہے اور ابن قرط بھی۔

ابن سعد: باخبار اسماعیل بن ابراہیم از ایوب از حمید بن ہلال: عبادہ بن قرط کہتے ہیں: تم ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری نگاہوں میں بالوں سے بھی زیادہ باریک ہیں لیکن عہد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ہم انہیں ہلاک کرنے والے گناہوں میں گنا کرتے تھے' فرماتے ہیں: میں نے محمد سے اس کا ذکر کیا' فرمایا: انہوں نے سچ فرمایا اور میرے خیال میں تہبند گھسیٹ کر چلنا بھی انہیں میں سے ہے۔

بومجیبہ باہلیہ رضی اللہ عنہ یا ان کے چچا:

آپ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

ابن سعد: باخبار عبدالوہاب بن عطاء عجلی از سعید جریری از ابوالسلیل از مجیبہ باہلیہ اپنے والد سے یا چچا سے: میں اپنے کسی کام سے حاضر دربار رسالت ہوا' پوچھا: کون ہو؟ میں بولا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے' میں ایک باہلی ہوں اور گزشتہ

سال بھی حاضر خدمت اقدس ہوا تھا فرمایا اس سال تو تمہارا رنگ وروپ اور جسم اچھا تھا لیکن آج میں تم کو نحیف ولاغر دیکھ رہا ہوں‘ میں بولا: یارسول اللہ! آپ سے جدا ہو کر میں نے صرف ایک دن کا روزہ چھوڑا ہے‘ فرمایا: تم کو کس نے حکم دیا کہ اپنے نفس کو دکھ پہنچاؤ ماہ صبر (رمضان) کے روزے رکھو میں بولا: یارسول اللہ! میں اپنے کو قوی پاتا ہوں‘ اضافہ فرمائیے‘ فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو پھر ہر ماہ میں دو دن کے بھی‘ پھر میں نے وہی سوال دہرایا‘ فرمایا: ماہ صبر اور دو دنوں سے آگے نہ بڑھو گے‘ میں نے پھر وہی سوال دہرایا‘ فرمایا: ماہ صبر کے اور ہر ماہ تین دن کے روزے رکھ لیا کرو اور جرم (گناہ کے کفارے) کے اور باقی ایام کے چھوڑ دو اور آپ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا۔

محمد بن سعد: ہم اپنی کتاب میں یہ حدیث (از موسیٰ بن اسماعیل از حماد بن زید از مسلم از معاویہ بن قرہ از کہمس ہلالی) لکھ چکے ہیں اور اس حدیث کے ہم مثل مجیبہ باہلیہ اپنے والد یا اپنے چچا سے بھی لاتی ہیں۔

ابوالسوار عدوی رضی اللہ عنہ کے ماموں:

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل‘ بتحدیث معتمر بن سلیمان از سلیمان‘ بتحدیث سمیط از ابوالسوار عدوی اپنے ماموں سے: میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ لوگ آپ کے پیچھے چل رہے ہیں‘ فرماتے ہیں‘ میں بھی ان کی دیکھا دیکھی آپ کے پیچھے لگا پھر اچانک لوگ دوڑتے ہوئے میرے پاس آئے اور قوم نے مجھ پر ترس کھایا پھر میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے میرے کھجور کی یا کسی درخت کی ایک ٹہنی یا مسواک یا کوئی اور چیز ماری جس سے مجھے تکلیف نہیں ہوئی پھر میں نے ایک رات گزاری اور میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی مسئلہ ہی کے بارے میں مارا ہے جس کی آپ کو اللہ نے تعلیم دی ہوگی میرے دل میں یہی خیال تھا کہ صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا‘ فرماتے ہیں: پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبرئیل علیہ السلام اتر آئے۔ اور فرمایا آپ راعی ہیں اپنی رعایا کے سینگ نہ توڑیں اور آپ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں تم کو گناہ کے یا اختلاف کے سلسلہ میں نہیں ماروں گا۔ جب ہم نے صبح کی نماز پڑھ لی (یا یہ کہا) جب صبح ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ میرے پیچھے پیچھے چلتے ہیں حالانکہ مجھے یہ چیز اچھی نہیں معلوم ہوتی یا اللہ جسے میں نے مارا ہو یا کچھ کہا ہو تو اسے اس کے لیے کفارہ اور اجر بنا دے (یا یہ فرمایا) اسے رحمت ومغفرت بنا دے یا اس قسم کا کوئی کلمہ فرمایا۔

حسناء بنت معاویہ صریمیہ کے چچا:

ابن سعد: باخبار اسحٰق بن یوسف ازرق وہوذہ بن خلیفہ‘ بتحدیث عوف از حسناء بنت معاویہ صریمیہ اپنے چچا جان سے: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: جنت میں کون جائیں گے؟ فرمایا: نبی جنت میں ہیں‘ شہید جنت میں ہیں اور زندہ درگور کی ہوئی بچیاں جنت میں ہیں۔

ابوحرہ رقاشی کے چچا:

آپ فرماتے ہیں: میں وسط ایام تشریق میں آپ کی اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوئے تھا جب آپ لوگوں سے رخصت ہوئے ہیں پھر آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دن کے خطبہ کا ذکر فرمایا۔

ابو العشراء دارمی کے والد:

آپ کا نام مالک بن قہطم ہے اور ابو العشراء کا نام اسامہ بن مالک ہے۔

اشج عبدالقیس رضی اللہ عنہ:

آپ کے نام میں اختلاف ہے بقول محمد بن عمر از قدامہ بن موسیٰ از عبدالعزیز بن رمانہ از عروہ بن زبیر و محمد بن عمر از عبدالحمید بن جعفر اپنے والد وغیرہ سے) عبداللہ بن عوف اشج ہے' اسماعیل بن ابراہیم اسدی از یونس از عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ: مجھ سے اولاد عصر کے اشج نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں دو ایسی عادتیں ہیں جو اللہ کو اور اس کے رسول کو پیاری ہیں میں بولا: کون سی دو عادتیں؟ فرمایا حلم و حیا۔ میں بولا: کیا مجھ میں یہ دونوں عادتیں پرانی ہیں یا نئی؟ فرمایا نہیں' بلکہ پرانی ہیں میں نے کہا: الحمدللہ' اللہ نے مجھے ایسی دو عادتوں پر پیدا فرمایا جو اسے محبوب ہیں۔

ابن سعد: باخبار عبدالوہاب بن عطاء از عوف از حسن: ہمیں خبر ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائذ بن منذر اشج سے فرمایا۔

لیکن ہشام بن محمد بن سائب کلبی اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اشج عبدالقیس' منذر بن حارث بن عمرو بن زیاد بن عصر بن عوف بن عمرو بن عوف بن جذیمہ بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ ہیں۔

اور علی بن محمد بن عبداللہ بن ابی سیف' مولیٰ عبدالرحمٰن بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس قرشی کہتے ہیں ان کا نام منذر بن عائذ بن حارث بن منذر بن نعمان بن زیاد بن عصر ہے۔

محمد بن بشر بن فرافصہ عبدی کوفی کہتے ہیں: میں نے اپنے شیخ بختری سے اشج کا نام پوچھا' فرمایا ان کا نام منذر بن عائذ ہے آپ عبدالقیس والے وفد میں جو حاضر بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہوا اور بحرین سے آیا تھا' شامل تھے پھر آپ اپنی قوم کے ساتھ بحرین واپس چلے گئے تھے پھر بعد میں بصرہ آ بسے تھے۔

جارود رضی اللہ عنہ:

آپ کا نام بشر بن عمرو بن حنش بن معلّٰی ہے اور وہ حارث بن زید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدقیس ہیں آپ کی کنیت ابوالمنذر رہے اور آپ کی والدہ کا نام درمکہ بنت رویم ہے جو یزید بن رویم شیبانی کی بہن ہیں۔ جارود جاہلیت میں بھی شریف و معزز تھے اور عیسائی تھے پھر ایک وفد میں شامل ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور ان پر اسلام پیش کیا' بولے: میں ایک دین پر ہوں اور آپ کے دین پر ہوں اور آپ کے دین کی خاطر اپنا دین چھوڑنے کو تیار ہوں' کیا آپ میرے لیے دین (اسلام) کی ضمانت دیتے ہیں؟ فرمایا: میں ضمانت دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسے دین کی ہدایت عطا فرما دی جو تمہارے دین سے بہتر ہے پھر جارود مشرف بہ اسلام ہو گئے اور بہترین مسلمان ثابت ہوئے آپ کے اسلام پر کوئی نکتہ چینی نہیں کرتا تھا آپ نے اپنے وطن جانا چاہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سواریوں کی درخواست کی فرمایا: میرے پاس سواریاں نہیں بولے یا رسول اللہ میرے اور میرے وطن کے درمیان

گمشدہ اونٹ پائے جاتے ہیں کیا میں ان پر سوار ہو جاؤں؟ فرمایا وہ تو آگ میں جلانے والے ہیں ان کے قریب بھی نہ جانا۔ جارود مرتد ہو گئے تھے پھر جب معرور بن منذر بن نعمان کے ساتھ آپ کی قوم واپس ہوئی تو جارود نے کھڑے ہو کر کلمۂ شہادت پڑھا اور لوگوں کو اسلام کی ان الفاظ میں دعوت دی: لوگو! میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حق دار عبادت نہیں اور یہ بھی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور ان دونوں باتوں کے اقرار نہ کرنے والوں کو کافر کہتا ہوں اور یہ شعر پڑھا ؎

رَضینا بدینِ اللّٰہ من کُلّ حادِثٍ وَباللّٰہِ والرّحمٰنِ نرضی بہ ربّا

ہم ہر نئے دین کے بدلہ اللہ کے دین پر راضی ہیں اور اللہ کی اور رحمٰن کی قسم ہم اسے رب ماننے سے خوش ہیں اس کے بعد جارود بصرہ میں گئے جہاں آپ کے کئی بچے ہوئے جو شرفاء میں شمار کیے جاتے تھے حکم بن ابوالعاص نے جارود کو جہاد پر بھیج دیا اور آپ جنگ سہرک میں ۲۰ھ میں عقبۃ الطین پر جام شہادت نوش فرما گئے اس گھاٹی کو عقبۃ الجارود بھی کہا جاتا ہے' آپ کے صاحبزادے منذر سردار اور سخی تھے منذر کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اصطخر کا حاکم بنا دیا تھا جو بھی آپ کے پاس پہنچا اسی کے ساتھ آپ نے حسن سلوک کیا پھر آپ کو عبیداللہ بن زیاد نے سرحد ہند پر متعین فرما دیا آپ سرحد ہی پر ۶۱ھ میں یا آغاز ۶۲ھ میں ساٹھ سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔

صحار بن عباس عبدی رضی اللہ عنہ:

آپ اولاد مرہ بن ظفر بن دیل میں سے ہیں' آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور آپ بھی وفد عبدالقیس میں شامل تھے۔

ابن سعد: باخبار سعید بن سلیمان' بتحدیث ملازم بن عمرو' بتحدیث سراج بن عقبہ اپنی پھوپھی خلدہ بنت طلق سے اور وہ اپنے والد سے: ہم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ صحار بن عبدالقیس نے آ کر کہا: یارسول اللہ ہم اپنے پھلوں کے رس سے جو شراب بناتے ہیں اس میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا حتیٰ کہ صحار نے آپ سے تین بار یہی پوچھا' فرماتے ہیں: پھر آپ نے نماز پڑھائی اور نماز سے فارغ ہو کر پوچھا: نشہ آور شے کے بارے میں کون سائل تھا؟ تو مجھ سے نشہ آور کے بارے میں پوچھتا ہے؟ اسے مت پی اور نہ اسے اپنے بھائی کو پلا' اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جس نے بھی اسے نشہ کی لذت کی خاطر نہیں پی اسے قیامت کے دن شراب پلائی جائے گی۔ فرماتے ہیں: صحار' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قصاص طلب کرنے والوں میں شامل تھے۔

ابوخیرہ صباحی رضی اللہ عنہ:

آپ عبدقیس میں سے ہیں۔

ابن سعد: بخبر از خلیفہ بن خیاط' بتحدیث عون بن کہمس' بتحدیث داؤد بن مساور از مقاتل بن ہمام از ابوخیرہ صباحی: میں عبدالقیس کے اس وفد میں تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا آپ نے ہمیں پیلو کی مسواکیں عطا فرمائیں تاکہ ہم ان سے مسواک کریں ہم بولے: یارسول اللہ! ہمارے پاس شاخیں ہیں لیکن ہم نے آپ کا بزرگانہ عطیہ قبول کر لیا فرمایا: یااللہ عبدالقیس کو بخش دے کیونکہ بلا کسی جبر کے خوشی سے مسلمان ہوئے ہیں جب کہ بعض لوگ ذلت و رسوائی کے ساتھ لٹ پھٹ کر ہی ایمان لاتے ہیں۔

ابان محاربی رضی اللہ عنہ:

آپ بھی عبد قیس میں سے ہیں۔

ابن سعد: بخبر از سعید بن عامر' بتحدیث ابان از حکم بن حیان محاربی از ابان محاربی (آپ بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے والے وفد عبدالقیس میں شامل تھے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان صبح کو الحمدللّٰہ ربی لا اشرك به شیئاً و اشهد ان لا اله الا اللّٰه پڑھ لیتا ہے تو اس کے شام تک ہونے والے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو شام کو پڑھ لیتا ہے اس کے رات میں ہونے والے صبح تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

زارع بن وازع عبدی رضی اللہ عنہ:

آپ بھی وفد عبدالقیس میں شامل تھے پھر بصرہ میں بس گئے تھے۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ:

ابن جابر عبدی' آپ بھی وفد عبدالقیس میں تھے پھر بصرہ میں جا بسے تھے۔

سلمہ جرمی رضی اللہ عنہ:

آپ عمرو بن سلمہ کے والد ہیں۔

ابن سعد: باخبار یوسف بن غرق' باخبار مسعر بن حبیب جرمی از عمرو بن سلمہ از سلمہ: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا: یا رسول اللہ! ہمیں کون نماز پڑھائے یا کون ہمارے لیے نماز پڑھے؟ فرمایا تمہارے لیے یا تم کو تم میں سب سے زیادہ قرآن جاننے والا نماز پڑھائے' عمرو کہتے ہیں: پھر میرے والد قبیلہ کو ان کی مسجد میں نماز پڑھایا کرتے تھے اور وہی جنازوں کی نماز پڑھایا کرتے تھے اور کوئی ان سے جھگڑنے والا نہ تھا حتیٰ کہ فوت ہو گئے۔

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون از مسقر بن حبیب' بتحدیث عمرو بن سلمہ' میرے والد اور ان کی قوم کے چند حضرات وفد کی شکل میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے جب لوگ اسلام لا رہے تھے انہوں نے قرآن سیکھا اور اپنی ضروریات پوری کیں اور آپ سے پوچھا ہمیں کون نماز پڑھائے؟ فرمایا وہ جو سب سے زیادہ قرآن جانتا ہو چنانچہ لوگ اپنی قوم میں پہنچ گئے اور پوچھنے لگے کہ قرآن سب سے زیادہ کون جانتا ہے؟ لیکن انہوں نے کسی کو مجھ سے زیادہ قرآن جاننے والا نہیں پایا اس وقت میں بچہ تھا اور مجھ پر ایک چادر تھی لوگوں نے مجھے آگے بڑھا دیا آخر کار میں نے انہیں نماز پڑھائی پھر ہر مجمع میں میں ہی آج تک ان کا امام ہوں مسعر: عمرو جنازوں کی نماز بھی پڑھاتے تھے اور مسجدوں میں پنجگانہ نمازیں بھی حتیٰ کہ فوت ہو گئے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن زید از ایوب بتحدیث ابو یزید' عمرو بن سلمہ جرمی: ہم لوگوں کی گزرگاہ والے چشمے کے پاس تھے اور لوگوں سے اس امر (اسلام) کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لوگ بتاتے تھے کہ ایک شخص کا زعم ہے کہ میں نبی ہوں اور اللہ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اور میری طرف فلاں فلاں وحی آئی ہے چنانچہ میں جو کچھ سنتا تھا اسے یاد کر لیا کرتا تھا گویا وہ میرے سینہ میں سریش سے چپکا دیا گیا ہے حتیٰ کہ مجھے اس طرح بہت کچھ قرآن یاد ہو گیا' فرماتے ہیں: عرب نے اپنے اسلام کو فتح مکہ

پر موقوف رکھ چھوڑا تھا اور فتح مکہ کے منتظر تھے کہا کرتے تھے: ذرا ٹھہرو اگر آپ قریش پر غالب آ گئے تو سچ ہیں اور واقعی نبی ہیں' فرماتے ہیں: پھر جب ہمیں فتح مکہ کی خبر لگی تو ہر قبیلہ نے اسلام لانے میں جلدی کی فرماتے ہیں پھر میرے والد بھی اپنے آس پاس کے پڑوسیوں کو لے کر چل پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب تک اللہ کو منظور تھا ٹھہرے رہے پھر آ گئے جب قریب آئے تو ہم نے آپ کا استقبال کیا پھر جب ہم نے آپ کو دیکھا تو آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں اللہ کے برحق رسول کے پاس سے آیا ہوں فرمایا وہ فلاں باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور فلاں فلاں کاموں سے منع کرتے ہیں اور فرماتے ہیں فلاں فلاں وقت میں فلاں فلاں نماز پڑھو جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کسی کو اذان دینی چاہیے اور سب سے زیادہ قرآن جاننے والے کو امامت کرانی چاہیے کہتے ہیں ہمارے محلّہ والوں نے غور کیا تو مجھ سے زیادہ قرآن کو جاننے والا کسی کو نہیں پایا کیونکہ میں قافلہ والوں سے سن کر قرآن یاد کر لیا کرتا تھا آخر کار لوگوں نے مجھے آگے بڑھا دیا میں چھ سال کا بچہ انہیں نماز پڑھایا کرتا تھا' فرماتے ہیں: مجھ پر ایک چادر تھی جب میں بیٹھتا تھا تو وہ مجھ سے سکڑ جاتی تھی پھر قبیلہ کی ایک عورت نے کہا تم ہم سے اپنے قاری کے چوتڑ کیوں نہیں چھپاتے: فرماتے ہیں پھر لوگوں نے مجھے بحرین میں بنے ہوئے کپڑے کا ایک کرتہ بنا کر پہنایا' فرماتے ہیں جتنی مسرت مجھے وہ کرتہ پہن کر ہوئی اتنی آج تک کسی چیز سے نہیں ہوئی۔

ابن سعد: باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس' بتحدیث ابوشہاب از خالد حذاء از ابی قلابہ از عمرو بن سلمہ جرمی: میں قافلہ والوں کے پاس جایا کرتا تھا اور وہ مجھے قرآن کی آیت پڑھ دیا کرتے تھے لہٰذا میں عہد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں امامت کے فرائض انجام دیتا تھا۔

ابن سعد: باخبار ابوالولید ہشام طیالسی' بتحدیث شعبہ بن ایوب بسماع عمرو بن سلمہ: میرے والد اپنی قوم کے نمائندہ بن کر قوم کے اسلام کے لیے بارگاہِ رسالت میں تشریف لے گئے آپ کے ارشادات میں ایک یہ بھی ارشاد تھا کہ سب سے زیادہ قرآن جاننے والا امام بنے' فرماتے ہیں: میں سب سے چھوٹا تھا اور ان کی امامت کے فرائض انجام دیتا تھا پھر ایک عورت نے کہا: اپنے قاری کے سرین ڈھکو اس پر لوگوں نے میرے لیے ایک کرتہ بنا میں کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوا جتنا اس کرتے سے خوش ہوا۔

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون از عاصم از عمرو بن سلمہ: جب میری قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس آئی تو بولی کہ آپ نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ قرآن جاننے والا امامت کے فرائض انجام دے' فرماتے ہیں آخر انہوں نے مجھے بلا کر رکوع وسجدے کے آداب سکھائے' فرماتے ہیں میں انہیں نماز پڑھایا کرتا تھا اور مجھ پر ایک پھٹی ہوئی چادر ہوتی تھی۔ لوگ میرے والد سے کہا کرتے تھے کیا تم ہم سے اپنے بیٹے کے سرین نہ ڈھانپو گے؟

پہلا طبقہ

اس طبقہ میں وہ بصری علماء محدثین اور تابعین شامل ہیں جو اصحاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تھے۔

ابومریم حنفی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام ایاس بن ضبیح بن محرش بن عبد عمرو بن عبید بن مالک بن معبر بن عبداللہ بن دول بن حنیفہ بن لجیم بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ہے آپ یمامہ کے باشندے ہیں آپ پہلے مسیلمہ کذاب کے ماننے والے تھے آپ ہی نے جنگِ یمامہ میں زید بن خطاب بن نفیل کو قتل کیا تھا پھر توبہ کر کے مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے اور اچھے مسلمان ثابت ہوئے اور عہد فاروقی میں عمران بن حصین کے بعد بصرہ کے قاضی بنا دیئے گئے۔

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون' باخبار ہشام بن حسان از محمد بن سیرین از ابومریم حنفی: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے کھلیان میں تشریف لائے پھر باہر آ کر قرآن پڑھنے لگے آپ سے ابومریم نے کہا: امیر المومنین! آپ بیت الخلاء سے نکلے ہیں' فرمایا: کیا تم کو یہ فتویٰ مسیلمہ نے دیا ہے؟

لوگ کہتے ہیں: ابومریم سنبل میں علاقہ اہواز میں فوت ہوئے آپ قلیل الحدیث حضرات میں سے ہیں۔

کعب بن سور رحمۃ اللہ علیہ:

ابن بکر عبد بن ثعلبہ بن سلیم بن ذہل بن لقیط بن حارث بن مالک بن فہم بن غنم بن دوس بن عدثان بن عبداللہ بن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن عبداللہ بن مالک بن نصر ازدی۔

ابن سعد: باخبار یحییٰ بن عباد' بتحدیث مالک بن مغول بسماع شعبی: ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر عرض کرتی ہے: میں آپ سے دنیا کے بہترین شخص کا بجز اس کے جو اس سے عمل میں بڑھا ہوا ہو یا اس جیسے عمل والا ہو' شکوہ لے کر آئی ہوں وہ صبح تک شب بیدار رہتے ہیں اور شام تک روزہ دار پھر وہ شرما گئی اور بولی: امیر المومنین! مجھے معاف فرمایئے' فرمایا: جزاک اللہ خیراً' تم نے بڑی اچھی تعریف کی' میں نے تمہیں معاف کر دیا پھر جب وہ چلی گئی تو کعب بن سور نے کہا: امیر المومنین! اس خاتون نے آپ سے شکوہ کرنے میں کمال بلاغت سے کام لیا' پوچھا: اس نے کیا شکوہ کیا؟ بولے: اپنے شوہر کا شکوہ کیا' فرمایا: اس خاتون کو میرے پاس لاؤ اور کعب بن سور کو حکم دیا کہ ان دونوں میں فیصلہ کرو' بولے: کیا آپ کی موجودگی میں میں فیصلہ کروں؟ فرمایا تم نے وہ بات سمجھ لی جسے میں نہ سمجھ سکا' کعب بولے: حق تعالیٰ فرماتا ہے: لہٰذا اپنی پسندیدہ عورتوں سے دو دو سے اور تین تین سے اور چار چار سے نکاح کرو (شوہر سے مخاطب ہو کر) تین دن روزہ رکھو اور چوتھے دن اس کی خاطر روزہ چھوڑ دو اور تین رات شب بیدار رہو اور چوتھی رات اس کے پاس گزارو' فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارا یہ فیصلہ پہلی بات سے بھی زیادہ پسند آیا آخر کار آپ نے کعب بن سور کو اہل بصرہ کا قاضی مقرر کر کے بصرہ بھیج دیا۔

ابن سعد: باخبار اسحٰق بن یوسف ازرق و فضل بن دکین از زکریا بن زائدہ از شعبی: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب بن سور کو بصرہ کا قاضی مقرر کر کے بصرہ روانہ کر دیا۔

ابن سعد: باخبار عبداللہ بن ادریس' از حصین از عمر بن جادان از احنف بن قیس جنگ جمل میں کعب بن سور قرآن حکیم کو کھول کر مقابلہ والی دونوں جماعتوں کو نصیحت فرما رہے تھے کہ اچانک آپ کے ایک تیر آ کر لگا اور شہید ہو گئے۔

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب، بتحدیث حماد بن زید از ایوب بسماع محمد بن سیرین (ابومعشر سے) مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارا کوئی ساتھی کعب کی لاش کے پاس سے جو دونوں جماعتوں کے درمیان پڑی ہوئی تھی، گزرتا ہے اور ان کی آنکھ میں بھالے کی انی گھونپ کر کہتا ہے: میں نے کسی کافر کو تجھ سے زیادہ فرائض کا احساس رکھنے والا نہیں پایا۔

بعض علماء: جب طلحہ، زبیر اور صدیقہ رضی اللہ عنہم بصرہ میں آئے تو کعب بن سور نے فتنہ سے بچنے کے لیے اپنے گھر میں داخل ہو کر اس کا دروازہ مٹی سے بند کر دیا بس ذرا سا سوراخ رہنے دیا تا کہ اس میں اپنے لئے طعام وغیرہ لے لیں، صدیقہ سے کہا گیا: اگر کعب تمہارے ساتھ ہو جائیں تو از د کا تمام قبیلہ تمہارا ساتھ دے گا، صدیقہ رضی اللہ عنہا سوار ہو کر ان کے پاس گئیں اور انہیں آواز دے کر بلایا مگر کعب نے کوئی جواب نہیں دیا، بولیں: کعب! کیا میں تمہاری والدہ نہیں؟ اور کیا میرا تم پر کوئی حق نہیں؟ یہ سن کر کعب نے آپ سے باتیں کیں، بولیں: میں لوگوں میں صلح کرانا چاہتی ہوں آخر کار کعب گھر سے باہر نکلے اور قرآن حکیم لے کر اسے کھولا اور دونوں جماعتوں کے درمیان ادھر سے ادھر تک چل کر اعلان کیا کہ اس کی طرف آؤ اتنے میں آپ کے ایک نامعلوم تیر آ کر لگا جس نے آپ کی جان لے لی۔ کعب خیر وصلاح میں مشہور و معروف تھے آپ سے کوئی حدیث مروی نہیں۔

احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام ضحاک بن قیس بن معاویہ بن حصین بن حفص بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبید بن مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم، آپ کی والدہ اولاد قراض میں سے جس کا تعلق باہلیہ قبیلہ سے ہے، تھیں، آپ ٹیڑھی ٹانگ کے تھے (اس لیے آپ کا لقب احنف پڑ گیا) آپ کی والدہ نے جھوم کر یہ شعر پڑھا ؂

وَاللّٰہِ لو لا حَنَفٌ فِی رِجلِہٖ   مَا کان فی الحیّ غلامٌ مِثلِہٖ

''اللہ کی قسم اگر اس کی ٹانگ میں ٹیڑھا پن نہ ہوتا تو قبیلہ میں کوئی بچہ اس کے مثل نہ تھا''۔

آپ کی کنیت ابوالبحر تھی آپ ثقہ اور معتمد علیہ تھے آپ سے کوئی حدیث مروی نہیں البتہ آپ حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب، بتحدیث حماد بن زید از علی بن زید از حسن از احنف بن قیس: میں عہد عثمانی میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ اچانک ایک لیثی نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: کیا میں آپ کو ایک بشارت نہ سناؤں؟ میں بولا: ضرور سنایئے، بولا: کیا آپ کو یاد ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آپ کی قوم بنو سعد کے پاس بھیجا تھا اور میں ان پر اسلام پیش کر رہا تھا اور انہیں اسلام کا شوق دلا رہا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ تم خیر ہی کی طرف بلا رہے ہو اور میں تم سے اچھی باتیں ہی سن رہا ہوں، پھر میں نے آپ کی یہ باتیں رسول اللہ کے سامنے بیان کیں تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے حق میں یہ دعا فرمائی: یا اللہ احنف کو بخش دے۔ احنف فرماتے ہیں اس سے زیادہ ڈھارس دلانے والی میرے پاس کوئی چیز نہیں۔

ابن سعد: باخبار اسماعیل بن ابراہیم از ایوب از محمد: مجھے خبر ملی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنی تمیم کا ذکر کر کے ان کی خدمت فرمائی تو احنف نے کھڑے ہو کر کہا: امیر المومنین! اگر اجازت ہو تو کچھ عرض کروں، فرمایا: کہو، بولے: آپ نے برائی سے بنو

تمیم کا ذکر چھیڑا اور سب کو ایک لکڑی سے ہانک دیا آخر وہ بھی انسان ہی ہیں اور ان میں برے بھلے ہر طرح کے آدمی ہیں' فرمایا: ٹھیک کہتے ہو' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اچھے کلمہ کے ساتھ احنف کو معاف فرما دیا پھر حتات نے جو ان کے دشمن تھے کھڑے ہو کر کہا: امیر المومنین اگر اجازت ہو تو میں بھی کچھ عرض کروں' فرمایا: بیٹھ جاؤ' تمہارے سردار احنف تمہارے لیے کافی ہیں۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن زید از ابو سوید مغیرہ از حسن: احنف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے آپ نے انہیں پورے ایک سال تک روکے رکھا پھر پوچھا: جانتے ہو؟ میں نے تمہیں کیوں روکا؟ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہر علم والے منافق سے ڈرایا تم ان شاء اللہ ان میں سے نہیں ہو۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل و حسن بن موسیٰ' بتحدیث حماد بن سلمہ' بتحدیث علی بن زید از حسن از احنف: میں فاروق اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے ایک سال اپنے پاس ٹھہرائے رکھا اور فرمایا: احنف میں نے تم کو آزمایا ہے اور تم کو جانچا ہے اور میں نے تم میں خیر و صلاح ہی دیکھی ہے میں نے تمہارا ظاہر اچھا ہی دیکھا اور مجھے اُمید ہے کہ تمہارا باطن بھی تمہارے ظاہر کی طرح ہوگا کیونکہ ہم میں یہ چرچا رہا کرتا تھا کہ ہر ہوشیار منافق ہی اس امت کو تباہ کرے گا اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا: اما بعد: احنف کو اپنے قریب رکھو' ان سے مشورہ کرو اور ان کی بات سنو۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم' بتحدیث ابو الکعب صاحب حریر از دی' بتحدیث ابو الاصغر: احنف کو خراسان کا حاکم مقرر کیا گیا پھر جب آپ ملک فارس پہنچے تو ایک ٹھنڈی رات میں آپ کو احتلام ہو گیا' آپ نے اپنے کسی غلام کو یا فوجی کو نہیں جگایا اور خود ہی پانی کی تلاش میں نکل گئے اور خاردار جھاڑیوں کو جن سے آپ کے پیر خون سے شرابور ہو گئے تھے روندتے ہوئے برف تک پہنچ گئے اور اسے توڑا اور اس سے غسل کیا (فرماتے ہیں) پھر کھڑے ہوئے تو اپنے کپڑوں کے پاس نئے اور تیار جوتوں کا جوڑا پایا آپ نے انہیں پہن لیا اور صبح کو اپنے آدمیوں سے پوچھا کہ یہ جوتا کہاں سے آیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں تو معلوم نہیں۔

ابن سعد: باخبار عبداللہ بن جعفر رقی' بتحدیث عبیداللہ بن عمرو از معمر از حسن: میں نے احنف سے افضل کسی قوم کے کسی شریف کو نہیں دیکھا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم اور حسن بن موسیٰ' بتحدیث حماد بن سلمہ از شیخ تمیمی از احنف: مجھے باتوں کی کثرت سے جواب کا خوف مانع ہے۔

ابن سعد: باخبار اسحٰق بن یوسف ازرق و محمد بن عبداللہ انصاری از ابن عون از حسن: لوگوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بات چھیڑی اور اس پر تبادلہ خیالات کرنے لگے' لیکن احنف خاموش رہے حضرت معاویہؓ بولے: ابو البحر! آپ بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں' بولے اگر جھوٹ بولوں تو اللہ کا ڈر ہے اور اگر سچ بولوں تو آپ حضرات کا ڈر ہے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث عرعرہ بن برند از ابن عون از حسن: احنف فرماتے ہیں میں صاحب حلم تو نہیں البتہ حلم کا اظہار کرتا ہوں۔

ابن سعد: باخبار اسماعیل بن ابراہیم اسدی از یونس بن عبید' بحدیث غلام احنف: احنف خلوت میں قرآن پاک ہی طلب

فرماتے تھے۔ یونس: سلف کی عادت تھی کہ وہ قرآن پاک کا گہرا مطالعہ کیا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب' بتحدیث حماد بن زید' بحدیث زریق بن رویج از سلمہ بن منصور احنف کے اس غلام سے جس سے ان کے والد نے خریدا تھا' احنف رات میں بہت زیادہ نماز پڑھا کرتے تھے اور اپنے پاس چراغ رکھ لیا کرتے تھے پھر اپنی انگلی چراغ پر رکھ دیتے اور فرماتے ٹھیک ہے پھر کہتے: احنف! تو نے فلاں دن فلاں کام کیوں کیا؟

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث سلیم بن اخضر بتحدیث ابن عون از محمد بن سیرین: ایک دفعہ احنف رات میں سفر کر رہے تھے کہ آپ نے آدھی رات کو کافی آواز سنی اور آواز کی طرف یہ کہتے ہوئے لپکے۔

اِنَّ علٰی کُلِّ رَئِیسٍ حَقًّا اَنْ تُخْضَبَ الْقناۃ او تَنْدَقَّا

''بلاشبہ ہر سردار پر واجب ہے کہ نیزے خون میں رنگ دیئے جائیں یا ٹوٹ جائیں''۔

ابن سعد: باخبار محمد بن عبداللہ اسدی' بتحدیث سفیان از داؤد: ایک شخص نے احنف کے پاس آ کر ان سے سوال کیا' فرمایا: میرا ایک ہی حصہ ہے جو مجھ سے بچتا نہیں اور میرے گھوڑے کے لیے دو حصہ ہیں جو اس سے نہیں بچتے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل' بتحدیث سعید بن زید بسماع زید: احنف سے کہا گیا کہ آپ بہت بوڑھے ہو گئے ہیں اور روزے آپ کو اور کمزور کریں گے' فرمایا میں انہیں ایک لمبے حادثہ کے لیے تیار کر رہا ہوں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم اور موسیٰ بن اسماعیل' بتحدیث عبداللہ بن بکر بن عبداللہ مزنی از مروان اصغر: میں نے احنف سے سنا کہ آپ یہ دعا مانگ رہے ہیں یا اللہ اگر تو مجھے بخش دے تو تیری یہی شان ہے اور اگر مجھے عذاب دے تو میں عذاب ہی کا مستحق ہوں۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم کلابی بتحدیث ابوالاشہب' بتحدیث عمرو بن ظبیان تمیمی جن کا تعلق بنوعوف بن عبید سے ہے از ابوالحیش: میں احنف کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں آپ کے پاس عبدالملک کا خط آیا اس خط میں عبدالملک نے آپ کو بلایا تھا فرمایا مجھے اس زرقاء شامیوں پر حکومت کے لیے بلاتے ہیں' اللہ کی قسم میری تو یہ تمنا ہے کہ میرے اور شامیوں کے درمیان آگ کا پہاڑ ہوتا اگر کوئی ان میں سے ہمارے پاس آتا تو جل جاتا اور اگر کوئی ہم میں سے ان کے پاس جاتا تو جل جاتا۔

ابن سعد: باخبار سعید بن منصور بتحدیث عطاف بن خالد از عبدالعزیز بن قدیر بصری: احنف سے کہا گیا ابوالبحر: آپ کے مزاج میں خوب دیر کر کے کام کرنا ہے فرمایا: میں تین کاموں میں جلدی کرتا ہوں نماز میں سے جب اس کا وقت ہو جائے حتیٰ کہ میں نماز پڑھ لوں' جنازے میں جب وہ موجود ہو جب تک اسے دفن نہ کر آؤں اور بچی کے نکاح میں جب اس کے کفو کا پیام آ جائے تاوقتیکہ نکاح نہ کر دوں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث حماد بن سلمہ از ازرق بن قیس: جمعہ کے دن امام کے منبر پر آنے سے قبل بھی احنف لوگوں کی گردنوں سے پھلانگ کر جانا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین' بتحدیث سفیان از اسماعیل: میں نے احنف پر ریشمیں چادر دیکھی۔ ابن سعد: باخبار شہاب

بن عباد عبدی' بتحدیث ابراہیم بن حمید رؤاسی از اسماعیل بن ابی خالد: میں نے احنف کو دیکھا آپ پر ریشمیں چادر یمنی کرتا اور ریشمیں پگڑی تھی اور ایک خچر پر سوار تھے' احنف مصعب بن زبیر کے دوست تھے ایک دن آپ ان سے ملنے کوفہ گئے اس زمانہ میں مصعب کوفہ کے حاکم تھے کوفہ میں مصعب ہی کے پاس آپ کا انتقال ہو گیا ہم نے دیکھا مصعب ان کے جنازے میں چادر اوڑھے بغیر ہی جا رہے ہیں۔

ابو عثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا اسم گرامی عبدالرحمٰن بن مل بن عمرو بن عدی بن وہب بن ربیعہ بن سعد بن جذیمہ بن کعب بن رفاعہ بن مالک بن نہد بن زید بن لیث بن سود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ تھا۔

ابن سعد: باخبار اسماعیل بن ابراہیم اسدی از عمران بن حدیر اپنی روایت کردہ حدیث میں: ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل تھا۔

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون' باخبار ابو یوسف' حجاج بن ابی زینب بسماع ابو عثمان نہدی: ہم جاہلیت میں پتھر پوجا کرتے تھے ایک دن ہم نے سنا کوئی شخص اعلان کر رہا ہے لوگو! تمہارا رب گم ہو گیا ہے اسے ڈھونڈھ کر لاؤ فرمایا: ہم اس کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے اور سارا علاقہ چھان مارا لیکن رب نہ مل سکا اتنے میں سنا کہ اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے: ہم کو تمہارا رب مل گیا ہے یہ جملہ تھا یا اس کے مشابہ کوئی جملہ تھا فرماتے ہیں: پھر ہم آئے تو وہ محض ایک پتھر تھا پھر ہم نے اس کے پاس آ کر اونٹ نحر کیے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم باخبار ثابت بن یزید بتحدیث عاصم احول: میں نے ابو عثمان سے پوچھا: کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ فرمایا: نہیں' میں بولا: اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو' فرمایا: نہیں ہاں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پیروی کی جب وہ خلیفہ بن گئے تھے آپ ہم سے تین بار صدقہ وصول کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تھے۔ ابن سعد: باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس' بتحدیث زہیر بتحدیث عاصم از ابو عثمان: میں سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بارہ سال تک رہا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ باخبار حمید: ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں: میں ایک سو تیس سال کا ہو گیا اور میں اپنی ہر چیز بدلی ہوئی دیکھتا ہوں البتہ امید حسب سابق ہے۔

ابن سعد: باخبار حسن بن موسیٰ' بتحدیث حماد بن سلمہ از ثابت البنانی از ابو عثمان نہدی: مجھے معلوم ہو جاتا ہے جب اللہ مجھے یاد کرتا ہے' پوچھا گیا: کس طرح؟ فرمایا: حق تعالیٰ فرماتا ہے تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا لہٰذا جب میں اللہ کا ذکر کرتا ہوں اللہ مجھے یاد فرماتا ہے' فرماتے ہیں: جب ہم اللہ سے کوئی دعا مانگتے تھے تو ابو عثمان فرماتے: اللہ کی قسم اللہ نے ہماری دعا قبول فرمالی پھر ادعونی استجب لکم پڑھتے یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہے' مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین' بتحدیث ابو طالوت عبدالسلام بن شداد: میں نے ابو عثمان کو پولیس کا آدمی دیکھا آپ آ کر آوارہ لوگوں کو پکڑا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار ابوغسان مالک بن اسماعیل نہدی: ابوعثمان نہدی کوفہ کے باشندے تھے اور بنی نہد میں ان کا کوئی گھر نہ تھا پھر جب امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو آپ یہ فرما کر کہ میں اس شہر میں نہیں رہوں گا جہاں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ کو شہید کر دیا گیا' بصرہ منتقل ہو گئے' آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا لیکن آپ کو دیکھا نہیں' آپ ثقہ تھے' اور حضرت عمرؓ ابن مسعودؓ ابوموسیٰ اشعریؓ سلمانؓ اسامہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں آپ عراق پر حجاج بن یوسف کے آغاز عہد میں بصرہ میں فوت ہوئے۔

ابوالاسود دؤلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان بن عمرو بن خلس بن یعمر بن نفاہ بن عدی بن دئل بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ' آپ شاعر تھے اور شیعہ تھے مگر حدیث میں ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بصرہ سے باہر تشریف لے گئے تو بصرہ پر آپ ہی کو نائب بنا گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو اسی عہدہ پر بحال رکھا۔ ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث ابوہلال قتادہ! ابوالاسود دؤلی نے فرمایا: میرے نزدیک سب سے زیادہ برا غیر مستقل مزاج اور چرب زبان آدمی ہے۔

زیاد بن ابی سفیان بن حرب رحمۃ اللہ علیہ:

ابن امیہ بن عبد شمس' آپ کی والدہ کا نام سمیہ ہے جو حارث بن کلدہ ثقفی کی لونڈی تھیں بعض اہل علم آپ کو زیاد بن ابیہ کہتے ہیں اور بعض امیر زیاد کہتے ہیں آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے بصرہ کے حاکم تھے (کیونکہ حضرت معاویہؓ نے آپ کو اپنے نسب میں شامل کر لیا تھا) اور کوفہ کے بھی' چنانچہ جاڑا بصرہ میں اور گرمی کوفہ میں گزارا کرتے تھے۔ جب کوفہ چھوڑتے تو اس پر اپنا نائب عمرو بن حریث کو بنا آتے اسی طرح بصرہ پر سمرہ بن جندب کو۔ زیاد نہ قاری تھے اور نہ عالم' ہاں مشہور تھے اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے چند احادیث مروی ہیں۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن زید از ایوب از محمد: زیاد کی انگوٹھی پر مور کندہ تھا ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث محمد بن حارث قرشی: مرہ' نہر مرہ کو کھدوانے والے عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کے پاس آئے ان کے آزاد کردہ غلام تھے اور آپ سے درخواست کی کہ زیاد کو لکھ دیں کہ وہ میرا کام کر دیں چنانچہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے لکھا: یہ خط عبدالرحمٰن کی طرف سے زیاد کی طرف بھیجا جا رہا ہے اور ان کا نسب ابوسفیان سے ثابت نہیں۔ مرہ بولے: میں یہ خط لے کر نہیں جاؤں گا کیونکہ یہ میرے لیے مضر ہے پھر مرہ صدیقہ کے پاس آئے' صدیقہ رضی اللہ عنہا نے لکھا یہ خط ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے زیاد بن ابی سفیان کی طرف بھیجا جا رہا ہے پھر جب مرہ یہ خط لے کر زیاد کے پاس پہنچے تو زیاد نے کہا: تم یہ خط لے کر کل آنا' دوسرے دن زیاد نے لوگوں کو جمع کر کے کہا: غلام! خط پڑھ کر سنا' غلام نے خط پڑھ کر سنایا یعنی من عائشة ام المؤمنين الى زياد بن ابى سفيان. فرماتے ہیں زیاد نے خوش ہو کر ان کی ضرورت پوری کر دی۔

ابن سعد باخبار یزید بن ہارون باخبار داؤد بن ابی ہند از عامر: زیاد کے پاس ایک فتویٰ آیا کہ مرنے والے نے پھوپھی اور خالہ چھوڑی ہے' بولے: جانتے ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مسئلہ میں کیا جواب دیا تھا؟ اللہ کی قسم اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

فیصلہ سے بخوبی واقف ہوں آپ نے خالہ کو بمنزلہ بہن کے اور پھوپھی کو بمنزلہ بھائی کے قرار دے کر خالہ کو ایک تہائی اور پھوپھی کو دو تہائی مال دلوایا تھا' باخبار شخصے بتحدیث زکریا بن ابی زائدہ از عامر از زیاد! فصل الخطاب کی تفسیر امابعد ہے۔ زیاد فتح مکہ کے سال (۸ھ) طائف میں پیدا ہوئے اور ۵۳ھ میں کوفہ میں فوت ہوئے جب کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے۔

عبداللہ بن حارث رحمۃ اللہ علیہ:

ابن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ آپ کی کنیت ابومحمد ہے اور آپ کی والدہ ہند بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ ہیں۔ آپ عہد نبوت میں پیدا ہوئے اور جابیہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطبہ سنا آپ کا سماع حضرت عثمان' ابی بن کعب' حذیفہ بن الیمان' عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اور اپنے والد حارث بن عبدالمطلب سے ثابت ہے۔ آپ معہ اپنے والد کے بصرہ چلے گئے تھے اور وہاں گھر بنالیا تھا پھر جب مسعود بن عمرو کا زمانہ آیا اور عبیداللہ بن زیاد بصرہ سے نکل گئے اور لوگوں میں اختلاف ہوگیا اور اقوام وقبائل اقتدار حاصل کرنے کے لیے اپنی قوتوں کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے نماز اور مال فیٔ کے لیے عبداللہ بن حارث کو مقرر کر لیا اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو لکھ دیا کہ ہم عبداللہ بن حارث سے راضی ہیں پھر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے انہیں بصرہ پر بحال رکھا آپ بصرہ کے منبر پر چڑھ کر لوگوں سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے لیے بیعت لیتے رہے حتیٰ کہ اونگھنے لگے اور سوتے سوتے لوگوں کی طرف ہاتھ پھیلائے ہوئے ان سے بیعت لینے لگے اس پر سحیم بن دثیل یربوعی نے یہ شعر پڑھا۔

بایَعْتُ ایقاظاً فَاوفَیْتُ بَیْعتی وبَبّہٌ قَدْ بایَعْتُہٗ وَھُوَ نائم

میں نے بیدار حضرات سے بیعت کی اور اپنی بیعت پوری کی اور عبداللہ سے بیعت کی جبکہ وہ سو رہے تھے پھر عبداللہ بن حارث بن زبیر کی طرف سے بصرہ کے برابر حاکم رہے حتیٰ کہ ابن زبیر نے آپ کو معزول کر دیا اور آپ کی جگہ حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ مخزومی کو حاکم بنا دیا آخر عبداللہ بن حارث عمان چلے گئے اور عمان ہی میں انتقال فرما گئے۔

ابوصفرہ عتکی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام ظالم بن سراق بن صبح بن کندی بن عمرو بن عدی بن وائل بن حارث بن عتیک بن اسد بن عمران بن عمرو مزیقیاء بن عامر ماء السماء بن حارثۃ الغطریف بن امرؤ القیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد ہے ابوصفرہ دباء کے ازد سے تعلق رکھتے ہیں' دباء' عمان اور بحرین کے درمیان ایک مقام ہے یہ لوگ مسلمان ہو گئے تھے اور ان کا ایک وفد بارگاہِ رسالتؐ میں آیا تھا اور اسلام کا اقرار کر گیا تھا آپ نے ان کا صدقہ وصول کرنے کے لیے انہیں کا ایک شخص حذیفہ بن الیمان ازدی جو دباء کا باشندہ تھا مقرر فرما دیا تھا اور اسے صدقہ کے احکام لکھ کر دے دیئے تھے یہی ان کا صدقہ وصول کیا کرتے تھے اور انہیں کے فقراء میں بانٹ دیا کرتے تھے پھر یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد مرتد ہو گئے تھے اور صدقہ دینا بند کر دیا تھا اور حذیفہؓ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان کے ارتداد کی اطلاع دے دی تھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کی سرکوبی کے لیے عکرمہ بن ابی جہل کو روانہ فرمایا یہ لوگ مقابلہ پر آ ڈٹے اور جنگ کی حق تعالیٰ نے عکرمہ کو فتح عطا فرمائی اور ان لوگوں کو شکست دی عکرمہ نے انہیں خوب قتل کیا اور ان کی جماعت کو دھکیلتے ہوئے دباء کے قلعہ تک لے گئے یہ لوگ قلعہ بند ہو گئے مسلمانوں نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا پھر انہوں نے حذیفہ بن الیمان ازدی

کے حکم پر قلعہ کھول دیا عکرمہ نے ان میں کے سو بڑے بڑے آدمی قتل کیے اور ان کی اولاد کو قید کر کے اور باقی تمام لوگوں کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ بھیج دیا جن میں ابوصفرہ بھی تھے خلیفہ! یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے مالوں میں بخل کیا لیکن صدیق اکبر نے انہیں چھوڑنا قبول نہیں کیا اور یہ لوگ رملہ بنت حارث کے گھر میں نظر بند رہے حتیٰ کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسند خلافت سنبھال لی آپ نے انہیں بلا کر کہا: مسند خلافت میں نے سنبھال لی ہے میری طرف سے تمہیں اجازت ہے جہاں چاہو چلے جاؤ کیونکہ تم آزاد ہو تم پر فدیہ نہیں چنانچہ یہ لوگ مدینہ سے چلے گئے اور بصرہ میں جا اترے کچھ لوگ اپنے وطن بھی چلے گئے لیکن ابوالمہلب ابوصفرہ بصرہ ہی میں مقیم ہو گئے اور آپ اور آپ کی اولاد بصرہ کے معزز حضرات میں شمار ہونے لگے۔

ابوالعجفاء سلمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام ہرم ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

سائب بن اقرع ثقفی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور قلیل الحدیث ہیں۔

حجیر بن ربیع عدوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنی عدی بن عبد مناۃ بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر میں سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور قلیل الحدیث ہیں۔

حریث بن ربیع عدوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور قلیل الحدیث ہیں۔

اقرع رحمۃ اللہ علیہ مؤذن عمر رضی اللہ عنہ:

آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پادری کو بلا کر پوچھا: کیا تم اپنی کتابوں میں پاتے ہو۔ آپ سے عبداللہ بن شقیق عقیلی روایت کرتے ہیں۔

ضبہ بن محصن عنزی رحمۃ اللہ علیہ:

یعنی عنزہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار' آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں اور قلیل الحدیث ہیں۔

عامر بن عبداللہ بن عبدالقیس عنبری تمیمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی کنیت ابوعمرو ہے اور ابوعبداللہ کی کنیت سے بھی پکارے جاتے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

ابن سعد: باخبار عبداللہ بن جعفر' بتحدیث عبیداللہ بن عمرو از محمد بن واسع از عامر بن عبدقیس: میں اپنا وظیفہ جو دو ہزار درہم تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لے کر آتا اور جس سائل کے پاس سے گزرتا اسی کو دیتا پھر گھر آ کر گھر والوں کے سامنے ڈال دیتا وہ جب اسے گنتے تھے تو پورے دو ہزار ہوتے تھے ان میں سے ایک درہم بھی کم نہ ہوتا تھا۔

ابن سعد: باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس بتحدیث ابوبکر بن عیاش از ہشام بن حسان غالباً از ابن سیرین! عامر بن عبد قیس کو وظیفہ ملا' آپ کے حکم سے ایک شخص نے اس میں سے کچھ بانٹ دیا پھر گنے تو زیادہ درہم نکلے بولا: یہ تو بڑھ رہے ہیں میرے خیال میں امیر المومنین کو معلوم تھا کہ تم بانٹا کرتے ہو اس لیے انہوں نے زیادہ دے دیئے' فرمایا: تم نے اس کے بارے میں زیادہ دینے کی رائے قائم نہیں کی جو امیر المومنین سے زیادہ قادر ہے یا یہ کہ امیر المومنین سے زیادہ مستحق ہے' فرماتے ہیں: آپ سے کہا گیا کہ فلاں خاتون جنت میں آپ کی بیوی ہے۔ فرماتے ہیں آپ اسے ڈھونڈنے نکل کھڑے ہوئے دیکھا کہ وہ ایک بداخلاق دیہاتی کی لونڈی ہے اور ان کی بکریاں چراتی ہے پھر جب گھر آتی ہے تو گھر والے اسے خوب صلواتیں سناتے ہیں اور اس کے آگے دو روٹیاں ڈال دیتے ہیں وہ ایک روٹی گھر ہی دے آتی ہے اور جب صبح کو جانے کا ارادہ کرتی ہے تو صبح کو بھی اس کے آگے روٹیاں ڈال دیتے ہیں لیکن وہ دونوں روٹیاں گھر دے آتی ہے اور روزہ رکھ لیتی ہے اور ایک ہی روٹی پر گزارہ کر لیتی ہے' فرماتے ہیں میں اس کے پیچھے لگا وہ ایک اچھی جگہ پہنچی اور وہاں بکریاں چھوڑ کر نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی' بولے: اگر آپ کو کچھ ضرورت ہو تو مجھے بتایئے' بولی: مجھے کوئی ضرورت نہیں پھر جب آپ نے اس سے اصرار کر کے پوچھا تو بولی: کاش میرے پاس دو سفید کپڑے ہوتے جن میں میں کفنا دی جاتی' پوچھا: آپ کے مخدوم آپ پر کیوں طعن و تشنیع کرتے رہتے ہیں؟ بولی: مجھے اس پر اللہ تعالیٰ اجر دے گا' فرماتے ہیں پھر آپ اس کے سید کے پاس گئے اور پوچھا' تم اپنی اس لونڈی کو کیوں برا بھلا کہتے ہو؟ بولے: ہمیں اس کی طرف سے ڈر رہتا ہے کہ کام نہ بگاڑ دے فرماتے ہیں: دوسری لونڈی جو اس کی ہم مثل نہ تھی آئی تو انہوں نے اسے برا بھلا نہیں کہا' پوچھا: اسے بیچتے ہو؟ بولے اگر تم اتنا اتنا مال بھی دو تو ہم اسے نہ بیچیں گے (فرماتے ہیں) پھر آپ گھر سے دو سفید چادریں لے کر اس کے پاس گئے تو وہ فوت ہو چکی تھی' بولے: اس کی تجہیز و تکفین میرے سپرد کر دو انہوں نے آپ کی یہ درخواست منظور کر لی چنانچہ آپ نے اس کی تجہیز و تکفین کے اور نماز جنازے کے فرائض انجام دیئے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث جعفر بن سلیمان' بحدیث مالک بن دینار' بحدیث فلاں: عامر بن قیس ایک چبوترے کے پاس سے گزرے دیکھا ایک ذمی پر ظلم کیا جا رہا ہے فرمایا' یہ دیکھ کر عامر نے اپنی چادر ڈال دی اور کہا: کیا میں یہ نہیں دیکھ رہا کہ میری زندگی میں اللہ کے رسول کی ذمہ داری میں خیانت کی جا رہی ہے؟ پھر آپ نے ذمی کو چھڑا دیا۔

ابن سعد: بتحدیث محمد بن عبداللہ انصاری' بتحدیث ابن عون از محمد: سب سے پہلے معقل بن یسار نے عامر کو اس وقت پہچانا جب آپ نے ان کو ایک مکان کے چبوترے کے پاس دیکھا مکان کے قریب حد نگاہ تک کھلی جگہ تھی (فرماتے ہیں) آپ ایک پکڑے ہوئے ذمی آدمی کے پاس سے گزرے اور آپ نے اسے چھوڑنے کی سفارش کی لیکن مسترد کر دی گئی پھر آپ نے سفارش کی اس بار بھی مسترد کر دی گئی فرمایا: تم غلطی پر ہو' اللہ کی قسم آج میری موجودگی میں تم اللہ کے ذمہ میں یا رسول اللہ کے ذمہ میں لیے ہوئے شخص پر ظلم نہیں کر سکتے آخر کار آپ سواری سے اتر پڑے اور ذمی کو ان سے چھڑانے لگے لوگوں نے آپ پر الزام لگایا کہ عامر گوشت اور گھی نہیں کھاتے' نہ مسجد میں نماز پڑھتے ہیں نہ انہوں نے شادی کی اور نہ ان کا جسم کسی کے جسم سے ملا اور کہتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم کی طرح ہوں یہ سن کر میں آپ کے پاس پہنچا دیکھا تو آپ ایک چوغہ میں ملبوس تھے میں نے کہا لوگ آپ پر گوشت نہ کھانے کا

الزام لگاتے ہیں فرمایا: جب ہمیں گوشت کی خواہش ہوتی ہے تو بکری ذبح کر کے اس کا گوشت کھا لیتے ہیں ان لوگوں نے مجھ پر ایک ایسا الزام لگایا ہے جس سے مجھے کوئی تعلق نہیں رہا گھی کا معاملہ سو میں وہ گھی کھاتا ہوں جو اس طرف (آپ نے ہاتھ سے میدان کی طرف اشارہ فرمایا) سے آتا ہے اور وہ نہیں کھاتا جو یہاں (پہاڑ) سے آتا ہے' لوگوں کا یہ الزام کہ میں مسجد میں نماز نہیں پڑھتا غلط ہے کیونکہ میں ہر جمعہ مسجد ہی میں پڑھتا ہوں پھر پنجگانہ نماز یہاں پڑھنا پسند کرتا ہوں اور یہ الزام کہ میں نے شادی نہیں کی تو میری ایک جان ہے اور مجھے ڈر ہے کہ میرا نفس مجھ پر غالب نہ آ جائے اور لوگوں کا یہ الزام کہ میں اپنے کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح سمجھتا ہوں غلط ہے میں نے تو صرف یہ کہا ہے مجھے اللہ کی رحمت سے اُمید ہے کہ حق تعالیٰ مجھے انبیاء' صدیقین' شہداء اور صلحاء میں شامل فرمالے گا کیونکہ ان میں شمولیت بہترین مقام ہے۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم کلابی بحدیث صباح بن ابی عبدہ عنبری بحدیث شخصے از قبیلہ جو صدوق ہے میں اس کا نام بھول گیا: میں ایک جہاد میں عامر کے ساتھ تھا ہم ایک بن کے سامنے ٹھہرے آپ نے اپنا سامان ایک جگہ اکٹھا کیا' گھوڑے کی لگام ڈھیلی کی اور اسے چھوڑ دیا پھر آپ بن کے اندر گھس گئے' میں نے کہا میں ضرور جا کر دیکھوں گا کہ آپ آج رات بھر کیا کرتے ہیں؟ پھر آپ ایک سرخی پر پہنچے اور نماز پڑھنے لگے اور سحر کے وقت دعائیں مانگنے لگے آپ نے ایک دعا یہ بھی مانگی کہ یا اللہ میں نے تجھ سے تین چیزیں مانگی تھیں دو تو تو نے عطا فرما دیں اور تیسری عطا نہیں فرمائی یا اللہ وہ بھی عطا فرما تا کہ میں اپنی محبت وخواہش کے مطابق تیری عبادت بجا لاؤں پھر صبح صادق ہو گئی آپ نے مجھے دیکھا اور کڑک کر فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم رات بھر میرے پیچھے لگے رہے تو میں تم کو سزا دیتا اور تمہارے ساتھ ایسا ایسا معاملہ کرتا میں بولا: خیر یہ بات تو چھوڑیئے ہاں وہ تین چیزیں جو آپ نے اللہ سے مانگی تھیں مجھے بھی بتا دیجئے ورنہ میں آپ کی اس شب کی عبادت کی جس کا اظہار آپ کو ناپسند ہے لوگوں کو خبر کر دوں گا فرمایا خبردار ایسا نہ کرنا میں بولا ایسا ہی ہو گا پھر جب آپ نے دیکھا کہ میں باز آنے والا نہیں تو فرمایا: میری زندگی میں اظہار نہ کرنا میں بولا: ہم دونوں میں گواہ اللہ ہے میں ظاہر نہیں کروں گا فرمایا میں نے اپنے رب سے ایک چیز تو یہ مانگی کہ میرے دل سے عورتوں کی محبت نکال دے مجھے اپنے دین میں ان سے بہت زیادہ خطرہ محسوس ہوتا تھا اللہ کی قسم اگر میری کسی عورت پر نظر پڑ جاتی ہے تو مجھے پرواہ' نہیں ہوتی کہ یہ عورت ہے یا دیوار' دوسری چیز یہ مانگی تھی کہ میں اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈروں (یہ دعا بھی حق تعالیٰ نے قبول فرمالی) اور تیسری چیز یہ مانگی تھی کہ مجھے نیند نہ آئے تاکہ میں حسب خواہش دن رات اللہ کی عبادت میں لگا رہوں حق تعالیٰ نے یہ دعا مسترد فرما دی۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث ہمام از قتادہ: عامر نے اللہ سے دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ جاڑے میں وضو ان پر آسان فرما دے پھر آپ کے وضو کے واسطے جاڑے میں جو پانی لایا جاتا تھا اس سے بھاپ نکلتی ہوئی ہوتی تھی اور یہ دعا بھی مانگی کہ ان کے دل سے عورتوں کی محبت نکال دے چنانچہ آپ کو پرواہ' نہیں ہوتی تھی کہ آپ نے جس سے ملاقات کی وہ مرد ہے یا عورت اور یہ دعا بھی مانگی کہ اللہ حالت نماز میں شیطان کے اور ان کے دل کے درمیان حائل ہو جائے لیکن آپ اس پر قادر نہ ہو سکے' فرماتے ہیں جہاد کے سلسلہ میں جب آپ جنگل میں ہوتے اور آپ سے کہا جاتا دیکھئے یہاں بن ہے اور شیر کا خطرہ ہے تو فرماتے مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے کہ میں اس کے سوا کسی اور سے ڈروں۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم' بتحدیث ہمام بقول قتادہ بقول عامر: اللہ کی کتاب میں ایک حرف ایسا ہے کہ اگر وہ مجھے مل جائے تو وہ مجھے تمام دنیا سے پیارا ہے' پوچھا گیا: ابو عمرو! وہ حرف کیا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے پارساؤں میں شامل فرمالے وہ حرف اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ہے یعنی اللہ پارساؤں ہی کی عبادتیں قبول فرماتا ہے۔

ابن سعد: باخبار کثیر بن ہشام بتحدیث جعفر بن برقان بحدیث محدثے از حسن کہ عامر بن عبد قیس نے فرمایا: کاش میں تمام افکار کو ہٹا کر اپنے سامنے ایک ہی فکر رکھنے پر قادر ہوتا: حسن فرماتے ہیں: اللہ کی قسم آپ اس پر قادر تھے۔

ابن سعد: باخبار عبید اللہ بن محمد قرشی' بتحدیث عبد الجبار بن نصر سلمی اپنے ایک شیخ سے: عامر سے کہا گیا۔ آپ نے اپنے جسم کو نقصان پہنچالیا' فرماتے ہیں: آپ نے اپنے ہاتھ کی کھال پکڑ کر فرمایا: اللہ کی قسم اگر میرے بس میں ہوتا تو زمین کو اس سے ذرا ہی سی چربی ملتی۔

ابن سعد: باخبار عبید اللہ بن محمد قرشی بتحدیث عقبہ بن فضالہ از شیخ غالباً سکین ہجری: عامر جب کسی پھل کے پاس سے گزرتے تو فرماتے ٹوٹے ہوئے ہیں اور روکے ہوئے ہیں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم و عمرو بن عاصم' بقول حماد بن سلمہ از ثابت بنانی: عامر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ عفان نے میرے بیٹے کے سلسلہ میں کہا کہ وہ میرے چچا ہیں اور عمرو نے میرے بیٹے کے سلسلہ میں کہا کہ وہ میرے بھائی ہیں عامر بولے: اپنا معاملہ اللہ کو سونپ دو تمہیں راحت مل جائے گی۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث جعفر بن سلیمان' بتحدیث مالک بن دینار عامر کو دیکھنے والے کے بیان سے کہا: کہ عامر نے روغن زیتون منگایا اور اسے اپنے ہاتھ پر ڈالا (جعفر اسی طرح فرماتے ہیں) اور دونوں ہاتھوں میں ملا پھر یہ آیت پڑھی: ﴿وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ﴾ (یعنی ایک درخت جو کوہ سیناء کے ہریالے پہاڑ پر پیدا ہوتا ہے' تیل پیدا کرتا ہے اور کھانا کھانے والوں کے لیے سالن ہے) پھر آپ نے اسے اپنے سر اور داڑھی میں لگایا۔

ابن سعد: باخبار حماد بن مسعدہ بتحدیث ابن عون از محمد: عامر بن عبد اللہ عنبری میں اور ایک شخص میں کسی بات پر جھگڑا ہوا عامر نے اس شخص کی والدہ کے کسی عیب کا جو اس میں پایا جاتا تھا طعنہ دیا پھر آپ سے کہا گیا ہمارے خیال میں تو آپ یہ بات اچھی نہیں سمجھا کرتے تھے فرمایا تم میری بہت سی باتوں کے بارے میں یہی خیال رکھتے ہو گے لیکن میں انہیں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔

ابن سعد: باخبار حسن بن موسیٰ بتحدیث شعبہ بن حجاج از حبیب بن شہید بسماع ابو بشر از سہم بن شقیق: میں عامر بن عبد اللہ کے پاس آیا (شعبہ کا قول ہے کہ بعض علماء عبد قیس کہنا ناپسند کرتے ہیں) اور آپ کے دروازے پر بیٹھ گیا آپ غسل کر کے تشریف لائے' میں بولا: میرے خیال میں آپ کو نہانا محبوب ہے فرمایا میں اکثر نہاتا رہتا ہوں' پوچھا: کیسے قدم رنجہ فرمایا' میں بولا حدیث کے لیے اور آپ کو معلوم ہی ہے کہ مجھے حدیث سے محبت ہے۔

ابن سعد: باخبار حسن بن موسیٰ بتحدیث ابو ہلال' بتحدیث محمد بن سیرین: عامر سے کہا گیا: آپ شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ فرمایا میرے پاس عیش نہیں اور نہ میرے پاس مال ہے اس لیے میں کسی مسلمان خاتون کو دھوکا دینا نہیں چاہتا۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل، بتحدیث حماد بن زید، از ایوب از ابی قلابہ: ایک شخص نے عامر سے ملاقات کرنے کے بعد کہا: یہ تم نے کیا کیا (شادی کیوں نہیں کی؟) کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً﴾ (اور ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے اور انہیں بیویاں اور اولاد دی) فرمایا کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ (ہم نے جن اور انسان اپنی عبادت ہی کے لیے پیدا کیے)۔

ابن سعد: باخبار کثیر بن ہشام، بتحدیث جعفر بن برقان، بتحدیث میمون بن مہران: امیر بصرہ نے عامر کے پاس ایک آدمی بھیج کر پچھوایا کہ آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا میں نے عورتوں کو اس لیے نہیں چھوڑا کہ میں ان کے قابل نہیں ہوں (یعنی میں نامرد نہیں ہوں) اور یہ بھی معلوم کرایا کہ آپ پنیر کیوں نہیں کھاتے؟ فرمایا: میں مجوسیوں کے علاقہ میں ہوں کوئی مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے مردار کھایا ہو اور یہ بھی معلوم کرایا کہ آپ امراء کے پاس کیوں نہیں آتے جاتے؟ فرمایا ان کے دروازوں پر ضرورت مند آتے ہیں ان کو بلا کر ان کی ضرورتیں پوری کرو اور غیر ضرورت مندوں کو چھوڑ دو کیونکہ انہیں تمہارے پاس آنے کی ضرورت نہیں۔

ابن سعد: باخبار عتاب بن زیاد، باخبار عبداللہ بن مبارک باخبار عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، بحدیث بلال بن سعد: زیاد کے یا ابن عامر کے پاس عامر کی چغلی کھائی گئی اور کہا گیا کہ اس علاقہ میں ایک شخص ہے جس سے کہا جاتا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ سے بہتر نہ تھے اور وہ اس پر خاموش رہتا ہے اور اس نے شادی نہیں کی، زیاد نے اس کے بارے میں عثمان کو لکھا کہ اسے اونٹ پر سوار کر کے ملک شام بھیج دو۔ عثمان کا خط پڑھ کر زیاد نے عامر کے پاس آدمی بھیج کر معلوم کرایا کہ کیا آپ ہی ہیں جن کے بارے میں اگر کہا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ سے بہتر نہ تھے تو آپ خاموش ہو جاتے ہیں؟ فرمایا اللہ کی قسم میری خاموشی حیرت کی بنا پر ہوتی ہے میری تو آرزو ہے کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیروں کی خاک ہوتا کہ جنت میں داخل ہو جاتا، پوچھا اچھا آپ نے عورتیں کیوں چھوڑ رکھی ہیں؟ فرمایا محض اس وجہ سے کہ شادی کروں گا تو لامحالہ اولاد ہوگی اور جب اولاد ہوگی تو دنیا میرے دل میں گھس آئے گی اور میں دنیا سے اپنا دل خالی رکھنا چاہتا ہوں، پھر زیاد نے آپ کو شام بھیج دیا جب آپ شام پہنچے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے جن کے ساتھ تازہ پھل تھے آپ کو ٹھہرایا اور ایک لونڈی کو یہ ہدایت کر کے کہ آپ کے حال کی مجھے اطلاع دینا آپ کی خدمت کے لیے بھیج دیا آپ صبح صبح نکل جاتے اور لونڈی آپ کو رات کی تاریکی میں دیکھتی، معاویہؓ آپ کے پاس کھانا بھیجتے تو آپ کھانا چھوتے بھی نہ تھے آپ کے پاس روٹی کے سوکھے ٹکڑے تھے جن کو آپ پانی میں بھگو کر کھا لیا کرتے تھے اور وہی پانی پی لیا کرتے تھے پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو جاتے اور رات بھر نماز پڑھتے رہتے تھے حتیٰ کہ صبح کی اذان ہو جاتی پھر نکل جاتے اور لونڈی آپ کو رات کی تاریکی تک نہیں دیکھتی تھی، آخر کار حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین نے جواب میں لکھا: آپ انہیں شام میں پہلے آنے والے اور اخیر میں جانے والے قرار دیں (یعنی ایسا شخص آج تک نہ شام میں کبھی آیا اور نہ شام سے باہر گیا) اور دس غلام اور دس سواریاں دے دیں۔ حضرت معاویہؓ نے یہ خط پڑھ کر آپ کے پاس آدمی بھیجا کہ امیر المومنین نے مجھے لکھا ہے کہ میں آپ کو دس غلام دوں (بولے: میرے اوپر ایک ہی شیطان غالب ہے دس شیطان کس طرح جمع کر سکتا ہوں) اور یہ بھی لکھا ہے کہ دس سواریاں دوں (فرمایا: میرے پاس ایک خچر ہے مجھے ڈر ہے کہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ سے فالتو سواریوں کے بارے میں حساب نہ لے لے۔) اور یہ بھی لکھا

ہے کہ آپ کو شام میں آنے اور جانے کے سلسلہ میں اوّل قرار دوں' فرمایا: اس کی مجھے ضرورت نہیں۔

ابن سعد: بتحدیث بلال بن سعد اس شخص سے (جس نے آپ کو روم کے علاقہ میں دیکھا کہ کبھی اس خچر پر سوار ہو کر گھاٹی سے عبور کر رہے ہیں اور کبھی گھاٹی سے مجاہدوں کو سوار کر کے لے جا رہے ہیں بلال فرماتے ہیں جب آپ کسی غازی کو علیحدہ کر دیتے تو ٹھہر کر باقی رفقاء کو غور سے دیکھتے پھر جب آپ اپنے ہم خیال رفقاء دیکھتے تو فرماتے: دوستو! میں تمہارے ساتھ تین شرطوں کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں اوّل تو یہ کہ میں تمہاری خدمت کروں گا اور تم میں سے کوئی مجھے اپنی خدمت سے روک نہیں سکتا' دوسرے اذان میں ہی دوں گا تم میں سے کوئی مجھے اذان دینے میں روک ٹوک نہ کرے اور میں تم پر حتی الامکان خرچ کروں گا' اگر آپ کے رفقاء ان شرطوں کو مان لیتے تو آپ ان میں شامل رہتے ورنہ ان سے علیحدہ ہو کر دوسروں سے مل جاتے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث جعفر بن سلیمان' بتحدیث سعید جریری: جب عامر جلاوطن کیے گئے اور جانے لگے تو آپ کے احباب واقارب آپ کو رخصت کرنے کے لیے آپ کے پیچھے پیچھے چلنے لگے آپ بار بار فرماتے کہ آپ حضرات تکلیف نہ فرمائیں پھر آپ نے فرمایا میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو' بولے ہماری آپ سے یہی تو خواہش تھی' فرمایا: اے اللہ جس نے میری چغلی کھائی اور مجھ پر جھوٹ بولا اور مجھے میرے شہر سے نکالا اور مجھ میں اور میرے بھائیوں میں تفریق پیدا کی اس کی دولت واولاد میں برکت عطا فرما' اسے تندرست رکھ اور اس کی عمر دراز فرما۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم کلابی' بتحدیث عبدالملک بن نہشلی' بتحدیث نصر بن حسان عنبری' قاضی معاذ بن معاذ عنبری کے دادا از حصین بن ابی الحر عنبری قاضی عبیداللہ بن حسن کے دادا: میں شام گیا اور عامر کے بارے میں پوچھ گچھ کی مجھے بتایا گیا کہ آپ یہاں ایک بڑھیا کے مکان میں رات گزارتے ہیں فرماتے ہیں میں نے اس کے پاس جا کر پوچھا تو وہ بولی: عامر اس پہاڑ کے دامن میں دن رات نماز پڑھتے رہتے ہیں اگر آپ ان سے ملنا چاہتے ہیں تو ان کے افطار کے وقت آنا' آخر کار میں افطار کے وقت آپ کے پاس پہنچا اور آپ کو سلام کیا آپ نے مجھ سے اس شخص کی طرح باتیں کیں جو کسی سے کل ہی ملا ہو اور اپنی قوم کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا کہ ان میں سے کون زندہ ہے اور کون فوت ہو گیا' اور نہ مجھے کھانے کو کہا' میں بولا: عامر! مجھے تم پر حیرت ہے' فرمایا: حیرت کی کیا بات دیکھی' میں بولا: میں نے تم سے اتنی مدت کے بعد ملاقات کی اور تم نے مجھ سے اس طرح باتیں کیں جیسے کل ہی ملاقات کی ہو' فرمایا: میں آپ کو نیک سمجھتا ہوں پھر میں آپ کی زندگی کا کون سا گوشہ ٹٹولتا۔ میں: آپ نے مجھ سے اپنی قوم کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا کہ کون زندہ ہے اور کون اللہ کو پیارا ہو گیا حالانکہ آپ کو ان میں میرا مقام معلوم ہی ہے۔ آپ: میں آپ سے ان لوگوں کے بارے میں نہیں پوچھتا کہ ان میں سے جو فوت ہو گیا سو فوت ہو گیا اور جو فوت نہیں ہوا وہ عنقریب فوت ہو جائے گا' میں: اور آپ نے مجھے کھانے کے لیے بھی نہیں پوچھا۔ آپ: آپ امراء کا کھانا کھاتے ہیں اور میرا یہ کھانا موٹا جھوٹا ہے یا (فرمایا) بدمزا ہے' پھر اس کے بعد میں مسجد میں گیا تو آپ کو کعب کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا دونوں کے درمیان تورات رکھی ہوئی تھی اور کعب اسے پڑھ رہے تھے پھر جب کسی پسندیدہ آیت کو پڑھتے تو عامر کو اسے وضاحت کے ساتھ سمجھا دیتے پھر کعب کسی ایسے حرف پر پہنچے جو راء یا زاء کی طرح تھا' پوچھا: ابوعبداللہ جانتے ہو یہ کیا ہے؟ بولے: نہیں' فرمایا: یہ رشوت ہے' میں اسے اللہ کی کتاب میں پاتا ہوں رشوت سے

آنکھوں کی روشنی جاتی رہتی ہے اور دلوں پر مہر لگ جاتی ہے۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم' بتحدیث جعفر بن سلیمان از مالک بن دینار: جب کعب نے عامر کو ملک شام میں دیکھا تو پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: عامر عنبری بصری ہیں' کعب بولے: یہ اس امت کے راہب ہیں۔

ابن سعد: باخبار اسحٰق بن ابی اسرائیل' باخبار عمرو بن عاصم' بتحدیث سلیمان بن مغیرہ' بتحدیث ایوب سختیانی' جب وہ جماعت شام کی طرف لے جائی گئی تو اس میں مذعور' عامر اور صعصعہ تھے پھر جب ان کی براءت ثابت ہو گئی تو انہیں وطن واپس جانے کا حکم مل گیا لیکن کوئی تو واپس چلا گیا اور کوئی شام ہی میں مقیم ہو گیا مقیم ہونے والوں میں مذعور و عامر تھے اور واپس ہونے والوں میں صعصعہ بن صوحان تھے۔

ابن سعد: باخبار احمد بن ابراہیم عبدی' بتحدیث ابوالولید شیبانی' بتحدیث مخلد: میں نے سنا کہ واصل نے ذکر کیا کہ (ایک دفعہ) عامر نے لوگوں کے ساتھ مل کر جہاد کیا مسلمان ایک جگہ ٹھہرے لیکن عامر چلے گئے اور ایک گرجہ میں ٹھہرے اور ایک شخص کو ہدایت فرما گئے کہ گرجہ کے دروازے پر کھڑے رہو تا کہ میرے پاس کوئی آئے نہیں پھر وہ شخص آ کر بولا: امیر اجازت مانگ رہے ہیں آپ نے اجازت دے دی جب امیر آپ کے قریب پہنچے تو عامر نے ان سے کہا میں آپ سے (اللہ کا واسطہ دے کر اور اللہ کو یاد دلا کر کہتا ہوں کہ آپ مجھے دنیا کی رغبت یا آخرت سے نفرت نہ دلائیں۔

ابن سعد: باخبار احمد بن ابراہیم عبدی' بتحدیث سعید بن عامر از اسماء بن عبید: عامر ایک لشکر میں شریک تھے' مجاہدوں کو دشمن کے کسی بڑے شخص کی ایک لڑکی ہاتھ لگی اور عامر کے سامنے اس کی تعریف کی گئی آپ نے کہا اسے مجھے ہبہ کر دو کیونکہ میں بھی تو مرد ہوں یہ سن کر مجاہد خوش ہوئے اور وہ دوشیزہ آپ کو ہبہ کر دی گئی آپ نے اس پر قبضہ کر کے فرمایا جا میں نے تجھے اللہ کی رضا کے لیے آزاد کر دیا' لوگ بولے: عامر! اگر تم اتنی اتنی رقم لے کر آزاد کرتے تو کر سکتے تھے' فرمایا میں اپنا حساب اپنے رب سے کر لوں گا۔

ابن سعد: باخبار احمد بن ابراہیم عبدی' بتحدیث اسود بن سالم' بتحدیث حماد بن زید از سعید جریری' ایک شخص نے رحمت عالم ﷺ کو خواب میں دیکھا' عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے لیے دعائے مغفرت فرمائیے فرمایا: تمہارے لیے دعائے مغفرت عامر کریں گے کہتے ہیں یہ خواب دیکھ کر عامر کے پاس گیا اور آپ سے اپنا خواب بیان کیا خواب سن کر عامر زار و زار رونے لگے۔

ابن سعد: باخبار احمد بن ابراہیم عبدی از عبیداللہ بن ثور بحدیث سعید بن زید از سعید جریری از مضارب بن حزن تمیمی: ہم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ہم نے جو علماء کا وفد تمہارے پاس بھیجا تھا وہ کیسا تھا؟ بولے وہ تعریفوں کے پل توڑتے تھے' جھوٹ لے کر آتے اور دھوکا کے ساتھ نکل جاتے لیکن ایک شخص اس سے مستثنیٰ تھا ہم نے کہا امیر المومنین وہ کون تھا؟ فرمایا: وہ عامر تھا۔

ابن سعد: باخبار احمد بن ابراہیم' بتحدیث سہل بن محمود' بتحدیث سفیان از ابو موسیٰ: جب عامر نے باہر جانے کا ارادہ کیا تو مطرف کو سلام کرنے کے لیے ان کے دروازے پر پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا' مطرف نے اپنی خادمہ سے کہا: دیکھ کر آ' کون ہیں؟ خادمہ نے کہا: عامر ہیں مطرف نکل کر آئے عامر نے انہیں سلام کیا اور چلے گئے پھر جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو عامر نے دوبارہ آ کر دروازہ کھٹکھٹایا مطرف نے اپنی خادمہ سے کہا' دیکھ کر آ' کون ہیں؟ خادمہ نے کہا: عامر ہیں۔ مطرف نے دروازے پر آ کر پوچھا میرے ماں

باپ آپ پر قربان دوبارہ کیسے قدم رنجہ فرمایا' بولے: اللہ کی قسم! آپ کی محبت مجھے پھر آپ کے پاس لے آئی' مطرف نے آپ کو سلام کیا اور آپ کو رخصت کیا آپ تشریف لے گئے غرضیکہ آپ فرطِ محبت کی وجہ سے مطرف کے پاس تین بار آئے۔

ابن سعد: باخبار احمد بن ابراہیم' بتحدیث بشیر بن عمر زہرانی' بتحدیث ہمام از قتادہ: ایک دن مرض الموت میں عامر رونے لگے پوچھا گیا: کیوں روتے ہو؟ فرمایا: میں موت سے ڈر کر یا دنیا کی حرص کی وجہ سے نہیں روتا' میں تو اس لیے روتا ہوں کہ اب مجھے گرمی کے دنوں میں (روزے کی حالت میں) شدت پیاس اور جاڑے کی راتوں میں تہجد نصیب نہ ہوگا۔

ابن سعد: باخبار احمد بن ابراہیم' بتحدیث عبدالصمد بن عبدالوارث' بتحدیث ابو ہلال بتحدیث حمید بن ہلال از عامر: دنیا چار باتوں کا مجموعہ ہے' نیند' مال' عورت اور طعام دوسے تو میرا نفس محفوظ رہا' مال کی تو مجھے ضرورت ہی لاحق نہیں ہوئی اور عورت کے بارے میں مجھے معلوم ہی نہیں ہوا کہ عورت ہے یا دیوار اور دو (کھانے اور نیند) کے بغیر چارا ہی نہ تھا ان دوسے میں نے ضرور فائدہ اٹھایا اللہ کی قسم میں ان دونوں کو بھی مقدور بھر دفع کرتا رہتا ہوں آپ رات کو دن قرار دیتے اور رات بھر نماز پڑھتے رہتے اور دن کو رات قرار دیتے اور روزہ رکھتے اور تھوڑی سی دیر کے لیے سو بھی جاتے۔

ابو العالیہ ریاحی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام رفیع ہے آپ کو بنی ریاح کی ایک عورت نے بطور سائبہ کے آزاد کیا تھا۔ ابن سعد: باخبار عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن زید از شعیب بن حجاب از ابو العالیہ! مجھے ایک عورت نے خرید کر آزاد کرنا چاہا لیکن اس کے چچازاد بھائیوں نے اس سے کہا کہ تم اسے آزاد کر دو گی تو یہ کوفہ چلا جائے گا اور تم سے بالکل کٹ جائے گا' پھر وہ خاتون مجھے مسجد کے ایک حصہ میں لائیں اگر میں چاہوں تو اس جگہ آپ کو لا کر کھڑا کر دوں اور انہوں نے کہا تو سائبہ ہے یعنی میں نے تجھے آزاد کر دیا اب میں تیری وارث نہ بنوں گی اور تیری طرف سے دیت دوں گی۔ ابو العالیہ اپنے تمام مال کی وصیت فرما گئے تھے۔

ابن سعد: باخبار حجاج بن نصیر' بتحدیث ابو الخلدہ از ابو العالیہ: میں نے چاندی یا سونا یا مال چھوڑا ہے اس میں سے ایک تہائی اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے' ایک تہائی آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جائے اور ایک تہائی مسلمان فقراء میں بانٹ دیا جائے اور میری بیوی کا حق بھی دیا جائے' ابو خلدہ: کیا آپ کے لیے یہ جائز ہے آپ کا مولیٰ کہاں گیا؟ بولے اس کے بارے میں بھی سن لو میں ایک دیہاتی خاتون کا جس کے بیٹے تھے غلام تھا' وہ جمعہ کے دن میرے سامنے آ کر بولیں: بیٹا کہاں جا رہے ہو؟ میں بولا مسجد میں بولیں کس مسجد میں؟ میں نے کہا جامع مسجد میں' کہنے لگیں اچھا تو چلو آخر کار میں ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہو گیا اور ہم نے امام کو منبر پر پایا انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا یا اللہ اسے میں تیرے پاس ذخیرہ بنا کر رکھتی ہوں اے مسجد والو گواہ رہو اس کو میں نے اللہ کے لیے سائبہ کر کے چھوڑ دیا اب کسی کے لیے اس پر بجز معروف راہ کے کوئی راہ نہیں اور مجھے چھوڑ کر چلی گئی پھر ہم نے ایک دوسرے کو نہیں دیکھا۔ ابو العالیہ: سائبہ وہ آزاد کردہ غلام ہوتا ہے جسے اللہ کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے اور اسے اختیار ہوتا ہے کہ جہاں چاہے رہے۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن ہیثم و یحییٰ بن خلیف' بتحدیث ابو خلدہ بسماع ابو العالیہ: ہم مملوک غلام تھے بعض ہم میں سے اپنے سید کو روزانہ پیسے ادا کیا کرتا تھا اور بعض خدمت کیا کرتا تھا اور ہم نے روزانہ قرآن ختم کیا لیکن یہ بڑی محنت کا کام تھا پھر ہم دو دن

میں قرآن ختم کرنے لگے اس میں بڑی محنت کرنی پڑتی تھی پھر ہم تین دن میں ختم کرنے لگے اب بھی کافی محنت ہوتی تھی اور ہم اس سلسلہ میں آپس میں ایک دوسرے سے تبادلہ خیالات کیا کرتے تھے پھر ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملے انہوں نے ہمیں ہدایت فرمائی کہ ہم ہر جمعہ یا ہر سات دن میں ختم کیا کریں اب ہمیں زیادہ محنت کرنی نہیں پڑتی تھی اور آرام سے نماز بھی پڑھ لیتے تھے اور سو بھی جاتے تھے۔

ابن سعد: باخبار عبدالصمد بن عبدالوارث بتحدیث ہمام' بتحدیث قتادہ از ابوالعالیہ: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دس سال بعد محکم پڑھیں' حق تعالیٰ نے مجھے دو نعمتوں سے نوازا' نہ معلوم ان میں سے کون سی نعمت افضل ہے' اللہ تعالیٰ نے مجھے سعادت اسلام نصیب فرمائی اور اس نے مجھے خارجی نہیں بنایا۔

ابن سعد: باخبار یحییٰ بن خلیف بن عقبہ باخبار ابوخلدہ از ابوالعالیہ: میں مملوک تھا اور اپنی سیدہ کی خدمت کیا کرتا تھا پھر میں نے قرآن پاک کی اور عربی کتابت کی تعلیم حاصل کر لی۔

ابن سعد: باخبار ابوقطن عمرو بن ہیثم بتحدیث ابوخلدہ از ابوالعالیہ: ہم بصرہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایتیں سنا کرتے تھے لیکن ہمارے دل مطمئن نہ ہوئے حتیٰ کہ ہم مدینہ پہنچے اور روایتیں اہل مدینہ کی زبانوں سے سن لیں۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین بتحدیث ابوخلدہ بحدیث ابوالعالیہ: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کثرت سے سنتا تھا **اللّٰھم عافنا واعف عنا** (یا اللہ ہمیں عافیت عطا فرما اور ہمارے گناہ معاف فرما)۔

ابن سعد: باخبار یحییٰ بن خلیف' بتحدیث ابوخلدہ: ابوالعالیہ نے اپنا ایک غلام آزاد کیا تو یہ تحریر لکھ دی یہ وہ ہے جسے ایک مسلمان شخص نے آزاد کیا اس نے ایک نوجوان غلام اللہ کی رضا کے لیے بطور سائبہ کے آزاد کیا لہٰذا بجز معروف راہ کے اس پر کسی کے لیے راہ نہیں۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین' بتحدیث ابوخلدہ از ابوالعالیہ: میں نے ساٹھ یا ستر سال سے اپنے عضو مخصوص کو سیدھے ہاتھ سے نہیں چھوا۔

ابن سعد: باخبار ہشام' ابوالولید طیالسی' بتحدیث ابوعوانہ از قتادہ از ابوالعالیہ: نہ معلوم مجھ پر دو نعمتوں میں سے کون سی نعمت افضل ہے' سعادت اسلام یا خارجی نہ ہونا۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم' بحدیث سلام بن مسکین' بتحدیث محمد بن واسع از ابوالعالیہ ریاحی: نہ معلوم مجھ پر دو نعمتوں میں سے کون سی نعمت افضل ہے وہ نعمت جب اللہ نے مجھے برائی سے چھڑا کر ہدایت اسلام عطا فرمائی یا وہ نعمت جب اللہ نے مجھے خارجی ہونے سے نجات عطا فرمائی۔

ابن سعد: بتحدیث یحییٰ بن خلیف' بتحدیث ابوخلدہ بقول ابوالعالیہ: میں عہد علی و معاویہ رضی اللہ عنہما میں جوان تھا اور مجھے لڑائی سے عمدہ کھانے سے بھی زیادہ دلچسپی تھی پھر میں خوب تیاری کر کے دونوں جماعتوں کے پاس آیا میں نے بالمقابل دو قطاریں دیکھیں جن کے دونوں کنارے دیکھے نہ جاتے تھے اور دونوں گروہ اللہ اکبر کے نعرے لگانے والے اور لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والے تھے آخر کار

میں نے دل میں سوچا کہ میں ان میں سے کس کو کافر قرار دوں اور کس کو مومن یا اسے جس نے مجھے لڑائی پر مجبور کیا؟ آخر کار شام کو میں واپس آ گیا اور انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا۔

ابن سعد: باخبار یحییٰ بن خلیف بتحدیث ابوخلدہ از ابوالعالیہ: میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اس وقت آپ بصرہ کے امیر تھے آپ نے مجھے اپنے ہاتھ سے کھینچ لیا حتیٰ کہ میں تخت پر آپ کے پاس جا بیٹھا ایک تمیمی بولا: یہ تو آزاد کردہ غلام ہے' میرا کرتے' چادر اور پگڑی تینوں کپڑے پندرہ درہم کی قیمت کے تھے۔

ابوالخلدہ: میں نے پوچھا کس طرح آپ گذارا کیا کرتے تھے؟ بولے میں بارہ درہم کا سوتی رازی کپڑا خرید لیا کرتا تھا اور اسے پھاڑ کر ایک کرتہ اور ایک پگڑی بنا لیا کرتا تھا اور مجھے تین درہم کا تہہ بند کافی تھا جسے کرتے کے نیچے پہن لیا کرتا تھا ہاں چادر عمدہ رکھا کرتا تھا جس کی قیمت بیس یا تیس درہم تک پہنچ جایا کرتی تھی۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین' بتحدیث ابوخلدہ: میں نے ابوالعالیہ پر شلوار دیکھی' میں نے کہا: آپ اور شلوار' یہ کیا؟ فرمایا یہ بھی مردوں کا ایک کپڑا ہے اور اس میں پردہ خوب ہے۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم' بتحدیث ابوخلدہ بسماع ابوالعالیہ: اگر میں کسی صراف یا عشر وصول کرنے والے کے دروازہ سے گزروں تو اس کے برتن سے پانی بھی نہ پیوں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم و عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از شعیب بن حبحاب: ابوالعالیہ آتے تھے اور فرماتے تھے گھر میں جو کچھ موجود ہے ہمیں وہی کھلا دو ہمارے لیے بازار سے خریدنے کی زحمت نہ اٹھانا۔ ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم باخبار ابوخلدہ بسماع ابوالعالیہ: ایک دفعہ ابوامیہ عبدالکریم مجھ سے ملنے آئے آپ کمبل کے کپڑوں میں ملبوس تھے' میں بولا: یہ تو پادریوں کی ہیئت ہے مسلمان جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو اچھا لباس پہن کر ملتے ہیں۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید بتحدیث ابومخلد مہاجر از ابوالعالیہ: میں نے پہلے دن حجاج کی طرح نماز پڑھی (یعنی جمعہ کی نماز کے بعد اس کی طرف بیٹھ کر) پھر اللہ نے اسے مجھ سے اندھا بنا دیا میں نے حجاج کے پیچھے نماز پڑھی حتیٰ کہ مجھے اللہ کا خوف محسوس ہوا اور جب اس کے پیچھے نماز چھوڑ دی تو اس وقت بھی اللہ سے ڈر لگا۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن زید از ابومخلد مہاجر بسماع ابوالعالیہ: اگر تم کسی شخص سے یہ سنو کہ وہ کہتا ہو میں اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں اور اللہ کے لیے میں بغض رکھتا ہوں تو اس کی اقتدا نہ کرو۔

ابن سعد: باخبار منہال بن بحر قشیری' بتحدیث ابوخلدہ: میں ابوالعالیہ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں آپ کا غلام ایک رومال لایا جس میں مصری تھی رومال بندھا تھا اور اس پر مہر لگی ہوئی تھی آپ نے مہر توڑ کر غلام کو دس ڈلیاں دیں اور فرمایا اگر غلام چراتا تو دس ڈلیوں سے زیادہ نہیں چراتا ہمیں حکم تھا کہ ہم قاصد اور خادم کو کوئی چیز دیں تو اس پر مہر لگا دیں تاکہ ان کے بارے میں بدگمانی نہ ہو۔

ابن سعد باخبار یحییٰ بن خلیف بتحدیث ابوخلدہ: میں نے ابوالعالیہ کے لیے ایک غلام خریدا لیکن ابوالعالیہ نے اسے نہیں خریدا جب تک اس کے محصول میں دو درہموں کے اضافہ کی شرط نہیں لگوا لی۔

ابن سعد: باخبار یحییٰ بن خلیف بتحدیث ابوخلدہ بقول ابوالعالیہ: ہم اسے بہت بڑا گناہ سمجھا کرتے تھے کہ انسان قرآن سیکھ کر اس سے سو جائے حتیٰ کہ اسے بھول جائے اور اس میں سے کچھ نہ پڑھے۔

ابن سعد: باخبار یحییٰ بن خلیف، بتحدیث ابوخلدہ: ایک دفعہ میں ابوالعالیہ کے پاس گیا آپ میرے لیے کھانا لائے جس میں ساگ تھا فرمایا کھاؤ کیونکہ یہ وہ ساگ نہیں جس میں ہمیں کوئی ڈر ہو۔ یہ میرے بھائی انس بن مالک نے اپنے کھیت میں سے بھیجا ہے، میں بولا ساگ ساگ میں کیا فرق ہے؟ فرمایا ساگ گندی جگہ بھی اُگ آتا ہے، جانتے ہو گندی جگہ کیا ہے؟ میں بولا کیا، فرمایا جہاں بول و براز اور حیض والے کپڑے پڑتے ہیں۔

ابن سعد: باخبار یحییٰ بن خلیف وعفان بن مسلم بن ابراہیم، بتحدیث ابوخلدہ: ابوالعالیہ نے اپنی ایک لونڈی آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا میں نے اس لونڈی سے پوچھا کہ ابوالعالیہ صدقۂ فطر کس طرح ادا کیا کرتے تھے؟ بولی اپنی طرف سے تو ایک بورا دیا کرتے تھے اور ہم سب کی طرف سے دو دو مکوک (ایک مکوک ڈیڑھ صاع کا ہوتا ہے)۔

ابن سعد: باخبار یحییٰ بن خلیف بتحدیث ابوخلدہ: ابوالعالیہ اپنے مال کا صدقہ مدینہ میں بھیج دیا کرتے تھے کہ آلِ نبی کو دے دیا جائے تا کہ وہ مستحق حضرات کو دے دیں۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین، بتحدیث ابوخلدہ: ابوالعالیہ کا کفن بکر بن عبداللہ کے پاس رہتا تھا جس میں کفوں والا گھنڈی دار ایک کرتہ بھی تھا جس کو آپ ہر چوبیسویں تاریخ کو اور رمضان کی دوسری تاریخ کو پہنا کرتے تھے پھر واپس کر دیا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار یحییٰ بن خلیف بتحدیث ابوخلدہ: میں نے دیکھا بیماری میں ابوالعالیہ فرش پر بیٹھتے تھے اور گدے پر سجدہ کرتے تھے۔

ابن سعد: (سند حسب سابق) جب ابوالعالیہ نے بیماری میں وصیت کی تو میں موجود تھا آپ کے حسن کے پاس کچھ درہم تھے فرمایا ان سے خرید لو کیونکہ میں درہم کا چھوڑنا مکروہ سمجھتا ہوں۔

ابن سعد (سند حسب سابق) ابوالعالیہ نے تندرستی میں ۷ بار وصیت کی اور اس کی ایک مدت مقرر کی اور جب مدت ختم ہو جاتی تو آپ بقید حیات ہوتے پھر آپ چاہتے تو وصیت نافذ فرما دیتے ورنہ لوٹا لیتے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از شعیب بن حجاب: ابوالعالیہ کی اندرونی آستین لومڑی کے چمڑے کی تھی جب آپ نماز پڑھتے تو اسے اپنی آستین میں چھپا لیا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ بتحدیث عاصم احول: ابوالعالیہ نے مورق عجلی کو وصیت کی کہ ان کی قبر پر کھجور کی دو تازہ ٹہنیاں گاڑ دی جائیں مورق عجلی کہتے ہیں: بریدہ اسلمی نے بھی یہی وصیت کی تھی، بریدہ خراسان میں فوت ہوئے اور کھجور کی تازہ شاخیں جوالق حمار سے ملیں اور آپ کو دفن کرنے کے بعد وہ آپ کی قبر پر گاڑ دی گئیں۔ ابن سعد: بقول حجاج، بقول شعبہ: رفیع (ابوالعالیہ) نے علی رضی اللہ عنہ کو پایا مگر ان سے سماع نہیں کیا۔ غیر شعبہ: آپ کا سماع حضرت علی اور حضرت ابی بن کعب اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے، آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں۔

ابوامیہ رحمۃ اللہ علیہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام:

آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کتابت کرالی تھی' آپ کا نام عبدالرحمٰن ہے آپ مبارک بن فضالہ کے دادا ہیں۔ ابن سعد: باخبار فضل بن دکین بتحدیث اسرائیل از عبدالملک بن ابی بشیر بحدیث فضالہ بن ابی امیہ از ابوامیہ (ابوامیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے چند معین اوقیوں (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) پر کتابت کی اور مجھے ان کی قسطیں مقرر فرما دیں پھر جب آپ تحریر لکھ چکے تو آدمی بھیج کر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے دوسو درہم اُدھار منگوائے اور مجھے دے دیئے میں بولا: انہیں میری قسط میں کاٹ لیجئے مگر آپ نے انکار کر دیا پھر میں نے دوتین سال تک کوئی قسط ادا نہیں کی پھر میں آپ کے پاس ایک چادر لے کر آیا اور کہنے لگا اسے بچھانے کے لیے لے لیجئے آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا اس سے اپنی قسطوں میں مدد لو میں نے آپ سے درخواست کی کہ میرے لیے اپنے حکام کو لکھ دیجئے آپ نے میری درخواست مسترد کرتے ہوئے فرمایا جاؤ جو وسعت لوگوں کے لیے ہے تمہارے لیے بھی ہے میں نے واپس آ کر عکرمہ سے واقعہ بیان کیا' فرمایا: اللہ کی قسم یہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے و آتوھم من مال اللّٰہ الذی اعطاکم یعنی اللہ کے مال میں سے جو اس نے تمہیں دیا ہے' انہیں دو۔

ابن سعد: باخبار قبیصہ بن عقبہ' بتحدیث سفیان از عبدالملک بن ابی بشیر بحدیث فضالہ بن ابی امیہ از ابوامیہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کتابت کی پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے اپنا عطیہ آنے تک دوسو درہم ادھار لے کر ان سے میری امداد کی' میں نے یہ بات عکرمہ سے بیان کی: فرمایا آپ نے و آتوھم من مال اللّٰہ الذی اعطاکم پر عمل کیا۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین بتحدیث عیسیٰ بن یحییٰ خزاعی بسماع عکرمہ: میرا خیال ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام ابوامیہ سے کتابت کی پھر جب قسط کی مدت آئی تو آپ قسط لے کر اس کے پاس گئے اور کہا ابوامیہ یہ قسط لے کر اس سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ تمہاری قسطوں میں حصہ دار نہ بنوں ابوامیہ نے قسط لے لی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بالا آیت پڑھی عکرمہ کا زعم ہے کہ یہ پہلی قسط ہے جو اسلام میں ادا کی گئی ہے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم باخبار مبارک بن فضالہ بحدیث والدہ از والداز دادا' اور بحدیث عبیداللہ حجدری از والداز دادا' اور بحدیث میمون از جابان میرے چچا سے' میرے دادا سے' میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مکاتبت کی درخواست کی' پوچھا: کتنی رقم دو گے؟ میں بولا: سواوقیہ' آپ نے رقم بڑھوائی نہیں اور اسی پر تحریر لکھ دی اور آپ نے اپنے مال میں سے مجھے فوراً کچھ دینا چاہا لیکن اس وقت آپ کے پاس کچھ نہ تھا آخر کار آپ نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آدمی بھیجا کہ میں نے اپنے غلام سے کتابت کرلی ہے اور میں اسے کچھ مال اپنے مال میں سے فوراً دینا چاہتا ہوں لہٰذا کچھ آنے تک مجھ دوسو درہم اُدھار دے دو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو دوسو درہم بھیج دیئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ درہم اپنے سیدھے ہاتھ میں لیے اور مذکورہ بالا آیت پڑھی اور فرمایا یہ رقم لے لو اللہ تعالیٰ تم کو اس میں برکت عطا فرمائے' فرماتے ہیں اللہ نے مجھے ان میں برکت دی میں اس سے آزاد ہوا اور مجھے اس سے بہت مال ملا پھر میں نے آپ سے درخواست کی کہ مجھے عراق جانے کی اجازت دے دیجئے فرمایا جب میں نے تم سے کتابت کرلی تو اب تم جہاں چاہو جاؤ (فرماتے ہیں) مجھ سے ان غلاموں نے کہا جن سے ان کے مالکوں نے کتابت کر رکھی تھی کہ

ہمارے واسطے امیر المومنین سے کہو کہ امیر المومنین امیر عراق کو ایک خط لکھ کر ہمیں دے دیں جس کی وجہ سے ہماری عزت کی جائے مجھے معلوم تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو نہیں مانیں گے اس لیے میں اپنے دوستوں سے شرما گیا لیکن پھر بھی میں نے اس سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بات چیت کی تو آپ نے غصہ ہو کر مجھے ڈانٹا اللہ کی قسم اس سے پہلے نہ آپ نے مجھے کبھی برا بھلا کہا تھا اور نہ کبھی ڈانٹا تھا' فرمایا: کیا تو لوگوں پر ظلم کرنا چاہتا ہے' میں بولا: نہیں' فرمایا: تو ایک مسلمان ہے تیرے لیے وہی گنجائش ہے جو ایک مسلمان کے لیے ہے فرماتے ہیں پھر میں عراق آیا اور مجھے مال ملا اور بہت فائدہ ہوا اور میں نے آپ کو ایک دری اور ایک غالیچہ بطور ہدیہ کے دیا آپ ان کی مجھ سے تعریف کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ عمدہ ہیں' میں بولا: امیر المومنین! یہ میرا آپ کے لیے ہدیہ ہے' فرمایا: ابھی تمہاری کتابت کی کچھ رقم باقی ہے انہیں بیچ کر ان کی قیمت سے فائدہ اٹھاؤ اور آپ نے انہیں قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

سیرین انصاری رحمۃ اللہ علیہ' انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام:

آپ کو کتابت سے آزاد کیا گیا تھا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون باخبار ہشام بن حسان از محمد بن سیرین: سیرین کی کنیت ابو عمرہ تھی ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون باخبار سعید بن ابی عروبہ از قتادہ از انس بن مالک: مجھ سے سیرین نے مکاتبت کی درخواست کی لیکن میں نے منظور نہیں کی پھر سیرین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جا کر ذکر کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کتابت کر دو آخر کار میں نے کتابت کا معاملہ کر لیا۔

ابن سعد: باخبار محمد بن حمید عبدی از قتادہ: سیرین نے ابو محمد انس بن مالک سے کتابت کا سوال کیا' انس رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انس پر درہ اٹھایا اور فرمایا ہاں ان سے کتابت کا معاملہ کر لو آخر کار انس نے کتابت کا معاملہ کر لیا۔

ابن سعد: باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث محمد بن عمرو بسماع محمد بن سیرین: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار درہم پر کتابت کا معاملہ طے کیا تھا میں نے انہیں یہ ساری رقم ادا کر دی۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل و عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید از عبید اللہ بن ابو بکر بن انس: ہمارے پاس سیرین کی مکاتبت کی یہ وہ دستاویز ہے جو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے جوان سیرین کو کتابت کے معاملہ میں اتنے ہزار پر اور دو غلاموں پر جو اس کا کام انجام دیں گے لکھ کر دی' فرماتے ہیں سیرین لوہار تھے۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد: سیرین کی مکاتبت کے سلسلہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک سرخ چمڑے پر تحریر لکھ دی تھی جو ہمارے پاس ہے یہ وہ ہے جس پر انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے جوان سیرین سے کتابت کا دس ہزار درہم پر اور دس مزدوروں پر معاملہ کیا' تحریر میں اسی طرح ہے' سالانہ ہزار درہم اور ایک مزدور دینا ہوگا۔ بکار: مہر کی مٹی دستاویز کے وسط میں چسپاں تھی اور مٹی کے چاروں طرف تحریر تھی۔

ابن سعد: باخبار معاذ بن معاذ عنبری بتحدیث علی بن سوید بن منجوف بتحدیث انس بن سیرین از سیرین: مجھ سے انس نے بیس ہزار درہم پر کتابت کی میں تستر کے میگزین کے پاس تھا میں نے پرانا سامان خرید لیا اس میں مجھے فائدہ ہوا پھر میں انس کے پاس

پوری رقم لے کر آیا لیکن آپ نے یک مشت رقم نہیں لی اور کہا قسط وار ادا کرتے رہو آخر کار میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر آپ سے ذکر کیا فرمایا اچھا وہ آپ ہیں آپ نے مجھے کپڑوں کے ساتھ دیکھا تھا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی میں بولا جی ہاں' انس میراث کے خواہشمند ہیں پھر آپ نے میرے حق میں انس کو لکھا کہ ان سے یکمشت رقم لے لو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے لے لی۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد بحدیث محمد: سیرین نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ میں لنگڑا ہوں اور میرے پاس تین عورتیں ہیں' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب میں لکھا کہ تم میرے پاس مدینہ منورہ آ جاؤ میں اپنی بھتیجی براء بن مالک کی بچی سے تمہاری شادی کرا دوں گا کیونکہ وہ بچی میرے ہی پاس ہے پھر انس رضی اللہ عنہ نے اپنی بچی حفصہ سے پوچھا کہ سیرین نے جو لکھا ہے اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ بولی ابا جان قبول کر لیجئے اللہ تعالیٰ آپ کے شرف و سیادت میں مزید اضافہ فرمائے گا' بچی کی والدہ بھی تشریف فرما تھیں انہیں ڈانٹ کر بولیں: اللہ تجھے جوان نہ کرے' اپنے والد سے یہ بات کہہ رہی ہے؟

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث وہیب بتحدیث ایوب از محمد بحدیث ام حفصہ: جب سیرین نے مجھ سے شادی کی تو سات دن تک مدینہ والوں کی دعوت میں شامل ہونے والوں میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی تھے لیکن آپ کا روزہ تھا ہاں آپ نے دعا کی۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن سلمہ از ایوب و ہشام و حبیب بن شہید از محمد بن سیرین: میرے والد سیرین نے مدینہ میں سات دن ولیمہ کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مدعو کیا اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو بھی بلایا آپ کا روزہ تھا آپ نے ان کے لیے اللہ سے خیر و برکت کی دعائیں مانگی۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن سیرین: سیرین کے متعدد لونڈیوں سے ۲۳ بچے ہوئے۔ محمد بن سعد: میں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے پوچھا: محمد بن سیرین کی اصل کہاں سے تھی؟ فرمایا: عین التمر کے قیدیوں سے۔ سیرین انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ محمد بن سعد کہتے ہیں میں نے بعض کہنے والوں سے یہ بھی سنا ہے کہ سیرین جرجرایا کے تھے' میرے خیال میں انہیں جس نے جرجرایا کا بتایا ہے اسے وہم ہے جرجرایا میں تو سیرین کی زمین تھی۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد بخبر محمد: سیرین نے یہ زمین جرجرایا کے' دیہات میں خرید لی تھی پھر یہ محمد اور ان کے بھائی یحییٰ کے قبضہ میں رہی اور وہ اس کی آمدنی سے فائدہ اٹھاتے رہے اس میں ایک باغ انگوروں کا بھی تھا لوگوں نے اس سے شراب بنانے کا ارادہ کیا محمد نے کہا ایسا نہ کرو تازہ انگور فروخت کر دو' بولے: خرچ پورا نہ ہوگا فرمایا اچھا تو منقے بنا لو' بولے اس کے منقے بنتے نہیں آخر کار آپ نے انگور کٹوا کر پانی میں ڈلوا دیئے اور چلے گئے۔

کہتے ہیں: سیرین ایک مشہور آدمی تھے آپ قدرے حدیثیں بھی روایت کرتے ہیں۔ بکار بن محمد' سیرین نے تنوں سے جو بیٹھک بنائی تھی وہ میں نے دیکھی ہے میں نے ان میں سے چالیس تنے ہر تنہ ایک ایک دینار کا فروخت کیا ہے۔

ارطبان رحمۃ اللہ علیہ' مولیٰ عبداللہ:

ابن درہ بن سراق مزنی آپ عبداللہ بن عون بن ارطبان کے دادا ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ ابن سعد:

باخبار سلیمان بن حرب' بتحدیث حماد بن زید از ابن عون بحدیث از عون از ارطبان: میں نے آزاد ہو کر مال کمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر آیا پوچھا: کیا ہے؟ میں نے کہا: میرے مال کی زکوٰۃ ہے' پوچھا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں بولا: جی ہاں' فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے مال میں برکت عطا فرمائے' میں بولا: امیر المومنین اور میری اولاد میں بھی' پوچھا: تمہارے اولاد ہے' میں نے کہا ہو جائے گی' فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے مال میں اور تمہاری اولاد میں برکت عطا فرمائے۔

ابو رافع رحمۃ اللہ علیہ صائغ (سنار):

آپ مدنی ہیں پھر بصرہ میں جا بسے تھے لہٰذا اہل بصرہ آپ سے راوی ہیں اور اہل مدینہ آپ سے ایک روایت بھی نہیں کرتے کیونکہ آپ پرانے زمانہ سے مدینہ سے چلے گئے تھے آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ سے راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔

ابن سعد: باسحٰق بن یوسف ازرق از ہشام از حسن بقول ابو رافع: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے دو سال تک نماز پڑھی اور جماعت کے ساتھ رکوع کے بعد قنوت کی۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل' بتحدیث محمد بن ابی بکر' ابو غاضرہ عنزی: اس اثناء میں کہ میں حرمت والی مسجد میں تھا کہ ہمارے پاس سے ایک شیخ سفید پگڑی باندھے ہوئے اپنے عصا پر جو میرے خیال میں نیزے کی لکڑی کا تھا' ٹیک لگاتا ہوا گزرا مسجد والوں نے بتایا کہ یہ ابو رافع ہیں میں نے ان کے پاس جا کر کہا: ابو رافع: اپنی روایت کردہ حدیثوں میں سے کوئی حدیث مجھ سے بھی بیان کر دیجئے فرمایا کہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے چھوڑنے کی اجازت دے کر میری امت کے بیماروں اور مسافروں پر صدقہ فرمایا ہے۔

اقرع رحمۃ اللہ علیہ' فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا مؤذن:

آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پادری کو بلا کر فرمایا: کیا تم اپنی کتابوں میں ہمیں پاتے ہو؟ عبد اللہ بن شقیق' اقرع سے راوی ہیں۔

ابو فراس رحمۃ اللہ علیہ:

آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اثنائے تقریر میں فرمایا ہم تمہیں پہچانتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود تھے اور جب ہم پر وحی اترا کرتی تھی۔ ابو فراس ایک بزرگ قلیل الحدیث ہیں۔

غنیم بن قیس کعبی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنی عمرو بن تمیم سے ہیں اور آپ کی کنیت ابو العنبر ہے۔

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون باخبار زیاد بن ابی زیادہ حصاص بتحدیث ابو کنانہ قرشی (اس حدیث میں جس میں آپ نے مغیرہ بن شعبہ کے بعد بصرہ میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے آنے کا ذکر کیا ہے)۔ ابھی ہم پر دو ماہ بھی نہ گزرے تھے کہ ہم میں سے سات آدمیوں نے قرآن پاک ختم کر لیا جن میں غنیم بن قیس بھی ہیں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک وفد کی شکل میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر ایک کا دو دو ہزار وظیفہ مقرر فرما دیا۔

ابن سعد: باخبار وہب بن جریر بن حازم باخبار شعبہ از عاصم از غنیم بن قیس: مجھے وہ کلمات یاد ہیں جو میرے والد نے سرکارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اطہر میں عرض کیے تھے' کہا تھا۔

الا لِیَ الوَیْلُ عَلٰی محمدٍ قَدْ کُنْتُ فِی حَیَاتِہٖ بمَقْعَدِ

انام لیلی آمناً الی الغدِ

''رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر جس قدر بھی اظہارِ حسرت کیا جائے کم ہے' میں آپ کی زندگی میں اپنے مکان میں رات میں صبح تک بے خوف ہو کر سوتا تھا''۔

فرماتے ہیں: آپ ثقہ ہیں مگر قلیل الحدیث ہیں۔

سنان بن سلمہ بن محبق ہذلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

ابن سعد: باخبار حجاج بن نصیر بتحدیث قرہ بن خالد از ہارون بن رئاب اسیدی بتحدیث سنان بن سلمہ (آپ بحرین کے حاکم تھے) ہم مدینہ کے بچے کھجوروں کے تھانولوں خشک گری ہوئی کھجوریں جن کو خلال کہا جاتا تھا چنا کرتے تھے ایک دن ہمارے پاس فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تمام بچے بھاگ گئے لیکن میں اپنی جگہ پر جما رہا پھر جب آپ میرے بالکل قریب آ گئے تو میں بولا: امیر المومنین! یہ تو وہ کھجوریں ہیں جو ہوا سے جھڑ گئی ہیں' فرمایا: مجھے دکھا میں دیکھ لوں کیونکہ مجھے ہر طرح کی کھجور معلوم ہے چنانچہ آپ نے میرے دامن میں کھجوریں دیکھ کر فرمایا تیری بات سچی ہے میں نے کہا امیر المومنین! اب آپ لوگوں کو دیکھیں گے کہ وہ راہ میں مجھ پر ٹوٹ پڑیں گے اور میری تمام کھجوریں چھین لیں گے فرماتے ہیں پھر آپ نے مجھے میرے گھر تک پہنچایا۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین بتحدیث ابوالربیع سمان از ہارون بن رئاب از سنان بن سلمہ ہذلی: ایک دن میں بچوں کے ساتھ نکلا' ہم مدینہ میں گری ہوئی خشک کھجوریں چن لیا کرتے تھے اچانک ہم نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو درہ لیے ہوئے آتا دیکھا آپ کو دیکھ کر بچے بھاگ کر کھجوروں کے جھنڈوں میں چھپ گئے لیکن میں کھڑا رہا میرے تہہ بند کے دامن میں وہ کھجوریں تھیں جو میں نے چنی تھیں میں نے کہا: امیر المومنین! یہ ہوا سے جھڑی ہوئی کھجوریں ہیں آپ نے انہیں میرے تہبند کے دامن میں دیکھا اور آپ نے مجھے مارا نہیں' میں بولا: امیر المومنین! اس وقت بچے میرے آگے ہیں وہ میری کھجوریں لے لیں گے' فرمایا: ہرگز نہیں' قدم اٹھا چنانچہ آپ میرے ساتھ ساتھ میرے گھر تک تشریف لائے۔

عمیر بن عطیہ لیثی رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعد: باخبار احمد بن اسحٰق حضرمی بتحدیث عبدالواحد بن زیاد بتحدیث عاصم احول بتحدیث عمیر بن عطیہ لیثی: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا: امیر المومنین اپنا ہاتھ اٹھایئے اللہ تعالیٰ اسے بلند ہی رکھے میں اللہ کے طریقہ پر اور اس کے رسول کے طریقہ پر آپ سے بیعت کروں گا آپ نے ہنس کر ہاتھ اٹھا دیا اور فرمایا: بیعت ہمارے لیے تم پر اور تمہارے لیے ہم پر ہے۔

عباد عصری رحمۃ اللہ علیہ:

عصر عبدالقیس کا ذیلی خاندان ہے۔ عباد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون باخبار عمرو بن ولید شنی از شہاب بن عباد عصری بحدیث عباد عصری: ہم عرفہ کے دن عرفات میں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمارے پاس آ کر کھڑے ہو کر فرمایا: یہ خیمے کس کے ہیں؟ لوگ بولے: عبدالقیس کے آپ نے ان کے لیے دعائے مغفرت کی پھر فرمایا یہ حج اکبر کا دن ہے آج کوئی روزہ نہ رکھے۔

حصین بن ابی الحر بن مالک رحمۃ اللہ علیہ:

ابن خشخاش بن غیاث بن حارث بن خلیف بن حارث بن مجفر بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم کلابی: حصین بن ابوالحر میسان کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم تھے' آپ حجاج کے زمانہ تک زندہ رہے ایک دن آپ کو حجاج کے پاس لایا گیا اور اس نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا پھر کہا اس کا مرتبہ بلند نہ کرو بلکہ گھسیٹ کر جیل میں ٹھونس دو کہ مر جائے چنانچہ آپ کو جیل میں بند کر دیا گیا' حتیٰ کہ آپ جیل ہی میں فوت ہو گئے آپ بصرہ کے قاضی عبیداللہ بن حسن کے دادا ہیں۔

ابوالمہلب جرمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عبدالرحمٰن بن معاویہ ہے اور آپ ابوقلابہ جرمی کے چچا ہیں اور حضرات عمر و عثمان رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں اور ثقہ ہیں مگر قلیل الحدیث ہیں۔

غاضرہ بن عروہ بن سمرہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عمرو عنبری پھر عدوی' آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن زید: میں نے ابوقلابہ کی کسی کتاب میں پڑھا: یہ خط عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف ہے میں غاضرہ کو آپ کے پاس کئی خط دے کر بھیج رہا ہوں اگر یہ آپ کے پاس فلاں فلاں تاریخ تک پہنچ جائیں تو ان کو دو سو درہم دے دینا اور اگر بعد میں پہنچیں تو کچھ نہ دینا اور مجھے لکھنا کہ یہ کس دن آپ کے پاس پہنچے۔

عبداللہ بن شقیق عقیلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ہم ابوذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے ابوذر رضی اللہ عنہ کا روزہ تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندر بلا لیا اور شام کا کھانا لایا گیا' ابوذر رضی اللہ عنہ نے بھی کھایا۔ ابن سعد: بتحدیث اسماعیل بن ابراہیم اسدی از خالد حذاء: ابوقلابہ نے عبداللہ بن شقیق کا بیان کیا اور فرمایا ابوقلابہ بڑے اچھے آدمی ہیں اگر وہ عرب نہ بنیں۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث بشر بن کثیر اسدی: میں نے عبداللہ بن شقیق پر ریشمیں چادر دیکھی۔ کہا جاتا ہے: آپ عثمانی تھے آپ ثقہ ہیں اور عمدہ حدیثوں کے راوی ہیں آپ کی وفات عراق میں حجاج کے زمانہ میں ہوئی۔

مسیب بن دارم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور آپ سے بصری راوی ہیں۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین باخبار ابوخلدہ بتحدیث مسیّب بن دارم: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں درہ لیے ہوئے دیکھا آپ نے درہ ایک لونڈی کے سر پر مارا جس سے اس کا نقاب ہٹ گیا اور فرمایا: لونڈی آزاد کی وضع کیوں اختیار کرتی ہے۔

ابن سعد: باخبار ابوداؤد سلیمان طیالسی باخبار ابوخلدہ بتحدیث مسیّب بن دارم: میں نے دیکھا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ والے کو مارا اور فرمایا: تو اونٹ کی طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ کیوں لادتا ہے؟

شویس بن جباش رحمۃ اللہ علیہ:

آپ رقاد عدوی کے والد ہیں اور بنو عدی بن عبد مناۃ بن اُدّ بن طابخہ سے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں اور عہد فاروقی کے غازی ہیں۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث اسحٰق بن عثمان قرشی بتحدیث شویس عدوی: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھتے تھے پھر اپنے گھر جا کر سوتے تھے۔

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون باخبار جعفر بن کیسان بتحدیث ابوالرقاد شویس عدوی: میں میسان کی جنگ میں شریک تھا پھر میں نے عہد فاروقی میں دو ہزار دو درہم وصول کیے اور ایک لونڈی بھی جس سے میں ایک زمانہ تک صحبت کرتا رہا حتیٰ کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ میسان کے تمام قیدیوں کو چھوڑ دو مجھے بھی اپنی لونڈی چھوڑنی پڑی مجھے معلوم نہیں کہ چھوڑتے وقت وہ حاملہ تھی یا غیر حاملہ مجھے ڈر ہے کہیں میسان میں میری پشت سے مرد اور عورتیں نہ ہوں۔

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون باخبار عاصم احول از شویس' ابوالرقاد: ہمیں عہد عمر رضی اللہ عنہ میں ایک یا دو دو درہم دیئے جاتے تھے اور ہم انہیں لے لیا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مہدی بن میمون بسماع سعید جریری: میں نے مسجد بنی عدی میں شویس کے پاس عصر کی نماز پڑھی آپ ان میں سے تھے جنہوں نے عہد فاروقی میں دو درہم لیے۔

حصین بن جریر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں اور قلیل الحدیث ہیں۔

ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ابواسید انصاری کے آزاد کردہ غلام ہیں اور حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں۔

حطان بن عبداللہ رقاشی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں اور عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں عراق پر بشر بن مروان کی امارت کے زمانہ میں فوت ہوئے' آپ ثقہ ہیں مگر قلیل الحدیث ہیں۔

ایاس بن قتادہ بن اوفیٰ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن مویلہ بن عتبہ بن ملادس بن عبشمس بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم آپ کی والدہ فارعہ بنت حمیری بن عبادہ بن نزال بن

مرہ ہیں اور آپ کے والد قتادہ بن اوفی صحابی ہیں ایاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں' ثقہ ہیں مگر تھوڑی حدیثوں والے ہیں۔

جابر یا جویبر عبدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں اور قلیل الحدیث ہیں۔

جراد بن شبیط رحمۃ اللہ علیہ:

اس طبقہ میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو کہتے ہیں ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے اس خط کی باتیں روایت کرتے ہیں جو آپ نے ابوموسیٰ اشعری اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما وغیرہ کو لکھا تھا اور عہد فاروقی میں ان حضرات میں سے اکثر نے لڑائیوں میں حصہ لیا ہے (ان حضرات کی تفصیل حسب ذیل ہے)۔

فضیل بن زید رقاشی رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعد: باخبار وکیع بن جراح از سفیان از عاصم: فضیل بن زید نے عہد فاروقی میں سات لڑائیوں میں حصہ لیا۔ ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث ابوزید' ثابت بن یزید بتحدیث عاصم احول از فضیل بن زید رقاشی: آپ نے عہد عمر رضی اللہ عنہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر سات لڑائیاں لڑی ہیں فرمایا کرتے تھے ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا' آپ عبداللہ بن مغفل وغیرہ سے راوی ہیں۔

مہلب بن ابوصفرہ عتکی رحمۃ اللہ علیہ:

ابوصفرہ کا نام ظالم بن سراق ہے اور مہلب کی کنیت ابوسعید ہے آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پایا لیکن ان سے کچھ روایت نہیں کرتے اور سمرہ بن جندب وغیرہ سے روایت کرتے ہیں آپ خراسان کے والی تھے اور مروالروز میں عہد عبدالملک میں ۸۳ھ میں فوت ہوئے آپ نے خراسان پر اپنے صاحبزادے یزید بن مہلب کو اپنا نائب بنا دیا تھا پھر حجاج نے یزید کو بحال رکھا۔

بجالہ بن عبدہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ جزء بن معاویہ کے کاتب اور احنف بن قیسؓ کے چچا ہیں فرماتے ہیں ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کر ڈالو۔

ابوقتادہ عدوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام تمیم بن نذیر ہے' ثقہ ہیں اور قلیل الحدیث ہیں۔

ابوالدہماء عدوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام قرفہ بن بہیس ہے آپ ثقہ اور قلیل الحدیث ہیں اور عمران بن حصین سے راوی ہیں' بعض حدیثوں میں آپ کا نام مالک بن سہم بھی آتا ہے۔

ابوزینب رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعد: باخبار عبدالملک بن عمر' ابوعامر عقدی بتحدیث شعبہ از عاصم بسماع ابوزینب: (آپ عہد عمر کے غازی ہیں) ہم

نے جہاد کیا ہمارے ساتھ ابوبکرہ ٗ ابو برزہ اور عبدالرحمٰن بن سمرہ بھی تھے اور ہم پھلوں میں سے کھالیا کرتے تھے۔

ابو کنانہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون باخبار زیاد بن ابی زیاد حصاص بتحدیث ابو کنانہ قرشی: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے خبر ملی ہے (کہ تم نے کہا ہے) کہ اگر میں پہلے مرجاتا تو میرے لیے بہتر ہوتا' فرماتے ہیں: اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے ان کے نام لکھ کر بھیجو جنہوں نے ناظرہ قرآن پاک پڑھا ہے۔

قیس بن عباد قیسی رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعد: بتحدیث وکیع بن جراح وعبدالصمد بن عبدالوارث بن سعید از ایاس بن دغفل از عبداللہ بن قیس بن عباد از قیس: قیس نے وصیت کی کہ مجھے یمنی چادروں میں کفنانا اور اس پر وہ سفید کمبل ڈھانپ دینا جس میں میں نماز پڑھا کرتا تھا پھر جب مجھے قبر میں اتارو تو میرے جسم والے کفن کو نیچے سے پھاڑ دو حتیٰ کہ تم مجھے بلا کفن کے زمین پر رکھ دو۔ وکیع: جو بوا یعنی زمین سے متصل جو کفن ہے اُسے پھاڑ دو۔ آپ ثقہ اور قلیل الحدیث ہیں۔

ہرم بن حیان عبدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور اہل فضل وعبادت ہیں آپ سے حسن بصری راوی ہیں۔

ابن سعد: باخبار محمد بن عبداللہ اسدی بتحدیث سفیان از ہشام از حسن از ہرم بن حیان: آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے یا اللہ مجھے اس زمانہ سے اپنی پناہ میں رکھنا جس میں چھوٹے سرکشی پر اتر آئیں۔ بڑے اُمیدیں باندھ لیں (عمل نہ کریں) اور ان کی عمریں تھوڑی ہوں۔ آپ سے وصیت کے لیے کہا گیا تو فرمایا: میں تم کو سورۂ بقرہ کی پچھلی آیتوں کی وصیت کرتا ہوں۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین بتحدیث سیف بن ہارون برجمی از منصور بن مسلم بن سابور بحدیث شیخ از بنی حرام از ہرم بن حیان عبدی: میں بصرہ سے آیا تو میں اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ سے فرات کے کنارے پر ملا آپ ننگے پیر تھے میں نے پوچھا: بھائی جان! کیسا مزاج ہے؟ اویس کیا حال چال ہیں بولے بھائی جان آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ میں نے کہا: کوئی حدیث بیان فرمائیے بولے میں اپنے اوپر محدث یا قصہ گو یا مفتی ہونے کا دروازہ کھولنا پسند نہیں کرتا پھر اویس نے میرا ہاتھ پکڑا اور رو پڑے' میں نے کہا: مجھے کچھ قرآن ہی سنا دیجئے' آپ نے اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم پڑھ کر حٰم والکتاب المبین انا انزلناہ فی لیلۃ الخ کی تلاوت شروع فرمادی جب آپ انه هو العزیز الرحیم پر پہنچے تو بیہوش ہوکر گر گئے پھر ہوش میں آئے اور فرمایا مجھے تنہائی بہت پیاری ہے۔

ابن سعد: باخبار یوسف بن غرق باخبار ایوب بن خوط از حمید بن ہلال از ہرم بن حیان: میں نے نہیں دیکھا کہ جہنم جیسی شے سے بھاگنے والے کو نیند آجائے اور جنت جیسی شے کے طلبگار کو نیند آجائے۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث حماد بن سلمہ بتحدیث ابوعمران جونی: ہرم ایک چاندنی رات میں گشت کے لیے

نکلے تو آپ کا پہرہ دار کھیل میں مصروف تھا آپ نے اسے بلا کر حکم دیا کہ کل روزہ رکھنا آپ نے اس کے ساتھ تین راتوں تک ایسا ہی کیا پھر فرمایا اب جا کر کھیل۔ ہرم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم تھے۔

ابن سعد: باخبار عبدالوہاب بن عطاء باخبار سعید بن ابی عروبہ از قتادہ: مجھے خبر ملی ہے کہ ہرم سے کہا گیا: وصیت فرما دیجئے' بولے: کیا وصیت کروں؟ البتہ میری زرہ بیچ کر میرا قرض ادا کر دینا اگر باقی رہ جائے تو میرا گھوڑا بیچ کر ادا کر دینا اگر پھر بھی باقی رہ جائے تو میرا غلام بیچ کر ادا کر دینا' میں تم کو سورۂ نحل کی پچھلی آیتوں پر عمل کرنے کی وصیت کرتا ہوں ادع الی سبیل ربك سے لے کر والذین هم محسنون تک۔

ابن سعد: باخبار اسماعیل بن ابراہیم اسدی باخبار ہشام از حسن: جب خطبہ کی حالت میں کسی شخص کو کوئی ضرورت پیش آتی تو وہ کھڑا ہو کر اپنی ناک پکڑ لیتا پھر امام اشارے سے اسے باہر جانے کی اجازت دے دیتا چنانچہ ایک شخص نے اپنے گھر جانا چاہا ہرم خطبہ بیان فرما رہے تھے اس شخص نے کھڑے ہو کر اپنی ناک پکڑ لی ہرم نے اسے جانے کا اشارہ کر دیا وہ اپنے گھر گیا' گھر میں ٹھہرا پھر آیا' ہرم نے پوچھا کہاں تھے؟ بولا گھر میں' پوچھا: کیا اجازت سے گھر گئے تھے؟ بولا: جی ہاں' آپ خطبہ دے رہے تھے میں اپنی ناک پکڑ کر کھڑا ہو گیا پھر آپ نے اشارہ کیا کہ میں چلا جاؤں (چنانچہ میں چلا گیا) فرمایا: تو نے یہ فساد کا سبب بنایا یا اسی قسم کا کوئی کلمہ فرمایا پھر فرمایا اللہ برے لوگوں کو برے زمانہ کے لیے مؤخر فرما دے۔

ابن سعد: باخبار ابوعبداللہ عبدی بحدیث سہل بن محمود بتحدیث عبدالعزیز عمی از ابوعمران جونی از ہرم: اپنے کو فاسق عالم سے بچاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی خبر لگی اور آپ نے اس کلمہ سے خطرہ محسوس کیا اور پوچھا کہ فاسق عالم کیا ہے؟ ہرم نے لکھا: امیر المومنین! اللہ کی قسم! میری مراد اس سے صلاح وخیر ہی تھی' ایک امام ہوتا ہے اور عوام کو اچھی اور علم کی باتیں بتاتا ہے لیکن اس کا رویہ فاسقانہ ہوتا ہے اور اس طرح لوگوں کو گڑبڑ میں ڈال دیتا ہے اور وہ گمراہ ہو جاتے ہیں۔

ابن سعد: باخبار ابوعبداللہ عبدی بتحدیث سیار از جعفر بن سلیمان از مالک بن دینار: ہرم کو حاکم بنایا گیا' آپ کو معلوم تھا کہ آپ کی قوم آپ کے پاس آئے گی آپ نے اپنے اور اپنی قوم کے آنے والوں کے درمیان آگ جلوائی قوم کے لوگ آئے اور انہوں نے آپ کو دور ہی سے سلام کیا: فرمایا: مرحبا' مرحبا' خوش آمدید' قریب آؤ قوم نے کہا ہم آپ کے قریب کیسے آ سکتے ہیں ہمارے اور آپ کے درمیان آگ حائل ہے' فرمایا: کیا تم مجھے اس آگ سے زیادہ سخت آگ میں جو جہنم کی ہے ڈالنا چاہتے ہو آخر کار وہ واپس چلے گئے۔

ابن سعد: باخبار احمد بن ابی اسحق از مخلد بن حسین بسماع ہشام از حسن: ہرم ایک غزوہ میں گرمی کے زمانہ میں انتقال فرما گئے جب آپ کو دفن کیا جا چکا تو ایک بادل آپ کی قبر پر چھا گیا اور برسنے لگا حتیٰ کہ قبر خوب سیراب ہو گئی اور قبر کے علاوہ کہیں ایک قطرہ بھی نہیں گرا پھر وہ بادل جدھر سے آیا تھا ادھر ہی لوٹ گیا۔

ابن سعد: باخبار احمد بن ابی اسحق از نوح بن قیس بتحدیث عون بن ابی شداد ایک شخص سے جو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: ہم ہرم کے جنازے میں شریک تھے جبکہ ہم گرمی کے زمانہ کے جہاد میں مصروف تھے پھر جب ہم قبر تیار کر کے فارغ ہو گئے تو

ایک ابر اٹھا اور آپ کی قبر پر اور آس پاس آ کر برسا پھر چلا گیا۔

ابن سعد: باخبار احمد بن ابی اسحٰق از ضمرہ بن ربیعہ از سری بن یحییٰ از قتادہ: ہرم کی قبر پر اسی دن بارش ہوئی اور اسی دن گھاس اُگ آئی۔

صلہ بن اشیم عدوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنی عدی بن عبد مناۃ بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر سے ہیں آپ کی کنیت ابوالصہباء تھی' بڑے پارسا' صاحب فضل اور نیک تھے آپ ثقہ ہیں۔

ابن سعد: باخبار عتاب بن زیاد از عبداللہ بن مبارک باخبار عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر: مجھے خبر ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام صلہ ہوگا اس کی شفاعت سے لوگ جنت میں اتنے اتنے داخل ہوں گے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث زریک بن ابی زریک بتحدیث ابوالسلیل قیسی: میں نے صلہ عدوی کے پاس آ کر کہا: صلہ! مجھے بھی اس علم میں سے سکھا دو جو اللہ نے تمہیں سکھایا ہے' فرمایا: تم مجھ جیسے ہو یا میری طرح ہو جس دن میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس گیا تھا کہ ان سے علم سیکھوں میں نے بھی کہا تھا کہ اپنے علم میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیجئے' انہوں نے کہا تھا قرآن کی نصیحت مانو اور مسلمانوں کے خیر خواہ اور ناصح بن کر رہو اور کثرت سے مقدور بھر اللہ سے دعائیں مانگتے رہو اور جاہلیت کے جیسے عام بلوے میں لاٹھی کے مقتول نہ بنو کیونکہ اس مقتول کے بارے میں مجھے پرواہ نہیں ہوتی کہ میں نے خنزیر کے پیر کو گھسیٹا یا اس کے پیر کو اور ان لوگوں سے خود کو بچاؤ جو مومن ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ ایمان سے انہیں ادنیٰ سا بھی تعلق نہیں یعنی خارجیوں سے آپ نے تین بار یہی فرمایا۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل' بتحدیث ثابت بن یزید' بتحدیث عاصم احول از فضیل بن یزید: صلہ نے میرے پاس آ کر کہا: آج کل لوگوں میں گواہی کی بہتات ہے اگر تم گواہی دو تو ایسی گواہی دو جس کی تصدیق اللہ تعالیٰ فرما دے اور اہل علم میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے' بے نیاز ہے نہ صاحب اولاد ہے اور نہ صاحبِ والدین اور کوئی اس کے مقابلہ کا نہیں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ از ثابت از صلہ: نہ معلوم مجھے اپنے دو دنوں میں سے کس دن زیادہ مسرت ہوتی ہے یا اس دن جس دن میں صبح صبح اللہ کے ذکر کے لیے نکل جاتا ہوں یا اس دن جس دن میں اپنے کسی کام کے لیے نکلتا ہوں اور ذکر اللہ میرے سامنے آ جاتا ہے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث حماد بن سلمہ باخبار ثابت البنانی: صلہ اور آپ کے اصحاب کے پاس سے ایک نوجوان دامن گھسیٹتا ہوا گزرا' اصحابِ صلہ نے چاہا کہ اسے زبان سے آڑے ہاتھوں لیں' صلہ نے فرمایا چھوڑو میں اس کے معاملہ میں تم سب کی طرف کافی بنا جاتا ہوں' فرمایا بھتیجے! مجھے تم سے ایک کام ہے' بولا: کیا کام ہے؟ فرمایا: مجھے یہ بات محبوب ہے کہ تم اپنا تہبند اونچا رکھو' بولا ہاں ہاں' بسر وچشم چنانچہ اس نے اپنا تہبند اونچا کر لیا۔ پھر صلہ اپنے اصحاب سے مخاطب ہوئے اور فرمایا تم نے جو ارادہ کیا تھا اس سے یہ بات افضل ہے اگر تم اسے برا بھلا کہتے اور ایذاء پہنچاتے تو وہ بھی جواب میں تمہیں آڑے ہاتھوں لیتا۔

ابن سعد: باخبار ابو معمر عبداللہ بن عمرو منقری بتحدیث عبدالوارث بن سعید بتحدیث اسحٰق بن سوید بحدیث معاذہ عدویہ: صلۂ رام ہرمزاور اس کے گرد و نواح میں قبیلہ کے چرنے والے اونٹوں کے پاس سے گزرے (اتفاق سے) کھانے پینے کا سامان ختم ہوگیا اور آپ کو سخت بھوک محسوس ہونے لگی پھر آپ ایک دیہاتی کے پاس سے گزرے جو غلہ سے بھری ہوئی کشتی اٹھائے ہوئے تھا' پوچھا: کھانا ہے؟ بولا: جی ہاں' فرمایا: کشتی اتار دے اور مجھے کھانا کھلا' بولا: اے اللہ کے بندے میں فلاں بستی کا ہوں اور فلاں دیہاتوں میں جارہا ہوں اور کھانا میرے پاس بقدر کفایت ہی ہے آپ نے اسے معذور سمجھ کر چھوڑ دیا پھر جب وہ نکل گیا تو آپ پچھتانے لگے فرماتے ہیں: اگر میں اس کے کھانے میں سے لے لیتا تو میرے لیے جواز تھا پھر دوسرا شخص کشتی لے جاتا ہوا ملا' پوچھا: کیا تیرے پاس کھانا ہے؟ بولا: جی ہاں' فرمایا بوجھ اتار کر مجھے کھانا کھلا اس نے بھی پہلے شخص کی طرح جواب دیا کہ میں فاروندا کا ہوں اور فلاں فلاں دیہاتوں میں جارہا ہوں اور میرے پاس میری ضرورت کے مطابق ہی کھانا ہے' دل میں کہا: اس سے بھی میرے لیے وہی حلال ہے جو پہلے سے تھا اور اسے جانے دیا پھر تیسرے شخص کے ساتھ یہی معاملہ پیش آیا آپ نے اس سے لینے میں بھی حرج سمجھا اور اسے بھی چھوڑ دیا پھر اس حال میں کہ آپ ایک تنگ بند سے جس کے دائیں بائیں بلندی تھی گزر رہے تھے کہ آپ نے ایک جگہ اپنے گھوڑے کے پیر دھنسنے کی آواز سنی آپ ادھر متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ ایک شے ہے جس پر بال لپیٹے ہوئے ہیں معلوم نہیں کیا ہے آپ سواری سے اتر آئے' میرے خیال میں اگر وہ آپ کے سامنے ہوتی تو جو تنگ راہ سے گزر رہے تھے وہ اسے دیکھ لیتے۔ فرماتے ہیں کہ راہ تنگ ہونے کی وجہ سے آپ اپنی سواری کو موڑ نہ سکے آخر کار آپ نے اپنے جانور کا سر پکڑا اور اس کے پیر کے پاس سے وہ لپٹی ہوئی چیز اٹھالی دیکھا تو وہ کھجور کی چھوٹی سی پچھی ہے جس پر بال لپیٹے ہوئے ہیں اور اس میں تازہ تازہ کھجوریں ہیں آپ نے اس میں سے کھجوریں کھائیں حتیٰ کہ سیر ہوگئے پھر چلتے چلتے ایک پادری کے پاس ایک گرجہ میں ٹھہرے پادری کھانا لے کر آیا مگر آپ نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا پادری نے کہا: اے اللہ کے بندے میرا کھانا کیوں نہیں کھاتا حالانکہ تیرے پاس نہ سامان ہے اور نہ کھانا' فرمایا: کیوں نہیں مجھے ایسا ایسا رزق ملا ہے' بولا: کیا ان میں کچھ کھجوریں باقی ہیں؟ فرمایا: ہاں ہیں' بولا: مجھے بھی کھلا' آپ نے اسے پچھی پکڑا دی راہب بولا: اے اللہ کے بندے تجھے اللہ نے روزی پہنچائی ہے دیکھتا نہیں آج کل نخلستان بالکل صاف ہیں ان میں ایک کھجور بھی نہیں اور یہ تازہ کھجوروں کا موسم بھی نہیں' فرماتے ہیں' پھر آپ ہمارے پاس وہ پچھی لے کر آئے اور وہ ہمارے پاس کافی دنوں تک رہی اور نہ معلوم کیونکر جاتی رہی۔ عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں: ایک شاعر کہتا ہے۔

الا یا امَّ الاَسْوَدَ اِنَّ رأسی ۔۔۔ تَغَشّٰی لَوْنَہٗ سِبٌّ جَدِیْدُ

''اے ام اسود سن! میرے سر کے رنگ پر نئے بال چھا گئے۔

فَلَوْاَنَّ الشّباب یُبَاعُ بَیْعًا ۔۔۔ لاَعْطَیْتُ المُبَایِعَ مَا یُرِیْدُ

اگر جوانی فروخت ہوتی تو میں بائع کی منہ مانگی قیمت دے کر اسے خرید لیتا۔

وَلٰکِنَّ الشّبابَ اِذَا تَوَلّیٰ ۔۔۔ عَلٰی شَرَفٍ فَمَطْلَبُہٗ بَعِیْدُ

لیکن جب جوانی پیٹھ موڑ کر ٹیلہ پر چلی جاتی ہے تو اس کا تلاش کرنا بڑا دشوار ہے (پھر ہاتھ نہیں آتی)''۔

ابن سعد: باخبار اسماعیل بن ابراہیم اسدی از یونس از حسن از ابوالصہباء صلہ بن اشیم: میں نے دنیا حلال کی ہر احتمال والی جگہ سے تلاش کی لیکن وہ مجھے بقدر رسد رمق ہی ملی' میں دنیا کا حاجتمند نہیں اور دنیا مجھ سے آگے نہیں پھلانگتی پھر جب میں نے یہ نکتہ معلوم کرلیا تو میں نے کہا اے نفس! تیری روزی برابر سرابر ہے لہٰذا درمیانی راہ اختیار کر آخر کار اس نے درمیانی راہ اختیار کرلی اور حد سے زیادہ محنت چھوڑ دی۔

ابن سعد: باخبار عفان وغیرہ از جعفر بن سلیمان از یزید رشک از معاذہ: ابوالصہباء نماز پڑھتے رہتے تھے اور جب تھک کر چور ہو جاتے تو بستر پر تشریف لاتے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ باخبار ثابت: صلہ کے ایک بھائی فوت ہو گئے پھر آپ کے پاس ایک شخص آیا آپ کھانا کھا رہے تھے' بولا' ابوالصہباء آپ کے بھائی فوت ہو گئے فرمایا آؤ کھاؤ' اس بہادر پر افسوس جس کی موت کی ہمیں اطلاع دی جا رہی ہے آپ نے کئی دفعہ یہ جملہ کہا' وہ بولا: اللہ کی قسم مجھ سے پہلے کسی نے آپ کو ان کی موت کی خبر نہیں دی پھر آپ کو کس نے خبر دی؟ فرمایا حق تعالیٰ نے' حق تعالیٰ فرماتا ہے آپ بھی فوت ہونے والے ہیں اور لوگ بھی۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم اور عمرو بن عاصم کلابی بتحدیث سلیمان بن مغیرہ از حمید بن ہلال از صلہ: میں نے خواب میں دیکھا جیسے میں ایک جماعت میں ہوں ہمارے پیچھے ایک شخص ہے اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے جب ہم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اس کا سر اڑا دیتا ہے۔ اور سر گر پڑتا ہے پھر وہ دھڑ پر سر رکھ دیتا ہے اور سر حسب سابق جڑ جاتا ہے میں انتظار کرتا ہوں کہ یہ شخص میرے پاس کب آتا ہے اور کب یہی معاملہ میرے ساتھ کرتا ہے آخر کار وہ میرے پاس آ کر میرا سر بھی اڑا دیتا ہے اور سر گر جاتا ہے گویا میں اپنے سر کو دیکھ رہا ہوں جب میں نے اسے پکڑا تو سر کے بالوں سے مٹی جھڑی پھر میں نے اسے لوٹا دیا اور سر حسب سابق جڑ گیا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث سلیمان بن مغیرہ بتحدیث حمید بن ہلال: صلہ ایک لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے آپ کے ساتھ آپ کے صاحبزادے بھی تھے اور قبیلہ کا ایک دیہاتی بھی۔ دیہاتی بولا: ابوالصہباء! میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ ایک گھنے سایہ والے درخت کے پاس آئے ہیں آپ کو اس کے نیچے شہد سے بھرے ہوئے تین چھتے ملے ہیں ایک چھتہ تو آپ نے مجھے دے دیا ہے اور دو اپنے پاس رکھ لیے ہیں میں دل میں کڑھ رہا ہوں کہ آپ نے مجھے دوسروں میں شریک نہیں کیا پھر یہ تینوں حضرات معرکۂ کارزار میں جاڈٹے' صلہ نے اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ آگے بڑھو' بیٹا تلوار سونت کر میدان میں کود پڑا اور شہید ہو گیا اور صلہ بھی شہید ہو گئے اور دیہاتی بھی۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ از ثابت: صلہ ایک غزوہ میں تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے نوجوان فرزند بھی تھے بولے پیارے بچے آگے بڑھ کر حملہ کرو حتیٰ کہ میں ثواب کی غرض سے تم پر صبر کروں باپ کا فرمانبردار بیٹا حکم سنتے ہی آگے بڑھ کر حملہ کرتا ہے اور لڑتے لڑتے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دیتا ہے پھر صلہ بڑھ کر حملہ کرتے ہیں اور لڑتے لڑتے اپنے بیٹے سے جا ملتے ہیں پھر آپ کی بیگم معاذہ عدویہ کے پاس عورتیں جمع ہو جاتی ہیں۔ معاذہ! اگر تم مجھے مبارکباد دینے آئی ہو تو مرحبا آؤ

اور سر آنکھوں پر بیٹھو اور اگر دوسرے مقصد کے لیے آئی ہو تو ازراہ کرم واپس چلی جاؤ۔ کہا جاتا ہے کہ عراق پر حجاج بن یوسف کی حکومت کے شروع میں صلہ شہید ہوئے۔

ابورجاء عطاردی تمیمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کے نام میں اختلاف ہے' یزید بن ہارون تو عمران بن تیم بتاتے ہیں اور دیگر حضرات عمران بن ملحان اور بعض عطارد بن برز بتاتے ہیں۔

باخبار عبدالملک بن قُریب باخبار ابوعمرو بن علاء: میں نے اپنے والد رجاء سے پوچھا آپ کیا نصیحت فرماتے ہیں؟ فرمایا بسطام میں قیس قتل کیے گئے پھر آپ نے ان پر اظہار افسوس کے لیے یہ شعر پڑھا۔

فَخَرّ على الا لاءة لم يُوسَّدْ كَاَنّ جَبِينَهٗ سَيفٌ صَيْقَلُ

''پھر آپ زمین پر گر گئے اور سر کے نیچے تکیہ بھی نہ تھا گویا آپ کی پیشانی صیقل شدہ تلوار ہے''۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث ابوالحارث کرمانی بسماع ابورجاء عطاردی: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا جب کہ اچھا ہوشیار تھا اور میری مسیں بھیگنے لگی تھیں۔

ابن سعد: باخبار حجاج بن نصیر بتحدیث ابوخلدہ: میں نے ابورجاء سے پوچھا: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو تم کس شخص کی طرح تھے؟ فرمایا میں اپنے گھر کے اونٹ چرایا کرتا تھا میں نے پوچھا تمہیں آپؐ سے کس نے بھگایا؟ فرمایا ہم سے کہا گیا: عرب میں ایک شخص مبعوث ہوئے ہیں جو اپنے تابعداروں کے علاوہ لوگوں کو قتل کردیتے ہیں' فرماتے ہیں مجھے یہ خبر نہ تھی کہ آپ کی اطاعت کیا ہے؟ پھر ہم بھاگ کھڑے ہوئے حتیٰ کہ ہم نے بنی سعد کا ریگستان عبور کرلیا۔

ابن سعد: باخبار وھب بن جریر بن حازم بتحدیث جریر بسماع ابورجاء: ہم اپنے سند نامی چشمہ پر تھے جب ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر پہنچی ہم اپنے بچی کو لے کر شجر کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے' اور ذکر کیا گیا کہ انہوں نے خون کھایا تھا' پوچھا گیا: اس کا مزہ کیسا ہے؟ بولے: میٹھا۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم کلابی بتحدیث سلم بن زریر بسماع ابورجاء: نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میں اپنے گھر کے اونٹ چرایا کرتا تھا اور میں اس محنت میں ان کے لیے کافی تھا آپ کی بعثت کی خبر سن کر ہم بھاگ کھڑے ہوئے اور ایک اجاڑ جنگل میں پہنچے جب ہم اس جیسے جنگل میں رات گزارنا چاہتے تو ہمارا شیخ یہ کہہ دیا کرتا تھا ہم اس وادی کے سب سے بڑے جن سے آج کی رات پناہ مانگتے ہیں آخر کار ہم نے یہ جملہ ادا کردیا' فرماتے ہیں ایک لمبا واقعہ بیان کیا' ابورجاء فرماتے ہیں پھر ہم سے کہا گیا کہ اس شخص کی راہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت ہے جو ان کلموں کا اقرار کرلیتا ہے اس کی جان بھی محفوظ ہوجاتی ہے اور مال بھی' آخر کار ہم واپس آئے اور مشرف بہ اسلام ہوئے' اکثر ابورجاء فرماتے تھے کہ میری رائے میں آیت ﴿وانه كان رجال من الانس يعوذون برجال من الجن فزادوهم رهقا﴾ میرے اور میرے ساتھیوں کے بارے میں اتری۔ ابن سعد: باخبار ابوقطن عمرو بن ہیثم بتحدیث ابوخلدہ: میں نے ابورجاء کو دیکھا داڑھی زرد کرلیا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث ابوالاشہب: ابورجاء رمضان المبارک میں ہر عشرہ میں ایک قرآن ختم کیا کرتے تھے' کہا جاتا ہے کہ ابورجاء حضرت عثمان وحضرت علی رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایت کرتے ہیں' آپ ثقہ ہیں اور آپ کی قرآن کے بارے میں روایات ہیں اور علم ہے آپ نے چالیس سال تک اپنی قومی مسجد میں امامت کے فرائض انجام دیئے آپ کی وفات کے بعد امامت کے فرائض چالیس سال تک ابوالاشہب جعفر بن حیان نے انجام دیئے ابورجاء کی وفات بعض روایات کے بموجب عہد عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ میں ہوئی لیکن محمد بن عمر کے قول کے مطابق ۱۰۷ھ میں ہوئی' میرے نزدیک یہ سہو ہے (یعنی پہلی روایت ہی صحیح ہے)۔

ابن سعد: باخبار معاذ بن معاذ ومسلم بن ابراہیم بتحدیث ابوخلدہ: میں نے حسن کو دیکھا اپنے گدھے پر سوار ابورجاء کے جنازے پر نماز پڑھ رہے ہیں مسلم نے کہا اور امام تکبیر کہتا ہے۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین بتحدیث ابوخلدہ: میں نے حسن کو اپنے گدھے پر سوار ہو کر ابورجاء کے جنازے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اپنا بیٹا گود میں لیے ہوئے تھے میں نے ابوخلدہ سے پوچھا کیا حسن بیمار تھے؟ بولے نہیں' البتہ بوڑھے تھے۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث بکار بن صقر: میں نے دیکھا حسن ابورجاء کی قبر کے پاس لحد کے بالمقابل بیٹھے ہیں اور قبر پر سفید کپڑا پھیلا دیا گیا تھا آپ نے اسے ٹو کا نہیں نہ اسے اٹھایا حتیٰ کہ لوگ قبر تیار کر کے فارغ ہو گئے فرزدق شاعر آپ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا فرزدق بولا: ابوسعید! جانتے ہو یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ فرمایا: نہیں' ابوفراس! بتاؤ کیا کہہ رہے ہیں؟ کہا: یہ کہہ رہے ہیں کہ آج اس قبر کے پاس تمام بصرہ کا بہترین شخص اور بدترین شخص بیٹھا ہے' پوچھا ان کی ان دو شخصوں سے کون مراد ہیں؟ بولا آپ اور میں' فرمایا: ابوفراس! میں بصرہ والوں میں بہترین نہیں اور تم ان میں بدترین نہیں (آپ نے اپنے ہاتھ سے لحد کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) لیکن مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے اس خواب گاہ کے لیے کیا تیار کیا؟ بولا: ابوسعید! میں نے بہت کچھ خیر اس کے لیے تیار کر لی ہے پوچھا' وہ کیا ہے؟ بولا: اسی سال سے لا الہ الا اللہ کی شہادت ہے: حسن نے فرمایا: ابوفراس! بلاشبہ تم نے خیر کثیرہ کا ذخیرہ جمع کر لیا ہے۔

ابن سعد: باخبار سعید بن عامر: ابورجاء کی موت پر فرزدق کہتا ہے

اَلَمْ تَرَاَنَّ النَّاسَ مَاتَ كَبِيْرُهُمْ وَقَدْ عَاشَ قَبلَ البَعْثِ، بَعثِ مُحَمَّدٌ

''دیکھتے نہیں آج سب سے بڑا شخص فوت ہو گیا اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے زندہ تھا''۔

دغفل بن حنظلۃ سدوسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا مگر آپ سے ایک حدیث بھی نہیں سنی آپ نمائندہ کی حیثیت سے معاویہ بن ابوسفیان کے پاس آئے آپ عالم ونساب تھے۔

شہاب عنبری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حبیب کے والد ہیں۔ ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث یحییٰ بن سعید قطان بحدیث حبیب بن شہاب بحدیث شہاب: باب تستر میں سب سے پہلے میں ہی آگ جلانے والا تھا۔

ایاس بن قتادہ بن اوفی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنی عبشمس بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم میں سے ہیں آپ کی والدہ فارعہ بنت حمیری بن عبادہ بن نزال بن مرہ ہیں۔ قتادہ بن اوفی صحابی ہیں' ایاس اپنی قوم میں شریف ومعزز تھے۔

ابن سعد: بخبر از معتمر بن سلیمان از سلمہ بن علقمہ: ایاس نے بشر بن مروان کے پاس جانے کے لیے دوپٹہ باندھا پھر آئینہ میں دیکھا تو ٹھوڑی میں سفید بال نظر آئے لونڈی سے کہا یہ بال چن لے' لونڈی نے سفید بال اکھاڑ دیئے پھر اور بال نظر آئے' کہا دیکھو دروازے پر میری قوم میں سے کون کون ہیں' پھر قوم کے لوگ اندر بلا لیے گئے' کہا: تمیمو! میں نے اپنی جوانی تم کو ہبہ کر دی تھی لہٰذا تم مجھے میری سفیدی ہبہ کر دو کیا میں اپنے کو ضروریات کا گدھا نہیں دیکھ رہا؟ حالانکہ موت میرے قریب آ رہی ہے پھر (لونڈی سے) کہا پگڑی کھول دے پھر آپ گوشہ نشین ہو گئے اذان دینے لگے اور اپنے رب کی عبادتوں میں لگ گئے اور مرتے دم تک کسی بادشاہ کے پاس نہیں گئے' فرماتے ہیں میں نے زیاد بن ملیح جشمی سے سنا کہ میرے والد نے فرمایا: ایاس جمعہ کے دن مسجد سے نکلے آپ کے پاس سوار ہونے کے لیے گدھی لائی گئی جب آپ نے رکاب میں پیر رکھا تو سفیدی پر نگاہ پڑ گئی فرمایا مرحبا میں تو تیرا ایک طویل مدت سے منتظر تھا' پھر لوٹ گئے اور سیدھی کروٹ پر جا لیٹے اور فوت ہو گئے' عبدالملک بن مروان کا زمانہ تھا۔

دوسرا طبقہ

اس طبقہ میں وہ حضرات شامل ہیں جو عثمان‘ علی‘ طلحہ‘ زبیر‘ ابی بن کعب اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم وغیرہ سے راوی ہیں۔

مطرف بن عبداللہ بن شخیر رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عوف بن کعب بن وقدان بن حریش بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ‘ آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور آپ عثمان‘ علی‘ ابی بن کعب‘ ابو ذر رضی اللہ عنہم اور اپنے والد سے راوی ہیں‘ آپ ثقہ ہیں اور صاحب فضل وتقویٰ ہیں آپ دانشمند‘ ادیب اور صاحب روایت ہیں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بحدیث مہدی بن میمون بتحدیث غیلان بن جریر از مطرف: بیوائیں جو اپنے دامن پر بیٹھی ہیں مجھ سے زیادہ جماعت کی محتاج نہیں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ از ثابت از مطرف: بہترین کام درمیانی کام ہے ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ وبکیر بن ابی السمیط بتحدیث قتادہ از مطرف: مجھے علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے زیادہ پیاری ہے اور تمہارا بہترین دین پارسائی ہے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ از ثابت از مطرف: جب فتنہ سر ابھارتا ہے تو اس لیے سر نہیں ابھارتا کہ راہِ ہدایت دکھائے بلکہ مومن کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کے لیے سر ابھارتا ہے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم وروح بن عبادہ بتحدیث ہمام بن یحییٰ بسماع قتادہ: جب فتنہ اٹھتا تو مطرف لوگوں کو اس میں گھسنے سے روکتے اور خود بھی بھاگتے اور حسن بھی اس سے لوگوں کو روکتے لیکن خود نہیں ہٹتے تھے اس پر مطرف کہا کرتے تھے کہ میں حسن کو ایک ایسے شخص سے تشبیہ دیتا ہوں جو لوگوں کو سیلاب سے ڈراتا ہے اور خود اس کی راہ میں جما رہتا ہے۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین بتحدیث عبدالملک بن شداد بتحدیث ثابت بنانی از مطرف: میں ابن زبیر والے فتنہ میں نو یا سات سال تک غیر جانب دار رہا اس کے بارے میں نہ مجھے کوئی خبر دی گئی اور نہ میں نے کوئی خبر معلوم کی۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث ابو عقیل بشیر بن عقبہ: میں نے ابو العلاء یزید بن شخیر سے پوچھا: فتنہ کے زمانہ میں مطرف کیا کیا کرتے تھے؟ بولے گھر سے باہر نہیں نکلا کرتے تھے اور جماعت اور جمعہ میں بھی شامل نہیں ہوا کرتے تھے جب تک فتنہ دب نہ جاتا تھا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث وہیب بتحدیث ایوب از مطرف: معاملات میں کسی قابل اعتماد شخص پر بھروسہ کرنا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ میں جہاد کی فضیلت سراسے تلاش کروں۔

ابن سعد: باخبار وہب بن جریر بن حازم بتحدیث جریر بن حازم بسماع حمید بن ہلال: ابن اشعث کے زمانہ میں لوگوں نے مطرف کو حجاج کے خلاف جنگ میں شامل ہونے کے لیے بلایا جب لوگوں نے اس پر اصرار کیا فرمایا مجھے بتاؤ تم جس لڑائی میں مجھے شامل کرنا چاہتے ہو وہ جہاد سے تو بڑھ کر نہیں؟ لوگ بولے نہیں' فرمایا میں ہلاکت میں گرنے کے اور ملنے والے فضل کے درمیان اپنی جان کو خطرے میں نہیں ڈالتا۔

ابن سعد: بتحدیث وہب بن جریر بتحدیث جریر بسماع حمید بن ہلال: مطرف کے پاس خارجی انہیں اپنا ہم خیال بنانے کے لیے آئے فرمایا لوگو اگر میری دو جانیں ہوتیں تو ایک جان تمہارے ساتھ کر دیتا اور دوسری کو سنبھالے رہتا پھر اگر تمہاری رائے صحیح ثابت ہوتی تو دوسری جان بھی تم کو دے دیتا اور اگر غلط ثابت ہوتی تو میری ایک ہی جان جاتی دوسری محفوظ رہتی لیکن افسوس میرے پاس تو ایک ہی جان ہے اور مجھے یہ گوارا نہیں کہ اس میں مجھے دھوکا دیا جائے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از جریری از مطرف: مجھ سے عمران بن حصین نے کہا کیا میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کروں شاید اللہ تعالیٰ اس سے جماعت میں تمہیں فائدہ پہنچائے؟ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں جماعت سے محبت ہے فرمایا: مجھے جماعت کی بیواؤں سے زیادہ تڑپ ہے کیونکہ جماعت میرے لیے آئینہ ہے جس میں میں اپنا چہرہ دیکھ لیتا ہوں۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث سلیمان بن مغیرہ از ثابت از مطرف: تمام نعمتوں میں عقل کی نعمت افضل ہے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مہدی بن میمون بسماع غیلان از مطرف: فرمایا کرتے تھے گویا دل ہمارے پاس نہیں معلوم ہوتا ہے حدیثیں دوسروں کے لیے ہیں ہمارے لیے نہیں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ باخبار ثابت از مطرف: میرے نزدیک عافیت پر شکر' بلا پر صبر سے زیادہ پیارا ہے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مہدی بن میمون بسماع غیلان بسماع مطرف' اگر میرا نفس اچھا ہو تو لوگوں کے دلوں پر اثر کرے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم باخبار ابو عوانہ از قتادہ: مطرف زیاد یا ابن زیاد کے پاس تشریف لے گئے امیر نے وجۂ تاخیر پوچھی' فرمایا: جب سے میں امیر سے جدا ہوا ہوں میں نے اپنی کروٹ نہیں اٹھائی مگر اسی میں جس میں مجھے اللہ نے اٹھایا' فرمایا کرتے تھے جھوٹ کے بجائے کنایوں میں وسعت ہے۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث ابو عقیل بتحدیث یزید: مطرف ضرورت کے وقت ہی نکلا کرتے تھے لیکن جمعہ کے دن جماعت میں شامل ہونے کے لیے تشریف لایا کرتے تھے ایک دن صبح کو ان کے کوڑے کے اوپر والے کنارے سے روشنی چمکنے لگی جو دو حصوں میں تھی آپ کے صاحبزادے عبداللہ آپ کے پیچھے تھے آپ نے ان سے فرمایا عبداللہ! اگر دن نکل آنے کے بعد میں یہ واقعہ لوگوں سے بیان کروں تو کیا تمہارے خیال میں لوگ میری بات پر یقین کر لیں گے؟ فرماتے ہیں جب دن نکل آیا تو روشنی بجھ گئی۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم باخبار مہدی بن میمون از غیلان' مطرف طاعون کے زمانہ میں طاعون والے علاقہ سے ہٹ جایا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مہدی بن میمون بتحدیث غیلان بن جریر: مطرف چوغے پہنا کرتے تھے اور یمنی چادریں اوڑھا کرتے تھے اور گھوڑوں پر سوار ہوا کرتے تھے اور سلطان کے پاس آیا جایا کرتے تھے لیکن تم اگر مطرف کے پاس پہنچ جاؤ تو تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو جائے۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث صافیہ بنت عبداللہ' مطرف کی لونڈی: میں نے مطرف کو قطری چادر اوڑھے ہوئے دیکھا اور سر اور داڑھی میں حنا اور وسمہ کا خضاب دیکھا اور پیتل کے ایک برتن سے جو بقدر ایک مکوک کے یا اس سے قدرے زیادہ تھا وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ سفر میں جمعہ پڑھا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مہدی بن میمون بتحدیث غیلان از مطرف: اپنا کھانا اسے نہ کھلاؤ جو حدیث کی طرف راغب نہ ہو۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مہدی بن کثیر' ابوطلحہ اسیدی بحدیث زوجۂ مطرف: مطرف نے میرا مہر تیس ہزار نقد' ایک خچر' ایک چادر ایک قینہ اور ایک خادمہ مقرر فرمایا تھا' میں نے پوچھا قینہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کنگھی کرنے والی عورت۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مہدی بن میمون از غیلان از مطرف: میں نے فلاں عورت سے (جس کا آپ نے نام بھی بتایا) پورے بیس ہزار نقد پر شادی کی تھی۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث حکیمہ بنت مسعود مطرف کی آزاد کردہ لونڈی اپنی والدہ درہ' مولاۃ مطرف سے مطرف سفر میں جمعہ پڑھا کرتے تھے' ایک دفعہ آپ کو پیشاب کے بند ہونے کی شکایت ہوئی تو آپ نے اپنے صاحبزادے کو بلا کر وصیت کی آیت پڑھی پھر آیت ﴿الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ﴾ پڑھی' اتنے میں آپ کے صاحبزادے طبیب کو بلا لائے' پوچھا: بیٹا! کون ہے؟ بولے طبیب ہے' فرمایا: خبردار! مجھ پر منتر وغیرہ سے دم نہ کرانا اور نہ میرے گلے میں کوڑی لٹکانا پھر آپ نے بیٹوں سے کہا جاؤ میرے لیے قبر تیار کرو بیٹوں نے حکم کی تعمیل کی اور قبر تیار کر کے گھر آئے تو فرمایا مجھے میری قبر کے پاس لے چلو بیٹے آپ کو قبر کے پاس لے گئے وہاں آپ نے دعائیں مانگیں پھر وہ آپ کو گھر لے آئے۔

ابن سعد: باخبار سلیمان' ابوداؤد طیالسی بتحدیث شعبہ از ابوالتیاح از یزید بن عبداللہ: میرے بھائی (مطرف) نے وصیت کی کہ میرے جنازے کی کسی کو اطلاع نہ دی جائے۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین وعمرو بن ہیثم و یحییٰ بن خلیف بن عقبہ بتحدیث ابوخلدہ: میں نے مطرف کو دیکھا کہ آپ کی داڑھی زرد تھی۔ کہا جاتا ہے کہ مطرف' عراق پر حجاج کی حکومت کے زمانہ میں طاعون جارف کے بعد فوت ہوئے۔ یہ طاعون عہد ولید بن عبدالملک میں ۸۷ھ میں پھوٹ پڑا تھا۔

ابن سعد: باخبار عبداللہ بن جعفر بتحدیث ابوالملیح بحدیث شخصے از اہل بصرہ از ثابت البنانی وشخصے دیگر جس کا نام بھی بتایا گیا

تھا: ہم دونوں مطرف کی بیمار پرسی کے لیے گئے آپ بے ہوش تھے کہ اچانک آپ سے تین روشنیاں نمودار ہوئیں ایک روشنی سر سے اور ایک کمر سے اور ایک پیروں سے ظاہر ہوئی ان روشنیوں سے ہم ڈر گئے اتنے میں آپ ہوش میں آ گئے ہم نے پوچھا: کیا حال ہے؟ فرمایا: اچھا ہے ہم نے کہا ہم نے ایک چیز دیکھی جس نے ہمیں ہول میں ڈال دیا' پوچھا: کیا دیکھا بولے ہم نے آپ سے تین روشنیاں نکلتی دیکھیں' فرمایا: کیا تم نے وہ دیکھیں؟ ہم نے کہا: جی ہاں' فرمایا یہ روشنیاں الم سجدہ ہے جس کی ۲۹ آیتیں ہیں اس کی شروع کی آیتیں میرے سر سے اور درمیانی میرے وسط سے اور پچھلی میرے پیروں سے نکلیں اور وہ میری شفاعت کے لیے آسمان کی طرف پرواز کر گئیں اور سورۂ ملک میرا پہرہ دے رہی ہے۔

عتی بن زید بن ضمرہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن یزید بن شبل بن حیان بن حارث بن عمرو بن کعب بن عبد شمس بن سعید بن زید مناۃ بن تمیم' آپ منقع بن حصین اور مسلم بن نذیر بن یزید بن شبل کے چچازاد بھائی ہیں اور ثقہ اور قلیل الحدیث ہیں اور حضرت اُبی بن کعب وغیرہ سے راوی ہیں۔

عقبہ بن صہبان راسبی رحمۃ اللہ علیہ:

راسب ازد سے ہیں آپ عراق پر ولایت حجاج کے زمانہ میں فوت ہوئے' ثقہ ہیں اور روایت بھی کرتے ہیں۔

حمید بن عبدالرحمٰن حمیری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور احادیث کے راوی ہیں آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن سعد: باخبار حجاج بن محمد اعور از شعبہ از منصور بن زاذان از ابن سیرین: حمید اپنی موت سے دس سال پہلے بصرہ کے سب سے بڑے عالم تھے۔

صفوان بن محرز مازنی تمیمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور صاحبِ فضل و پارسائی ہیں۔ ابن سعد: باخبار روح بن عبادہ بتحدیث ہشام از حسن: صفوان ایک تہہ خانہ میں رہتے تھے جس سے نماز ہی کے لیے نکلا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مہدی بن میمون بتحدیث غیلان بن جریر از صفوان بن محرز: ہم سب بھائی جمع ہو کر حدیثیں بیان کرتے تھے مگر دلوں میں رقت پیدا نہ ہوتی تھی لیکن جب لوگ صفوان سے حدیثیں بیان کرنے کی درخواست کرتے اور آپ فرماتے الحمدللہ! تو اسی جملہ سے لوگوں پر رقت طاری ہو جاتی اور بے ساختہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے گویا مشکیزوں کا دہانہ کھول دیا گیا ہے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بحدیث جعفر بن سلیمان بسماع معلّٰی بن یزید: صفوان اپنے تہہ خانہ میں رہتے تھے اور فرمایا کرتے تھے میں مکان شہادت دیکھ رہا ہوں کاش مجھے میرا نفس رخصت کر دیتا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بحدیث جعفر بن سلیمان بتحدیث ہشام بن حسان از حسن از صفوان: اگر میں ایک روٹی کھاتا ہوں تو اس سے اپنی کمر باندھتا ہوں اور پانی کا ایک آبخورہ پی لیتا ہوں پس دنیا اور دنیا والے ختم ہو جانے والے ہیں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ از ثابت: صفوان کی ایک کٹی تھی جس میں کھجور کا ایک تنہ تھا اتفاق سے وہ

ٹوٹ گیا' کہا گیا: کہ اسے ٹھیک کیوں نہیں کر لیتے؟ فرمایا چھوڑ وکل تو مجھے موت آ جائے گی (لہٰذا اس قلیل عرصہ کے لیے اسے کیا درست کروں)۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ باخبار ثابت: میں اور حسن صفوان کی بیمار پرسی کے لیے گئے آپ کے صاحبزادے نے باہر آ کر ہم سے کہا: انہیں پیٹ کی کوئی شکایت ہے آپ حضرات ان کے پاس جا نہیں سکتے' حسن بولے اگر دنیا ہی میں آپ کے والد کا گوشت اور خون فنا کر دیا جائے اور ان سے حق تعالیٰ ان کے گناہ مٹا دے تو اس سے بہتر ہے کہ قبر میں ان کا گوشت کیڑے مکوڑے کھائیں جس پر کچھ اجر نہ ملے۔ ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از محمد بن واسع از صفوان (مسجد میں لوگوں کو جھگڑتا ہوا دیکھ کر کھڑے ہو کر اور کپڑے جھاڑ کر کہا) تم تو باہم دشمن ہی ہو۔

ابن سعد: باخبار عبدالوہاب بن عطاء باخبار عوف از خالد احدب: صفوان نے موت کے وقت اپنے گھر والوں سے کہا: تمہیں معلوم ہے کہ میں اس نگاہ سے دیکھتا ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا کرتے تھے' وہ ہم میں سے نہیں جو چیخے (نوحہ کرے) بال نوچے اور کپڑے پھاڑے' لوگ کہتے ہیں: صفوان عہد بشر بن مروان میں بصرہ میں جاں بحق ہوئے۔

حمران بن ابان' مولیٰ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ:

آپ عین التمر کے ان قیدیوں میں سے تھے جن کو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ بھیجا تھا آپ کی اولاد نمر بن قاسط سے منسوب ہے۔ حمران عثمان وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ کی بصرہ میں رہائش کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کچھ راز کھول دیئے تھے پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خبر لگی تو فرمایا تم اس شہر میں میرے ساتھ نہ ٹھہرو آخر کار آپ نے بصرہ رہائش اختیار کر لی اور وہاں جائیداد پیدا کر لی آپ کے اولاد ہے۔

ابو الحلال عتکی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام زرارہ بن ربیعہ ہے آپ ازدسے ہیں' عثمان سے راوی ہیں اور ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

عمیرہ بن یثربی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کعب بن سور ازدی کے بعد بصرہ کے قاضی ہیں' مشہور و معروف اور قلیل الحدیث ہیں ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث ابان بن یزید بتحدیث انس بن سیرین: عمیرہ بصرہ کے قاضی تھے۔

خلاس بن عمرو ہجری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ علی و عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں آپ پرانے ہیں اور کثیر الحدیث ہیں آپ کے پاس ایک کتاب تھی جس سے حدیثیں بیان کیا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار عبیداللہ بن موسیٰ از اسرائیل از عبداللہ بن مختار از مالک بن دینار از خلاص: میں نے عمار سے پوچھا وتر کب پڑھا جائے؟ شروع رات میں یا اخیر رات میں؟ فرمایا میں تو شروع رات میں پڑھ لیتا ہوں پھر سو جاتا ہوں اگر آنکھ کھل گئی تو جس قدر اللہ کو منظور ہوتا ہے دوگانہ پڑھ لیتا ہوں۔

ہیاج بن عمران برجمی تمیمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سے حسن بصری مثلہ والی حدیث بیان کرتے ہیں آپ ثقہ ہیں مگر قلیل الحدیث ہیں۔

زرارہ بن اوفی حرشی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنو حریش بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے ہیں اور کنیت ابو الحاجب ہے۔ ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث ہمام از قتادہ: زرارہ بصرہ کے قاضی تھے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید بتحدیث ہشام بن حسان از عائشہ بنت ضمرہ زرارہ ظہر و عصر اپنے گھر میں پڑھا کرتے تھے اور جمعہ حجاج کے پیچھے۔

ابن سعد: باخبار ابو قطن عمرو بن ہیثم بتحدیث ابو خلدہ: میں نے زرارہ کی داڑھی زرد دیکھی۔ ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب: میں نے زرارہ کے جنازے میں محمد کو دیکھا کہ چھاؤں میں کھڑے ہیں حتیٰ کہ زرارہ لحد میں اتار دیئے گئے ایوب کہتے ہیں مجھے کسی دوسری سند سے خبر ملی ہے کہ لوگ کہتے ہیں: زرارہ کی عہد ولید بن عبد الملک میں ۹۳ھ میں اچانک وفات ہوئی آپ ثقہ ہیں اور احادیث کے راوی ہیں۔

ابن سعد: باخبار اسحاق بن اسرائیل بتحدیث عتاب بن مثنیٰ قشیری از بہز بن حکیم: زرارہ نے مسجد قشیر میں ہمیں نماز پڑھائی آپ نے قراءت شروع کی جب آپ ﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ﴾ پر پہنچے تو گر گئے اور فوت ہو گئے بہتر کہتے ہیں: آپ کی لاش اٹھانے والوں میں میں بھی تھا۔

ہشام بن ہبیرہ ضبی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بصرہ کے قاضی اور مشہور و معروف ہیں مگر قلیل الحدیث ہیں۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث وہیب از داؤد از عامر: میں نے ہشام کا خط پڑھا جو انہوں نے شریح کو لکھا تھا: مجھے نوعمری اور کم علمی میں عہدۂ قضا سونپا گیا مجھے آپ جیسے حضرات کے مشوروں کی سخت ضرورت ہے۔ عبد الملک کی خلافت کے زمانہ میں جب عراق پر حجاج حاکم بن کر آیا تو اس کے شروع زمانہ میں ہشام فوت ہوئے۔

ابو السوار عدوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اولاد عدی بن زید مناۃ بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر سے تعلق رکھتے ہیں' آپ کا نام حسان بن حریث ہے حضرت علی اور عمران رضی اللہ عنہما وغیرہ سے راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین بتحدیث قرہ بن خالد: ابو السوار قوم کے سردار اور تعارف کرانے والے تھے۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین و مسلم بن ابراہیم از قرہ از حمید بن ہلال از ابو السوار: کاش اس تعارف کے بجائے میری آنکھ کی پتلی میری گود میں ہوتی (مسلم اپنی حدیث میں کہتے ہیں) آپ ایک عورت کو امیر کے دروازے پر لے گئے پھر اسے چھوڑ کر چلے آئے۔

ابن سعد: باخبار ابوقطن' عمرو بن ہیثم بتحدیث ابوخلدہ: میں نے ابوالسوار کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی دیکھی۔ ابن سعد: باخبار عمرو بن ہیثم ویحییٰ بن خلیف بن عقبہ وابونعیم فضل بن دکین بتحدیث ابوخلدہ: میں نے ابوالسوار کی داڑھی زرد دیکھی۔

ابوتمیمہ ہجیمی تمیمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام طریف بن مجاہد ہے ان شاء اللہ آپ ثقہ ہیں اور احادیث کے راوی ہیں۔ محمد بن عمرو فرماتے ہیں آپ کی وفات عہد سلیمان بن عبدالملک میں ۹۷ھ میں ہوئی۔

قسامہ بن زہیر مازنی تمیمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بھی ان شاء اللہ ثقہ ہیں آپ حجاج کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

قاسم بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث ابوہلال بتحدیث ہارون بن تمیم جب حسن سے نسب کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے قاسم سے پوچھو۔

میمون بن سیاہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعد: باخبار اسماعیل بن عبداللہ بن خالد یشکری بتحدیث یحییٰ بن سلیم از کہمس بن عبداللہ بسماع میمون بن سیاہ (آپ حسن سے بڑے تھے مگر علم وفضل میں حسن بڑھے ہوئے تھے) بسماع میمون: لوگوں نے میری مجلس میں بادشاہوں کا ذکر چھیڑا اور ان پر اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا میں خاموشی سے سنتا رہا پھر گھر جا کر سو گیا' خواب میں دیکھتا ہوں میرے سامنے ایک مردہ حبشی کی پھولی ہوئی بدبودار لاش پڑی ہے اور کوئی میرے سر پر کھڑا ہوا کہہ رہا ہے کھا میں عرض کرتا ہوں اے اللہ کے بندے کیوں کھاؤں؟ کہتا ہے اس لیے کہ تیرے پاس فلاں کی غیبت کی گئی میں کہتا ہوں میں نے تو اس کے بارے میں اچھا یا برا کچھ نہیں کہا وہ کہتا ہے: لیکن تو نے غیبت سنی اور اس پر راضی رہا۔

ابوغلاب' یونس بن جبیر باہلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور انس بن مالک سے پہلے فوت ہوئے اور وصیت کی کہ انس آپ کے جنازے کی نماز پڑھائیں۔

ابوصفرہ عسعس بن سلامہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نسب اولاد حارث بن کعب سے ہے۔

ابن سعد: باخبار عبیداللہ بن محمد تیمی بتحدیث ابوالخلیل: عسعس کی کنیت ابوصفرہ ہے آپ بنو حارث بن کعب میں سے ہیں آپ ایک دن گھر میں گئے اور گھر اپنی قوم کا کوئی آدمی نہیں دیکھا بولے: میں اپنے بھائیوں کو نہیں دیکھ رہا حالانکہ میں نے ان کے لیے سورۂ واقعہ تیار کی تھی پوچھا گیا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں لیکن بھائی کے نیچے بھی بھائی ہوتا ہے۔

ابن سعد: باخبار حسن بن موسیٰ اشیب بتحدیث حماد بن سلمہ از ثابت بنانی از عسعس: آؤ ہم اپنا یہ دن ایک بنائیں۔

ابن سعد: باخبار حسن بن موسیٰ بتحدیث حماد بن سلمہ از ثابت: عسعس ایک قبر کے پاس بیٹھے تھے فرمایا میں ایک شعر کہتا ہوں

لوگ بولے: کیا آپ قبر کے پاس شعر کہتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔

اِنْ تَنْجُ منها تَنْجُ من ذی عظیمة   والاَّ فانی لا اخالكَ ناجِیًا

''اگر تو موت سے بچ جائے گا تو ایک بڑی شے سے بچ جائے گا لیکن میں تو تجھے اس سے بچنے والا دیکھتا نہیں''۔

زیاد بن مطر بن شریح عدوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اولاد عدی بن عبد مناۃ بن اد بن طابخہ۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از اسحٰق بن سوید از علاء بن زیاد: میرے والد زیاد نے وصیت فرمائی اگر مجھے کوئی حادثہ پیش آ جائے تو بصرہ کے علماء جو کہیں اسی پر عمل کرو آخر کار ہم نے علماء سے پوچھا تو سب نے بالاتفاق خمس کا فیصلہ کیا۔

والان بن قرفہ عدوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے اور آپ سے ابوہبیرہ عدوی راوی ہیں۔

عبداللہ بن ابی عتبہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے ابوالدرداء' ابوسعید خدری' جابر بن عبداللہ اور دیگر چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ سفر کیا۔

عقبہ بن اوس سدوسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سے محمد بن سیرین راوی ہیں اور آپ ثقہ ہیں اور قلیل الحدیث ہیں۔

عمرو بن وہب ثقفی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سے محمد بن سیرین راوی ہیں اور آپ ثقہ ہیں اور قلیل الحدیث ہیں۔

ابوشیخ ہنائی ازدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام خیوان بن خالد ہے آپ ثقہ ہیں اور احادیث کے راوی ہیں' حسن سے پہلے فوت ہوئے۔ ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم کلابی بتحدیث ابوہلال از محمد بن سیرین: ابن زیاد کو نسیان کا عارضہ لاحق ہو گیا' انہوں نے ابوشیخ ہنائی کو حکم فرمایا کہ مجھے (نماز میں) بتا دیا کیجئے۔

حصین بن منذر رقاشی رحمۃ اللہ علیہ' عمران بن حطان سدوسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ شاعر تھے اور ابوموسیٰ اشعری اور عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ سے راوی ہیں۔

ابوالعلاء یزید بن عبداللہ بن شخیر رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عوف بن کعب بن وقدان بن حریش۔

ابن سعد: باخبار ابراہیم بن محمد بن عرعرہ بن برند از یحییٰ بن سعد قطان از ابوعقیل از ابوالعلاء: میں حسن سے دس سال بڑا ہوں اور مطرف مجھ سے دس سال بڑے ہیں۔

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث ابو ہلال بتحدیث ابو صالح عقیلی: یزید قرآن پڑھتے رہتے حتیٰ کہ بیہوش ہو جاتے تھے۔

ابن سعد: باخبار سلمان بن حرب بتحدیث حماد بن زید از سعید جریری: یزید قرآن پاک کھول کر پڑھتے تھے مطرف ان سے کہا کرتے تھے آپ ہمیں قرآن سے دن بھر کے لیے کافی ہو جاتے۔

ابن سعد: باخبار ابو قطن عمرو بن ہیثم و یحییٰ بن خلیف بن عقبہ بتحدیث ابو خلدہ: میں نے ابو العلاء کی داڑھی زرد دیکھی۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل و مسلم بن ابراہیم بتحدیث ابو حفص اعین بن عبداللہ عقیلی: میرے پاس سے ابو ملیح ہذلی گزرے جب کہ میں یزید کا کفن سی رہا تھا فرمایا اس میں زندہ حضرات کے کپڑوں کی طرح گھنڈیاں بنانا۔ محمد بن عمر: ابو العلاء بصرہ میں ۱۱۱ھ میں فوت ہوئے لیکن دوسرے مؤرخ کہتے ہیں آپ عمر بن ہبیرہ کی ولایت کے زمانہ میں فوت ہوئے آپ ثقہ ہیں اور عمدہ حدیثوں کے راوی ہیں۔

(دوسرے طبقہ کے وہ حضرات جو عمر میں پہلے حضرات سے چھوٹے ہیں اور جو عمران بن حصین ابو ہریرہ ابو برزہ معقل بن یسار عبداللہ بن مغفل ابن عمر ابن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم وغیرہ سے راوی ہیں مندرجہ ذیل ہیں)

حسن بن ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام یسار ہے کہتے ہیں آپ میسان کے قیدیوں میں سے ہیں مدینہ میں آئے تو آپ کو ربیع بنت نضر انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی پھوپھی نے خرید کر آزاد کر دیا جس سے مذکور ہے کہ آپ نے کہا: میرے والدین بنو النجار کے ایک شخص کے غلام تھے اس شخص نے بنو سلمہ انصاری کی ایک خاتون سے شادی کر لی تھی اور اسے میرے والدین کو مہر میں دے دیا تھا اس خاتون نے دونوں کو آزاد کر دیا' یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حسن کی والدہ حضرت ام سلمہ زوجۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ لونڈی تھیں۔ حسن مدینہ میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت سے دو سال قبل پیدا ہوئے کہا جاتا ہے کہ آپ کی والدہ آپ کو اکثر چھوڑ کر چلی جایا کرتی تھیں ان کے پیچھے بچہ روتا رہتا تھا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنا سینہ اس کے منہ میں ماں کے آنے تک اسے بہلانے کے لیے دے دیا کرتی تھیں اور آپ کے دودھ اتر آتا تھا اور بچہ کا پیٹ بھر جاتا تھا۔ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کی حکمت و فصاحت اسی دودھ کی برکت ہے حسن وادی قریٰ میں پلے بڑھے آپ بڑے فصیح و بلیغ تھے۔

ابن سعد: بقول اسماعیل بن ابراہیم از یونس از حسن: مجھ سے حجاج نے کہا: حسن: آپ کی عمر کیا ہے؟ بولے میں شہادت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت دو سال کا تھا' بولا: اللہ کی قسم آپ کی نگاہ آپ کی عمر سے بڑی ہے۔

ابن سعد: بقول ابو داؤد طیالسی از خالد بن عبدالرحمٰن بن بکیر بتحدیث حسن: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر خطبہ بیان کرتا ہوا دیکھا اس وقت میں پندرہ سال کا تھا۔

ابن سعد: باخبار اسماعیل بن ابراہیم اسدی از شعیب بن حبحاب از حسن: میں نے دیکھا ایک لوٹے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر پانی ڈالا جا رہا تھا۔

ابن سعد: باخبار اسماعیل بن ابراہیم باخبار ابو رجاء: میں نے حسن سے پوچھا: آپ مدینہ میں کب تھے فرمایا جنگِ صفین کے زمانہ میں' میں نے پوچھا: آپ بالغ کب ہوئے' فرمایا: جنگِ صفین کے ایک سال بعد۔ محمد بن عمر کہتے ہیں ہماری تحقیق یہ ہے کہ شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت آپ ۱۴ سال کے تھے آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا' ان سے سنا اور ان سے راوی ہیں۔ آپ عمران بن حصین' سمرہ بن جندب' ابو ہریرہ' ابن عمر' ابن عباس' عمرو بن تغلب' اسود بن سریع' جندب بن عبداللہ اور صعصعہ بن معاویہ رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں اور صعصعہ رحمۃ اللہ علیہ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ حسن از عبداللہ بن سمرہ: میں نے آپ کے ساتھ مل کر کابل' اندقان' اندغان اور زابلستان میں تین سال تک جہاد کیا۔ یحییٰ بن سعید قطان' احادیث سمرہ کے بارے میں جن کو حسن سمرہ سے روایت کرتے ہیں' فرماتے ہیں: ہم نے سنا ہے کہ یہ حدیثیں حسن سمرہ کی کتاب سے روایت کرتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں: حسن جامع العلوم تھے علماء میں اونچا اور بلند مقام رکھتے تھے' فقیہ وثقہ تھے معتمد علیہ اور مستند تھے' عابد ومتقی تھے سب سے بڑے اور جید عالم تھے' فصیح و بلیغ تھے اور حسین وجمیل تھے آپ نے جو حدیثیں مسند بیان کیں اور ان لوگوں سے روایت کیں جن سے سنیں وہ حجت ہیں اور جو مرسل بیان کیں وہ حجت نہیں۔ جب آپ مکہ میں تشریف لائے تو مکیوں نے آپ کو ایک تخت پر بٹھایا اور لوگوں نے آپ کو چاروں طرف سے گھیر لیا پھر آپ نے ان سے حدیثیں بیان فرمائیں آپ کی ان مجلسوں میں شامل ہونے والے مجاہدؒ، عطاءؒ، طاؤسؒ اور عمرو بن شعیبؒ بھی ہیں یہ سب علماء یا ان میں سے کوئی کہتا ہے: ہم نے آپ جیسا عالم کبھی نہیں دیکھا۔

ابن سعد: باخبار عبدالوہاب بن عطاء بتحدیث سعید بن ابی عروبہ از قتادہ از حسن: اگر وہ عہد نہ ہوتا جو اللہ نے علماء سے لے لیا ہے تو جن حدیثوں کے بارے میں تم مجھ سے پوچھتے ہو میں ان کو کثرت سے بیان نہ کرتا۔

ابن سعد: باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث محمد بن عمرو بسماع حسن: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے: آگ سے پکی ہوئی چیزوں سے وضو ہے' فرماتے ہیں: میں اس قسم کی چیزیں کھا کر وضو کبھی نہیں چھوڑتا۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث ابو ہلال محمد بن سلیم بسماع حسن: حضرت موسیٰ علیہ السلام پردہ ہی میں غسل کیا کرتے تھے' آپ سے عبداللہ بن بریدہ نے پوچھا: ابوالحسن آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث ربیعہ بن کلثوم: میں نے ایک شخص کو حسن سے یہ پوچھتے ہوئے سنا: ابوسعید! (آج) جمعہ کا دن تر اور کیچڑ وبارش والا ہے (کیا غسل چھوڑ دیا جائے؟) حسن نے فرمایا غسل کرنا ہی ہے پھر جب اس نے انکار کیا تو فرمایا ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کا عہد لیا غسل جمعہ کا' سونے سے قبل وتر پڑھنے کا اور ہر مہینہ میں تین روزے رکھنے کا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث وہیب از ایوب وحماد از علی بن زید بن جدعان ودیگر حضرات از شعبہ از یونس: حسن نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

ابن سعد: باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بتحدیث ابن عون: حسن حدیث کو معہ متن ومطلب کے بیان کیا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار عفان وموسیٰ بن اسماعیل بتحدیث جریر بن حازم: حسن اختلافات کے ساتھ ہم سے حدیث بیان کیا کرتے

تھے۔ آپ کی حدیث میں کم وبیش الفاظ ہوتے تھے مگر معنی ایک ہی ہوتا تھا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مہدی بن میمون بتحدیث غیلان بن جریر: میں نے حسن سے پوچھا: ابوسعید! ایک شخص حدیث سنتا ہے اور وہ کوتاہی نہیں کرتا لیکن اس میں کمی بیشی ہو جاتی ہے فرمایا: اس پر کون قادر ہو سکتا ہے؟

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ از حمید: حسن کا علم ایک کتاب میں تھا جو اتنی چھوٹی تھی آپ نے دونوں انگوٹھوں کو اور شہادت کی دونوں انگلیوں کو ملا کر بتایا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث شعبہ: میں نے قتادہ سے پوچھا کہ حسن یہ مسئلہ کس سے لیتے تھے کہ وہ خلع لینے کی اجازت سلطان ہی کے پاس دیتے تھے؟ کہا: زیاد سے۔

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث حماد بن سلمہ از یزید رشک: حسن عہدۂ قضا پر مامور تھے۔ ابن سعد: باخبار معاذ بن معاذ بتحدیث عمر بن ابوزائدہ: میں کوفہ کے قاضی سے ایاس بن معاویہ کے پاس ایک خط لے کر آیا میں وہ خط آپ کی معزولی کے زمانہ میں لایا تھا جب کہ آپ کی جگہ حسن کو قاضی بنا دیا گیا تھا میں نے وہ خط آپ کو دے دیا آپ نے مجھ سے ثبوت پوچھے بغیر اسے قبول فرما لیا۔

ابن سعد: باخبار سعید بن عامر بتحدیث ہمام بن یحییٰ از قتادہ: ہم سے حسن نے کوئی ایسی حدیث بیان نہیں کی جسے اصحاب بدر میں سے کسی سے روایت کی ہو۔

ابن سعد: باخبار عبدالصمد بن عبدالوارث بتحدیث شعبہ: میں نے دیکھا' حسن نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگ آپ پر ٹوٹ پڑے' فرمایا ان لوگوں کے لیے کوئی روکنے والا ہونا ضروری ہے آپ پرانے منارہ پر جو مسجد کے پچھلے حصہ میں تھا بیٹھا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث ابوعقیل: میں نے حسن کے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی۔ ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث معاذ بن معاذ از ابن عون: حسن کی انگوٹھی میں لکیریں تھیں۔

ابن سعد: باخبار معن بن عیسیٰ باخبار محمد بن عمرو: میں نے حسن کے بائیں ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث عباد بن راشد: میں نے دیکھا حسن جوتوں سمیت نماز پڑھ رہے ہیں۔ ابن سعد: باخبار عبدالوہاب بن عطاء باخبار سعید بن ابی عروبہ: میں نے حسن کی داڑھی زرد دیکھی۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین وعمرو بن ہیثم ویحییٰ بن خلیف بتحدیث ابوخلدہ: میں نے حسن کی داڑھی زرد دیکھی۔ ابن سعد: باخبار یحییٰ بن عباد بتحدیث عمارہ بن زاذان: میں نے دیکھا حسن کی داڑھی زرد تھی۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث ابان عطار: میں نے دیکھا حسن اپنی داڑھی زرد کر لیا کرتے تھے۔ ابن سعد: باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث محمد بن عمرو: میں نے دیکھا: بعض لوگوں کی طرح' حسن اپنی ساری مونچھیں صاف نہیں کیا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث سلام بن مسکین میں نے دیکھا حسن نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ کے دونوں ہاتھ

سبز چادر میں ہوتے تھے۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث قرہ: میں نے حسن کی انگوٹھی کو چاندی کا ایک حلقہ دیکھا ابن سعد باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ: میں نے حسن پر سعیدی کپڑا جس پر صلیبیں تھیں اور سیاہ پگڑی دیکھی۔ ابن سعد باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مہدی بن میمون: میں نے حسن پر سیاہ پگڑی دیکھی۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث ہمام از قتادہ: حسن (بال دور کرنے کے لیے) چونا استعمال نہیں کیا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث عبدالمؤمن سدوسی: میں حسن پر مسجد میں مہین ڈورے کی دہری بناوٹ والی کردی سبز چادر دیکھا کرتا تھا۔

ابن سعد: باخبار قبیصہ بن عقبہ بتحدیث سفیان، حسن کو دیکھنے والے کی خبر سے: حسن کا کرتہ یہاں تک (جوتوں کے تسموں تک) تھا۔

ابن سعد: باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس بتحدیث عیسیٰ بن عبدالرحمن: میں نے حسن بصری کو دیکھا سیاہ پگڑی باندھے ہوئے تھے جس کے شملے پیچھے پڑے ہوئے تھے آپ پر ایک کرتہ تھا اور ایک چھوٹی سفید موٹی دھاگے والی چادر تھی جسے اوڑھے ہوئے تھے۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث حریث بن سائب از حسن: میں عہد عثمان میں ازواج مطہرات کے گھروں میں جایا کرتا تھا اور اپنے ہاتھوں سے چھت چھو لیا کرتا تھا۔

ابن سعد: باخبار وہب بن جریر بن حازم بتحدیث جریر بسماع حمید بن ہلال: ابوقتادہ فرماتے تھے لوگو اس شیخ (حسن بصری) کو چمٹ جاؤ، اللہ کی قسم! آج تک ان سے زیادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے سے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ باخبار علی بن زید: میں نے عروہ بن زبیر کو، یحییٰ بن جعدہ کو اور قاسم کو دیکھا ہے لیکن کسی کو حسن کی مانند نہیں دیکھا اگر حسن جوانی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پاتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کی رائے کے محتاج ہوتے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید بتحدیث عقبہ بن ابی ثبیت راسبی: ہمارے پاس بلال بن ابی بردہ آئے، حسن بصری کا ذکر چھڑ گیا بلال بولے میں نے ابو بردہ سے سنا فرماتے تھے میں نے کسی غیر صحابی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشابہ اس شیخ (حسن) کے سوا نہیں دیکھا۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث سلام بن مسکین بحدیث شخصے از عبداللہ بن عامر شعبی: ابن ہبیرہ نے حسن اور شعبی کو بلایا جب دونوں جمع ہو گئے تو عامر شعبی حسن کی تعریف کرنے لگے، ان کے صاحبزادے بولے: ابا جان! میں دیکھتا ہوں آپ ان کا جس قدر ادب و احترام کرتے ہیں ایسا کسی کا نہیں کرتے، فرمایا: بیٹا! میں نے ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے میں نے کبھی کسی شخص کو ان سے زیادہ ان کے مشابہ نہیں دیکھا۔

ابن سعد: باخبار معلّٰی بن اسد بتحدیث عبدالعزیز بن مختار از منصور غدانی: شعبی نے حسن کا ذکر کیا اور فرمایا: میں نے کبھی ان

شہروں کے باشندوں میں کسی کو ان سے افضل نہیں دیکھا۔

ابن سعد: باخبار حسن بن موسیٰ بسماع ابوخیثمہ زہیر بن معاویہ بتحدیث ابواسحٰق ہمدانی: حسن (بصری) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشابہ تھے۔

ابن سعد: باخبار قبیصہ بن عقبہ بتحدیث سفیان از یونس: حسن کھوئے کھوئے سے اور غمزدہ جیسے رہتے تھے اور ابن سیرین ہنس مکھ اور خوش طبع تھے۔

ابن سعد: باخبار حسن بن موسیٰ بن اشیب بتحدیث حماد بن سلمہ از حمید و یونس بن عبید: ہم نے بہت سے علماء دیکھے لیکن حسن سے زیادہ جامع کسی کو نہیں دیکھا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید بتحدیث یونس: حسن نے ثواب کے لیے حدیثیں بیان کیں اور محمد ثواب کے لیے حدیثوں سے خاموش رہے۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث قاسم بن فضل بسماع عمرو بن مرہ میں بصریوں پر ان دو شخصوں (حسن، محمد) کی وجہ سے غبطہ کرتا ہوں۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث سلام بن مسکین بسماع قتادہ: حسن حلال و حرام کو سب سے زیادہ جانے والے ہیں۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد از ابن عون: میں نے ان دونوں (حسن، محمد) سے زیادہ سخی کسی کو نہیں دیکھا اور ان دونوں میں حسن زیادہ متشدد تھے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از یونس: اللہ کی قسم فتنوں کے اور خونریزی کے زمانوں میں حسن علماء کے سردار تھے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب: ابن اشعث سے کہا گیا اگر یہ بات آپ کو اچھی معلوم ہوتی ہو کہ لوگ آپ کے اردگرد شہید ہوں جیسے صدیقہ کے اونٹ کے اردگرد شہید ہوئے تھے تو حسن کو جہاد میں لے جایئے ابن اشعث نے آدمی بھیج کر حسن کو جبریہ بلایا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث سلیم بن اخضر بتحدیث ابن عون: ابن اشعث کے زمانہ میں لوگوں نے لڑائی میں شامل ہونے سے پس و پیش کیا لوگوں نے کہا اس شیخ (حسن) کو اٹھایئے۔ ابن عون کہتے ہیں پھر میں نے حسن کو دو پلوں کے درمیان دیکھا سیاہ پگڑی باندھ رکھی تھی جب لوگ آپ سے بے خبر ہو گئے تو آپ کسی نہر میں کود گئے تا کہ لوگوں سے نجات ملے قریب تھا کہ ہلاک ہو جاتے۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث سلام بن مسکین بتحدیث سلیمان بن علی ربعی: جب ابن اشعث کا فتنہ کھڑا ہوا جب حجاج نے لوگوں سے جنگ کی تو عقبہ بن عبدالغافر، ابوالجوزاء اور عبداللہ بن غالب اپنے ہم خیال چند حضرات کو لے کر حسن کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: ابوسعید! آپ کا اس سرکش کی جنگ کے بارے میں جس نے حرمت والے خون بہائے، حرمت والا مال لوٹا، نماز

چھوڑ دی اور ایسا ایسا کیا' کیا خیال ہے؟ حسن بولے: میری رائے میں تم اس سے جنگ نہ کرو کیونکہ اگر اس کی جنگ اللہ کی طرف سے تم پر عذاب ہے تو تم اپنی تلواروں سے اسے ہٹا نہیں سکتے اور اگر آزمائش و عذاب نہیں تو صبر کرو حتیٰ کہ اللہ فیصلہ فرما دے اللہ بہترین فیصلہ فرمانے والا ہے آخر کار لوگ یہ کہتے ہوئے واپس ہوئے کیا ہم اس عجمی کی اطاعت کریں؟ کیونکہ آپ کے پاس آنے والے عرب تھے آخر کار یہ لوگ ابن اشعث کے ساتھ نکلے اور سارے کے سارے قتل کر ڈالے گئے' سلیمان کہتے ہیں مجھے ابوالمعذل' مرہ بن ذباب نے بتایا کہ میں عقبہ بن الغافر کے پاس پہنچا' عقبہ خندق میں زخمی پڑا تھا' بولے اے ابوالمعذل! نہ دنیا اور نہ آخرت۔

ابن سعد باخبار موسیٰ بن اسمٰعیل بتحدیث شبیب بن عجلان حنفی بخبر سلم بن ابی الذیال: ایک شخص نے حسن سے سوال کیا جب کہ میں اور شامی لوگ سن رہے تھے کہ آپ یزید بن مہلب اور ابن اشعث جیسے فتنوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ فرمایا غیر جانب دار رہو ایک شامی بولا: ابوسعید! کیا امیر المومنین کا بھی ساتھ نہ دیا جائے؟ حسن کو غصہ آ گیا اور آپ نے اپنا ہاتھ ہلا کر فرمایا: ہاں امیر المومنین کا بھی ساتھ نہ دو۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ابوالتیاح: میں حسن اور سعید بن ابوالحسن کے پاس تھا جب ابن اشعث ان کے پاس آیا تھا حسن تو لوگوں کو حجاج کے خلاف جنگ سے روک رہے تھے اور صبر کا حکم دے رہے تھے اور سعید بن ابوالحسن ابھار رہے تھے پھر باتوں باتوں میں سعید بولے شامی ہمیں کیا کہیں گے جب ہم کل کو ان سے ملیں گے؟ ہم بولے: اللہ کی قسم! ہم نے امیر المومنین کی بیعت نہیں توڑی اور نہ توڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں ہاں ہم امیر المومنین کے خلاف اظہار غیظ و غضب کرتے ہیں کہ ہم پر اس ظالم کو کیوں حاکم بنایا اسے معزول کر دیا جائے جب سعید یہ بات کہہ چکے تو حسن نے کھڑے ہو کر حمد و ثنا کے بعد فرمایا لوگو! اللہ کی قسم اللہ نے حجاج بطور عذاب ہی کے تم پر مسلط فرمایا ہے لہٰذا تلوار سے اللہ کے عذاب کا مقابلہ نہ کرو البتہ پرامن رہ کر اللہ کے سامنے روؤ اور گڑگڑاؤ' رہا تمہارا یہ کہنا کہ میرا شامیوں کے بارے میں کیا گمان ہے سو ان کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ اگر وہ آئیں اور حجاج ان کے آگے ٹکڑے ڈال دے تو وہ حجاج کی ہر بات ماننے کو تیار ہوں گے' میرا تو ان کے ساتھ یہی گمان ہے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن زید بتحدیث عمرو بن یزید عبدی بسماع حسن جب لوگ سلطان کی طرف سے آزمائش میں مبتلا کیے جائیں اگر وہ صبر کر لیں تو کچھ دنوں کے بعد آزمائش کا دور ختم ہو جائے لیکن لوگ بے صبر ہو کر تلواریں نکال لیتے ہیں اور ان پر بھروسہ کر لیتے ہیں اللہ کی قسم اس طرح کبھی پرامن' دور نہیں آتا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث سلیم بن اخضر بتحدیث ابن عون: مسلم بن یسار بصریوں کی نگاہ میں حسن سے اونچے تھے لیکن ابن اشعث کے ساتھ مل کر ان کی نگاہوں سے گر گئے اور حسن ملے نہیں اس لیے وہ ان کی نگاہوں میں چڑھ گئے اور مسلم گر گئے۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث قاسم بن فضل! میں نے حسن کو ابن اشعث کے منبر کے پاس بیٹھا دیکھا۔ ابن سعد: باخبار روح بن عبادہ بتحدیث حجاج اسود: ایک شخص نے تمنا کی کاش مجھ میں حسن جیسی پرہیزگاری ابن سیرین جیسا تقویٰ' عامر بن عبد قیس جیسی عبادت اور سعید بن مسیب جیسا فقہ ہوتا اور مطرف جیسا فلاں امر ہوتا (اس کا ذکر کیا مگر روح کو یاد نہیں رہا لوگوں نے ان

تمام چیزوں میں غور کیا تو حسن کو ان سب کا جامع پایا)۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حاتم بن وردان: ایک شخص نے ایوب سے سوال کیا میں سن رہا تھا بولا حسن کی حدیث' یہ کہہ کر ہنس پڑا' ایوب کو غصہ آ گیا اور آپ کا چہرہ غصہ کے مارے سرخ ہو گیا' فرمایا: کیوں ہنسے؟ بولا: کچھ نہیں' فرمایا تم اچھے خیال سے نہیں ہنسے سنو! اللہ کی قسم تمہاری آنکھوں نے کبھی حسن سے زیادہ سمجھ دار و فقیہ شخص نہیں دیکھا۔

ابن سعد: باخبار روح بن عبادہ بتحدیث حماد بن سلمہ از جریری: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حسن سے کہا: آپ جو لوگوں کو فتوے دیتے ہیں کیا آپ نے انہیں سنا ہے یا اپنی رائے سے دیتے ہیں؟ فرمایا نہیں اللہ کی قسم ہر فتویٰ ہمارا سنا نہیں ہوتا لیکن لوگوں کے لیے ہماری رائے ان کی ذاتی رایوں سے بہتر ہے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ از علی بن زید: میں نے حسن سے ایک حدیث بیان کی پھر ایک دن اسے حسن نے بیان کیا' میں نے پوچھا: یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی؟ فرمایا: معلوم نہیں' میں بولا: میں نے بیان کی تھی۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث زریک بسماع حسن: جب فتنہ آتا ہے تو اسے ہر عالم پہچان جاتا ہے اور جب جاتا ہے تو ہر جاہل کو معلوم ہو جاتا ہے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث سلیمان بن مغیرہ از ثابت: ہم حسن کے ساتھ آپ کے مکان کی چھت پر بیٹھے تھے کہ حجاج نے جو کچھ کرنا تھا کیا اس نے مسلمانوں کو بصرہ سے نکال دیا پھر سعید بن ابوالحسن آئے ہم حسن ہی کے پاس تھے کہا ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسے ماریں گے جیل میں بند نہیں کریں گے حسن نے انہیں جواب دیا اور ان کی بات ناپسند کی۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید باخبار ایوب: میں نے خواب میں حسن کو مقید دیکھا۔ ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ از ثابت از علاء بن زیاد: میں بلا سنے کسی کی دعا پر بجز حسن کی دعا کے آمین کہنا پسند نہیں کرتا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث سلیمان بن مغیرہ از ثابت بقول مطرف: میں بلا سنے کسی کی دعا پر بجز حسن کی دعا کے آمین کہنا پسند نہیں کرتا۔

ابن سعد: بتحدیث عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ بسماع حمید و یونس: ہم نے حسن سے زیادہ جامع کسی کو نہیں پایا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث سلیم بن اخضر از ابن عون: حسن کا کلام روبہ بن عجاج کے کلام کے مشابہ ہوتا تھا۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث نوح بن قیس بتحدیث یونس بن مسلم: ایک شخص نے حسن سے کہا: اے ابوسعید! پوچھا: تیری پرورش کہاں ہوئی؟ بولا: ابلہ میں' فرمایا وہیں سے تو آیا ہے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث اسماعیل بن ابراہیم بتحدیث یونس: ایک دن سعید بن ابوالحسن نے کہا میں لوگوں میں اچھا بولنے والا ہوں' حسن نے فرمایا: آپ؟ بولے: جی ہاں' اگر آپ میرے کسی کلمہ کی گرفت کر سکتے ہیں تو کیجئے' فرمایا یہی جملہ قابل گرفت ہے۔

ابن سعد: باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بتحدیث اشعث: جب ہم حسن کے پاس آتے تو ہم سے کوئی خبر نہیں پوچھی جاتی اور

نہ ہمیں کوئی خبر دی جاتی آپ تو آخرت ہی کا ذکر کرتے تھے اور اگر ہم محمد بن سیرین کے پاس آتے تو وہ ہم سے خبریں معلوم کیا کرتے تھے اور اشعار بھی۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث یزید بن ابراہیم: میں نے دیکھا حسن اپنے بیان میں دعا میں ہاتھ اٹھالیا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ از حمید: حسن روزانہ نصف درہم کا گوشت لیا کرتے تھے' میں نے کبھی حسن کے شوربے سے زیادہ کسی کے شوربے میں خوشبو نہیں سونگھی۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب: میں نے کبھی حسن کے شوربے سے زیادہ عمدہ خوشبو کسی کے شوربے میں نہیں پائی۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب: میں نے مسئلہ تقدیر میں حسن سے کئی بار مقابلہ کیا ہے حتیٰ کہ میں نے آپ کو سلطان کا خوف دلایا' فرمایا: آج کے بعد میں اس میں گفتگو نہیں کروں گا۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد از ایوب: مجھے کوئی ایسا شخص معلوم نہیں جو اس مسئلہ کے علاوہ کسی دوسرے مسئلہ پر حسن کی گرفت کر سکے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب: اللہ کی قسم میں نے حسن کو اور آپ کے اقوال کو پایا ہے۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث ابو ہلال بسماع حمید و ایوب (جب کہ یہ دونوں باتیں کر رہے تھے) حمید' ایوب سے کہتے ہیں: میری آرزو ہے کہ تاوان ہم پر بٹ جائے اور حسن اس مسئلہ (مسئلہ تقدیر) پر جس پر گفتگو کیا کرتے ہیں گفتگو نہ کریں۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث معتمر: میرے والد فرماتے تھے حسن بصرہ کے شیخ ہیں اور بکر اس کے جوان ہیں۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث ابو ہلال بتحدیث غالب: میں نے حسن کو اپنے گدھے پر سوار کر کے مسجد سے ان کے گھر پہنچایا آپ نے لوگوں کو اپنے پیچھے آتا ہوا دیکھا' فرمایا: یہ لوگ کسی شخص کے دل میں کچھ نہ چھوڑیں اگر یہ بات نہ ہو کہ مومن اپنے نفس کی طرف لوٹ کر اپنے نفس کو پہچان لے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مرجی بن رجاء بتحدیث غالب: ایک دفعہ حسن مسجد سے نکلے آپ کا گدھا کوئی لے گیا تھا آخر کار میرا گدھا لایا گیا آپ اس پر سوار ہوئے میرا گدھا اپنے سوار کی ٹانگ پکڑ لیا کرتا تھا اس لیے حسن پر مجھے ڈر ہوا چنانچہ میں نے اس کی لگام اپنے ہاتھ میں لے لی' پوچھا: کیا یہ تمہارا گدھا ہے؟ میں بولا' جی ہاں آپ کے پیچھے کچھ لوگ پیدل چل رہے تھے فرمایا ان لوگوں کے جوتوں کی چاپ کسی کمزور شخص کے دل میں کچھ نہ چھوڑے' اللہ کی قسم اگر مسلم یا مومن (مرجی کا شک ہے) اپنے نفس کی طرف نہ لوٹے اور یہ نہ پہچانے کہ وہ کچھ نہیں تو لوگوں کا یہ فعل اس کا دل بگاڑنے میں سریع التاثیر ہے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید بتحدیث یزید بن حازم بسماع حسن: لوگوں کے پیچھے جوتوں کی چاپ بے وقوفوں کو ٹھہرانے والی نہیں۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث سلام بن مسکین بسماع حسن: اس دنیا کو ذلیل کرو اللہ کی قسم جب تم اسے ذلیل کرو

گے تو یہ تمہیں رچے پچے گی نہیں۔

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث ابو ہلال بتحدیث غالب قطان ہم حسن کے پاس ہوتے تھے جب کہ آپ کے پاس ایاس بن معاویہ اور یزید بن ابی مریم بھی ہوتے تھے جب حسن سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو ایاس جواب میں سبقت کر جاتے تھے پھر حسن سے پوچھا جاتا تھا اور جواب سے ہم حسن کی فضیلت و قابلیت معلوم کر لیا کرتے تھے ایک دفعہ حسن سے پوچھا گیا کیا شہد کا صاع کافی ہے ایاس نے فوراً جواب دیا کہ کافی ہے لیکن حسن نے کہا کبھی کافی ہوتا ہے اور کبھی کافی نہیں ہوتا کبھی انسان سلوک کرنے والا ہوتا ہے اس سے کافی ہو جاتا ہے اور کبھی انسان بے وقوف ہوتا ہے اس سے کافی نہیں ہوتا' حسن کو ان پر اسی طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح باز کو چڑیوں پر حاصل ہے۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث یزید بن عوانہ بحدیث ابوشداد جو بنی مجاشع سے ایک شیخ ہیں اور یزید ان کی تعریف کرتے ہیں بسماع حسن (ان کا ذکر سن کر جو کمبل کے کپڑے پہنتے ہیں) انہیں کیا ہو گیا' یہ گم ہوں' دلوں میں غرور چھپائے ہوئے ہیں اور لباس سے مسکینی ظاہر کرتے ہیں' اللہ کی قسم ان میں سے ایک غرور میں چادر والوں سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

ابن سعد: باخبار عبداللہ بن جعفر رقی از عبیداللہ بن عمرو از کلثوم بن جوشن: ایک شخص حسن کے پاس آیا اور آپ کے پاس ہانڈی کی پیاری خوشبو پائی بولا: ابوسعید! آپ کی ہانڈی کی خوشبو مست کن ہے فرمایا: ہاں کیونکہ میری روٹی مالک ہے اور اس کی رکابی فرقد ہے۔

ابن سعد: باخبار عبداللہ بن جعفر بتحدیث عبیداللہ بن عمرو از کلثوم بن جوشن: حسن یمنی جبہ اور یمنی چادر اوڑھ کر نکلے فرقد نے آپ کو دیکھا اور فارسی زبان میں کہا استاد کو آپ جیسا ہونا مناسب ہے حسن نے فرمایا اے ام فرقد کے بیٹے! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اکثر جہنمی کمبل والے ہوں گے۔

ابن سعد: باخبار عبداللہ بن جعفر بتحدیث عبیداللہ بن عمرو از کلثوم بن جوشن: ایک شخص نے حسن سے اپنے کسی کام میں اعانت چاہی آپ اس کے ساتھ چلے گئے وہ کہنے لگا میں نے ابن سیرین اور فرقد سے اعانت چاہی تھی انہوں نے فرمایا ہم ایک جنازے میں شریک ہونے کے بعد تمہارے ساتھ چلیں گے' فرمایا: دیکھو اگر وہ تمہارے ساتھ چلے جاتے تو یہ بہتر تھا۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث ابو ہلال بتحدیث عتبہ بن یقظان: ہم حسن کے پاس بیٹھے تھے اور آپ کے کچھ نوجوان بھی تھے جو آپ سے کچھ بھی نہیں پوچھ رہے تھے اور ایک دوسرے کو دیکھ رہا تھا (دوبار) فرمایا انہیں کیا ہو گیا' کیوں حیران ہیں' انہیں کیا ہو گیا آپس میں ایک دوسرے کو گم کریں۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث قرہ بسماع حسن: ہمارے پاس اس حلقہ میں ایسے لوگ بھی بیٹھتے ہیں جو محض دنیا چاہتے ہیں' اللہ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے ہم پر وہ قول نہیں کہا جو ہم نے کہا نہ ہو۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث جریر بن حازم: ہم حسن کے پاس تھے دن ڈھل گیا تھا آپ کے صاحبزادے نے کہا شیخ کو آرام کرنے دو تم لوگوں نے آپ کو مشقت میں ڈال دیا آپ نے ہنوز کھانا نہیں کھایا اور نہ پانی پیا فرمایا ہائیں اور آپ

اپنے بچہ کو ڈانٹ دیا کہ انہیں کچھ نہ کہہ اللہ کی قسم انہیں دیکھ کر میری آنکھوں میں اس قدر ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے دیکھو ایک مسلمان شخص اپنے بھائی سے ملتا ہے پھر دونوں باتیں کرتے ہیں ذکر اللہ کرتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ انہیں اس سے دو پہر کی نیند روک دیتی ہے۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث جریر بن حازم: ہم حسن کے پاس تھے پھر جب کوئی شخص آتا تو سلام علیکم کہتا آپ بھی جواب میں سلام علیکم فرمادیتے تھے۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث حماد بن زید بقول عمرو بن عبید: ہم حسن کا علم غصہ ہی کے وقت لیا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث عیسیٰ بن منہال از غالب از حسن: قول پر فعل کی فضیلت باعث عزت ہے اور فعل پر کلام کی فضیلت باعث عار ہے۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث حماد بن سلمہ از ثابت از حسن: مومن کی ہنسی اس کے دل کی غفلت کی نشانی ہے۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بسماع یزید بن زریع از ابن عروبہ (غالباً) از قتادہ: جب میرے لیے چار جمع ہو جائیں تو میں کسی کی طرف توجہ نہ کروں اور ان کے مخالفین کی پرواہ نہ کروں، حسن، سعید بن مسیب ابراہیم اور عطاء یہ چاروں دنیائے اسلام کے امام ہیں۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ہشام: عطاء سے ایک مسئلہ پوچھا گیا فرمایا مجھے معلوم نہیں کہا گیا حسن اس کا ایسا ایسا جواب دیتے ہیں فرمایا اللہ کی قسم میرے سینے میں حسن جیسا دل نہیں۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث حماد بن سلمہ از حمید: جب ہم مکہ میں تھے تو مجھ سے شعبی نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ آپ حسن کو میرے لیے تنہا چھوڑ دیں میں حسن کے ساتھ گھر میں تھا میں نے آپ سے یہ بات کہہ دی فرمایا جب وہ چاہیں (آجائیں) پھر شعبی تشریف لے آئے ہیں میں دروازے پر تھا میں بولا چلے جائیں حسن گھر میں تنہا ہیں میں داخل ہوا تو حسن قبلہ کی طرف رخ کیے ہوئے فرمارہے تھے اے آدم کے بیٹے تیرا وجود نہ تھا پھر تجھے وجود بخش دیا گیا اور تو نے اللہ سے جو کچھ مانگا اللہ نے تجھے وہی دیا لیکن تجھ سے لوگوں نے مانگا تو تو نے بخل کیا تیرے افعال کتنے برے ہیں پھر شعبی چلے جاتے ہیں پھر آتے ہیں پھر حسن وہی کہتے ہیں بار بار ایسا ہی ہوتا ہے حمید کہتے ہیں پھر شعبی میری طرف متوجہ ہو کر فرماتے ہیں اچھا تو میں جاتا ہوں کیونکہ شیخ کسی دوسرے خیال میں ہیں جس میں تم نہیں۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث سلیمان بن مغیرہ بتحدیث یونس بن عبید: حسن اپنا وظیفہ لے کر اسے بانٹنے لگے گھر والوں نے اپنی ضرورتیں پیش کیں، فرمایا جو کچھ باقی ہے تمہارا ہے دیکھو اس میں خیر و برکت اسی طرح ہے: ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ از حمید از حسن: ہنسی کی کثرت سے دل مرجاتا ہے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از محمد بن زبیر: مجھ سے عمر بن عبدالعزیز نے پوچھا کہ حسن کا جسم کیسا تھا اور ان کا کھانا پینا کیا تھا؟ اور یہ بھی کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حسن حرقانی پگڑی باندھا کرتے تھے۔ میں بولا: جی ہاں، فرمایا: دیکھو وہ

ان کا قومی لباس ہے' پوچھا کیا تم نے یہ بھی دیکھا کہ حسن' عدی کے پاس آتے جاتے تھے' میں بولا' جی ہاں' پھر آپ نے مجھ سے پوچھا کہ حسن عدی کے پاس کیا کرتے تھے؟ کیا ان کے ساتھی کھانا کھایا کرتے تھے؟ میں بولا: جی ہاں' ایک دن آپ کے سامنے ایک طباق لایا گیا آپ نے اس میں سے ایک بادام اٹھایا اور دانت سے اسے توڑنا چاہا پھر اسے طباق ہی میں رکھ دیا۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث سہل بن حصین بن مسلم بن باہلی از ابوقزعہ باہلی: میں نے حسن کے پاس کئی غلام دیکھے جو آپ کے والد نے انہیں بھیجے تھے۔

ابن سعد: باخبار ابوقطن عمرو بن ہیثم بتحدیث ابوحرہ: حسن اپنے فیصلہ پر اجرت نہیں لیا کرتے تھے۔ ابن سعد: باخبار یعقوب بن اسحٰق حضرمی بتحدیث عقبہ بن خالد عبدی۔ بسماع حسن: آدم اور بن مانس سب ختم ہو گئے اب تو ہم آواز سنتے ہیں اور کسی کو مونس نہیں پاتے۔

ابن سعد: باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس بتحدیث مندل از ابویونس: جب حسن سے کہا جاتا کہ آپ تلوار سے لوگوں کو سیدھی راہ پر کیوں نہیں لاتے؟ فرماتے: اللہ تعالیٰ توبہ سے ہدایت فرماتا ہے تلوار سے نہیں۔

ابن سعد: باخبار خلف بن تمیم بتحدیث زائدہ از ہشام از حسن ومحمد: خواہش پسندوں کی مجلسوں میں نہ بیٹھو' نہ ان سے جھگڑو اور نہ ان کی باتیں سنو۔

ابن سعد: باخبار احمد عبداللہ بن یونس بسماع ابوبکر بن عیاش: حسن بیان فرماتے تھے اور ہمارا گھر کھچا کھچ بھرا ہوا ہوتا تھا اور ہم کو آپ کی باتیں سننے کی تاب نہ ہوتی تھی (آپ کا وعظ انتہائی مؤثر ہوتا تھا جو دلوں میں اتر جاتا تھا اور دل اڑنے لگتے تھے)۔

ابن سعد: باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس' بتحدیث ابوبکر بن عیاش از محمد بن زبیر از حسن: ایک دن میرے پاس میرا ایک بیٹا آیا میں نے اس سے پوچھا تم سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا تھا؟ بولا: جی ہاں اس نے اپنی صاحبزادی کا پیام دیا تھا' فرمایا: کیا وہ آزاد کردہ غلام ہے؟ بولا: جی ہاں' فرماتے ہیں اس کے دوستوں کو اس بات سے رنج ہوا' فرمایا جاؤ نکاح کر لو' اس نے تم کو کیا دیا؟ بولے: دس ہزار' فرمایا دس ہزار تو دوستی کا ہدیہ ہے جب تم اس سے دس ہزار لے لوگے تو پھر باقی کیا رہ جائے گا؟ چھ ہزار اسی کے پاس چھوڑ دو اور چار ہزار لے لو ایک شخص بولا: ابوسعید! ان کے میرے پاس ایک لاکھ ہیں' پوچھا: ایک لاکھ؟ بولا ہاں ایک لاکھ' فرمایا: اللہ کی قسم اس میں خیر و برکت نہیں اس سے نکاح نہ کرو یہ سن کر لڑکی کی والدہ نے آ کر کہا آپ نے اس رزق کو جو اللہ نے ہمارے پاس بھیجا تھا کیوں حرام فرما دیا؟ فرمایا اے عجمی عورت! چلی جا' گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں وہ ایک لمبی تڑنگی بوڑھی عورت ہے۔

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون باخبار ہشام بن حسان: مسلمہ بن عبدالملک نے حسن کی خدمت میں ایک جبہ اور ایک چادر بھیجی آپ نے دونوں چیزیں قبول فرمالیں میں اکثر آپ کو مسجد میں دیکھا کرتا تھا کہ آپ جبہ پر چادر لٹکائے ہوئے ہیں۔

ابن سعد: باخبار وہب بن جریر بن حازم بتحدیث جریر بن حازم: میں نے حسن کو دیکھا نماز پڑھ رہے ہیں اور ایک منقش چادر اوڑھے ہوئے ہیں جب آپ سجدہ کرتے تو اس سے ہاتھ نہیں نکالا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار ابوعامر عقدی بتحدیث مہدی بن میمون: حسن جب کسی مجلس میں تشریف لاتے تو جاڑے ہوں یا گرمی

پگڑی ضرور باندھ کر آتے تھے۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین بتحدیث عمارہ بن زاذان: میں نے دیکھا حسن شطوی کتان کا کرتہ صلیب والی چادر نیلی سبز چادر اور تر کی جبہ پہنے ہوئے ہیں۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین بتحدیث بدر بن عثمان میں نے حسن کو سیاہ پگڑی میں دیکھا۔ ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث سلیمان بن مغیرہ: میں نے حسن کو یمنی کپڑوں میں' سبز چادروں میں اور پگڑیوں میں دیکھا۔ ابن سعد: باخبار وکیع از ابو عمر دینار: میں نے حسن کو سیاہ پگڑی میں دیکھا۔

ابن سعد: باخبار معن بن عیسٰی از محمد بن عمرو انصاری: میں نے حسن کے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی۔

ابن سعد: بخبر از محمد بن حسن واسطی باخبار عوف: ایک شخص نے حسن سے پوچھا: میری بستی خندق سے گھری ہوئی ہے مجھے وہاں سے آنے جانے میں بڑی دشواری ہوتی ہے میرے پاس کچھ حدیثیں ہیں اگر آپ کوئی حرج نہ سمجھیں تو میں انہیں آپ کو پڑھ کر سنادوں؟ فرمایا اگر تم انہیں مجھے سنادو تو برابر ہے کہ میں یہ کہہ دوں کہ وہ حدیثیں تم نے مجھ سے بیان کیں میں بولا: کیا میں یہ کہہ دوں کہ مجھ سے حسن نے بیان کیں؟ فرمایا: ہاں' کہہ سکتے ہو مجھ سے حسن نے بیان کیں۔ یحیٰی بن ابی بکیر بتحدیث حماد بن سلمہ از حمید: حمید نے حسن کی کتابیں لے کر نقل لیں پھر کتابیں حسن کو دے دیں۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث حمید بن مہران بتحدیث ابو طارق سعدی: میں موت کے وقت حسن کے پاس موجود تھا آپ کاتب کو وصیت فرما رہے تھے کہ لکھ یہ وہ ہے جس کی گواہی حسن بن ابوالحسن دیتے ہیں وہ گواہی دیتے ہیں کہ حق تعالیٰ کے سوا کوئی حقدار عبادت نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے اور اس کے رسول ہیں جس نے اپنی موت کے وقت سچے دل سے ان دونوں کلموں کی گواہی دی وہ جنتی ہے یہی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے موت کے وقت وصیت کی تھی اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے۔

ابن سعد: باخبار معن بن عیسٰی بتحدیث عبدالواحد بن میمون مولیٰ عروہ بن زبیر: ایک شخص نے ابن سیرین سے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک پرندے نے حسن کو اٹھا کر مسجد میں پھینک دیا ابن سیرین نے فرمایا اگر تم نے واقعی یہ خواب دیکھا ہے تو حسن فوت ہو گئے ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ حسن کی وفات کی خبر آ گئی۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث سلیمان بن مغیرہ از ثابت: میں حسن کے پاس ان کی بیماری میں گیا انہوں نے کچھ فرمایا لیکن میں سمجھ نہ سکا ان کے صاحبزادے نے فرمایا کہ آپ انا للہ پڑھ رہے ہیں۔

ابن سعد: باخبار معاذ بن ہانی بتحدیث سلام بن مسکین: ہم حسن کی بیمار پرسی کے لیے گئے آپ نے ہمیں غور سے دیکھ کر فرمایا کاش انسان اپنی تندرستی سے اپنی بیماری کے ایام کے لیے کچھ لے لیتا۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث ابو ہلال: ہم قتادہ کے گھر میں تھا کہ ہمیں حسن کی وفات کی اندوہناک خبر ملی: میں بولا کیا آپ علم میں غوطہ لگاتے رہتے تھے' قتادہ نے فرمایا نہیں بلکہ علم میں ڈوبے رہتے تھے اور علم آپ کی رگ رگ میں خون کی طرح

دوڑتا تھا اللہ کی قسم حسن کا دشمن خارجی ہی ہوسکتا ہے۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث سہل بن حصین بن مسلم باہلی: میں نے آدمی بھیج کر عبداللہ بن حسن سے ان کے والد کی کتابیں منگوائیں آپ نے یہ جواب بھیجا کہ جب حسن بیمار ہوئے تو آپ نے فرمایا میری کتابیں جمع کر کے میرے پاس لے آؤ میں نے حکم کی تعمیل کی مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ کتابوں کا کیا کریں گے آخر میں تمام کتابیں لے کر آپ کے پاس آیا آپ نے خادم سے کہا انہیں تنور میں جھونک آؤ صرف ایک کتاب بچائی تھی سو وہ حاضر ہے اور آپ نے وہ کتاب بھیج دی پھر میں نے اس سلسلہ میں آپ سے بالمشافہ گفتگو کی تو آپ نے وہی کہا جو قاصد سے کہا تھا:

ابن سعد: باخبار معلٰی بن اسد بتحدیث ابوعبیدہ عبدالمومن: میں نے سنا ایک شخص حسن سے پوچھ رہا ہے: ابوسعید! کیا آپ نے کبھی کسی جہاد میں بھی حصہ لیا ہے؟ فرمایا: ہاں' میں غزوۂ کابل میں عبدالرحمٰن بن سمرہ کے ساتھ تھا۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث حماد بن سلمہ بتحدیث حمید: حسن نے صرف دو حج کیے ایک حج ابتدائے عمر میں کیا اور دوسرا آخری عمر میں:

ابن سعد: باخبار احمد بن محمد بن ولید ازرقی بتحدیث عبدالرحمٰن بن ابوالرجال از عمر مولیٰ غفرہ قدریہ حسن کی طرف منسوب ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ حسن کے اقوال ان کے مخالف ہیں آپ فرمایا کرتے تھے: اے آدم کے بیٹے! اللہ کی ناراضی کے ہوتے ہوئے کسی سے راضی نہ ہونا اور اللہ کے گناہ میں کسی کی بات نہ ماننا اور اللہ کے فضل پر کسی کی تعریف نہ کرنا اور جو چیز اللہ نے تجھے نہیں دی اس پر کسی کو برا نہ کہنا اللہ نے مخلوق کو اور ان کی عادتوں کو پیدا کیا اور وہ انہیں اخلاق پر گامزن رہے جن پر اللہ نے انہیں پیدا فرمایا تھا اگر کسی کو گمان ہو کہ حرص سے میرا رزق بڑھ جائے گا تو حرص سے اپنی عمر بڑھا کر دکھائے یا اپنا رنگ ہی بدل کر دکھائے یا اپنے اعضاء میں یا انگلیوں میں زیادہ کر کے دکھائے۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بسماع شعیب سبز چادروں والے: میں نے دیکھا حسن قرآن پاک پڑھ رہے ہیں اور رو رہے ہیں اور آنسو آپ کی داڑھی پر بہہ رہے ہیں۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث ہمام از قتادہ: حسن بال اڑانے کے لیے چونا استعمال نہیں کیا کرتے تھے۔ ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مہدی: میں حسن کے دروازے پر تھا آپ گھر آئے اور دروازے پر گھر والوں کو سلام کیا فرمایا السلام علیکم۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ بتحدیث یحییٰ بن سعید بھتیجہ حسن: جب میں پڑھنے میں ہوشیار ہو گیا تو میں نے کہا: چچا جان! معلم فیس مانگتا ہے' فرمایا: معلم تو اجرت نہیں لیا کرتے تھے پھر فرمایا پانچ درہم دے دینا میں کہتا رہا اور بڑھایئے حتیٰ کہ آپ نے فرمایا دس درہم دے دینا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید بتحدیث زریق بن زدیح از حسن: اے آدم کے بیٹے! قوی مت بن۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث ہمام از قتادہ ہم حسن کے پیچھے بواری میں نماز پڑھا کرتے تھے حسن سال کے سال بقر عید کے دن سر منڈوایا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث ابو ہلال: حسن گفتگو کرنے کے بعد کھڑا ہونا چاہتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ یا اللہ ہمارے دل شرک، غرور، نفاق، ریاکاری، شہرت اور اپنے دین میں شک وتردد سے محفوظ فرما اے دلوں کے پلٹنے والے! ہمارے دل اپنے دین پر قائم رکھ اور ہمارا دین سیدھا سچا اسلام ہی بنا۔

ابن سعد: باخبار حسن بن موسیٰ بتحدیث ابو ہلال بتحدیث خالد بن ریاح: انس بن مالک سے ایک مسئلہ پوچھا گیا، فرمایا: مولانا حسن کو چمٹ جاؤ اور ان سے پوچھا کرو، لوگ بولے ہم تو آپ سے پوچھتے ہیں اور آپ ہمیں حسن کا حوالہ دیتے ہیں فرمایا ہم نے بھی حدیثیں سنیں اور حسن نے بھی، ہم بھول گئے اور انہیں یاد ہیں۔

ابن سعد: باخبار حجاج بن نصیر بتحدیث عمارہ بن مہران: حسن سے پوچھا گیا آپ تبلیغ کے لیے امراء کے پاس کیوں نہیں آتے جاتے، فرمایا: مومن کو لائق نہیں کہ اپنے نفس کو ذلیل کرے جب ہم کچھ کہنا چاہتے ہیں تو ان کی تلواریں ہماری زبانوں سے پیش پیش رہتی ہیں آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا وہ ہماری گردنیں اڑا دیتے ہیں۔

ابن سعد: باخبار حجاج از عمارہ از حسن: دنیا ایک قسم کا لعوق ہے، عمارہ: میں نے بجز حسن کے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس کا قول اس کے عمل کے موافق ہو۔

ابن سعد: باخبار حجاج بتحدیث عمارہ: میں حسن کے پاس تھا آپ حلوہ تناول فرما رہے تھے کہ فرقد آ گئے، فرمایا آؤ کھاؤ فرقد بولے مجھے ڈر ہے کہیں میں اس کا شکر ادا نہ کر سکوں فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے کیا تم ٹھنڈے پانی کا شکر ادا کرتے ہو؟

ابن سعد: باخبار حجاج از عمارہ از حسن: ہم عابد کو اس کی گویائی سے نہیں پہچانتے بلکہ اس کے عمل سے پہچانتے ہیں اور یہی مفید علم ہے۔

ابن سعد: باخبار حجاج بتحدیث عمارہ بتحدیث حسن: حسن قرآن میں سروں کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ ابن سعد: باخبار حجاج بتحدیث عمارہ از حسن: لوگوں سے بدگمانی سے اپنے کو محفوظ رکھو۔

ابن سعد: سعید بن محمد ثقفی از ربیع بن صبیح: جب حسن کے سامنے کوئی حسن کی تعریف کرتا تو اس کی تعریف آپ کو ناگوار گزرتی اور اگر کوئی آپ کے حق میں دعا کرتا تو اس کی دعا آپ کو اچھی معلوم ہوتی۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید بتحدیث غالب قطان: میں حسن کے پاس عبدالملک بن ابی بشیر کا خط لے کر آیا، فرمایا: پڑھ کر سناؤ میں نے اسے پڑھا اس میں دعا تھی، فرمایا تمہارے بہت سے بھائی تمہاری ماں سے نہیں پیدا ہوئے۔

ابن سعد: باخبار علی بن عبدالحمید المعنی بتحدیث عمران بن خالد خزاعی ایک شخص سے جس کا نام بھی بتایا تھا، مطر نے حسن سے ایک مسئلہ پوچھا اور کہا کہ اس میں علماء آپ کے مخالف ہیں آپ نے فرمایا مطر! تیری ماں تجھے گم کرے، خبر بھی ہے عالم کون ہوتا ہے؟ عالم پرہیزگار وزاہد ہوتا ہے جو اپنے سے بڑے عالم کا احترام کرتا ہے اور چھوٹے عالم کو حقیر نہیں سمجھتا اور اپنے علم پر اُجرت نہیں لیتا۔

ابن سعد: باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس بسماع ابوبکر بن عیاش: اگر حسن جنازہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے اچک لیے جانے والا شخص نہیں بنایا اور اس دن کچھ بیان نہیں فرماتے۔

ابن سعد: باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث محمد بن عمرو: حسن کی وفات ایک سو دس سال کی عمر میں بقول اسماعیل بن علیہ رجب میں ہوئی۔ اور آپ میں اور ابن سیرین میں اس دن سے جس دن ابن سیرین حسن کے پاس آئے ہیں سو سال ہیں۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید: حسن جمعہ کی شب کو فوت ہوئے آپ کو ایوب اور حمید طویل نے غسل دیا اور آپ کا جنازہ نماز جمعہ کے بعد لایا گیا اس میں میرے والد اپنے ساتھ مجھے لے گئے تھے۔ معاذ بن معاذ: حسن بن سیرین سے دس سال بڑے تھے۔

سعید بن ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حسن سے چھوٹے تھے' حسن سے راوی ہیں اور آپ سے بھی لوگ روایت کرتے ہیں۔ ابن سعد: باخبار ابوقطن عمرو بن ہیثم و یحییٰ بن خلیف بن عقبہ بتحدیث ابوخلدہ: میں نے سعید کی داڑھی زرد دیکھی۔

ابن سعد: باخبار فضل بن عنبسہ و عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از یونس بن عبید: سعید کی موت پر حسن بصری کو سخت صدمہ ہوا اور آپ گفتگو سے بھی رُک گئے آپ کی مجلس اور گفتگو سے غم کا اظہار ہوتا تھا۔ اس سلسلہ میں آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے حزن یعقوب علیہ السلام کے لیے عار نہیں بنایا پھر فرمایا: جدائی ڈالنے والا گھر بہت ہی برا ہے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مبارک بن فضالہ: جب حسن کے پاس ان کے بھائی سعید کی موت کی خبر پہنچی تو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رو رہے تھے اتنے میں بکر بن عبداللہ بھی تشریف لے آئے اور آپ کو تسلی دینے لگے اور کہنے لگے: ابوسعید! آپ لوگوں کو تعلیم دیتے ہیں اگر لوگ آپ کو روتا ہوا دیکھیں گے تو اپنے اپنے گھر جا کر کہیں گے ہم نے مصیبت کے وقت حسن کو روتا ہوا دیکھا اور آپ کے رونے سے لوگوں پر استدلال کریں گے یہ سن کر آپ نے حمد و ثنا کے بعد جب کہ آنسو آپ کا گلہ گھونٹ رہے تھے فرمایا: اللہ کا شکر ہے کہ اس نے یہ لوگوں کے دلوں کے لیے رحمت کی نشانی بنائی جس سے ایک دوسرے پر اظہار شفقت کرتا ہے آنکھیں روتی ہیں اور دل غمزدہ ہے یہ بے صبری نہیں بے صبری زبان سے اور ہاتھ سے ہوتی ہے پھر فرمایا حق تعالیٰ نے حزن کو گناہ قرار نہیں دیا جب کہ یہ بھی فرمایا کہ ان کی دونوں آنکھیں غم کی وجہ سے سفید ہو گئیں پھر وہ غم سے گھٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ سعید بن حسن کو اپنی آغوش رحمت میں لے لیں اور آپ نے ان کے لیے خوب دعائیں مانگیں پھر فرمایا جب کبھی مجھ پر کوئی نازک وقت آیا تو ان کی یہی تمنا ہوتی تھی کہ میری ڈھال بن جائیں۔

ابن سعد: باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بتحدیث ابن عون: مجھے حسن نے اپنے بھائی سعید کی جب وہ فوت ہو گئے' ایک خوبصورت ٹوپی دی کہ میں اسے فروخت کر دوں اور اس پر گہرے غم کا اظہار کیا میں اسے بازار لے کر گیا تو اس کے صرف ۲۴ درہم ملے میں نے آپ سے کہا: میں اسے لینا چاہتا ہوں' فرمایا: تم جانو اگر مجھ سے پوچھتے ہو تو میں نہیں چاہتا کہ تم اس جیسی ٹوپی پہنو میں بولا: جب میں آپ کے پاس آؤں گا تو اسے پہن کر نہ آؤں گا۔ آخر کار میں اسے پہن کر بنوعدی کی مسجد میں گیا اور اس میں نماز پڑھی' بنوعدی کی ایک عورت نے میرے سر پر یہ ٹوپی دیکھ کر ایک آدمی کے ذریعہ کہلوایا کیا میں نہیں دیکھ رہی کہ تم اس جیسی ٹوپی پہنے ہوئے ہو؟ اس بات سے میرے دل میں کھٹکا پیدا ہوا۔ پھر میں نے ابن سیرین کے پاس جا کر اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا اس خاتون کو

میری طرف سے سلام کہنا اور ان سے کہنا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک ایک ہزار کا جوڑا خریدا کرتے تھے اور اسے پہنا کرتے تھے لیکن اسے نماز ہی کے لیے پہنا کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ سعید سو سال سے پہلے ہی فوت ہو گئے۔

ابوالشعثاء جابر بن زید ازدی رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون باخبار خالد بن یزید ہدادی از حیان اعرج یا صالح دہان (ایک حدیث میں جوان سے مروی ہے) جابر بن زید بھینگے تھے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از خالد بن فضاء از ایاس: میں بصرہ گیا تو مفتی عمان کا ایک آدمی تھا جسے جابر بن زید کہا جاتا تھا۔ سفیان از عمرو: میں نے ابوالشعثاء سے اچھا عالم کسی کو نہیں دیکھا۔

سفیان از عمرو از عطاء: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے: اگر بصرہ والے جابر کے اقوال کو اپنا لیں تو اللہ تعالیٰ کی پوری کتاب پر عمل کر لیں۔

یحییٰ بن سعید قطان غالباً از سلیمان تیمی۔ جب حسن جہاد پر تھے تو یہاں لوگوں کے مفتی جابر بن زید تھے پھر جب حسن تشریف لے آئے تو آپ ہی فتویٰ دیا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث حماد بن زید: ایک دن ایوب نے جابر کو یاد کیا اور ان کی فہم پر عش عش کرنے لگے۔

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب و عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید: ایوب سے پوچھا گیا کیا آپ نے جابر کو دیکھا ہے؟ فرمایا ہاں ہاں آپ بڑے ہوشیار ہوشیار تھے (عارم والی حدیث میں ہے اس شخص سے جو محدود ہے)۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث جریر بن حازم بسماع ایاس بن معاویہ میں نے بصرہ کو پایا اس میں بجز جابر کے کوئی اور مفتی نہ تھا۔

ابن سعد: باخبار حفص بن عمر حوضی بتحدیث ہمام بن یحییٰ بتحدیث قتادہ: جابر قید خانہ میں تھے ان سے لوگوں نے آدمی بھیج کر ہیجڑے کی میراث کے بارے میں معلوم کرایا فرمایا تم مجھے جیل میں بھی ٹھونستے ہو اور مجھ سے فتوے بھی پوچھتے ہو دیکھو جس عضو سے ہیجڑا پیشاب کرتا ہے اسی سے اسے وارث بناؤ۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید بتحدیث حجاج بن ابی عیینہ از ہند: ہم طاعون سے بھاگ کر عراق گئے جابر ایک گدھے پر سوار ہو کر ہمارے پاس آیا جایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے تمہارے زیارت کرنے والے تم سے زیادہ قریب کوئی نہیں۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید بتحدیث حجاج بن ابی عیینہ از جابر بن زید: میری ساٹھ سال کی عمر ہو گئی میں نے اس میں خوب عیش کیے آج مجھے ان تمام نعمتوں سے زیادہ محبوب میرا جوتا ہے بجز اس نیکی کہ جو میں نے آخرت کے لئے بھیج دی۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم و عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از عمرو بن دینار: جابر سے کہا گیا کہ لوگ جو حدیثیں آپ سے سنتے ہیں لکھ لیتے ہیں فرمایا: اللہ ہی کے لیے لکھتے ہیں عفان نے کہا: آپ سے کل ہٹ جاؤں گا اور عارم نے کہا: میں آپ

سے کل واپس ہو جاؤں گا۔

ابن سعد: باخبار عفان و عارم بتحدیث حماد بن زید از یحییٰ بن عتیق: جابر کا ذکر ابن سیرین کے پاس چھڑ گیا' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے آپ بیع سلم کا معاملہ کیا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین بتحدیث محمد بن برجان: میں نے جابر کو دیکھا جب گیارہ بارہ حاجی مل کر چلتے تھے تو آپ سب سے آگے آگے ہوا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث قاسم بن فضل حدانی: میں نے جابر کو دیکھا آپ کی داڑھی اور سر سفید تھا۔ ابن سعد: باخبار عمرو بن ہیثم بتحدیث ابوخلدہ: میں نے دیکھا جابر بن زید کی داڑھی زرد تھی۔

ابن سعد: باخبار سعید بن عامر و عفان بن مسلم بتحدیث ہمام از قتادہ از عزرہ: میں نے جابر سے کہا کہ فرقہ اباضیہ کا گمان ہے کہ آپ ان میں سے ہیں' فرمایا: میں تو ان سے بیزار ہوں سعید والی حدیث میں ہے کہ میں نے آپ سے یہ مسئلہ مرض الموت میں پوچھا تھا۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ہشام از محمد: جابر ان کے اقوال سے بری تھے۔ عارم: اباضیہ اپنی نسبت جابر کی طرف کیا کرتے تھے (حالانکہ وہ اس نسبت میں جھوٹے تھے)۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث ابوہلال بتحدیث داؤد بن ابی القصاف از عزرہ کوفی: میں نے جابر سے جا کر پوچھا: یہ لوگ (اباضیہ) آپ کی طرف منسوب ہوتے ہیں فرمایا: میں ان سے بری ہوں۔

ابن سعد: باخبار عبدالصمد بن عبدالوارث بن سعید بتحدیث ہمام بن یحییٰ از ثابت البنانی: میں جابر کے پاس ان کی بیماری کی حالت میں گیا اور میں نے پوچھا: آپ کا کس چیز کو دل چاہتا ہے؟ فرمایا: ایک نظر حسن بصری کو دیکھ لیتا' فرماتے ہیں: میں حسن کے پاس گیا آپ ابوخلیفہ کے گھر تھے اور آپ سے جابر کی تمنا کا ذکر کیا' فرمایا مجھے ان کے پاس لے چلو۔ فرماتے ہیں' میں نے کہا: مجھے آپ پر اندیشہ ہے' فرمایا: اللہ تعالیٰ دشمنوں کی نگاہیں مجھ سے پھیر دے گا فرماتے ہیں آخر کار ہم جابر کے پاس پہنچ گئے آپ سے حسن نے کہا ابوالشعثاء لا الٰہ الا کہو' فرماتے ہیں پھر آپ نے آیت یوم یاتی بعض آیات ربك کی تلاوت فرمائی پھر آپ سے حسن نے پوچھا: اباضیہ آپ کو اپنا سردار کہتے ہیں فرمایا میں ان سے بری ہوں پھر میں نے پوچھا آپ اہل نہر کے بارے میں کیا فرماتے ہیں فرمایا میں ان سے بھی بری ہوں پھر ہم آپ کے پاس سے چلے آئے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از حبیب بن شہید از ثابت: جابر سے بیماری میں پوچھا گیا کس چیز کو دل چاہتا ہے؟ فرمایا ایک نظر حسن کو دیکھ لیتا پھر ثابت حسن کے پاس پہنچے آپ ابوخلیفہ کے گھر میں چھپے ہوئے تھے ثابت حسن کو جابر کے پاس لے آئے جابر نے کہا: مجھے اٹھا کر بٹھا دو۔

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون باخبار نوح بن قیس از عصمہ بن سالم از ثابت: میں حسن کے پاس گیا آپ ابوخلیفہ کے گھر میں چھپے ہوئے تھے میں بولا آپ کے بھائی جابر حالت نزع میں ہیں' فرمایا: ذرا ٹھہرو چلتے ہیں جب شام ہو گئی تو آپ نے اپنا خچر

منگوایا اور اس پر سوار ہو گئے اور مجھے پیچھے بٹھا لیا اور جابر کے پاس رات بھر رہے پھر جب آپ کو صبح کی روشنی کا ڈر ہوا اور جابر ہنوز بقید حیات تھے تو حسن نے کھڑے ہو کر چار بار اللہ اکبر کہا اور آپ کے لیے دعائیں مانگیں پھر واپس چلے گئے۔

ابن سعد: باخبار وکیع بن جراح از ابو ہلال از حیان اعرج یا ابو الصلت دہان (ابو ہلال کا شک ہے) جابر نے وصیت کی کہ انہیں ان کی بیوی نہلائیں۔

محمد بن عمر وغیرہ: جابر ۱۰۳ھ میں فوت ہوئے اور بقول ابو نعیم انس بن مالک کے ساتھ جمعہ کے دن ۹۳ھ میں فوت ہوئے۔

محمد: اس میں ابو نعیم کا وہم ہے جابر بالاتفاق ۱۰۳ھ میں فوت ہوئے اور انس ۹۱ھ میں۔

ابو قلابہ جرمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عبداللہ بن زید ہے آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں آپ کا مجموعہ احادیث شام میں تھا۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب از ابی قلابہ: آپ سے پوچھا گیا کہ غنی کون ہے؟ فرمایا جو اس پر راضی رہے جو اللہ تعالیٰ اسے دے' پوچھا سب سے بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا جو علماء کے علم سے اپنے علم میں اضافہ کرے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید بسماع ایوب (ابو قلابہ کا ذکر کر کے) اللہ کی قسم آپ بڑے جید عالم تھے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم وسلیمان بن حرب وعارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب بقول مسلم بن یسار: اگر ابو قلابہ عجمی ہوتے تو قاضی القضاۃ ہوتے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث ثابت بن یزید بتحدیث عاصم از ابو قلابہ: اگر کسی عالم کو لوگ اس کے نفس سے زیادہ جانتے ہوں تو وہ ہلاک ہو جانے کے لائق ہے اور اگر وہ لوگوں کی بہ نسبت اپنے نفس کو زیادہ جانتا ہو تو وہ نجات پا جانے کے لائق ہے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب: میں نے اسے جو فیصلہ کرنے میں بہت ہوشیار ہوتا قضاء سے بہت کتراتا ہوا اور اس سے انتہائی بیزار دیکھا میں نے بصرہ میں ابو قلابہ سے زیادہ بہتر قاضی کسی کو نہیں پایا' مجھے معلوم نہیں محمد کیا فرماتے اگر آپ کو خبر دی جاتی۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حاتم بن وردان بتحدیث ایوب: ابو قلابہ سے قاضی بننے کی درخواست کی گئی آپ موقعہ پا کر ملک شام چلے گئے اور وہاں ایک مدت تک رہے پھر تشریف لائے میں نے کہا کاش آپ محکمۂ قضا سنبھال لیتے اور لوگوں میں انصاف کرتے مجھے اُمید تھی کہ آپ کو اس کا اجر عظیم ملتا فرمایا: ایوب! دریا میں تیرنے والے کے بارے میں کیا خیال ہے کب تک اس کے تیرنے کی توقع رکھتے ہو؟

ابن سعد: بتحدیث سلیمان بن حرب بحدیث حماد بن زید از ابو خشینہ صاحب زیادی: ابن سیرین کے پاس ابو قلابہ کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا: ابو قلابہ میرے سچے بھائی ہیں۔

ابن سعد: باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس بتحدیث ابوبکر بن عیاش بتحدیث عمرو بن میمون از ابو قلابہ جب میں عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا: ابو قلابہ! حدیث بیان کیجئے' میں بولا: امیر المومنین! میں کثرت سے حدیثیں بیان

کرنے کو اچھا نہیں سمجھتا اور نہ کثرتِ سکوت کو پسند کرتا ہوں۔

ابن سعد: باخبار محمد بن مصعب قرقسائی بتحدیث اوزاعی از مخلد از ایوب از ابوقلابہ: اگر تم کسی سے حدیث بیان کر رہے ہو اور وہ تم سے کہے حدیث چھوڑ و اور قرآن کی آیت پیش کرو تو یقین مانو وہ گمراہ ہے۔

ابن سعد: باخبار عبداللہ بن جعفر بتحدیث عبیداللہ بن عمرو باخبار عفان بن مسلم واحمد بن اسحٰق از وہیب از ایوب از ابوقلابہ: بدعت جاری کرنے والا اپنے لیے تلوار ہی کو حلال کرتا ہے۔

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث حماد بن زید از ایوب بقول ابوقلابہ: ہوا پرستوں کی مجلسوں میں نہ بیٹھو اور نہ ان سے جھگڑو کیونکہ میں اس سے بے خوف نہیں کہ وہ اپنی گمراہی سے تمہیں بھی نہ لے ڈوبیں یا تمہیں جو باتیں معلوم ہیں ان میں تم کو تذبذب میں ڈال دیں۔

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث حماد بن زید از ایوب بقول ابوقلابہ: خواہش پرست گمراہ ہوتے ہیں اور میرے خیال میں ان کا لوٹنا جہنم ہی کی طرف ہوتا ہے پھر آگ انہیں گھسیٹتی ہے ان میں سے ہر ایک جو رائے رکھتا ہے یا جو قول پیش کرتا ہے اس کا انجام تلوار پر ہی نکلتا ہے دیکھو نفاق کی کئی قسمیں ہیں پھر آپ یہ آیت پڑھتے ہیں: ﴿ومنهم من عاهد الله ومنهم الذين يؤذون النبي ومنهم من يلمزك في الصدقات﴾ (بعض مال ملنے پر اللہ سے صدقہ کا عہد کرتے ہیں' بعض نبی اکرم ﷺ کو ایذا پہنچاتے ہیں اور بعض صدقات میں آپ پر نکتہ چینی کرتے ہیں) دیکھئے ان کے اقوال مختلف ہیں لیکن سب شک و تکذیب پر جمع ہیں اور ان لوگوں کے بھی اقوال مختلف ہیں لیکن تلوار میں سب جمع ہیں ان کا ٹھکانہ آگ ہی میں دیکھتا ہوں ایوب کہتے ہیں اللہ کی قسم ابوقلابہ انتہائی جید عالم تھے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم و عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب از ابوقلابہ: میں مدینہ منورہ تین دن ٹھہرا مجھے وہاں کوئی کام نہ تھا بجز ایک حدیث کے جو مجھے ایک مدنی سے پہنچی تھی میں نے اس کا انتظار کیا حتیٰ کہ وہ آیا پھر میں نے اس سے وہ حدیث پوچھی۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث بشر بن مفضل بتحدیث خالد: ہم ابوقلابہ کے پاس جاتے آپ ہم سے تین حدیثیں بیان کرتے اور فرماتے میں نے کثیر حدیثیں بیان کر دیں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث وہیب بتحدیث ایوب از غیلان بن جریر: میں نے ابوقلابہ کے ساتھ مکہ معظمہ جانا چاہا چنانچہ میں نے آپ کے دروازہ پر جا کر اجازت مانگی اور میں نے کہا: کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ فرمایا بڑی خوشی سے بشرطیکہ آپ خارجی نہ ہوں۔

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون باخبار حماد بن سلمہ از حمید: ابوقلابہ ریشم والوں کے پاس جا کر فرماتے تھے میرے لیے اتنے طول کی اور اتنے عرض کی اور اس ہیئت کی چادر لکھ لو پھر جب وہ تیار ہو جاتی تو آپ اسے خرید لیتے تھے۔

ابن سعد: باخبار شبابہ بن سوار بتحدیث عقبہ بن ابوالصہباء از ابوقلابہ: آپ سیاہ خضاب کرتے تھے۔ ابن سعد: باخبار

سلیمان بن حرب وعارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب: ملک شام میں ابوقلابہ بیمار ہوئے تو آپ کی بیمار پرسی کے لیے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمایا: ابوقلابہ! مضبوط رہو ہم سے منافقوں کو خوش ہونے کا موقعہ نہ ملے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید از ایوب: جب ابوالعالیہ ابوقلابہ کے پاس آئے تو فرمایا: صبر کیجئے تاکہ منافقوں کو خوش ہونے کا موقعہ نہ ملے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید: ابوقلابہ نے وصیت کی اور فرمایا: اگر ایوب زندہ ہوں تو انہیں میری کتابیں دے دینا ورنہ انہیں جلا دینا۔

ابن سعد: باخبار محمد بن عمر: ابوقلابہ شام میں ۱۰۴ھ یا ۱۰۵ھ میں دیرایا میں فوت ہوئے آپ کا کتب خانہ ملک شام میں تھا۔

ابوعبداللہ مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ، مولیٰ طلحہ بن عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ تیمی قرشی:

ابن سعد: باخبار محمد بن عبیداللہ تیمی قرشی بتحدیث حماد بن سلمہ از حمید: مسلم بن یسار اپنے گھر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے پھر آپ کے کسی پہلو والے کپڑے میں آگ لگ گئی آپ کو خبر بھی نہیں ہوئی حتیٰ کہ آگ بجھ گئی۔ ابن سعد: از ہر السمان از ابن عون: مسلم بن یسار اپنے ہم عصروں میں سب سے ممتاز و افضل تھے۔

ابن سعد: بقول زید بن حباب از عبدالحمید بن عبداللہ بن مسلم بن یسار بخبر عبداللہ بن مسلم: میرے والد محترم جب گھر میں تشریف لاتے تو گھر میں سب خاموش ہو جاتے پھر جب گھر میں نماز پڑھنے کھڑے ہو جاتے تو گھر والے شور وغل کرتے اور ہنستے رہتے تھے (آپ کو نماز میں ان کے شور وغل کی خبر بھی نہ ہوتی تھی)۔

ابن سعد: باخبار عتاب از عبداللہ بن مبارک باخبار جعفر بن حیان: مسلم بن یسار سے کہا گیا کہ آپ نماز میں دوسری طرف دھیان نہیں رکھتے، فرمایا: تمہیں کیا خبر میرا دل کہاں ہوتا ہے؟

ابن سعد: باخبار معاذ بن معاذ از ابن عون: میں نے مسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا گویا زمین میں میخ گڑی ہوئی ہے آپ کسی پیر پر آرام نہیں لیتے تھے اور آپ کا کپڑا ہلتا ہوا محسوس نہیں ہوتا تھا۔

ابن سعد: باخبار عبیداللہ بن محمد بتحدیث حماد بن سلمہ از عاصم احول از ابی قلابہ: میں نے مسلم سے نماز میں خشوع کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا جس جگہ سجدہ کرو وہیں نگاہ رہے (اس سے آگے نہ بڑھے یہی خشوع ہے)۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم وعارم بن فضل بتحدیث حماد بن سلمہ بتحدیث ثابت از مسلم: مجھے معلوم نہیں کہ جو شخص وہ کام نہیں چھوڑتا جو حق تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہیں اس کا ایمان کافی ہے کہ نہیں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مبارک بتحدیث عبداللہ بن مسلم: میرے والد کھجور سے روزہ کھولا کرتے تھے آپ کو خبر ملی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کھجور سے روزہ کھولا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ بتحدیث ثابت از مسلم بن یسار: میرا کوئی ایسا عمل نہیں جس کے بارے میں مجھے یہ ڈر نہ ہو کہ اس میں کوئی ایسی چیز جس میں اللہ کی محبت کارفرما نہ ہو داخل ہوگئی ہو جس نے اسے بگاڑ دیا ہو۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مبارک بتحدیث عبداللہ بن مسلم از مسلم: دوست کی یہ شان نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو اگر میں کسی چیز پر لعنت کرتا تو اسے اپنے گھر میں باقی نہیں رہنے دیتا آپ کسی کو گالی نہیں دیتے تھے اور انتہائی غصہ کی حالت میں صرف یہ فرماتے تھے میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے۔ جب آپ یہ جملہ فرماتے تو لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ اب آپ کے غصہ کی انتہاء ہے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مبارک بن فضالہ بحدیث عبداللہ بن مسلم از مسلم: میں جوتوں میں محض سنت پر عمل کرنے کی غرض سے نماز پڑھتا ہوں حالانکہ مجھے جوتے اتار کر نماز پڑھنے میں آسانی ہے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مبارک بن فضالہ بسماع عبداللہ بن مسلم: مسلم سے کشتی میں بیٹھ کر نماز کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا: میں مکروہ سمجھتا ہوں یا بغض رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھے کہ میں اس کے لیے بغیر کسی بیماری کے بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہوں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مبارک بحدیث عبداللہ بن مسلم از مسلم: مجھے اپنی شرمگاہ سیدھے ہاتھ سے چھونا ناپسند ہے جب کہ مجھے یہ توقع بھی ہے کہ میں اس سے اپنی کتاب چھوئے والا ہوں۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب از محمد بن مسلم بن یسار: ریاکاری سے اپنے نفس کو بچاؤ کیونکہ یہ عالم کے لیے جہالت کی ساعت ہے اور اسی کے ذریعہ شیطان اسے پھسلاتا ہے۔ محمد نے فرمایا یہ مجادلہ یہ مجادلہ ہے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از حبیب بن شہید اپنے کسی صاحب سے: ایک دفعہ مسلم ایک مسجد میں تشریف لاتے ہیں پھر مؤذن اذان دیتا ہے آپ واپس چلے جاتے ہیں مؤذن آپ سے پوچھتا ہے کہ آپ کیوں لوٹ گئے؟ فرماتے ہیں: تم نے لوٹا دیا۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث عون بن موسیٰ بتحدیث عبداللہ بن مسلم: میرے والد کے پاس ایک غلام تھا جو نماز نہیں پڑھا کرتا تھا اور آپ اسے مارتے بھی نہ تھے فرماتے میں اس کے ساتھ کیا کروں یہ مجھ پر غالب آ گیا۔

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث حماد بن زید: ایوب نے ابن عطاء کا ذکر کیا جو ابن اشعث کے ساتھ (حجاج کے مقابلہ کے لیے) نکلے تھے اور فرمایا میرے علم میں ان میں سے کوئی ایسا نہیں جو اگر قتل ہوا تو اپنے قتل کیے جانے سے متنفر نہ ہوا ہو اور اگر بچ گیا تو اپنے فعل پر نادم ہوا ہو۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم و سلیمان بن حرب بتحدیث حماد بن زید از ایوب از ابوقلابہ: مسلم بن یسار مکہ کے سفر میں میرے ہمسفر تھے آپ نے فتنہ کا ذکر کرتے ہوئے مجھ سے فرمایا: میں آپ کے سامنے اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں نے اس فتنہ میں ایک تیر بھی نہیں چلایا' نہ میں نے نیزے کو حرکت دی اور نہ تلوار کو چھیڑا' میں آپ سے بولا: ابوعبداللہ! کیا آپ اس کی زبان پکڑ لیں گے جس نے آپ کو صف میں کھڑا ہوا دیکھا؟ فرمایا یہ مسلم ہے اللہ کی قسم میں اس موقف میں حق ہی پر کھڑا ہوا تھا پھر وہ آگے بڑھ گئے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے یہ فرما کر آپ رونے لگے اور اس قدر روئے کہ میں نے دل میں کہا کاش میں نے آپ کے سامنے یہ قصہ

چھیڑا ہی نہ ہوتا۔ لوگ کہتے ہیں مسلم ثقہ فاضل عابد پارسا اور لوگوں کی نگاہوں میں حسن سے اونچے تھے حتیٰ کہ آپ عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث کے ساتھ جہاد کے لیے نکلے اس نے آپ کا مرتبہ گھٹا دیا اور حسن کا بڑھا دیا آپ عہد عمر بن عبدالعزیز میں ۱۰۰ھ میں یا ۱۰۱ھ میں فوت ہوئے۔

جبیر بن ابو حیہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ زیاد بن جبیر کے والد ہیں اور مغیرہ بن شعبہ سے راوی ہیں۔

ابوالعلاء حیان بن عمیر قیسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور قلیل الحدیث ہیں اور ابن عباس' ابن زبیر' اور عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں۔

ابو مدینہ سدوسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عبداللہ بن حصین ہے آپ قلیل الحدیث ہیں اور ابن عباس وابن زبیر رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں۔

خالد بن غلاق عبسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قلیل الحدیث ہیں۔

مضارب بن حزن مازنی رحمۃ اللہ علیہ:

قلیل الحدیث ہیں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

عبداللہ بن ابی بکرہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی والدہ بنو سعد بن زید مناۃ بن تمیم کی ایک خاتون ہیں پھر آپ کا تعلق بنو صریم سے بھی ہے۔

عبداللہ بحرین میں بصرہ میں رہائش سے قبل پیدا ہوئے آپ اپنے بھائیوں میں سب سے بڑے تھے اور آپ ان کے لیے کسی چیز کے والی نہیں ہوئے' ابو بکرہ چالیس بچے (لڑکے اور لڑکیاں) چھوڑ کر فوت ہوئے جن میں سے سات صاحب اولاد ہوئے ان سات میں عبداللہ بھی شامل ہیں۔

عبیداللہ بن ابو بکرہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی والدہ ہولہ بنت غلیظ عجلی ہیں آپ قلیل الحدیث ہیں۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث ابو ہلال از ابو حمزہ: سب سے پہلے جسے ہم نے بصرہ میں وضو کرتا ہوا دیکھا وہ عبداللہ ہیں فرماتے ہیں ہم کہنے لگے اس حبشی کو دیکھو اپنے جوڑ پانی سے دھو رہا ہے لوگ کہتے ہیں عبیداللہ زیاد بن ابو سفیان کے زمانہ میں بجستان کے حاکم بنے۔ عبیداللہ اولاد چھوڑ کر فوت ہوئے۔

عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بصرہ میں سب سے پہلے پیدا ہوئے اس دن لوگوں نے خریبہ میں اونٹ ذبح کیا اور بصرہ والوں کو کھلایا گیا اس وقت بصرہ میں تقریباً تین سو آدمی تھے اونٹ سب کو کافی ہو گیا آپ ثقہ ہیں اور صاحب روایات واحادیث ہیں۔ عبدالرحمٰن کی والدہ ہولہ

بنت غلیظ عجلی ہیں۔ عبدالرحمٰن اولاد چھوڑ کر فوت ہوئے۔

عبدالعزیز بن ابوبکرہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی والدہ ام ولد ہیں۔ آپ سے بھی روایتیں کی جاتی ہیں اور آپ صاحب احادیث ہیں آپ اولاد چھوڑ کر فوت ہوئے۔

مسلم بن ابوبکرہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سے بھی روایتیں کی جاتی ہیں' آپ بھی اولاد چھوڑ کر فوت ہوئے۔

رواد بن ابوبکرہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بھی اولاد چھوڑ کر فوت ہوئے۔

یزید بن ابوبکرہ رحمۃ اللہ علیہ' عتبہ بن ابوبکرہ رحمۃ اللہ علیہ

نضر بن انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ:

ابن نضر بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار' آپ کی والدہ ام ولد ہیں آپ ثقہ ہیں اور صاحب احادیث ہیں آپ سے روایت کی جاتی ہے آپ حسن سے قبل فوت ہوئے۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث حرب بن میمون انصاری: اس اثناء میں کہ ابن سیرین نضر کو غسل دے رہے تھے اور حسن موجود تھے اور میں انہیں پانی دے رہا تھا کہ محمد نے مجھ سے کہا چادر لے آؤ میں ایک سرخ چادر لے آیا محمد بولے: ابوسعید! یہ قارون کی زینت ہے حسن نے ان سے فرمایا: بے شک' پھر مجھ سے محمد نے کہا: دوسری چادر لاؤ' پھر میں سبز چادر لے آیا آپ نے اس میں انہیں کفنا دیا۔

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث اسود بن شیبان: حسن نضر کے جنازے میں تھے اور اشعث بن اسلم عجلی بھی تھے اشعث نے آپ سے کہا: ابوسعید! مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں جنازے میں آواز نہ سنوں حسن نے فرمایا: خیر کے لیے خیر کی اہلیت رکھنے والے ہیں' خیر کے لیے خیر کی اہلیت رکھنے والے ہیں (دوبار) فرماتے ہیں اس دن موسیٰ بن انس نے نضر کی قبر کے پاس عصر کی نماز پڑھی (غالباً آپ کو حدیث نہ پہنچی ہوگی) اسود بن شیبان کے گمان کے مطابق آپ کی قبر کشادہ اور صندوقی تھی۔

ابن سعد: باخبار حجاج بن نصیر' باخبار اسود بن شیبان: میں نے اس دن موسیٰ بن انس کو دیکھا کہ نضر کی قبر کے پاس نماز پڑھ رہے ہیں اور ایک سرخ کرتہ پہنے ہوئے ہیں اور چادر اوڑھے ہوئے ہیں۔

عبداللہ بن انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی والدہ فارعہ بنت مثنیٰ بن حارثہ بن سلمہ بن ضمضم بن مرہ شیبانی ہے آپ ثقہ اور قلیل الحدیث ہیں۔

موسیٰ بن انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ:

ابن نضر' آپ کی والدہ یمنی ہیں۔ آپ ثقہ ہیں اور قلیل الحدیث ہیں۔

مالک بن انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعد: باخبار محمد بن عبداللہ اسدی بتحدیث ہشام بن حسان بتحدیث محمد: ہم بحرین میں تھے اور ہمارے ساتھ مالک بن انس اور انس بن سیرین بھی تھے میں سخت بیمار ہو گیا اور مجھے چھ دن تو ہوش بھی نہ تھا مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ بحرین کے ہر طبیب کو میرے پاس بھیجتے رہے میں کچھ نہیں سمجھتا تھا۔ لوگ میری طرف دیکھنے لگے اور کہنے لگے ہم ان کا سر منڈوائیں گے اور داغ لگوائیں گے ہشام کہتے ہیں آپ کے خوبصورت بال تھے لیکن مالک نے کہا میں انہیں آگ کو تو شہ نہیں دوں گا اور انہیں اکٹھا ہی دفن کروں گا انہوں نے یہ ذکر نہیں فرمایا کہ مالک نے محمد کی بیماری میں عیادت کی یا نہیں۔

ابوبکر' محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ:

سیرین انس بن مالک کے آزاد کردہ غلام تھے۔ محمد بن سیرین ثقہ' مستند' معتمد علیہ اور عالی مقام اور جلیل القدر عالم اور امام تھے آپ وسیع النظر اور جامع علوم تھے اور بڑے متقی اور پارسا تھے آپ کی سماعت میں قدرے فتور تھا۔ میں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے پوچھا: محمد بن سیرین کے بزرگ کہاں کے تھے؟ فرمایا آپ کے والد عین التمر کے قیدیوں میں سے ہیں جن کو کافی رقم لے کر انس بن مالک نے آزاد کر دیا تھا۔

ابن سعد: باخبار خالد بن خداش بتحدیث حماد بن زید از انس بن سیرین: خلافت عثمان رضی اللہ عنہ کے دو سال باقی رہ گئے تھے کہ محمد پیدا ہوئے اور چھ سال باقی تھے کہ میں پیدا ہوا۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد بحدیث محمد: محمد بن سیرین کی والدہ صفیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ لونڈی کو تین ازواج مطہرات نے پاکیزہ بنایا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کے لیے دعائیں مانگیں حضرت ابی آپ کے لیے دعا مانگ رہے تھے اور حاضرین ۱۸ ابدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آمین کہہ رہے تھے۔

بکار بن محمد: ایک بیوی سے محمد بن سیرین کے تیس بچے پیدا ہوئے جن میں صرف ایک عبداللہ بن محمد باقی ہیں باقی سب فوت ہو گئے۔

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون باخبار عبدالملک بن ابی سلیمان از انس بن سیرین: ایک دفعہ ہمارے پاس زید بن ثابت تشریف لائے ہم چھ بھائی جمع تھے جن میں محمد بھی تھے فرمایا اگر کہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ تم میں سے ہر ایک کا اخیافی بھائی کون ہے؟ یہ اور یہ ایک ماں کے ہیں اور یہ اور یہ ایک ماں کے ہیں آپ نے ٹھیک بتائے اور کسی میں بھی نہیں چوکے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث شعبہ: میری والدہ نے ہشام بن حسان سے پوچھا محمد کس کس صحابی سے راوی ہیں؟ فرمایا' ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا: کیا محمد نے ان سے حدیثیں سنی ہیں؟ فرمایا: ہاں۔

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث سلیم بن اخضر از ابن عون: محمد' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے صرف تین مرفوع حدیثیں روایت کی ہیں ایک حدیث تو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھی اور دوسری حدیث یمن والوں کے آنے

کے بارے میں ہے اور تیسری حدیث کو سلیمان بھول گئے۔

ابن سعد: بقول عبدالرزاق از معمر از ایوب از محمد: میں دس حضرات سے ایک حدیث سنتا ہوں جس کا مطلب ایک ہی ہوتا ہے اور الفاظ مختلف ہوتے ہیں۔

ابن سعد: باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بتحدیث ابن عون: محمد حدیث کو حدیث کے حروف پر بیان کیا کرتے تھے۔

ابن سعد: بجز از امیہ بن خالد از شعبہ بقول خالد حذاء: جس حدیث میں محمد نے یہ کہا ہے کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دی گئی وہ حدیث آپ نے عکرمہ مولی ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے سنی ہے آپ نے عکرمہ سے مختار کے زمانہ میں کوفہ میں ملاقات کی تھی۔ کہتے ہیں محمد، زید بن ثابت، انس بن مالک رضی اللہ عنہما، یحییٰ بن جزار اور شریح وغیرہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث سری بن یحییٰ بسماع ابن سیرین: حق تعالیٰ شریح پر رحم فرمائیں آپ مجھے اپنی مجلس میں بلا لیا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار محمد بن عبداللہ انصاری از ابن عون از محمد بن سیرین: یہ علم دین ہے لہٰذا جس سے یہ سیکھتے ہو اس میں غور کر لیا کرو (آیا اس میں علم دین سکھانے کی اہلیت بھی ہے یا نہیں)۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد بتحدیث ابن عون: محمد بن سیرین جب بات کرتے تو گویا آپ کسی چیز سے بچ رہے ہیں اور کسی چیز سے ڈر رہے ہیں۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد بتحدیث ابن عون بقول محمد بن سیرین: کتابوں سے اپنے کو بچاؤ کیونکہ تم سے پہلے کتابوں ہی کی وجہ سے تذبذب میں پڑے یا یہ فرمایا کہ گمراہ ہوئے۔

بکار: میرے دادا کے پاس، نہ میرے والد کے پاس اور نہ ابن عون کے پاس کوئی کتاب ہے جس میں کوئی حدیث پوری ہو۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث سلیم بن اخضر بتحدیث ابن عون بسماع محمد: اگر میں کتابیں رکھنے والا ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رسائل رکھ لیتا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید از یحییٰ بن عتیق: محمد بن سیرین حدیث لکھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے پھر جب اسے حفظ کر لیتے تو حدیث کو مٹا دیا کرتے تھے۔

ابن سعد: بتحدیث عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از شعیب بقول شعبی: اس بہرے (محمد بن سیرین) کو چمٹے رہو۔ ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از غالب قطان: محمد کے حلم کو لے لو اور حسن کے غصہ کو نہ لو۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث ابو سہل محمد بن عمرو انصاری بسماع محمد بن سرین: ابن سیرین کو یہ بات پسند نہ تھی کہ آپ با لکھیں اور اسے میم تک کھینچ دیں حتیٰ کہ سین لکھیں فرماتے تھے جو کچھ میں لکھتا ہوں اسے دیکھو 'بسم اللہ' پھر ایسا کرنے والوں پر خوب لے دے کیا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث محمد بن عمر: میں نے محمد سے سنا آپ کو یہ لکھنا ناپسند تھا، بسم اللہ الرحمن الرحیم لفلان

فرماتے تھے اس طرح لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من فلان الی فلان۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از یحییٰ بن عتیق: محمد نے ایک شخص کو دیکھا کہ تھوک سے اپنے جوتوں پر لکھ رہا ہے فرمایا: کیا تو اپنا جوتا چاٹنے میں مسرت محسوس کرے گا؟ یہ سن کر اس نے جوتا زمین پر ڈال دیا۔ ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث ابن زید بتحدیث یونس: حسن نے ثواب کے لیے گفتگو کی اور محمد نے ثواب کے لیے خاموشی اختیار کی۔

ابن سعد: باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بتحدیث اشعث از محمد بن سیرین: جب ہم محمد کی مجلس میں بیٹھتے تھے تو آپ ہم سے اور ہم آپ سے باتیں کیا کرتے تھے آپ ہنستے تھے اور خبریں پوچھا کرتے تھے لیکن جب آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا اور حلال و حرام کے بارے میں سوال کیا جاتا تو آپ کا رنگ بدل جاتا اور آپ بالکل بدل جاتے گویا آپ پہلے شخص نہیں ہیں۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث مہدی بن میمون بسماع محمد: (جب آپ سے کسی مسئلہ میں ایک شخص جھگڑتا ہے) میں تیری نیت بھانپ گیا میں تجھ سے جھگڑنا جانتا ہوں لیکن تیرے منہ لگنا نہیں چاہتا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید بتحدیث عاصم احول بسماع مورق عجلی میں نے بجز محمد کے کسی شخص کو نہیں دیکھا جو اپنی پارسائی میں انتہائی سمجھدار ہو اور اپنے علم میں انتہائی پرہیزگار ہو۔

ابو قلابہ: تم محمد کو جس طرح چاہو آزمالو انہیں سب سے زیادہ پارسا اور اپنے نفس پر انتہائی قادر پاؤ گے۔ ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث جریر بن حازم بسماع محمد بن سیرین (ایک شخص کے بارے میں) میں نے کالے آدمی کو نہیں دیکھا پھر فرمایا استغفر اللہ! میرے خیال میں میں نے اس کی غیبت کی۔

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث حماد بن زید بتحدیث طلق بن وہب طاحی: میں ابن سیرین کے پاس گیا میں کچھ علیل تھا فرمایا: فلاں کے پاس جا کر اپنا حال بیان کر وہ علم طب میں ہوشیار ہے پھر فرمایا لیکن فلاں کے پاس جاؤ وہ اس سے زیادہ ہوشیار ہے پھر فرمایا استغفر اللہ میرے خیال میں میں نے اس کی غیبت کی۔ ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید از ہشام بسماع محمد: میں نے کبھی کسی سے حسد نہیں کیا خواہ نیک ہو یا بد۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید از ابن عون بقول محمد' اگر میں اپنے کھانے کا وزن کرنا چاہوں تو کر لوں۔ ابن سعد: باخبار عفان بتحدیث حماد بن زید بتحدیث ہشام بقول محمد: میں اپنا کھانا تول لیتا ہوں۔ ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث حماد بن زید از عثمان بتی: جھگڑوں میں کوئی محمد سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والا نہیں۔

ابن سعد: باخبار روح بن عبادہ بتحدیث ابن عون: محمد نے ایک مسئلہ میں جس میں میں نے ان سے بحث کی تھی فرمایا: میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اس میں کوئی حرج نہیں' میں نے تو یہ کہا تھا کہ میرے علم میں اس میں کوئی حرج نہیں۔ ابن سعد: باخبار بکار بن محمد بحدیث معتمد علیہ اشخاص از سوار بن عبداللہ: محمد اور حسن اس شہر کے باشندوں کے خواہ وہ عربی ہوں یا غلام سردار ہیں۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد بتحدیث ابن عون بقول محمد: اگر باتیں کرنے والوں کو معلوم ہو کہ ان کی باتیں لکھی جا رہی ہیں تو کم باتیں کریں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم و عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید باخبار ایوب: میں نے خواب میں ابن سیرین کے ہتھکڑیاں پڑی ہوئی دیکھیں (اس کی تعبیر اسلام پر ثابت قدمی ہے)۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم و عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ہشام بن حسان کسی گھر والے سے: محمد جب سے ہوشیار ہوئے آج تک شک والی چیز کو چھوڑتے ہوئے ہی آئے ہیں۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از یحییٰ بن عتیق: ایک دیہاتی محمد کے پاس آ کر کچھ دینی مسائل پوچھنے لگا آپ اسے جواب دینے لگے وہاں سلمہ بن قتیبہ بھی تھے ایک شخص بولا آپ ان سے تقدیر کے بارے میں پوچھیں، بولا: ابوبکر! آپ کا تقدیر کے بارے میں کیا خیال ہے؟ پوچھا: کس نے تم کو حکم کیا کہ مجھ سے یہ سوال کرو؟ پھر آپ نے تھوڑی سی دیر خاموش رہ کر فرمایا: شیطان کا کسی پر غلبہ نہیں لیکن جو شیطان کی اطاعت کرتا ہے شیطان اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید و باخبار بکار بن محمد باخبار ابن عون: ایک شخص محمد کے پاس آتا ہے اور آپ کے سامنے کچھ تقدیر کے بارے میں ذکر کرتا ہے آپ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ ...... الخ﴾ کی تلاوت فرما دیتے ہیں یعنی حق تعالیٰ عدل و احسان کا اور اقارب کو دینے کا حکم فرماتا ہے اور بے حیائی سے، غیر معروف کاموں سے اور بغاوت سے روکتا ہے وہ تم کو نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت مان لو۔ اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھ کر فرمایا: یا تم نکل جاؤ یا پھر میں نکل جاؤں گا آخر کار وہ شخص اٹھ کر چلا جاتا ہے پھر آپ نے فرمایا: دیکھو میرا قلب میرے اختیار میں نہیں مجھے ڈر ہوا کہیں یہ شخص میرے دل میں کوئی ایسی بات نہ پھونک دے کہ میں اسے دل سے نکالنے پر قدرت نہ پاؤں لہٰذا مجھے اسی میں نجات نظر آئی کہ اس کی بات نہ سنوں۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب و ہشام: ہم نے ابن سیرین سے زیادہ قبلہ والوں کے لیے حوصلہ بڑھانے میں کسی کو نہیں دیکھا۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از انس بن سیرین: اگر ابن سیرین کو دو حدیثیں پہنچتیں اور ایک دوسری سے زیادہ مشقت والی ہوتی تو آپ مشقت والی ہی پر عمل پیرا ہوتے اور دوسری میں کوئی حرج نہ خیال فرماتے اور آپ اس کی وجہ سے مشقت میں پڑ جاتے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل و عفان: بتحدیث حماد بن زید از ایوب بقول ابوقلابہ: محمد کی طرح ہم میں کون طاقت رکھتا ہے آپ تو تیر کی دھار دار نوک پر سوار ہو جاتے تھے۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد بتحدیث ابن عون: محمد تلوار کی دھار جیسی شے پر سوار ہو جاتے تھے۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد بحدیث محمد: سیرین نے یہ زمین جو جرجرایا کے ایک گاؤں میں ہے خریدی اور یہ زمین محمد اور ان کے بھائی یحییٰ کے حصہ میں آئی یہ دونوں بھائی اس کی آمدنی سے فائدہ اٹھاتے رہے اس میں انگوروں کا ایک باغ تھا لوگوں نے ان انگوروں کے رس سے شراب بنانی چاہی محمد نے کہا ایسا نہ کرو تازہ انگور فروخت کر دو بولے ہمارا خرچ پورا نہ ہوگا فرمایا تو کشمش بنا لو

بولے ان کے کشمش بنتے نہیں آخر کار محمد نے انگور کاٹ کر پانی میں ڈال دیئے اور وہ پانی میں بہہ گئے۔

ابن سعد: باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بتحدیث ہشام بن حسان بحدیث حفصہ بنت سیرین: محمد کی والدہ حجازی خاتون تھیں اور آپ کو رنگ پسند تھا جب محمد ان کے لیے کوئی کپڑا خریدتے تو حتی الامکان نرم و نازک خریدا کرتے تھے مضبوطی کو نہیں دیکھا کرتے تھے اور ہر عید کو ان کے لیے کپڑے رنگے جاتے تھے میں نے محمد کو ان کے سامنے کبھی اونچی آواز سے بات کرتے ہوئے نہیں دیکھا اس طرح باتیں کیا کرتے تھے جیسے کوئی کانا پھوسی کر رہا ہو۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد بتحدیث ابن عون: جب محمد اپنی والدہ سے باتیں کرتے ہوتے اور آپ کو کوئی ایسا شخص دیکھتا جو آپ کو پہچانتا نہ ہوتا تو آہستہ گفتگو کی وجہ سے یہ خیال کرتا تھا کہ یہ بیمار ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے محمد کے قرض کا سبب معلوم کیا جس کی بنا پر آپ کو قید کر دیا گیا تھا تو فرمایا آپ نے چالیس ہزار کا غلہ خریدا تھا پھر آپ کو اس غلہ کے بارے میں کوئی ایسی بات بتائی گئی جسے آپ نے اچھی نہ سمجھی آخر آپ نے غلہ چھوڑ دیا یا اسے صدقہ کے ڈر پر لوگوں میں بانٹ دیا اور اس کی رقم آپ کے ذمہ واجب الادا رہی یہ رقم ایک عورت کی تھی جس نے آپ کو بند کرا دیا اور بند کرنے والے مالک بن منذر تھے۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد بتحدیث محمد: محمد بن سیرین نے ام محمد بنت عبداللہ بن عثمان بن ابو العاص ثقفی کو ایک لونڈی فروخت کی یہ لونڈی بھاگ کر پھر محمد کے پاس آ گئی اور شکایت کرنے لگی کہ وہ مجھے تکلیفیں پہنچاتی ہیں محمد نے اسے واپس لے لیا مگر اس کی قیمت آپ کے پاس خرچ ہو چکی تھی۔ ام محمد ہی نے آپ کو بند کرایا تھا اسی عورت سے سلیم بن زیاد نے شادی کی تھی اور اسے خراسان لے کر چلا گیا تھا اس کے والد کا لقب کرکرہ تھا۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن الہیثم بتحدیث شعبہ از قتادہ: میں جیل میں ابن سیرین کے پاس گیا آپ ایک شخص کو نرخ لکھوا رہے تھے۔ ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید از ابن عون از ابن سیرین: اللہ کی قسم مجھے بدنام کر دیا گیا۔

ابن سعد: باخبار حسن بن موسیٰ بتحدیث حماد بن سلمہ از ثابت بنانی: مجھ سے ابن سیرین نے کہا: ابو محمد! مجھے تمہاری مجلسوں میں اٹھنے بیٹھنے سے بدنامی کا ڈر ہی روکتا ہے مجھ پر ایک بلا چمٹی رہی حتیٰ کہ میری داڑھی پکڑی گئی اور مجھے چبوترہ پر کھڑا کیا گیا اور اعلان کیا گیا کہ یہ محمد بن سیرین ہے جو لوگوں کا مال کھا گیا ہے' آپ پر قرض تھا۔

ابن سعد: باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس بتحدیث ابو شہاب از ہشام از ابن سیرین: آپ نے معینہ مدت پر غلہ خریدا اس میں اسی ہزار کا فائدہ تھا لیکن غلہ کی طرف سے آپ کے دل میں کچھ کھٹکا پیدا ہو گیا جس پر آپ نے اسے چھوڑ دیا۔ ہشام: اللہ کی قسم! وہ سود نہ تھا۔

ابن سعد: باخبار یحییٰ بن خلیف بن عقبہ بقول خلیف بن عقبہ: ابن سیرین روزی کے لیے خود دوڑ دھوپ کیا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس بتحدیث ابو شہاب بخبر عثمان بتی: میں ابن سیرین کے پاس گیا' فرمایا: عثمان! لوگ تقدیر کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں بولا بعض تقدیر کے قائل ہیں اور بعض وہی کہتے ہیں جو آپ کو خبریں ملی ہیں فرمایا: تم مجھ پر تقدیر کو کیوں لوٹاتے ہو' دیکھو حق تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اسے اپنی اطاعت و محبت کے عملوں کی توفیق عطا فرما دیتا ہے اور

جس کے ساتھ اس کے علاوہ چاہتا ہے اسے عذاب میں گرفتار کر دیتا ہے اور حق تعالیٰ اس صورت میں بھی ظالم نہیں۔

ابن سعد: باخبار معلّٰی بن اسد بتحدیث عبدالعزیز بن مختار از خالد حذاء: ابن سیرین ایک دن ناغہ کر کے برابر روزے رکھا کرتے تھے اگر آپ کا روزہ شک والے دن میں پڑتا کہ آیا یہ دن شعبان کا ہے یا رمضان کا تو آپ روزہ رکھا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ از ایوب و ہشام: ابن سیرین ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن چھوڑ دیتے تھے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید باخبار انس بن سیرین: محمد کے سات ورد تھے اگر کوئی ورد رات کو چھوٹ جاتا تھا تو آپ اسے دن میں پڑھ لیا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ابن عون: محمد روزانہ غسل کیا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب بقول محمد: میرا دل مجھے چند چیزوں کی تکلیف دیتا ہے کاش وہ مجھے ان کی تکلیف نہ دیتا۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ابن عون از محمد: میں ایک سخت آزمائش میں ہوں چاہتا ہوں کہ پیٹ بھر کر کھانا کھاؤں لیکن پیٹ نہیں بھرتا اور چاہتا ہوں کہ سیراب ہو کر پانی پیوں مگر سیراب نہیں ہوتا۔

ابن سعد: باخبار عارم بتحدیث حماد بن زید از ابن عون! محمد جب یہ آیت ﴿وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِيْنَ﴾ (تاکہ حق تعالیٰ مومنوں کو چھانٹ دے اور کافروں کو مٹا دے) پڑھتے تو دعا مانگتے کہ یا اللہ ہمیں چھانٹ دے اور کافر نہ بنا۔

ابن سعد: باخبار از ہر بن سعد سمان از ابن عون: اگر لوگ محمد کے پاس کسی شخص کا برائی سے ذکر کرتے تو محمد اس کا اپنے علم والی خوبی سے ذکر فرماتے۔

ابن سعد: باخبار از ہر از ابن عون: لوگوں نے محمد کے پاس آ کر کہا ہم نے آپ کی شان میں کچھ گستاخی کی ہے آپ اسے معاف فرما دیں' فرماتے: جو بات اللہ نے تم پر حرام فرما دی ہے میں اسے حلال کرنے والا کون۔

ابن سعد: باخبار از ہر از ابن عون: محمد جب سونے کے لیے لیٹتے تو کروٹ سے لیٹتے اور کبھی سیدھے لیٹ جاتے تھے۔

ابن سعد: باخبار از ہر سمان از ابن عون: میں ہر عید کو بلا ناغہ ابن سیرین کے گھر جایا کرتا تھا آپ عید کے دن مجھے حلوہ یا فالودہ کھلایا کرتے تھے فرماتے ہیں میں پیشاب کو روک کر حلوہ کھایا کرتا تھا۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد بتحدیث ابن عون: ہم ابن سیرین کے گھر عید کے دن جب کبھی گئے آپ نے ہمیں حلوہ یا فالودہ ضرور کھلایا آپ صدقۂ فطر ادا کیے بغیر عید کی نماز کو نہیں جایا کرتے تھے اور صدقۂ فطر جامع مسجد بھیج دیا کرتے تھے پھر عید کی نماز کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بتحدیث عبداللہ بن عون: ابن سیرین قرآن کو اسی طرح پڑھنا پسند فرماتے تھے جس

طرح وہ اترا ہے اور اثنائے تلاوت میں بولنا بھی مکروہ خیال فرماتے تھے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید بتحدیث ہشام از محمد: جب آپ کسی شخص کو رخصت فرماتے تو اس سے فرماتے: اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنی روزی حلال طریقہ سے کمانا کیونکہ اگر حرام طریقہ سے کماؤ گے تب بھی اتنی ہی ملے گی جتنی مقدر میں ہے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید بتحدیث ہشام از محمد: پیسے دیتے وقت لوگ کہا کرتے تھے دے دیئے گئے نا' دے دیئے گئے نا۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد بتحدیث ابن عون: ابن سیرین میرے پاس دوکان پر آتے پھر میرے پاس خریدار آتے میں انہیں چیزیں دکھاتا اور محمد ان سے فرماتے اگر کہو تو میں یہ چیزیں تم کو تمہارے گھر لا کر دکھا دوں پھر آپ انہیں ان کے گھر لے جا کر دکھا دیتے تھے۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد بتحدیث ابن عون: جب ابن سیرین کچھ مال قرض لیتے تو کسی چیز سے اس کا وزن کر کے وزن کو لکھ کر مہر لگا دیتے تھے اور ادا کرتے وقت اسی وزن سے تول کر دیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ وزن گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔

ابن سعد: باخبار محمد بن الصلت بتحدیث ابو کدینہ از عبداللہ بن عون: اگر ابن سیرین کے پاس کھوٹا سکہ یا چاندی سے ملمع کیا ہوا کھوٹا درہم آ جاتا تو آپ اس کو کسی دوسرے شخص کو نہیں دیا کرتے تھے اور ایک طرف ڈال دیا کرتے تھے جب آپ فوت ہوئے تو آپ کے پاس پانچ سو کھوٹے درہم تھے۔

ابن سعد: باخبار کثیر بن ہشام بتحدیث جعفر بن برقان بتحدیث میمون بن مہران: میں کپڑا خریدنے کے لیے کوفہ گیا اور ابن سیرین کے پاس پہنچا آپ اس وقت کوفہ ہی میں تھے' میں نے کپڑے کا آپ سے بھاؤ کیا جب آپ مجھے کوئی کپڑا فروخت کر دیتے تو آپ مجھ سے تین بار پوچھتے: راضی ہونا' میں عرض کرتا: جی ہاں پھر دو آدمیوں کو گواہ بنا کر فرماتے: اپنا سامان اٹھالو' آپ ان حجاجی درہموں سے خرید و فروخت نہیں کیا کرتے تھے میں آپ کی پارسائی سے انتہائی متاثر ہوا پھر مجھے جس چیز کی ضرورت ہوتی تھی اور وہ آپ کے پاس ہوتی تھی تو آپ ہی کے پاس سے خریدا کرتا تھا حتیٰ کہ کپڑوں کے لفافے بھی۔

ابن سعد: باخبار حسن بن موسیٰ بتحدیث ابو ہلال: میں نے ابن سیرین کو دیکھا ہے جب آپ باہر تشریف لاتے تو آپ کپڑا وڑھ کر آتے اور اسے کندھے پر باندھ لیتے تھے اور مسجد میں آ کر بیٹھ جاتے تھے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از یحییٰ بن عتیق از محمد: سعید بن جبیر اپنے کیے ہوئے کام پر خوفزدہ تھے پھر آپ مکہ معظمہ آ کر مفتی بن گئے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از یحییٰ بن عتیق از محمد: محمد بانٹنے والوں سے شرط نہیں باندھا کرتے تھے اور فیصلہ میں رشوت کو برا سمجھتے تھے اور فرماتے تھے: لوگ فیصلہ پر اُجرت لیتے ہیں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث معاذ از ابن عون: عمر بن عبدالعزیز نے حسن کے پاس کچھ بھیجا آپ نے قبول فرمالیا

اور ابن سیرین کے پاس بھیجا تو انہوں نے مسترد فرما دیا۔

ابن سعد: باخبار عفان بتحدیث حماد بن زید: ہشام بن حسان نے اپنے بیٹوں کے ختنے کرائے اور دعوت میں آل مہدب کے پریشان لوگوں کو بلایا' محمد سے کہا گیا: آپ نے دیکھا نہیں ابو عبداللہ نے کیا کیا؟ فرمایا ابو عبداللہ کو ٹھوکر نہ مارو (دوبار)۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از غالب: میں محمد کے پاس گیا (آپ کے مزاج کے ذکر کے بعد) فرماتے ہیں میں نے ہشام کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا: وہ تو کل فوت ہو گئے' کیا تم کو خبر نہیں؟ میں نے انا اللہ پڑھی پھر آپ ہنسنے لگے۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث مہدی بن میمون: میں نے دیکھا وضو میں محمد نے اپنے پیر دھوئے اور ٹانگوں کے عضلوں تک پانی پہنچا دیا۔

ابن سعد: باخبار مسلم بتحدیث قرہ بن خالد: میں نے دیکھا محمد اپنی مسجد کو اپنے کپڑے سے صاف کر رہے تھے۔ ابن سعد: باخبار فضل بن دکین و مسلم بتحدیث قرہ: ابن سیرین کی انگوٹھی پر ''کنیۃ ابوبکر'' کندہ تھا۔

ابن سعد: باخبار روح بن عبادہ بتحدیث ہشام: (متن حسب سابق ہے)۔ ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ہشام (متن حسب سابق)۔ ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مہدی بن میمون: میں نے ابن سیرین کے بائیں ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔

ابن سعد: باخبار محمد بن عبداللہ انصاری از ابن عون: جب محمد ابن ہبیرہ کے پاس تشریف لے گئے تو میں آپ کے ساتھ تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو آپ نے مجھے نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھا دیا نماز کے بعد میں نے کہا: کیا آپ یہ نہیں فرماتے تھے کہ وہی آگے بڑھے جو قرآن کا جامع ہو آپ نے مجھے کیسے آگے بڑھایا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں نے وہ کام کیا جو کام محمد نے اپنے لیے مکروہ جانا اس لیے میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا' فرمایا: میں اس لیے آگے نہیں بڑھا کہ لوگ یہ نہ کہیں یہ محمد ہیں اور لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہیں۔

ابن سعد: باخبار محمد بن عبداللہ بتحدیث ابن عون از محمد: جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں سے پھلانگنا اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا فرماتے ہیں محمد نے فرمایا لوگ کہتے ہیں ابن سیرین لوگوں کی گردنوں سے پھلانگتے ہوئے جاتے ہیں حالانکہ میں ایسا نہیں کرتا البتہ میں آتا ہوں تو ایک شخص مجھے پہچان کر سمٹ جاتا ہے اور آگے بڑھنے کے لیے جگہ دے دیتا ہے میں آگے بڑھ جاتا ہوں پھر دوسرا شخص بھی مجھے پہچان کر جگہ دے دیتا ہے اور میں آگے بڑھ جاتا ہوں۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد: میں نے عرائیس میں ابن سیرین' انس اور حفصہ کی مسجدیں دیکھی ہیں۔ یہ مسجدیں سیرین کے محلّہ میں بلا کواڑوں کے تھیں اور ان میں بچہ اور کوئی شخص داخل نہیں ہوتا تھا۔

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث حماد بن زید از حبیب بن شہید از ثابت بنانی: حسن کی ایک بچی فوت ہو گئی آپ چھپے ہوئے تھے میں نے آپ کے پاس جا کر خبر دی تو فرمایا ایسا ایسا کرو مجھے امید ہوئی کہ آپ مجھے نماز جنازہ پڑھانے کا حکم فرمائیں گے آخر کار آپ نے فرمایا پھر جب جنازہ باہر لاؤ تو ابن سیرین سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث محمد بن عمرو بسماع ابن سیرین: میں نے اپنے کو اس کے بعد کہ میں ایک مطلق العنان تھا برائیوں سے بچایا۔

ابن سعد: باخبار ابو اسامہ از مہدی بن میمون: میں نے ابن سیرین کو سبز چادر اوڑھے ہوئے اور جاڑوں میں سفید کمبل اوڑھے ہوئے اور پوستین پہنے ہوئے اور سفید پگڑی باندھے ہوئے دیکھا۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث سلیمان بن مغیرہ: میں نے دیکھا ابن سیرین یمنی کپڑے سبز چادریں اور پگڑیاں استعمال کیا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار یحییٰ بن خلیف بتحدیث ابوخلدہ: میں نے دیکھا ابن سیرین سفید لاطیہ پگڑی باندھے ہوئے ہیں اور اس کا شملہ پیچھے لٹکا ہوا ہے۔ ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث ابوالاشہب: میں نے ابن سیرین پر کتان کے کپڑے دیکھے۔

ابن سعد: باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث محمد بن عمرو از محمد بن سیرین: میں نے انس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے بارے میں پوچھا فرمایا آپ کو خضاب کی ضرورت ہی نہیں ہوئی البتہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حنا اور وسمہ سے خضاب کیا فرماتے ہیں اس دن میں نے بھی حنا اور وسمہ سے خضاب کیا۔

ابن سعد: باخبار یحییٰ بن خلیف بن عقبہ بتحدیث ابوخلدہ: میں نے ابن سیرین کو زرد خضاب لگائے ہوئے دیکھا۔ ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث ابوکعب: ابن سیرین موچی سے جب وہ آپ کے موزے سیا کرتا تھا کہا کرتے تھے کہ اپنے تھوک سے ڈورے مت بھگونا۔

ابن سعد: باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث محمد بن عمرو: میں نے ابن سیرین کو دیکھا آپ اپنی مونچھیں بالکل صاف نہیں کرایا کرتے تھے جس طرح بعض لوگ صاف کرا دیتے ہیں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ بجز حمید: ابن سیرین نے ابومحفوظ' سوید کو حکم فرمایا کہ یمنی چادروں کا جوڑا تیار رکھو تا کہ مجھے اس میں کفنایا جائے۔

ابن سعد: باخبار عبدالوہاب بن عطاء باخبار ابن عون: ابن سیرین نے بعینہٖ وہی وصیت فرمائی جو محمد بن ابی عمرہ نے اپنے بیٹوں اور گھر والی کو وصیت فرمائی تھی کہ اللہ سے ڈرتے رہیں اور آپس میں صلح رکھیں اور اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کریں کیونکہ ایمان والوں کی یہی شان ہے اور وہ وصیت بھی کی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کی تھی کہ اے پیارے بیٹو! حق تعالیٰ نے تمہارے لیے یہ دین چن لیا ہے لہٰذا حالت اسلام ہی پر مرنا اور یہ وصیت کی کہ وہ انصار کے اور ان کے دینی موالی کے بھائی ہونے کا دعویٰ نہ کریں کیونکہ پاک دامنی اور راست بازی زنا اور جھوٹ سے بہتر' مستحکم اور قابل عزت اوصاف ہیں اور آپ نے ترکہ میں وصیت کی بشرطیکہ میرے ساتھ قبل اس کے کہ میں وصیت میں رد و بدل کروں کوئی حادثہ پیش آ جائے۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد از محمد از عبداللہ بن محمد بن سیرین: جب میں اپنے والد کی طرف سے قرض کا ضامن بن گیا تو

آپ نے مجھ سے پوچھا: پورا پورا ادا کرو گے؟ میں بولا: جی ہاں' پھر آپ نے میرے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد بتحدیث محمد: عبداللہ بن محمد بن سیرین نے اپنے والد کی طرف سے تیس ہزار درہم ادا کیے پھر عبداللہ کے فوت ہونے سے پہلے ہم نے ان کے مال کا اندازہ لگایا تو تقریباً تین لاکھ کی مالیت کا تھا۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب از محمد: محمد حکم کیا کرتے تھے کہ میت کے کرتے میں گھنڈیاں اور کف لگائے جائیں۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ہشام از محمد: میرے کرتے میں گھنڈیاں بنا دینا مگر لگانا نہیں۔ ایوب: میں نے محمد پر گھنڈیاں لگائیں۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید محمد جمعہ کے دن فوت ہوئے اور آپ کو ایوب اور ابن عون نے غسل دیا مجھے معلوم نہیں کہ ان کے ساتھ اور کون کون تھے۔

ابن سعد: باخبار معن بن عیسیٰ باخبار محمد بن عمر' اور محمد بن سعد نے فرمایا بخبر از ہشیم از منصور: محمد بن سیرین حسن کی وفات کے سو دن کے بعد ۱۱۰ھ میں فوت ہوئے' باخبار بکار بن محمد: ابن سیرین کی اسی سال سے کچھ اوپر عمر تھی۔

معبد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ:

آپ محمد بن سیرین سے بڑے اور بھائیوں میں سب سے معمر تھے آپ ثقہ ہیں اور راوی احادیث ہیں آپ کا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سے سماع ثابت ہے۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد بحدیث محمد: معبد' انس' عمرہ اور سودہ سیرین کے یہ چاروں بچے انس بن مالک کی ام ولد سے ہیں انس نے اپنی ام ولد کا سیرین سے نکاح کرا دیا تھا اس سے انس کے بھی دو بچے معبد اور ام حرام ہیں۔

یحییٰ بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ:

آپ محمد بن سیرین کے اخیافی بھائی ہیں اور دونوں بھائیوں کی والدہ کا نام صفیہ ہے۔ ابن سعد: باخبار بکار بن محمد: مجھے خبر ملی ہے کہ سیرین نے اپنے بیٹوں کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تھا پھر جب وہ واپس آئے تو یحییٰ سب میں زیادہ حافظ تھا سیرین نے یحییٰ کے حفظ کی وجہ سے ان کی کنیت ابو ہریرہ رکھ دی۔ آپ ثقہ ہیں اور قلیل الحدیث ہیں آپ جرجرایا میں محمد بن سیرین سے پہلے فوت ہوئے وہیں آپ کی قبر ہے۔

ابن سعد: باخبار حفص بن غیاث بتحدیث عاصم احول از حفصہ بنت سیرین: مجھ سے انس نے فرمایا: یحییٰ کس بیماری میں فوت ہوئے؟ میں نے کہا: طاعون میں' فرمایا دیکھو! طاعون ہر مسلمان کے حق میں شہادت ہے۔

ابو حمزہ' انس بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ:

انس بن مالک کے نام اور کنیت پر آپ کا نام اور کنیت ہے لیکن حماد کی بعض حدیث میں آپ کی کنیت ابو موسیٰ بتائی گئی ہے آپ ثقہ اور قلیل الحدیث ہیں۔

ابن سعد: باخبار سعید بن عامر از اسماء بن عبید از انس بن سیرین: جب میں پیدا ہوا تو میرے والد مجھے انس کے پاس لے گئے آپ نے اپنے نام پر اور اپنی کنیت پر میرا نام اور میری کنیت رکھی۔

ابن سعد: باخبار خالد بن خداش بتحدیث حماد بن زید از انس بن سیرین: شہادت عثمان کے دو سال قبل پیدا ہوا۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث ابو العوام بتحدیث قتادہ: ابن زبیر نے انس بن مالک کو بصرہ کا حاکم بنا دیا تھا اور انس نے اپنے مولیٰ انس بن سیرین کو ابلہ کا حاکم بنا دیا تھا' کہتے ہیں پھر انس بن سیرین نے کہا: کیا آپ مجھے عشر کا محصل بناتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کیا تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خط سے راضی نہیں آپ نے وہ خط نکالا تو اس میں یہ لکھا تھا کہ مسلمان تاجروں سے ہر چالیس پر ایک درہم لیا جائے اور ذمیوں سے ہر بیس پر ایک درہم اور حربیوں سے ہر دس پر ایک درہم۔ انس محمد بن سیرین کے بعد فوت ہوئے۔

ابونضرہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے اور آپ عوقہ سے ہیں جو عبد القیس کا ایک ذیلی خاندان ہے آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں اور کثیر الحدیث ہیں' ہر راوی ایسا نہیں ہوتا کہ اس سے حجت لی جائے۔

یحییٰ بن سعید قطان از شعبہ: میرے پاس سلیمان تیمی اور ابن عون میری والدہ کی بیمار پرسی کے لیے آتے ہیں' سلیمان کہتے ہیں: ہم سے ابونضرہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عون کہتے ہیں میں نے ابونضرہ کو دیکھا فرماتے ہیں: سلیمان کہتے ہیں: لیکن میں نے ان کو نہیں دیکھا۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بقول ابوحرملہ خالد بن حرملہ ابونضرہ کے چچا زاد بھائی بحدیث مؤثرہ بنت اربک: ابونضرہ اپنی بیوی زینب کے ساتھ جہاد کے لیے خراسان گئے۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث صالح بن راشد: میں نے ابونضرہ کی داڑھی زرد دیکھی۔ ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث ابوالاشہب: میں نے دیکھا ابونضرہ کبھی کبھی داڑھی زرد کر لیا کرتے تھے۔ ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث صالح بن راشد: میں نے ابونضرہ پر سیاہ پگڑی دیکھی۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم و مسلم بن ابراہیم بتحدیث مہدی بن میمون: جب ابونضرہ فوت ہوئے تو میں موجود تھا حسن نے ان کے جنازے کی نماز پڑھائی تھی۔ پھر ظہر کا وقت ہو گیا آپ نے اسی حالت میں جبان میں ظہر کی نماز بھی پڑھائی آپ کے آگے سترہ نہ تھا اور آپ کے دائیں بائیں قبریں تھیں' ابونضرہ عمر بن ہبیرہ کی ولایت کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

سعد بن ہشام بن عامر انصاری رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث حماد بن زید از علی بن زید: میں نے سنا زرارہ بن اوفی حسن اور نضرہ' سعد بن ہشام بن عامر کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ ہشام فرماتے ہیں: میں صدیقہ کے پاس گیا اور میں نے آپ سے اپنا تعارف کرایا' پوچھا: اچھا تم جنگ احد میں شہید ہونے والے صحابی کے فرزند ہو میں نے کہا جی ہاں۔ لوگ کہتے ہیں: ان شاء اللہ سعد ثقہ ہیں۔

علقمہ بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور قلیل الحدیث ہیں اور عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خلافت کے زمانے میں فوت ہوئے۔

بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ علقمہ کے بھائی نہیں ہیں آپ ثقہ' ثبت اور مستند ہیں اور حجت ہیں اور کثیر الحدیث ہیں' اور عالم ہیں آپ کے ایک اخیافی بھائی کا نام خطاب بن جبیر بن حیہ ثقفی تھا۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث معتمر: میرے والد فرمایا کرتے تھے: حسن بصرہ کے شیخ ہیں اور بصرہ کے جوانوں کے جوان ہیں۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث عبداللہ بن بکر بحدیث ہمشیرہ ام عبداللہ بنت بکر بسماع بکر: میں نے پکا ارادہ کرلیا ہے کہ جب کبھی میں لوگوں کو تقدیر پر گفتگو کرتا ہوا پاؤں گا تو اٹھ کر دو رکعت نماز ضرور پڑھوں گا (اس شکریہ میں کہ حق تعالیٰ نے مجھے اس سے محفوظ رکھا)۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث عبداللہ بن بکر بن عبداللہ مزنی بحدیث ابوعبداللہ میرے والد سے: آپ عرفات میں قیام فرماتے تھے کہ دل میں رقت پیدا ہوئی اور فرمایا اگر میں لوگوں میں عرفات میں قیام کیے ہوئے نہ ہوتا تو کہہ دیتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو بخش دیا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مرجی بن وادع بتحدیث غالب قطان از بکر مزنی: خود کو ایسے کلام سے بچاؤ کہ اگر وہ صحیح بھی ہو تو تم کو اس پر اجر نہ ملے اور اگر غلط ہو تو اس پر تمہاری پکڑ ہو' ایسا کلام اپنے بھائی پر تمہاری بدگمانی ہے یعنی بدگمانی سے بچو۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث عبداللہ بن ابوداؤد بسماع بکر بن عبداللہ حزنی: جب تمہارے ساتھ کوئی شخص ہو اور اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو تم اس کے لیے نہ بیٹھو جب تک وہ اپنا تسمہ درست نہ کر لے کیونکہ تم اس کے ساتھی نہیں اور اگر وہ پیشاب کرنے کے لیے بیٹھ جائے تو تم اس کے لیے نہ بیٹھو جب تک وہ فارغ نہ ہو جائے کیونکہ تم اس کے ساتھی نہیں' حسن بکر کو مکیس (ہوشیار بنائے ہوئے) کے لقب سے پکارا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل باخبار ابو ہلال از غالب از بکر (جب آپ کو عہدۂ قضاء کی طرف لے جایا جانے لگا) میں آپ کو اپنے بارے میں بتاتا ہوں آپ غور فرمائیں' اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی حق دار عبادت نہیں مجھے قضاء کا علم نہیں اگر میں اس میں سچا ہوں تو آپ کو لائق نہیں کہ مجھے یہ عہدہ دیں اور اگر جھوٹا ہوں تو جھوٹے کو قاضی بنانا لائق نہیں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث معتمر بتحدیث حمید طویل از بکر: مجھے امید ہے کہ میں مالداروں جیسی زندگی گزاروں گا اور مجھے فقراء جیسی موت آئے گی آپ اسی طرح تھے اپنا کمبل اوڑھ کر فقراء کے پاس آجاتے تھے اور ان سے باتیں کرتے رہتے تھے اور فقراء اس سے بڑے خوش تھے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث معتمر: میں نے اپنے والد سے سنا فرماتے تھے کہ بکر بن عبداللہ کے لباس کی قیمت

چار چار ہزار کی ہوتی تھی آپ کی والدہ مال دار تھیں اور ان کا شوہر بھی مال دار تھا اور ان کی کسی بات کو ٹالتا نہ تھا۔

* ابن سعد: باخبار عبداللہ بن جعفر بتحدیث عبید اللہ بن عمرو از کلثوم بن جوشن: بکر نے چار سو میں ایک چادر خریدی درزی نے اسے کاٹنا چاہا اور اس پر مٹی چھڑکنے کے لیے اٹھا بکر نے فرمایا ذرا ٹھہر جا پھر آپ نے کافور منگوا کر اسے پیسا اور اس پر چھڑک دیا۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث عتبہ بن عبداللہ عنبری: میں نے بکر سے سنا آپ دعا میں فرما رہے تھے یا اللہ ایک وہ وقت بھی تھا کہ میرے پاس کچھ نہ تھا میں اپنی خواہش پوری کرنے پر قادر نہ تھا اور نہ اپنی جان سے کوئی ناگوار امر ہٹانے پر قادر تھا میں اپنے غیر کے ہاتھ میں تھا اور اس وقت مجھ سے زیادہ فقیر کوئی نہ تھا' پھر فرماتے ہیں' اے آدم کے بیٹے ایسی امید باندھ جو تجھے اللہ کے فکر سے نڈر نہ بنائے اور ایسا ڈر پیش نظر رکھ جو تجھے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ بنائے۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث ابوالاشہب بسماع بکر (دعا میں) یا اللہ ہمیں اپنے فضل سے ایسا رزق عطا فرما جس سے تیرے شکر میں اضافہ ہو اور تیری طرف احتیاج وفقر میں بھی اضافہ ہو اور تیری بدولت تیرے ماسوا سے بے نیازی اور پاکدامنی حاصل ہو۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث ابوہلال: جمعہ کے دن لوگ بیمار پرسی کے لیے بکر کے پاس آتے اور آپ کے پاس آ کر بیٹھتے' بکر فرماتے بیمار کی بیمار پرسی کی جاتی ہے اور تندرست کی زیارت کی جاتی ہے۔

ابن سعد: باخبار ابوالولید' ہشام طیالسی بتحدیث ابوعمرو زیاد بن ابی مسلم: میں نے بکر کو سیاہ خضاب کیے ہوئے دیکھا۔

ابن سعد: باخبار مؤمل بن اسماعیل: بکر ۱۰۶ھ میں فوت ہوئے فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص سے سنا ۱۰۸ھ میں فوت ہوئے اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ اچھا ہے۔

ابن سعد: باخبار علی بن محمد از مبارک بن فضالہ: حسن بصری بکر کے جنازے میں موجود تھے اور ایک گدھے پر سوار تھے آپ نے بھیڑ دیکھ کر فرمایا لوگ گناہ اجر سے زیادہ کما رہے ہیں' لوگ دیکھتے تھے پھر اگر جنازے کے لیے جانے پر قادر ہوتے تو اپنے بھائیوں کو پیچھے چھوڑ جاتے تھے۔

ابو عبداللہ جسری رحمۃ اللہ علیہ:

یہ عنزہ کا ایک قبیلہ ہے آپ مشہور و معروف اور قلیل الحدیث ہیں اور معقل بن یسار سے راوی ہیں۔

سنان بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن محبق ہذلی' آپ معروف وقلیل الحدیث ہیں آپ حجاج کی ولایت کے آخری زمانہ میں فوت ہوئے۔

موسیٰ بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن محبق ہذلی' آپ قلیل الحدیث اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں اور آپ سے قتادہ راوی ہیں۔

عبداللہ بن رباح انصاری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور صاحب احادیث ہیں۔ ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث اسود بن شیبان سدوسی: ہمارے پاس

عبداللہ بن رباح انصاری بصرہ میں آئے اور انصار آپ کو علم دین پڑھاتے تھے۔

ابو النضر‘ عبداللہ بن صامت رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ابوذر غفاری کے بھتیجے ہیں اور صاحب احادیث و ثقہ ہیں۔

ابوسعید رقاشی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام قیس ہے آپ ابوساسان حصین بن منذر رقاشی کے آزاد کردہ غلام ہیں اور قلیل الحدیث ہیں اور ابن عباس سے راوی ہیں۔

حکم بن اعرج رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں اور صاحب احادیث ہیں۔

ابوالعریان انیس رحمۃ اللہ علیہ:

آپ گھاٹی میں محمد بن حنفیہ کے ساتھ تھے۔

ابولبید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام لمازہ بن زبار ازدی ہے پھر آپ جہضمی آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیثیں سنیں آپ ثقہ اور صاحب احادیث ہیں۔

ابوالمعتمر مورق بن مشمرج عجلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور عابد تھے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث جعفر بن سلیمان بتحدیث معلیٰ بن زیاد از مورق عجلی: ایک مسئلہ ہے جس کی مجھے دس سال سے طلب ہے لیکن ہنوز اس پر قادر نہ ہو سکا اور میں کبھی اس کی طلب چھوڑنے والا بھی نہیں‘ کہا گیا: ابوالمعتمر! وہ کیا ہے؟ فرمایا بے کار باتوں سے خاموشی اختیار کرنا۔

ابن سعد: باخبار یحییٰ بن خلیف بن عقبہ بتحدیث ہشام بن حسان از مورق: میں نے دس سال میں خاموشی سیکھی ہے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید بتحدیث یزید شنی اعرج بسماع مورق: مجھے غصہ نہیں آتا پورا سال گزر جاتا ہے اور مجھے غصہ نہیں آتا‘ ایسی نوبت نہیں آئی کہ میں غصہ میں کچھ کہہ بیٹھوں اور غصہ اتر جانے کے بعد مجھے اس پر پچھتانا پڑ جائے۔

ابن سعد: بتحدیث یحییٰ بن خلیف بتحدیث ہشام بن حسان از مورق: میں کبھی غصہ میں نہیں بھرتا میں اللہ سے بیس سال سے بلکہ بیس سے اوپر بھی کئی سالوں سے ایک دعا مانگ رہا ہوں مگر وہ ابھی تک اللہ نے قبول نہیں فرمائی لیکن دعا سے میں اکتایا نہیں۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ہشام بن حسان از حفصہ بنت سیرین مورق ہمارے پاس آتے

جاتے رہتے تھے ہم پوچھتے تھے: آپ کے گھر والوں کا کیا حال ہے فرماتے اللہ کی قسم وہ بہت ہیں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث جعفر بن سلیمان بتحدیث ہشام از حفصہ بنت سیرین مورق ہمارے پاس آتے رہتے تھے آپ نے ایک دن آ کر ہمیں سلام کیا ہم نے آپ کے سلام کا جواب دیا پھر ہم پوچھ پاچھ کرنے لگے میں بولی: آپ کے بیوی بچوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا وہ بہت ہیں میں بولی اپنے رب کا شکر ادا کیجئے فرمایا اللہ کی قسم مجھے تو ڈر لگ رہا ہے کہیں وہ مجھ پر ہلاکت نہ ڈال لیں۔

ابن سعد: باخبار عفان بتحدیث جعفر بن سلیمان بتحدیث سعید جریری: مورق قبیلہ کی مجلس سے گزرے اور سلام کیا لوگوں نے سلام کا جواب دیا ان میں سے ایک شخص نے کہا کیا آپ ہر طرح خیریت سے ہیں؟ فرمایا کاش میرے حال کا دسواں حصہ خیریت سے ہوتا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث ابوزید ثابت بن یزید از عاصم از مورق: ان کی باتیں تعریض ہی ہوتی تھیں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم و عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید بتحدیث یزید اعرج شنی: ایک شخص نے مورق سے کہا: ابوالمعتمر! مجھے ایک شکایت ہے میں نماز نہیں پڑھ سکتا اور نہ روزہ رکھ سکتا ہوں: فرمایا وہ حالت بدترین ہے جو تم اپنے نفس کی بات سنو! اگر تم خیر سے کمزور ہو تو شر سے بھی کمزور رہو کیونکہ مجھے سو کر سرور حاصل ہوتا ہے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث ہمام بن یحییٰ بتحدیث قتادہ بقول مورق: میں نے دنیا میں مومن کے لیے یہی ایک مثال پائی ہے کہ مومن اس شخص کی طرح ہے جو سمندر میں ایک لکڑی پر ہو اور وہ اپنی نجات کے لیے ہمہ وقت رب کو پکار رہا ہو۔

ابن سعد: باخبار کثیر بن ہشام بتحدیث حماد بن سلمہ از ابوالتیاح: از مورق: اللہ کی طاعت میں رکا ہوا شخص جب طاعت کی وجہ سے لوگوں سے ایک گوشہ میں رہتا ہے اس شخص کی طرح ہے جو بھاگنے کے بعد حملہ کرتا ہے۔

ابن سعد: باخبار یحییٰ بن خلیف بتحدیث ہشام بن حسان بقول مورق: اگر میں اپنے گھر کے کسی ممبر کے لیے موت کو بہتر پاتا ہوں تو اس کے لیے موت کی تمنا کرتا ہوں۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از جمیل بن مرہ از مورق: دنیا میں میرا کوئی ایسا آدمی نہیں جس کی موت میں اجر ہو مگر اس کی موت ہی چاہتا ہوں۔ حماد: آپ کی والدہ زندہ تھیں۔

ابن سعد: باخبار عفان بتحدیث معتمر بتحدیث پدر من: مورق اپنی والدہ کی جوئیں دیکھا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار سعید بن عامر از ابومحمد موسیٰ: بسا اوقات مورق اپنے بھائیوں کے پاس آتے اور انہیں درہم دے کر فرماتے ذرا انہیں اپنے پاس رکھ لو میں ابھی آتا ہوں پھر جب چلے جاتے تو فرماتے میں نے وہ درہم تمہیں کو دے دیئے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از جمیل بن مرہ: مورق ہمارے پاس ہمارے گھر بصرہ میں تھیلی لاتے اور فرماتے ذرا اسے رکھ لو اگر تمہیں ضرورت لاحق ہو تو انہیں خرچ کر سکتے ہو اور وہ آپ کے ہاتھ میں ان درہموں کا آخری زمانہ ہوتا تھا (پھر وہ انہیں لیا نہیں کرتے تھے)۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث جعفر بن سلیمان بتحدیث ہمارے بعض اصحاب: مورق تاجر تھے جو فائدہ ہوتا تھا وہ سب ایک ہفتہ کے اندر اندر خرچ کر ڈالتے تھے اگر آپ اپنے کسی بھائی سے ملتے تو اسے تین سو چار سو یا پانچ سو دے کر فرماتے یہ میری امانت اپنے پاس رکھ لو حتیٰ کہ تم کو ان کی ضرورت پڑ جائے پھر اس کے بعد ملاقات کر کے فرماتے تم ہی انہیں لے لو وہ کہتا مجھے ضرورت نہیں تو فرماتے سنو! اب ہم انہیں کبھی لینے والے نہیں تمہیں لے لو۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم کلابی بتحدیث قریش بن حیان بحدیث میمونہ بنت مذعور: ہمارے پاس مورق تشریف لائے ہمارے غلام نے ان کے لیے ایک چھوٹی سی پتیلی میں انڈے پکائے مورق نے پوچھا: یہ ہانڈی کیا ہے؟ غلام نے کہا: یہ ہمارے پاس گروی ہے فرمایا کیا تو ان انڈوں سے مجھے فائدہ پہنچا سکتا ہے؟ فرماتی ہیں: آپ نے گروی شدہ چیز کا استعمال مکروہ سمجھا۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث مہدی بن میمون بتحدیث غیلان بن جریر از مورق عجلی: آپ بیع مرابحہ کو (یعنی دس کے گیارہ اور دس کے بارہ کو) مکروہ سمجھتے تھے۔

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث حماد بن زید از غیلان بن جریر: حجاج نے مورق کو قید کر دیا پھر مطرف مجھ سے ملے اور بولے: تم نے اپنے ساتھی کے بارے میں کیا کہا؟ میں نے کہا وہ محبوس ہیں فرمایا: آؤ ان کے لیے دعا مانگیں پھر مطرف نے دعا مانگی اور ہم نے آمین کہی پھر زوال کے بعد حجاج نکلا اور بیٹھ گیا اور لوگوں کو اجازت دے دی لوگ اس کے پاس چلے گئے مورق کے والد بھی چلے گئے حجاج نے پہرہ دار کو بلا کر کہا اس شیخ کو جیل سے لے جاؤ اور اس کا بیٹا اسے دے دو کہتے ہیں' عراق پر عمر بن ہبیرہ کی ولایت کے زمانہ میں مورق فوت ہوئے۔

ابو مجلز رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام لاحق بن حمید سدوسی ہے آپ ثقہ اور صاحب احادیث ہیں' آپ حسن بصری کی وفات سے قبل عہد عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ میں فوت ہوئے۔

عبدالملک بن یعلی لیثی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حسن سے پہلے بصرہ کے قاضی تھے اور عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خلافت کے زمانہ میں جاں بحق ہوئے۔

غزوان بن غزوان رقاشی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نیک' صالح' عابد اور فاضل تھے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ از ثابت از انس: آپ ہنستے نہ تھے' حضرت ابو موسیٰ نے آپ سے پوچھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ہنستے نہیں' فرمایا: آہ آہ' مجھے ہنسی سے کیا سروکار؟

ابن سعد: باخبار ربعی بن ابراہیم از سلام بن ابی مطیع از یونس بن عبید: غزوان قرآن دیکھ کر کثرت سے تلاوت کیا کرتے تھے۔ آپ کی والدہ بوڑھی اور جاہل تھیں ایک دن آپ سے کہنے لگیں' غزوان! ہمارا ایک اونٹ جاہلیت میں کھو گیا تھا تجھے اس زمانے میں وہ اونٹ نہیں ملا؟ آپ نے ان کی بات کا برا نہیں مانا اور نہ انہیں ڈانٹا اور فرمایا امی جان اللہ کی قسم میں قرآن میں اچھے اچھے

وعدے پاتا ہوں۔

ابن سعد: باخبار یحییٰ بن راشد بتحدیث عثمان بن عبدالحمید رقاشی بسماع مشائخ: غزوان چالیس سال سے نہیں ہنسے‘ غزوان جہاد پر چلے جاتے تھے جب ان کے ساتھی واپس آتے تو آپ کی والدہ ان سے ملتیں اور پوچھتیں کیا تمہیں غزوان کی خبر نہیں؟ وہ جواب دیتے اماں اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے وہ تو قوم کے سردار ہیں۔

علاء بن زیاد بن مطر بن شریح عدوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اولادِ عدی بن عبد مناۃ بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر سے ہیں اور صاحبِ احادیث وثقہ ہیں۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از اسحٰق بن سوید از علاء: میرے والد زیاد بن مطر نے وصیت فرمائی: اگر میرے ساتھ حادثہ پیش آ جائے تو علمائے بصرہ کے حکم پر عمل کرو پھر ہم نے علماء سے پوچھا تو سب نے (وصیت کے سلسلہ میں) بالاتفاق پانچویں حصہ کا حکم دیا۔

ابن سعد: باخبار فضل بن دکین بتحدیث ابوخلدہ: میں نے علاء کی داڑھی زرد دیکھی۔ آپ عراق پر حجاج کی حکومت کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

حنظلہ بن سوادہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی داڑھی زرد دیکھی۔

ابوکبیر رفیع رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔

عمر بن جاوان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا تعلق اولادِ سعد بن زید مناۃ بن تمیم سے ہے۔ ابوعوانہ اپنی حدیث میں کہا کرتے تھے: عمر بن جادان۔

ابونعامہ حنفی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام قیس بن عبایہ ہے آپ سے جریری اور کہمس راوی ہیں۔

ابونعامہ سعدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عبدربہ ہے آپ سے ایوب‘ حماد بن سلمہ اور شعبہ راوی ہیں۔

ابونعامۃ سعدی رحمۃ اللہ علیہ:

یعنی سعد بن زید مناۃ بن تمیم‘ آپ کا نام عوف بن قیس بن حصین بن یزید ہے آپ عتی بن ضمرہ بن یزید کے چچا زاد بھائی ہیں۔

ابومصعب مازنی رحمۃ اللہ علیہ:

آپکا نام ہلال بن یزید ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

ابوحبرہ ضبعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام شیخہ بن عبداللہ ہے آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں اور قلیل الحدیث ہیں۔

ابوالملیح ہذلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عامر بن اسامہ بن عمیر ہے' آپ ثقہ اور صاحب احادیث ہیں آپ سے ایوب وغیرہ راوی ہیں ۱۱۲ھ میں فوت ہوئے۔ ابن سعد: بخبر شخصے از اولاد ابوالملیح: ابوالملیح حسن سے تقریباً ایک سال قبل فوت ہوئے آپ کے جنازے میں حسن شریک تھے۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث وہیب بتحدیث ابن عون از ابوالملیح: آپ ابلہ پر عامل تھے اور جمعہ بصرہ میں آ کر پڑھا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار یزید بن ہارون باخبار عقبہ بن ابی الصہباء بتحدیث ابوالعالیہ قیسی: ابوالملیح نے وصیت کی کہ مرنے کے بعد میری مونچھیں اور ناخن کاٹ دینا۔

یزید بن ہرمز فارسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ دوسیوں کے آزاد کردہ غلام ہیں' آپ جنگ حرہ میں غلاموں کے امیر تھے آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

عمیر بن اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ:

آپ مدنی تھے پھر بصرہ میں جا بسے لہٰذا آپ سے بصری' جیسے ابن عون وغیرہ روایت کرتے ہیں اور مدنی آپ سے کچھ بھی روایت نہیں کرتے۔ عمیر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ سے راوی ہیں۔

ابن سعد: باخبار روح بن عبادہ بتحدیث ابن عون از عمیر: میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان سے جو مجھ سے پہل کر گئے بہت زیادہ پایا ہے میں نے انہیں انتہائی آسان عادتوں کا اور عدم تشدد کا مالک پایا۔

ابویزید مدنی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ مدنی تھے پھر بصرہ میں جا بسے لہٰذا آپ سے عوف بصری وغیرہ روایت کرتے ہیں اور آپ ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ سے راوی ہیں۔

ابوایاس' معاویہ بن قرہ بن ایاس رحمۃ اللہ علیہ:

ابن ہلال بن رئاب بن عبید بن سواءہ بن ساریہ بن ذبیان بن ثعلبہ بن سلیم بن اوس بن مزینہ۔ آپ ثقہ اور صاحب احادیث ہیں۔

ابن سعد: باخبار قبیصہ بن عقبہ بتحدیث سفیان از خالد حذاء: معاویہ سے پوچھا گیا کہ آپ کے حق میں آپ کا بیٹا کیسا ہے؟ فرمایا کیا ہی اچھا بیٹا ہے میرے لیے دنیا کے کاموں سے کافی ہو گیا اور مجھے آخرت سے فارغ البال کر دیا۔

عبداللہ بن بریدہ بن حصیب اسلمی رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعد: باخبار یعقوب بن ابراہیم بن کثیر عبدی بتحدیث ابوتمیلہ یحییٰ بن واضح از ربیع بن ہلال طائی از عبداللہ بن بریدہ:

میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چوتھے سال کے آغاز میں پیدا ہوا' آپ اور آپ کا بھائی سلیمان دونوں جڑواں پیدا ہوئے تھے پھر ایک غلام دوڑا ہوا میرے والد کے پاس گیا آپ دربار عمری میں تھے اس نے کہا آپ کے بیٹا (عبداللہ) پیدا ہوا ہے فرمایا جا تو آزاد ہے پھر دوسرے غلام نے آکر بشارت سنائی کہ آپ کے بیٹا پیدا ہوا ہے فرمایا تجھ سے پہلے فلاں غلام سبقت کر گیا' غلام بولا یہ دوسرا بیٹا (سلیمان) ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور اسے بھی یعنی اسے بھی آزاد کر دیجئے۔

ابن سعد: باخبار یعلی بن عبید بتحدیث صالح بن حیان: ابن بریدہ کی کنیت ابوسہل تھی' آپ اپنے والد بریدہ سے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں۔

سلیمان بن بریدہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن حصیب اسلمی' آپ اپنے والد سے راوی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ دونوں بھائیوں میں سلیمان انتہائی صحیح و ثقہ ہیں۔

یوسف بن مہران رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔

ابن سعد: باخبار عفان بتحدیث حماد بن زید از علی بن زید: (یوسف بن مہران کا تذکرہ آنے کے بعد) آپ کا حافظہ عمرو بن دینار کے حافظہ سے ٹکر کھاتا تھا۔

ابوالجلد جونی رحمۃ اللہ علیہ:

ازد کا ایک قبیلہ ہے آپ کا نام جیلان بن فروہ ہے اور ثقہ ہیں۔ ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث ابان بتحدیث ابوعمران: ابوالجلد کتابیں پڑھا کرتے تھے۔

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث حماد بن زید از میمونہ بنت ابی الجلد: میرے والد ہر ہفتہ ایک قرآن ختم کیا کرتے تھے اور تورات دیکھ کر چھ دن میں ختم کیا کرتے تھے پھر تورات کے ختم والے دن لوگ جمع ہو جایا کرتے تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے: کہا جاتا تھا کہ ختم تورات کے وقت رحمت اُترتی ہے۔

ابوحسان اعرج رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام مسلم ہے اور ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

ابوالسلیل قیسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام ضریب بن نقیر ہے آپ اولاد قیس بن ثعلبہ سے ہیں اور ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

بشیر بن کعب عدوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بھی ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

بشیر بن نہیک سدوسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور بشیر بن خصاصیہ سے راوی ہیں۔

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث یحییٰ بن سعید قطان بتحدیث عمران بن حدیر بتحدیث ابومجلز از بشیر بن نہیک: میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی کتاب لے کر آیا جو میں نے لکھی تھی اور وہ میں نے آپ کو پڑھ کر سنائی اور پوچھا کیا میں نے کتاب آپ سے سنی؟ فرمایا: ہاں۔

خالد بن سمیر رحمۃ اللہ علیہ' ابوالجوزاء ربعی رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعد: باخبار عفان بن مسلم از سعید بن زید از عمرو بن مالک نکری: ابوالجوزاء کا نام اوس بن خالد ربعی ہے۔ ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث مستمر بن ریان: میں نے ابوالجوزاء کی داڑھی زرد دیکھی۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث یحییٰ بن عمرو بن مالک نکری بسماع عمرو بن مالک: ابوالجوزاء نے کبھی کسی چیز پر لعنت نہیں کی اور آپ نے کبھی لعنت کی جانے والی چیز نہیں کھائی۔ آپ خادم کو ماہانہ ایک دو درہم دے دیا کرتے تھے تا کہ تنور کی گرمی پہنچنے پر کھانے کو برا نہ کہے۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث یحییٰ بن عمرو بسماع عمرو: ابوالجوزاء انتہائی محتاط تھے حتیٰ کہ آپ کے نماز کے کپڑے علیحدہ رہتے تھے اور کام کے کپڑے علیحدہ' پھر میں نے اس کے بعد آپ پر دو مروی کپڑے دیکھے' میں نے پوچھا' ابوالجوزاء: یہ کیا؟ میں کسی شے کو دیکھنے لگا پھر یہ اس سے آسان ہے جس کی طرف میں جاتا ہوں۔

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث یحییٰ بن عمرو بسماع عمرو بسماع ابوالجوزاء: میرے گھر کو بندروں اور سوروں سے بھر جانا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میرے پڑوس میں کوئی خواہش پرست ہو۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از عمرو از ابوالجوزاء (خواہش پرستوں کا ذکر کر کے) اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میرے گھر کا بندروں اور سوروں سے پڑوسیوں کے طور پر بھر جانا اس سے اچھا ہے کہ میرے پڑوس میں کوئی خواہش پرست ہو۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از عمرو از ابوالجوزاء: میں نے کبھی کسی چیز پر لعنت نہیں کی اور نہ ملعون شے کھائی اور نہ کسی سے جھگڑا کیا۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث سعید بن زید بتحدیث عمرو بن مالک: ابوالجوزاء نے کبھی کسی شے پر لعنت نہیں کی اور نہ کبھی ملعون شے کھائی اور نہ کبھی کسی شخص کی تکذیب کی اور نہ کبھی چبوتروں پر بیٹھے۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از عمرو بن مالک از ابوالجوزاء: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آپ کے گھر میں بارہ سال رہا قرآن میں کوئی ایسی آیت نہیں جس کے بارے میں میں نے آپ سے پوچھا نہ ہو۔ کہتے ہیں ابوالجوزاء' عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث کے ساتھ نکلے اور ایام جماجم میں ۸۳ھ میں شہید ہو گئے۔

عبداللہ بن غالب رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعد: باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث قاسم بن فضل: میں نے عبداللہ کو دیکھا کہ ابن اشعث کے پاس آئے ابن اشعث زاویہ میں اپنے لوہے کے منبر پر تھے اور آپ کے ساتھ چالیس آدمی اور تھے جو حنوط میں بسے ہوئے کفن پہنے ہوئے تھے اور ہر شخص

کے پاس تلوار اور ڈھال تھی پھر عبداللہ بن اشعث کی طرف بڑھے اور فرمایا ہاتھ پھیلایئے تا کہ ہم بیعت کر لیں ہم کس چیز پر بیعت کریں؟ فرمایا کتاب وسنت پر آخر آپ نے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دیا اور ڈھال پھینک کر فرمایا اللہ کی قسم آج میں اپنے اور شامیوں کے درمیان ڈھال نہیں رکھوں گا پھر لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

ابونہار' عقبہ بن عبدالغافر رحمۃ اللہ علیہ ازدی پھر عوذی:

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم کلابی بتحدیث سلیمان بن مغیرہ بتحدیث ثابت: مجھے کوئی شخص عقبہ الغافر سے زیادہ پیارا نہیں اور میری آرزو ہے کہ میں انہیں کی کھال میں اللہ سے ملاقات کروں لیکن فتنہ کے زمانہ میں ہم ان کے پاس آئے تو فرمایا میں تم کو نہیں پہچانتا۔

ابن سعد: باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث حماد بن زید بتحدیث معلّٰی بن زید فردوسی بتحدیث مرہ بن دباب: میں عقبہ کے پاس سے گزرا آپ خندق میں مجروح پڑے تھے' جب لوگ شکست کھا گئے تھے آپ نے مجھے ابوالمعدل' ابوالمعدل کہہ کر آواز دی جب میں آپ کی طرف متوجہ ہوا تو فرمایا: دنیا اور آخرت دونوں ختم ہوئیں یہ یوم ابن اشعث کا واقعہ ہے۔ لیکن غیر سلیمان کا قول ہے کہ آپ ابن اشعث کے ایام میں ۸۳ھ میں قتل کیے گئے۔

ابوالمتوکل ناجی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام علی بن داؤد ہے۔

ابوالصدیق ناجی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام بکر بن عمرو ہے۔ مشائخ آپ کی حدیثوں پر جرح کرتے ہیں اور انہیں منکر بتاتے ہیں۔

ابوہنیدہ عدوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام براء بن نوفل ہے آپ معروف وقلیل الحدیث ہیں۔

ابوایوب رحمۃ اللہ علیہ ازدی پھر مراغی:

آپ کا نام یحییٰ بن مالک ہے آپ ثقہ اور مستند ہیں اور آپ سے قتادہ راوی ہیں۔

ابوالحرب رحمۃ اللہ علیہ بن ابواسود دؤلی:

آپ معروف وصاحب احادیث ہیں۔

ابوالورد بن ثمامہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن حزن قشیری: آپ معروف وقلیل الحدیث ہیں۔

ابوصالح بصری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام میزان ہے اور آپ قلیل الحدیث ہیں آپ سے سلیمان تیمی' خالد حذاء اور ابوخلاہ راوی ہیں۔

ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ:

جن سے یحییٰ بن ابی کثیر راوی ہیں آپ کا نام قیلویہ ہے۔

واقع بن سحبان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سے قتادہ راوی ہیں اور آپ قلیل الحدیث ہیں۔

ابوالعلاء حیان بن عمیر قیسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قلیل الحدیث ہیں۔

ابوالزنباع رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام صدقہ بن صالح ہے۔

کنانہ بن نعیم عدوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ معروف ہیں اور ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

طلق بن حبیب عنزی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بصری ہیں مگر مکہ کی طرف منتقل ہو گئے تھے آپ مرجیہ ہیں اور ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔ آپ حضرت ابن عباس اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب از یوسف بن حارث: میں نے اس حال میں طلق بن حبیب کو دیکھا کہ حمید بن عبدالرحمٰن حمیری ان سے فرما رہے تھے: طلق! میں دیکھتا ہوں کہ تم کڑ بڑے ہو گئے؟ بولے: جی ہاں' اللہ مجھے اس میں برکت عطا فرمائے۔

ابن سعد: باخبار محمد بن ربیعہ کلابی از عبداللہ بن حبیب بن ابی ثابت: طلق اپنی والدہ کی جوئیں دیکھا کرتے تھے۔ ابن سعد: باخبار اسماعیل بن ابراہیم اسدی از ایوب بقول سعید بن جبیر: طلق کے پاس مت بیٹھ۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید بتحدیث ایوب: مجھے سعید بن جبیر نے طلق کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا' بولے: کیا میں تجھے ان کے پاس بیٹھا ہوا نہیں دیکھ رہا اس کے پاس مت بیٹھ آپ کو مرجیہ بتایا جاتا تھا۔

عبدالرحمٰن بن جوشن غطفانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عیینہ بن عبدالرحمٰن کے والد ہیں۔

ابن سعد: باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بتحدیث عیینہ بن عبدالرحمٰن بن جوشن از عبدالرحمٰن: میں نے اس مسجد (مسجد بصرہ) میں ۱۸ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پائے۔

طلحہ بن عبیداللہ بن کریز خزاعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قلیل الحدیث ہیں۔

تیسرا طبقہ

ابوالخطاب قتادہ بن دعامہ سدوسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حدیث میں ثقہ' مستند اور حجت ہیں۔ آپ تقدیر کے سلسلہ میں بھی کچھ کہا کرتے تھے۔ باخبار عمرو بن عاصم کلابی بتحدیث ابوہلال بسماع قتادہ: کمسنی میں حفظ پتھر کی لکیر کی طرح ہوتا ہے بقول عبدالصمد بن عبدالوارث بتحدیث ابوہلال: میں نے قتادہ سے ایک مسئلہ پوچھا: فرمایا: مجھے معلوم نہیں میں نے کہا ذاتی رائے سے جواب دیجئے' فرمایا: میں نے چالیس سال سے اپنی ذاتی رائے سے کوئی مسئلہ نہیں بتایا۔ میں نے پوچھا: اس وقت آپ کی کتنی عمر تھی' فرمایا: پچاس سال۔

بقول ابوداؤد طیالسی از شعبہ: مجھے قتادہ کی سنی ہوئی اور غیر سنی ہوئی حدیثوں میں فرق معلوم ہے آپ سنی ہوئی حدیثوں کو حدثنا فلان سے بیان کرتے ہیں اور غیر سنی ہوئی حدیثوں کو قال فلان سے بیان کرتے ہیں۔

بقول عبدالرزاق از معمر بقول قتادہ: میں نے حسن کی صحبت سے بارہ سال تک فیض اٹھایا ہے اور تین سال تک صبح کی نماز برابر آپ کے پیچھے پڑھی ہے فرماتے ہیں لہٰذا مجھ جیسوں نے ان جیسوں سے علم حاصل کیا ہے۔

بقول معمر بقول قتادہ: جب تم مجلس میں ایک حدیث دہراؤ گے تو تم اس کا نور بجھا دو گے' میں نے مجلس میں جس سے حدیث سنی اس پر کبھی دہرائی نہیں۔

بقول معمر: قتادہ از سعید بن ابی عروبہ: ابوالنضر! ذرا قرآن تو لے لو پھر آپ نے انہیں سورۂ بقرہ پڑھ کر سنائی اور پوری سورت میں ایک حرف کی بھی غلطی نہیں کی ختم کر کے پوچھا: کیا میں نے ٹھیک ٹھیک پڑھی؟ بولے: جی ہاں' فرمایا: یہ سورت بلاصحیفہ کے جابر بن عبداللہ کو مجھ سے زیادہ یاد ہے فرماتے ہیں آپ پر سورۂ بقرہ پڑھی گئی تھی۔ معمر: زہری سے پوچھا گیا: آپ کے نزدیک قتادہ بڑے عالم ہیں یا مکحول؟ فرمایا مکحول نہیں بلکہ قتادہ بڑے عالم ہیں مکحول کے پاس تو تھوڑا سا علم ہے۔ معمر: ہم نوجوان قتادہ کی صحبت میں بیٹھا کرتے تھے اور سندیں پوچھا کرتے تھے تو آپ کے پاس جو مشائخ موجود ہوتے تھے وہ کہہ دیا کرتے تھے کہ سندیں چھوڑو ابوالخطاب خود سند ہیں اس طرح وہ ہمارے دل توڑ دیا کرتے تھے۔

باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث ابوہلال: قتادہ سے پوچھا گیا: کیا ہم سنی ہوئی حدیثیں لکھ لیا کریں؟ فرمایا تم کو لکھنے سے کیا چیز مانع ہے خود حق تعالیٰ نے خبر دی ہے اور کتاب میں پڑھا ہے حالانکہ میرا رب راہ سے نہیں بھٹکتا اور نہ بھولتا ہے۔

ابن سعد: باخبار عمرو بن عاصم کلابی بتحدیث سلام بن مسکین بحدیث عمران بن عبداللہ: جب قتادہ سعید بن مسیّب کے پاس آئے تو آپ سے مدتوں تک پوچھتے رہے ایک دن سعید نے آپ سے پوچھا کیا تم کو مجھ سے ہر پوچھی ہوئی حدیث یاد ہے؟ بولے: جی ہاں' میں نے آپ سے فلاں فلاں مسئلہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے مجھے فلاں فلاں جواب دیا اور حسن نے یہ جواب دیا۔ حتیٰ

کہ قتادہ نے آپ کے سامنے بہت سی حدیثیں بیان کر دیں آخر کار سعید کو کہنا پڑا: میرا گمان نہ تھا کہ حق تعالیٰ نے تم جیسا بھی پیدا فرمایا ہے۔ سلام بن مسکین: میں نے یہ واقعہ سعید بن ابی عروبہ سے بیان کیا پھر آپ یہ واقعہ لوگوں سے بیان کرتے تھے۔ سلام: میں نے اس سے پہلے کچھ مسائل حسن وغیرہ سے پڑھے تھے میں نے ان سب کو قتادہ سے پوچھا۔

بقول عبدالرزاق از معمر از قتادہ: میں سعید کے پاس آٹھ دن ٹھہرا آپ نے آٹھویں دن مجھ سے فرمایا: نابینا صاحب اب آپ تشریف لے جائیں کیونکہ آپ نے مجھے نچوڑ لیا اور خشک کر دیا۔

باخبار عفان بن مسلم: قتادہ سعید بن مسیب کے قول پر قیاس کرتے ہیں پھر اسے سعید سے روایت کر دیتے ہیں مگر آپ نے ایسا کہیں کہیں کیا ہے۔

باخبار عفان بن مسلم بقول ہمام: حدیث پر زیر زبر لگا لیا کرو کیونکہ قتادہ غلطی نہیں کرتے اور آپ نے فرمایا جب تم میری حدیث میں کوئی فنی غلطی دیکھو تو اسے ٹھیک کر لیا کرو۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ: ہم قتادہ کے پاس آیا کرتے تھے آپ فرماتے تھے ہمیں نبی ﷺ سے خبر ملی' ہمیں عمر رضی اللہ عنہ سے خبر ملی اور ہمیں علیؓ سے سے خبر ملی اور سندیں بیان نہیں کیا کرتے تھے پھر جب حماد بن ابی سلیمان بصرہ تشریف لائے تو وہ فرمانے لگے حدثنا ابراہیم (فلاں وفلاں قتادہ کو بھی اس کی خبر لگ گئی پھر آپ فرمانے لگے میں نے مطرف سے پوچھا' میں نے سعید سے پوچھا' مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا یعنی پھر آپ حدیثوں کو سندوں کے ساتھ بیان فرمانے لگے۔

باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث قرہ بن خالد: میں نے قتادہ کے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی۔ باخبار محمد بن عمر بخبر اسماعیل بن علیہ: قتادہ کی وفات ۱۱۸ھ میں ہوئی اور باخبار محمد بن عمر بخبر سعید بن بشیر آپ کی وفات ۱۱۷ھ میں ہوئی محمد بن سعد فرماتے ہیں اسی طرح موسیٰ بن اسمٰعیل نے فرمایا ہے۔

ابونصر' حمید بن ہلال عدوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں۔ باخبار موسیٰ بن اسماعیل بسماع ابو ہلال بسماع قتادہ: شہر میں حمید سے زیادہ عالم کوئی نہیں آپ نے محمد وحسن کا بھی استثناء نہیں کیا البتہ ایک جگہ کی اقامت نے آپ کو نقصان پہنچایا یعنی آپ اہواز میں رہٹ پر کام کیا کرتے تھے۔

باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث سلیمان بن مغیرہ: میں نے حمید کو یمنی کپڑے سبز چادریں اور پگڑیاں باندھے ہوئے دیکھا' کہتے ہیں: عراق پر خالد بن عبداللہ کی حکومت کے زمانہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

ابومحمد' ثابت بن اسلم بنانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنانہ سے ہیں اور بنانہ کا نسب قریش تک پہنچتا ہے۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید بسماع زید بقول انس: ہر چیز کی ایک چابی ہوتی ہے اور ثابت خیر کی ایک چابی ہیں۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ بخبر حمید: ہم ثابت کے ساتھ انس کے پاس آتے جاتے تھے ثابت جب کبھی کسی مسجد کے پاس سے گزرتے تو اس میں جا کر نماز ضرور پڑھتے تھے (فرماتے ہیں) ہم انس کے پاس جاتے تو آپ پوچھتے: ثابت کہاں

ہیں مجھے پیارے ثابت سے بڑی محبت ہے۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ باخبار ثابت: ایک دن ہم انس کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا اللہ کی قسم تم سب مجھے میری اولاد سے زیادہ محبوب ہو بجز اس بچہ کے جو تم جیسا ہو۔

باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث سلیمان بن مغیرہ بقول ثابت: اگر میں بڑا گناہ کرلوں اور حق تعالیٰ سے توبہ کرلوں اور آئندہ پھر کبھی اسے نہ کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ میں چھوٹا گناہ کرتا رہوں اور اللہ تعالیٰ سے توبہ نہ کروں اور اس سے باز نہ آؤں۔

باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث سلیمان بن مغیرہ بسماع ثابت: ایک عابد عابد نہیں ہوسکتا اگرچہ اس میں ہر نیک عادت ہو جب تک وہ نماز اور روزوں کا پابند نہ ہو کیونکہ اللہ کی قسم یہ دونوں عمل اس کا گوشت اور اس کا خون ہیں۔ باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث سلیمان بن مغیرہ بسماع ثابت: اللہ کی قسم عبادت گٹھڑیوں کے اٹھانے سے بہت زیادہ بھاری ہے۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ: ثابت اور حمید اس رات (شب قدر) میں غسل کیا کرتے تھے کپڑوں میں خوشبو لگایا کرتے تھے اور چاہا کرتے تھے کہ مسجد یں خوشبو چھڑک کر خوشبو میں بسادی جائیں۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ: ثابت تہجد میں بار بار یہ آیت پڑھا کرتے تھے ﴿ یَا وَیْلَكَ أَكَفَرْتَ بِالَّذِیْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ...... الخ ﴾ یعنی سن! تیرے لیے خرابی ہو' کیا تو اس کا انکار کرتا ہے جس نے مجھے مٹی سے پھر نطفہ سے پیدا فرمایا پھر تجھے آدمی بنا کر کھڑا کر دیا اور زار و زار رویا کرتے تھے۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ از ثابت: جس نے موت کا کثرت سے ذکر کیا تو اس سے اس کے عملوں پر ضرور ترس کھایا جائے گا۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید بسماع ثابت: اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرے ساتھ وہی معاملہ کرو گے جو تم نے حسن کے ساتھ کیا تو میں تم سے دل خوش کن حدیثیں بیان کرتا پھر فرمایا لوگ حسن کو نہ دوپہر کو سونے دیتے تھے اور نہ رات کو۔

باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث سلیمان بن مغیرہ: میں نے ثابت پر یمنی کپڑے' سبز چادریں اور پگڑیاں دیکھیں۔ باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ از ثابت: اگر میں کسی کو قبر میں نماز دینے پر قادر ہوتا تو قبر میں میں اپنے نفس کو اس نفیس عطیہ سے نوازتا۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از حمید بقول ثابت: مجھے غسل دو اور میرے جسم کو نہ چھیلو۔ ثابت حدیث میں ثقہ اور مستند ہیں۔ آپ نے عراق پر خالد بن عبداللہ کی حکومت کے زمانہ میں وفات پائی۔

ابو عمر وندبی' بشر بن حرب ازدی رحمۃ اللہ علیہ:

باخبار یحییٰ بن عباد و عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از بشر: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے استدعا کی کہ میری انگوٹھی پر کندہ کرانے کے لیے قرآن حکیم کا کوئی کلمہ تجویز فرما دیجئے' فرمایا: نہیں' اللہ کی قسم تمہارے لیے یہ مناسب نہیں آخر کار میں نے اس میں بشر بن حرب کندہ کرالیا۔

علماء کہتے ہیں: بشر' رافع بن خدیج' ابو سعید خدری اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں اور حدیث میں ضعیف ہیں' آپ عراق پر

یوسف بن عمر کی حکومت کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

ابو وائلہ ایاس بن معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن ایاس بن ہلال بن رئاب بن عبید بن سواءہ بن ساریہ بن ذبیان بن ثعلبہ بن سلیم بن اوس بن مزینہ آپ ثقہ اور صاحب احادیث ہیں' آپ بصرہ کے قاضی تھے اور بڑے فہیم وذکی اور صاحب ہوش وحواس تھے۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ بخبر حمید: جب ایاس کو قاضی بنایا گیا تو آپ سے ملنے کے لیے حسن تشریف لائے اور قاضی ایاس رونے لگے۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ابن عون: لوگوں نے محمد کی مجلس میں ایاس کا ذکر چھیڑ دیا' فرمایا: وہ بڑے سمجھ دار ہیں۔

باخبار قبیصہ بن عقبہ بتحدیث سفیان از خالد حذاء: معاویہ سے پوچھا گیا کہ آپ کے بیٹے کا کیا حال ہے؟ فرمایا میرا بیٹا بہت اچھا ہے وہ دنیا کے کام میں میرے لیے کافی ہے اور اس نے مجھے آخرت سے بھی فارغ البال بنا دیا (یعنی وہ میرے لیے دنیا اور آخرت دونوں میں نعمت ہے)۔

بتحدیث سلیمان بن حرب بتحدیث ابو ہلال بتحدیث داؤد بن ابی ہند بقول ایاس: جو اپنے عیوب نہ پہچانے وہ احمق ہے' لوگوں نے کہا: ابو وائلہ! آپ میں کیا عیب ہے؟ فرمایا کثرتِ کلام۔

باخبار عبداللہ بن محمد بن عبدالاسود بتحدیث عمر بن علی مقدمی از سفیان بن حسین: جب ایاس واسط میں تشریف لائے تو لوگ کہنے لگے بصری آئے ہیں' بصری آئے ہیں پھر ابن شبرمہ چند مسائل تلاش کر کے آپ کے آزمانے کے لیے آپ کے پاس لائے اور آپ کے سامنے آ کر بیٹھ گئے اور بولے اگر اجازت ہو تو میں آپ سے کچھ پوچھوں۔ فرمایا: مجھے تمہاری جانب سے کوئی ڈر نہیں اسی لیے میں نے تمہیں اپنے پاس بلا لیا اگر وہ مسائل بیان کرنے والے کو مشقت میں نہ ڈالیں اور حاضرین کو ایذا نہ پہنچائیں تو شوق سے پوچھو پھر انہوں نے آپ سے ستر سے کچھ اوپر مسائل پوچھے اور تین چار مسائل میں دونوں میں اختلاف رہا جن میں ایاس نے انہیں اپنے قول کی طرف لوٹا لیا پھر فرمایا: ابن شبرمہ! تم نے قرآن پاک پڑھا ہے؟ بولے جی ہاں' میں نے اسے اوّل سے آخر تک پڑھا ہے' پوچھا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ﴾ (آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی) بھی پڑھی ہوگی؟ بولے: جی ہاں' اور اس سے پہلی اور پچھلی آیتیں بھی پڑھی ہیں' پوچھا: کیا تم نے اس میں یہ بات پائی کہ آلِ شبرمہ کے لیے کوئی چیز باقی رہ گئی ہے جس کے بارے میں وہ غور کریں؟ بولے: نہیں' فرمایا: دیکھو احکام کی جزئیات ہوتی ہیں پھر آپ نے روزہ' نماز' حج اور جہاد کا ذکر کر کے فرمایا میرے علم میں آپ کے قبضہ میں اجتہاد واستنباط سے بہتر کوئی چیز نہیں کہ جزئیات کا کلیات سے استخراج کر لیا جائے۔

باخبار علی بن محمد قرشی: یوسف بن عمر نے ایاس بن معاویہ کو پایا اور یوسف نے انہیں مارا بھی۔

ازرق بن قیس حارثی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اولاد حارث بن کعب سے ہیں اور ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

عاصم جحدری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اولادِ قیس بن ثعلبہ سے ہیں۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از خالد حذاء: ایاس نے عاصم کی تنہا شہادت قبول کرنے کی اجازت دے دی' وہ شخص بولا' آپ مجھ پر ایک شخص کی شہادت مانتے ہیں؟ فرمایا یہ عاصم ہیں' یہ عاصم ہیں (بے گناہ ہیں اور اللہ کے نیک بندے ہیں)۔

ابو جمرہ ضبعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام نصر بن عمران ہے اور ثقہ ہیں' آپ عراق پر یوسف بن عمر کی حکومت کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

ابو المنہال رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام سیار بن سلامہ ہے آپ اولادِ قیس بن ثعلبہ سے ہیں اور ثقہ ہیں۔

ابو القموص رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام زید بن علی ہے اور قلیل الحدیث ہیں۔

ابو الہزہاز عجلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام نصر بن زیاد بن عباد ہے اور قلیل الحدیث ہیں۔

ابو حاجب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام سوادہ بن عاصم ہے۔

ابو مرایہ عجلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عبداللہ بن عمرو ہے اور قلیل الحدیث ہیں۔

ابو الوازع راسبی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام جابر بن عمرو ہے اور قلیل الحدیث ہیں۔

ابو ماویہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام حریث بن مالک اور بقول بعض مالک بن حریث اُسیدی ہے۔

ابو العالیہ بَرّاء رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام زیاد بن فیروز ہے اور قلیل الحدیث ہیں۔

ابو البزری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام یزید بن عطارد ہے اور قلیل الحدیث ہیں۔

ابوبشامہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام منقر ہے۔

ابوالخلیل رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام صالح بن ابی مریم ہے اور آپ ثقہ ہیں۔

ابوہنیدہ مازنی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام حریث بن مالک ہے اور قلیل الحدیث ہیں۔

ابوغالب راسبی رحمۃ اللہ علیہ:

ابوامامہ باہلی کے صاحب آپ کا نام سعید بن خزوّر ہے، بعض سے میں نے سنا کہ آپ کا نام نافع بتاتے تھے آپ حدیث میں ضعیف و منکر ہیں۔

ابونوفل بن مسلم بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ:

ابن ابی عقرب کنانی، آپ اولاد عریج بن بکر سے ہیں آپ کا نام معاویہ ہے اور ان شاء اللہ آپ ثقہ ہیں۔ باخبار عفان بن مسلم بتحدیث اسود بن شیبان بسماع ابونوفل بن ابی عقرب: میرے والد نے رسول اللہ ﷺ سے روزوں کے بارے میں پوچھا پھر اخیر میں جو آپ نے حکم فرمایا وہ یہ تھا کہ ہر مہینہ میں تین روزے رکھو۔

ابوعمران جونی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عبدالملک بن حبیب ہے آپ ثقہ اور صاحب احادیث ہیں۔

بوالتیاح ضبعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام یزید بن حمید ہے اور آپ صاحب احادیث۔ ثقہ ہیں۔

المہزم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام یزید بن سفیان ہے آپ سے حماد بن سلمہ راوی ہیں۔ شعبہ آپ کو ضعیف بتاتے تھے۔ باخبار مسلم بن ابراہیم ع شعبہ: میں نے ابوالمہزم کو ثابت البنانی کی مسجد میں دیکھا کہ پڑے ہوئے ہیں اگر کوئی آپ کو ایک پیسہ دیتا تو ستر حدیثیں کر دیتے۔

یحانہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عبداللہ بن مطر ہے آپ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں اور صاحب احادیث ہیں۔

ن زیاد رحمۃ اللہ علیہ، ثمامہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن انس بن مالک، آپ کی والدہ کبشہ بنت فلاں شیبانیہ ہیں۔ آپ قلیل الحدیث ہیں اور آپ کے بھائی مثنیٰ بن عبداللہ

ہیں۔

مثنیٰ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن انس بن مالک' آپ کی والدہ بھی کبشہ ہی ہیں آپ کا نام آپ کے والد کے نانا کے نام پر مثنیٰ رکھا گیا جو حارثہ شیبانی کے صاحبزادے تھے۔

عبداللہ بن مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ:

آپ طلحہ بن عبیداللہ تیمی کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

عبداللہ بن محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ:

باخبار بکار بن محمد: عبداللہ مکہ معظمہ میں ۲۶ سال کی عمر میں رجب ۱۴۰ھ میں فوت ہوئے۔

ابوالحواری' زید بن حواری رحمۃ اللہ علیہ عمی:

آپ حدیث میں ضعیف ہیں۔

بدیل بن میسرہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ صاحب احادیث وثقہ ہیں۔

غیلان بن جریر عتکی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بھی صاحب احادیث وثقہ ہیں۔

عمرو بن سعید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنو ثقیف کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ثقہ ہیں اور آپ سے یونس بن عبید راوی ہیں۔

عبداللہ بن حارث رحمۃ اللہ علیہ:

ابن محمد' آپ محمد بن سیرین کے داماد ہیں اور قلیل الحدیث ہیں۔ سلیمان بن حرب: اور سیرین کے چچا کے بیٹے ہیں۔

ابوالمورع' توبہ عنبری رحمۃ اللہ علیہ:

باخبار اسحٰق بن ابراہیم بن مورع بن توبہ عنبری: آپ کا نام توبہ بن کیسان بن ابی الاسد ہے۔ آپ کے بزرگ جو تھے' توبہ یمامہ میں پیدا ہوئے اور وہیں پلے بڑھے پھر بصرہ منتقل ہو گئے۔ آپ ایوب بن ازہر عدوی کے جن کا تعلق اولاد جندب سے (جو اولاد عنبر بن عمرو بن تمیم سے ہیں) ہے آزاد کردہ غلام ہیں۔ توبہ کی والدہ ظبیہ بنت یزید بن عقیل ضبہ (ج اولاد نمیر بن عامر سے ہے) ہیں۔ توبہ نمائندہ کی حیثیت سے سلیمان بن عبدالملک کے پاس گئے تھے۔ سلیمان نے آپ سے ضروریات کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ان کے سامنے اپنی ضرورتیں پیش کیں' سلیمان نے آپ کو دو خچر سامان بطور دیا اور بصرہ میں حمام بنانے کی اور جنگل میں کنواں کھودنے کی اجازت دے دی اس قسم کے کام خلیفہ کی اجازت کے بغ جاتے تھے پھر آپ نے اپنے گھر کے جو بنی عنبر میں رابیہ میں تھا' ایک گوشہ میں حمام بنایا اور خریق نامی جنگل میں کنواں کھ

اور بصرہ کے درمیان تین منزلیں ہیں پھر آپ وفد میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس بھی گئے جب کہ وہ خلیفہ تھے۔

بقول اسحٰق بن ابراہیم بن مورع بحدیث خباب بن عبدالاکبر عنبری از توبہ: جب میں عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں پہنچا تو میں نے دیکھا آپ کے چاروں طرف آپ کی بچیاں کھیل رہی ہیں اور جانگئے پہنے ہوئے ہیں۔

اسحٰق بن ابراہیم: توبہ وفد میں ہشام بن عبدالملک کے پاس گئے آپ نے انہیں اسد بن عبداللہ کی سرکوبی کے لیے خراسان بھیج دیا پھر عراق بھیج دیا وہاں آپ کو یوسف بن عمر نے سابور کا حاکم بنا دیا پھر اہواز کا بھی حاکم بنا دیا جب یوسف کو معزول کیا گیا ہے تو آپ اہواز کے حاکم تھے۔ بنو العنبر کے کچھ لوگوں نے چاہا کہ توبہ ان میں سے ہونے کا دعویٰ کریں لیکن آپ نے انکار کر دیا آپ ایک بدو تھے پھر بنی نمیر نے جو آپ کے ماموں ہوتے ہیں یہی کوشش کی مگر وہ بھی ناکام رہے آپ ضبع میں فوت ہوئے اور وہیں دفن ہوئے ضبع بصرہ سے دو دن کی مسافت پر ہے۔

محمد بن واسع بن جابر رحمۃ اللہ علیہ:

ابن اخنس بن عابد بن خارجہ بن زیاد بن شمس' جو اولاد عمرو بن نصر بن ازد سے ہیں۔ بصرہ میں اولاد زیاد بن شمس کے چار خطے تھے ان میں سے ایک خطہ بصرہ کے اندر بنانہ کے محاذ میں تھا اس پر اولاد شعیراء کے لوگ غالب آ گئے جن کو شعار کہا جاتا ہے یہ لوگ بالوں کی رسیاں بٹا کرتے تھے ان کا نسب محفوظ نہیں دوسرا خطہ بنی عنبر کے محاذ میں تھا تیسرا اہداد کے محاذ میں تھا اور چوتھا خریبہ میں: فرماتے ہیں' مجھے ان تمام باتوں کی خبر مرحوم بن احمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن واسع نے دی فرماتے ہیں محمد کی کنیت ابوعبداللہ ہے محمد حسن کے دس سال بعد ۱۲۰ھ میں فوت ہوئے۔

باخبار عبیداللہ بن محمد بن حفص تیمی بتحدیث بن مطیع: ایک دن ایک شخص نے ایوب سے ایک حدیث بیان کی ایوب نے پوچھا: یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی؟ بولے محمد بن واسع نے فرمایا: واہ واہ' پھر پوچھا: کس سے؟ بولے: فلاں سے' فرمایا: اسے روایت نہ کرو۔

باخبار عبیداللہ بن محمد قرشی تیمی بحدیث سعید بن عامر: ابن محمد بن واسع کے اور ایک شخص کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا اس نے ان کی ان کے والد (محمد) سے شکایت کی۔ محمد نے اپنے بیٹے کو بلا کر ان سے کہا: تو کیا چیز ہے' اللہ کی قسم میں نے تیری والدہ کو تین سو درہم میں خریدا تھا رہا تیرا والد' سو اللہ مسلمانوں میں اس جیسوں کی کثرت نہ فرمائے۔ سعید بن عامر: ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ مسلمانوں میں ان جیسوں کی کثرت فرمائے۔

ابن سعد: باخبار عبیداللہ بن محمد قرشی تیمی بحدیث ہارون بن جراح بن بنت ہارون بن رئاب و بحدیث سعید بن عامر وغیرہ (بعض بعض پر اضافہ بھی کرتا ہے) جب محمد بن واسع بیمار ہوئے تو آپ کے اصحاب آپ سے ملنے آئے اس کے بعد ہارون بن رئاب آئے' لوگ بولے: ابوالحسن ہارون تشریف لے آئے انہیں جگہ دو' لوگوں نے جگہ دے دی اور آپ ایک گوشہ میں بیٹھ گئے لوگ محمد کی تعریف کر رہے تھے اور آپ بے ہوش تھے پھر جب آپ ہوش میں آئے تو آپ نے اپنے بارے میں لوگوں کی کچھ تعریفیں سنیں اور فرمایا: ﴿يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ﴾ (مجرم اپنی پیشانیوں سے پہچان لیے جائیں گے اور

انہیں پیشانی کے بالوں سے اور پیروں سے پکڑ لیا جائے گا) اگر میرے سر اور پیروں کو جمع کر کے مجھے جہنم میں جھونک دیا جائے اللہ کی قسم اس وقت تمہاری تعریفیں میرے کام آنے والی نہیں' میرے بھائیو! اللہ کی قسم مجھے تمہارے پاس سے یا تو جہنم میں لے جایا جائے گا یا اللہ معاف فرمادے گا۔

اسحٰق بن سوید عدوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاءاللہ ثقہ ہیں آپ ابوالعباس کی آغاز خلافت میں طاعون سے ۱۳۱ھ میں فوت ہوئے۔

ابویعقوب' فرقد بن یعقوب سنجی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حدیث میں ضعیف و منکر ہیں۔ سلیمان بن حرب از حماد بن زید: میں نے ایوب سے فرقد کے بارے میں پوچھا: فرمایا' وہ صاحب حدیث نہیں۔ لوگ کہتے ہیں فرقد طاعون کے زمانہ میں بصرہ میں ۱۳۱ھ میں فوت ہوئے۔

ابویحییٰ' مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنو سامہ بن لوی کی ایک خاتون کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ثقہ اور قلیل الحدیث ہیں اور قرآن پاک لکھا کرتے تھے آپ طاعون سے کچھ دنوں قبل فوت ہوئے طاعون ۱۳۱ھ میں پھوٹا تھا۔

کثیر بن شنظیر مازنی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاءاللہ ثقہ ہیں اور عطاء سے راوی ہیں۔

واصل مولیٰ ابوعیینہ بن مہلب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی حدیثیں ہیں۔

ابوالحسن' ہارون بن رئاب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اولاد اسید بن عمرو بن تمیم سے ہیں اور ثقہ اور قلیل الحدیث ہیں۔ سفیان بن عیینہ: ہم سے ہارون بن رئاب نے حدیث بیان کی۔ آپ زہد و پارسائی کو چھپاتے تھے۔

کلثوم بن جبر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ معروف و صاحب احادیث ہیں اور سعید بن جبیر اور مسلم بن یسار سے راوی ہیں۔ باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث ربیعہ بن کلثوم: میرے والد کلثوم بن جبر کی کنیت ابومحمد تھی۔

عبداللہ بن مطرف رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عبداللہ بن شخیر بن عوف بن کعب بن وقدان بن حریش بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ: باخبار عفان بن مسلم بتحدیث جعفر بن سلیمان بسماع ثابت بنانی: جس دن عبداللہ بن مطرف فوت ہوئے اس دن مطرف بال سنوار کر ان میں کنگھی کر کے اچھے کپڑے پہن کر لوگوں میں آئے لوگ ناراض ہو کر کہنے لگے ابوعبداللہ! عبداللہ تو گھر میں مردہ پڑے ہوئے ہیں اور آپ سر میں تیل لگا کر اور نئے کپڑے پہن کر قوم میں تشریف لائے ہیں' مطرف نے جواب دیا کیا میں اس مصیبت کے آگے جھک جاؤں حالانکہ

اللہ تعالیٰ نے مجھے مصیبت پر تین باتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن میں سے ہر بات مجھے تمام دنیا سے پیاری ہے حق تعالیٰ نے فرمایا: ﴿الَّذِیۡنَ اِذَآ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِیۡبَةٌ ... الخ﴾ یعنی صبر کرنے والے وہ ہیں کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو انا للہ پڑھ لیتے ہیں انہیں پر ان کے رب کی طرف سے رحمتیں ہیں اور ان پر اس کی نوازش ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔ تو کیا اس آیت کو پڑھ لینے کے بعد میں اس مصیبت کے آگے ذلیل ہو جاؤں؟ ثابت (مطرف سے) اگر ایک چھوٹے سے آبخورہ میں مجھے آخرت میں کوئی چیز ملنے والی ہے تو میری تمنا ہے کہ وہ مجھ سے دنیا میں چھین لی جائے۔

یحییٰ بن مسلم بکاء رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

عطاء بن ابی میمونہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قدریہ خیال کے تھے' بصرہ میں طاعون کے بعد فوت ہوئے یہ طاعون ۱۳۱ھ میں پھیلا تھا۔

یزید بن رشک ضبعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں۔

یزید بن ابان رقاشی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ضعیف وقدریہ ہیں۔

عبدالعزیز بن صہیب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کو عبدالعزیز بن العبد' مولیٰ انس بن مالک بھی کہا جاتا ہے' آپ ثقہ ہیں۔

ابوہارون عبدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عمارہ بن جوین ہے اور حدیث میں ضعیف ہیں آپ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

ابوجہضم' موسیٰ بن سالم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنو ہاشم کے مولیٰ ہیں اور عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں اور عبداللہ بن عبیداللہ' عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کئی حدیثوں کے راوی ہیں۔

ابورجاء رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام سلمان ہے اور آپ ابوقلابہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

چوتھا طبقہ

ابوبکر ایوب بن ابوتمیمہ رحمۃ اللہ علیہ سختیانی:

آپ عنزہ کے آزاد کردہ غلام ہیں' ابوتمیمہ کا نام کیسان ہے۔ ایوب حدیث میں ثقہ ثبت اور حجت ہیں آپ جامع علوم کے اور عدالت و پارسائی کے مالک ہیں اور انتہائی گہرے علم والے ہیں۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید' ایوب: ایوب طاعون جارف سے ایک سال پہلے پیدا ہوئے طاعون جارف ۸۷ھ میں پھیلا تھا۔

باخبار عفان بن مسلم و عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید بتحدیث ابوعبداللہ میمون: ہم حسن کے پاس تھے اور آپ کے پاس ایوب بھی تھے حسن نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھا پھر ایوب کھڑے ہو کر جانے لگے حسن آپ کے پیچھے پیچھے چلنے لگے جب ایوب اتنی دور نکل گئے کہ حسن کی بات نہ سن سکیں تو حسن نے فرمایا: یہ نوجوانوں کے سردار ہیں۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ابوخشینہ: ایک دن محمد نے ہم سے ایک حدیث بیان کی لوگوں نے کہا: ابوبکر! یہ کس سے ہے؟ فرمایا: مجھ سے یہ حدیث ایوب سختیانی نے بیان کی تم انہیں پکڑ لو۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب: جب محمد نے اپنی وصیت پڑھی تو میں ہٹنے لگا فرمایا قریب آ جاؤ تم سے کوئی راز مخفی نہیں۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید: لا ادری (مجھے معلوم نہیں) کہتے ہوئے میں نے ایوب و یونس سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا اور ابن عون تو ایک عجیب شے تھے۔

باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث حماد بن زید: جب کوئی ایوب سے کوئی مسئلہ پوچھتا تو آپ فرماتے پھر کہو اگر وہ دوبارہ وہی کہتا جو اس نے پہلے کہا تھا تو اسے جواب دیتے ورنہ نہیں۔

باخبار اسماعیل بن عبداللہ بن زرارۃ جرمی بتحدیث ضمرۃ بتحدیث ابن شوذب: جب ایوب سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جاتا جس کی دلیل ان کے پاس نہ ہوتی تو فرماتے اہل علم سے پوچھو۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید' بقول ایوب: کون محفوظ رہ سکتا ہے؟ انسان ایک حدیث بیان کرتا ہے پھر وہ دیکھتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اس نے گھر کر لیا ہے پھر کوئی شے اس کے دل میں آ جاتی ہے۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید: ایوب سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا فرمایا اس میں میرے پاس کوئی نص نہیں پہنچی' پوچھنے والے نے کہا اپنی رائے سے جواب دے دیجئے فرمایا: میری رائے اس تک نہیں پہنچتی۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید: میں ایوب اور ابن عون پر حدیث ہی میں ڈرتا ہوں عارم نے کہا پھر میں نے اس کا ذکر یحییٰ بن سعید سے کیا' فرمایا: میں سفیان پر حدیث ہی میں ڈرتا ہوں۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید: ہمارے علماء ایوب' ابن عون اور یونس ہیں۔ عارم کہتے ہیں میں نے اس کا ذکر ابن داؤد سے کیا' فرمایا: سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہمارے علماء ابن ابی لیلیٰ اور ابن شبرمہ ہیں۔

باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث حماد بن زید: تم ایوب کو ان سے پڑھنے پر پانی کا ایک گھونٹ بھی نہیں پلا سکتے الا یہ کہ تم (پہلے سے) انہیں پہچانتے ہو۔ آپ کے بال خوب تھے اور سال کے سال منڈوایا کرتے تھے اکثر لمبے ہو جایا کرتے تھے پھر آپ انہیں اس طرح بن لیا کرتے تھے گویا آپ انہیں الگ الگ کر رہے ہیں۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ: ایوب پورے سال اپنے بال بڑھاتے تھے۔ باخبار موسیٰ بن اسماعیل بسماع حماد بن زید از ایوب: لوگ سر بلند ہونا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ انہیں گرا ہی دیتا ہے اور بعض حضرات انکساری اختیار کرتے ہیں مگر اللہ انہیں سر بلند ہی فرما دیتا ہے۔

فرماتے ہیں: ایوب مجھے دور والے راستہ سے لے جاتے ہیں کہتا یہ قریبی راستہ ہے فرماتے میں ان مجلسوں سے بچتا ہوں جب ایوب لوگوں کو سلام کرتے تو لوگ آپ کو بہ نسبت دوسروں کے بہترین و مزید جواب دیتے آپ دو بار فرماتے: یا اللہ تجھے معلوم ہے کہ میں جواب نہیں چاہتا اس دن عبادت گزار اپنے کرتے سمیٹ لیتے اور ایوب اپنا کرتہ گھسیٹتے۔

ابن سعد: بقول عبدالرزاق از معبد: میں نے ایوب پر کرتہ دیکھا جسے آپ گھسیٹ کر چل رہے تھے۔ میں نے اس سلسلہ میں آپ کو ٹوکا تو فرمایا: ابوعروہ! ماضی میں اس کے دامنوں میں شہرت تھی لیکن آج اس کے سمٹنے میں شہرت ہے۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید: میرا ایوب نے استقبال کیا میں بازار جا رہا تھا اور ایوب ایک جنازے میں تھے پھر میں آپ ہی کے ساتھ لوٹنے لگا' فرمایا: بازار جاؤ۔

باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث ربیع بن مسلم: ہم ایوب کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب ہم ایک پتھریلے علاقہ سے گزر رہے تھے کہ اچانک ایک موٹا تازہ بھاری بھر کم شخص جس پر سوتی موٹے کپڑے تھے نمودار ہوا وہ بصریوں کے پاس جا کر ان سے پوچھنے لگا کیا تمہیں ایوب بن ابی تمیمہ کا پتہ معلوم ہے؟ میں نے ایوب سے کہا یہ شخص آپ کو ڈھونڈھ رہا ہے پھر جب اسے ایوب نے دیکھا تو لپک کر اس سے معانقہ کیا میں نے پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے کہا یہ سالم بن عبداللہ بن عمر ہیں۔

باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث سلیمان بن مغیرہ: ہم حمید بن ہلال' ایوب اور یونس بن عبید کے پاس تھے کہ حمید گھر جانے کے لیے کھڑے ہوئے تو ایوب و یونس ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگے میں نے حمید کے چہرے سے ناگواری تاڑلی آپ نے مجھ سے متوجہ ہو کر فرمایا: میری رائے تھی کہ اگر ان دونوں بزرگوں کو کوئی حادثہ پیش آ جائے تو یہ دونوں (ایوب و یونس) ان دونوں (حسن و محمد) کو اپنا خلیفہ بنا دیں گے۔ میں بولا: ہمیں بھی ان دونوں سے یہی توقع تھی پھر فرمایا: تم ان کو دیکھتے نہیں کہ میرے پیچھے ہیں اور آپ نے یہ امر بہت ہی برا سمجھا۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید: میں نے اہل قبلہ کے لیے سب سے زیادہ پُراُمید ایوب و ابن عون کو پایا۔

باخبار عارم بتحدیث حماد بن زید: میں نے ملاقات کے وقت ایوب سے زیادہ ہنس مکھ کسی کو نہیں دیکھا اور ہارون بن رباب تو سب سے انوکھے ہیں۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب: میرے خیال میں تقدیر دین ہی سے ہے۔ باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب: پارسائی کو چھپانا اس کے ظاہر کرنے سے بہتر ہے۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید: میں ایوب کے ساتھ چلا کرتا تھا آپ مجھے ایسے راستوں سے لے جاتے تھے کہ مجھے تعجب ہوتا تھا کہ آپ کیسے راہ پائیں گے اور آپ اس ڈر سے کہ لوگ کہیں گے یہ ایوب ہیں' ایسا کیا کرتے تھے۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث بشر بن مفضل بتحدیث ابن عوف: جب محمد بن سیرین فوت ہو گئے تو ہم نے کہا: اب ہمارے لیے کون ہے؟ پھر ہم نے فیصلہ کر لیا کہ ہمارے لیے ایوب ہیں۔

باخبار حجاج از شعبہ از ایوب: میرا ذکر کیا جاتا ہے لیکن مجھے اپنا ذکر کیا جانا محبوب نہیں۔ فرماتے ہیں بسا اوقات میں ضرورت کے سلسلہ میں ایوب کے ساتھ جایا کرتا تھا اور میں آپ کے ساتھ چلنا چاہتا تھا لیکن آپ مجھے ایسا موقعہ ہی نہیں دیتے تھے آپ نکلتے اور ادھر ادھر دیکھتے تا کہ آپ کی کسی کو خبر نہ ہو۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب: مجھے روئے زمین پر بکر سے زیادہ کوئی پیارا نہیں (بکر آپ کے صاحبزادے تھے) اور میرے پاس آنے سے مجھے اس (ہشام یا کوئی اور خلیفہ) کا دفن کرنا زیادہ محبوب ہے۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از بعض ہمسایہ ایوب: عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے ایوب کے پیالے ان کے پڑوسیوں میں آتے جاتے رہتے تھے۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید: مجھ سے ایوب نے مکہ کو جاتے وقت فرمایا: میں اپنے لیے کتان کا کپڑا یا کام کا کپڑا یا کمبل خرید لاؤں گا تا کہ میں اس میں اونٹنی کو چارہ دوں۔ فرماتے ہیں پھر جب آپ تشریف لے آئے تو میں نے اسے آپ پر کرتے کے نیچے دیکھا آپ تاڑ گئے اور فرمایا: اگر یہ مجھ سے پوشیدہ ہوتی تو مجھے اسے چمٹانے سے مسرت ہوتی۔

باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث حماد بن زید: ایوب کے پاس ایک سرخ چادر تھی آپ اسی میں احرام باندھا کرتے تھے اور وہ کفن کے واسطے رکھ چھوڑی تھی اور شب قدر میں یعنی رمضان کی ۲۳ویں اور ۲۴ویں شب کو اسے اوڑھ لیا کرتے تھے۔ ایک شب آپ کی بیوی نے کہا آج رات ایوب کسم میں رنگے ہوئے کپڑے میں نکلے ہیں حماد کہتے ہیں پھر مکہ میں آپ کا صندوقچہ چرا لیا گیا وہ چادر اسی میں تھی اس طرح وہ ہاتھ سے نکل گئی۔

باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث حماد بن زید: بعض حضرات ایوب کی مجلس میں بیٹھتے تھے اور انہیں خیال ہوتا تھا کہ ایوب انہیں جانتے نہیں پھر اگر ان میں سے کوئی بیمار ہو جاتا یا کسی کے گھر موت ہو جاتی تو ایوب اس کے گھر پہنچ جاتے اور اسے خیال ہوتا کہ ایوب کو تو اس سے سب سے زیادہ محبت ہے۔

باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث حماد بن زید: یعلیٰ بن حکیم جو ثقیف کے مولیٰ تھے ملک شام میں فوت ہو گئے اور ان کا گھر یہاں ہمارے پاس قبیلہ میں تھا آپ نے اپنے پیچھے اپنی والدہ چھوڑیں ایوب اس غمزدہ ماں کے پاس تین دن تک برابر آئے آپ ان کے دروازے پر آ کر بیٹھ جاتے تھے اور ہم آپ کے پاس آ کر جمع ہو جاتے تھے۔ فرماتے ہیں ہم ایوب کے پاس ان کے گھر ان کی وفات تک آتے جاتے رہے۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید: ہم ایوب سے کہا کرتے تھے: آپ نے محمد کو فلاں فلاں مسئلہ میں کیا جواب دیتے ہوئے سنا: آپ فرماتے: ہم نے آپ سے ان میں یہ یہ جواب سنا' ہم کہتے: انہیں بیان کیجئے' فرماتے: کیا تم نے انہیں مانا نہیں؟ ہم بولے: کیا وہ کافی ہیں؟ فرمایا: ہاں ہاں۔

یحییٰ بن سعید از شعبہ: میں نے ایوب سے قراءتِ حدیث کے بارے میں پوچھا' فرمایا: بہت اچھی ہے۔ باخبار ابو محمد یمامی بسماع عبدالرزاق از معمر از ایوب: اگر کوئی ایسی حدیث بیان کرتا ہے جو میں نے محمد سے نہیں سنی تو وہ مجھ پر دشوار گزرتی ہے۔ معمر: میں یہی بات ایوب کے حق میں کہتا ہوں۔

بقول اسماعیل بن ابراہیم بتحدیث ایوب: آپ نے وصیت کی کہ میری کتابیں ابوقلابہ کو دے دی جائیں میں ملک شام سے آپ کی تمام کتابیں لایا اور میں نے دس سے کچھ اوپر درہم کرائے کے دیئے۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید: ایوب تہہ بند ناف سے نیچے باندھا کرتے تھے۔ باخبار عارم بتحدیث حماد بن زید: ایوب کبھی کبھی سر اور داڑھی سرخ رنگ لیا کرتے تھے۔

باخبار عارم بتحدیث حماد بن زید میں نے کفناتے وقت ایوب کے کرتے کے بٹن لگائے۔ بقول غیر عارم: اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ ایوب بصرہ میں ۱۳۱ھ میں ۶۳ سال کی عمر میں طاعون میں فوت ہوئے۔

ابوعبیدہ' حمید بن ابی حمید طویل رحمۃ اللہ علیہ:

آپ طلحہ الطلحات خزاعی کے آزاد کردہ غلام تھے' ابوحمید کا نام طرخان تھا۔ حمید ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں مگر آپ بسا اوقات انس بن مالک سے تدلیس کرتے ہیں (تدلیس یعنی محدث کا ایسے شخص سے روایت کرنا جسے اس نے دیکھا نہ ہو)۔

ابن سعد: بخبر از حماد بن سلمہ از حمید: میں نے حسن کی کتابیں نقل کر کے ان کو لوٹا دیں' حمید ۱۴۲ھ میں فوت ہوئے۔

علی بن زید بن جدعان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عبداللہ بن جدعان قرشی پھر تیمی کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ ماں کے پیٹ سے نابینا ہی پیدا ہوئے اور کثیر الحدیث ہیں مگر آپ ضعیف و ناقابل حجت ہیں۔

ابوعبداللہ شقری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام سلمہ بن تمام ہے اور آپ ثقہ ہیں۔

عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ امیہ بن ابوالمخارق کے والد ہیں۔

ابوالمعتمر سلیمان بن طرخان تیمی رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعد: بسماع یزید بن ہارون' آپ تیمی نہیں بلکہ مری ہیں لیکن چونکہ آپ کا گھر تیم میں تھا اس لیے انہیں کی طرف منسوب ہو گئے' آپ ثقہ اور کثیر الحدیث اور سرگرم عبادت گزاروں میں سے ہیں آپ تمام رات نماز پڑھتے رہتے تھے اور عشاء کی نماز کے وضو سے صبح کی نماز پڑھ لیا کرتے تھے آپ اور آپ کے صاحبزادے معتمر مساجد میں رات بھر گھومتے رہتے تھے اور ہر ایک مسجد میں نماز پڑھا کرتے تھے دونوں کا صبح تک یہی معمول رہا کرتا تھا۔ سلیمان کا رجحان حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔

سلیمان: فلاں فلاں نے جابر کا صحیفہ لے کر کہا: اسے لے لو' میں نے کہا: نہیں سلیمان بصرہ میں ۱۴۳ھ میں فوت ہوئے۔

ابوصالح' شعیب بن حجاب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنوزافر کے جو معادل کا ایک ذیلی خاندان ہے آزاد کردہ غلام تھے۔ معادل ازدی ہیں۔ مجھے یہ خبر شعیب کے ایک بیٹے نے دی۔ آپ ثقہ اور صاحب احادیث ہیں۔

ابوبشر جعفر رحمۃ اللہ علیہ:

ابن ابی وحشیہ۔ ابووحشیہ کا نام ایاس تھا' ابوبشر ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں۔

ابن سعد: بقول یحییٰ بن سعید قطان' شعبہ' ابوبشر کی حدیث کو ضعیف بتایا کرتے تھے فرماتے ہیں: ابوبشر نے حبیب بن سالم سے ایک حدیث بھی نہیں سنی ابوبشر ۱۲۵ھ میں فوت ہوئے۔

ربیعہ بن ابوالحلال عتکی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قلیل الحدیث ہیں۔

یحییٰ بن عتیق رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور صاحب احادیث ہیں۔

یحییٰ بن ابی اسحاق حضرمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور صاحب احادیث اور مفسر قرآن اور عربی زبان اور نحو کے عالم ہیں۔

ابان بن ابوعیاش ثنی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عبدالقیس سے ہیں اور حدیث میں متروک ہیں۔

ابن سعد: باخبار عارم بن فضل اور یحییٰ بن عباد بتحدیث حماد بن زید باخبار سلم علوی: میں نے دیکھا ہمارے والد انس کے پاس لکھا کرتے تھے بقول عارم سراج کے پاس اور بقول یحییٰ تختی پر۔

مطر بن طہمان وراق خراسانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حدیث میں ضعیف ہیں۔

حجاج بسماع شعبہ: مطر الوراق نے فرمایا: یہ لوگ حدیثیں بیان کرنے میں ماہر ہیں۔ بتحدیث ابوالتیاح از ابوالقداک۔ یہ غلط ہے اصل میں ابوالوداک ہے۔

ابوالعشراء دارمی تمیمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام اُسامہ بن مالک بن قہطم ہے اور بعض عطارد بن برز بتاتے ہیں آپ دیہاتی تھے اور حضر میں جو بصرہ کے راستہ میں پڑتا ہے مقیم تھے۔ آپ مجہول ہیں اور آپ کی ایک حدیث ہے آپ سے حماد بن سلمہ راوی ہیں۔

ابوبکر' یزید بن حازم ازدی پھر جہضمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

باخبار وہب بن جریر بن حازم: یزید کی وفات ۱۴۷ھ کے اخیر میں ۱۴۸ھ کے شروع میں ہوئی۔

ابوبکر داؤد بن ابی ہند رحمۃ اللہ علیہ:

ابو ہند کا نام دینار تھا۔ بسماع عمرو بن عاصم: آپ اعلم قشیر بین کی اولاد کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

ابن سعد: باخبار علی بن عبداللہ بتحدیث سفیان بسماع داؤد: میں طاعون میں مبتلا ہو گیا اور بے ہوش ہو گیا میں نے عالم بے ہوشی میں دیکھا جیسے دو شخص میرے پاس آتے ہیں ایک شخص میری زبان کی جڑ دباتا ہے اور دوسرا میرے پیر کا تلوا اور پوچھتا ہے: تیرے پاس کیا ہے؟ میں عرض کرتا ہوں سبحان اللہ' اللہ اکبر اور کچھ مسجدوں کی طرف قدم اور کچھ تلاوت قرآن فرماتے ہیں ہنوز میں نے قرآن کی تعلیم حاصل نہیں کی تھی' فرماتے ہیں میں اپنے کام پر چلا جایا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کاش اللہ کا ذکر کر کے کام پر جاتا۔ فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت عطا فرمائی پھر میں نے قرآن کی تعلیم پر توجہ دی۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ: میں داؤد کے پاس گیا میں نے کسم میں رنگا ہوا ایک بستر' اسی رنگ میں رنگا ہوا ایک گہوارہ اور اسی رنگ میں رنگے ہوئے یمنی کپڑے دیکھے۔ فرماتے ہیں: یزید بن ہارون کہتے ہیں: ہمارے پاس سے داؤد اور سعید بن ابی عروبہ گزرے اور میں نے ان دونوں سے حدیثیں سنیں۔ داؤد ۱۳۹ھ میں فوت ہوئے اور سرخس میں پیدا ہوئے تھے آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں۔

ابوالحکم' علی بن حکم بنانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور صاحب احادیث ہیں اور ۱۳۱ھ میں فوت ہوئے۔

ابوعبدالرحمٰن' عاصم بن سلیمان احول رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنو تمیم کے آزاد کردہ غلام تھے اور ابوجعفر کی خلافت کے زمانہ میں مدائن کے قاضی تھے اور کوفہ میں کیل و وزن کی جانچ پڑتال کرنے والے تھے۔ آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں اور ۱۴۱ھ یا ۱۴۲ھ میں فوت ہوئے۔

ابوالحسن، حفص بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنو منقر کے آزاد کردہ غلام ہیں اور حسن کے اقوال سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان از شعبہ: مجھ سے حفص بن سلیمان نے ایک کتاب لی اور اسے واپس نہیں کی آپ لوگوں کی کتابیں لے کر لکھ لیا کرتے تھے آپ طاعون سے کچھ دنوں قبل فوت ہوئے طاعون ۱۳۱ھ میں پھیلا تھا۔

ابونعامہ عدوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے اور آپ ضعیف ہیں اور آپ سے روح بن عبادہ راوی ہیں۔

ابومسلمہ، سعید بن یزید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور آپ سے شعبہ، حماد بن زید اور اسماعیل بن علیہ راوی ہیں۔

ابوقرہ، سعید بن ابی صدقہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

ابوروح، عمارہ بن ابی حفصہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور آپ سے شعبہ اور اسماعیل بن علیہ روایت کرتے ہیں۔

ابوعمرو، عثمان بتی رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سلیمان بن جرموز، آپ ثقہ، صاحب احادیث اور صاحب الرائے وفقہ ہیں۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری: عثمان بتی کوفہ کے تھے پھر بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے، آپ بنو زہرہ کے آزاد کردہ غلام تھے آپ موٹے کپڑے اور گاڑھا فروخت کیا کرتے تھے اس لیے آپ کا لقب بتی پڑ گیا یعنی گاڑھا بیچنے والے۔

منصور بن عبدالرحمٰن عذری غدانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سے اسماعیل بن علیہ راوی ہیں۔

عسل بن سفیان تمیمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ میں ضعف ہے اور آپ سے شعبہ راوی ہیں۔

ابورجاء ازدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام محمد بن سیف ہے اور آپ ثقہ ہیں آپ سے حماد بن زید، یزید بن زریع اور اسماعیل بن علیہ راوی ہیں اور آپ حسن سے راوی ہیں۔

ابوسہل، عوف بن ابوجمیلہ اعرابی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ طی کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں۔ بعض کہتے ہیں: آپ اپنی شان بلند کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں حسن سے ایسی چیز بیان کرتا ہوں جسے کوئی بیان نہیں کرتا، آپ شیعہ تھے۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری: میں نے عوف سے پوچھا: آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ مجھ سے حسن نے حدیث بیان کی فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے اصحاب کہتے ہیں: حسن نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پھر فرمایا: یہ کون کہہ سکتا ہے؟ اللہ کی قسم میں اشعث کو ان کے لیے پیش نہیں کرتا' میں بولا: یہ عمرو بن عبید بھی کہتے ہیں: فرمایا: وہ غلطی پر ہیں' میں نے ان سے واقعہ ابن الاشعث سے پہلے سنا ہے انصاری فرماتے ہیں: عوف سب سے بڑے تھے اور ۱۴۶ھ میں فوت ہوئے۔

زیاد اعلم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ باہلہ کی ایک عورت کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

خلیف بن عقبہ بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن شیبان بن عبید بن عمرو بن مخلب بن عوف بن ثعلبہ بن ذبیان بن ربیع بن حارث' اور وہ مقاعس بن عمرو بن کعب بن ثعلب بن زید مناۃ بن تمیم ہیں آپ کی کنیت ابن سیرین نے ابو بکر رکھی تھی آپ اصحاب ابن سیرین میں سے ہیں آپ آسان خضاب سے سفیدی بدل لیا کرتے تھے آپ بصرہ میں ابراہیم بن عبداللہ بن حسن کے قتل سے قبل ۶۱ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

ابوذبیان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام خلیفہ بن کعب ہے۔

ابودلان' حیان بن یزید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قلیل الحدیث ہیں۔

ابوایوب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عبداللہ بن ابوسلیمان ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ سے حماد بن سلمہ اور اسحٰق بن عثمان راوی ہیں۔

ابوالمبارک' خالد بن مہران حذاء رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قریش میں اولاد عبداللہ بن عامر بن کریز کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ موچی نہ تھے مگر موچیوں کے پاس اٹھتے بیٹھتے تھے۔

ابن سعد: از فہد بن حیان قیسی: خالد نے کبھی جوتے نہیں سیئے آپ تو یہ فرمایا کرتے تھے کہ اس طرح سیو پھر آپ کا لقب حذاء پڑ گیا۔ فرماتے ہیں: خالد ثقہ ہیں اور رعب وداب والے ہیں کوئی ان پر جرأت نہیں کرتا اور کثیر الحدیث ہیں آپ فرماتے ہیں: میں نے بجز لمبی حدیث کے کبھی کوئی حدیث نہیں لکھی پھر جب لمبی حدیث میں یاد کر لیا کرتا تھا تو اسے مٹا دیا کرتا تھا آپ بصرہ میں عشر خانہ اور پالان پر مقرر تھے۔ خالد' ابوجعفر منصور کی خلافت کے زمانہ میں ۱۴۱ھ میں فوت ہوئے۔

ابوعبداللہ' یونس بن عبید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عبدالقیس کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں فرماتے ہیں: میں نے کبھی کوئی حدیث نہیں لکھی۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید: یونس حدیث بیان کر کے استغفر اللہ' استغفر اللہ' استغفر اللہ کہتے باخبار فہد بن حیان وغیرہ: یونس ۱۳۳ھ میں فوت ہوئے۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری: میں نے سلیمان اور عبداللہ پسران علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب کو اور جعفر و محمد پسران سلیمان بن علی کو دیکھا کہ اپنی گردنوں پر یونس کا جنازہ اٹھائے ہوئے ہیں پھر عبداللہ بن علی فرماتے ہیں: اللہ کی قسم یہ شرف ہے۔

ابو بشر' سلمہ بن علقمہ تمیمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں۔

سوار بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن قدامہ بن عنزہ بن نقب بن عمرو بن حارث بن خلف بن حارث بن مجفر بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم۔ آپ قلیل الحدیث ہیں اور ابو جعفر کی طرف سے بصرہ کے قاضی تھے۔

ابن سعد: باخبار بکار بن محمد: میں نے سوار کو دیکھا آپ نے فیصلہ کا ارادہ فرمایا پھر آسمان کی طرف دیکھا اور آپ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں پھر آپ نے فیصلہ صادر فرمایا۔

ابو مروان غنوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام ابراہیم بن علاء ہے اور آپ ثقہ ہیں۔

ابو مسعود' سعید بن ایاس جریری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں مگر اخیر عمر میں حافظہ میں فرق آ گیا تھا۔

یحییٰ بن سعید قطان از کہمس: ہم نے جریری کو طاعون کے زمانہ میں منکر قرار دیا۔ باخبار یزید بن ہارون: میں نے جریری سے ۱۴۲ھ میں سماع کیا میں اسی سال بصرہ گیا تھا ہم نے ان سے کوئی منکر روایت نہیں سنی حالانکہ ہم سے کہہ دیا گیا تھا کہ آپ کے حافظہ میں فرق آ گیا ہے اور ہمارے بعد آپ سے اسحاق ارزق نے سماع کیا۔ یزید: میں نے شعبہ سے ۱۴۰ھ میں سنا اور اس کے بعد لوگوں کا بھی کہنا ہے کہ جریری ۱۴۴ھ میں فوت ہوئے۔

ابو عون' عبداللہ بن عون بن ارطبان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عبداللہ بن درہ بن سراق مزنی کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ سلیمان تیمی سے بڑے تھے اور عثمانی تھے آپ ثقہ' کثیر الحدیث اور پارسا ہیں۔

باخبار بکار بن محمد بسماع ابن عون: میں نے انس بن مالک کو دیکھا کہ آپ کو آپ کے جانور پر لے جایا جاتا تھا آپ ان چیزوں سے دوچار نہ تھے جن سے میں ہوں لوگوں نے مجھے چھوڑ رکھا ہے میں اپنے کسی کام کے لیے باہر جانے پر قادر نہیں۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید: طاعون جارف سے تین سال قبل ابن عون پیدا ہوئے۔ باخبار محمد بن عبداللہ

انصاری: ابن عون اگر قدریہ فرقہ کے پاس سے گزرتے تو انہیں سلام نہیں کیا کرتے تھے۔

باخبار بکار بن محمد: ابن عون نے کوفہ میں بہت وسیع علم سنا پھر اسے محمد کو سنایا پھر محمد نے جس کی تعریف کی آپ نے اسے بیان کیا اور جس کی تعریف نہیں کی اسے مرتے دم تک بیان نہیں کیا۔ جب آپ کوئی حدیث بیان کرتے تو عجز وانکساری کا اظہار فرماتے اور اپنے حق میں اللہ تعالیٰ سے ترحم کی دعا فرماتے اس لیے کہ کہیں حدیث میں کمی بیشی نہ ہوگئی ہو۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث اسماعیل بن علیہ بسماع ابن عون: مجھے اللہ شیوخ کے علم سے پناہ میں رکھے۔ ابن سعد: بقول ابن قطن بسماع ابن عون: کاش میں اس (علم) سے برابر سرابر نکل جاتا۔

باخبار بکار بن محمد از ابن عون: بھتیجے! لوگوں نے مجھ پر راستہ بند کر دیا میں اپنے کسی کام کے لیے نہیں نکل سکتا (یعنی لوگ ہر وقت حدیثیں پوچھتے رہتے ہیں) بکار: ابن عون کے بھائی تھے انہیں خاص طور سے آپ کے پاس آنے کی اجازت تھی جماعت کو یہ اجازت حاصل نہ تھی۔

باخبار بکار بن محمد: جب ابن عون کے پاس آپ کے بھائی آتے اور آپ کو سلام کرتے تو بالکل خاموش عجز وانکساری کے ساتھ ادب واحترام سے بیٹھ جاتے میں نے کسی کے سامنے کسی کو اس طرح بیٹھتا ہوا نہیں دیکھا آپ ان کے سلام کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ فرماتے آپ کسی محدث یا غیر محدث کو اپنے پیچھے نہیں چلنے دیتے تھے ایک دن ابن عون محمد بن سیرین کے پیچھے چلنے لگے پوچھا کچھ کام ہے؟ بولے: نہیں' فرمایا تو جاؤ۔

باخبار بکار بن محمد: میں نے ابن عون کو کسی سے مذاق کرتا ہوا یا جھگڑتا ہوا یا شعر پڑھتا ہوا کبھی نہیں دیکھا' آپ برابر اپنی اصلاح میں لگے رہتے تھے۔

باخبار بکار بن محمد: ابن عون صبح کی نماز پڑھ کر اپنی مجلس میں قبلہ رخ بیٹھے ہوئے ذکر اللہ کرتے رہتے تھے پھر جب سورج نکل آتا تو نماز پڑھ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوا کرتے تھے۔

بکار: میں نے ابن عون کو کبھی گالی دیتے ہوئے نہیں سنا نہ اپنے غلام کو' نہ لونڈی کو' نہ بکری کو' نہ مرغی کو اور نہ کسی چیز کو میں نے کسی کو ان سے زیادہ زبان پر قادر نہیں دیکھا۔

باخبار بکار بن محمد: میں نے ابن عون کو بلال بن ابی بردہ کے بارے میں کوئی بات کہتے ہوئے نہیں سنا لوگ کہتے تھے: ابوعون! بلال نے یہ کیا آپ فرماتے: انسان مظلوم ہوتا ہے پھر وہ اپنی زبان سے ظالم کو کچھ نہ کچھ کہتا رہتا ہے حتیٰ کہ ظالم بن جاتا ہے میرے گمان میں مجھ سے زیادہ سخت بلال پر تم میں سے کوئی نہیں (فرماتے ہیں) بلال نے اس جرم پر آپ کے کوڑے لگوائے تھے کہ آپ نے ایک عربی خاتون سے شادی کر لی تھی۔

باخبار بکار بن محمد: میں ابن عون کی صحبت میں ان کے مرتے دم تک رہا آپ نے میرے والد کو وصیت کی' میں نے آپ سے کبھی نہیں سنا کہ آپ نے جھوٹی یا سچی قسم کھائی ہو حتیٰ کہ موت نے آ کر ہم میں جدائی ڈال دی۔

بکار: ابن عون مرتے دم تک برابر ایک دن ناغہ کر کے روزے رکھتے رہے۔ میں نے کبھی آپ کے ہاتھ میں درہم یا دینار

نہیں دیکھا اور نہ میں نے آپ کو کبھی کوئی چیز تولتے ہوئے دیکھا جب آپ وضو کرتے تو اس میں آپ کو کسی کی اعانت گوارا نہ ہوتی آپ وضو کر کے رومال سے یا کسی دوسرے کپڑے سے اپنا منہ پونچھ لیا کرتے تھے اور جمعہ کے دن آپ بہت سویرے نماز کو نہیں جاتے تھے جیسا کہ آج کل لوگ چلے جاتے ہیں اور نہ دیر ہی کر کے جاتے آپ کو درمیانی راہ بہت پیاری تھی اور جماعت میں مل کر رہنا بھی بہت محبوب تھا آپ جمعہ کے لیے اور عید و بقر عید کے لیے غسل کیا کرتے تھے اور کپڑوں پر اور سر اور داڑھی میں خوشبو لگایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ سنت ہے باقی دنوں میں بھی خوشبو استعمال کرتے رہتے تھے اور مہین و نرم کپڑے پہنا کرتے تھے خصوصاً جمعہ کو اور عید و بقر عید کو تو بہت ہی صاف و شفاف کپڑے استعمال کیا کرتے تھے اور جمعہ کی نماز کے لیے کبھی پیدل چل کر اور کبھی سوار ہو کر آتے تھے اور جمعہ کی نماز کے بعد زیادہ دیر تک بیٹھا نہیں کرتے تھے۔ آپ رمضان میں جماعت سے فرض ہی پڑھا کرتے تھے پھر اپنی خلوت گاہ میں اپنے گھر میں عبادت میں مصروف رہتے تھے آپ گھر میں خاموش رہا کرتے تھے اور الحمد للہ ربنا کا ورد جاری رکھتے تھے میں نے ابن عون کو کبھی حمام میں جاتا ہوا نہیں دیکھا آپ کا وکیل ایک عیسائی تھا جو آپ کے گھر کی آمدنی کا حساب کتاب رکھتا تھا اور آپ کے محلّہ میں جس میں آپ رہتے تھے عیسائی اور مسلمان ملے جلے رہتے تھے اور بازار والے گھر میں بھی آپ فرمایا کرتے تھے میرے ماتحت عیسائی رہیں مسلمان نہیں آپ اپنے مکان کے بالائی حصہ میں رہتے تھے (فرماتے ہیں) ابن عون ہمیں مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھاتے تھے آپ کے محلّہ میں ایک مسجد تھی جس میں آپ باقی نمازیں پڑھا کرتے تھے اور آپ کے موجودہ بھائی بند اور فرزند اور محلّہ کے دوسرے حضرات بھی۔ آپ کا ایک آزاد کردہ غلام اذان دیا کرتا تھا اور اذان میں دہرے کلمات استعمال کیا کرتا تھا اور تکبیر میں اکہرے اکثر ہمیں آپ ہی نماز پڑھایا کرتے تھے اور کبھی کبھی اپنے کسی صاحبزادے کو آگے بڑھا دیا کرتے تھے۔ آپ کوئی چیز منگایا نہیں کرتے تھے الا یہ کہ آپ کے بلا طلب کے کوئی لے آئے اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ کھانے میں کچا لہسن ہے تو آپ اسے چھوتے بھی نہ تھے۔ کھانے سے قبل خادم آ کر آپ کے ہاتھ دھلاتا تھا پھر رومال دے دیتا تھا جس سے آپ ہاتھ پونچھ لیا کرتے تھے۔

بقول بکار بن محمد بتحدیث عین (جو ہماری ایک آزاد کردہ لونڈی تھی) یہ لونڈی آپ کی خدمت کیا کرتی تھی اور یہ اس وقت عبداللہ بن محمد کی مملوکہ تھی اور عبداللہ بن محمد کی صاحبزادی آپ کے پاس تھیں اور ان صاحبزادی کی والدہ آپ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن کے پاس تھیں فرماتی ہیں میں آپ کی خدمت کیا کرتی تھی ایک دن میں نے ابن عون کے لیے سالن پکایا آپ کو اس میں لہسن کی بو آئی' آپ نے اس کے بارے میں مجھ سے پوچھا میں نے آپ کو سب کچھ بتا دیا فرمایا حق تعالیٰ تم کو اس میں برکت عطا فرمائے اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اسے میرے آگے سے اٹھا لو یہ سن کر میرے بدن میں آگ لگ گئی اور میں سیرین کے گھر آ گئی۔

باخبار بکار بن محمد: عبداللہ بن عون کے سامنے تقدیر کا ذکر چھڑ گیا فرمانے لگے بھتیجے! میں اس کے ذکر سے بری ہوں میں نے لوگوں کو پایا بجز دو شخصوں کے کسی نے بھی اس پر گفتگو نہیں کی ایک تو گفتگو کرنے والا معبد جہنی تھا اور دوسرا سنویہ' ام موسیٰ کا شوہر تھا۔ اور اس پر گفتگو شر ہے۔

باخبار بکار بن محمد: معتزلہ نے ابن عون کی ابراہیم بن عبداللہ بن حسن سے چغلی کھائی اور کہا کہ یہاں ایک شخص عبداللہ بن

عون ہے جو آپ سے لوگوں کو روکتا ہے آپ نے ابن عون کو بلا بھیجا کہ تجھے میرے سے کیا دشمنی ہے آپ بصرہ سے نکل کر قریظیہ میں جا ٹھہرے اور وہیں رہے حتیٰ کہ ابراہیم کا جو حشر ہونا تھا ہوا۔

بکار: جب ابراہیم نے بغاوت کا فتنہ اٹھایا تو میں نے ابن عون کو دیکھا کہ آپ نے اپنے دروازے بند کرا دیئے جو مربد کے شاہراہ عام پر تھے آپ گھر میں نہ کسی کو جھانکنے دیتے تھے نہ دیکھنے دیتے تھے اور نہ کوئی دروازہ کھولتے تھے۔ باخبار بکار بن محمد: اگر ابن عون کے ساتھ کوئی شخص سلوک وصلہ رحمی کرتا تو آپ اس کے ساتھ چپکے سے سلوک کرتے اور اگر کوئی آپ کو ہدیہ دیتا تو آپ اسے چپکے سے ہدیہ دیتے آپ کو یہ گوارا نہ تھا کہ کسی کو اس کی خبر ہو۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بتحدیث ابن عون: ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میں ایک باغ میں محمد کے ساتھ ساتھ موجود ہوں آپ اس میں چہل قدمی فرما رہے ہیں پھر اس باغ میں ایک پتھریلی جگہ پر پہنچ جاتے ہیں اور اسے بکھیرنے لگتے ہیں میں آپ کے پیچھے ہوں اور میں بھی مٹی اٹھا اٹھا کر بکھیرنے لگتا ہوں فرماتے ہیں میں نے اس خواب کا ذکر محمد سے کیا آپ نے فرمایا ماشاءاللہ ماشاءاللہ یہ ایک شخص ہے جو ایک شخص کی پیروی کرتا ہے اور اس سے خیر (علم دین) سیکھتا ہے فرماتے ہیں آپ کی رائے میں وہ شخص میں ہی تھا۔

باخبار بکار بن محمد: میں گھر میں ابن عون کے پاس تھا' میں بولا: کیا الحراف میں ابو محمد عبیدہ نہیں؟ فرمایا افسوس! تم کس کے پاس یہ بات کہہ رہے ہو؟ نہیں نہیں' میرا یہ مطلب تھا کہ آپ کتاب میں دیکھ کر مجھ سے حدیثیں بیان فرمائیں آپ نے میری یہ بات مسترد فرما دی۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بسماع عثمان بتی (باپ کے حق میں بیٹے کی شہادت کے بارے میں) جائز نہیں الا یہ کہ باپ ابن عون جیسا ہو انصاری کہتے ہیں اسی پر میرا عمل ہے میں نے سوار بن عبداللہ کے سامنے ابو علی کے لیے شہادت دی پھر آپ نے قبول فرمالی۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بتحدیث ابن عون: میرے پاس امیر سلم بن قتیبہ آئے اور السلام علیکم کہہ کر ہنس پڑے اور فرمایا ہم یہ ابن عون کے لیے برداشت کرتے ہیں۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری: ایک دفعہ ہشام بن حسان نے حدیث بیان کی ایک شخص نے پوچھا: یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی؟ فرمایا اس نے جس کے مثل اللہ کی قسم میری آنکھوں نے کبھی کسی کو نہیں دیکھا یعنی ابن عون نے اور آپ نے حسن ومحمد کو بھی مستثنیٰ نہیں فرمایا۔ انصاری: ایک دفعہ ہشام مکہ سے آئے اور ابن عون کے پاس پہنچے ہم پہلے ہی سے آپ کے پاس تھے فرمایا اللہ کی قسم ابھی میں اپنے گھر بھی نہیں گیا اور نہ کسی کے پاس گیا سب سے پہلے آپ ہی سے ملنے آیا ہوں۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری باخبار ابن عون: میں نے خواب میں دیکھا گویا میں مسجد میں ہوں کہ اچانک ایک سنگریزہ اچھل کر میرے کان میں گر گیا میں نے فوراً ایک طرف کو اپنا سر جھکا دیا آخر وہ نکل گیا میں نے ابن سیرین سے ذکر کیا فرمایا: یہ ایک شخص ہے جس نے کوئی ناگوار بات سنی ہے اور وہ اس کے دل میں ہلچل مچا رہی ہے۔

باخبار بکار بن محمد: ابن عون مصافحہ کو مکروہ سمجھتے تھے اور کسی سے مصافحہ نہیں کیا کرتے تھے اور سفیان ثوری بھی زیادہ تر مصافحہ نہیں کیا کرتے تھے بس السلام علیکم کہا کرتے تھے۔

باخبار بکار: ابن عون کی مسجد میں جو انہوں نے اپنے محلّہ میں بنوائی تھی محراب نہ تھی۔ باخبار یحییٰ بن خلیف بن عقبہ: ایک دفعہ ابن عون اور ابن سیرین ایک راہ سے گزر رہے تھے ایک جگہ بارش کا پانی جمع تھا اور اس پر کھجور کا ایک تنا پڑا ہوا تھا ابن سیرین تنے پر چل کر عبور کر گئے اور ابن عون پانی سے گزرے ابن سیرین نے پوچھا تنے کے اوپر سے کیوں نہیں آئے؟ فرمایا تنہ والے کی رضا معلوم نہیں۔

باخبار یحییٰ بن خلیف: ابن عون جب دعا میں انتہائی زور دیتے تو یا احد یا احد فرمایا کرتے تھے۔

باخبار بکار بن محمد بحدیث بعض تلمیذ ابن عون: آپ کے پاس ایک اونٹنی تھی جس پر جہاد و حج کیا کرتے تھے آپ کو وہ بے حد پسند تھی ایک دن آپ نے اپنے غلام سے کہا کہ اسے پانی پلا لائے غلام نے اس کے منہ پر ایسی لکڑی ماری کہ اس کی آنکھ نکل کر اس کے منہ پر آ پڑی ہم نے کہا اگر ابن عون کو غصہ آئے گا تو آج آئے گا تھوڑی دیر کے بعد ابن عون بھی آ گئے اور اونٹنی کی آنکھ کو دیکھ کر فرمانے لگے سبحان اللہ! کیا مارنے کے لیے چہرہ ہی رہ گیا تھا؟ اے غلام! اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا فرمائے میرے سامنے سے نکل جا' حاضرین گواہ رہیں کہ یہ آزاد ہے۔

باخبار بکار: ابن عون ملک شام تک اپنی اونٹنی پر جہاد کیا کرتے تھے اور ملک شام میں جانے کے بعد گھوڑے پر جہاد کیا کرتے تھے۔ فرماتے ہیں ابن عون نے ایک رومی کو للکارا اور اسے قتل کر دیا۔

باخبار بکار: ابن عون روزانہ شب کو ایک منزل قرآن پڑھا کرتے تھے اگر رات میں ناغہ ہو جاتا تو دن میں پڑھ لیا کرتے تھے۔

باخبار عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب باخبار حماد بن زید بقول ابن عون: تین چیزیں مجھے اپنے لیے بھی پیاری ہیں اور اپنے شاگردوں کے لیے بھی قرآن پاک کی تلاوت' حدیث کا مطالعہ' اپنی اصلاح میں مصروف رہ کر لوگوں کی خیر خواہی چاہنا' عبداللہ بن مسلمہ: میں نے لوگوں سے سنا' ابن عون سے ذکر کرتے تھے کہ آپ نے ابو مسلمہ بن قعنب کا جانور دیکھا اور ان کی اجازت کے بغیر اس پر سوار ہو گئے کیونکہ آپ کو یقین تھا کہ وہ منع کرنے والے نہیں۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث خالد بن حارث: ابن عون فرمایا کرتے تھے: سلیم سلیم ہی ہیں اور ازہر ازہر ہی ہیں یعنی سلیم سلامتی والے ہیں اور ازہر روشن ہیں یہ دونوں حضرات بازار سے آپ کی ضروریات لا کر دیا کرتے تھے۔

باخبار ازہر بن سعد بتحدیث سفیان بن عیینہ: میں نے ابن عون سے کہا: میں دیکھتا ہوں کہ آپ کو درہم پیارے ہیں' فرمایا: درہم مجھے فائدہ پہنچاتے ہیں۔

باخبار بکار بن محمد: ابن عون کی انگوٹھی معہ نگ کے چاندی کی تھی اور اس پر خاتم سلیمان کندہ تھا۔

باخبار بکار بن محمد: میں نے ابن عون کے سر پر تقریباً ایک بالشت اونچی ٹوپی دیکھی جو یمنی دھاری دار کپڑے کی تھی اور میں

نے دیکھا آپ چادروں کے کپڑے پہنا کرتے تھے اور تہبند باندھ کر اور چادر اوڑھ کر بازار چلے جایا کرتے تھے اور آپ کو گیرو سے رنگے ہوئے دو کپڑوں میں بھی دیکھا گیا۔

باخبار بکار بن محمد: ابن عون اپنی مونچھیں بالکل صاف نہیں کیا کرتے تھے بلکہ درمیانی راہ اختیار کر کے انہیں کاٹا کرتے تھے آپ کے سر کے بال نصف کانوں تک رہتے تھے اگر آپ آپ کو دیکھتے تو یہی کہتے کہ آپ لوگوں کے اس طبقہ سے نہیں ہیں جو لوگوں میں خوب گھلے ملے اور گڈ مڈ رہتے ہیں۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید: ابن عون جب تہبند باندھتے تو آپ کی ناف کھلی رہتی تھی۔

باخبار معاذ بن معاذ عنبری: میں نے ابن عون کے سر پر ایک لطیف وخوبصورت اونی ٹوپی دیکھی پھر آپ سے ہمارے کسی ساتھی نے پوچھا: ابوعون! یہ ٹوپی کیا ہے؟ فرمایا یہ ٹوپی ابن عمر کی ہے ابن عمر نے انس بن سیرین کو دے دی تھی پھر جب انس کے ترکہ میں فروخت کی گئی تو میں نے خرید لی۔

باخبار بکار بن محمد: ابن عون کے جوتے کا ایک ایک تسمہ تھا اور سبتیہ نہ تھا۔ ابن عون کی چادریں بٹی ہوئی تھیں اور آپ کے کپڑے پیروں تک تھے۔ باخبار ابوقطن عمرو بن ہیثم: میں نے ابن عون کے بعض دانت سونے کے تاروں سے بندھے ہوئے دیکھے۔

باخبار بکار بن محمد: ابن عون کو خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کی بڑی تمنا تھی آخر کار آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی وفات سے کچھ دنوں پہلے خواب میں دیکھا جس سے آپ کو انتہائی مسرت ہوئی۔ پھر آپ اپنے گھر کے زینہ سے مسجد میں جانے کے لیے اتر رہے تھے کہ گر گئے اور آپ کے پیر میں ضرب آئی آپ نے علاج نہیں کرایا اور اسی میں جان جان آفریں کو سونپ دی اور اس چادر میں کفنائے گئے جو آپ نے دوسو درہم میں خریدی تھی پھر ہم سے آپ کے بیٹوں نے سودا کیا اور کہا ہم اس کے بغیر ہی خریدیں گے۔ اور میری پھوپھی نے جو آپ کی اہلیہ تھیں فرمایا: باقی میرے حساب میں شمار کر لینا۔ فرماتے ہیں میں ابن عون کی وفات کے وقت موجود تھا آپ قبلہ رخ لیٹے ہوئے تھے اور ذکر اللہ میں مصروف تھے کہ موت کا غرغرہ شروع ہو گیا اور اللہ اللہ کرتے ہوئے اللہ سے جا ملے مجھ سے میری پھوپھی ام محمد بنت عبداللہ بن محمد بن سیرین نے فرمایا: ابن عون کے پاس سورۂ یٰسین پڑھو چنانچہ میں نے سورۂ یٰسین پڑھی مرتے وقت ابن عون سے زیادہ میں نے کسی کو ہوش وحواس میں نہیں پایا آپ کے ہوش وحواس آخری دم تک قائم رہے بس آپ بار بار اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹاتے تھے اور کچھ نہیں آپ کی وفات سحر کو ہوئی ہم اُونگھ کے غلبہ کے مارے آپ پر نماز پڑھنے پر قادر نہیں ہوئے حتیٰ کہ ہم نے آپ کو مسجد کے محراب میں رکھ دیا۔

باخبار بکار بن محمد: ابن عون دس ہزار سے کچھ اوپر مقروض تھے کہ فوت ہوئے آپ نے قرض کے بعد اپنے مال کے پانچویں حصہ کی میرے والد کو بلا کر وصیت کی کہ اسے آپ کے محتاج وغیر محتاج اقارب میں بانٹ دیا جائے۔

آپ بیماری میں شیر سے بھی زیادہ صابر ثابت ہوئے مرتے دم تک اُف نہیں کی اور نہ کبھی اپنی بیماری کی کسی سے ادنیٰ سی شکایت کی آپ نے نقد مال کچھ نہیں چھوڑا ایک گھر عطارین میں چھوڑا اور اپنا رہائشی گھر چھوڑا جو سکۃ المربد میں تھا آپ رجب ۱۵۱ھ میں ابوجعفر کے عہد میں فوت ہوئے اور آپ پر جمیل بن محفوظ ازدی نے جو عقبہ بن سلم کے افسر پولس تھے نماز پڑھی۔

عمران بن مسلم قصیر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی حدیثیں ہیں۔

عبدالمومن بن ابوشراعہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی اور ان سے راوی ہیں اور قلیل الحدیث ہیں۔

غالب بن مہران تمار رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور آپ سے شعبہ اور اسمٰعیل بن علیہ راوی ہیں۔

عبدالعزیز بن قدیر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا گھر عبدالقیس میں تھا آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں آپ سے سفیان اور ابن مبارک راوی ہیں آپ کے بھائی عبدالملک بن قدیر ہیں۔

عبدالملک بن قدیر رحمۃ اللہ علیہ:

اپنے بھائی عبدالعزیز سے راوی ہیں۔

حجاج اسود قسامل ازدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی حدیثیں ہیں۔

حجاج بن ابی عثمان رحمۃ اللہ علیہ:

ابوالصلت' حجاج بن ابی عثمان صواف: آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

عباد بن منصور ناجی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بصرہ کے قاضی تھے' ضعیف ہیں اور آپ کی حدیثیں منکر ہیں۔

حوشب بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سبز چادروں کے تاجر تھے' ان شاء اللہ ثقہ ہیں اور آپ سے ہشام بن حسان راوی ہیں۔

ابویونس حاتم بن ابی صغیرہ قشیری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

حسین بن ذکوان معلم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں۔

کہمس بن حسن قیسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بھی ثقہ ہیں۔

حسین شہید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ مزینہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

عمران بن حدیر سدوسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں۔

ابو المعلیٰ عطار رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام یحییٰ بن میمون ہے آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں۔

غالب بن خطاف راسبی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں۔

باخبار عبدالاعلیٰ بن سلیمان عبدی زراد: غالب قطان کی کنیت ابو سلمہ ہے آپ نابینا تھے اور عبدالقیس کے گھر میں ٹھہرے ہوئے تھے میں نے آپ کے والد کا نام قطان کے بجائے خطاف بھی سنا ہے۔

ہشام بن حسان قردوسی ازدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ میں اور قتادہ میں عمر کے اعتبار سے سات سال کا فرق تھا۔ باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ابوقرہ سعید بقول محمد: اے اہل بیت ہشام ہم سے ہیں۔

یحییٰ بن قطان: ہشام ۱۴۷ھ میں فوت ہوئے آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں اور کثیر الحدیث ہیں۔ مکی بن ابراہیم: ہشام یکم صفر ۱۴۸ھ میں فوت ہوئے۔

عیینہ بن عبدالرحمٰن بن جوشن غطفانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔ باخبار وکیع بن جراح: میں نے عیینہ سے بصرہ میں ۱۴۸ھ میں ملاقات کی اور آپ نے مجھے بول کر حدیثیں لکھوائیں۔

عمر بن عامر رحمۃ اللہ علیہ' صالح بن ابوالاخضر رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعد: باخبار محمد بن عبداللہ انصاری: میں نے صالح سے پوچھا: یہ جو تم روایتیں کرتے ہو کیا تم نے انہیں زہری سے سنا ہے فرمایا: انہوں نے مجھ سے بعض حدیثیں بیان کیں اور بعض حدیثیں میں نے ان پر پڑھیں اب مجھے خبر نہیں کون سی سنی ہوئی ہیں اور کون سی پڑھی ہوئی ہیں۔

جراد بن مجالد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سے شعبہ راوی ہیں۔

ابوحمزہ رحمۃ اللہ علیہ:

جن سے شعبہ راوی ہیں شعبہ آپ کے پڑوسی تھے آپ کا نام عبدالرحمٰن بن عبداللہ ہے۔

ابوعثمان' عمرو بن عبید بن باب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنی تمیم کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ معتزلی اور صاحب الرائے ہیں اور حدیث میں کچھ نہیں آپ حسن وغیرہ سے کثیر الحدیث ہیں۔

آپ ۱۴۴ھ میں فوت ہوئے اور مرّان میں' جو مکہ معظّمہ سے چند دن کے فاصلہ پر بصرہ کے راستہ میں واقع ہے' دفن کیے گئے۔

پانچواں طبقہ

ابوالنضر، سعید بن ابی عروبہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابوعروبہ کا نام مہران ہے آپ ثقہ ہیں اور کثیر الحدیث ہیں۔ آخری عمر میں حافظہ خراب ہوگیا تھا۔ ابن سعد: بسماع عبدالوہاب بن عطاء: میں ۱۳۶ھ میں سعید کے پاس ہم مجلس تھا، آپ ۱۵۷ھ میں فوت ہوئے، دوسروں کا کہنا ہے کہ آپ نے ۱۵۶ھ میں ابوجعفر کے زمانہ میں وفات پائی۔

ابن سعد: قریش بن انس: سعید نے مجھ سے قسم کھا کر فرمایا کہ میں نے کبھی قتادہ سے کچھ نہیں لکھا البتہ ابومعشر نے مجھے لکھا کہ میں ان کے لیے تفسیر قتادہ لکھ دوں۔ فرماتے ہیں پھر قتادہ نے کہا: کیا تم مجھ سے لکھنا چاہتے ہو؟ فرماتے ہیں پھر میں نہ لکھنے ہی پر جمارہا۔

باخبار عفان بن مسلم از ہمام: میرے پاس سعید آئے اور مجھ سے قرآن کے عواشر جو قتادہ سے ہیں مانگے میں نے کہا میں آپ کو نقل کر کے دے دوں گا فرمایا نہیں الا یہ کہ اپنی کتاب دو لیکن میں نے کتاب دینے سے انکار کر دیا آپ اس سلسلہ میں میرے پاس آتے جاتے رہے لیکن میں نے یہ عاریہ آپ کو کتاب نہیں دی۔

باخبار عفان: سعید بہت سی غیر مسموع احادیث کو قتادہ سے روایت کرتے ہیں اور ان میں حدثنا استعمال نہیں کرتے۔

باخبار روح بن عبادہ: سعید حافظہ میں سب سے اوّل تھے پھر جب آپ حدیث بیان فرماتے اور آپ کو اپنا نفس اچھا معلوم ہوتا تو فرماتے: اے نفس! اللہ تعالیٰ تجھے کالی مرچوں کی طرح ہاون دستہ میں کوٹے۔

اسماء بن عبید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنوضبیعہ میں رہائش پذیر تھے۔ ان شاء اللہ آپ ثقہ ہیں۔ ابن سعد: میں نے سعید بن عامر سے جو اسماء کے نواسہ ہیں، سنا فرماتے تھے: اسماء ۱۴۱ھ میں فوت ہوئے۔

ابواسحٰق، اسماعیل بن مسلم مکی رحمۃ اللہ علیہ:

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری: اسماعیل بصری تھے لیکن چونکہ آپ کئی سال مکہ میں رہے اس لیے مکی مشہور ہو گئے پھر بصرہ واپس جانے کے بعد بھی آپ کو مکی ہی کہا گیا۔ آپ صاحب رائے مفتی، وسیع النظر اور تیز حافظہ والے تھے اور حدیث وغیرہ کے حافظ تھے۔ لوگ آپ پر اور عثمان بتی پر مطمئن تھے، اسماعیل اور یونس بن عبید کی مجلس ایک تھی میں آ کر ان دونوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اور اسماعیل پر لکھا کرتا تھا اور یونس کو چھوڑ دیا کرتا تھا کیونکہ لوگوں میں اسماعیل ہی کی عظمت تھی کیونکہ وہ فتووں کی وجہ سے لوگوں میں مشہور تھے۔

ابوالاشہب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام جعفر بن حیان عطاردی ہے آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں آپ بصرہ میں مہدی کے زمانہ میں ۱۶۵ھ میں فوت ہوئے۔

ابوخلدہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام خالد بن دینار ہے اور آپ ثقہ ہیں۔ کافی عمر پائی' لقاء بھی ثابت ہے۔

علی بن علی رفاعی رحمۃ اللہ علیہ:

باخبار فضل بن دکین وعفان بن مسلم :علی' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔

ابوحرہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام واصل بن عبدالرحمٰن ہے' آپ میں ضعف ہے اور آپ سے حدیث مروی ہے۔ آپ کے بھائی سعید بن الرحمٰن ہیں۔

سعید بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سے بھی حدیث مروی ہے۔

ابوخالد' قرہ بن خالد سدوسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں۔

صخر بن جویریہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعد: بسماع عمرو بن عاصم :صخر کی کنیت ابونافع ہے آپ بنوتمیم کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ثبت وثقہ ہیں۔ باخبار عفان بن مسلم :صخر حدیث میں جویرہ سے زیادہ ثبت اور ان سے زیادہ حدیث کو پہچاننے والے تھے۔

ربیعہ بن کلثوم بن حبر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ شیخ ہیں اور آپ کے پاس حدیثیں ہیں۔

ابوہانی' اشعث بن عبدالملک حمرانی رحمۃ اللہ علیہ:

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بتحدیث ابوحرہ :حسن جب اشعث کو دیکھتے تو فرماتے :ابوہانی لاؤ' لاؤ جو کچھ تمہارے پاس ہے۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بقول شعبہ: یونس کے مسائل کا فقہ حسن ہی سے ہے کیونکہ کہا جاتا تھا کہ انہوں نے یہ مسائل اشعث سے لیے۔ اشعث کے علم کی وسعت وکثرت کا سبب یہ ہے کہ آپ کی ہمشیرہ حفص بن سلیمان کے نکاح میں تھیں جو بنی منقر کے آزاد کردہ غلام تھے اشعث نے ان کی کتابوں کا گہرا مطالعہ کر لیا تھا اور حفص اقوال حسن کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بتحدیث اشعث : ہم سب ایک مجلس میں جمع ہو جاتے تھے یعنی بتی' سوار' داؤد' عوف' اشعث اور متعدد علماء۔ ایک دن داؤد عوف کے درمیان مسئلہ تقدیر پر تبادلہ خیالات ہوا عوف تقدیر کے قائل تھے نوبت یہاں تک پہنچی کہ ہاتھا پائی ہونے لگی اشعث کہتے ہیں میں نے داؤد کو پکڑ لیا اور سوار نے کھڑے ہو کر عوف کو پکڑ لیا اور ہم نے دونوں میں بیچ بچاؤ کرا دیا۔ اشعث عوف

سے پہلے ۱۴۶ھ میں فوت ہوئے۔

مبارک بن فضالہ بن ابی اُمیہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ نے کتابت سے مبارک کو آزاد کیا تھا۔ مبارک عہد مہدی میں ۱۹۵ھ میں فوت ہوئے۔ ان میں ضعف ہے لیکن عفان بن مسلم انہیں اٹھاتے ہیں اور ان کی توثیق کرتے ہیں اور ان سے حدیثیں بیان کرتے ہیں۔ ان کے بھائی عبدالرحمٰن ہیں۔

ابو امیہ' عبدالرحمٰن بن فضالہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سے بھی حدیث مروی ہے۔

ابو حفص' ربیع بن صبیح رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنوسعد بن زید مناۃ بن تمیم کے آزاد کردہ غلام ہیں' آپ جہاد کے لیے ہند کی طرف بحری سفر پر روانہ ہوئے اور مہدی کے آغاز خلافت میں ۱۶۰ھ میں راہ میں فوت ہو گئے اور سمندر کے کسی جزیرے میں دفن کیے گئے مجھے یہ بات ایک بصری شیخ نے بتائی جو آپ کے ساتھ تھا۔ آپ حدیث میں ضعیف ہیں اور ثوری آپ سے راوی ہیں لیکن عفان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے اور وہ آپ سے حدیث بیان نہیں کرتے۔

ابو الہیثم' سری بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن ایاس: بن حرملہ بن ایاس شیبانی آپ کے دادا حرملہ بن ایاس ابوقتادہ سے راوی ہیں باخبار عباس بن فضل ازرق بتحدیث ہمام بن یحییٰ از قتادہ از صالح بن ابوالخلیل از حرملہ بن ایاس از ابوقتادہ از نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم: عرفہ کا روزہ دو سال کے برابر ہے اور عاشورہ کا روزہ ایک سال کے برابر ہے۔

یزید بن ابراہیم تستری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور ثبت ہیں عفان تو آپ کی بہت ہی تعریف کرتے ہیں آپ باہلہ میں جو مقبرۂ بنوسہم کے پاس ہے ٹھہرے ہوئے تھے۔

ابو النضر' جریر بن حازم بن زید جہضمی ازدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں مگر آخری عمر میں حافظہ خراب ہونے کی وجہ سے گڑبڑ کرنے لگے تھے۔ باخبار وہب بن جریر بن حازم: میرے والد عہد عبدالملک بن مروان میں ۸۵ھ میں پیدا ہوئے۔

وہب اور سلیمان بن حرب: آپ ۱۷۰ھ میں فوت ہوئے۔

ابو ہلال راسبی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام محمد بن سلیم ہے اور آپ میں ضعف ہے۔

باخبار موسیٰ بن اسمٰعیل: ابو ہلال نابینا تھے اور اسی وقت حدیث بیان کرتے تھے جب حاضرین کا آپ کو نسب بتا دیا جاتا

تھا۔لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہلال کی وفات عہد مہدی میں ۱۶۵ھ میں ہوئی۔

ابوالمقدام' ہشام بن ابو ہشام رحمۃ اللہ علیہ:

ابو ہشام کا نام زیاد ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

ہشام' حدیث میں ضعیف ہے۔

عقبہ بن ابوالصہباء رحمۃ اللہ علیہ' ابو عقیل دورقی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام بشیر بن عقبہ ہے۔

حسن بن دینار رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حدیث میں ضعیف ہیں اور کچھ نہیں' آپ سے محمد بن اسحٰق اور معافی بن عمران وغیرہ راوی ہیں۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بسماع حسن بن دینار: (مجھ سے کتاب مانگی تھی میں نے انکار کر دیا تو فرمایا) حدیث انتہائی اہم شے ہے اگر کوئی اپنے پاس والی حدیث پر بخل کرے وہ گنہگار و قابل ملامت ہے حالانکہ ہمیں وہی حدیث دوسروں سے معلوم ہو جائے گی۔

صلت بن دینار رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ضعیف ہیں اور حدیث میں کچھ نہیں۔

ہشام بن عبداللہ دستوائی رحمۃ اللہ علیہ:

ابوعبداللہ کا نام سنبر ہے اور سنبر بنو سدوس کے غلام تھے ہشام حدیث میں' ثقہ' ثبت اور حجت ہیں مگر آپ پر قدریہ ہونے کا الزام ہے۔

باخبار عبیداللہ بن محمد بن حفص تیمی: اگر ہشام کے گھر میں چراغ نہ ہوتا تو بے قرار ہو جاتے اور بستر پر کروٹیں لیتے رہتے حتیٰ کہ آپ کی اہلیہ چراغ لے آتیں ایک دن آپ کی اہلیہ نے آپ کی بے قراری کے بارے میں پوچھا تو فرمایا جب چراغ نہیں ہوتا تو مجھے اندھیرے میں قبر کا اندھیرا یاد آ جاتا ہے۔عبدالصمد بن عبدالوارث: ہشام ۱۵۲ھ میں فوت ہوئے لیکن زید بن حباب کہتے ہیں میں نے ۱۵۳ھ میں آپ سے ملاقات کی معلوم ہوا کہ آپ اس کے بعد فوت ہوئے۔

ابوسعید' سلیمان بن مغیرہ قیسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور ثبت ہیں۔باخبار موسیٰ بن اسماعیل بسماع وہیب از ایوب: سلیمان سے علم سیکھ لو فرماتے ہیں: ہم آپ کے پاس آیا کرتے تھے آپ ایک گوشہ میں ہوتے تھے اور آپ کے والد صاحب دوسرے گوشہ میں۔

باخبار موسیٰ بن اسماعیل بحدیث سلیمان بن مغیرہ از ایوب: حمید بن ہلال کی حدیثوں کا حافظ سلیمان سے زیادہ کوئی نہیں۔

ابو یحییٰ' مہدی بن میمون ازدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ معادل کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

باخبار عبید اللہ بن محمد قرشی: میمون کردی (ایک قسم کے ترک) تھے اور یزید بن مہدب کے آزاد کردہ غلام تھے۔ مہدی ثقہ ہیں آپ مہدی کی خلافت کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

ابو بسطام، شعبہ بن حجاج بن ورداز دی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اشاقر کے کتابت سے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ ثقہ، مستند، ثبت، حجت اور صاحب حدیث ہیں۔ شعبہ ثوری سے دس سال بڑے تھے۔

بخبر منہال بن عمرو قشیری بسماع شعبہ: اللہ کی قسم میں اشعار میں بہ نسبت حدیث کے زیادہ محفوظ ہوں۔ بقول ابو قطن عمرو بن ہیثم از شعبہ! میں بجز حدیث کے کسی چیز پر جس کے بارے میں مجھے ڈر ہو کہ یہ مجھے جہنم میں لے جائے گی، غمزدہ اور بے قرار نہیں ہوتا۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث شعبہ: مجھ سے میری والدہ نے فرمایا: یہاں ایک عورت ہیں جو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں تم ان سے جا کر حدیثیں سنو فرماتے ہیں: میں ان کے پاس گیا اور ان سے حدیثیں سنیں پھر میں نے والدہ سے کہا: میں نے ان سے سماع کر لیا ہے فرمایا: اب اللہ تعالیٰ تم سے سوال نہیں فرمائے گا۔ کہتے ہیں شعبہ بصرہ میں ۱۶۰ھ کے آغاز میں ۷۵ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

جویریہ بن اسماء بن عبید رحمۃ اللہ علیہ:

باخبار عفان بن مسلم: جویریہ بہت وسیع علم والے تھے اور آپ رکے رہتے تھے، ہمیں زبانی حدیثیں نہیں لکھواتے تھے پھر ایک شخص آپ سے سوال کرتا ہے: کیا بلا وضو کے قرآن پڑھنا جائز ہے؟ فرماتے اس پر میرے پاس کوئی دلیل نہیں۔ پھر میں نے آپ کو ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم وغیرہ سے حدیثیں بتائیں، فرمایا: میں آپ کو یہاں نہیں دیکھنا چاہتا پھر آپ نے مجھ سے حدیثیں بیان کیں اور لکھوائیں لیکن جب آپ لکھوانے لگے تو میں آپ کو چھوڑ کر چلا گیا اور پھر آپ کے پاس نہیں گیا۔

صالح مری رحمۃ اللہ علیہ:

عبد الرحمٰن بن مہدی: جب میں سفیان ثوری کے سامنے صالح مری کا ذکر کرتا تو آپ فرماتے وہ تو سراپا قصہ ہیں گویا آپ ان کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ اگر ثوری کو کوئی حاجت درپیش ہوتی تو آپ صبح صبح نکل جاتے ایک دن آپ معہ میرے نکلے ہم نے وہ راستہ اختیار کیا جو صالح کی مسجد کے پاس سے نکلتا تھا جب ہم ابو صالح کی مسجد کے پاس پہنچے تو میں بولا: ابو عبد اللہ! آیئے ہم اس مسجد میں جا کر نماز پڑھ لیں آخر ہم نے اس میں جا کر نماز پڑھی یہ دن صالح کی مجلس وعظ کا تھا جب لوگ نماز پڑھ چکے تو سامعین کی اتنی بھیڑ ہو گئی کہ ہم اٹھ کر نکلنے پر قادر نہ ہو سکے پھر صالح نے وعظ فرمایا میں نے سفیان کو دیکھا زار زار رو رہے ہیں پھر جب وعظ ختم ہو گیا اور سفیان چلنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں نے آپ سے پوچھا: ابو عبد اللہ! آپ نے اس شخص کو کیسا پایا؟ فرمایا یہ نافرمان نہیں، یہ تو قوم کو (اللہ کے عذاب سے) ڈرانے والے ہیں۔

ابو عبد اللہ ہمام بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنو عوذ ازدی کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ثقہ ہیں اور اکثر حدیث میں غلطی کر جاتے ہیں۔

ابوالمنذر سلام بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ مزینہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

ابوسلمہ حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کے والد سلمہ کی کنیت ابوصخرہ تھی اور وہ بنوتمیم کے آزاد کردہ غلام ہیں اور حمید طویل کے بھانجے ہیں۔

ابن سعد: باخبار موسیٰ بن اسماعیل بسماع حماد بن زید: اس زمانہ میں دلائل معلوم کرنے کے لیے ہم حماد ہی کے پاس جایا کرتے تھے اور ہم کہا کرتے تھے کہ آج ان کے سوا دلائل بتانے والا کوئی نہیں کہتے ہیں حماد ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں اور بسا اوقات منکر حدیثیں بیان کر جاتے ہیں۔

باخبار ابوعبداللہ تمیمی بخبر ابوخالد رازی از حماد: ایاس بن معاویہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا (جب میں بچہ تھا) تو نہیں مرے گا جب تک قصہ بیان نہ کرے گا دیکھ میں نے کہا ہے یہ (حمید طویل) تیرے ماموں ہیں کہتے ہیں پھر وہ فوت نہیں ہوئے جب تک واعظ نہ بنے۔ ابوخالد کہتے ہیں: میں نے حماد سے پوچھا: کیا آپ بھی واعظ ہیں۔

ابوالمغیرہ قاسم بن فضل حدانی رحمۃ اللہ علیہ:

باخبار موسیٰ بن اسماعیل: آپ حدانی نہ تھے ہاں حدان میں ٹھہرے ہوئے تھے آپ بنولحی کے جوازد سے ہیں آدمی تھے آپ ثقہ ہیں۔

ابوروح سلام بن مسکین رحمۃ اللہ علیہ:

آپ یمنی ہیں اور یمن والوں میں سے ہیں اور ثقہ ہیں اور حماد بن سلمہ سے پہلے فوت ہوئے۔

سلیمان اسود ناجی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنوناجیہ میں اترے ہوئے تھے معلوم نہیں انہیں میں کے تھے یا ان کے آزاد کردہ غلام تھے آپ کے پاس حدیثیں تھیں۔

عمارہ بن زاذان صیدلانی رحمۃ اللہ علیہ:

باخبار حمید بن عبدالرحمٰن رؤاسی: عمارہ کی کنیت ابوسلمہ تھی۔

عبدالعزیز بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے عہد مہدی میں ۱۶۷ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

ابوالفضل بحر بن کنیز سقاء باہلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ضعیف ہیں۔

اور عہد مہدی میں ۱۶۰ھ میں فوت ہوئے۔

ابان بن یزید عطار رحمۃ اللہ علیہ:

عفان: آپ کی کنیت ابویزید تھی۔

حزم بن ابی حزم قطعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ۱۷۵ھ میں فوت ہوئے۔

حسام بن مصک رحمۃ اللہ علیہ:

ابن شیطان ازدی۔ آپ ضعیف ہیں۔

ابوالعوام قطان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عمران بن داور ہے۔

حسین بن ابی جعفر جعفری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنوعوذ ازدی میں سے ہیں اور ۱۶۰ھ میں فوت ہوئے۔

سلمہ بن علقمہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ داؤد بن ابی ہند کی مسجد کے امام تھے۔

معاویہ بن عبدالکریم الضال رحمۃ اللہ علیہ:

انہیں ضال اس لیے کہا گیا کہ یہ مکہ کے راستہ میں بھٹک گئے تھے۔

عثمان بن مقسم برسی رحمۃ اللہ علیہ:

یہ کچھ نہیں' ان کی حدیثیں متروک ہیں اور عہد مہدی میں فوت ہوئے۔

ابوجری نصر رحمۃ اللہ علیہ:

ابن طریف آپ متروک ہیں اور کچھ نہیں۔

ابوعبیدہ ناجی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کابس بن ربیعہ ناجی کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ بنوناجیہ میں مقیم تھے' پھر بنوعقیل میں منتقل ہو گئے۔

عبیداللہ بن حسن رحمۃ اللہ علیہ:

ابن حصین بن مالک بن خشخاش بن جناب بن حارث بن خلف بن حارث بن مجفر بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم۔ آپ سوار بن عبداللہ کے بعد بصرہ کے قاضی مقرر ہوئے اور بڑے زیرک ہوشیار قابل تعریف اور ثقہ تھے۔

چھٹا طبقہ

ابو اسماعیل، حماد بن زید بن درہم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ، ثبت، حجت اور کثیر الحدیث ہیں اور عثمانی تھے۔

باخبار سلیمان بن حرب: ابو جریر حازم بن حازم جب فوت ہوئے تو زید، حماد کے والد ان کے غلام تھے پھر حازم کے بیٹوں، یزید اور جریر نے آپ کو آزاد کر دیا۔

باخبار خالد بن خداش: حماد ۹۸ھ میں پیدا ہوئے۔ باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید: میری والدہ کا گمان ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں پیدا ہوا لیکن میری پھوپھی کہتی ہیں کہ عہد سلیمان بن عبدالملک کے اخیر میں پیدا ہوا۔

باخبار عبید اللہ بن عمر از حماد بن زید: بصرہ میں حماد بن ابی سلیمان آئے چونکہ ان سے ملنے ایوب نہیں آئے اس لیے ہم بھی نہیں آئے اگر ایوب کسی کے پاس نہیں جاتے تھے تو ہم بھی نہیں جاتے تھے اور جب بصرہ میں لیث بن ابی سلیم آئے تو ایوب ان سے ملنے آئے اس لیے ہم بھی آئے۔

غیر حماد کا قول ہے: جب ایوب فوت ہوئے تو حماد ۳۴ سال کے تھے۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید: ہم عمرو بن دینار کے پاس تھے کہ ایوب اور عمرو بن علاء تشریف لائے اور دونوں نے آپ سے آپ کی کتاب کی حدیثوں کے بارے میں پوچھا جب یہ دونوں کسی سنی ہوئی حدیث پر پہنچتے تو اسے چھوڑ دیتے۔ میں کہتا مجھ سے فلاں فلاں حدیث بیان کی گئی اور جن حدیثوں کو انہوں نے چھوڑ دیا تھا مجھ سے انہیں کے بارے میں پوچھا جاتا تھا۔

باخبار عفان بن مسلم: حماد بن زید سفید لمبی اور لطیف ٹوپی اوڑھا کرتے تھے۔ باخبار عارم بن فضل: حماد دس رمضان ۱۷۹ھ کو جمعہ کے دن ۸۱ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور آپ کی جنازے کی نماز اسحٰق بن سلیمان بن علی ہاشمی نے پڑھائی اس وقت یہی امیر المومنین ہارون کی طرف سے بصرہ کے حاکم تھے۔ آپ کے بھائی سعید بن زید ہیں۔

سعید بن زید بن درہم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں آپ سے روایت کی جاتی ہے آپ اپنے بھائی حماد بن زید سے قبل فوت ہوئے۔

ابو بکر، وہیب بن خالد بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ:

عفان: آپ باہلہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ خالد کی کنیت ابو غبطہ تھی۔ وہیب کو قید کر دیا گیا تھا اور آپ کی بینائی جاتی رہی تھی، آپ ثقہ، حجت اور کثیر الحدیث ہیں اور ابو عوانہ سے زیادہ حافظ ہیں اور حافظہ سے حدیثیں لکھوایا کرتے تھے۔ آپ ۵۸ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام وضاح ہے اور آپ یزید بن عطاء کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ صدوق اور ثقہ ہیں۔

باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث مہدی بن میمون: میں نے ابوعوانہ کو جب وہ بچہ تھے خالد بن عبداللہ کے زمانہ میں دیکھا کہ زور سے قراءت فرما رہے ہیں۔

باخبار ہشام ابوالولید طیالسی بتحدیث ابوعوانہ میں نے عرفہ کے دن حسن بن ابوالحسن کو دیکھا کہ آپ حجرے سے نکل کر مسجد کے صحن میں آ کر بیٹھ گئے اور آپ کے چاروں طرف لوگ بیٹھ گئے۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث یزید بن زریع: جریری جب حدیث بیان فرماتے تو فرمایا کرتے تھے: میرے محسن وکرم فرما واسطی (ابوعوانہ) ہیں میرے محسن وکرم فرما ابوعوانہ ہیں۔ یزید کہتے ہیں: آپ ان کے پاس کھجوروں کی پچھیاں ہدیہ کے طور پر بھیجا کرتے تھے۔

باخبار موسیٰ بن اسماعیل از ابوعوانہ: میں نے اعمش کی اہلیہ کو ایک گدھا دیا پھر جب میں آتا تو وہ ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں میرے ساتھ لے آتیں۔

باخبار موسیٰ بن اسماعیل از ابوعوانہ: میں نے اعمش سے کہا: مجھے آپ سے کام ہے فرمایا: کیا کام ہے؟ میں بولا: اگر آپ اسے پورا نہ کریں تو مجھ پر ناراض نہ ہوں بولے: مجھے میرے دل پر اختیار نہیں کہ جب چاہوں ناراض ہو جاؤں یا تو تمہیں پوشیدہ نقصان وہ ثابت ہو یا کھلم کھلا میں بولا مجھے حدیثیں لکھوا دیجئے فرمایا: نہیں لکھواؤں گا۔

باخبار عفان بن مسلم: ابوعوانہ حافظ تھے اور ہمیں حدیثیں لکھوایا کرتے تھے اور لمبی حدیث نکال کر یا تو اسے پڑھتے تھے یا لکھوا دیتے تھے۔

باخبار موسیٰ بن اسماعیل از ابوعبیدہ حداد: مجھ سے ابوعوانہ نے فرمایا: میرے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا لوگوں کا خیال ہے کہ آپ جو حدیث کتاب سے بیان کرتے ہیں وہ تو محفوظ ہے اور جو کتاب سے بیان نہیں کرتے وہ غیر محفوظ ہے۔ فرمایا لوگ مجھے چھوڑتے نہیں۔

باخبار عفان بن مسلم: ابوعوانہ ٹوپی اوڑھا کرتے تھے۔ باخبار یحییٰ بن حماد: ابوعوانہ ۱۷۶ھ میں عہد ہارون میں فوت ہوئے۔ اس وقت حاکم جعفر بن سلیمان تھے آپ کے بزرگ واسط کے تھے پھر آپ بصرہ منتقل ہو گئے اور یہیں ٹھہر گئے حتیٰ کہ بصرہ ہی میں فوت ہوئے۔

ابوسلیمان، جعفر بن سلیمان ضبعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنوحریش کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ ثقہ ہیں اور آپ کے اندر ضعف ہے اور شیعہ تھے آپ رجب ۱۷۸ھ میں فوت ہوئے عبیداللہ بن محمد قرشی کا یہی بیان ہے۔

نوح بن قیس طاحی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ طاحیہ کے ایک چھوٹے سے بازار میں رہائش پذیر تھے۔

ابو بشر' عبدالواحد بن زیاد ثقفی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عبدالقیس کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ثقہ ہیں اور کثیر الحدیث ہیں آپ عہد ہارون میں ۱۷۷ھ میں فوت ہوئے۔

ابو عبیدہ' عبدالوارث بن سعید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنو العنبر تمیمی کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ثقہ اور حجت ہیں اور عہد ہارون میں اوّل محرم ۱۸۰ھ میں فوت ہوئے۔

ابو معاویہ' یزید بن زریع رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ' حجت اور کثیر الحدیث ہیں اور بصرہ میں شوال ۱۸۲ھ میں فوت ہوئے' عثمانی تھے۔

ابو محمد' عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور آپ میں ضعف ہے عبدالوہاب ۱۰۸ھ میں پیدا ہوئے۔ باخبار عفان بن مسلم بتحدیث وہیب از ایوب (عبدالمجید کے فوت ہونے کے زمانہ میں) اس نوجوان (عبدالوہاب) کو چمٹے رہو۔ کہتے ہیں عبدالوہاب محمد بن ہارون کے زمانہ میں بصرہ میں ۱۹۴ھ میں فوت ہوئے۔

ابو اسماعیل بشر بن مفضل رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنو رقاش کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہے اور عثمانی تھے ۱۸۶ھ میں فوت ہوئے۔

ابو ہمام عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ قرشی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنو سامہ بن لوی سے ہیں اور حدیث میں قوی نہیں' ۱۸۹ھ میں فوت ہوئے۔

ابو معاویہ' عباد بن عباد بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ:

ابن مہلب بن ابی صفرہ عتکی ازدی۔ آپ ایک خوبصورت ہیئت کے مالک تھے اور طب میں مشہور تھے اور حدیث میں قوی نہیں آپ عہد ہارون میں ۱۸۱ھ میں فوت ہوئے۔

ابو محمد معتمر بن سلیمان تیمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں۔ باخبار احمد بن ابراہیم بن کثیر عبدی بحدیث عباس بن ولید بن نصر بصری بحدیث عبدالملک بن قریب اصمعی بحدیث معتمر بن سلیمان: مجھ سے میرے والد نے فرمایا: اپنے نفس کو ۱۰۶ھ سے شمار کریں یعنی تو ۱۰۶ھ میں پیدا ہوا۔ کہتے ہیں معتمر عہد ہارون میں بصرہ میں ۱۸۷ھ میں فوت ہوئے۔

سفیان بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ' سلیم بن اخضر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سب سے زیادہ عبداللہ بن عون کو چمٹے رہتے تھے' آپ ثقہ ہیں۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث خالد بن حارث: ابن عون فرماتے تھے: سلیم سلیم ہے اور راز ہر راز ہر ہے سلیم اور راز ہر بازارت

آپ کے لیے سودا لایا کرتے تھے اور آپ کے دیگر کام انجام دیا کرتے تھے۔

ابو حفص' عمر بن علی مقدمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں مگر سخت تدلیس کے عادی تھے اور سمعت (میں نے سنا) اور حدثنا (ہم سے حدیث بیان کی) کہا کرتے پھر خاموش ہو جاتے پھر فرماتے ہشام بن عروہ اعمش سے یا ہشام بن عروہ اعمش نے۔ آپ سے عفان بن مسلم اور سلیمان بن حرب وغیرہ راوی ہیں۔

باخبار عفان بن مسلم: عمر بن علی ایک نیک آدمی تھے لیکن آپ پر بجز اس کے نکتہ چینی نہیں کرتے کہ آپ مُدلس تھے اس کے علاوہ آپ پر کوئی اور الزام نہیں میں آپ کی روایتیں قبول نہیں کرتا جب تک آپ حدثنا کا لفظ استعمال نہیں کرتے۔

ابو عثمان' خالد بن حارث ہجیمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور بصرہ میں عہد ہارون میں ۱۸۶ھ میں فوت ہوئے۔

ابو محمد' عرعرہ بن برند رحمۃ اللہ علیہ:

ابن نعمان بن علجہ بن افقع بن کرمان بن حارث بن حارثہ بن مالک بن سعد بن عبیدہ بن حارث بن سامہ بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک۔ آپ ۸۲ سال کی عمر میں عہد ہارون میں اخیر جمادی الآخر یا شروع رجب میں ۱۹۲ھ میں فوت ہوئے۔

حکم بن سنان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حدیث میں ضعیف ہیں اور عہد ہارون میں ۱۹۰ھ میں فوت ہوئے۔

ابو عمرو' محمد بن ابی عدی رحمۃ اللہ علیہ:

ابو عدی کا نام ابراہیم تھا' آپ بنو سلیم کے آزاد کردہ غلام تھے' اور ثقہ ہیں اور عہد محمد بن ہارون میں ۱۹۴ھ میں بصرہ میں فوت ہوئے۔

ابو خالد' یوسف بن خالد بن عمیر' سمتی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سہل بن صخر لیثی کنانی کے آزاد کردہ غلام تھے آپ کو صحبت رسول حاصل ہے ہم نے شروع کتاب میں آپ کا ذکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کیا ہے آپ ہی نے عمیر کو آزاد کیا تھا' یوسف بن عمر ثقفی کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور یوسف کے نام پر آپ کا نام رکھا گیا۔ آپ نے علم طلب کیا اور خالد حذاء' یونس' ابن عون' ہشام اور ان حضرات کے طبقہ کے علماء کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا اور اعمش' اسماعیل بن ابی خالد اور عبدالملک بن ابی سلیمان وغیرہ کوفہ والوں سے ملاقات کی اور موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن عجلان اور ان جیسے علماء سے بھی آپ کی نگاہ آراء فتاویٰ کتب اور شروط میں وسیع تھی اور لوگ آپ کی رائے کی وجہ سے آپ کی حدیثوں سے بچتے تھے آپ حدیث میں ضعیف ہیں آپ کو سمتی آپ کی داڑھی اور مخصوص ہیئت وسمت کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ وہ گھر جس میں یوسف بصرہ میں رہتے تھے سہل بن صخر کا گھر تھا یوسف بصرہ میں ۶۹ سال کی عمر میں رجب ۱۸۹ھ میں فوت ہوئے۔

ابو سعید' یحییٰ بن سعید قطان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ' مستند و مامون' بلند مقام اور حجت ہیں۔ یحییٰ: میں کوفہ میں اعمش کے جنازے میں شریک تھا' فرماتے ہیں مجھ سے کوفہ میں سفیان نے اعمش کے جنازے میں از اعمش از ابراہیم از عمر: شتر مرغ کے انڈوں کے بارے میں حدیث بیان کی اور فرمایا: یہ آپ کی پرانی حدیث نہیں فرماتے ہیں: یحییٰ عہد عبداللہ بن ہارون میں بصرہ میں صفر ۱۹۸ھ میں فوت ہوئے۔

ابوالمثنیٰ' معاذ بن معاذ بن نصر رحمۃ اللہ علیہ:

ابن حسان بن حر بن مالک بن خشخاش بن جناب بن حارث بن خلف بن حارث بن مجفر بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم' آپ ثقہ ہیں اور عہد ہشام بن عبدالملک میں ۱۱۹ھ میں پیدا ہوئے اور امیر المومنین ہارون کی طرف سے بصرہ کے قاضی مقرر ہوئے پھر آپ کو معزول کر دیا گیا آپ محمد بن ہارون کے زمانہ میں ۷۷ سال کی عمر میں ربیع الآخر ۱۹۶ھ میں فوت ہوئے اور آپ کے جنازے کی نماز محمد بن عباد بن عباد مہلبی نے پڑھائی مہلب اس وقت بصرہ کے امیر و امام تھے۔

ابو محمد' صفوان بن عیسیٰ زہری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور صالح ہیں آپ عبدالرحمٰن بن ہارون کے زمانہ میں جمادی میں ۲۰۰ھ میں فوت ہوئے۔

ابو سعید' حماد بن مسعدہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں آپ عبداللہ بن ہارون کے زمانہ میں جمادی میں ۲۰۲ھ میں فوت ہوئے۔

ابو بکر' از ہر بن سعد سمان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ باہلہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ثقہ ہیں آپ کی طرف عبداللہ بن عون نے وصیت کی تھی از ہر ۹۴ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

ابو عبداللہ' محمد بن سواء بن عنبر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سعید بن ابی عروبہ سے راوی ہیں۔

محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عبداللہ بن انس بن مالک انصاری آپ صدوق ہیں۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بخبر عبداللہ انصاری: میں شوال ۱۱۸ھ میں ہشام بن عبدالملک کے زمانہ میں پیدا ہوا' آپ کو معاذ بن معاذ کے بعد بصرہ کا قاضی مقرر کیا گیا پھر آپ کو بغداد بھیج دیا گیا اور وہاں ہارون کی خلافت کے اخیر زمانہ میں عوفی کے بعد مہدی کی فوج کا افسر بنا دیا گیا پھر جب محمد بن ہارون سریر آرائے خلافت ہوئے تو آپ نے محمد کو بصرہ کی قضاء سے معزول کر دیا اور آپ کی جگہ عون بن عبداللہ مسعودی کو قاضی مقرر کر دیا۔ محمد بن عبداللہ انصاری نے اسماعیل بن علیہ کے بعد عہدہ سنبھالا پھر آپ کو دوسری بار بصرہ کا قاضی مقرر کیا گیا پھر آپ کو عبداللہ بن ہارون نے معزول کر کے آپ کی جگہ یحییٰ بن اکثم کو قاضی بنایا۔ انصاری برابر بصرہ میں حدیثوں کو بیان کرتے رہے حتیٰ کہ بصرہ میں رجب ۲۱۵ھ میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

عبداللہ بن داؤد ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ہمدان قبیلہ کے تھے اور کوفہ سے منتقل ہو کر خریبہ میں بس گئے تھے جو بصرہ کے نواح میں ایک گاؤں تھا آپ ثقہ اور

عبادت گزار ہیں آپ عبداللہ بن ہارون کے زمانہ میں شوال ۲۱۳ھ میں فوت ہوئے۔

ابو عاصم نبیل رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام ضحاک بن مخلد شیبانی ہے اور آپ ثقہ اور عالم ہیں آپ عبداللہ بن ہارون کے زمانہ میں بصرہ میں جمعرات کی شب میں ۱۴ ذی الحجہ ۲۱۲ھ میں رحلت فرما گئے۔

ابو وہب' عبداللہ بن بکر باہلی رحمۃ اللہ علیہ:

ابن حبیب سہمی۔ آپ ثقہ اور صدوق ہیں آپ بغداد میں محرم ۲۰۸ھ میں فوت ہوئے۔

ابو عبداللہ محمد بن بکر رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عثمان برسانی ازدی' آپ ثقہ ہیں اور عبداللہ بن ہارون کے زمانہ میں بصرہ میں ذی الحجہ ۲۰۳ھ میں فوت ہوئے۔

ابو عبداللہ غندر' محمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ہذیل کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ان شاء اللہ ثقہ ہیں اور محمد بن ہارون کے زمانہ میں ۱۹۴ھ میں فوت ہوئے۔

ابو محمد' سعید بن عامر ضبعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنو ضبیعہ میں مقیم تھے' آپ نیک اور ثقہ ہیں۔ عفان کہتے ہیں: میں آپ سے زہد لکھتا ہوں آپ بصرہ میں شوال ۲۰۸ھ میں راہی ملک عدم ہوئے۔

ابو محمد' روح بن عبادہ قیسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قیس بن ثعلبہ کے قبیلہ کے ہیں اور ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

عثمان بن عمر رحمۃ اللہ علیہ:

ابن فارس' آپ بھی ثقہ ہیں۔

بکار بن محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن محمد بن سیرین: باخبار بکار بن محمد: میں رجب ۱۳۰ھ میں پیدا ہوا فرماتے ہیں میرے والد نے مجھ سے بیان فرمایا کہ میرا نام محمد بن سیرین نے اپنے نام پر اور میری کنیت اپنی کنیت پر رکھی۔ لوگ کہا کرتے تھے کہ آپ چھ سال کے تھے۔

ابو بکر' عباد بن صہیب کلیبی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے علم طلب کیا اور علماء سے حدیثیں سنیں' آپ پرانے خیالات کے تھے اور تقدیر کے منکرین میں سے تھے اور لوگوں کو اس کی دعوت دیتے تھے لہٰذا آپ کی حدیثیں چھوڑ دی گئیں آپ عبداللہ بن ہارون کے زمانہ میں بصرہ میں شوال ۲۱۲ھ میں فوت ہوئے' اور آپ کی نماز بصرہ کے حاکم طاہر بن علی بن سلیمان بن عسلی ہاشمی نے پڑھائی۔

ساتواں طبقہ

ابو سعید' عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں اور ۱۳۵ھ میں پیدا ہوئے اور بصرہ میں جمادی الثانی ۱۹۸ھ میں ۶۳ سال کی عمر میں راہی ملک عدم ہوئے۔

ابو العباس' وہب بن جریر بن حازم جہضمی ازدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں۔ عفان آپ پر جرح کرتے ہیں آپ حج سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ بصرہ سے چھ میل دور منجشانیہ میں فوت ہو گئے پھر آپ کی لاش بصرہ لائی گئی اور آپ کو بصرہ ہی میں دفن کیا گیا۔

ابوداؤد طیالسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام سلیمان بن داؤد ہے آپ کثیر الحدیث ہیں اور ثقہ ہیں اور بسا اوقات غلطی کر جاتے ہیں آپ ۹۲ سال کی عمر میں بصرہ میں ۲۰۳ھ میں فوت ہوئے۔ آپ پر بصرہ کے حاکم یحییٰ بن عبداللہ بن عمر بن حسن بن سہل نے نماز پڑھی۔

ابوالاسود' بہز بن اسد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قبیلہ بلعم کے تھے آپ ثقہ' حجت اور کثیر الحدیث ہیں۔

ابو عثمان' عفان بن مسلم صفار رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عزرہ بن ثابت انصاری کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ثقہ' ثبت' حجت اور کثیر الحدیث ہیں فرماتے ہیں: میں نے عفان سے جمعرات کے دن ۱۸ جمادی الثانی ۲۱۰ھ میں سماع کیا اب میں ۷۶ ویں سال میں ہوں گویا آپ ۱۳۴ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد میں ۲۲۰ھ میں فوت ہوئے آپ کی نماز جنازہ عاصم بن علی بن عاصم نے پڑھائی۔

ابو حبیب' حبان بن ہلال باہلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حدیث میں ثقہ' ثبت اور حجت ہیں اور موت سے کچھ دنوں قبل درس حدیث سے رُک گئے تھے آپ بصرہ میں رمضان ۲۱۶ھ میں فوت ہوئے۔

ابو عصمہ' ریحان بن سعید رحمۃ اللہ علیہ:

ابن مثنیٰ بن لیث بن صفدان بن زید بن کرمان بن حارث بن حارثہ بن مالک بن سعد بن عبیدہ بن حارث بن سامہ بن لوی' آپ عبداللہ بن ہارون کے زمانہ میں بصرہ میں ۲۰۳ھ میں یا ۲۰۴ھ میں فوت ہوئے۔

ابوبکر حنفی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عبدالکبیر بن عبدالمجید ہے اور آپ ثقہ ہیں آپ عبداللہ بن ہارون کے زمانہ میں بصرہ میں ۲۰۴ھ میں فوت

ہوئے آپ کے بھائی عبیداللہ ہیں۔

عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عبدالمجید۔ آپ سے حدیثیں مروی ہیں اور آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

ابو عامر عقدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عبدالملک بن عمرو ہے اور آپ بنو قیس بن ثعلبہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ثقہ ہیں آپ بصرہ میں ۲۲۴ھ میں فوت ہوئے۔

ابو سہل، عبدالصمد بن عبدالوارث رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعید تنوری، آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں جیسا کہ ابن معروف کی کتاب میں ہے آپ ۲۲۴ھ میں فوت ہوئے۔

ابو ایوب، سلیمان بن حرب واشحی ازدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں آپ کو مکہ کا قاضی مقرر کر دیا گیا تھا پھر معزول کر دیا گیا پھر آپ بصرہ تشریف لے آئے اور مرتے دم تک بصرہ ہی میں رہے آپ ۲۶ ربیع الثانی ۲۲۴ھ میں ۸۴ سال کی عمر میں بصرہ میں فوت ہوئے۔

ابو محمد، بشر بن عمر زہرانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور مالک بن انس سے راوی ہیں آپ بصرہ میں شعبان ۲۰۹ھ میں فوت ہوئے اور آپ پر بصرہ کے قاضی یحییٰ بن اکثم نے نماز پڑھی۔

ابو الولید طیالسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام ہشام بن عبدالملک ہے آپ ثقہ، ثبت اور حجت ہیں آپ بصرہ میں یکم ربیع الاوّل ۲۲۷ھ کو ۹۴ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

ابو محمد، حجاج بن منہال انماطی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں آپ ہفتہ کے دن بصرہ میں ۲۵ شوال ۲۱۷ھ میں انتقال فرما گئے۔

ابراہیم بن ابی سوید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کے پاس حماد بن سلمہ کی صنفیں تھیں آپ بصرہ میں ۲۲۴ھ میں فوت ہوئے۔

اُمیہ بن خالد قیسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ہی امیہ اسود ہیں۔

ابو خالد ہدبہ بن خالد قیسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ امیہ بن خالد اسود کے بھائی ہیں۔

ابوعبدالرحمٰن' عبیداللہ بن محمد بن حفص تیمی قرشی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ابن عائشہ ہیں اور آپ نے حماد بن سلمہ کی تمام صنفیں سنی ہیں آپ بصرہ میں رمضان ۲۲۸ھ کو فوت ہوئے۔

سہل بن بکار رحمۃ اللہ علیہ' اسحاق بن عمر رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سلیط آپ حماد بن سلمہ سے راوی ہیں۔

ابوعبدالرحمٰن' عبداللہ بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن قعنب حارثی آپ عابد اور فاضل تھے اور مالک سے مالک کی کتابیں روایت کرتے ہیں اور عبدالعزیز دراوردی وغیرہ (مدینہ کے مشائخ) سے بھی راوی ہیں۔

ابوقتیبہ' مسلم بن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ شعبہ وغیرہ سے راوی ہیں۔

ابوحاتم' روح بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ' مولیٰ باہلہ:

آپ حماد بن سلمہ اور شعبہ وغیرہ سے راوی ہیں۔

محمد بن سنان عوفی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ہمام بن یحییٰ سے راوی ہیں۔

عبداللہ بن سنان عوفی رحمۃ اللہ علیہ' حرمی بن عمارہ بن ابی حفصہ رحمۃ اللہ علیہ' حرمی بن حفص رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قسامل میں مقیم تھے آپ شعبہ اور حماد بن سلمہ سے راوی ہیں۔

ابراہیم بن حبیب بن شہید رحمۃ اللہ علیہ' ابراہیم بن یحییٰ بن حمید طویل رحمۃ اللہ علیہ' عبداللہ بن یونس رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عبید۔ آپ کے پاس تھوڑی سی حدیثیں تھیں۔

داؤد بن شبیب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حماد بن سلمہ سے راوی ہیں۔

علی بن عثمان بن عبدالحمید بن لاحق رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بشر بن مفضل کے چچازاد بھائی ہیں آپ بصرہ میں اپنے گھر میں جو بنوالعنبر میں تھا ۲۲۷ھ میں فوت ہوئے۔

عبدالرحمٰن بن مبارک ابوبکر طفاوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنی عبس میں مقیم تھے۔

ابوعمرو مسلم بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ازد کے آزاد کردہ غلام ہیں اور شہام کے لقب سے مشہور تھے آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں اور صفر ۲۲۲ھ میں بصرہ میں فوت ہوئے۔

ابو حذیفہ' موسیٰ بن مسعود نہدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کثیر الحدیث ہیں اور ان شاء اللہ ثقہ ہیں' آپ عکرمہ بن عمار' زہیر بن محمد اور سفیان ثوری سے بہترین راوی ہیں' لوگ ذکر کرتے ہیں کہ سفیان نے آپ کی والدہ سے جب آپ بصرہ میں آئے' شادی کر لی تھی ابو حذیفہ بصرہ میں جمادی الثانی ۲۲۰ھ میں فوت ہوئے۔

ابو محمد' یعقوب بن اسحاق حضرمی' مقری رحمۃ اللہ علیہ:

محدثین کے نزدیک آپ اچھے ثبت نہیں' کہا جاتا ہے کہ آپ نے بلوغت سے قبل جن سے ملاقات کی ان سے روایت کرتے ہیں۔

ابو اسحاق' احمد بن اسحٰق حضرمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور اپنے بھائی سے بڑے ہیں اور بصرہ میں' رمضان ۲۱۱ھ میں فوت ہوئے۔

عمرو بن مرزوق باہلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور شعبہ سے کثیر الحدیث ہیں اور بصرہ میں صفر ۲۲۴ھ میں فوت ہوئے۔

ابو عمر' محمد بن عرعرہ بن برند رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کے پاس شعبہ وغیرہ سے حدیثیں ہیں آپ ۷۶ سال کی عمر میں شوال ۲۱۳ھ میں فوت ہوئے۔

ابو النعمان' عارم بن فضل سدوسی رحمۃ اللہ علیہ:

عارم تو لقب ہے آپ کا اصلی نام محمد ہے آپ بصرہ میں ربیع الاوّل ۲۲۴ھ میں فوت ہوئے۔

حجاج بن نصیر فساطیطی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حدیث میں ضعیف ہیں۔

ابو عثمان عمرو بن عاصم کلابی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں۔

محمد بن کثیر عبدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سلیمان بن کثیر کے بھائی ہیں۔

ابو عمر حوضی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام حفص بن عمر ہے آپ ۲۸ / جمادی الثانی کو بدھ کے دن ۲۲۵ھ میں بصرہ میں فوت ہوئے۔

ابو سلمہ' موسیٰ بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں اور ۱۳ / رجب کو منگل کی شب میں ۲۲۳ھ میں فوت ہوئے اور منگل کے دن مدفون ہوئے۔

محمد بن عبداللہ رقاشی رحمۃ اللہ علیہ:

ابوالہیثم، معلی بن اسد عمی رحمۃ اللہ علیہ 'بہز بن اسد رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی:

آپ معلم تھے اور رمضان ۲۱۸ھ میں بصرہ میں فوت ہوئے۔

ابو محمد، یحییٰ بن حماد بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں اور ابوعوانہ سے راوی ہیں اور کبھی اپنے والد حماد سے بھی روایت کرتے ہیں آپ کے والد حسن، ابن سیرین اور عطاء خراسانی سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ان لوگوں سے عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی نے شیشوں میں بیع سلم کے بارے میں پوچھا تھا۔

عیاش بن ولید ترسی رحمۃ اللہ علیہ 'عبداللہ بن سوار رحمۃ اللہ علیہ:

ابن قاضی عبداللہ، آپ ۲۲۸ھ میں بصرہ میں فوت ہوئے۔

آٹھواں طبقہ

ابوالحسن' مسدد بن مسرہد رحمۃ اللہ علیہ:

ابن مسربل' بن شریک اسدی' آپ بصرہ میں رمضان ۲۲۸ھ میں فوت ہوئے۔

عبداللہ بن عبدالوہاب حجبی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حماد بن زید وغیرہ سے راوی ہیں۔

ابوالربیع' سلیمان بن داؤد زہرانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ۲۳۴ھ کے اخیر میں بصرہ میں فوت ہوئے۔

عبداللہ بن محمد بن اسماء بن عبید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اپنے چچا جویریہ بن اسماء سے راوی ہیں۔

محمد بن ابی بکر بن علی رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عطاء بن مقدم' ثقیف کے آزاد کردہ غلام۔ آپ بصرہ میں ۲۳۴ھ میں فوت ہوئے آپ کے بھائی عبداللہ بن ابوبکر ہیں۔

عبداللہ بن ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ:

ابن علی بن عطاء۔

ابن معمر منقری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عبداللہ بن عمرو ہے آپ عبدالوارث تنوری سے کثیر الروایت ہیں۔

ابوظفر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عبدالسلام بن مطہر بن حسام بن مصک ہے۔

ابوالحسن' علی بن عبداللہ بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ:

ابن نجیح مدنی آپ سر من رائی میں امیر المومنین کی فوج میں پیر کے دن ۲۸ ذی قعد ۲۳۴ھ میں فوت ہوئے۔

ابواسحاق' ابراہیم بن بشار رمادی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ابن عیینہ کے شاگرد ہیں اور بصرہ میں فوت ہوئے۔

ابراہیم بن محمد بن عرعرہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن برند۔ آپ بغداد میں رمضان ۲۳۱ھ میں فوت ہوئے سامرا میں خلیفہ کی فوج میں بیمار ہوئے پھر آپ کو بغداد لایا گیا

اور بغداد میں آ کر فوت ہوئے۔

علی بن بری رحمۃ اللہ علیہ:

کبھی آپ سے حدیث لکھ لی جاتی ہے آپ بصرہ میں ۲۳۴ھ میں فوت ہوئے۔

سلیمان بن شاذ کونی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حافظ الحدیث تھے' اور بصرہ میں ۲۳۴ھ میں فوت ہوئے۔

○

یہاں تک بصری علمائے کرام اور محدثین عظام کا بیان ختم ہوا۔

واسط کے علمائے کرامؒ اور محدثینؒ عظام کا تذکرہ

ابو ہاشم رمانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام یحییٰ بن دینار ہے اور آپ ثقہ ہیں۔

یعلیٰ بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عبداللہ بن عمرو بن العاص کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ثقہ ہیں آپ طائف کے ہیں اور بنوامیہ کے آخری دور اقتدار میں واسط میں آ کر بس گئے تھے۔ آپ سے شعبہ بن حجاج' ابوعوانہ ہشیم اور ان حضرات کے شاگردوں نے حدیثوں کا سماع کیا ہے۔

ابو عقیل رحمۃ اللہ علیہ:

جن سے شعبہ راوی ہیں آپ کا نام ہاشم بن سلال یا سلام ہے آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں اور شامی ہیں واسط میں آ بسے تھے اور واسط کے قاضی تھے۔

ابو خالد دالانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے اور آپ حدیث میں منکر ہیں۔

قاسم بن ابی ایوب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور قلیل الحدیث ہیں۔

ابو بلج' یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن ابی سلیم فزاری' ان شاء اللہ آپ ثقہ ہیں' آپ سے شعبہ' ہشیم اور ابوعوانہ راوی ہیں۔ یزید بن ہارون: ابو بلج ہمارے ہمسایہ تھے میں نے دیکھا کہ آپ کو عورتوں کی طرف رغبت نہ تھی آپ نے اپنے گھر میں حمام بنوالیا تھا' تاکہ عورتوں سے مانوس رہیں آپ کثرت سے ذکر اللہ کیا کرتے تھے' آپ نے فرمایا: اگر قیامت آ جائے تو ہم یقیناً جنت میں جائیں گے کیونکہ ہم کثرت سے ذکر اللہ کرتے رہتے ہیں۔

منصور بن زاذان رحمۃ اللہ علیہ:

حسن کے شاگرد' آپ وہی ہیں جن سے ہشیم اور ان کے شاگرد راوی ہیں' آپ ثقہ' ثبت اور قراءت میں تیز تھے اور اگر ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہتے تو پڑھ نہ سکتے تھے آپ دن چڑھے قرآن ختم کر لیا کرتے تھے جب آپ ختم کے بعد سجدہ میں جاتے تو لوگ معلوم کر لیتے تھے کہ اب چاشت کا وقت ہوا ہے آپ منتقل ہو کر مبارک میں جو واسط سے ۳۶ میل کی مسافت پر واقع ہے جا بسے تھے۔ یزید بن ہارون: منصور طاعون کی وباء کے سال ۱۳۱ھ میں جاں بحق ہوئے۔

ابو عیسیٰ‘ عوام بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ:

ابن یزید بن رُدَیم‘ آپ ثقہ ہیں۔ آپ کو تبلیغ دین سے گہری دلچسپی تھی آپ ۱۴۸ھ میں فوت ہوئے۔

سفیان بن حسین سلمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں بقول یزید بن ہارون آپ کی کنیت ابوالحسن تھی اور دوسروں کے قول کے مطابق ابو محمد تھی آپ ثقہ ہیں لیکن غلطیاں بہت کرتے ہیں آپ امیر المومنین مہدی کے پاس مؤدب (ادب سکھانے والے) تھے اور آپ مہدی کے زمانہ میں مقام ری میں فوت ہوئے۔

ابو العلاء قصاب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام ایوب بن ابی مسکین تھا‘ آپ ثقہ ہیں‘ ابن سعد فرماتے ہیں: میں نے یزید بن ہارون سے سنا فرماتے تھے: آپ ۱۴۰ھ میں فوت ہوئے۔

یزید بن عطاء بزاز رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ابوعوانہ کے بزرگوں کے آزاد کردہ غلام ہیں اور حدیث میں ضعیف ہیں۔

ابو عبداللہ‘ اصبغ بن زید وراق رحمۃ اللہ علیہ:

آپ جہینہ کے آزاد کردہ غلام ہیں‘ قرآن پاک لکھا کرتے تھے‘ آپ حدیث میں ضعیف ہیں اور مہدی کے زمانہ میں ۱۵۳ھ میں فوت ہوئے۔

ابو احمد‘ خلف بن خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ:

اشجع کے آزاد کردہ غلام ہیں واسط کے باشندے تھے مگر بغداد منتقل ہو گئے تھے‘ ثقہ ہیں‘ وفات سے پہلے مفلوج ہو گئے تھے حتیٰ کہ کمزور ہو گئے‘ اور رنگ بھی بدل گیا اور ہوش و حواس بھی صحیح نہیں رہے اور بغداد میں ہشیم سے پہلے ۱۸۱ھ میں تقریباً نوے سال کی عمر میں داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔

ابو معاویہ ہشیم بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ:

بنو سلیم کے آزاد کردہ غلام تھے‘ آپ ثقہ‘ ثبت اور کثیر الحدیث ہیں اور کثرت سے تدلیس کرتے ہیں۔ لہٰذا جس حدیث میں آپ نے اخبرنا فرمایا وہ حجت ہے ورنہ کچھ نہیں۔

باخبار سعید بن ہشیم: میرے والد ۱۰۵ھ کے شروع میں پیدا ہوئے اور بغداد میں شعبان ۱۸۳ھ میں ہارون کے زمانہ میں ۷۹ سال کی عمر میں وفات پا گئے اور مقبرہ خیزران میں دفن کیے گئے۔

خالد بن عبداللہ طحان رحمۃ اللہ علیہ:

مزینہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ثقہ ہیں آپ واسط میں ۱۸۲ھ میں فوت ہوئے۔

ابوالحسن، علی بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ:

۱۰۹ھ میں پیدا ہوئے اور واسط میں جمادی الاوّل ۲۰۱ھ میں ۹۲ سال کی عمر میں چل بسے عاصم صہیب کے بیٹے تھے جو بنو تمیم کے آزاد کردہ غلام تھے۔

عبدالحکیم بن منصور رحمۃ اللہ علیہ:

خزاعہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور حدیث میں ضعیف ہیں۔

ابوسعید، محمد بن یزید کلاعی رحمۃ اللہ علیہ:

ثقہ ہیں اور واسط میں ہارون کے زمانہ میں ۱۸۸ھ میں وفات پا گئے۔

ابوسفیان حمیری حذاء رحمۃ اللہ علیہ:

آپ شیخ ہیں، ضعیف ہیں اور آپ کے پاس چند حدیثیں ہیں آپ واسط میں بدھ کے دن ۲۳ شعبان ۲۰۲ھ میں فوت ہوئے۔

قرہ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کبھی کبھار اعمش سے راوی ہیں۔

ابوخالد، یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ:

بنوسلیم کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں، ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے فرماتے ہیں: جب میں نے طلب علم کیا تو حصین زندہ تھے اور مبارک میں تھے آپ پر قراءت کی جاتی تھی اور آپ بھول گئے تھے بسا اوقات جریری مجھ سے حدیث کی ابتدا کرتے آپ کو منکر مانا گیا ہے۔ یزید فرماتے ہیں: میں شوال ۱۹۹ھ میں ۸۱ یا ۸۲ سال کا تھا آپ مامون کے زمانہ میں ۸۷ یا ۸۸ سال کے ہو کر فوت ہوئے۔

ابومحمد، اسحٰق بن یوسف ازرق رحمۃ اللہ علیہ:

ثقہ ہیں اور اکثر خلط ملط کر دیتے ہیں، آپ محمد بن ہارون کے زمانہ میں واسط میں ۱۹۵ھ میں فوت ہوئے۔

محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ:

شامی تھے واسط پر قاضی مقرر ہوئے، ثقہ ہیں۔

ابوالحسن، فضل بن عنبسہ خزاز رحمۃ اللہ علیہ:

آپ معروف و ثقہ ہیں اور یزید بن ابراہیم تستری اور حماد بن سلمہ وغیرہ سے راوی ہیں۔

صلہ بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ:

معروف ومشہور ہیں۔

سرور بن مغیرہ بن زاذان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ منصور بن زاذان کے بھتیجے ہیں اور معروف ہیں اور تفسیر' عباد بن منصور از حسن سے روایت کیا کرتے تھے۔

رحمہ بن مصعب رحمۃ اللہ علیہ' بشر بن مبشر رحمۃ اللہ علیہ' عاصم بن علی بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ شعبہ' سلیمان بن مغیرہ' لیث بن سعد اور مسعودی وغیرہ سے راوی ہیں' ثقہ ہیں لیکن حدیث میں معروف نہیں اور روایات میں بہت غلطیاں کرتے ہیں آپ پیر کے دن ۱۵/رجب ۲۲۱ھ میں ابواسحٰق کے زمانہ میں فوت ہوئے آپ کے جنازے کی نماز واسط کے حاکم مطلب بن فہم بن ابی القاسم خراسانی نے پڑھائی۔

ابو عثمان' عمرو بن عون بن اوس رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ابواسحٰق بن ہارون کے زمانہ میں' واسط میں' ۲۲۵ھ میں فوت ہوئے۔

مدائن کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ:

ابن حسیل بن جابر بن ربیعہ بن عمرو بن جروہ (الیمان) بن حارث بن قطیعہ بن عبس' آپ کی والدہ رباب بنت کعب بن عدی بن کعب بن عبدالاشہل ہیں۔

باخبار وکیع بن جراح اور عبداللہ بن نمیر بتحدیث اعمش از ابی وائل (اپنی روایت کردہ حدیث میں) حذیفہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

محمد بن عمر: حذیفہ رضی اللہ عنہ بدر میں شریک نہ تھے ہاں احد میں آپ' آپ کے والد اور آپ کے بھائی صفوان سب شریک تھے۔ اس دن آپ کے والد شہید کر دیے گئے تھے' حذیفہ رضی اللہ عنہ خندق میں اور خندق کے بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کو مدائن کا حاکم مقرر فرما دیا تھا۔

باخبار وکیع بن جراح اور فضل بن دکین از مالک بن مغول از طلحہ: حذیفہ مدائن میں ایک گدھے پر سوار ہو کر جس پر پالان تھا پیروں کو لٹکائے ہوئے داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ گوشت اور روٹی تھی اسے کھا رہے تھے۔ محمد بن عمر: حذیفہ مدائن میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد فوت ہوئے مدائن ہی میں آپ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر مل گئی تھی آپ اس سانحہ کے چند ماہ بعد ۳۶ھ میں فوت ہوئے اور اولاد مدائن میں چھوڑی۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ:

باخبار ابومعاویہ ضریر بتحدیث اعمش از ابوظبیان از جریر بن عبداللہ و اعمش از ابوسفیان از شیوخ ابوسفیان: سلیمان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

باخبار اسماعیل بن ابراہیم از عوف از ابوعثمان نہدی از سلیمان فارسی (ابوعثمان سے) کیا تم کو رامہرمز کا پتہ معلوم ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں' فرمایا: میں اس کے اہل میں سے ہوں۔ باخبار محمد بن عبداللہ اسدی بتحدیث سفیان از ابوالعلاء عبید از عامر بن واثلہ از سلمان: میں جی کے اہل سے ہوں۔

باخبار یوسف بن بہلول بتحدیث عبداللہ بن ادریس بتحدیث محمد بن اسحٰق از عاصم بن عمر بن قتادہ از محمود بن لبید از ابن عباس بحدیث سلمان فارسی رضی اللہ عنہ: میں اصفہانی ہوں اور جی کا باشندہ ہوں' میرے والد اپنی زمین میں کاشت کیا کرتے تھے' میں ان کے پاس سے دین کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا پھر مجھے کلب کے لوگوں نے پکڑ لیا اور ایک یہودی کے فروخت کر دیا پھر اس یہودی نے بنو قریظہ کے ایک یہودی کے ہاتھ بیچ ڈالا وہ یہودی مجھے مدینہ منورہ لے آیا پھر جب رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ

تشریف لائے تو میں غلام ہونے کی وجہ سے آپ سے مل نہ سکا حتی کہ بدر واحد میں بھی شریک نہ ہو سکا پھر مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتابت کا معاملہ کرلو چنانچہ میں نے کتابت کی رقم ٹھہرالی آپ نے ایک انڈے کے برابر مجھے سونا دے کر میری مدد فرمائی چنانچہ میں نے کتابت کی پوری رقم ادا کردی اور آزاد ہو گیا اور غزوۂ خندق میں اور بعد والے تمام غزوات میں شامل رہا کیونکہ اب میں آزاد مسلمان تھا۔

باخبار اسماعیل بن ابراہیم از یونس از حسن: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلیمان سبقت کرنے والے شہسوار ہیں۔ باخبار محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک بحدیث کثیر بن عبداللہ از عبداللہ از پدر عبداللہ: خندق کے دن مسلمان کے بارے میں مہاجرین وانصار میں جھگڑا ہو گیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان ہمارے اہل بیت سے ہے۔

باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث سلام بن مسکین بتحدیث ثابت بن قطبہ: سلمان امیر مدائن تھے۔ محمد بن عمر۔ سلمان فارسی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں مدائن میں فوت ہوئے۔

مدائن کے محدثین کرام وعلمائے عظام کا بیان

ابوجعفر مدائنی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عبداللہ بن منصور بن محمد بن جعفر بن ابی طالب ہے آپ معروف وقلیل الحدیث ہیں۔

ابوعبدالرحمٰن' عاصم احول بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ:

بنو تمیم کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ ثقہ ہیں اور بصرہ کے رہنے والے ہیں' کئی عہدے سنبھالے مختلف ملکوں پر حاکم مقرر ہوئے چنانچہ کوفہ میں ناپ تول کی نگرانی پر رہے اور ابوجعفر کے زمانہ میں مدائن کے قاضی رہے آپ ۱۴۱ھ میں یا ۱۴۲ھ میں فوت ہوئے۔

ہلال بن خباب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بھی اصل میں بصری تھے پھر مدائن میں مقیم ہو گئے اور مدائن ہی میں ۱۴۴ھ کے اخیر میں رحلت فرما گئے۔

ہذیل بن بلال فزاری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حدیث میں ضعیف ہیں۔

نعیم بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حدیث میں کچھ اچھے نہیں۔

ابویحییٰ' نصر بن حاجب قرشی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اولاد حارث بن لوی میں سے ہیں' اصل میں آپ خراسانی ہیں مدائن میں بس گئے تھے اور مدائن ہی میں ۱۴۵ھ میں پچاس سے کچھ اوپر عمر میں انتقال فرما گئے۔

ابوعمرو'شبابہ بن سوار فزاری رحمۃ اللہ علیہ:

قوم کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ حدیث میں صالح اور ثقہ ہیں' مرجیہ تھے۔

ابوصالح' شعیب بن حرب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ خراسانی کے فرزند تھے اور بغداد کے باشندے تھے پھر منتقل ہو کر مدائن میں جا بسے اور معتزلہ خیالات کے ہو گئے آپ ثقہ اور قابل تھے پھر آپ مکہ میں مقیم ہو گئے اور مرتے دم تک مکہ ہی میں رہے۔

علی بن حفص رحمۃ اللہ علیہ:

بغداد میں علمائے کرام ومحدثین عظام

(خواہ بغدادی ہوں یا غیر بغدادی مگر بغداد میں وفات پانے والے ہوں)

اسماعیل بن سالم اسدی رحمۃ اللہ علیہ:

جن سے ہشیم راوی ہیں' آپ ثقہ اور ثبت ہیں آپ اصل میں کوفی تھے پھر آپ منتقل ہو کر بغداد میں بغداد کے آباد ہونے سے قبل بس گئے ہشام اور دیگر خلفاء کے لیے بغداد میں ہر وقت پانچ سواروں کا ایک دستہ تیار رہا کرتا تھا جو ضرورت کے وقت باغیوں کی سرکوبی کیا کرتا تھا اور ان کی قوت کو بڑھنے سے پہلے کچل دیا کرتا تھا۔

ابوالمنذر' ہشام بن عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عوام بن خویلد بن اسد' آپ کی والدہ ام ولد تھیں آپ ثقہ' ثبت' حجت اور کثیر الحدیث ہیں آپ کا سماع عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے آپ کوفہ میں بطور نمائندہ ابوجعفر منصور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور انہیں کے ساتھ بغداد پہنچے اور بغداد میں ۱۴۶ھ میں راہیٔ ملک عدم ہوئے اور مقبرۂ خیزران میں مدفون ہوئے۔

ابوعبداللہ' محمد بن اسحٰق بن یسار رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف بن قصی کے آزاد کردہ غلام تھے آپ کے دادا یسار' عین التمر کے قیدیوں میں آئے تھے۔ محمد ثقہ ہیں' لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں۔ ثوری شعبہ' ابن عیینہ' یزید بن ربیع ابراہیم بن سعد' اسماعیل بن علیہ' یزید بن ہارون' اعلیٰ' محمد پسران عبید اور عبداللہ بن نمیر وغیرہ آپ سے راوی ہیں بعض علماء نے آپ پر جرح کی ہے آپ ابتداء ہی میں اپنے شہر سے نکل گئے تھے اور کوفہ' جزیرہ اور رَی کے بعد بغداد پہنچے اور بغداد ہی میں تادم واپسیں رہے اور ۱۵۱ھ میں بغداد ہی میں فوت ہوئے اور مقبرہ خیزران میں دفن ہوئے۔

ابوحنیفہ' نعمان رحمۃ اللہ علیہ:

ابن ثابت جو بنوتیم اللہ بن ثعلبہ کے آزاد کردہ غلام تھے' آپ حدیث میں ضعیف ہیں' اور صاحب رائے ہیں' بغداد تشریف لائے اور بغداد ہی میں رجب یا شعبان ۱۵۰ھ میں ۷۰ سال کی عمر میں وفات پائی اور مقبرۂ خیزران میں دفن ہوئے۔

ابو معاویہ نحوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام شیبان بن عبدالرحمٰن ہے جو بنوتمیم کے آزاد کردہ غلام تھے آپ داؤد بن علی وغیرہ کے بچوں کے اتالیق تھے حدیث میں ثقہ ہیں اور مہدی کے زمانہ میں بغداد میں ۱۶۴ھ میں فوت ہوئے اور باب التبن کے پاس مقبرۂ قریش میں دفن کیے گئے۔

ابواسحٰق' ابراہیم بن سعد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عبدالرحمٰن بن عوف زہری' آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں اور اکثر حدیثوں میں غلطیاں کرتے ہیں آپ بغداد میں مع اہل وعیال کے آبسے تھے اور امیر المومنین ہارون کے بیت المال کے نگراں اور منتظم مقرر ہو گئے تھے اور بغداد ہی میں ۱۸۳ھ میں فوت ہوئے اور باب التبن کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

ابوعبداللہ' عبدالعزیز بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن ابی سلمہ ماجشون: آپ آل ہدیر تیمیین کے آزاد کردہ غلام تھے' ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں اور مدنیوں کی بہ نسبت عراق آپ سے زیادہ راوی ہیں' آپ بغداد میں رہائش پذیر ہو گئے تھے اور بغداد ہی میں مہدی کے زمانہ میں فوت ہوئے مہدی آپ کے جنازے میں شریک ہوئے اور مہدی ہی نے نماز پڑھائی اور آپ کو مقابر قریش میں دفن کیا آپ کی وفات ۱۶۴ھ میں ہوئی۔

ابوطاہر' عبدالملک بن محمد بن ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ:

ابن محمد بن عمرو بن حزم بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبید بن عوف بن مالک بن نجار' آپ کی والدہ امۃ الوہاب بنت عبداللہ بن عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر غسیل تھیں آپ بغداد میں مقیم ہو گئے تھے اور آپ کو امیر المومنین ہارون نے مہدی کے لشکر پر قاضی بنا دیا تھا پھر آپ فوت ہو گئے اور آپ پر ہارون نے نماز پڑھی اور مقبرۂ عباسیہ بنت مہدی میں دفن کیے گئے آپ قلیل الحدیث ہیں۔

ابوالیسیر' محمد بن عبداللہ بن علاثہ کلابی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں آپ حرانی تھے پھر بغداد آئے تو مہدی نے آپ کو اپنی فوج کا قاضی بنا دیا پھر آپ کے ساتھ اس عہدے پر عافیہ بن یزید اودی کو بھی مقرر کر دیا گیا۔ مجھے علی بن جعد نے بتایا کہ میں نے ان دونوں کو جامع مسجد کے چبوترے پر ایک کو مسجد سے قریب اور ایک کو مسجد سے دور فیصلہ کرتے ہوئے دیکھا عافیہ زیادہ تر مہدی کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔

زیاد بن عبداللہ بن علاثہ کلابی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اپنے بھائی محمد بن عبداللہ کے نائب تھے اور محمد کی جگہ فیصلے کیا کرتے تھے۔

ابوالمنذر' اسماعیل بن عمر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سفیان ثوری اور مالک بن انس سے راوی ہیں۔

عبید بن ابی قرہ رحمۃ اللہ علیہ' ابوجعفر' محمد بن سابق رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنوتیم کے آزاد کردہ غلام ہیں' کوفی تھے پھر بغداد قطیعۃ الربیع میں آبسے اور بغداد ہی میں فوت ہو گئے۔

سعید بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ:

ابن جہبل جمحی' آپ بغداد میں مہدی کی فوج میں قاضی تھے اور بغداد ہی میں فوت ہوئے۔

ابومحمد' عبدالرحمن بن ابوالزناد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اپنے کسی کام کے لیے بغداد تشریف لائے تو آپ سے بغدادیوں نے حدیثوں کا سماع کیا آپ کثیر الحدیث ہیں اور ضعیف بتائے جاتے ہیں کیونکہ اپنے والد سے راوی ہیں' آپ ہارون کے زمانہ میں بغداد میں ۱۷۴ھ میں فوت ہوئے اور باب التبن کے قبرستان میں دفن ہوئے آپ کے صاحبزادے محمد ہیں۔

ابوعبداللہ' محمد بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی اپنے والد کے اکثر لوگوں سے ملاقات ہے آپ ثقہ ہیں اور علم کثیر کے مالک ہیں لیکن آپ قبل اس کے کہ لوگ آپ سے سماع کریں فوت ہو گئے' آپ نے اپنے والد کے ۲۱ دن کے بعد ۱۷۴ھ ۵۴ سال کی عمر میں وفات پائی اور مقبرہ خیزران میں مدفون ہوئے۔

ابومعاویہ' ہشیم بن بشیر واسطی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بغداد میں تشریف لائے اور بغداد ہی میں منگل کے دن شعبان ۱۸۳ھ میں ہارون کے زمانہ میں فوت ہوئے آپ ثقہ ہیں مگر مدلس ہیں۔

ابوبشر' اسماعیل بن ابراہیم بن مقسم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عبدالرحمن بن قطبہ اسدی (اسد خزیمہ کوفی) کے آزاد کردہ غلام تھے۔ مقسم قیقانیہ (جو خراسان و زابلستان کے درمیان ہے) کے قیدیوں میں آئے تھے اور ابراہیم بن مقسم کوفہ کے تاجر تھے آپ تجارتی مال لے کر بصرہ آیا جایا کرتے تھے ایک دفعہ آپ بصرہ میں ٹھہر گئے اور یہاں آپ نے علیہ بنت حسان (جو بنی شیبان کی آزاد کردہ لونڈی تھیں) شادی کر لی' علیہ ایک شریف' عقلمند اور ممتاز خاتون تھیں آپ کا بصرہ کے محلّہ عوقہ میں مکان تھا اور اسی مکان سے پہچانی جاتی ہیں۔ بصرہ کے ممتاز صوفیاء اور علماء جیسے صالح مری وغیرہ آپ کے پاس آتے جاتے تھے آپ ان کے پاس آتیں' ان سے باتیں کرتیں اور مسائل پوچھا کرتی تھیں آپ ہی کے بطن سے ابراہیم کے اسماعیل ۱۱۰ھ میں پیدا ہوئے اور آپ کی طرف منسوب ہوئے اور بصرہ ہی میں رہے پھر اسماعیل کے بعد ربعی پیدا ہوئے' اسماعیل حدیث میں ثقہ' حجت اور ثبت ہیں آپ بصرہ پر صدقات کے افسر تھے اور ہارون کی خلافت کے اخیر زمانہ میں بغداد میں جھگڑوں کے افسر تھے اور بغداد ہی میں مع اولاد کے آ بسے تھے اور ایک گھر بھی خرید لیا تھا۔ آپ بغداد میں پیر کے دن ۱۳ ذی قعد ۱۹۳ھ میں رحلت کر گئے اور بدھ کے دن عبداللہ بن مالک کے قبرستان میں مدفون ہوئے آپ کے جنازے کی نماز آپ کے صاحبزادے ابراہیم بن اسماعیل نے پڑھائی جس دن اسماعیل فوت ہوئے ہیں اس دن بغداد میں وکیع بن جراح موجود تھے۔

ابوزیاد' اسماعیل بن زکریا رحمۃ اللہ علیہ:

ابن مرہ جو سواءہ بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ غلہ وغیرہ کے تاجر تھے اور

کوفی تھے اور بغداد میں ربض حمید بن قحطبہ میں آ بسے تھے آپ بغداد ہی میں ۱۷۳ھ کے آغاز میں ۷۵ سال کی عمر میں داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔

عنبسہ بن عبدالواحد قرشی رحمۃ اللہ علیہ' ابوسعید مؤدب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام محمد بن مسلم بن ابوالوضاح ہے آپ خزاعہ کے ایک قبیلہ کے آدمی ہیں' آپ اصل میں جزری ہیں جب ابوجعفر منصور جزیرہ کے حاکم ہوئے تو آپ نے مہدی کو ابوسعید کے حوالہ کر دیا اس وقت مہدی تقریباً دس سال کے تھے آپ ان کے ساتھ بغداد آئے پھر منصور نے آپ کو سفیان بن حسین کو بھی دے دیا پھر مہدی نے آپ کے حوالہ علی بن مہدی کو کیا اور علی ابوسعید کے زیر تربیت رہے حتیٰ کہ ابوسعید امیر المومنین موسیٰ کے زمانہ میں بغداد میں فوت ہو گئے اور مقبرہ خیزران میں دفن ہوئے آپ کا گھر رصافہ میں تھا۔

ابوسعید سالم افطس' خصیف' عبدالکریم جزری' علی بن بذیمہ' ابراہیم بن ابوحرہ' ہشام بن عروہ' یحییٰ بن سعید' محمد بن عمرو بن علقمہ' اعمش' اسماعیل بن ابوخالد' مسعر' اجلح کندی اور سلیمان تیمی وغیرہ سے راوی ہیں۔ اور آپ ثقہ ہیں۔

ابواسماعیل مؤدب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام ابراہیم بن سلیمان ہے۔

ابومعاویہ' عباد بن عباد بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ:

ابن مہلب بن ابوصفرہ عتکی۔ آپ ثقہ ہیں اور اکثر غلطیاں کرتے ہیں آپ ابوحمزہ اور واصل ولی ابوعیینہ سے راوی ہیں آپ اصل میں بصری ہیں لیکن بغداد میں آ بسے تھے اور بغداد ہی میں فوت ہوئے۔

ابوفضالہ' فرج بن فضالہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ شام میں حمص کے رہنے والے تھے پھر بغداد تشریف لے آئے اور ہارون کی آغاز خلافت میں بیت المال کے منتظم مقرر ہوئے آپ ابوجعفر منصور کے محلّہ میں رہائش پذیر تھے اور بغداد ہی میں ۱۷۶ھ میں فوت ہوئے' حدیث میں ضعیف ہیں کبھی آپ سے روایت لے لی جاتی ہے۔

اسماعیل بن جعفر بن ابوکثیر مدنی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور ان پانچ سو حدیثوں کے راوی ہیں جو لوگوں نے آپ سے سنیں اصل میں آپ مدنی تھے پھر بغداد آ گئے اور تادم واپسیں بغداد ہی میں رہے۔

ابوعبدالرحمٰن' عبیداللہ بن عبیدالرحمٰن اشجعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ زہری کی کتابیں مع ان کی سندوں کے روایت کرتے ہیں اور آپ سے جامع روایت کرتے ہیں آپ کوفی تھے پھر بغداد میں آ گئے اور آخری دم تک بغداد ہی میں رہے اور بغداد ہی میں فوت ہوئے۔

ابوالیقظان' عمار بن محمد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سفیان بن سعید ثوری کے بھانجے ہیں اور ثقہ ہیں اور کوفیوں جیسے عطاء بن سائب وغیرہ سے راوی ہیں آپ کوفی تھے بغداد تشریف لے آئے اور بغداد ہی میں فوت ہوئے۔

طلحہ بن یحییٰ انصاری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ربض انصار میں مقیم تھے آپ یونس بن یزید ایلی سے راوی ہیں اور آپ سے عباد بن موسیٰ نے کثرت سے حدیثیں سنی ہیں۔

مروان بن شجاع رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کو خصیفی کہا جاتا تھا آپ جزری تھے اور حران کے باشندے تھے اور خصیف سے راوی ہیں پھر بغداد آ گئے اور امیر المومنین موسیٰ کی اولاد کے اتالیق مقرر ہوئے اور موت کے وقت تک بغداد ہی میں رہے۔

ابوعبدالرحمٰن' عبیدہ بن حمید تیمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور صالح الحدیث ہیں اصل میں آپ کوفی ہیں اور نحو' لغت اور قراءت کے جید عالم ہیں پھر ہارون کے زمانہ میں بغداد میں تشریف لے آئے ہارون نے آپ کو اپنے بیٹے محمد کے ساتھ کر دیا آپ اسی سے وابستہ رہے حتیٰ کہ بغداد میں وفات پا گئے۔

ابوحفص' ابار' عمر بن عبدالرحمٰن اسدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور منصور بن معتمر وغیرہ سے راوی ہیں اصل میں آپ کوفی تھے پھر بغداد میں مقیم ہو گئے اور یہیں فوت ہو گئے۔

ابوعبیدہ' حداد' عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ' ابوعبداللہ' مروان بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن حارث بن اسماء بن خارجہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر فزاری آپ اصل میں کوفی ہیں پھر ثغر میں آ بسے پھر بغداد میں مقیم ہو گئے۔ آپ سے بغدادیوں نے حدیثیں سنیں آپ ثقہ ہیں پھر مکہ معظمہ میں مقیم ہو گئے اور مکہ ہی میں ۱۰ ذی الحجہ کو ترویہ کے ایک دن قبل ۸۱ سال کی عمر میں ۱۹۳ھ میں فوت ہو گئے۔

ابوسہل' عباد بن عوام رحمۃ اللہ علیہ:

آپ واسط کے باشندے ہیں اور شیعہ تھے ہارون نے آپ کو گرفتار کر کے جیل میں بند کر دیا تھا پھر آپ ایک زمانہ کے بعد رہا کر دیئے گئے پھر آپ بغداد آ گئے اور آپ سے بغدادیوں نے حدیثیں سنیں آپ ثقہ ہیں اور نہر بزارین پر کرخ میں مقیم تھے آپ امیر المومنین ہارون کے زمانہ میں ۱۸۵ھ میں فوت ہوئے۔

ابوالحسن' علی بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عباس بن محمد ہاشمی کے آزاد کردہ غلام ہیں اصل میں آپ جزیرہ کے تھے پھر بغداد آ کر بغداد ہی میں بس گئے اور یہیں فوت ہوئے آپ حدیث میں ثقہ اور صدوق ہیں۔

قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام یعقوب بن ابراہیم بن حبیب بن سعد بن بجیر بن معاویہ بن قحافہ بن نفیل بن سدوس بن عبد مناف بن ابو اسامہ بن سحمہ بن سعد بن عبداللہ بن قرادہ بن ثعلبہ بن معاویہ بن زید بن غوث بن بجیلہ ہے اور آپ کی والدہ ام سعد بن بجیر حبہ بنت مالک ہیں جو عمرو بن عوف انصاری کی اولاد میں سے ہیں۔ سعد اپنی والدہ کی نسبت سے پہچانے جاتے ہیں اور سعد بن حبہ کہلاتے ہیں یہ لوگ بنوعمرو بن عوف کے حلیف تھے ابو یوسف کو کوفیوں سے جیسے ابوحصیف' مغیرہ' حصین' مطرف' ہشام بن عروہ اور اعمش وغیرہ سے بہت سی حدیثیں پہنچی تھیں اور آپ حافظ حدیث کے لقب سے معروف تھے آپ کسی محدث کے پاس پہنچتے اور پچاس ساٹھ حدیثیں حفظ کرتے پھر کھڑے ہو کر لوگوں کو سنا دیتے پھر آپ امام ابوحنیفہ کو چمٹ گئے اور ان سے علم فقہ سیکھا پھر آپ پر رائے کا غلبہ ہو گیا اور حدیثیں چھوڑ بیٹھے۔ مہدی نے آپ کو اپنے صاحبزادے موسیٰ کے ساتھ وابستہ کر دیا موسیٰ مہدی کے عہدۂ قضاء پر نائب تھے' جب موسیٰ کے پاس خلافت آئی تو موسیٰ ہی کے ساتھ جرجان میں تھے پھر موسیٰ کے ساتھ بغداد آئے اور موسیٰ نے آپ کو بغداد کا قاضی مقرر کر دیا پھر آپ ہارون کے زمانہ میں ۵ ربیع الثانی ۱۸۲ھ میں رحلت فرما گئے۔

ابوعبداللہ' حسین بن حسن بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعد بن جنادہ عوفی' آپ اصل میں کوفی ہیں اور آپ سے کثرت سے حدیثیں سنی ہیں مگر حدیث میں ضعیف ہیں پھر آپ بغداد تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کو حفص بن غیاث کے بعد قضائے شرقیہ کا عہدہ دے دیا پھر آپ کا شرقیہ سے تبادلہ ہوا اور آپ ہارون کے زمانہ میں مہدی کی فوج کی قضاء پر متعین فرمائے گئے پھر اس سے معزول کر دیئے گئے آپ بغداد میں ۲۰۱ھ یا ۲۰۲ھ میں فوت ہوئے۔

ابوالمنذر' اسد بن عمرو بجلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بجیلہ قبیلہ کے تھے اور آپ کو بہت سی حدیثیں یاد تھیں آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں آپ نے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا اور فقہ سیکھا' آپ کوفی تھے پھر بغداد تشریف لے آئے اور عوفی کے بعد شہر کے مشرقی حصہ کے قاضی مقرر رہوئے۔

عافیہ بن یزید اودی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بھی ابوحنیفہ کے شاگردوں میں شامل ہیں اور مہدی کے زمانہ میں مہدی کی فوج میں آپ کو قاضی مقرر کر دیا گیا تھا۔

عصمہ بن محمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بغداد میں انصار کی بڑی مسجد کے امام تھے اور سہل بن ابو فلیح' یحییٰ بن سعید اور عبیداللہ بن عمر سے راوی ہیں اور علماء کے نزدیک حدیث میں ضعیف ہیں۔

ابوسعید' مسیب بن شریک رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنوشقرہ تمیم سے ہیں' خراسان میں پیدا ہوئے اور کوفہ میں پلے بڑھے۔ آپ نے حدیثیں اعمش' اسماعیل بن ابو خالد' اور عبدالملک بن ابوسلیمان وغیرہ سے سنیں اور حدیث میں ضعیف و ناقابل احتجاج ہیں پھر آپ بغداد میں آ بسے اور امیر المومنین

ہارون کے بیت المال کے متولی بن گئے آپ کا گھر ابوجعفر منصور کے شہر میں تھا آپ صاحب اولاد ہیں اور بغداد میں ۱۸۶ھ میں فوت ہوئے۔

قاضی ابوالبختری وہب رحمۃ اللہ علیہ:

ابن کثیر بن عبداللہ بن زمعہ بن الاسود بن المطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی آپ اصل میں مدنی تھے پھر شام سے بغداد آ گئے اور آپ کو امیر المومنین ہارون نے مہدی کی فوج میں قضاء کا عہدہ دے دیا پھر آپ کو اس عہدے سے معزول کر کے بکار بن عبداللہ زبیری کے بعد مدینہ منورہ کا حاکم بنا دیا گیا اور مدینہ کی امامت' جنگ اور قضاء کے عہدے بھی آپ کے حوالہ کر دیئے گئے آپ صاحب الرائے اور قریشی شیخ تھے لیکن حدیث میں اچھے نہ تھے آپ نے منکر روایتیں بیان کیں لہٰذا آپ کی حدیثیں چھوڑ دی گئیں پھر آپ کو مدینہ سے معزول کر دیا گیا اور آپ بغداد تشریف لے آئے اور بغداد میں ۲۰۰ھ میں فوت ہو گئے۔

ابومحمد' حجاج بن محمد اعور رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سلیمان بن مجالد کے آزاد کردہ غلام ہیں جو ابوجعفر منصور کے آزاد کردہ غلام تھے آپ بغداد میں ایک مدت دراز تک رہے پھر معہ اہل وعیال کے مصیصہ منتقل ہو گئے اور وہاں دو سال قیام فرما کر کسی کام کے لیے بغداد تشریف لائے اور بغداد ہی میں قیام فرما تھے کہ ربیع الاوّل ۲۰۶ھ میں انتقال فرما گئے آپ ان شاء اللہ صدوق وثقہ ہیں آخر عمر میں آپ کے حواس میں فرق آ گیا تھا جب آپ بغداد واپس آئے تھے۔

ابونصر' عبدالوہاب بن عطاء عجلی' خفاف رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بصری تھے اور برابر سعید بن ابی عروبہ کی صحبت میں رہتے تھے اور آپ کی صحبت ہی سے آپ پہچانے جاتے ہیں آپ نے سعید کی کتابیں لکھ لی تھیں آپ یونس بن عبید' خالد حذاء' حمید طویل' عوف اعرابی' ابن عون' داؤد بن ابوہند اور عمران بن حدیر وغیرہ سے راوی ہیں' آپ کثیر الحدیث اور معروف ہیں اور ان شاء اللہ صدوق ہیں پھر آپ بغداد آ کر بغداد ہی میں مقیم ہو گئے اور کرخ والے بازار میں آتے جاتے رہے حتیٰ کہ پنجۂ اجل کے شکار ہو گئے۔

ابوبدر' شجاع بن ولید بن قیس سکونی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اعمش' ہشام بن عروہ اور خصیف وغیرہ سے راوی ہیں آپ کی عمر ۹۰ سے آگے بڑھ گئی تھی آپ پارسا تھے اور کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے' آپ مامون کے زمانہ میں رمضان میں ۲۰۴ھ میں بغداد میں فوت ہو گئے۔ آپ کے فرزند ولید ہیں۔

ابوہمام' ولید بن شجاع بن ولید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بقیہ' اسماعیل بن عیاش اور ولید بن مسلم وغیرہ سے راوی ہیں۔

عبداللہ بن بکر سہمی رحمۃ اللہ علیہ:

سہم' باہلہ کا ایک ذیلی خاندان ہے آپ اصل میں بصری ہیں اور ثقہ اور صدوق ہیں آپ بغداد میں سعید بن مسلم کے پاس ٹھہرے اور آپ سے بغدادیوں نے حدیثیں سنیں آپ منگل کی شب کو ۷ محرم الحرام ۲۰۱ھ میں مامون کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

ابوسہل، کثیر بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ:

آپ جعفر بن برقان کے شاگرد ہیں آپ بغداد میں بازار والے باب الکرخ میں مقیم تھے اور تاجروں کو تیار کرایا کرتے تھے آپ صدوق وثقہ ہیں پھر آپ حسن بن سہل کے پاس فم الصلح میں تشریف لے گئے اور وہاں شعبان ۲۰۷ھ میں انتقال فرما گئے۔

بکر بن الطویل رحمۃ اللہ علیہ، ابوعبداللہ، محمد بن عمر واقد اسلمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بریدہ اسلمی کے آزاد کردہ غلام ہیں اور مدنی ہیں لیکن آپ قرض کے سلسلہ میں ۱۸۰ھ میں بغداد تشریف لے آئے تھے پھر آپ بغداد ہی میں رہے اور شام ورقہ کے سفر بھی کیے پھر بغداد ہی واپس آ گئے اور بغداد ہی رہے حتیٰ کہ مامون خراسان سے بغداد آئے اور انہوں نے آپ کو مہدی کی فوج کی قضاء کا عہدہ دے دیا پھر آپ برابر قاضی رہے حتیٰ کہ بغداد میں منگل کی شب کو ۱۱ ذی الحجہ ۲۰۷ھ میں ۷۸ سال کی عمر میں راہیٔ ملک عدم ہو گئے اور منگل کے دن مقبرہ خیزران میں دفن کر دیئے گئے، کہتے ہیں آپ مروان بن محمد کی خلافت کے آخری زمانہ میں ۱۳۰ھ میں پیدا ہوئے تھے آپ محمد بن عجلان، ربیعہ، ضحاک بن عثمان، معمر، ابن جریج، ثور بن یزید، مخرمہ بن بکیر، افلح بن سعید، فلیح بن حمید، یحییٰ بن عبداللہ بن ابوقتادہ اور ابن ابوذیب سے راوی ہیں آپ اسلامی غزوات لوگوں کے اختلافات اور ان کے خیالات سے خوب آگاہ تھے۔

ابوالنضر، ہاشم بن قاسم کنانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنولیث کے آدمی تھے اور خراسانی تھے بغداد میں بس گئے تھے آپ ثقہ ہیں اور سلیمان بن مغیرہ، شعبہ، مسعودی، ابن ابوذیب، حریز بن عثمان، زہیر بن معاویہ، محمد بن طلحہ بن مصرف، ابوجعفر رازی اور شریک وغیرہ سے راوی ہیں آپ مامون کے زمانہ میں بغداد میں یکم ذیقعدہ ۲۰۷ھ میں فوت ہوئے اور مقابر عبداللہ بن مالک میں دفن کر دیئے گئے۔

ابونوح، قراد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عبداللہ بن مالک کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ثقہ ہیں اور شعبہ اور حجاج سے بہت روایتیں لاتے ہیں۔

ابوقطن، عمرو بن ہیثم بن قطن بن کعب قطعی رحمۃ اللہ علیہ، شاذان، اسود بن عامر رحمۃ اللہ علیہ:

اصل میں آپ شامی ہیں آپ صالح الحدیث ہیں آپ نے بغداد میں رہائش اختیار کر لی تھی اور بغداد ہی میں ۲۰۸ھ میں فوت ہوئے۔

ابوعثمان، عفان بن مسلم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عزرہ بن ثابت انصاری کے آزاد کردہ غلام ہیں، آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں آپ کی کتاب بالکل صحیح تھی۔ اصل میں آپ بصری ہیں مگر بغداد میں بس گئے تھے اور بغداد ہی میں ۲۰ھ میں انتقال فرما گئے آپ پر عاصم بن علی عاصم نے نماز پڑھی ایک دفعہ آپ کا امتحان بھی لیا گیا اور قرآن کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے قرآن کو غیر مخلوق ہی بتایا۔

ابوعبداللہ، محمد بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنوشیبان کے آزاد کردہ غلام ہیں، اصل میں آپ جزیرہ کے رہنے والے ہیں آپ کے والد شامی فوج میں ملازم تھے

پھر واسط میں آئے تو وہاں ۱۳۲ھ میں آپ کے ہاں محمد پیدا ہوئے۔ محمد کوفہ میں پلے بڑھے اور علم حدیث حاصل کرتے رہے آپ نے مسعر' مالک بن مغول' عمر بن ذر' سفیان ثوری' اوزاعی' ابن جریج' محل ضبی' بکر بن ماعز' ابوحرہ اور عیسیٰ خیاط وغیرہ سے حدیثیں خوب سنیں آپ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھی اٹھے بیٹھے اور ان سے بھی سماع کیا اور رائے کا مطالعہ کیا پھر آپ پر رائے ہی کا غلبہ ہو گیا اور آپ نے رائے میں گھس کر شہرت پیدا کی آپ بغداد میں ٹھہر گئے لوگ آپ کے پاس آ آ کر حدیثیں اور رائے سنتے رہے آپ رقہ گئے تو وہاں امیر المومنین ہارون نے آپ کو رقہ کا قاضی بنا دیا پھر آپ معزول کر دیئے جانے کے بعد بغداد آ گئے پھر جب ہارون پہلی بار ری گئے تو آپ کو اپنے ساتھ لیتے گئے آپ ری میں ۱۸۹ھ میں ۵۸ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

قاضی' یوسف بن یعقوب بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے حدیث کا سماع کیا اور رائے اپنے والد ہی کی زندگی میں مغربی بغداد میں عہدۂ قضا مل گیا تھا آپ امیر المومنین ہارون کے حکم سے ابوجعفر کے شہر میں جمعہ پڑھاتے تھے آپ عہدۂ قضاء پر قائم رہے حتیٰ کہ رجب ۱۹۲ھ میں فوت ہو گئے۔

ابوکامل' مظفر بن مدرک' خراسانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور حماد بن سلمہ وغیرہ سے راوی ہیں۔

ابومحمد' یونس بن محمد' مؤدب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور صدوق ہیں آپ کا ہفتہ کے دن ۷ صفر ۲۰۸ھ میں بغداد میں انتقال ہوا۔

ابوعلی' حسن بن موسیٰ اشیب خراسانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ہارون کی طرف سے حمص اور موصل کے قاضی مقرر ہوئے پھر مامون کے زمانہ میں بغداد تشریف لے آئے اور بغداد ہی میں رہتے رہے حتیٰ کہ مامون نے آپ کو طبرستان کا قاضی مقرر کر دیا آپ طبرستان جا رہے تھے کہ راستہ میں ماہ ربیع ۲۰۹ھ میں ری میں فوت ہو گئے آپ حدیث میں ثقہ اور صدوق ہیں اور شعبہ' حماد بن سلمہ ورقاء بن عمر' زہیر بن معاویہ' ابن لہیعہ' ابوہلال اور جریر بن حازم وغیرہ سے راوی ہیں۔

ابواحمد' حسین بن محمد بن بہرام مروزی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور شعبہ اور جریر بن حازم سے راوی ہیں' مشہور ہے کہ آپ نے جرجان میں سلیمان بن راشد کے زمانہ میں ان سے سنا ہے آپ ابن ابی ذیب اور شیبان بن عبدالرحمن سے تفسیر وغیرہ روایت کرتے ہیں اور ابومعشر سے تاریخ کے راوی ہیں آپ مامون کی خلافت کے اخیر زمانہ میں بغداد میں فوت ہوئے۔

ابوعمرو' حجیر بن مثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ:

اصل میں آپ یمامہ کے ہیں' بغداد میں آ بسے تھے اور موتیوں اور جواہرات کے تاجر تھے بغداد میں بازار میں موجود رہتے تھے آپ ثقہ ہیں اور لیث بن سعد' عبدالعزیز بن عبداللہ ماجشون اور اکثر سے راوی ہیں بغداد میں فوت ہوئے۔

علی بن جعد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ام سلمہ مخزومیہ امیر المومنین ابو العباس کی اہلیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

بخبر قاضی عبد الرحمن بن اسحق: میرے پاس علی اپنے والد کی ام سلمہ سے آزادی کی دستاویز لائے اس میں میرے دادا ابراہیم بن سلمہ کی اور ایک دوسرے شخص کی جو ام سلمہ کے پاس آیا جایا کرتا تھا شہادت تھی۔

علی بن جعد: میں ۱۳۶ھ میں ابو العباس کی خلافت کے زمانہ میں پیدا ہوا۔ علی شعبہ زہیر بن معاویہ صخر بن جویریہ لیث بن سعد حماد بن سلمہ سفیان ثوری اور ابو جعفر رازی وغیرہ سے راوی ہیں آپ نے بغداد میں ۲۵ رجب ۲۳۰ھ کو ۹۶ سال اور کچھ ماہ کی عمر میں انتقال فرمایا اور باب حرب کے قبرستان میں دفنائے گئے۔

ابو الاشہب' ہوذہ بن خلیفہ بن عبد اللہ بن ابو بکرہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی والدہ کا نام زہرہ بنت عبد الرحمن بن یزید بن ابو بکرہ ہے اور آپ کی نانی کا نام ہولہ بنت عبد الرحمن بن یزید بن ابو بکرہ ہے۔ ہوذہ ۱۲ھ میں پیدا ہوئے اور ہوشیار ہو کر علم حدیث سیکھنے میں مصروف ہو گئے آپ نے یونس' ہشام' عوف' ابن عون' ابن جریج اور سلیمان تیمی وغیرہ سے حدیثیں لکھیں لیکن آپ کی کتابیں ضائع ہو گئیں لوگوں کے پاس صرف عوف والی کتاب رہی اور قدرے مواد ابن عون' ابن جریج' اشعث اور تیمی کی کتابوں کا باقی رہا۔ ہوذہ بغداد میں منگل کی شب کو دس شوال ۲۱۹ھ میں مامون کے زمانہ میں بغداد میں فوت ہوئے اور باب خراسان کے باہر دفنائے گئے آپ کے جنازے کی نماز آپ کے صاحبزادے نے پڑھائی آپ گندم گوں اور لمبے تڑنگے تھے اور حنا کا خضاب کیا کرتے تھے۔

ابو ایوب' یحیٰی بن سعید بن ابان بن سعید رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عاص بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس' آپ کوفی تھے مگر بغداد میں آ بسے تھے آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں اور ہشام بن عروہ' یحیٰی بن سعید انصاری' اعمش' اسماعیل بن ابو خالد اور عبد الملک بن ابو سلیمان وغیرہ سے راوی ہیں اور غزوات محمد بن اسحاق سے بیان کرتے ہیں آپ بغداد میں عسکر مہدی میں جو عبد الملک کی چکی کے پاس سیب میں تھا' مقیم تھے اور محمد کی خلافت میں بغداد ہی میں ۸۰ سال کی عمر میں ۱۹۴ھ میں فوت ہوئے۔

ابو زکریاء سیلحینی' یحیٰی بن اسحق بجلی رحمۃ اللہ علیہ:

مذکور ہے کہ آپ بجیلہ کے آدمی تھے آپ ثقہ ہیں اور یحیٰی بن ایوب اور ابن لہیعہ وغیرہ سے راوی ہیں۔ لوگوں نے آپ سے حدیثیں لکھی ہیں اور حافظ الحدیث تھے اور بغداد میں دار الرقیق میں مقیم تھے آپ مامون کی خلافت کے زمانہ میں بغداد میں ۲۱۰ھ میں انتقال فرما گئے اور اپنے اللہ سے جا ملے۔

ابو عثمان' سعید بن سلیمان واسطی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ہی سعدویہ ہیں آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں اور سلیمان بن مغیرہ' مبارک بن فضالہ' لیث بن سعد اور معتمر وغیرہ سے

راوی ہیں آپ بغداد میں آئے اور یہاں آ کر تجارت کی آپ کا گھر کرخ میں کاغذیوں کی گلی کی طرف تھا۔ آپ منگل کے دن زوال کے بعد بغداد میں فوت ہوئے اور بدھ کے دن زوال سے قبل ۲۲۵ھ میں دفنائے گئے آپ پر آپ کے بھتیجے علی بن حنین تاجر نے ۴ ذی الحجہ کو نماز پڑھائی۔

ابو نصر' تمار رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز ہے آپ خراسانی اور نسائی ہیں' کہتے ہیں آپ ابو مسلم خراسانی کے قتل کے چھ ماہ بعد پیدا ہوئے آپ بغداد میں ربض ابو العباس طوسی میں مقیم تھے پھر نسابیہ والی گلی میں منتقل ہو گئے تھے آپ بغداد میں کھجور وغیرہ کی تجارت کرتے تھے آپ ثقہ' قابل و فاضل صاحب خیر و صلاح اور پارسا تھے اور حماد بن سلمہ' سعید بن عبدالعزیز تنوخی اور کوثر بن حکیم سے راوی ہیں آپ کی وفات بغداد میں یکم محرم بروز منگل ۲۲۸ھ میں ۹۱ سال کی عمر میں واقع ہوئی اور باب حرب میں دفنائے گئے اخیر عمر میں آپ کی بینائی جاتی رہی تھی۔

ابو الحسین' شریح بن نعمان رحمۃ اللہ علیہ' موتیوں والے:

آپ ثقہ ہیں اور حماد بن سلمہ' فلیح بن سلیمان اور ابو عوانہ سے راوی ہیں آپ کا گھر عسکر مہدی میں سیب قاضی کے پاس تھا آپ نے مامون کے زمانہ میں ۲۱۷ھ میں چاشت کے وقت انتقال فرمایا۔

یحییٰ بن غیلان رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عبداللہ بن اسماء بن حارثہ خزاعی' آپ ثقہ ہیں بغداد میں مقیم تھے اسی کام کے لیے بصرہ گئے اور بصرہ میں ۲۱۰ھ میں وفات پا گئے آپ بصریوں سے راوی ہیں۔

ابو عمرو' معاویہ بن عمرو ازدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ زائدہ بن قدامہ سے ان کی کتابیں اور مصنفات روایت کرتے ہیں اور ابو اسحٰق فزاری سے کتاب السیرت جو دار الحرب کے سلسلہ میں ہے نقل کرتے ہیں' آپ بغداد میں تشریف لائے تو بغدادیوں نے آپ سے حدیثیں سنیں پھر آپ بغداد ہی میں مامون کی خلافت کے زمانہ میں ۲۱۴ھ یا ۲۱۵ھ میں وفات پا گئے۔

ابو یعلیٰ' معلیٰ بن منصور رحمۃ اللہ علیہ:

آپ طلب حدیث کے شوق میں بغداد تشریف لائے اور حدیثیں حفظ کیں آپ صدوق اور محدث ہیں اور رائے اور فقہ میں بھی دخل رکھتے ہیں بعض محدث آپ سے رائے کو روایت کرتے ہیں اور بعض نہیں آپ کا گھر کرخ میں قطیعۃ الربیع میں تھا آپ ۲۱۱ھ میں فوت ہوئے۔

ابو جعفر' محمد بن صباح' بزاز دولابی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ باب الکرخ میں مقیم تھے اور اخیر محرم میں ۲۲۷ھ میں وفات پا گئے۔

ابونصر' بشر بن حارث خراسانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ علاقہ خراسان کے مرو کے باشندے تھے بغداد میں آ کر حدیثیں سنیں اور حفظ کیں اور حماد بن زید' شریک' عبداللہ بن مبارک اور ہشیم وغیرہ سے بہت سماع کیا پھر عبادت کے لیے گوشۂ خلوت میں تشریف لے گئے اور حدیثیں بیان کرنی چھوڑ دیں آپ نے بغداد میں بدھ کے دن ۱۱ ربیع الاول ۲۲۷ھ میں ۷۶ سال کی عمر میں وفات پائی آپ کے جنازے میں بہت سی مخلوق بغدادی اور غیر بغدادی شریک ہوئے اور آپ باب حرب میں دفنائے گئے۔

ابواحمد' ہیثم بن خارجہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بھی علاقۂ خراسان کے مرد الرود کے باشندے ہیں' بغداد میں مقیم ہو گئے تھے' شام پہنچ کر شامیوں سے اور لیث بن سعد سے حدیثیں لکھیں پھر بغداد واپس آ گئے اور بغداد ہی میں پیر کے دن ۲۲ ذی الحجہ کو ۲۲۷ھ میں وفات پائی۔

اسحٰق بن عیسیٰ الطباع رحمۃ اللہ علیہ' ابواسحٰق' سعد بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عبدالرحمٰن بن عوف زہری۔ آپ ہارون کے زمانہ میں واسط کے قاضی مقرر ہوئے پھر مامون کی خلافت کے شروع میں جب کہ مامون خراسان میں تھے عسکر مہدی کے قاضی مقرر ہوئے آپ اپنے والد کی کتابیں روایت کرتے ہیں' آپ سے بعض بغدادیوں نے حدیثیں سنیں پھر جب بغداد میں آپ کو عہدۂ قضا سے معزول کر دیا گیا تو آپ فم الصلح میں حسن بن سہل سے ملے حسن نے آپ کو اپنے لشکر کی قضاء کا عہدہ دے دیا آپ مبارک میں ۶۳ سال کی عمر میں ۲۰۱ھ میں فوت ہوئے آپ کے بھائی یعقوب بن ابراہیم ہیں۔

ابویوسف' یعقوب بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری آپ ثقہ اور محفوظ و مامون ہیں آپ اپنے والد سے تواریخ وغیرہ کی روایت کرتے ہیں آپ سے بغدادیوں نے سماع کیا آپ فضل' ورع اور حدیث میں اپنے بھائی پر مقدم ہیں آپ ایک عرصہ تک بغداد میں رہے پھر حسن بن سہل کے پاس فم الصلح تشریف لے گئے اور وہیں شوال ۲۰۸ھ میں انتقال فرما گئے آپ اپنے بھائی سعد سے ۴ سال چھوٹے تھے۔

ابوایوب' سلیمان بن داؤد بن علی بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی' آپ ثقہ ہیں اور ابراہیم بن سعد اور عبدالرحمٰن بن ابوالزناد وغیرہ سے حدیثیں سنی ہیں آپ سے بغدادی لکھتے ہیں اور روایت کرتے ہیں آپ بغداد میں ۲۱۹ھ میں فوت ہوئے۔

ابوتمام' قران بن تمام اسدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کوفی ہیں بغداد میں آ بسے تھے اور جانوروں کی تجارت کیا کرتے تھے آپ سے سماع کیا گیا ہے مگر آپ ضعیف ہیں۔

ابوحفص' عمر بن حفص' عبدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثابت البنانی' یزید رقاشی' ابان بن ابوعیاش' ام شبیب عبدیہ اور مالک بن انس وغیرہ سے راوی ہیں آپ علماء کے

نزدیک حدیث میں ضعیف ہیں۔ لوگوں نے آپ سے کتابت حدیث کی مگر پھر چھوڑ دی' آپ مامون کی خلافت کے شروع میں ۱۹۸ھ میں فوت ہوئے۔

ابوعبداللہ' مصعب بن عبداللہ بن مصعب رحمۃ اللہ علیہ:

ابن ثابت بن عبداللہ بن زبیر بن عوام آپ بغداد میں بس گئے تھے اور مالک بن انس سے مؤطا اور دراوردی' ابراہیم بن سعد' عبدالعزیز بن ابی حازم اور ابوحازم وغیرہ سے راوی ہیں اگر آپ سے قرآن کے بارے میں کچھ پوچھا جاتا تھا تو توقف کیا کرتے تھے اور توقف نہ کرنے والوں کو برا سمجھتے تھے آپ بغداد میں شوال ۲۳۶ھ میں فوت ہوئے۔

ابوالحسن' نصر بن زید بن مجدر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور صاحب حدیث ہیں آپ نے جریر بن حازم' ابو ہلال اور وہیب وغیرہ سے حدیثیں سنیں اور شروع ہی میں حدیثیں بیان کرنے سے پہلے فوت ہو گئے' اصل میں آپ سجستان کے تھے اور جعفر اکبر بن ابوجعفر منصور کے آزاد کردہ غلام تھے۔

ابوخالد' عنبسہ بن سعید بن ابان بن سعید بن العاص رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور صاحب حدیث ہیں اور بغداد میں آ بسے تھے آپ سے بغدادیوں نے حدیثیں سنی ہیں۔

ابوسلمہ' منصور بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور کئی محدثین سے حدیثیں سنی ہیں آپ حدیثیں بیان نہیں کیا کرتے تھے پھر کچھ دنوں حدیثیں بیان کیں پھر سرحد چلے گئے اور وہاں مصیصہ میں مامون کے زمانہ میں ۲۱۰ھ میں وفات پا گئے۔

ابوسہل' نصر بن باب رحمۃ اللہ علیہ' الخراسانی:

آپ نے داؤد بن ابوالہند' عوف اعرابی' اور حجاج بن ارطاہ وغیرہ سے حدیثیں سنیں اور بغداد میں ان علماء سے سماع کر کے ان سے روایتیں بیان کیں پھر آپ نے ابراہیم صائغ (سنار) سے حدیثیں بیان کیں اس لیے علماء نے آپ کو متہم قرار دے کر آپ کی حدیثیں چھوڑ دیں آپ عسکر مہدی میں بغداد میں فوت ہوئے۔

ابوعبداللہ موسیٰ بن داؤد ضبی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور صاحب حدیث ہیں اور سفیان ثوری اور زہیر وغیرہ سے حدیثیں سنی ہیں آپ بغداد میں آ بسے تھے پھر طرسوس کے قاضی مقرر کر دیئے گئے اور طرسوس چلے گئے اور طرسوس ہی میں اپنے عہدے کے زمانہ میں فوت ہو گئے۔

ابواسحٰق' ابراہیم بن عباس رحمۃ اللہ علیہ المعروف بسامری:

آپ ابواویس اور شریک وغیرہ سے راوی ہیں آخری عمر میں ہوش و حواس بحال نہیں رہے تھے اس لیے گھر والے گھر ہی میں رکھتے تھے اور باہر نہیں نکلنے دیتے تھے حتیٰ کہ فوت ہو گئے۔

ابوصالح' حکم بن موسیٰ بزاز رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں' اصل میں آپ علاقہ خراسان کے نسا شہر کے رہنے والے تھے' آپ شامیوں میں یحییٰ بن حمزہ

اور فضل بن زیاد وغیرہ سے راوی ہیں آپ نیک' صالح اور حدیث میں ثبت ہیں اور شوال ۲۳۲ھ میں بغداد میں فوت ہوئے۔

ابواحمد' ہشام بن سعید رحمۃ اللہ علیہ' بزاز:

آپ ابن لہیعہ اور حماد بن زید سے راوی ہیں اور ثقہ ہیں لیکن قبل اس کے کہ لوگ آپ سے سماع کریں انتقال فرما گئے۔

ابوجعفر' محمد بن حجاج مصفر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے شعبہ اور ابن ابوذیب وغیرہ سے حدیثیں سنیں لیکن علماء کے نزدیک حدیث میں ضعیف ہیں۔

ابومعاذ' سعد بن عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ:

ابن جعفر بن ابوالحکم' خلفائے انصار' ذکر کیا جاتا ہے کہ آپ کا سماع مالک بن انس وغیرہ سے ثابت ہے۔

ابوالہیثم' خالد بن خداش بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ آل مہلب بن ابوصفرہ کے آزاد کردہ غلام تھے' ثقہ ہیں اور حماد بن زید اور ابوعوانہ سے راوی ہیں آپ ۲۲۳ھ یا ۲۲۴ھ میں فوت ہوئے۔

ابونصر' منصور بن بشیر بن ابومزاحم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ازد کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ ترک قیدی تھے آپ کا ایک مجموعہ تھا جسے آپ نے چھوڑ دیا لوگوں نے آپ سے حدیثیں لکھی ہیں آپ ثقہ اور صاحب سنت ہیں اور بغداد میں ذیقعدہ ۲۳۵ھ میں ۸۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

ابوعبداللہ' محمد بن بکار رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ابومعشر' محمد بن طلحہ' قیس بن ربیع اور عنبسہ بن عبدالواحد وغیرہ سے راوی ہیں اور بغداد میں ربیع الثانی ۲۳۸ھ میں فوت ہوئے۔

ابوعمران' محمد بن جعفر ورکانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ابراہیم بن سعد' ابومعشر' شریک' معافی بن عمران' ابن ابوالزیاد اور ابوعقیل' صاحب بھیہ وغیرہ سے راوی ہیں' آپ نے بغداد میں رمضان ۲۲۸ھ میں وفات پائی۔

ابوزکریاء' یحییٰ بن یوسف رقی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عبیداللہ بن عمرو رقی وغیرہ سے راوی ہیں اور ہارون واثق کے زمانہ میں بغداد میں فوت ہوئے۔

ابومحمد' خلف بن ہشام بزاز رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا سماع شریک' ابوعوانہ اور حماد بن زید وغیرہ سے ہے آپ صاحب قرآن وحروف ہیں اور آپ نے سلیم تلمیذ حمزہ سے قراءت سیکھی ہے آپ بغداد میں ہفتہ کے دن ۷ جمادی الثانی ۲۲۹ھ میں فوت ہوئے اور مقابر کناسہ میں دفنائے گئے۔

ابوعلی' حسین بن ابراہیم بن حر بن زعلان رحمۃ اللہ علیہ الملقب بہ اشکاب:

آپ خراسانی اور نسائی ہیں آپ کے والد آل عباس کے داعیوں میں اُسید بن عبدالرحمٰن کے ساتھ تھے جو نساء میں اٹھے

تھے اور سردار چن لیے گئے تھے اور اسید اصفہان کے حاکم ہو گئے تھے ابراہیم آپ کے ساتھ آپ کے حامیوں میں تھے اور آپ کے ہاں حسین اصفہان میں ۱۴۵ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد میں پلے بڑھے اور حدیث کا علم حاصل کرتے رہے اور آپ نے محمد بن راشد' شریک بن عبداللہ' فلیح اور حماد بن زید وغیرہ سے ملاقاتیں کیں اور قاضی ابویوسف کو چمٹے رہے حتیٰ کہ رائے میں اچھی خاصی بصیرت پیدا کر لی پھر آپ انہیں بزرگوں کے پاس اٹھتے بیٹھتے رہے لیکن قضاء وغیرہ میں دخل نہیں دیا اور بغداد میں حدیث و فقہ سیکھنے میں مصروف رہے حتیٰ کہ مامون کے زمانہ میں ۲۱۰ھ میں ۷۱ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔

ثابت بن ولید رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عبداللہ بن جمیع۔

ابومعاویہ' غسان بن مفضل غلابی رحمۃ اللہ علیہ' ابوسلیمان' داؤد بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ:

ابن زہیر بن عمرو بن جمیل بن اعرج بن ربیعہ بن مسعود بن منقذ بن کوز بن کعب بن بجالہ بن ذھل بن مالک بن بکر بن سعد بن ضبہ بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر' آپ بغداد میں ربیع الاوّل ۲۲۸ھ میں فوت ہوئے۔

داؤد بن رشید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ مدینہ ابوجعفر میں بس گئے تھے ویسے اصل میں آپ خراسانی ہیں اور خوارزم کے باشندے ہیں' آپ شامیوں میں ولید بن مسلم' بقیہ بن ولید اور اسماعیل بن عباس وغیرہ سے راوی ہیں اور آپ سے بغدادیوں نے حدیثیں لکھیں آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں۔

فضیل بن عبدالوہاب قناد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ محمد بن عبدالوہاب کے بھائی ہیں جن سے ہارون بن اسحاق ہمدانی راوی ہیں۔

ابوطالب' عبدالجبار بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ وہ خراسانی ہیں جو جزیرہ میں تھے' آپ نے عبیداللہ بن عمرو' اسماعیل بن عیاش' ابوالملیح اور بقیہ وغیرہ سے حدیثیں لکھی ہیں' آپ بغداد میں عسکر مہدی میں ربیع الثانی ۲۳۳ھ میں فوت ہوئے۔

ابوسعید' عبیداللہ بن عمر بن میسرہ قواریری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بصری ہیں بغداد میں آ بسے تھے' اور حماد بن زید' یزید بن زریع اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ سے راوی ہیں آپ کثیر الحدیث اور ثقہ ہیں۔ آپ بغداد میں ۱۲ ذی الحجہ کو ۲۳۵ھ میں ۸۴ سال کی عمر میں فوت ہوئے جنازے میں بے شمار لوگ تھے اور عسکر مہدی میں ثلاثۃ الابواب کے باہر دفنائے گئے۔

ابوعبداللہ' محمد بن ابوحفص معیطی رحمۃ اللہ علیہ:

قبیلہ کے آزاد کردہ غلام ہیں' ابوحفص کا نام عمر ہے' محمد ثقہ اور صاحب حدیث ہیں اور بقیہ' ابن مبارک ابوالاحوص' شریک اور ہشیم وغیرہ سے راوی ہیں' آپ بغداد ہی کے ہیں' ایک دن آپ جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر گھر تشریف لے گئے اور ہفتہ کی شب کو

رات کو بستر پر سو گئے رات میں آپ پر فالج گرا اور ہفتہ کے دن عصر کے وقت فوت ہو گئے اور مقبرہ خیزران میں اتوار کو ۶ شعبان ۲۲۲ھ ابو اسحٰق بن ہارون کے زمانہ میں دفنائے گئے آپ کے جنازے کی نماز طاقات ثلاثہ کے باہر پڑھی گئی جنازے میں بہت رش تھا۔

عیسیٰ بن ہشام نخاس رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے کثرت سے سماع کیا' صاحب حدیث تھے اور حدیثیں بیان کرنے سے پہلے وفات پا گئے۔

ابو اللیث' سلم بن قادم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بقیہ اور محمد بن حرب وغیرہ سے راوی ہیں اور بغداد میں ذی قعدہ ۲۲۸ھ میں فوت ہوئے۔

ابو محمد' نعیم بن ہیثم رحمۃ اللہ علیہ:

خراسانی کے صاحبزادے ہیں اور حماد بن زید وغیرہ سے راوی ہیں نعیم بغداد میں شوال ۲۲۸ھ میں فوت ہوئے۔

ابو زکریا' یحییٰ بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ:

خراسانی کے صاحبزادے ہیں' ابو جہم کی گلی میں مقیم تھے آپ شامیوں میں سے رشید بن سعد' صیقل بن زیاد' بقیہ اور اسماعیل وغیرہ سے راوی ہیں' ربیع الاول ۲۳۸ھ میں فوت ہوئے۔

ابو اسحٰق' ابراہیم بن زیاد' سبلان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے بغداد میں وفات پائی اور ۶ ذی الحجہ ۲۲۸ھ کو بدھ کے دن دفنائے گئے۔

ابو عثمان' بشار بن موسیٰ خفاف رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بغداد میں رمضان ۲۲۸ھ کو فوت ہوئے اور جمعہ کے دن عصر کے بعد دفنائے گئے۔

ابو الاحوص' محمد بن حیان' بغی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے کثرت سے سماع کیا' ثقہ ہیں اور ذی الحجہ ۲۲۹ھ کو فوت ہوئے۔

ابو الفضل' شجاع بن مخلد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بغیین خراسانیوں کے صاحبزادے ہیں اور ہشیم سے ان کی تمام کتابوں کے راوی ہیں اور اسماعیل بن علیہ وغیرہ سے بھی راوی ہیں آپ ثقہ اور ثبت ہیں اور بغداد میں دس صفر ۲۳۵ھ میں فوت ہوئے آپ کے جنازے میں بہت لوگ تھے آپ باب التبن کے قبرستان میں دفنائے گئے۔

ابو احمد' مہدی بن حفص رحمۃ اللہ علیہ:

آپ باب کوفہ کے پاس مقیم تھے۔

ابو محمد' عباد بن موسیٰ ختلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ابراہیم بن سعد' طلحہ بن یحییٰ زرقی اور اسماعیل بن جعفر سے راوی ہیں آپ طرسوس جا کر ۲۰۳ھ کے آغاز میں فوت ہوئے۔

ابو جعفر' احمد بن محمد بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ وراق تھے اور فضل بن یحییٰ بن جعفر بن برمک کے کاتب تھے فرماتے ہیں: میں نے اسلامی لڑائیوں کے واقعات ابراہیم بن سعد سے فضل بن یحییٰ کے ساتھ سنے ہیں اور ابوبکر بن عیاش سے فضل کے بیان کردہ واقعات سنے ہیں آپ منگل کی شب کو ۲۶ ذی الحجہ ۲۲۸ھ کو بغداد میں وفات پا گئے۔

سہل بن نصر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ مطنجیہ میں رہائش پذیر تھے۔

ابو یعقوب' اسحٰق بن ابراہیم بن کامجار رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ابواسرائیل کے صاحبزادے ہیں جو خراسان کے علاقہ مرو کے رہنے والے تھے آپ خلط ملط کر کے نقل کرنے والے ہیں آپ نے قرآن میں وقف لگائے اور ان پر کئی بار نظر ثانی کی آپ ابراہیم بن سعد' حماد بن زید' عبدالرحمٰن بن ابوزناد' جعفر بن سلیمان اور سلیمان بن اخضر سے راوی ہیں اور خوب سماع کیے ہوئے ہیں اور یمامہ میں محمد بن جابر کے پاس جا کر ان کی کتابیں نقل کیں پھر یمامہ سے ابوعوانہ کی وفات کے دو تین دن بعد بصرہ آئے اور ان سے مل نہ سکے۔

ابوزکریا' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے حدیثیں لکھنے والوں سے کثرت سے نقل کی ہے اور اس میں آپ مشہور ہیں لیکن حدیثیں بیان نہیں کیں آپ حج کو تشریف لے گئے تھے کہ مدینہ منورہ میں حق تعالیٰ سے جا ملے۔

ابوخیثمہ' زہیر بن حرب بن اشتال' نسائی رحمۃ اللہ علیہ:

اشتال کو عربی زبان میں شداد بنا دیا گیا' آپ بنو حریش بن کعب بن عامر بن صعصعہ عامری کے آزاد کردہ غلام ہیں اور کوفیوں' بصریوں اور حجازیوں میں سے جریر بن عبدالحمید' ہشیم' سفیان بن عیینہ' ابن علیہ' عبداللہ بن وہب اور ولید بن مسلم وغیرہ سے راوی ہیں' آپ نے مسند تصنیف فرمائی اور اس کی تمام صنفیں لکھیں' آپ بغداد میں شعبان ۲۳۴ھ کو فوت ہوئے' آپ کے جنازے میں بہت لوگ تھے' آپ ثقہ اور ثبت ہیں۔

ابومحمد' خلف بن سالم مخرمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ مہالبہ کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ نے مسند لکھی ہیں اور آپ کثیر الحدیث ہیں لوگوں نے آپ سے حدیثیں لکھی ہیں آپ بغداد میں رمضان ۲۳۱ھ کو وفات پا گئے۔

ابوعبداللہ' احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ' ثبت' صدوق اور کثیر الحدیث ہیں آپ ایک آزمائش میں مبتلا کیے گئے اور اس میں کوڑے کھائے مگر ثابت قدم رہے آپ کو کوڑے مارنے کا حکم امیر المومنین ابواسحٰق نے کیا تھا کیونکہ آپ قرآن کو مخلوق نہیں کہتے تھے۔ اس سے قبل اسی سلسلہ میں آپ کو قید کر دیا گیا تھا پھر خلیفہ متوکل نے برسر اقتدار آ کر آپ کو رہا کر دیا اور آپ کو بلا کر مال کی پیشکش کی مگر آپ نے مال قبول نہیں

فرمایا آپ کی وفات حسرت آیات جمعہ کے دن دن چڑھے واقع ہوئی اور عصر کے بعد دفنائے گئے اور آپ کے جنازے میں بغدادیوں کے علاوہ دوسرے شہروں کے لوگ بھی کثرت سے شامل ہوئے جنازے میں اتنا ہجوم کسی جنازے میں دیکھا نہیں گیا۔

ابوعلی' ہارون بن معروف رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بغداد میں رمضان ۲۳۱ھ کو فوت ہوئے۔

ابوعبید' قاسم بن سلام رحمۃ اللہ علیہ:

آپ خراسانیوں کے صاحبزادوں میں سے ہیں آپ اتالیق تھے اور نحوی اور لغوی تھے' اور محدث وفقیہ بھی تھے آپ کو ثابت بن نصر بن مالک کے زمانہ میں طرسوس کا قاضی بنا دیا گیا تھا آپ معہ اہل وعیال کے وہیں رہے' آپ بغداد تشریف لائے اور بغداد میں غرائب احادیث کی وضاحت فرمائی اور کتابیں لکھیں اور آپ سے لوگوں نے حدیثیں سنیں اخیر میں آپ حج کو تشریف لے گئے اور مکہ معظمہ میں ۲۲۴ھ میں وفات پا گئے۔

بشر بن ولید کندی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قاضی ابویوسف سے ان کی کتابوں کو اور املاء کو روایت کرتے ہیں اور شریک' حماد بن زید مالک بن انس اور صالح مری وغیرہ سے راوی ہیں اور محمد بن طلحہ سے بھی راوی ہیں۔ بغداد کے دونوں حصوں پر آپ قاضی تھے اور آپ بغداد میں محدث ومفتی تھے۔ ایک شخص نے آپ کی چغلی کھائی اور یہ کہا کہ آپ قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل نہیں یہ سن کر امیر المومنین ابواسحٰق نے آپ کو گھر ہی میں نظر بند کر دیا اور دروازے پر پولیس کا پہرہ لگوا دیا اور فتوؤں پر پابندی لگا دی کہ آئندہ آپ کسی کو کسی قسم کا فتویٰ نہ دیں پھر جب جعفر بن ابواسحٰق برسر اقتدار آئے تو انہوں نے آپ کو رہا کر دیا اور آپ سے تمام پابندیاں ہٹالیں پھر آپ کافی زمانہ تک زندہ رہے اور اتنے بوڑھے ہو گئے اور گفتگو کے درمیان توقف فرمانے لگے لہٰذا محدثین آپ سے رُک گئے اور انہوں نے آپ کو چھوڑ دیا۔

ابوالسری' سہل بن محمد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عباس بن عبداللہ بن مالک کے آزاد کردہ غلام تھے اور ثقہ ہیں۔

ابوعبداللہ' محمد بن سلیم عبدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے خوب سماع کیا ہے' آپ مامون کے زمانہ میں بادرایا اور باکسایا کے قاضی تھے میں نے محدثین کو دیکھا کہ وہ آپ کی حدیثوں اور روایتوں سے بچا کرتے تھے۔

بشر بن آدم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے خوب حدیثیں سنی ہیں۔ میں نے محدثین کرام کو دیکھا کہ وہ آپ کی حدیثوں سے بچا کرتے تھے اور آپ سے لکھنے سے بھی بچا کرتے تھے۔

ابومسلم' عبدالرحمٰن بن یونس رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ابوجعفر منصور کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور تحصیل علم حدیث میں مشغول ہوئے اور اس سلسلہ میں آپ نے سفر کئے اور محدثین کرام سے خوب خوب سماع کیا اور سفیان بن عیینہ اور یزید بن ہارون سے حدیثیں لکھیں آپ بدھ کے دن سورج کے نکلتے ہی مسجد اسد بن مرزبان میں دس رجب ۲۲۴ھ کو اچانک انتقال فرما گئے۔

ابوزکریا' یحییٰ بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ابوالقاسم محرر کے آزاد کردہ غلام تھے۔

ابوالقاسم' زوجۂ بنت ابومسلم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حسین بن قثم کے دادا ہیں' عسکر مہدی میں مقیم تھے' آپ ثقہ' پارسا اور عالم ہیں' سنت کے شیدائی تھے اور جہم کے ماننے والوں کے حق میں سخت نکتہ چیں تھے کیونکہ یہ لوگ سنت کے خلاف ہیں' آپ ۱۲ ربیع الاوّل بروز اتوار ۲۲۴ھ کو فوت ہوئے۔

ابواسحٰق' ابراہیم بن حاتم بن عبداللہ ہروی رحمۃ اللہ علیہ' ابومحمد' عبداللہ بن عون خراز رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے ہارون واثق باللہ کے زمانہ میں بغداد میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

ابوالحارث' شریح بن یونس' مرورزی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنت قریش مستعملی کے شوہر ہیں' آپ نے کئی کتابیں لکھیں' ان کی تخریج کی اور ان کی حدیثیں لوگوں سے بیان کیں آپ ثقہ ہیں آپ پیر کے دن ۲۳ ربیع الاوّل کو ۲۳۵ھ میں فوت ہوئے۔

ابوسعید' احمد بن داؤد' حداد' واسطی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بغداد میں آبسے تھے' ثقہ ہیں' اور حدیثیں بیان کرنے سے اور ان کے لکھے جانے سے قبل فوت ہو گئے۔

ابوابراہیم' اسماعیل بن ابراہیم بن بسام رحمۃ اللہ علیہ' ترجمانی:

آپ خراسانیوں کے صاحبزادوں میں سے ہیں' آپ کا گھر صحرائے ابوالسری کی طرف تھا' آپ ہشیم عطاف بن خالد' عبدالعزیز ماجشون' خلف بن خلیفہ اور صالح مری وغیرہ سے راوی ہیں اور کبھی کبھی شریک سے بھی راوی ہیں آپ بغداد میں ۵ محرم الحرام ۲۳۶ھ میں انتقال فرما گئے' جنازے میں بہت لوگ تھے' آپ صاحب سنت وفضل وخیر تھے۔

ابوعثمان' عمرو ناقد بن محمد بن بکیر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ' ثبت اور صاحب حدیث ہیں آپ سے بغدادیوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں آپ گنتی کے حفاظ میں سے ہیں' بڑے عالم تھے آپ بغداد میں جمعرات کو ۴ ذی الحجہ ۲۰۲ھ میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔

محمد بن عباد مکی' تلمیذ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سامرا میں عسکر خلیفہ میں ۲۳۴ھ میں انتقال فرما گئے۔

ابواحمد' حاجب بن ولید' اعور' معلم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بغداد میں رمضان المبارک ۲۲۸ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک فرما گئے۔

ابو معمر' اسماعیل بن ابراہیم بن معمر' ہروی' ہذلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ صاحب سنت اور اہل فضل وخیر تھے اور ثبت وثقہ ہیں آپ بغداد میں جمادی الاولیٰ ۲۳۶ھ میں فوت ہوئے آپ کے جنازے میں بھی بہت لوگ تھے۔

ابوعبداللہ' محمد بن حاتم بن میمون' مروزی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے تفسیر قرآن میں ایک کتاب لکھی جسے بغداد میں لوگوں نے نقل کی آپ کرخ میں قطیعۃ الربیع میں مقیم تھے' آپ بغداد میں جمعرات کو ۲۶ ذی الحجہ ۲۳۵ھ میں فوت ہوئے۔

احمد بن حاتم طویل رحمۃ اللہ علیہ' ابواسحٰق' ابراہیم بن محمد بن عرعرہ بن برند رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سامہ بن لوی کی اولاد میں سے ہیں' آپ بغداد میں رمضان ۲۳۱ھ کو عسکر خلیفہ سے جو سامرا میں تھا واپس آنے کے بعد انتقال فرما گئے۔

ابوحفص' احمد بن محمد صفار' ابومحمد' عبدالرحمٰن بن صالح' ازدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اصل میں کوفی تھے' بغداد میں آ بسے تھے' آپ شریک' ابن ابوزائدہ اور ابوبکر بن عیاش سے راوی ہیں اور ملازم بن عمرو سے بھی' آپ بغداد میں پیر کے دن ذی الحجہ کی پچھلی تاریخ کو ۲۳۵ھ میں فوت ہوئے۔

ابوعلی' احمد بن ابراہیم' موصلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حماد بن زید' شریک' اور ابوعوانہ وغیرہ سے راوی ہیں' آپ بغداد میں ربیع الاوّل ۲۳۶ھ میں فوت ہوئے۔

ابواسحٰق' ابراہیم بن ابواللیث' تلمیذ اشجعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بغداد میں عسکر مہدی میں مقیم تھے' صاحب سنت ہیں لیکن حدیث میں ضعیف ہیں۔

ابویوسف' یعقوب بن ابراہیم بن کثیر' عبدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ دورقی کے صاحبزادے ہیں اور آپ کے بھائی احمد ہیں۔

ابوعبداللہ' احمد بن ابراہیم بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ' ابوعبداللہ' عبدالمنعم بن ادریس بن سنان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنت وہب بن منبہ کے صاحبزادے ہیں' آپ احادیث انبیاء واولیاء کو اور اسرائیلی روایات کو کتب وہب سے از ابراہیم از وہب روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے معمر بن راشد سے یمن میں ملاقات کی اور ان سے حدیثیں سنیں آپ وہب کی کتابوں اور ان کی حکمتوں پر خوب آگاہ تھے اور بغداد میں رمضان ۲۲۸ھ میں تقریباً سو سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

ابوجعفر' محمد بن مصعب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قاری قرآن پاک تھے آپ نے حدیثیں سنیں اور علماء کی صحبتوں کا فیض اٹھایا اور ان شاء اللہ ثقہ ہیں آپ بغداد میں ذی قعدہ ۲۲۸ھ میں فوت ہوئے۔

ابوالفضل' محرز بن عون بن ابوعون رحمۃ اللہ علیہ:

فرماتے ہیں: میرے والد نے مجھے بتایا کہ میں ۱۴۴ھ میں پیدا ہوا اور یہ بھی بتایا کہ اسی سال ابوجعفر منصور نے لوگوں کو حج کرایا' آپ نے حدیثیں بیان کیں اور آپ سے لوگوں کے لیے ایک بڑی کتاب لکھی آپ ثبت وثقہ ہیں آپ ۸۸ سال کی عمر میں بغداد میں ۲۳۱ھ میں فوت ہوئے۔

ابومحمد' ولید بن صالح' نخاس:

آپ عبیداللہ بن عمرو' ابومعشر' بقیہ بن ولید' حماد بن سلمہ اور عیسیٰ بن یونس سے راوی ہیں۔

عباس بن غالب وراق رحمۃ اللہ علیہ:

آپ مصنف وکیع وغیرہ کے راوی ہیں' آپ بغداد میں صفر ۲۳۳ھ میں فوت ہوئے۔

ابوالولید' رباح بن جراح رحمۃ اللہ علیہ' موصلی:

آپ بغداد میں آ بسے تھے' آپ معافی بن عمران اور عفیف بن سالم سے راوی ہیں۔

ابوہمام' ولید بن شجاع بن ولید رحمۃ اللہ علیہ سکونی:

آپ بقیہ بن ولید وغیرہ شامیوں اور عراقیوں سے راوی ہیں۔

ابومحمد' نوح بن یزید' مؤدب تلمیذ ابراہیم بن سعد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور آپ میں کچھ لغزش ہے۔

عبدالعزیز بن بحر مؤدب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اسماعیل بن جعفر وغیرہ سے راوی ہیں۔

ابویحییٰ' کامل بن طلحہ جحدری' بصری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بصرہ میں ۲۳۳ھ میں انتقال فرما گئے۔

یوسف بن موسیٰ' قطان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اصل میں کوفی تھے' رے میں بس گئے اور وہاں تجارت کر لی آپ نے جریر بن عبدالحمید سے سماع کیا ہے بغداد میں آپ کا گھر دارالقطن میں تھا۔

ابوعبداللہ مردویہ رحمۃ اللہ علیہ' صائغ:

آپ کا نام عبدالصمد بن زیاد ہے اور لقب مردویہ ہے آپ فضیل بن عیاض اور ابن عیینہ وغیرہ سے راوی ہیں۔ آپ ثقہ صاحب سنت اور پارسا تھے آپ سے لوگوں نے حدیثیں لکھی ہیں آپ ذی الحجہ کی پچھلی تاریخ کو ۲۳۵ھ میں فوت ہوئے۔

ابوزکریا' یحییٰ بن اسماعیل واسطی رحمۃ اللہ علیہ' ابوعمرو رحمۃ اللہ علیہ' مقری:

آپ حفص بن عمر بن عبدالعزیز بن صہبان ازدی ہیں آپ سے بہت سے لوگوں نے قرآن حکیم پڑھا آپ قرآن پاک

کے اور اس کی تفسیر کے عالم تھے' آپ شریک وغیرہ سے' عراقیوں سے' مدنیوں سے اور شامیوں سے حدیثیں لکھتے ہیں۔

محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ' تلمیذ واقدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس بن عبدالمطلب ہاشمی کے آزاد کردہ غلام ہیں اور بغداد میں اتوار کے دن ۴ جمادی الثانی ۲۳۰ھ کو ۶۲ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے اور مقبرۂ باب الشام میں دفنائے گئے آپ ہی نے یہ کتاب' طبقات تالیف فرمائی اور اس کا مواد جمع کیا اور اسے ترتیب دے کر لوگوں میں شائع کی اور آپ ہی سے طبقات روایت کی جاتی ہے آپ کا علم بہت وسیع تھا اور حدیث میں بھی گہری نظر تھی اور روایات میں بھی۔ آپ نے بہت سی کتابیں حدیث' غرائب اور فقہ پر لکھیں (حق تعالیٰ شانہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے' آمین)۔

خراسان کے غازی اور اس میں فوت ہونے والے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

ابو عبداللہ' بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ:

ابن عبداللہ بن حارث بن اعرج بن سعد بن رزاح بن عدی بن سہم بن مازن بن حارث بن سلامان بن اسلم بن افصیٰ۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے جا رہے تھے راہ میں آپ کے پاس سے گزرے اور آپ کو سورۂ مریم کے شروع کا کچھ حصہ پڑھایا اس وقت آپ مشرف بہ اسلام ہوئے پھر آپ جنگ اُحد کے بعد ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے اور آپ سے باقی سورۂ مریم سیکھی اور اس کے بعد آپ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک مدینہ ہی میں ٹھہرے رہے پھر جب مسلمانوں کے قبضہ میں بصرہ کا علاقہ آ گیا اور شہر بصرہ آباد ہونے لگا تو بریدہ بصرہ میں چلے گئے اور وہاں ایک گھر کے لیے حد بندی کی پھر آپ بصرہ سے جہاد کے لیے خراسان تشریف لے گئے اور یزید بن معاویہ کے زمانہ میں مرو میں فوت ہو گئے آپ کی اولاد وہیں رہی ان میں سے کچھ بچے بغداد آ کر بس گئے تھے وہ بغداد میں فوت ہوئے۔

باخبار ابوالنضر' ہاشم بن قاسم بتحدیث شعبہ بتحدیث محمد بن ابویعقوب ضبی بحدیث سامع از بریدہ عقب نہر بلخ از بریدہ: زندگی کا لطف گھوڑے دوڑانے ہی میں ہے۔

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ:

آپ کا نام' محمد بن عمر کے اور ابو برزہ کے کسی بچہ کے بیان کے مطابق' عبداللہ بن نضلہ ہے' لیکن بعض علماء نے نضلہ بن عبداللہ بتایا ہے اور بعض نے نضلہ بن عبید بن حارث بن جناد بن ربیعہ بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصیٰ بتایا ہے۔ ابو برزہ قدیم الاسلام ہیں اور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ میں اور قتل عبدالعزیٰ بن خطل میں شامل تھے جب کہ ابن خطل کعبۂ اقدس کے غلاف میں چھپا ہوا تھا اور آپ کی وفات تک ہر غزوہ میں آپ کے ساتھ رہے پھر آپ بصرہ چلے گئے اور

وہاں گھر بنالیا۔ بصرہ میں آپ کی نسل ہے پھر جہاد کے لیے خراسان چلے گئے اور وہاں انتقال فرما گئے۔

حکم بن عمرو بن مجدع بن حذیم رضی اللہ عنہ:

ابن حارث بن نعیلہ بن ملیک بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ، نعیلہ ثعلبہ، غفار بن ملیک کے بھائی ہیں اسی لیے حکم کو غفاری کہا جاتا ہے حالانکہ آپ نعیلہ، غفار کے بھائی کی اولاد ہیں۔ حکم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے آپ کے آخری دم تک فیضیاب رہے پھر بصرہ میں جا بسے پھر زیاد بن ابوسفیان نے آپ کو خراسان کا حاکم بنادیا اور خراسان ہی پر حکومت کی حالت میں آپ کی خراسان ہی میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ۵۰ھ میں وفات ہوئی۔

عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ:

ابن حبیب بن عبد شمس بن مناف بن قصی، آپ کی والدہ اروی بنت ابوالفرعہ ہیں اور ابوالفرعہ کا نام حارثہ بن کعب بن مطرف بن ضریس ہے جو بنوفراس بن غنم میں سے ہیں۔ عبدالرحمٰن بصرہ میں جا بسے تھے، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کرتے ہیں آپ کا نام عبدالکعبہ تھا پھر جب مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھ دیا اور آپ سے فرمایا: عبدالرحمٰن! امارت کا سوال نہ کرنا، آپ کو عبداللہ بن عامر نے بجستان کا حاکم مقرر فرمادیا تھا آپ نے علاقہ خراسان میں جہاد کیا اور فتوحات حاصل کیں پھر آپ بصرہ واپس آ گئے اور ۵۰ھ میں بصرہ ہی میں فوت ہوئے آپ کے جنازے کی نماز زیاد بن ابوسفیان نے پڑھائی۔

قثم بن عباس رضی اللہ عنہ:

ابن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف، آپ کی والدہ ام فضل، لبابۃ الکبریٰ بنت حارث ہلالیہ ہیں قثم حلیہ میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے جلتے تھے، آپ نے علاقہ خراسان میں جہاد کیا اس وقت خراسان کے حاکم سعید بن عثمان تھے آپ نے قثم سے کہا: میں آپ کو ایک ہزار سہام دینا چاہتا ہوں، فرمایا نہیں، پہلے پانچواں حصہ نکالو پھر لوگوں کو ان کے حقوق دو پھر مجھے جو چاہو دو، آپ پارسا اور قابل شخص تھے آپ کی وفات سمرقند میں ہوئی۔

عبدالرحمٰن بن یعمر، دئلی رضی اللہ عنہ:

آپ سے بکیر بن عطاء از نبی صلی اللہ علیہ وسلم راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج عرفہ ہے، جس نے صبح صادق سے پہلے عرفہ پالیا اس نے حج پالیا۔

خراسان کے محدثین کرام اور علمائے عظام رحمہم اللہ

یحییٰ بن یعمر لیثی کنانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بصری تھے، اور نحوی تھے اور عربی زبان وقرآن کے عالم تھے پھر آپ علاقہ خراسان مرو میں آ بسے اور یہاں کے قاضی بنادیئے گئے آپ ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ فرمادیا کرتے تھے ثقہ ہیں۔

باخبار شبابہ بن سوار مخبر ابوالطیب، موسیٰ بن یسار: میں نے یحییٰ بن یعمر کو مرو میں عہدۂ قضاء پر دیکھا اکثر اوقات میں نے

دیکھا کہ آپ بازار ہی میں یا راستہ ہی میں فیصلہ فرما دیا کرتے تھے کبھی ایسا ہوتا کہ آپ گدھے پر سوار ہو کر کہیں جاتے ہوتے کہ دو جھگڑنے والے آجاتے اور آپ گدھے کو ٹھہرا کر سوار ہونے کی حالت میں فیصلہ فرما دیا کرتے تھے۔

ابو مجلز لاحق رحمۃ اللہ علیہ:

ابن حمید' سدوسی' آپ ثقہ ہیں اور صاحب احادیث ہیں آپ مرو میں آ بسے تھے اور یہیں گھر بنالیا تھا اور مرو کے بیت المال کے منتظم تھے آپ ایک آنکھ سے نابینا تھے اور عہد عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ میں فوت ہوئے۔

یزید بن ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ' نحوی:

آپ مرو کے باشندے تھے اور صاحب احادیث ہیں۔

ابو یوسف' محمد نخعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں اور سعید بن جبیر سے راوی ہیں آپ مرو کے قاضی تھے۔

ابو القاسم' ضحاک بن مزاحم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بلخ کے تھے۔

عطاء خراسانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں آپ شام میں بھی آئے تھے لہٰذا آپ سے شامی راوی ہیں اور آپ سے مالک بن انس وغیرہ بھی راوی ہیں۔

ابو المنیب' عیسیٰ بن عبید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کے پاس حدیثیں ہیں۔ آپ عکرمہ سے راوی ہیں۔

ابو جریر' عبدالرحمٰن بن حسین رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سجستان کے قاضی تھے۔

ربیع بن انس رحمۃ اللہ علیہ:

باخبار عمار بن نصر خراسانی: ربیع بن انس بکر بن وائل کے آدمی ہیں۔ آپ بصرہ کے باشندے تھے آپ کی ابن عمر' جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے ملاقات ثابت ہے۔ آپ حجاج کے ڈر سے بھاگ کر مرو چلے گئے تھے اور برز گاؤں میں گھر بنالیا تھا پھر دوسرے قریہ ''سذور'' میں منتقل ہو گئے تھے اور اسی میں تادم واپسیں رہے پھر جب اولاد عباس کی دعوت ابھری تو آپ کو خراسان میں بھی بلایا گیا تھا لیکن آپ روپوش ہو گئے تھے اسی اثناء میں آپ کے پاس ابن مبارک پہنچے اور آپ سے چالیس حدیثیں سنیں۔ عبداللہ بن مبارک فرمایا کرتے تھے: مجھے ان حدیثوں کے عوض اتنا اتنا مال (مال کی تعین فرما کر) بھی مسرت نہ پہنچاتا۔ ربیع بن انس ابو جعفر' منصور کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

ابراہیم بن میمون، صائغ رحمۃ اللہ علیہ:

ابومسلم خراسانی کے جو دعوت عباسیہ کا ایک سرگرم کارکن تھا ابراہیم اور محمد بن ثابت عبدی دوست تھے اور ابومسلم کے پاس اٹھتے بیٹھتے تھے اور اس کی باتیں سنا کرتے تھے۔ پھر جب ابومسلم نے خراسان میں یہ تحریک اٹھائی اور اسے لے کر ابھرا تو ایک شخص چپکے سے ان دونوں کے پاس پہنچا اور ابومسلم کے بارے میں تحقیق کی اور اس کے قتل کے بارے میں مشورہ کیا تو محمد بن ثابت نے کہا: میری رائے میں تو ابومسلم کو قتل نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ایمان قتل سے مانع ہے اور ابراہیم صائغ نے کہا: میری رائے میں ابومسلم کو قتل کر دیا جائے چنانچہ ابومسلم نے محمد بن ثابت عبدی کو مرو کا قاضی بنا دیا اور ابراہیم صائغ کو بلوا کر قتل کر ڈالا گیا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابراہیم ابومسلم کے پاس تشریف لے گئے تھے اور اسے نصیحت فرمائی تھی تو ابومسلم نے آپ سے کہا اپنے گھر جا کر بیٹھ' ہمیں تیرے خیالات معلوم ہو گئے آخر کار آپ گھر آئے اور خوشبو ملی اور کفن پہن کر ابومسلم کے پاس پھر گئے اور بھرے مجمع میں اسے نصیحت کی اور آڑے ہاتھوں لیا آخر کار ابومسلم کے حکم سے آپ کو قتل کر کے آپ کی لاش ایک گڑھے میں پھنکوا دی گئی۔

محمد بن ثابت عبدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اصل میں بصری تھے اور ابوالمتوکل سے راوی ہیں' آپ کو مرو کا قاضی مقرر کر دیا گیا تھا آپ سے ابن مبارک وغیرہ راوی ہیں۔

یعقوب بن قعقاع رحمۃ اللہ علیہ:

آپ مرو کے باشندے اور وہاں کے قاضی تھے اور عطاء بن ابورباح سے راوی ہیں اور آپ سے ثوری اور ابن مبارک راوی ہیں۔

منصور بن ابوسریرہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سے ابن مبارک راوی ہیں۔

حسین بن واقد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عبداللہ بن بریدہ سے راوی ہیں اور حدیث میں اچھے ہیں۔

خارجہ بن مصعب رحمۃ اللہ علیہ سرخسی:

لوگ ان کی حدیث سے بچے اور انہیں چھوڑ دیا۔

ابوعصمہ' نوح بن ابومریم رحمۃ اللہ علیہ' ابوحمزہ سکری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ مرو کے باشندے ہیں اور قدیم ہیں۔

ابوعمرو' حفص بن عبدالرحمٰن بلخی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نیشاپور کے رہنے والے ہیں۔

عبید اللہ سجزی:

آپ سجستان کے باشندے ہیں اور ثوری وغیرہ سے راوی ہیں آپ کا سلسلہ نسب نیشاپوریوں سے جاملتا ہے۔

نہشل بن سعید بن وردان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ضحاک بن مزاحم سے راوی ہیں۔

فضل بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سینانی:

سینان مرو کے قصبات میں سے ایک قصبہ ہے جو ربع سقاذم سے ہے' فضل ثقہ ہیں اور آپ سے وکیع بن جراح وغیرہ راوی ہیں۔

ابوعبدالرحمٰن' عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے' ہوشیار ہونے کے بعد علم حاصل کیا' بہت سی روایتیں بیان کیں اور ابواب وانواع علوم میں بہت کتابیں لکھیں جن کو قوم نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور ان سے لوگوں نے نقلیں لیں آپ زہد و جہاد پر اشعار بھی کہا کرتے تھے آپ نے عراق' شام' حجاز' مصر اور یمن کے سفر کیے اور وسیع علم کا سماع فرمایا آپ ثقہ' محفوظ و مامون' امام' حجت اور کثیر الحدیث ہیں آپ ایک جہاد سے واپس آ رہے تھے کہ مقام ہیت میں ۱۸۱ھ میں ۶۳ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔

نضر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ' مروزی:

آپ لوگوں کی نگاہوں میں علم و فقہ میں اور فضل و عقل میں مقدم تھے اور ابن مبارک کے دوست تھے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔

ابوالسکن' مکی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بلخی:

ثقہ ہیں' حج کے ارادے سے بغداد تشریف لائے اور حج کر کے واپس چلے گئے اور آتے جاتے لوگوں سے حدیثیں بیان کیں لوگوں نے آپ سے حدیثیں لکھیں آپ حدیث میں ثبت ہیں۔

آپ بلخ میں ۲۱۵ھ میں فوت ہوئے۔

نضر بن شمیل رحمۃ اللہ علیہ' مروزی:

آپ بصری ہیں اور بنو مازن کی برادری کے ہیں اور انشاء اللہ ثقہ ہیں اور صاحب حدیث ہیں اور اشعار کے راوی بھی ہیں اور نحو و تاریخ کے عالم بھی ہیں آپ مامون کے زمانہ میں ۲۰۳ھ میں فوت ہوئے ہنوز مامون خراسان ہی میں تھے۔

مقاتل بن سلیمان بلخی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی لکھی ہوئی تفسیر مشہور ہے آپ ضحاک بن مزاحم اور عطاء سے راوی ہیں' محدثین کرام آپ کی حدیثوں سے بچتے ہیں اور آپ کو منکر قرار دیتے ہیں۔

ابو مطیع، حکم بن عبداللہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بلخ کے قاضی تھے اور مرجیہ خیالات کے تھے آپ کی ملاقات عبداللہ بن حرملہ وغیرہ سے ثابت ہے آپ حدیث میں ضعیف ہیں اور نابینا تھے۔

عمرو بن ہارون بلخی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ابن جریج وغیرہ سے راوی ہیں۔لوگوں نے آپ سے ایک بڑی کتاب لکھی ہے اور آپ کی حدیثیں چھوڑ دی ہیں۔

ابو محمد، سلم بن سالم بلخی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ مرجیہ ہیں اور حدیث میں ضعیف ہیں لیکن ننگی تلوار تھے اور بے دھڑک تبلیغ کیا کرتے تھے آپ کی خراسان میں ریاست تھی پھر امیر المومنین ہارون نے آپ کو بلوا کر جیل میں محبوس فرمادیا آپ ہارون کی وفات تک محبوس ہی رہے پھر جب محمد بن ہارون برسر اقتدار آئے تو انہوں نے آپ کو رقہ کے قید خانہ سے رہا کیا آخر کار آپ بغداد تشریف لائے اور بغداد میں کچھ دنوں ٹھہرے پھر خراسان جا کر فوت ہو گئے۔

ابو معاذ، مقاتل بن حیان بلخی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سے روایتیں کی جاتی ہیں۔

ابو سعید، خلف بن ایوب بلخی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سے بھی روایتیں کی جاتی ہیں۔

ابو عثمان، شداد بن حکیم بلخی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سے بھی روایتیں کی گئی ہیں۔

ابو تمیلہ مروزی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام یحییٰ بن واضح ہے، آپ انصار کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ نے محمد بن اسحاق سے ملاقات کی ہے اور ان سے روایتیں بھی کی ہیں آپ ثقہ ہیں آپ سے حدیثیں بیان کی جاتی ہیں۔

ابو العلاء، حسن بن سوار مروزی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں، حج کے ارادے سے بغداد آئے تو لوگوں نے آپ سے روایتیں کیں اور لکھ لیں پھر آپ خراسان واپس جا کر مامون کے آخری عہد میں خراسان میں فوت ہو گئے۔

عبدالصمد بن حسان رحمۃ اللہ علیہ مروزی:

آپ مرو، نیشاپور اور ہرات کے قاضی تھے، ثقہ ہیں اور مامون کے آخری عہد میں فوت ہوئے۔

علی بن حسن بن شقیق، تلمیذ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی ملاقات حسین بن واقد سے ثابت ہے اور آپ ان سے روایت بھی کرتے ہیں آپ مرو کے باشندے ہیں اور مرو ہی میں فوت ہوئے۔

عبدالعزیز بن ابورزمہ مروزی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حماد بن سلمہ اور حماد بن زید وغیرہ سے راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔

ابوسہل، نصر بن باب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ مرو کے رہنے والے تھے، آپ نے داؤد بن ابوالہند، عوف اعرابی اور حجاج وغیرہ سے سماع فرمایا ہے، آپ بغداد تشریف لائے تو بغدادیوں نے آپ سے سماع کیا اور روایتیں کیں پھر جب آپ نے ابراہیم صائغ سے حدیثیں بیان کیں تو لوگوں نے آپ کو متہم قرار دے کر آپ کی حدیثوں کو چھوڑ دیا۔

علی بن اسحاق دارکانی رحمۃ اللہ علیہ:

دارکان مرو کا ایک قریہ ہے حجاج اس قریہ میں ٹھہرا کرتے تھے جب مرو سے باہر جاتے تھے آپ ابن مبارک کے مایہ ناز شاگردوں میں سے ہیں اور آپ کی صحبت سے معروف ہیں، آپ ثقہ ہیں، جب آپ بغداد آئے تو بغدادیوں نے آپ سے سماع کیا۔

ابوعبداللہ، حسین بن ولید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قریش کے آزاد کردہ غلام تھے۔

ابوبشر، سہل بن مزاحم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ مرو کے باشندے تھے اور آپ ایک عبادت گزار، عالم اور مفتی تھے۔

ابووہب، محمد بن مزاحم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ایک وسیع النظر اور قابل عالم تھے، ابن مبارک سے راوی ہیں اور ۲۱۱ھ میں فوت ہوئے۔

عتاب بن زیاد مروزی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور ابن مبارک کے شاگردوں میں سے ہیں۔

ابراہیم بن رستم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ مرو کے باشندے ہیں۔

سفیان بن عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بھی مرو کے باشندے ہیں، ابن مبارک آپ پر بھروسہ کرتے تھے اور آپ کو اپنی کتابیں دے دیا کرتے تھے۔

سلمہ بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بھی مرو کے رہنے والے ہیں اور ابن مبارک کے شاگرد ہیں اور ان سے معروف ہیں۔

عبداللہ' عیاذ بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عبدالعزیز بن رواد کے نواسہ ہیں' آپ کے پاس ابن مبارک کی طرف سے کتابیں تھیں۔

محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حدیث میں متروک ہیں اور مرو کے باشندے ہیں۔

عمارہ بن مغیرہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے بھائی قاسم بن مغیرہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ' ابوسعید صاغانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام محمد بن میسر ہے' نابینا تھے' ثقہ ہیں۔

عصام بن یوسف بلخی رحمۃ اللہ علیہ:

ابواسحٰق' ابراہیم بن سلیمان زیات رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بلخ کے رہنے والے تھے اور مرجیہ خیالات کے تھے۔

ابورجاء' قتیبہ بن سعید بلخی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ لیث بن سعد اور ابن لہیعہ سے راوی ہیں۔

ابومعاذ نحوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ مرو کے باشندے ہیں اور ابن مبارک سے راوی ہیں۔

ابوعمرو' یعمر بن بشر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ابن مبارک کے شاگرد ہیں۔

ری کے علمائے کرام ومحدثین عظام

ابوجعفر' عیسیٰ بن ماہان رازی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اصل میں علاقہ مرو کے برز قریہ کے تھے یہ وہی قریہ ہے جس میں شروع میں ربیع بن انس بس گئے تھے اسی قریہ میں ابوجعفر نے ربیع بن انس سے سماع کیا پھر ابوجعفر ری واپس لوٹ گئے اور ری ہی میں فوت ہوئے پھر آپ کو رازی کہا جانے لگا' آپ ثقہ ہیں جب آپ حج کے لیے بغداد و کوفہ آتے تھے تو لوگ آپ سے حدیثیں سنا کرتے تھے۔

یحییٰ بن ضریس رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ری کے قاضی تھے اور اسی شہر میں فوت ہوئے۔

سعید بن سنان شیبانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنوشیبان کی برادری کے تھے آپ اصل میں کوفی ہیں لیکن بعد میں ری میں جا بسے تھے۔ آپ ہر سال حج کیا کرتے تھے اور بدخلق تھے۔

ابوعبداللہ' جریر بن عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ۱۰۷ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور کوفہ ہی میں پلے بڑھے پھر علم حدیث حاصل کیا اور محدثین سے خوب حدیثیں سنیں پھر ری میں تشریف لے آئے اور یہیں فوت ہو گئے آپ وسیع العلم اور ثقہ ہیں لوگ سفر کر کے آپ سے علم حدیث حاصل کرنے جایا کرتے تھے۔

حکام بن سلم رازی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

ابوعبداللہ' سلمہ ابرش بن فضل رحمۃ اللہ علیہ:

آپ صدوق وثقہ ہیں اور محمد بن اسحٰق کے شاگرد ہیں آپ سے غزوات اور تاریخ کے ابتدائی حالات روایت کرتے ہیں آپ ۱۱۰ سال کی عمر میں ری میں فوت ہوئے آپ اتالیق تھے' کہا جاتا ہے کہ آپ نماز انتہائی خشوع وخضوع سے پڑھا کرتے تھے۔

ابویحییٰ' اسحاق بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عبدالقیس کے آزاد کردہ غلام تھے' آپ ثقہ ہیں اور پارسا اور صاحب فضیلت ہیں کوفہ چلے گئے تھے وہاں کئی سال ٹھہرے رہے پھر ری واپس آ گئے اور ری میں ۱۹۹ھ میں وفات پا گئے۔

اسحٰق بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا لقب حیوہ ہے آپ نے حدیثیں بیان کیں اور آپ سے روایتیں کی جاتی ہیں' آپ ری میں فوت ہوئے۔

ہمدان کے علمائے کرام

اصرم بن حوشب ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ:

جب آپ بغداد آئے تو بغدادیوں نے آپ سے حدیثیں لکھیں پھر آپ ہمدان واپس چلے گئے اور ہمدان میں فوت ہو گئے۔

قم کے محدثین عظام

اشعث بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ' یعقوب بن عبداللہ اشعری رحمۃ اللہ علیہ:

انبار کے محدثین عظام

ابوجعفر' محمد بن عبداللہ حذاء رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور آپ کے پاس حدیثیں ہیں۔

ابومحمد' سوید بن سعید انباری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حدیثۃ (حدیثۃ النورۃ) میں جو انبار سے کئی فرسخ دور ہے' مقیم تھے۔

ابویعقوب' اسحٰق بہلول رحمۃ اللہ علیہ:

شام میں آنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ:

آپ کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن اُہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر ہے اور آپ کی والدہ کا نام امیمہ بنت غنم بن جابر بن عبدالعزیٰ بن عامر بن عمیرہ ہے' حضرت ابو عبیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے قبل دولت اسلام سے مالا مال ہو گئے تھے اور آپ نے حبشہ کی طرف دوبارہ ہجرت کی پھر واپس آ کر بدر' اُحد' خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی' رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین وانصار کے تین سو نوجوانوں کا ایک دستہ آپ کی زیر سرکردگی ایک جہنی قبیلہ کی سرکوبی کے لیے ساحل بحر کی طرف بھیجا یہ غزوۂ خبط کہلاتا ہے۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث شعبہ و وہیب بن خالد بتحدیث خالد حذاء از ابو قلابہ از انس از نبی صلی اللہ علیہ وسلم: کان کھول کر سن لو ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کے امین ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ محمد بن عمر: فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالنے کے بعد شام کے لشکر کا سپہ سالار حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بنا دیا تھا آپ جنگ یرموک میں لوگوں کے امیر تھے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث ثور بن یزید از خالد بن معدان از مالک بن یخامر: آپ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا یہ حلیہ بیان فرمایا آپ دبلے پتلے تھے چہرے کی رگیں نمایاں تھیں' ہلکی داڑھی تھی ٹیڑھی کمر تھی' ٹوٹی یا گری ہوئی داڑھیں تھیں۔

باخبار محمد بن عمر: بتحدیث ابوبکر بن عبداللہ بن ابو سبرہ ابو عبیدہ کی قوم کے آدمیوں سے: ابو عبیدہ جب بدر میں شامل ہوئے ہیں تو آپ کی عمر ۴۱ سال تھی اور آپ طاعون عمواس میں عہد فاروقی میں ۱۸ھ میں ۵۸ سال کی عمر میں فوت ہوئے آپ کی قبر عمواس میں ہے جو رملہ سے چار میل دور ہے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سر اور داڑھی میں حنا اور وسمہ کا خضاب لگایا کرتے تھے آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

ابو عبداللہ' بلال بن رباح رضی اللہ عنہ' مولیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ:

آپ لونڈی کے بطن سے پیدا ہوئے آپ کی والدہ کا نام حمامہ تھا جو بنی جمح کی لونڈی تھیں۔ باخبار اسماعیل بن ابراہیم اسدی' از یونس از حسن از نبی صلی اللہ علیہ وسلم: بلال حبشہ میں سب سے آگے ہیں۔ باخبار عبداللہ بن زبیر حمیدی بتحدیث سفیان بن عیینہ از اسماعیل بن ابو خالد از قیس بن ابو حازم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بلال رضی اللہ عنہ کو دو سو درہم میں خریدا تھا۔

باخبار فضل بن دکین وعبدالملک بن عمر وعقدی واحمد بن عبداللہ بن یونس باخبار عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابو سلمہ از محمد بن منکدر از جابر بن عبداللہ از عمر: ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں اور آپ نے ہمارے سردار (بلالؓ) کو آزاد کیا۔ باخبار محمد بن عبید طنافسی وفضل بن دکین بتحدیث مسعودی از قاسم بن عبدالرحمٰن: سب سے پہلے اذان دینے والے بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث ابراہیم بن محمد بن عمار از محمد از عمار: بلال نیزہ لے کر عید وبقر عید اور نماز استسقاء کے موقعوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے چلا کرتے تھے۔ محمد بن عمر: بلال' بدر' احد اور تمام لڑائیوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے پھر رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر اجازت مانگی کہ مجھے شام جانے کی اجازت دی جائے تا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کروں صدیق اکبرؓ نے فرمایا بلال! اللہ سے ڈر کر میری حرمت وحقوق کا خیال رکھو میں بوڑھا ہوں کمزور ہوں اور موت قریب آ گئی ہے یہ سن کر بلال رضی اللہ عنہ نے ارادہ فسخ کر دیا حتیٰ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر حسب سابق درخواست کی آپ نے اجازت دے دی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ ملک شام کو روانہ ہو گئے اور تادم واپسیں شام ہی میں رہے۔

بتحدیث محمد بن عبید طنافسی بتحدیث اسماعیل بن ابوخالد از قیس: حضرت بلالؓ (رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کرتے ہیں: اگر آپ نے مجھے اپنے لیے خریدا ہے تو ٹھہرا لیجئے اور اگر اللہ کے لیے خریدا ہے تو مجھے اللہ کے کاموں کے لیے چھوڑ دیجئے۔

باخبار محمد بن عمر باخبار موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی از محمد بن ابراہیم: حضرت بلال رضی اللہ عنہ دمشق میں عہد عمر رضی اللہ عنہ میں ساٹھ سے کچھ اوپر کی عمر میں ۲۰ھ میں فوت ہوئے اور باب صغیر کے پاس مقبرۂ دمشق میں دفنائے گئے۔

باخبار محمد بن عمر بسماع شعیب بن طلحہ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں: بلال ابوبکرؓ کے ہم عمر تھے۔ محمد بن عمر: اگر یہ بات صحیح ہے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ۶۳ سال کی عمر میں ۱۳ھ میں وفات پائی اس میں اور بلال کی وفات میں ۷ سال کا فرق ہے (اس حساب سے بلال کی عمر ستر سال کی ہوتی ہے) حالانکہ شعیب بن طلحہ بلال کی ولادت کو اچھی طرح سے جانتے ہیں کیونکہ وہ انہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہم عمر بتاتے ہیں۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث سعید بن عبدالعزیز از مکحول: بلال کو دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ آپ سخت گندم گوں دبلے پتلے لمبے کوز پشت بہت بالوں والے ہلکے رخساروں والے تھے آپ کے بالوں میں سفید بال بہت تھے جن میں خضاب نہیں لگایا کرتے تھے۔

ابوالولید عبادہ بن صامت بن قیس رضی اللہ عنہ:

ابن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج جو قواقلہ سے ہیں آپ کی والدہ کا نام قرۃ العین بنت عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عمرو بن عوف بن خزرج ہے۔ عبادہ بیعہ عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ موجود تھے آپ بارہ نقباء میں سے ایک نقیب ہیں آپ بدر احد خندق اور تمام لڑائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے پھر ملک شام کی طرف روانہ ہو گئے جب مسلمانوں نے شام پر جہاد کا سلسلہ شروع کیا پھر آپ وفات کے وقت تک شام ہی میں رہے۔

باخبار محمد بن عمر بتحدیث ابوحذرہ یعقوب بن مجاہد از عبادہ بن ولید بن عبادہ از ولید بن عبادہ۔ عبادہ طویل القامت بھاری بھرکم اور حسین وجمیل آدمی تھے آپ ملک شام میں رملہ میں ۳۴ھ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ۷۲ سال کی عمر میں فوت ہوئے آپ کی نسل باقی ہے۔ محمد بن سعد: میں نے بعض لوگوں سے یہ بھی سنا ہے کہ آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں شام میں فوت ہوئے۔

ابو عبدالرحمٰن' معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ:

ابن عائذ بن عدی بن کعب بن عمرو بن ادی بن سعد' سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن یزید بن جشم بن خزرج کے بھائی' آپ کی والدہ ہند بنت سہل جہینیہ ہیں اور آپ کے اخیافی بھائی عبداللہ بن جد بن قیس بدری ہیں بدر میں معاذ کی عمر بیس اکیس سال کے لگ بھگ تھی۔ بیعت عقبہ میں ستر انصار میں آپ بھی شامل ہیں آپ بدر' احد' خندق اور تمام لڑائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو عامل و معلم بنا کر یمن بھیجا آپ یمن ہی میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدھار گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ چن لیا گیا آپ یمن میں سالار لشکر تھے پھر جب آپ مکہ معظمہ تشریف لائے تو آپ نے اس سال حج کا امیر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پایا۔

باخبار محمد بن عبداللہ اسدی بتحدیث سفیان ثوری و باخبار عفان بن مسلم بتحدیث وہیب بن خالد از خالد حناء از ابوقلابہ از انس بن مالک بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: میری امت میں حلال حرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل ہیں۔ محمد بن عمر: پھر معاذ جہاد کے لیے ملک شام کو روانہ ہو گئے۔

باخبار عبیداللہ بن موسیٰ باخبار موسیٰ بن عبیدہ از ایوب بن خالد از عبداللہ بن رافع: جب ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ طاعون عمواس میں مبتلا ہو گئے تو آپ نے معاذ کو اپنا نائب مقرر فرما دیا پھر جب یہ وبا زور پکڑ گئی تو لوگوں نے معاذ سے درخواست کی کہ آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ عذاب ہم سے ہٹا لے فرمایا: یہ اللہ کا عذاب نہیں ہے بلکہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے اور تم سے پہلے زمانہ کے صلحاء کی موت ہے اور یہ ایک ایسی شہادت ہے جس سے حق تعالیٰ تم میں سے جس کو چاہے نوازے اے اللہ اپنی اس رحمت سے آل معاذ کو بھی بھرپور حصہ عطا فرما پھر آپ کے دو صاحبزادے طاعون میں مبتلا ہو گئے آپ نے دونوں سے پوچھا: کیا حال ہے؟ بولے ابا جان آپ کے رب کی جانب سے یہ ایک برحق امر ہے آپ شک کرنے والوں میں نہ ہوں' فرمایا: ان شاء اللہ تم دونوں مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے پھر آپ کی دو بیویاں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گئیں اور آپ کے انگوٹھے میں گلٹی نکل آئی آپ اسے منہ میں لے کر چوستے اور فرماتے اے اللہ یہ چھوٹی ہے اس میں برکت عطا فرما کیونکہ تو چھوٹی چیز میں برکت عطا فرماتا ہے آخر کار آپ اسی میں فوت ہو گئے۔

باخبار عبیداللہ بن موسیٰ از شیبان از اعمش از شہر از حارث بن عمیرہ زبیدی: میں نزع کے وقت معاذ کے پاس موجود تھا کبھی آپ بے ہوش ہو جاتے تھے اور کبھی ہوش میں آ جاتے تھے ہوش کی حالت میں میں نے سنا آپ فرما رہے تھے: میرا گلا گھونٹ دیجئے کیونکہ میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے آپ سے انتہائی محبت ہے۔

باخبار کثیر بن ہشام بتحدیث جعفر بن برقان بتحدیث حبیب بن ابومرزوق از عطاء بن ابی رباح از ابومسلم خولانی: میں مسجد حمص میں گیا تو وہاں میں نے تقریباً تیس بزرگ صحابی موجود پائے اتنے میں میں نے دیکھا کہ ان میں ایک نوجوان ہے جس کی سرمگیں آنکھیں ہیں چمک دار دانت ہیں اور وہ خاموش ہے بات نہیں کرتا اگر کسی مسئلہ میں لوگوں کو شک ہوتا ہے تو اس سے پوچھ لیتے ہیں' میں نے اپنے ہم نشین سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

باخبار محمد بن عمر باخبار ایوب بن نعمان از نعمان اپنی قوم سے اور بتحدیث اسحٰق بن خارجہ بن عبداللہ بن کعب بن مالک از ابیہ از جدہ: معاذ' طویل القامت' گورے چٹے خوبصورت دانتوں والے اور بڑی بڑی آنکھوں والے تھے آپ کی بھویں ملی ہوئی تھیں اور بال بہت ہی گھونگھریالے تھے آپ بیس یا اکیس سال کی عمر میں جنگ بدر میں شریک ہوئے اور جنگ تبوک کے بعد ۲۸ سال کی عمر میں یمن تشریف لے گئے اور شام میں طاعون عمواس میں ۲۸ سال کی عمر میں اردن کے نواحی میں عہد فاروقی میں وفات پائی آپ لاولد ہیں۔

باخبار ابن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ از علی بن زید از سعید بن میسب: حضرت عیسیٰ ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے اور معاذ ۳۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

باخبار علی بن متوکل از ضمرہ از عثمان بن عطاء از عطاء: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر قصیر خالد میں ہے جو علاقہ دمشق میں ہے۔

ابو ثابت' سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ رضی اللہ عنہ:

ابن ابوحزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ انصاری: آپ کی والدہ عمرہ بنت مسعود بن قیس بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار ہیں آپ مسعود بن زید اشہلی بدری کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ سعد جاہلیت میں عربی لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور تیرنے میں اور تیراندازی میں بڑے مشاق تھے اس زمانہ میں ان فنون میں ماہر شخص کامل کہا جاتا تھا۔ بیعت عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ سعد بھی تھے اور بارہ نقباء میں سے ایک نقیب آپ بھی تھے آپ اپنے قبیلہ کے سردار تھے اور بڑے سخی تھے آپ بدر میں شریک نہ ہو سکے آپ نے بدر پر روانہ ہونے کی تیاریاں کر لی تھیں اور انصار کے گھر جا جا کر انہیں جنگ بدر پر ابھار رہے تھے کہ آپ کے کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سعد جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تو کیا ہے آپ کو اس میں شریک ہونے کی تڑپ تو تھی۔ اس کے بعد آپ احد' خندق اور دیگر تمام لڑائیوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے سدھار گئے تو سقیفہ بنوساعدہ میں زیر صدارت سعد انصار جمع ہوئے اور سعدؓ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے سلسلہ میں مشورہ کرنے لگے یہ خبر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی پہنچ گئی اور یہ دونوں بزرگ کچھ مہاجرین کو اپنے ساتھ لے کر وہاں پہنچے اور انصار و مہاجرین میں کچھ باتیں ہوئیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب اس مجلس کا رنگ بگڑتا دیکھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہاتھ پھیلایئے اور آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لی اور آپ کے بعد مہاجرین و انصار نے بھی بیعت کر لی لیکن سعد رضی اللہ عنہ نے بیعت نہیں کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سعد کو نظرانداز کر دیا اور ان سے کوئی تعرض نہیں کیا حتیٰ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے اور زمام خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ آئی سعد رضی اللہ عنہ نے آپ سے بھی بیعت نہیں کی' ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مدینہ کی کسی گلی میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مڈبھیڑ ہوگئی فرمایا: سعد! کیا ہے (بیعت کیوں نہیں کرتے) سعد: عمر! کیا ہے (یعنی میں بیعت نہیں کروں گا) حضرت عمرؓ: کیا تم جس حال پر ہو اسی پر قائم رہو گے؟ سعدؓ: جی ہاں' میں اسی پر قائم رہوں گا' اب خلافت حق تعالیٰ نے تم کو دے دی ہے آپ کے ساتھی خلیفہ اوّل ہمیں آپ سے زیادہ پیارے تھے اللہ کی قسم آپ کی ہمسائیگی مجھے ناپسند ہے' حضرت عمرؓ: جو اپنے پڑوسی کو پسند نہ کرے وہ اس کے پاس سے چلا جائے۔ سعدؓ: سن لیجئے' میں آپ کے پاس ٹھہرنے

والا نہیں اور میں آپ کا پڑوس چھوڑ کر آپ کے پڑوس سے بہتر پڑوس میں جانے والا ہوں پھر کچھ دنوں کے بعد سعد شام کی طرف آغاز خلافت عمر میں ہجرت کر گئے اللہ آپ پر رحم فرمائے۔

باخبار محمد بن عمر بتحدیث یحییٰ بن عبدالعزیز بن سعید بن سعد بن عبادہ از عبدالعزیز: سعد علاقہ شام میں بمقام حوران عہد عمر کے ڈھائی سال بعد انتقال فرما گئے۔ محمد بن عمر: گویا آپ ۱۵ھ میں فوت ہوئے۔ عبدالعزیز: مدینہ میں آپ کی موت کی خبر نہیں لگی حتیٰ کہ بئر منبہ یا بئر سکن پر کچھ بچے ایک انتہائی گرم دن میں دوپہر کو پانی کھینچ رہے تھے کہ انہوں نے ہاتف سے یہ شعر سنا۔

قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادہ　　　رمیناہ بسھمین فلم نخطیٔ فؤادہ

''یعنی ہم نے خزرج کے سردار سعد کو قتل کر دیا۔ ہم نے ان کے دو تیر مارے اور ہمارا نشانہ ان کے دل کے چوکا نہیں''۔

یہ شعر سن کر بچے گھبرا گئے اور جس دن یہ شعر سنا گیا تھا وہ دن یاد رکھا گیا تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ آپ اسی دن فوت ہوئے آپ ایک سوراخ میں پیشاب کرنے لگے کہ آپ کو اچک لیا گیا اور فوراً انتقال فرما گئے کہتے ہیں آپ کی جلد سبز ہو گئی تھی۔

باخبار یزید بن ہارون باخبار سعید بن ابوعروبہ بسماع ابن سیرین: سعد نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا تھا پھر پیشاب سے فارغ ہو کر آئے تو اپنے رفقاء سے کہنے لگے میں محسوس کرتا ہوں کہ میرے بدن میں کچھ رینگتا جا رہا ہے پھر آپ فوت ہو گئے پھر لوگوں نے جن کا مذکورہ بالا شعر سنا۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ عویمر:

ابن زید بن قیس بن عائشہ بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج آپ کی والدہ محبہ بنت واقد بن عمرو بن اطنابہ بن عامر بن زید مناۃ بن مالک بن ثعلبہ بن کعب ہیں۔ ابوالدرداءؓ کے والد اپنے گھر کے تمام ممبروں میں سب سے پیچھے مشرف بہ اسلام ہوئے ایک دن عبداللہ بن رواحہؓ جو آپ کے جاہلیت میں بھی بھائی تھے اور اسلام میں بھی' کلہاڑی لے کر یہ شعر گنگناتے ہوئے ابوالدرداءؓ کے بت کو توڑنے لگے۔

تبرأ من اسماء الشیاطین کلھا　　　الا کلُّ ما یُدعٰی مع اللّٰہ باطل

''یعنی شیطانوں کے تمام ناموں سے بیزار ہو جاؤ' دیکھو! ہر وہ شے جو اللہ کے ساتھ پکاری جائے' باطل ہے''۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ آتے ہیں آپ کی اہلیہ ابن رواحہؓ کے فعل کی آپ کو اطلاع دیتی ہیں آپ دل میں کچھ سوچتے ہیں پھر فرماتے ہیں: اگر اس بت کے پاس کچھ بھلائی ہوتی تو خود اپنا دفاع کرتا پھر گھر سے نکل کر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہو جاتے ہیں۔

باخبار ابومعاویہ ضریر بتحدیث اعمش از خیثمہ از ابوالدرداء: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل میں تاجر تھا پھر جب آپ مبعوث ہو گئے تو میں تجارت و عبادت میں مصروف رہا لیکن یہ دونوں کام اکٹھے چل نہ سکے آخر کار میں نے تجارت چھوڑ دی اور عبادت اختیار کر لی۔

محمد بن عمر: بعض کہتے ہیں: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ احد میں شریک تھے آپ نے انہیں اس دن دیکھا (جبکہ مسلمان ہر طرف

شکست کھا رہے تھے) اور فرمایا: عویمر بڑے اچھے شہسوار ہیں اور ہلکے پھلکے ہیں ابوالدرداء اونچے طبقہ کے صحابہ میں اور پختہ ارادے والوں میں سے تھے آپ نبی ﷺ سے بہت سی حدیثیں روایت کرتے ہیں اور آپ کے ساتھ بہت سی لڑائیوں میں شریک رہے۔

باخبار محمد بن عمر بتحدیث معاویہ بن صالح از ربیعہ بن یزید از ابوالدرداء: جب آپ رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان فرماتے تو یہ کہا کرتے تھے: یا اللہ اگر یہ حدیث اس طرح نہ ہو تو اس کے مشابہ اور اس کے ہم شکل ہے۔ محمد بن عمر: ابوالدرداء ملک شام چلے گئے تھے اور مرتے دم تک وہیں رہے۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید از یحییٰ بن سعید: ابوالدرداء کو قاضی بنا دیا گیا' لوگ آپ کو مبارکبادیاں دینے لگے' فرمایا: کیا تم عہدۂ قضاء پر مجھے مبارکبادیاں دے رہے ہو حالانکہ میں ایک ایسے گڑھے کے کنارے پر کھڑا کر دیا گیا ہوں جس کی گہرائی عدن ابین سے بہت زیادہ ہے۔

اگر عہدۂ قضا کا وبال لوگوں کو معلوم ہو جائے تو اس سے بیزاری اور کراہت کی وجہ سے اسے قرعہ ڈال کر حاصل کریں اور اگر اذان کا ثواب معلوم ہو جائے تو اس میں رغبت وشوق کی خاطر اسے قرعہ ڈال کر حاصل کریں۔ باخبار ابومعاویہ ضریر' بتحدیث اعمش از عمرو بن مرہ از سالم بن ابوالجعد از ام درداء از ابوالدرداء: ایک ساعت کا غور وفکر رات بھر کے قیام سے بہتر ہے۔

باخبار وہب بن جریر و ہشام ابوالولید بتحدیث شعبہ از عمرو بن مرہ بسماع شیخ از ابوالدرداء: مجھے رب کی تواضع کی وجہ سے فقر سے محبت ہے اور رب کے دیدار کی وجہ سے موت سے پیار ہے اور گناہوں کے مٹ جانے کی وجہ سے بیماری سے الفت ہے۔

باخبار ابومعاویہ ضریر بتحدیث اعمش از غیلان بن بشیر از یعلیٰ بن ولید: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ آپ کو اپنے محبوب کے لیے کیا چیز محبوب ہے؟ فرمایا: موت' پوچھا گیا: اگر موت نہ آئے تو؟ فرمایا: مال واولاد کی قلت۔

باخبار عفان بن مسلم وسلیمان بن حرب' بتحدیث ابوہلال بتحدیث معاویہ بن قرہ: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے اور آپ کے دوست آپ کی بیمار پرسی کے لیے آئے اور آپ سے پوچھا ابوالدرداء کیا بیماری ہے؟ فرمایا گناہوں کی بیماری میں مبتلا ہوں' پوچھا: کس چیز کو دل چاہتا ہے؟ فرمایا جنت کو' بولے طبیب کو لا کر دکھا دیں؟ فرمایا: طبیب ہی نے مجھے بستر پر لٹایا ہے۔

باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث ابومعشر از محمد بن کعب قرظی: نزع کے وقت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس حبیب بن مسلمہ آئے اور بولے ابوالدرداء: کیا حال ہے؟ فرمایا: میں اپنے کو بوجھل پاتا ہوں' بولے: میرے خیال میں یہ پیغام موت ہے' فرمایا: ہاں' اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

باخبار محمد بن عمر: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ دمشق میں عہد عثمان رضی اللہ عنہ میں ۳۲ھ میں فوت ہوئے شام میں آپ کی نسل ہے۔ محمد بن سعد: مجھے غیر محمد بن عمر نے از ثور بن یزید از خالد معدان بتایا کہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ شام میں ۳۱ھ میں فوت ہوئے۔

ابوعبداللہ شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ:

حسنہ آپ کی والدہ ہیں جو عدویہ ہیں۔ آپ عبداللہ بن مطاع بن عمرو کندی کے جو بنوزہرہ کے حلیف تھے' صاحبزادے ہیں آپ مکہ میں شروع ہی میں مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے آپ دوسری بار حبشہ کے مہاجرین میں سے اور اونچے طبقہ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں

سے ہیں آپ نے رسول اللہ کے ساتھ مل کر کئی جہاد کیے آپ شام کے ان امراء میں سے ہیں جن سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے معاہدہ کرلیا تھا' شرحبیل طاعون عمواس میں شام میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ۶۷ سال کی عمر میں ۱۸ھ میں فوت ہوئے۔

ابوسلیمان' خالد بن ولید بن مغیرہ رضی اللہ عنہ:

ابن عبداللہ بن عمیر بن مخزوم' آپ کی والدہ کا نام عصماء ہے آپ لبابۂ صغریٰ بنت حارث بن حرب بن بجیر بن ہزم بن رویبہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہیں اور ام فضل بن حارث کی اور بنو العباس بن عبدالمطلب کی ہمشیرہ ہیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ قریش کے شہسواروں اور ان کے سخت لوگوں میں سے تھے آپ بدر' احد اور خندق کی لڑائیوں میں مشرکوں کے ساتھ تھے پھر جب حق تعالیٰ نے آپ کو خیر و برکات سے نوازنا چاہا تو آپ کے دل میں اسلام کی محبت پیدا فرما دی۔ جب قضیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو خالد موجود نہ تھے آپ نے ان کے بھائی سے ان کے بارے میں پوچھا کہ خالد کہاں ہیں؟ بولے: اللہ انہیں لے آئے گا' فرمایا: اسلام کے جاہلوں میں خالد کا ہم مثل کوئی نہیں اگر خالد کے مسلمانوں پر لائے ہوئے مصائب کو اور مشرکوں کے خلاف مسلمانوں سے مل کر سرگرمی عمل دیکھا جائے تو مسلمانوں کی حمایت میں ان کی دوڑ دھوپ مقدم رہے گی یہ خبر خالد کو بھی لگ گئی اس سے ان کے دل میں اسلام کی مزید محبت بڑھ گئی اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے کے لیے آپ کی رغبت میں چار چاند لگا دیئے اور آپ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے کا پکا ارادہ فرما لیا پھر آپ نے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے اپنے کسی ساتھی کو ڈھونڈھا اتفاق سے عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ مل گئے آپ نے ان کے سامنے اپنا ارادہ ظاہر فرمایا آپ نے دوڑ کر اس پر لبیک کہا اور آپ کے خیال کو سراہا فرماتے ہیں پھر ہم دونوں اس نیک مقصد کے حاصل کرنے کے لیے چل پڑے جب ہم ہدہ میں پہنچے تو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی مل گئے بولے مرحبا مرحبا ہم نے کہا آپ پر بھی مرحبا ہو پوچھا کدھر جا رہے ہو؟ ہم نے آپ کو سارا واقعہ بتایا اور یہ بھی کہ ہم حاضر دربار رسالت ہونے کے لیے جا رہے ہیں آخر کار عمرو بھی ہمارے ساتھ ہو گئے اور ہم سب مدینہ پہنچ گئے اور یکم صفر ۸ھ میں ہم حاضر خدمت اقدس ہوئے جب میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ کو شرف نبوت کی وجہ سے سلام کیا آپ نے مجھے خندہ پیشانی سے سلام کا جواب دیا پھر میں کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گیا آپ نے فرمایا میں تم کو پہلے ہی سے عاقل سمجھتا تھا اور مجھے امید تھی کہ تمہاری عقل تمہیں صحیح راہ دکھائے بغیر نہ رہے گی پھر میں نے آپ سے بیعت کی اور عرض کی آپ میرے لیے دعائے مغفرت فرمائیں کیونکہ میں نے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے کے لیے بہت کچھ گھوڑے دوڑائے ہیں' فرمایا: اسلام پہلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے' میں نے کہا یا رسول اللہ! مجھ پر یہ بڑا بھاری بوجھ ہے آخر آپ نے دعا فرمائی: یا اللہ خالد نے تیری راہ سے روکنے کے لیے جو گھوڑے دوڑائے ہیں ان کے اس گناہ کو معاف فرما دے خالد کہتے ہیں: میں نے اسلام لانے میں سبقت کی اور عمرو بن العاص اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما نے بھی اور ان دونوں نے بھی آپ سے بیعت کی اللہ کی قسم جس دن میں مسلمان ہوا ہوں آپ کسی صحابی کو کفایت میں میرے برابر نہیں سمجھتے تھے۔

باخبار عبدالملک بن عمرو ابو عامر عقدی بتحدیث اسود بن شیبان از خالد بن سمیر از عبداللہ بن رباح انصاری بتحدیث ابوقتادہ انصاری شہسوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسماع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لشکر کے سالاروں کا ذکر کرتے ہوئے اور یکے بعد دیگرے ہر ایک کی

شہادت کی خبر دیتے ہوئے اور ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہوئے) آپ نے فرمایا: پھر جھنڈا خالد بن ولید سیف اللہ نے لیا (آپ نامزد سالاروں میں سے نہ تھے) رسول اللہ ﷺ نے اپنی دو انگلیاں اٹھا کر فرمایا: یا اللہ وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں ان کے ذریعہ انتقام لے۔ اسی دن سے خالد کو سیف اللہ کہا جانے لگا۔

باخبار یعلیٰ و محمد پسران عبید و عبداللہ بن نمیر بتحدیث اسماعیل بن ابو خالد از قیس بن ابو حازم از رسول اللہ ﷺ: خالد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں جس کو اللہ نے کافروں پر بہایا ہے (یعلیٰ اور محمد والی حدیثوں میں ہے: خالد کو ایذاء نہ دو کیونکہ وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں۔

باخبار وکیع بن جراح و عبداللہ بن نمیر و محمد بن عبید طنافسی از اسماعیل بن ابو خالد از قیس بن ابو حازم: میں نے حیرہ میں حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے: جنگ موتہ میں میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹیں اور میں نے یمنی چوڑی تلوار پر قناعت کی جو میرے ہاتھ میں تھی۔

محمد بن عمر: آپ نے فتح مکہ کے دن خالد کو حکم فرمایا کہ لیط سے مکہ میں داخل ہوں آپ لیط سے مکہ میں داخل ہوئے اور آپ نے قریش کی ایک جماعت کو اور ان کے اِدھر اُدھر سے جمع کیے ہوئے لوگوں کو جن میں صفوان بن امیہ، عکرمہ بن ابو جہل اور سہیل بن عمرو بھی تھے اپنے آگے مزاحم پایا انہوں نے تلواریں میانوں سے نکال لیں اور مسلمانوں پر تیر برسانے لگے خالد نے بھی مسلمانوں کو جوش دلا کر حملہ کر دیا اور ان میں ۲۴ آدمی قتل کیے پھر جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ معظمہ فتح کر لیا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو عزیٰ کی طرف روانہ کیا آپ عزیٰ کا بتکدہ ہدم کر کے حاضر خدمت رسالت ہوئے آپ اس وقت مکہ ہی میں ٹھہرے ہوئے تھے پھر آپ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو بنو جذیمہ کی طرف بھیجا جو بنو کنانہ کا ایک ذیلی قبیلہ تھا یہ لوگ مکہ کے نشیب میں ایک دن کی مسافت پر تھے اور ان کی آبادی غمیصاء کہلاتی تھی آپ نے ان کی قرار واقعی سرکوبی فرمائی پھر جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد عرب مرتد ہو گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو ان کے مقابلہ پر کھڑا کیا اور انہیں اسلام کی طرف لوٹایا اور ارتداد پر باقی رہنے والوں کی سرکوبی کی۔

باخبار ابو معاویہ ضریر بتحدیث ہشام بن عروہ از عروہ: بنو سلیم میں لوگ مرتد ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کی سرکوبی کے لیے خالد کو بھیجا آپ نے ان کے کچھ لوگوں کو ایک باڑے میں جمع کر کے آگ میں جلا دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آ کر کہا آپ ایسے شخص کو معزول کر دیجیے جس نے لوگوں کو اللہ کے عذاب سے عذاب دیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں، اللہ کی قسم میں اس تلوار کو جو اللہ نے کافروں پر کھینچ رکھی ہے میان میں داخل نہیں کروں گا جب تک وہ خود ہی اسے نیام میں داخل نہ کرے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے آپ مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لیے روانہ ہو گئے۔

باخبار محمد بن عمر بتحدیث شیبان بن عبدالرحمٰن از جابر از عامر از براء بن عازب و بتحدیث طلحہ بن محمد بن سعید از محمد بن سعید از سعید بن مسیب: جب خالد رضی اللہ عنہ اہل یمامہ سے فارغ ہو گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا کہ آپ عراق کی طرف بڑھیں چنانچہ آپ یمامہ سے نکل کر حیرہ پہنچے اور خفان میں اتر پڑے اس وقت حیرہ کا چودھری ایک بادشاہ تھا جسے نعمان بن بشیر کی موت کے

بعد کسریٰ نے مقرر کر دیا تھا پھر خالد کے استقبال کے لیے بنو قبیصہ' بنو ثعلبہ اور عبد المسیح بن حیان بن بقیلہ نکلے اور حیرہ کے سلسلہ میں حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے ایک لاکھ جزیہ دے کر اس شرط پر صلح کر لی کہ آپ سواد کی طرف چلے جائیں آپ نے صلح منظور فرمائی اور صلح نامہ لکھ کر ان کے حوالہ کر دیا اسلام میں سب سے پہلا یہی جزیہ ہے پھر خالد رضی اللہ عنہ عین التمر کی طرف بڑھے اور انہیں اسلام کی دعوت دی مگر انہوں نے اسلام کی دعوت ٹھکرا دی آخر کار حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان سے پرزور جنگ کی اور حق تعالیٰ نے مسلمانوں کو شاندار فتح عطا فرمائی بہت سے دشمن لڑائی میں کام آئے اور بچے کھچے قید کر لیے گئے اور ان کی عورتیں اور بچے بھی قید کر لیے گئے حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے یہ قیدی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیئے پھر آپ اہل یمن کی طرف بڑھے اور فرات کے نیچے ایک شہر پر حملہ آور ہوئے مگر آپ سے شہریوں نے دو لاکھ جزیہ پر صلح کر لی صلح کرنے والے ہانی بن جابر طائی تھے پھر آپ آگے بڑھے اور ساحل فرات پر بانقیا میں جا اترے بانقیا کے باشندوں نے رات بھر آپ سے جنگ کی صبح کو صلح کے خواستگار ہوئے آپ نے ان سے بھی صلح کر لی اور انہیں صلح نامہ لکھ کر دے دیا صلوبا بن بصبہرا نے ایک ہزار درہم پر صلح کی تھی اس کا گھر ساحل فرات پر تھا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو یہ حکم لکھ کر بھیجا کہ آپ ملک شام چلے جائیں' لکھتے ہیں: میں نے آپ کی فوج کا آپ کو سالار مقرر کر دیا ہے اور کچھ ہدایات کی ہیں امید ہے کہ آپ انہیں پڑھ کر ان پر عمل کریں گے آپ شام کی طرف روانہ ہو جائیں حتیٰ کہ آپ کو میرا یہ خط مل جائے۔ خالد رضی اللہ عنہ نے یہ خط پڑھ کر اپنے دل میں سوچا شاید حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کوشش کی ہے کہ عراق میرے ہاتھ پر فتح نہ ہو۔ آخر کار خالدؓ نے اپنی جگہ مثنیٰ بن حارثہ شیبانی کو اپنا نائب بنایا اور راہ بتانے والوں کو لے کر شام کو روانہ ہو گئے اور دومۃ الجندل پہنچ گئے وہاں آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خط ملا اور شریک بن عبدہ عجلانی کے ساتھ عہد کی ہدایات بھی ملیں لہٰذا خالد عہد صدیقی میں شام کے ایک امیر تھے اور آپ نے شام میں بہت سی شاندار فتوحات حاصل کیں آپ ہی نے اہل دمشق سے صلح کی اور انہیں تحریر لکھ کر دی اور اہل شام نے آپ کے لیے اسے نافذ کیا پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دنیا سے سدھار گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ برسر اقتدار آئے تو آپ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا اور آپ کی جگہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو نامزد فرما دیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں برابر جہاد کرتے رہے آپ نے بڑے بڑے معرکے سر کیے بڑی بڑی نازک گھاٹیوں سے گزرے اور اللہ کی راہ میں بڑی بہادری اور پیش قدمی کا اظہار کرتے رہے حتیٰ کہ دنیا سے سدھار گئے آپ نے حمص میں ۲۱ھ میں انتقال فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وصیت لکھ گئے اور حمص سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ میں دفنائے گئے۔

محمد بن عمر: میں نے اس قصبہ کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے کہا وہ تو کبھی کا فنا ہو گیا۔

باخبار عبداللہ بن زبیر حمیدی بتحدیث سفیان بن عیینہ بتحدیث اسماعیل بن ابوخالد: میں نے قیس بن ابوحازم سے سنا فرماتے تھے: جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق تعالیٰ ابوسلیمان پر رحم فرمائے' ہمارا ان کے بارے میں کچھ ایسی باتوں کا گمان تھا جن کو حقیقت سے واسطہ نہ تھا۔

باخبار مسلم بن ابراہیم بتحدیث جویریہ بن اسماء از نافع: حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے صرف گھوڑا' اسلحہ اور غلام چھوڑا پھر یہ خبر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی لگی' فرمایا: ابوسلیمان پر اللہ تعالیٰ اپنا رحم نازل فرمائے آپ ہمارے گمان کے بالکل برعکس ثابت ہوئے۔

عیاض بن غنم بن زہیر بن ابوشداد رضی اللہ عنہ:

ابن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر' آپ حدیبیہ سے قبل مشرف بہ اسلام ہوئے اور حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود رہے آپ ایک نیک انسان اور نرم طبع تھے اور شام میں ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے پھر جب ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ فوت ہونے لگے تو اپنے تمام محروسہ علاقہ کا عیاض کو نائب بنا گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا: ابوعبیدہؓ اپنے علاقہ پر کس کو نائب بنا گئے؟ لوگوں نے کہا: عیاض کو' آپ نے عیاض کو بحال رکھا اور انہیں لکھا: میں نے تم کو اس تمام علاقہ کا حاکم بنا دیا جس پر ابوعبیدہ حاکم تھے لہٰذا اللہ کی طرف سے عائد کردہ فرائض انجام دیتے رہو۔ ابوالیمان حمصی از صفوان بن عمرو از شیوخ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عیاض کو جب حمص کی فوج کا سالار بنایا تو ان کے لیے روزانہ ایک دینار' ایک بکری اور چوتھائی صاع (تقریباً ۲½ پاؤ) اناج مقرر فرما دیا۔

محمد بن عمر: عیاض حمص پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم رہے حتیٰ کہ عہد فاروقی میں شام میں ۲۰ھ میں بعمر ساٹھ سال وفات پا گئے آپ نے نہ مال چھوڑا اور نہ کسی کا آپ پر قرض تھا ہلکے پھلکے تھے۔

سعید بن عامر بن حذیم بن سلامان رضی اللہ عنہ:

ابن ربیعہ بن سعد بن جمح بن عمرو بن ہصیص' آپ خیبر سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر میں اور بعد والے تمام غزوات میں شریک رہے ہمارے علم میں مدینہ میں آپ کا کوئی گھر نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو عیاض کی وفات کے بعد ان کی جگہ مقرر فرما دیا تھا یعنی شام کے حمص کا اور اس کے نواح کے علاقہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ آپ پر مجمع میں اچانک غشی طاری ہو جایا کرتی تھی۔ جب اس کا ذکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے آیا تو آپ نے ان سے بے ہوشی کا سبب پوچھا' فرمایا: خبیب رضی اللہ عنہ کے قتل کے وقت میں بھی موجود تھا اور میں نے ان کی بددعا سنی تھی اللہ کی قسم جب کسی مجلس میں مجھے اس کا تصور آ جاتا ہے تو میں بے ہوش ہو جاتا ہوں اس واقعہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں آپ کی قدر و منزلت اور بھی بڑھ گئی تھی۔

محمد بن سعد: بخبر از ابوالیمان حمصی از جریر بن عثمان از حبیب بن عبید از سعید بن عامر بن حذیم: آپ قرشی تھے اور حمص کے امیر تھے جب حمص فتح ہوا تو آپ اپنے گھوڑے پر کود کر سوار ہوئے کسی کہنے والے نے کہا: اے جوان تیری چھلانگ کے کیا کہنے سعید نے کہا: یہ کون ہے جس نے مجھے قرحہ کہا اور میرے والدین کا تجویز کیا ہوا نام نہیں لیا کیا یہ فرشتوں کی لعنت کی پرواہ نہیں کرتا؟''

محمد بن عمر: سعید نے خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں ۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔

ابومحمد' فضل بن عباس رضی اللہ عنہ:

ابن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی' آپ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو کر مکہ اور حنین کی لڑائی لڑی اور آپ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے جب کہ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے' فضل حجۃ الوداع میں بھی موجود تھے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیا تھا اور آپ رحمت

عالم ﷺ کو غسل دینے والوں میں اور آپ کی تجہیز و تکفین میں شریک رہے پھر آپ شام چلے گئے اور طاعون عمواس میں اردن کے نواح میں خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں ۱۸ھ میں وفات پا گئے۔

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ:

آپ مشرف بہ اسلام ہو کر نبی ﷺ کی صحبت سے فیض اٹھاتے رہے' آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرتے رہے اور آپ سے راوی بھی ہیں۔

باخبار سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی بتحدیث ولید بن مسلم بحدیث یحییٰ بن عبدالعزیز ازدی از عبداللہ بن نعیم ازدی از ضحاک بن عبدالرحمٰن عرزب از ابوموسیٰ اشعری: رسول اللہ ﷺ نے ابو مالک اشعری کے لیے جھنڈا باندھا اور حکم فرمایا کہ ہوازن کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر شکست دیں۔

ابوعمرو' عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ:

آپ حنین سے پہلے اسلام لائے اور حنین میں شریک ہوئے فتح مکہ کے دن اشجع کا جھنڈا آپ ہی کے ہاتھ میں تھا پھر آپ عہد صدیقی میں شام چلے گئے اور حمص میں ٹھہر گئے آپ عبدالملک کی خلافت کے آغاز تک زندہ رہے اور ۷۳ھ میں فوت ہوئے۔

ابوعبداللہ' ثوبان رضی اللہ عنہ' مولیٰ رسول اللہ ﷺ:

آپ اہل سراۃ میں سے ہیں۔ ابن سعد: لوگ کہتے ہیں آپ قبیلہ حمیر کے ہیں آپ کو غلام بنالیا گیا تھا آخر کار آپ کو رسول اللہ ﷺ نے خرید لیا اور آزاد کر دیا آپ برابر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے حتیٰ کہ آپ داعی اجل کو لبیک فرما گئے پھر ثوبان ملک شام چلے گئے اور حمص میں جا اترے آپ کا حمص میں ایک گھر ہے جو وقف ہے آپ حمص میں عہد معاویہ میں ۵۴ھ میں انتقال فرما گئے۔

سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ:

آپ سہل بن عمرو بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ ہیں آپ کی والدہ تمیمیہ ہیں پھر حنظلیہ ہیں آپ اپنی والدہ کی نسبت کی وجہ سے حنظلیہ کہلاتے ہیں' آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احد' خندق اور تمام غزوات میں شریک رہے پھر ملک شام چلے گئے اور دمشق میں جا ٹھہرے اور وہیں فوت ہو گئے۔

شداد بن اوس بن ثابت رضی اللہ عنہ:

ابن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عامر بن عمرو بن مالک بن نجار' آپ شاعر حسان بن ثابت کے بھتیجے ہیں آپ منتقل ہو کر فلسطین میں مقیم ہو گئے تھے اور عہد معاویہ کے اخیر میں ۹۵ سال کی عمر میں وہیں ۵۸ھ میں وفات پا گئے بیت المقدس میں آج بھی آپ کی نسل موجود ہے آپ سرگرم عبادات و اعمال رہتے تھے اور نہایت مستعد تھے آپ کعب احبار سے راوی ہیں۔

فضالہ بن عبید بن نافذ بن قیس رضی اللہ عنہ:

ابن صہیبہ بن اصرم بن جحجبا بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف' انصاری' آپ رحمت عالم ﷺ کے ساتھ احد و خندق اور تمام غزوات میں شریک رہے پھر شام چلے گئے اور دمشق میں گھر بنالیا' عہد معاویہ میں آپ وہاں کے قاضی تھے اور عہد معاویہ میں

دمشق ہی میں فوت ہوئے وہاں آپ کی نسل موجود ہے۔

ابوابی' عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے صاحبزادے:

آپ کا نام عبداللہ بن عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار ہے آپ انصاری اور خزرجی ہیں آپ کے والد اور بھائی قیس بن عمرو بدر میں شریک تھے لیکن عبداللہ شریک نہ تھے آپ کی والدہ ام حرام بنت ملحان ہیں جو انس بن مالک کی خالہ ہیں۔ آپ شام کی طرف منتقل ہو گئے تھے اور بیت المقدس میں ٹھہر گئے تھے وہاں آپ کی نسل موجود ہے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کرتے ہیں۔

باخبار قبیصہ بن عقبہ بتحدیث سفیان از منصور از ہلال بن یساف از ابوالمثنیٰ حمصی از ابوابی بن اہلیہ عبادہ بن صامت: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا عنقریب ایسے امراء آنے والے ہیں جن کو کام نماز سے مشغول کر دیں گے اور وہ نماز دیر کر کے پڑھیں گے حتیٰ کہ نماز وقت پر نہ پڑھیں گے لہٰذا تم نماز وقت پر پڑھ لو پھر ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم ان کے پیچھے بھی نماز پڑھ لیں؟ فرمایا: ہاں۔

عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ:

ابن عمرو بن زید بن نجدہ از بنو عمرو بن عوف انصاری' آپ شام چلے گئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے اور درندوں کی طرح ہاتھ بچھانے سے منع فرمایا۔

عمیر بن سعد بن عبید بن نعمان رضی اللہ عنہ:

ابن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ از بنو عمرو بن عوف' آپ کے والد سعد قاری بدر میں شریک تھے' عمیر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض اٹھایا اور آپ سے راوی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو سعید بن عامر بن حذیم کی وفات کے بعد حمص کا حاکم بنا دیا تھا۔

ابونجیح' عمرو بن عبسہ بن خالد رضی اللہ عنہ:

ابن حذیفہ بن عمرو بن خلف بن مازن بن مالک بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان بن مضر۔

باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث معاویہ بن صالح از ابویحییٰ سلیم بن عامر و ضمرہ و ابوطلحہ بسماع ابوامامہ باہلی از عمرو بن عبسہ: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ عکاظ میں ٹھہرے ہوئے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ! اس امر (اسلام) میں کون آپ کے ساتھ ہیں؟ فرمایا: میرے ساتھ ابوبکر و بلال رضی اللہ عنہما ہیں کہتے ہیں پھر میں مسلمان ہو گیا میں نے اپنے کو چوتھا مسلمان پایا میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں آپ کے ساتھ رہوں یا اپنی قوم میں چلا جاؤں؟ فرمایا اپنی قوم میں چلے جاؤ کیونکہ عنقریب تم اپنے ملنے والوں کو لے کر لوٹو گے اور اسلام کو زندہ کرو گے پھر میں آپ کے پاس فتح مکہ سے قبل آیا میں نے آپ کو سلام کر کے کہا یا رسول اللہ میں عمرو بن عبسہ سلمی ہوں میں چاہتا ہوں کہ آپ سے وہ مسائل پوچھوں جو مجھے معلوم نہیں اور آپ کو معلوم ہیں اور مجھے مفید ہوں گے اور

آپ کو مضرنہ ہوں گے۔

محمد بن عمر: عمرو مشرف بہ اسلام ہو کر اپنی قوم بنو سلیم میں چلے گئے آپ صنفہ اور حاذہ میں جو بنو سلیم کے علاقے تھے مقیم تھے آپ اپنے وطن ہی میں رہے حتیٰ کہ بدر' احد' خندق' حدیبیہ اور حنین کی لڑائیاں ختم ہو گئیں پھر بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ آئے اور آپ کی صحبت سے فیض اٹھاتے رہے اور حدیثیں سنتے رہے آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی بھی ہیں۔ پھر آپ کی وفات حسرت آیات کے بعد شام چلے گئے اور وہیں فوت ہوئے۔

حارث بن ہشام بن مغیرہ رضی اللہ عنہ:

ابن عبداللہ بن عمر بن مخزوم' آپ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین میں شریک ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے مال غنیمت میں سے سو اونٹ دیئے آپ مسلمان ہونے کے بعد مکہ ہی میں مقیم رہے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے جا ملے پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خط میں مسلمانوں کو رومیوں سے جنگ کے لیے مدعو کیا تو حارث بن ہشام عکرمہ بن ابوجہل اور سہیل بن عمرو مل کر مدینہ آئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے خیموں میں آ کر سلام کیا اور انہیں مرحبا کہا اور اپنی انتہائی مسرت کا اظہار کیا پھر یہ حضرات مسلمانوں کے ساتھ مل کر رومیوں سے جہاد کرنے کے لیے شام کی طرف روانہ ہوئے پھر یہ حضرات اور حارث بن ہشام فحل اور اجنادین کی لڑائیوں میں شامل ہوئے آپ شام میں طاعون عمواس میں عہد عمر رضی اللہ عنہ میں ۱۸ھ میں فوت ہوئے۔

عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ:

ابوجہل کا نام عمرو بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم ہے' عکرمہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حجۃ الوداع کے سال بنو ہوازن کے صدقات وصول کرنے پر مقرر فرما دیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت عکرمہ تبالہ میں ہوازن میں اپنے عہد پر تھے' عہد صدیقی میں عکرمہ جہاد کے لیے شام چلے گئے اور جنگ اجنادین میں جام شہادت نوش فرما گئے' آپ کے اولاد نہیں۔

ابو یزید' سہیل بن عمرو بن عبد شمس رضی اللہ عنہ:

ابن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی' آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالت شرک میں جنگ حنین میں شریک تھے حتیٰ کہ جعرانہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے واپس آ رہے تھے آپ مشرف بہ اسلام ہوئے آپ نے اس دن غنیمت حنین میں سے آپ کو سو اونٹ دیئے۔

باخبار محمد بن عمر باخبار عبدالحمید بن جعفر از عبدالحمید از زیاد بن مینا از ابوسعید بن ابوفضالہ انصاری (آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی) میں اور سہیل بن عمرو ساتھ ساتھ اس زمانہ میں ملک شام گئے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں شامیوں سے جہاد کا حکم دیا تھا میں نے سہیل سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تمہارا اللہ کی راہ میں ایک ساعت ٹھہرنا گھر میں رہ کر عمر بھر کے عملوں سے بہتر ہے۔ سہیل نے کہا: میں مرتے دم تک جہاد کرتا رہوں گا اور مکہ واپس نہیں جاؤں گا چنانچہ

آپ تادم واپسیں شام ہی میں رہے آخر کار طاعون عمواس میں عہد فاروقی میں وفات پا گئے۔

ابو جندل بن سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ:

ابن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی' آپ شروع میں مکہ ہی میں مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے آپ کے والد نے زنجیر میں باندھ کر آپ کو محبوس کر لیا تھا اور مدینہ کی طرف ہجرت سے روک دیا تھا پھر آپ صلح حدیبیہ کے بعد چھوٹ کر ابو بصیر سے عیص میں جا ملے اور ابو بصیر کی وفات تک انہیں کے پاس رہے پھر ابو جندل اپنے پاس والے تمام مسلمانوں کو لے کر مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے اور آپ کے ساتھ مل کر کافروں سے لڑتے رہے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدھار گئے پھر آپ سب سے پہلے شام کی طرف جانے والے مسلمانوں میں شامل ہو کر شام چلے گئے اور برابر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے حتیٰ کہ طاعون عمواس میں ۱۸ھ میں عہد عمر رضی اللہ عنہ میں شام میں فوت ہو گئے ابو جندل رضی اللہ عنہ نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

یزید بن ابو سفیان بن حرب بن امیہ رضی اللہ عنہ:

ابن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی' آپ کی والدہ کا نام زینب بنت نوفل بن خلف بن قوالہ کنانیہ ہے' یزید فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین میں شریک ہوئے آپ نے حنین کے مال غنیمت میں سے آپ کو سو اونٹ دیئے اور سولہ سو درہم دیئے لوگوں میں آپ کا برابر ذکر خیر رہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف جانے والے فوجی دستوں کے سالاروں کے ساتھ اپنے ہاتھ سے آپ کا جھنڈا باندھا اور فرمایا اگر تم اکٹھے کسی پھندے میں پھنس جاؤ تو یزید کو اپنا امیر بنا لو اور اگر الگ الگ ہو تو ہر ایک کا امیر اس کے ساتھ ہے وہ حسب مصلحت اپنے فرائض انجام دے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو پیدل چل کر رخصت کیا اور فرمایا میں اپنے ان قدموں کو اللہ کی راہ میں ثواب کی غرض سے رکھ رہا ہوں اور آپ انہیں وصیت فرمانے لگے پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے جب کہ یزید اپنے عہدے پر بحال تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دمشق کا والی بنا دیا آپ مرتے دم تک اسی عہدے پر بحال رہے آخر طاعون عمواس میں فوت ہو گئے' آپ کے کوئی اولاد نہیں۔

ابو عبد الرحمٰن' معاویہ بن ابو سفیان بن حرب رضی اللہ عنہ:

ابن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی' آپ کی والدہ کا نام ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہے' آپ کی نسل ہے کہا جاتا ہے کہ آپ صلح حدیبیہ کے سال (۶ھ میں) مسلمان ہوئے لیکن آپ نے اپنے والد ابو سفیان سے اسلام کو چھپائے رکھا فرماتے ہیں پھر فتح مکہ کے سال (۸ھ میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے میں نے آپ کے پاس آ کر اپنا اسلام ظاہر کیا آپ نے مجھے خوش آمدید کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی مقرر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین و طائف میں شریک رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حنین کے مال غنیمت میں سے سو اونٹ دیئے اور چالیس اوقیہ چاندی بلال سے تلوا کر دی آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کے راوی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو یزید بن ابو سفیان کی وفات کے بعد دمشق کا حاکم بنا دیا آپ برابر دمشق پر حاکم رہے حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کو اسی عہدے پر بحال رکھا اور تمام شام کا علاقہ آپ کے سپرد کر دیا حتیٰ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ آپ بیس سال تک امیر کی حیثیت سے شام پر حکمران رہے پھر

آپ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کر لی گئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ کی خلافت پر اجماع کر لیا گیا اور آپ بیس سال تک خلیفہ کی حیثیت سے برسر اقتدار رہے آخر کار نصف رجب المرجب ۶۰ھ میں ۷۸ سال کی عمر میں شب جمعرات کو انتقال فرما گئے۔

ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ:

ابن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی' آپ فتح مکہ کے سال مسلمان ہوئے اور شام چلے گئے اور وہیں فوت ہوئے آپ دمشق میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ:

سعدی کا نام عمرو بن وقدان بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی ہے آپ فتح مکہ کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض اٹھاتے رہے آپ سے راوی ہیں' پھر آپ شام میں دمشق میں آ بسے اور یہیں انتقال فرما گئے۔

ضرار بن خطاب رضی اللہ عنہ:

ابن مرداس بن کبیر بن عمرو بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر' آپ شاعر تھے' فتح مکہ کے سال اسلام لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض اٹھایا آپ شہسوار تھے اور اسلام میں بہترین ثابت ہوئے پھر جہاد کے لیے شام چلے گئے اور وہیں فوت ہوئے۔

ابو قرصافہ' واثلہ بن اسقع بن عبد العزیٰ رضی اللہ عنہ:

ابن عبد یالیل بن ناشب بن غنزہ بن سعد بن لیث بن بکر کنانی' آپ مدینہ کی کسی نواحی بستی میں مقیم تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں اسلام کی محبت پیدا کر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (آپ تبوک کی تیاری میں مصروف تھے) اور مشرف بہ اسلام ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کے لیے روانہ ہو گئے آپ اصحابِ صفہ میں سے تھے فرماتے ہیں میں بیس اہل صفہ میں سے ہوں اور ان سب میں چھوٹا ہوں' آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں سنیں پھر آپ کی وفات کے بعد ملک شام چلے گئے۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث معاویہ بن صالح از ابوالزاہریہ: واثلہ ملک شام میں ۸۵ھ میں ۹۸ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

ابوالمغیرہ حمصی از اسماعیل بن عیاش از ابن خالد: واثلہ ۸۳ھ میں ۱۰۵ سال کی عمر میں فوت ہوئے' آپ بیت المقدس میں مقیم تھے وہیں فوت ہوئے آپ مختلف جہادوں میں شریک ہوتے رہتے تھے اور دمشق و حمص سے گزرتے رہتے تھے۔

عبداللہ بن صالح از معاویہ بن صالح از علاء بن حارث از مکحول: میں اور ابوالازہر' واثلہ سے ملنے گئے اور میں نے ان سے کہا: ابوالاسقع! ہم سے وہ حدیث بیان کیجیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔

ولید بن مسلم بحدیث ابو مسلم مولیٰ بنو یزید: میں نے واثلہ کو دیکھا اپنے گھر کے صحن میں دوپہر کا یا شام کا کھانا کھا رہے تھے

اور لوگوں سے بھی کھانا کھانے کے لیے فرما رہے تھے۔

ابو رقیہ، تمیم داری رضی اللہ عنہ:

آپ تمیم بن اوس بن خارجہ بن سود بن جذیمہ بن دارع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم بن کعب ہیں آپ نمائندہ کی حیثیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ کے ساتھ آپ کے بھائی نعیم بن اوس بھی تھے دونوں نے اسلام قبول فرمالیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے نام ملک شام میں حبری اور بیعت عینون لکھ دیا آپ کا شام میں ان دونوں قطعات کے علاوہ کوئی اور قطعہ نہ تھا' تمیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فائدہ اٹھاتے رہے اور آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرتے رہے اور روایتیں بھی آپ سے کرتے ہیں آپ برابر مدینہ میں رہے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ملک چلے گئے۔

بسر بن ابوارطاۃ رضی اللہ عنہ:

آپ کا نام عمیر بن عویمر بن عمران بن جلیس بن سیار بن نزار بن معیص بن عامر بن لوی ہے۔ محمد بن عمر: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کمسن تھے کسی مدنی سے یہ روایت نہیں کہ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں سنیں آپ شام چلے گئے تھے محمد بن عمر کے علاوہ شامیوں سے روایت کرنے والے کہتے ہیں کہ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا اور آپ حدیثیں بیان کرتے ہیں آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی صحبت اٹھائے ہوئے ہیں اور عثمانی تھے اور عبدالملک بن مروان کے زمانہ تک زندہ رہے۔

حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ:

ابن مالک اکبر بن وہب بن ثعلبہ بن واثلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر۔ باخبار احمد بن محمد بن ولید ازرقی مکی بتحدیث داؤد بن عبدالرحمن از ابن جریج از ابن ابوملیکہ از حبیب بن مسلمہ فہری: میں سرکار رسالت کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مدینہ میں تشریف فرما تھے اتنے میں میرے والد صاحب آ گئے اور بولے یا رسول اللہ! میرے ہاتھ اور پیر آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ قریب ہے کہ یہ ہلاک ہو جائے کہتے ہیں کہ آپ اسی سال ہلاک ہو گئے۔

محمد بن عمر: ہماری روایت میں ہمارے اصحاب کے پاس یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو حبیب ۱۲ سال کے تھے لیکن آپ کے ساتھ مل کر آپ نے کوئی جہاد نہیں کیا مگر دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جہاد بھی کیا اور آپ سے حدیثیں بھی یاد کیں اور روایت کیں۔ حبیب شام میں منتقل ہو گئے تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے صفین وغیرہ میں برابر لڑتے رہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کو رومیوں پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا کرتے تھے اور آپ سے رومیوں کو کافی نقصان پہنچا کرتا تھا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو ارمینیہ کا حاکم مقرر فرما دیا آپ وہیں ۴۲ھ میں پچاس سال کی عمر سے پہلے ہی فوت ہو گئے۔

ضحاک بن قیس بن خالد اکبر رضی اللہ عنہ:

ابن وہب بن ثعلبہ بن واثلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر۔

محمد بن عمر: ہماری روایت کے بموجب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ضحاک بالغ نہیں ہوئے تھے اور دوسروں کی

روایت کے بموجب جب آپ نے نبی ﷺ کو پایا اور آپ سے حدیثیں سنیں۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ باخبار علی بن زید از حسن: جب یزید فوت ہوئے تو ضحاک نے قیس بن ہیثم کو لکھا: سلام علیک کے بعد معلوم ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: قیامت سے پہلے دھویں کے ٹکڑوں کی طرح فتنے اُبھریں گے جن میں لوگوں کے دل بھی ان کے جسموں کی طرح مریں گے صبح کو انسان مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہو گا تو صبح کو کافر ہوگا لوگ دنیا کی پونجی سے اپنے اخلاق اور مذہب فروخت کر ڈالیں گے' دیکھو یزید بن معاویہ فوت ہو گئے اور تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے ماں جائی ہو لہٰذا ہم سے سبقت نہ کرو جب تک ہم اپنے لیے خلیفہ نہ چن لیں۔

محمد بن عمر: جب معاویہ بن یزید بن معاویہ فوت ہو گئے اور لوگوں میں خلافت کے بارے میں شام میں اختلاف پیدا ہوا تو ضحاک نے لوگوں کو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی دعوت دی پھر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے آپ کو شام کا حاکم بنا دیا لیکن شامیوں نے مروان کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور مروان نے ضحاک پر چڑھائی کر دی اور مرج راھط میں دونوں کا مقابلہ ہوا' اور ضحاک ۱۵ ذی الحجہ ۶۴ھ میں جنگ میں کام آ گئے۔

قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ:

ابن عامر بن ملوح بن یعمر اور یعمر شداخ بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ ہیں۔ آپ جنگ بدر میں مشرکوں کے ساتھ تھے اور اچھے کارنامے انجام دے چکے تھے پھر آپ نے اسلام قبول فرمالیا اور نبی ﷺ کے ساتھ مل کر بعض لڑائیوں میں شریک رہے۔ جنگ یرموک میں آپ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی فوج کے بازو پر تھے پھر آپ شام میں جا بسے آپ سے حدیثیں بھی مروی ہیں۔

باخبار سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی بتحدیث محمد بن شعیب بخبر ابو خالد (ثور بن یزید) رجبی از ابن سیف کلاعی از عبدالرحمٰن بن زیاد از قباث بن اشیم لیثی از رسول اللہ ﷺ: دو آدمیوں کی نماز کہ ان میں سے ایک دوسرے کا امام بن جائے اللہ کے نزدیک ان آٹھ آدمیوں کی نماز سے بہتر ہے جو الگ الگ نماز پڑھیں اور چار آدمیوں کی نماز کہ ان میں سے ایک امام ہو الگ الگ نماز پڑھنے والے سو آدمیوں کی نماز سے بہتر ہے (ابن شعیب کہتے ہیں) میں نے ابو خالد سے پوچھا تری کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا الگ الگ بلا جماعت کے نماز پڑھنا۔

ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ:

آپ کا نام صدی بن عجلان ہے' آپ سلیمان سے راوی ہیں۔

باخبار کثیر بن ہشام بتحدیث جعفر بن برقان بتحدیث میمون (بن مہران) از ابوامامہ: میں جنگ صفین میں شریک تھا لوگ مجروح کو قتل نہیں کیا کرتے تھے نہ بھاگنے والوں کا تعاقب کیا کرتے تھے اور نہ مقتول کا سامان لیا کرتے تھے۔

باخبار فضل بن دکین بتحدیث حماد بن مسلمہ از ابوغالب: میں نے ابوامامہ کی داڑھی زرد دیکھی۔ بخبر از ابوالیمان حمصی از جریر بن عثمان از حبیب بن عبید از ابوامامہ: آپ اس شخص کی طرح حدیث بیان کیا کرتے تھے جس پر سنی ہوئی حدیث کا ادا کر دینا

فرض ہو۔

بخبر از عبداللہ بن صالح از معاویہ بن صالح از حسن بن جابر: میں نے ابوامامہ سے علم (احادیث) کے لکھنے کے بارے میں پوچھا' فرمایا میرے علم میں اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابوالولید بن مسلم بتحدیث عثمان بن ابوالعاتکہ از سلیمان بن حبیب: ابوامامہ نے لوگوں سے کہا: یہ مجلسیں تم کو اللہ کی طرف سے علم پہنچانے کے مقامات ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ آپ کو دے کر ہماری طرف بھیجا گیا تھا اسے ہمیں پہنچا دیا لہٰذا تم لوگ ہم سے سنی ہوئی حدیثیں دوسروں تک جوں کی توں پہنچا دو۔ کہتے ہیں: ابوامامہ شام میں عبدالملک کے زمانہ میں ۸۶ھ میں ۶۱ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

ابو نجیح' عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ:

محمد بن عمر: آپ نے عبدالملک کے آغاز عہد میں ملک شام میں ۷۵ھ میں انتقال فرمایا۔

عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ:

آپ عہد رسالت میں بوڑھے تھے۔

عتبہ بن ندر سلمی رضی اللہ عنہ:

آپ دمشق میں مقیم تھے اور ۸۴ھ میں وفات پا گئے۔

عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ:

آپ شام میں مقیم تھے۔ ہیثم بن عدی: آپ ۹۱ھ یا ۹۲ھ میں فوت ہوئے اور بقول محمد بن عمر ۸۷ھ میں ۹۴ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

ابوصفوان' عبداللہ بن بسر' مازنی رضی اللہ عنہ:

مازن بن منصور سلیم بن منصور کے بھائی ہیں۔

بخبر از ابوالیمان حمصی از اسماعیل بن عیاش از جریر بن عثمان و صفوان بن عمرو: ہم دونوں نے عبداللہ بن بسر صحابی کو دیکھا ہے آپ ننگے سر تھے اور سر اور داڑھی زرد تھی۔

ابوالیمان بحدیث جریر بن عثمان: میں نے دیکھا عبداللہ کے کپڑے سمٹے ہوئے تھے اور کرتے پر چادر اوڑھ رکھی تھی اگر آپ کو راہ میں کوئی پتھر نظر آ جاتا تو اسے ہٹا دیا کرتے تھے۔

بحدیث صفوان بن عمرو: کہتے ہیں میں نے عبداللہ کی پیشانی سجدوں کے گٹے دیکھے۔ محمد بن عمر: عبداللہ ۸۸ھ میں ۹۴ سال کی عمر میں فوت ہوئے آپ شام میں فوت ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے پچھلے ہیں۔

ابو حوالہ عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ:

بقول ہیثم بن عدی آپ ازدی ہیں اور بقول محمد بن عمر آپ بنو معیص بن عامر بن لوی ہیں اور ابو محمد کنیت تھی آپ اردن میں بس گئے تھے اور عہد معاویہ کے اخیر میں ۵۸ھ میں ۷۲ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

باخبار یزید بن ہارون باخبار کہمس بن حسن از عبداللہ بن شقیق از عنزی (زائدہ یا مزیدہ) بن حوالہ: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں پورا واقعہ بیان کیا)۔

کعب بن مرہ بہزی رضی اللہ عنہ:

بہز بنو سلیم کی برادری کے ہیں آپ اردن میں ٹھہرے ہوئے تھے آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں عبداللہ بن حوالہ کی روایت کے ہم مثل روایت بیان کی ہے کعب ۵۷ھ میں فوت ہوئے۔

کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ، کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ:

آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض اٹھایا ہے آپ سے ایک حدیث بیان کی ہے جو یہ ہے عبداللہ بن صالح از معاویہ بن صالح از عبدالرحمن بن جبیر از جبیر از کعب بن عیاض: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے: ہر قوم کے لیے ایک فتنہ ہوتا ہے اور میری اُمت کا فتنہ مال ہے۔

ابو یحییٰ مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کندی:

آپ نے عبدالملک کے زمانہ میں ۹۱ سال کی عمر میں ۸۷ھ میں وفات پائی۔

عبداللہ بن قرط ازدی پھر ثمالی رضی اللہ عنہ، حکم بن عمیر ثمالی ازدی رضی اللہ عنہ:

آپ حمص میں مقیم تھے۔ باخبار عمار بن نصر بتحدیث بقیہ بن ولید از عیسیٰ بن ابراہیم از موسیٰ بن ابو حبیب بسماع حکم بن عمیر ثمالی صحابی از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: دو اور دو سے زیادہ جماعت ہے۔

عبداللہ بن عائذ ثمالی رضی اللہ عنہ:

آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض اٹھایا پھر شام میں بس گئے۔

ابو الیمان حمصی: بحدیث صفوان بن عمرو از ابو سفیان محمد بن زیاد الالہانی: نصیف بن حارث نے وفات کے وقت عبداللہ سے کہا: اگر آپ ہم سے خواب میں ملیں تو اپنی موت کے واقعات ہم سے بیان کرنا آخر ایک زمانہ کے بعد آپ خواب میں نظر آئے پوچھا: آپ ہم سے اپنی موت کے واقعات بیان کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا ہم بچ گئے اور قریب تھا کہ نہ بچیں گے ہم بوڑھا بنا دینے والے واقعات کے بعد بچ گئے اور ہم نے اپنے رب کو بہترین رب پایا اس نے ہمارے گناہ معاف فرما دیئے اور برائیوں سے درگزر فرمائی ہاں جو احراض تھے وہ نہ بچے میں نے پوچھا: احراض کیا؟ فرمایا: احراض وہ ہیں جن کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جاتا ہے۔

ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ:

خشین قضاعہ سے ہیں ابو ثعلبہ کا نام ان کے ساتھیوں کی خبر کے بموجب جرہم بن ناشب ہے لیکن مجھے ابو مسہر دمشقی سے خبر پہنچی

ہے کہ آپ کا نام جرثومہ بن عبدالکریم ہے۔

بتحدیث عفان بن مسلم بتحدیث وہیب بتحدیث نعمان بن راشد از زہری از عطاء بن یزید لیثی از ابوثعلبہ خشنی: رسول اللہ ﷺ نے میری انگلی میں سونے کی انگوٹھی دیکھی اور آپ میرے ہاتھ کو ایک لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی کھٹکھٹانے لگے پھر نبی ﷺ غافل ہو گئے تو میں نے انگوٹھی اتار کر پھینک دی پھر آپ نے مجھے دیکھا مگر میرے ہاتھ میں انگوٹھی نہیں دیکھی فرمایا غالباً ہم نے تم کو تکلیف پہنچائی اور تم کو تاوان میں زیر بار کیا۔

باخبار محمد بن عمر باخبار عبدالرحمٰن بن صالح از مجن بن وہیب: ابوثعلبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ خیبر کی تیاری میں لگے ہوئے تھے آپ نے بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر میں شرکت کی پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں خشین کا وفد آیا یہ سات آدمی تھے جو ابوثعلبہ کے پاس ٹھہرے تھے۔

محمد بن عمر: ابوثعلبہ شام میں عبدالملک کے آغاز عہد میں ۷۵ھ میں فوت ہوئے۔

ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ:

ہیثم بن عدی: آپ تبوک میں نبی ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔

عبدالرحمٰن بن قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ:

آپ نبی ﷺ کی صحبت میں رہے آپ سے راوی ہیں اور شام میں آ گئے۔

باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث معاویہ بن صالح از راشد بن سعد از عبدالرحمٰن بن قتادہ سلمی صحابی بسماع رسول اللہ ﷺ: حق تعالیٰ شانہ نے آدم کو پیدا کیا اور تمام مخلوق آپ کی پشت سے لے کر فرمایا یہ جنتی ہیں اور میں بے پرواہ ہوں اور یہ جہنمی ہیں اور میں بے پرواہ ہوں یہ سن کر ایک شخص بولا یا رسول اللہ! پھر ہم عمل کس چیز پر کرتے ہیں؟ فرمایا تقدیر پر یعنی جو تقدیر میں ہوتا ہے انسان وہی عمل کرتا ہے۔

نعیم بن ہبار غطفانی رضی اللہ عنہ:

باخبار معن بن عیسیٰ از معاویہ بن صالح از ابوالزاہریہ از کثیر بن مرہ از نعیم بن ہبار اسی طرح نام ہے (فرماتے ہیں اور ولید بن مسلم بھی اپنی حدیث میں نعیم بن ہبار ہی کہتے ہیں اور دوسرے نعیم بن حماد کہتے ہیں' آپ صحابی ہیں' نبی ﷺ سے راوی ہیں اور آپ کے بعد دمشق میں آ بسے تھے۔

عبدالرحمٰن بن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ مزنی:

آپ صحابی ہیں شام میں آ بسے تھے آپ ہی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے وہ روایت کی جو مروی ہے یعنی حدیث ولید بن مسلم نے کہا ہم سے ایک دمشقی شیخ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے یونس بن میسرہ بن جلیس نے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمٰن مزنی سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: بیت المقدس میں ہدایت کی بیعت ہو گی' فرماتے ہیں ابومسہر از ابوسعید بن عبدالعزیز از ربیعہ بن یزید از عبدالرحمٰن صحابی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا کہ نبی ﷺ ان کے

بارے میں فرمایا اے اللہ انہیں راہنما اور راہ یاب بنا انہیں بھی ہدایت عطا فرما اور ان سے لوگوں کو بھی۔

ابو سیارہ متعی رضی اللہ عنہ:

آپ بنو بجالہ کے حلیف تھے۔ باخبار عثمان بن عمر باخبار سعید بن عبدالعزیز از سلیمان بن موسیٰ از ابو سیارہ: میں نے کہا یارسول اللہ! میرے قبضہ میں شہد کی مکھیاں ہیں فرمایا: ان کی زکوٰۃ ادا کر میں بولا: مکھیوں والا پہاڑ میری نگرانی میں دے دیجئے آخر آپ نے اسے میری نگرانی میں دے دیا۔

وحشی بن حرب حبشی رضی اللہ عنہ' قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ:

آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد مسلمان ہو گئے تھے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے' آپ سے حدیثیں سنیں اور مسیلمہ کذاب کے قتل میں شرکت کی فرمایا کرتے تھے: میں نے سب سے بہتر شخص کو قتل کیا اور سب سے بدتر کو بھی' آپ حمص میں جا بسے تھے وہیں فوت ہوئے وہاں آج تک آپ کی اولاد ہے۔ ولید بن مسلم از وحشی بن حرب جو آپ کی اولاد میں سے ہیں از ابیہ از جدہ از نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیثیں بیان کرتے ہیں۔ ولید بن مسلم از وحشی بن حرب از ابیہ از جدہ (وحشی بن حرب) جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مرتدین کی سرکوبی کے لیے جھنڈا باندھ کر دیا تو مجھ سے فرمایا: وحشی! خالد کے ساتھ جاؤ اور اللہ کی راہ میں لڑو جیسے تم اللہ کی راہ سے روکنے کے لیے لڑا کرتے تھے چنانچہ میں خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوا اور ہمارا بنو حنیفہ سے مقابلہ ہوا انہوں نے دو یا تین بار مسلمانوں کو شکست دی پھر حق تعالیٰ نے مسلمانوں کو جنگ میں جمنے کی توفیق عطا فرمائی ان کے سروں پر تلواریں پڑ رہی تھیں حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ تلواروں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے اور میں ان کے سروں پر پڑنے کی گھنٹیوں کی طرح آوازیں سن رہا تھا پھر میں نے اپنے حریف کے تلوار ماری حتیٰ کہ اس کا قبضہ میرے ہاتھ میں خون کی وجہ سے جم گیا پھر حق تعالیٰ شانہ نے اپنی مدد نازل فرمائی اور بنو حنیفہ کو شکست دی اور اللہ نے مسیلمہ کذاب کو قتل کیا پھر کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خالد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں جو اللہ نے مشرکوں پر بہائی ہے۔

باخبار محمد بن مصعب قرقسانی بتحدیث ابوبکر بن ابو مریم از راشد بن سعد: سب سے پہلے چمکیلے کپڑے پہننے والے اور شراب کی سزا میں حمص میں مار کھانے والے وحشی ہیں۔

عثمان بن عثمان ثقفی صحابی رضی اللہ عنہ:

بخ از ابوالیمان حمصی از جریر بن عثمان از ابن ابو عوف از عثمان بن عثمان ثقفی صحابی از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اللہ تعالیٰ موت سے ایک سال قبل اپنے بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ موت سے ایک ماہ قبل اپنے بندہ کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ موت سے تھوڑی دیر قبل اپنے بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے' پوچھا گیا فواق کیا ہے؟ فرمایا دو دودھ دوہنے کے درمیان کا فاصلہ۔

مسلم بن حارث رضی اللہ عنہ:

آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض اٹھایا ہے' پھر آپ شام چلے گئے تھے۔

ولید بن مسلم: بتحدیث عبدالرحمٰن بن حسان کنانی بتحدیث حارث بن مسلم بن حارث تمیمی از مسلم مسلم بن حارث ہمیں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ میں بھیجا پھر جب ہم قلعہ کے قریب پہنچے تو ہم نے قلعہ والوں کا شور وغل سنا میں نے گھوڑے کے ایڑ لگائی اور قلعہ والوں کے پاس آ کر کہا لا الٰہ الا اللہ پڑھ لو بچ جاؤ گے یہ سن کر انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہنا شروع کر دیا میرے رفقاء بولے تم نے ہم کو مال غنیمت سے محروم کر دیا جب کہ وہ ہمارے ہاتھوں میں آنے والا تھا پھر جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو میرے فعل کی آپ کو خبر دی گئی آپ نے میری کوشش کو سراہا اور فرمایا ان کے ہر آدمی کے بدلہ تمہارے لیے اتنا اتنا اجر ہے پھر فرمایا میں تم کو ایک تحریر لکھ کر دیتا ہوں جس میں اپنے بعد میں آنے والے مسلمانوں کے اماموں کو تمہارے بارے میں وصیت کر دوں گا فرماتے ہیں پھر آپ نے تحریر لکھ کر اور اس پر مہر لگا کر مجھے دے دی پھر آپ کی وفات کے بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس وہ دستاویز لایا آپ نے اس کی مہر توڑی اور مجھے کچھ دیا پھر مہر لگا کر وہ دستاویز مجھے دے دی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی پھر جب عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ برسراقتدار آئے تو آپ نے حارث کو بلوایا اور آپ نے انہیں کچھ دے کر فرمایا' اگر میں چاہتا تو یہ عطیہ تمہیں پہنچا دیتا لیکن میں نے یہ چاہا کہ تم مجھ سے وہ حدیث بیان کرو جو تم اپنے والد سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آخر کار میں نے آپ سے وہ حدیث بیان کی۔

مالک بن ہبیرہ سلمی رضی اللہ عنہ:

باخبار عبداللہ بن نمیر از محمد بن اسحٰق از یزید بن ابوحبیب از مرثد بن عبداللہ یزنی از مالک بن ہبیرہ صحابی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میت پر تین صفیں باندھی گئیں اس پر (جنت) واجب ہو گئی۔

عبداللہ بن معاویہ غاضری رضی اللہ عنہ:

بخبر از عوف از اسحٰق بن زبریق شامی بحدیث عبداللہ بن حارث زبیری بحدیث عبداللہ بن سالم زبیری بحدیث یحییٰ بن جابر بحدیث عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر بحدیث عبداللہ بن معاویہ غاضری: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے تین باتوں پر عمل کر لیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا' صرف اللہ کی عبادت کی اور یہ اقرار کیا کہ اللہ کے سوا کوئی حق دار عبادت نہیں اور خوشی خوشی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی۔

عمرو بکالی رضی اللہ عنہ:

باخبار یزید بن ہارون باخبار جریری از ابوتمیمہ ہجیمی۔ میں ملک شام گیا اچانک میں نے ایک شخص دیکھا جس کے پاس بھیڑ لگی ہوئی ہے اور وہ حدیثیں بیان فرما رہے ہیں اور ان کی انگلیاں کٹی ہوئی ہیں (حماد بن سلمہ والی حدیث میں ہے' ان کے ہاتھ کٹے ہوئے ہیں) میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ ایک صحابی ہیں اور دنیا میں موجودہ لوگوں میں سب سے زیادہ عالم ہیں' یہ عمرو بکالی ہیں میں نے پوچھا ان کی انگلیوں کو کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا جنگ یرموک میں کٹ گئی تھیں۔

سنان بن غرفہ صحابی رضی اللہ عنہ:

آپ شام میں بس گئے تھے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کے بارے میں جو مردوں میں فوت ہو جائے اور اس مرد کے بارے میں جو عورتوں میں فوت ہو جائے' راوی ہیں کہ دونوں کو تیمم کرا دیا جائے یعنی غسل نہ دیا جائے۔

ابو ہند داری رضی اللہ عنہ

باخبار ابوعبدالرحمٰن' عبداللہ بن یزید' مقری بتحدیث حیوہ بن شریح بحدیث ابوصخر' حمید بن زیاد بحدیث مکحول بسماع ابو ہند داری بسماع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ریاکاری اور شہرت کی جگہ پر کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ قیامت کے دن ریاکاری جیسا معاملہ کرے گا اور اس کی تشہیر فرمائے گا' یہ حدیث ابن لہیعہ بھی از ابوصخر از مکحول روایت کرتے ہیں' اور فرمایا: ابو ہند داری تمیم داری کے بھائی ہیں۔

معاویہ ہذلی رضی اللہ عنہ:

بخبر از ابوالیمان حمصی بتحدیث جریر بن عثمان از سلیم بن عامر از معاویہ ہذلی صحابی: منافق نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جھٹلاتا ہے اور صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جھٹلاتا ہے اور جنگ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جھٹلاتا ہے اور مارا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ڈال دیتا ہے۔

نہیک بن صریم سکونی رضی اللہ عنہ:

باخبار یحییٰ بن عبدالحمید حمانی از محمد بن ابان قرشی از یزید بن یزید بن جابر از بسر بن عبیداللہ از ابوادریس خولانی از نہیک بن صریم سکونی از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری بقیہ فوج دجال سے نہر اردن پر جنگ کرے گی تم نہر کے مشرقی ساحل پر ہو گے اور وہ مغربی ساحل پر۔ مجھے معلوم نہیں کہ اردن کہاں ہے۔

سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ:

بخبر از بقیہ بن ولید بتحدیث ابوشریح حضرمی ضبارہ بن مالک بسماع مالک از عبدالرحمٰن بن جبیر از جبیر از سفیان بن اسید حضرمی بسماع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے ایک بات کہو اور وہ تمہاری وجہ سے اسے سچ سمجھ لے حالانکہ تم اس میں جھوٹے ہو۔

ابوالبجیر رضی اللہ عنہ:

آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض اٹھایا ہے۔ ابن بقیہ: بتحدیث سعید بن سنان بتحدیث ابوالزاہریہ از جبیر بن نفیر از ابوالبجیر صحابی: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوکے تھے اور آپ نے اپنے پیٹ سے پتھر باندھ رکھا تھا آپ نے فرمایا: لوگو! کان کھول کر سن لو دنیا میں بہت سے کھانے پینے والے اور عیش و آرام کرنے والے قیامت کے دن بھوکے ننگے ہوں گے' لوگو! دیکھو' بہت سی اپنی عزت کرنے والے خود کو ذلیل کرنے والے ہیں اور بہت سے اپنے کو ذلیل سمجھنے والے اپنی عزت کرنے والے ہیں دیکھو بہت سے اس مال میں جو اللہ نے اپنے رسول کو عطا فرمایا ہے گھسنے والوں اور اس سے عیش کرنے والوں کا اللہ کے نزدیک کوئی حصہ نہیں دیکھو جنت کے کام سخت ہیں جیسے کوئی پہاڑ پر چڑھتا ہو اور آخرت کے کام آسان ہیں لیکن انسان ان سے محروم رہتا ہے' دیکھو گھڑی بھر کی شہوت طویل غم پیدا کر دیتی ہے۔

ابوالاسد رضی اللہ عنہ، سلمی کے دادا:

بخبر از بقیہ بن ولید، بتحدیث عثمان بن زفر جہنی بحدیث ابوالاسود سلمی اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتواں شخص تھا آپ کے حکم سے ہم نے ایک ایک درہم اکٹھا کر کے سات درہم کا قربانی کے لیے ایک جانور خریدا ہم بولے یارسول یہ جانور گراں ہے فرمایا قربانی کے لیے بہترین جانور وہی ہے جو گراں ہو اور موٹا ہو، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایک نے اس کا ایک ہاتھ پکڑا اور دوسرے نے دوسرا اور تیسرے نے ایک پیر اور چوتھے نے دوسرا پیر اور پانچویں ایک سینگ اور چھٹے نے دوسرا سینگ اور ساتویں نے اسے ذبح کر دیا اور ذبح کرتے وقت سب نے اللہ اکبر کہا۔

ثوبان بن یمرد، صحابی، ذوالاصابع رضی اللہ عنہ:

آپ یمنی ہیں اور اس کمک میں سے ہیں جو ملک شام میں بیت المقدس میں ٹھہری ہوئی تھی۔ ولید بن مسلم بتحدیث عثمان بن عطاء از عطاء از ابوعمران از ذوالاصابع: میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم آپ کے بعد زندہ رہیں تو آپ ہمیں کہاں پر ٹھہرنے کا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا بیت المقدس میں، شاید اللہ تم کو اولاد عطا فرمائے اور وہ اس مسجد کو آباد کرے اور اس میں صبح و شام آتے جاتے رہیں۔

مازن بن خیثمہ رضی اللہ عنہ:

بخبر از اسماعیل بن عیاش از صفوان بن عمرو از عمرو بن قیس بن ثور بن مازن بن خیثمہ: میرے دادا مازن نے اور زمل کے دادا حنبل نے ہم دونوں کو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا جب وہ سکون وسکاسک کے درمیان اترے ہوئے تھے اور لوگوں سے جہاد کر رہے تھے حتیٰ کہ لوگ مسلمان ہو گئے پھر معاذ نے سکون وسکاسک کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بطور وفد کے بھیجا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکون وسکاسک میں رشتۂ اخوت قائم کرا دیا۔

ابوحنش انصاری رضی اللہ عنہ:

آپ ہی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: امارت کا سوال نہ کر۔

ابوریحانہ رضی اللہ عنہ، انصاری، صحابی:

بخبر از ابوالیمان حمصی از جریر بن عثمان از سعید بن مرشد بسماع عبدالرحمٰن بن حوشب از ثوبان بن شہر بسماع کریب بن ابرہہ (آپ گرجہ مران کی چھت پر عبدالملک کے ساتھ بیٹھے تھے کہ غرور کا ذکر چھڑ گیا) بسماع ابوریحانہ بسماع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ادنیٰ غرور والا بھی جنت میں نہ جائے گا ایک شخص نے کہا یارسول اللہ! مجھے اپنے کوڑے کے قبضہ کو اور اپنے جوتے کے تسمہ کو خوبصورت بنانا محبوب ہے فرمایا یہ غرور میں داخل نہیں، اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے مغرور وہ شخص ہے جو حق والوں کو بے وقوف سمجھے اور لوگوں کو اپنی نگاہوں میں حقیر جانے۔

ذوتحمر رضی اللہ عنہ، نجاشی کا بھتیجہ:

بعض حدیثوں میں آپ کا نام ذومخبر بھی آتا ہے مگر ذوتحمر عام ہے اور صحیح ہے آپ اصل میں یمنی ہیں لیکن بعد میں شام میں

آ بسے تھے لوگ آپ سے راوی ہیں آپ نے نبی ﷺ کی صحبت سے فیض اٹھایا ہے۔

باخبار روح بن عبادہ و محمد بن مصعب بتحدیث اوزاعی از حسان بن عطیہ از خالد بن معدان (اور بقول محمد بن مصعب) از جبیر بن نفیر از ذو مخبر صحابی بسماع رسول اللہ ﷺ: عنقریب رومی تم سے پر امن صلح کر لیں گے۔

ابو خیرہ صباحی صحابی رضی اللہ عنہ:

محمد بن حمران: بحدیث داؤد بن مساور بحدیث معقل بن ہمام از ابو خیرہ صباحی: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر جب ہم واپس ہونے لگے تو آپ نے ہمیں پیلو کی ایک مسواک دے کر فرمایا اس سے مسواک کیا کرو۔

عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ:

باخبار سوید بن سعید بتحدیث حفص بن میسرہ از زید بن اسلم از عطاء بن یسار بسماع عبداللہ صنابحی بسماع رسول اللہ ﷺ سورج شیطان کے سینگ سے نکلتا ہے پھر جب وہ نکلتا ہے تو شیطان اس سے مل جاتا ہے اور جب بلند ہو جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے اور جب ٹھیک سر پر آتا ہے تو آ ملتا ہے اور جب ڈوبنے لگتا ہے تو آ ملتا ہے اور جب ڈوب جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے لہٰذا ان تینوں اوقات میں نماز نہ پڑھو۔

قیس جذامی رضی اللہ عنہ:

باخبار زید بن یحییٰ بن عبید اللہ دمشقی بتحدیث ابن ثوبان از ثوبان از مکحول از کثیر بن مرہ از قیس جذامی صحابی بقول رسول اللہ ﷺ: شہید کو چھ نعمتیں عطا فرمائی جاتی ہیں' اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی ہر گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور وہ اپنا جنتی ٹھکانا دیکھ لیتا ہے اور اس کا بڑی آنکھوں والی گوری حور سے نکاح کرا دیا جاتا ہے اور وہ بڑی گھبراہٹ سے اور عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اسے ایمان کا جوڑا پہنا دیا جاتا ہے۔

بسر بن جحاش قرشی رضی اللہ عنہ:

باخبار یزید بن ہارون باخبار جریر بن عثمان از عبدالرحمٰن بن میسرہ از جبیر بن نفیر از بسر: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنی ہتھیلی پر تھوکا اور اس پر انگلی رکھ کر فرمایا: حق تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے: تو مجھے کہاں عاجز کر سکتا ہے حالانکہ میں نے تجھے اس جیسی چیز سے پیدا کیا پھر میں نے تجھے درست کیا اور ہموار کر دیا اب تو دو چادروں میں ملبوس ہو کر چلتا ہے اور زمین پر تیرے پیروں کی چاپ پڑتی ہے پھر تو نے مال جمع کیا اور لوگوں سے روک کر رکھا آخر کار جب تیری سانس یہاں (حلق کی طرف اشارہ کر کے) پہنچی تو اب تو کہتا ہے میں صدقہ کرنا چاہتا ہوں اب صدقہ کا وقت کہاں۔ یزید بن ہارون: لوگ کہتے ہیں: آپ بسر بن جحاش ہیں لیکن لوگوں نے یہ یہ لفظ ابن جحاش سے بدل ڈالا۔

سلمہ بن نفیل حضرمی رضی اللہ عنہ:

مگر بعض کے نزدیک آپ سکونی ہیں۔ باخبار سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی بتحدیث ولید بن مسلم بحدیث محمد بن مہاجر انصاری بحدیث ولید بن عبدالرحمٰن جرشی از جبیر بن نفیر از سلمہ بن نفیل حضرمی: حق تعالیٰ نے اپنے رسول کو فتح عطا فرمائی' میں حاضر

خدمت ہوا اور آپ کے اس قدر قریب آ گیا کہ میرے کپڑے آپ کے کپڑوں سے چھو جانے والے تھے' میں نے کہا: یا رسول اللہ! گھوڑے باندھ دیئے گئے اور اسلحہ لوگوں نے چھوڑ دیئے اور کہنے لگے کہ لڑائی نے اپنے ہتھیار رکھ دیئے فرمایا: غلط کہتے ہیں جنگ اب آئی ہے' لڑائی اب ابھری ہے' حق تعالیٰ ہمیشہ لوگوں کے دل ٹیڑھے کرتا رہے گا تم ان سے لڑو گے اور حق تعالیٰ ان سے تمہیں رزق عطا فرمائے گا حتیٰ کہ لوگوں پر اسی حال پر اللہ کا حکم آ جائے اور دار الاسلام کے اترنے کی جگہ شام ہے (فرماتے ہیں) اشعث بن شعبہ از ارطاۃ بن منذر از ضمرہ بن حبیب از خالد بن اسد بن حبیب از سلمہ بن نفیل: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ کی روزی آسمان سے اتری ہے فرمایا ہاں میں نے کہا باقی کو کیا کیا گیا فرمایا آسمان پر اٹھا لی گئی۔

یزید بن اسد بن کرز رضی اللہ عنہ:

ابن عام بن عبداللہ بن عبد شمس بن جریر بن شق (کاہن) بن صعب بن یشکر بن رہم بن افرک بن نذیر بن قسر بن عبصر بن انمار' بجلی' آپ وفد میں حاضر دربار رسالت ہوئے اور آپ سے راوی ہیں۔

باخبار عثمان بن محمد بن ابوشیبہ بتحدیث ہشیم باخبار ابوالحکم' سیار بسماع خالد قسری بحدیث پدر من از پدر پدر من بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اے زید جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی لوگوں کے لیے پسند کر۔

محمد بن عمر وغیرہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یزید نے کوفہ میں گھر کی حد بندی نہیں کی اور نہ آپ کوفہ گئے ہاں شام میں آپ کی اولاد میں سے خالد بن عبداللہ بن یزید قسری جا بسے آپ ولید بن عبدالملک کی طرف سے مکہ کے حاکم مقرر کیے گئے اور ہشام بن عبدالملک کی طرف سے عراق کے حاکم بنے آپ نے کوفہ میں چند قطعات خرید لیے اور وہاں گھر بنا لیا وہاں آپ کی نسل کثیر تعداد میں ہے۔

غطیف بن حارث کندی رضی اللہ عنہ:

باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث معاویہ بن صالح از یونس بن سیف از غطیف بن حارث کندی: میں بہت سی باتیں بھول گیا لیکن یہ نہیں بھولا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا نماز میں آپ کا سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر تھا۔

باخبار مالک بن اسمٰعیل بتحدیث عبدالسلام بن حرب از اسحٰق بن عبداللہ بن ابوفروہ از مکحول از عائذ اللہ بن ابوادریس از غطیف صحابی از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: جو اسلام میں کوئی نیا کام ایجاد کرے اس کی زبان کاٹ لو۔

ابوالیمان' بشیر بن عقربہ رضی اللہ عنہ' جہنی:

باخبار سعید بن منصور بتحدیث حجر بن حارث غسانی (رملہ والوں میں سے) از عبداللہ بن عوف کنانی (آپ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے رملہ کے حاکم تھے) میں عبدالملک بن مروان کے پاس موجود تھا کہ انہوں نے بشیر بن عقربہ جہنی سے جس دن عمرو بن سعید بن عاص قتل کیے گئے' سے فرمایا: ابوالیمان: آج مجھے تمہاری تقریر کی ضرورت ہے اٹھو اور تقریر کرو بشیر نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو تقریر کرنے کے لیے کھڑا ہوا اور اس سے اس کی غرض صرف ریاکاری اور شہرت ہو حق تعالیٰ اسے قیامت کے دن شہرت و ریاء کے موقف میں کھڑا فرمائے گا۔

جلاح (غالباً) بن اشد رضی اللہ عنہ:

باخبار سلیمان بن عبد الرحمٰن دمشقی بتحدیث ولید بن مسلم بتحدیث محمد بن عبداللہ نصری از مسلمہ بن عبداللہ جہنی از خالد بن جلاح از جلاح: ہم بازار میں کام کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کولایا گیا اور اسے سنگسار کیا گیا پھر ایک شخص نے آ کر ہم سے اس کا پتہ پوچھا لیکن ہم نے اسے اس کا پتہ نہیں بتایا حتیٰ کہ ہم اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور ہم نے کہا یارسول اللہ یہ ہم سے اس خبیث کا پتہ پوچھ رہا ہے جسے آپ نے آج سنگسار کیا ہے فرمایا خبیث نہ کہہ اللہ کی قسم وہ تو اللہ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پیارا ہے۔

عطیہ بن عمرو سعدی رضی اللہ عنہ:

ولید بن مسلم: بتحدیث ابن جابر بحدیث عروہ بن محمد بن عطیہ سعدی از محمد از عطیہ سعدی: ہم بنوسعد بن لیث کے ایک وفد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا حق تعالیٰ جو تجھے دے دے اسے پہلے اور لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کر کیونکہ اونچا ہاتھ دینے والا ہے اور نیچا ہاتھ دیا جانے والا ہے اور اللہ کے مال سے سوال کیا جانے والا ہے اور وہ دیا جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ہماری زبان میں باتیں فرما رہے تھے۔

عتبہ بن عمرو سلمی رضی اللہ عنہ:

ولید بن مسلم از صفوان بن عمرو سکسکی از ابوالمثنیٰ الاملوکی از عتبہ بن عمرو سلمی بسماع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات ہیں۔

نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ ' عصمہ صحابی رضی اللہ عنہ:

بخبر از ابوالیمان حمصی از جریر بن عثمان از ابوالولید از ہرہوزنی از عصمہ صحابی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں مغرب کے فتنہ سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

غرفہ بن حارث کندی رضی اللہ عنہ:

عبدالرحمٰن بن مہدی: بتحدیث ابن مبارک از حرملہ بن عمران از عبداللہ بن حارث ازدی بسماع غرفہ بن حارث کندی: میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ کے پاس قربانی کے اونٹ لائے گئے فرمایا ابوالحسن کو بلا دو آخر آپ کو بلایا گیا فرمایا نیزے کے نیچے والا حصہ لےلو اور آپ نے اوپر والا حصہ لے لیا اور دونوں اونٹوں کو نحر کرنے لگے پھر جب آپ فارغ ہو گئے تو اپنے خچر پر سوار ہو گئے اور پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بٹھا لیا۔

شرحبیل بن اوس رضی اللہ عنہ:

بخبر از ابوالیمان حمصی از جریر بن عثمان از ابوالحسن از شرحبیل بن اوس صحابی از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تین بار) جو شراب پیے اسے کوڑے مارو اگر چوتھی بار پیے تو اسے قتل کر دو۔

حابس بن سعد طائی رضی اللہ عنہ:

بخبر از ابوالیمان حمصی از جریر بن عثمان از عبداللہ بن عابر: حابس سحر کو مسجد میں تشریف لائے (آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے) آپ نے دیکھا لوگ صدر مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں فرمایا کعبۃ اللہ کی قسم یہ ریاکار ہیں' انہیں دھکاؤ' ان کو دھکانے والے اللہ کے اور اس کے رسول کے فرماں بردار ہیں آخر پیچھے والے لوگ ایک دوسرے کو صدر مسجد سے ہٹانے لگے' فرمایا: کہا جاتا ہے سحر کے وقت فرشتے مسجد کے اگلے حصہ میں ہوتے ہیں۔

جبلہ بن ازرق صحابی رضی اللہ عنہ:

عبداللہ بن صالح: بتحدیث معاویہ بن صالح از راشد بن سعد از جبلہ بن ازرق صحابی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پتھروں والی ایک دیوار کی طرف غالباً ظہر یا عصر کی نماز پڑھی جب آپ دو رکعت نماز پڑھ چکے تو ایک بچھو نے آپ کو ڈس لیا لوگوں نے آپ کے زخم پر دم کیا پھر آپ نے اپنی حالت سنبھل جانے کے بعد فرمایا حق تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمائی تمہارے دم کرنے کی وجہ سے نہیں۔

ابن مسعدہ رضی اللہ عنہ، صاحب جیوش:

عبدالرزاق بن ہمام: باخبار ابن جریج از عثمان بن ابوسلیمان از ابن مسعدہ صاحب جیوش: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں بھاری ہو گیا ہوں لہٰذا مجھ سے رکوع و سجود میں پہل نہ کرو پھر جیسے میرا رکوع فوت ہو جائے وہ اسے میرے قیام کی تاخیر میں پالے گا۔

عمارہ بن زعکرہ رضی اللہ عنہ:

ولید بن مسلم: بخبر عفیر بن معدان بسماع ابودوس یحصبی از ابن عائذ یحصبی از عمارہ بن زعکرہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا: میرا کامل بندہ وہ ہے جو مجھے یاد رکھے' اگرچہ دشمن کے مقابلہ پر ہو۔

ابوسلمیٰ رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چرواہا:

باخبار سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی بتحدیث ولید بن مسلم بتحدیث عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر از عبداللہ بن علاء از عبداللہ بن علاء بن زبر بتحدیث ابوسلام اسود بسماع ابوسلمیٰ (ابن جابر والی حدیث میں ہے میں ان سے کوفہ کی مسجد میں ملا تھا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے: واہ واہ سبحان اللہ پانچ چیزیں میزان میں کس قدر بھاری ہیں' سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الٰہ الا اللہ' اللہ اکبر اور نیک بچہ جو مسلمان کا فوت ہو جائے اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے۔

عریب رضی اللہ عنہ:

بخبر از محمد بن شعیب بن سابور باخبار سعید بن سنان از یزید بن عبداللہ بن عریب از عبداللہ از عریب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس (وآخرین من دونھم لاتعلمونھم اللّٰہ یعلمھم. یعنی اور ان کے علاوہ دوسرے جن کو تم نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے) کی تفسیر پوچھی گئی فرمایا: وہ جن ہیں۔ فرماتے ہیں اسی سند سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن اسے دیوانہ نہیں بناتا جس کے گھر میں

اصیل گھوڑا ہو۔ اسی سند سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے الذین ینفقون اموالھم سرا وعلانیة الخ (یعنی جو اپنے مال چھپا کر اور ظاہر کر کے خرچ کرتے ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے اور نہ انہیں خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے) کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا یہ گھوڑوں والے ہیں' اسی سند سے ہے کہ آپ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں میں قیامت تک خیر و برکت بندھی ہوئی ہے اور گھوڑے والوں کی گھوڑوں پر اعانت کی جاتی ہے اور اسی سند سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے پر خرچ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو صدقہ کرنے کے لیے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہے اور ہاتھ سکیڑتا نہیں' گھوڑوں کے پیشاب اور ان کی لید میں قیامت کے دن اللہ کے نزدیک عمدہ مشک کی طرح ہوں گی۔

ابورُھم بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ:

آپ ان اشعری حضرات میں سے تھے جو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر سرکار رسالت ہوئے تھے جب کہ آپ خیبر میں تھے یہ چون اشخاص تھے جن میں سے چھ شخص بنو عک کے تھے یہ سب مسلمان ہو گئے تھے اور نبی ﷺ کے ساتھ رہے تھے آپ کی وفات کے بعد ابورہم شام چلے گئے اور وہاں بس گئے تھے۔

سہم بن عمرو اشعری رضی اللہ عنہ:

آپ بھی اس گروہ میں شامل تھے جو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا تھا آپ بھی مسلمان ہو کر نبی ﷺ کے ساتھ رہے پھر ملک شام جا بسے۔

عمرو بن مالک عکی رضی اللہ عنہ:

آپ کے ماموں اشعری ہیں آپ مذکوہ بالا گروہ میں شامل تھے اور مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے آپ مالک بن عمرو کے والد ہیں' مطہر بن حیّ عکی کا خیال ہے کہ آپ ان کی والدہ کے ماموں ہیں۔

رفاعہ بن زید جذامی رضی اللہ عنہ:

آپ وفد میں شامل ہو کر نبی ﷺ کے پاس آئے اور مسلمان ہوئے آپ کو نبی ﷺ نے اجازت دی اور آپ کچھ دن مدینہ ٹھہرے تاکہ قرآن کی تعلیم حاصل کر لیں پھر آپ نے نبی ﷺ سے اجازت مانگی کہ اپنی قوم کو خط کے ذریعہ اسلام کی دعوت دیں قوم نے لبیک کر آپ کی دعوت قبول کی۔ رسول اللہ ﷺ ان کے گوشہ کی طرف زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بھیج چکے تھے زید نے ان پر حملہ کیا اور انہیں قتل و قید کیا آخر رفاعہ نبی ﷺ کی طرف لوٹے آپ کے ساتھ آپ کی قوم میں سے ابو یزید اور ابو اسماء پسران عمرو اور سوید اور برذع پسران زید اور ثعلبہ بن عدی تھے رفاعہ نے پرچہ اٹھا کر آپ کو پڑھ کر سنایا اور زید نے جو کچھ کیا تھا اس کی تفصیل بتائی آپ نے فرمایا مقتولوں کا کیا کروں؟ ابو یزید نے کہا جو زندہ ہیں انہیں رہا کر دیجئے اور جو قتل ہو گئے سو ہو گئے' فرمایا ابو یزید نے صحیح بات بتائی ہے پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زید کے پاس بھیجا آپ نے جا کر تمام قیدی چھڑوا دیئے اور لوٹا ہوا مال واپس دلا دیا۔

فروہ بن عمرو جذامی رضی اللہ عنہ:

باخبار محمد بن عمر بحدیث ابوبکر از زامل بن عمرو فروہ جذامی علاقہ بلقاء میں عمان پر قیصر کے عامل تھے اور نبی ﷺ نے

دعوت نامہ ہرقل کو اور حارث بن ابوشمر کو بھیجا تھا اور فروہ کو نہیں بھیجا تھا پھر فروہ مشرف بہ اسلام ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسلام کے بارے میں لکھا اور اپنے پاس آپ کی خدمت میں ایک پیامبر مسعود بن سعد کو بھی بھیجا اور آپ کو ایک خچر (فضہ) ایک گدھا (یعفور) ایک گھوڑا (ظرب) کتانی کپڑے اور ریشمی جبہ جس پر سونے کا کام تھا بطور ہدیہ کے بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا خط اور ہدیہ قبول فرمالیا اور قاصد کو ۱/۲ ۱۲ اوقیہ چاندی دینے کا حکم فرمایا جب قیصر کو فروہ کے اسلام کی خبر لگی تو آدمی بھیج کر ان کو قید کرا دیا آپ قید خانہ ہی میں فوت ہو گئے پھر مرنے کے بعد آپ کو صلیب پر چڑھا دیا گیا۔

عبداللہ بن سفیان ازدی رضی اللہ عنہ ابوعنبہ خولانی رضی اللہ عنہ:

بخبر از ابوالیمان حمصی از اسماعیل بن عیاش از محمد بن زیاد از ابوعنبہ خولانی: میں نے اپنے بال بڑھا لیے تا کہ انہیں بت کے نام پر جو جاہلیت میں ہمارے پاس تھا کاٹوں لیکن اللہ نے اس میں دیر فرما دی حتیٰ کہ میں نے بال مشرف بہ اسلام ہو کر کاٹے۔

ابوسفیان مدلوک رضی اللہ عنہ:

باخبار سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی بتحدیث مطر بن علاء فزاری دمشقی بحدیث میری پھوپھی امہ یا امیہ بنت ابوالشعثاء اور قطبہ ہماری آزاد کردہ لونڈی بسماع ابوسفیان مدلوک: میں اپنے موالی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے ساتھ مسلمان ہو گیا آپ نے مجھے بلایا اور میرے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا اور مجھے برکت کی دعا دی: دونوں خواتین کہتی ہیں کہ ان کے سر پر جہاں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پڑا تھا وہاں کالا تھا اور باقی سفید ہو گیا تھا۔

ہانی ہمدانی رضی اللہ عنہ:

باخبار سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی بتحدیث خالد بن یزید بن عبدالرحمٰن بن ابو مالک ہمدانی اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا ہانی سے: میں یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسلمان ہو گیا۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر مجھے برکت کی دعا دی اور یزید بن ابوسفیان کے پاس ٹھہرا دیا حتیٰ کہ میں ان کے ساتھ شام چلا گیا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں شام کی طرف بھیجا تھا۔

ابومریم غسانی رضی اللہ عنہ:

آپ ابوبکر بن عبداللہ بن ابومریم کے دادا ہیں جن سے ولید بن مسلم وغیرہ راوی ہیں۔

بخبر از بقیہ بن ولید از ابوبکر بن عبداللہ بن ابومریم بحدیث پدر من از پدر خویش: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک بھاری پتھر اٹھا کر پھینکا آپ کو حیرت ہوئی اور آپ نے دعا فرمائی۔

ابومریم اسدی صحابی رضی اللہ عنہ:

ہشام بن عمار: بتحدیث صدقہ بن خالد قرشی بتحدیث یزید بن ابومریم بتحدیث قاسم بن ابوخیمرہ از فلسطینی اسدی ابومریم (معاویہ بن ابوسفیان سے) ہمیں آپ سے کیا آرام پہنچا؟ میں نے ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی آپ فرماتے تھے: جسے اللہ نے مسلمانوں کی چیز پر حاکم بنایا اور وہ لوگوں کی ضرورت بیماری اور فاقہ سے محجوب رہا اللہ قیامت کے دن اس کی ضرورت احتیاج

اور فاقہ سے پردے میں رہے گا۔

عبدالرحمٰن بن عائش حضرمی رضی اللہ عنہ:

جن سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: میں نے اپنے رب کو (خواب میں) بہترین صورت میں دیکھا۔

ابورہم سماعی رضی اللہ عنہ' ربیعہ بن عمرو جرشی رضی اللہ عنہ:

بعض حدیثوں میں ہے کہ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض اٹھایا ہے اور آپ سے راوی ہیں آپ ثقہ ہیں اور مرج راہط کی جنگ میں ذی الحجہ ۶۴ھ میں شہید ہوئے۔

عبداللہ بن سیدان سلمی رضی اللہ عنہ:

مذکور ہے کہ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے' آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ کے پیچھے جمعہ پڑھا تو آپ کا خطبہ اور نماز نصف دن سے پہلے ہوئی فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمعہ پڑھا تو آپ کی نماز اور خطبہ بھی نصف دن سے پہلے ہوا اور میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ کا خطبہ اور نماز بھی زوال سے قبل ہوئی۔

خالد بن حواتری رضی اللہ عنہ:

آپ حبشی ہیں اور صحابی ہیں۔

عمیر بن جابر بن غاضرہ رضی اللہ عنہ:

ابن اشرس کندی آپ کو صحبت ملی آپ حنا کا خضاب کیا کرتے تھے۔

حشرج رضی اللہ عنہ:

آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود میں لیا اور سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی۔ یہ سو حضرات ہیں اور سات نفر ہیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد شامیوں کا پہلا طبقہ

جنادہ بن ابوامیہ ازدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ابوبکر' عمر اور معاذ رضی اللہ عنہم سے ملے ہیں اور ان سے حدیثیں یاد کی ہیں آپ ثقہ ہیں اور صاحب غزوہ ہیں۔ محمد بن عمر: آپ عہد عبدالملک میں ۸۰ھ میں فوت ہوئے۔

ابوالعفیف رحمۃ اللہ علیہ:

میں اس وقت موجود تھا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔

ابوعبدالرحمٰن' جبیر بن نفیر حضرمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عہد صدیقی میں مشرف بہ اسلام ہوئے آپ اپنی روایت کردہ احادیث میں ثقہ ہیں اور عہد عبدالملک میں ۸۰ھ میں

فوت ہوئے۔ اور عمرؓ معاذ رضی اللہ عنہما ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور ابو ثعلبہ سے راوی ہیں۔

بخبر از ابوالیمان از جریر بن عثمان از سلیم بن عامر بقول جبیر بن نفیر: میں نے شروع ہی سے اسلام کو دیکھا ہے اور اس میں نیک وبد ہر قسم کے مسلمان دیکھے ہیں۔ بخبر از عبداللہ بن صالح از ابوالزاہریہ اور ابن جبیر: ہم نے جبیر کو کبھی ان کی قومی مجلس میں بیٹھتے اٹھتے نہیں دیکھا۔

سفیان بن وہب خولانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔

ذوالکلاع رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام سمیفع بن حوشب ہے۔

یزید بن عمیرہ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ:

فرماتے ہیں: بعض کے نزدیک آپ کلبی ہیں آپ صاحب معاذ ہیں اور آپ نے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ملاقات کی ہے۔ ان شاء اللہ آپ ثقہ ہیں۔

عبدالرحمٰن بن غنم بن سعد اشعری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو لوگوں کو دینی تعلیم دینے کے لیے ملک شام بھیجا تھا آپ کی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت ہے اور آپ سے راوی بھی ہیں' آپ کے والد غنم بن سعد ہیں۔

غنم بن سعد رضی اللہ عنہ:

آپ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے والے اشعری گروہ میں شامل ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ ہیں اور آپ کے بعد کسی غزوے میں کام آئے اور جام شہادت نوش فرما گئے۔

مالک بن یخامر الہانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کو سکسکی بھی کہا جاتا ہے آپ معاذ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں ہیں اور ان شاء اللہ ثقہ ہیں اور عہد عبدالملک میں فوت ہوئے۔

اوسط بن عمرو بجلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اسماعیل بن اوسط کے والد ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہے اور ان سے راوی ہیں آپ قلیل الحدیث ہیں۔

ابو عذبہ حضرمی رحمۃ اللہ علیہ:

فرماتے ہیں: میں شامیوں میں چوتھا تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ہم حج پر آئے تھے آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آپ عراقیوں کے بارے میں بیان کرتے ہیں جب وہ آپ کی موجودگی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور جو جواب آپ نے نہیں دیا اسے بھی۔

ابوالیمان از جریر بن عثمان از عبدالرحمن بن میسرہ از ابوعذبہ حضرمی: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آنے والے شامیوں میں چوتھا شخص تھا ہم لوگ حج کے لیے آئے تھے ہم آپ ہی کے پاس تھے کہ اتنے میں آپ کو خبر ملی کہ انہوں نے اپنا امام ہٹا دیا ہے آپ نے پہلے امام کی جگہ لوگوں کو ایک امام دے دیا تھا پھر اس امام کو بھی لوگوں نے ہٹا دیا یہ سن کر آپ غصہ میں آ گئے اور نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے اور نماز میں بھول گئے اور نماز سے فارغ ہو کر فرمایا یہاں شامی کون ہے؟ کہتے ہیں میں اور میرے ساتھی کھڑے ہو گئے فرمایا: شامیو! عراقیوں کے لیے تیار ہو جاؤ کیونکہ شیطان نے ان میں انڈے اور بچے دے دیئے ہیں پھر فرمایا! یا اللہ انہوں نے مجھے الجھنوں میں ڈال دیا ہے انہیں بھی الجھنوں میں ڈال دے یا اللہ ان پر بہت جلد ثقفی لڑکے کو مسلط فرما جو ان میں جاہلیت والا حکم نافذ کرے اور ان کے مخلصوں کے کارنامے قبول نہ کرے اور ٹیڑھوں سے تجاوز نہ کرے۔

عمیر بن اسود رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے اہل کتاب کے بارے میں پوچھا' اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں اور ثقہ اور قلیل الحدیث ہیں۔

ابوبحریہ کندی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عبداللہ بن قیس ہے فرماتے ہیں میں ملک شام میں معاذ کے پاس آیا۔

عمرو بن اسود سکونی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عمر و معاذ رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں اور صاحب احادیث ہیں۔

عاصم بن حمید سکونی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں آپ معاذ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز عشاء کی تاخیر کے سلسلہ میں راوی ہیں۔

غضیف بن حارث کندی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں۔ ابوالیمان حمصی: از صفوان بن عمرو: جب غضیف کی بیماری نے زور پکڑا تو آپ کے پاس فوج کے شیوخ آئے' فرمایا: کیا تم میں سے کوئی سورۂ یٰسین پڑھنے والا نہیں؟ آخر صالح بن شریح سکونی نے سورۂ یٰسین پڑھی وہ ابھی چالیس آیتوں سے آگے بھی نہ بڑھے تھے کہ آپ کا انتقال ہو گیا' شیوخ نے کہا جب مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسین پڑھی جاتی ہے تو حق تعالیٰ اس کی وجہ سے تکلیف میں تخفیف فرما دیتے ہیں۔

ابوالیمان از صفوان بن عمرو از سلیم بن عامر کلاعی: خالد بن یزید اگر کہیں جاتے یا بیمار ہو جاتے تو غضیف کو حکم فرماتے کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں پھر جب لشکر آپ کے بارے میں سنتا تو سب آ موجود ہوتے اتفاق سے جمعہ آ پڑا یہ خاموش جمعہ نہ تھا کیونکہ آپ کا وعظ مسجد کے سب پچھلے لوگ بھی سن لیتے تھے آپ نے خطبہ میں فرمایا لوگو! جانتے ہو؟ تمہارا گروی ہونا۔ کون سا گروی ہونا ہے؟ یہ سونے چاندی والا گروی ہونا نہیں اگر ایسا ہوتا تو تمہیں یہ بات پسند ہوتی کہ تمہاری گردنوں کو ان کی لذتوں سے تعلق نہ رہے

حق تعالیٰ نے فرمایا: ہر شخص اپنے عملوں میں گروی ہے تم مسافر ہو جس کی سواری آ جاتی ہے وہ چلا جاتا ہے لیکن اس میں لوٹنا اللہ کی طرف ہے۔ غضیف عہد مروان میں فوت ہوئے۔

ابوعبداللہ صنابحی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ باخبار عمر بن سعید بتحدیث سعید بن عبدالعزیز از یزید بن بہرام از صنابحی (یزید سے) یزید اگر تم میرے گھر میں تین دن ٹھہرو تو مجھے دفن نہ کرنا جب تک میرے لیے محفوظ قبر نہ پالو یعنی میری قبر اکھاڑی نہ جائے۔

معدان بن ابوطلحہ یعمری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔

عمرو بن حارث عنسی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ہم میں سے حاجی کہاں سے احرام باندھے؟ فرمایا ذوالحلیفہ سے۔

حارث بن معاویہ کندی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور آپ سے سماع کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے شام و اہل شام کے حالات پوچھے اور آپ نے تمام حالات بتائے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

یزید بن اسود جرشی رحمۃ اللہ علیہ:

مخبر از ابوالیمان از صفوان بن عمرو از سلیم بن عامر خبارئی: ایک دفعہ قحط واقع ہوا اور حضرت معاویہ اور اہل دمشق استسقاء کی نماز کے لیے نکلے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر بیٹھ کر پوچھا یزید بن اسود کہاں ہیں لوگوں نے یزید کو آواز دی اور آپ لوگوں کے کندھوں سے پھلانگتے ہوئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ کے حکم سے منبر پر چڑھ کر آپ کے پیروں میں بیٹھ گئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ آج ہم اپنے میں سب سے نیک و افضل کی دعا کے ساتھ تجھ سے بارش مانگتے ہیں یا اللہ ہم یزید بن اسود جرشی کی سفارش سے تجھ سے پانی مانگتے ہیں' یزید دونوں ہاتھ پھیلا کر اللہ سے دعا مانگو چنانچہ یزید نے اور ان کے ساتھ تمام حاضرین کے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے تھوڑی دیر میں مغرب میں ابر نمودار ہوا اور ہوا کے ذریعہ تمام آسمان پر چھا گیا اور خوب بارش ہوئی حتیٰ کہ لوگوں کو اپنے اپنے گھروں تک پہنچنا دشوار ہو گیا۔

شرحبیل بن سمط رحمۃ اللہ علیہ:

باخبار یزید بن ہارون' باخبار جریر بن عثمان از عبدالرحمٰن بن ابوعوف جرشی از عبداللہ بن یحییٰ ہوزنی میں حبیب بن مسلمہ کے ساتھ شرحبیل کے جنازے میں شریک تھا آپ ہی ہیں جنہوں نے عہد عثمان میں آخری بار یا دوسری بار حمص کو تقسیم کیا تھا پھر حبیب بن مسلمہ فہری آگے بڑھے اور آپ نے (گویا آپ لمبے ہونے کی وجہ سے سواری پر ہیں) ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا لوگو! اپنے بھائی پر نماز پڑھو اور خوب توجہ سے دل لگا کر ان کے لیے دعا مانگو اور اپنی دعاؤں میں یہ دعا بھی ضرور شامل کر لو یا اللہ اس موحد مسلمان کے

گناہ معاف فرما اور آپ کو ان میں شامل فرمالے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر گامزن رہے اور آپ کو جہنم کے عذاب سے بچا اور دشمنوں پر اپنے اللہ سے مدد مانگو۔

ابوسلام اسود رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حمص سے منتقل ہو کر دمشق آ گئے تھے فرمایا برکت میں دوبارہ اضافہ کیا جاتا ہے۔

ابواسحاق' کعب بن احبار بن ماتع رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حمیر میں اولاد ذورعین سے ہیں' آپ یہودی تھے پھر اسلام قبول فرمالیا اور مدینہ منورہ تشریف لائے پھر ملک شام میں حمص میں جا بسے اور وہیں عہد عثانی میں ۳۲ھ میں وفات پا گئے۔

باخبار یزید بن ہارون وعفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ از علی بن زید از سعید بن مسیب: عباس (کعب سے) آپ عہد رسالت وعہد صدیقی میں مسلمان کیوں نہیں ہوئے اور عہد فاروقی میں کیوں اسلام قبول کیا؟

کعب: میرے والد نے تورات سے کچھ تحریر نقل کر کے مجھے دی تھی اور فرمایا تھا کہ اس پر عمل کرتے رہو اور اپنی تمام کتابوں پر مہر لگا دی تھی اور مجھ سے عہد لے لیا تھا کہ مہر نہ توڑوں اور فرمایا تھا کہ تم پر میرا یہ حق ہے اسے ضائع نہ کرنا پھر میں نے اب عہد فاروقی میں اسلام کی ترقی دیکھی اور میں نے کوئی حرج نہیں سمجھا تو مجھ سے میرے دل نے کہا: شاید میرے والد نے مجھ سے علم چھپایا ہے اور اس پر پردہ ڈالا ہے کاش میں مہر توڑ کر کتابوں کا مطالعہ کرلوں آخر کار میں نے مہر توڑ کر کتابوں کا مطالعہ کیا تو ان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور آپ کی امت کی صفت پائی اس لیے میں فوراً مسلمان ہو گیا پھر آپ نے عباس کو اپنا دوست بنالیا۔

باخبار خلیل بن عمر عبدی بحدیث عمر عبدی بتحدیث قتادہ: کعب خلافت عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے' فرماتے ہیں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کعب کا ذکر کر کے فرمایا: ابن حمیریہ کے پاس بہت کچھ علم ہے۔

یزید بن شجرۃ رہاوی رحمۃ اللہ علیہ:

عہد معاویہ بن ابوسفیان میں آپ اور آپ کے ساتھی ۵۸ھ میں سمندر میں قتل کیے گئے۔

حارث بن عبداز دی سلوکی رضی اللہ عنہ:

آپ معاذ کے شاگرد ہیں اور آپ کی حدیثیں ہیں۔

دوسرا طبقہ

یعنی

شام کے تابعین کرامؒ

عبداللہ بن محیریز رحمۃ اللہ علیہ:

باخبار محمد بن عمر بسماع عبداللہ بن جعفر: ابن محیریز (قبیصہ بن ذویب سے) ابواسحٰق! آپ لوگ سرحد میں معطل کر کے فوج کو حرم میں لے آئے اور حرم میں اور مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ پر چڑھائی کر دی۔ قبیصہ: زبان روک کر رکھو اللہ کی قسم ایسا نہیں کیا گیا پھر آپ کو عبدالملک نے بلا بھیجا آپ نقاب ڈال کر عبدالملک کے سامنے کھڑے کیے گئے' عبدالملک: تم نے کیا بات کہی تھی جس سے فرات سے لے کر عریش (عریش مصر) تک تمام پانی گدلا ہو گیا پھر نرمی سے کہا خاموش رہا کرو کیونکہ رحم و سنجیدگی قریش میں ہے اس دن محیریز نے سمجھا کہ جان بچی سو لاکھوں پائے۔

ابواسحاق' قبیصہ بن ذویب بن حلحلہ رحمۃ اللہ علیہ' خزاعی' قمیری:

آپ ثقہ ہیں اور آپ سے زہری راوی ہیں اور عبدالملک مہر پر افسر تھے آپ ہی نے زہری کی عبدالملک سے ملاقات کرائی تھی اور عبدالملک نے زہری کا وظیفہ مقرر کیا تھا اور ان سے تعلق پیدا کیا تھا اور وہ زہری کے شاگرد ہو گئے تھے۔ قبیصہ عبدالملک کی خلافت کے اخیر میں ۸۶ھ یا ۸۷ھ میں ملک شام میں فوت ہوئے۔

ابوشجرہ' کثیر بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ' حضرمی:

آپ ثقہ ہیں۔ عبداللہ بن صالح از لیث بن سعد بحدیث یزید بن ابو حبیب: عبدالعزیز بن مروان نے کثیر کو لکھا (آپ نے حمص میں ستر بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا تھا' لیث کہتے ہیں: وہ جند مقدم کہلاتا تھا) کہ مجھے وہ حدیثیں لکھ کر بھیج دیجیے جو آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے سنی ہیں البتہ احادیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نہ لکھیے کیونکہ وہ ہمارے پاس ہیں۔

ابومسلم' عبداللہ بن ثوب رحمۃ اللہ علیہ' خولانی:

آپ ثقہ ہیں اور یزید بن معاویہ کے زمانہ میں فوت ہوئے' باخبار مسلم بن ابراہیم بحدیث ہشام دستوائی بحدیث قتادہ: کعب (مسلم خالانی سے) ابومسلم! آپ کہاں کے ہیں؟ فرمایا عراقی ہوں' پوچھا: کون سے عراقی؟ فرمایا: بصری۔

ابوادریس' عائذ اللہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ' خولانی:

باخبار یحییٰ بن معین: ابوادریس خولانی حنین کے سال پیدا ہوئے' میں نے کہا: تمہیں کس نے بتایا؟ فرمایا شامیوں کی حدیث سے روشن ہے آپ ثقہ ہیں اور آپ سے زہری راوی ہیں۔

یعلیٰ بن شداد بن اوس بن ثابت انصاری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ مشہور شاعر حسان بن ثابت کے بھتیجہ ہیں' آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں اور آپ سے روایت کی جاتی ہے۔

عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ۱۱۰ھ میں عہد ہشام بن عبدالملک میں فوت ہوئے۔

شہر بن حوشب اشعری رحمۃ اللہ علیہ:

باخبار محمد بن عمر: آپ ۱۱۲ھ میں فوت ہوئے۔ حدیث میں ضعیف ہیں۔ باخبار ابوعبداللہ شامی میں نے عبدالحمید بن بہرام سے پوچھا: شہر بن حوشب کب فوت ہوئے؟ فرمایا ۹۸ھ میں۔

عبداللہ بن عامر یحصبی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قلیل الحدیث ہیں اور ۱۱۸ھ میں فوت ہوئے۔

ابوعبدالرحمٰن' قاسم بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ:

آپ جویریہ بنت ابوسفیان بن حرب کے آزاد کردہ غلام ہیں اور بعض کے نزدیک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں آپ کے لیے شامیوں کی بعض حدیثوں میں کثیر کی حدیث ہے کہ آپ نے چالیس بدری صحابی پائے آپ عہد ہشام میں عمار از صدقہ بن خالد از ابن جابر: میں نے ابوعبدالرحمٰن قاسم کو دیکھا آپ سفیدی نہ بدلتے تھے۔

مسلم بن مشکم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے اور ابوالدرداء اور معاویہ رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں اور آپ سے عبداللہ بن علاء بن زید راوی ہیں۔

مسلم بن قرظہ اشجعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اپنے چچا عوف بن مالک اشجعی سے راوی ہیں۔

ابوعثمان' سعید بن ہانی خولانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں اور ۱۲۷ھ میں فوت ہوئے۔

ابوالزاہریہ حضرمیؒ (بعض کے نزدیک) حمیری:

آپ کا نام حدیر بن کریب ہے آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں اور کثیر الحدیث ہیں آپ عہد مروان بن محمد میں ۱۲۹ھ میں فوت ہوئے۔

عبداللہ بن محمر رحمۃ اللہ علیہ:

ابوالیمان از جریر بن عثمان از ابن ابوعوف از عبداللہ بن محمر (منبر پر لوگوں کو ملبوس دیکھ کر) یہ حسن اور یہ جمال' فقدان و غمگینی

کے بعد رنگین چمڑے‘ یہ پگڑیوں کی بندش اور یہ منقش چادریں تم پھول ہو گئے اور لوگ مٹی‘ لوگ دیتے ہیں اور تم لیتے ہو‘ لوگ کماتے ہیں اور تم سوار ہوتے ہو‘ لوگ بنتے ہیں اور تم پہنتے ہو اور لوگ کھیتی کرتے ہیں اور تم کھاتے ہو۔

حجاج بن عبد الثمالی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عبد الملک بن مروان کی خلافت میں فوت ہوئے۔

ابوسہل‘ کلثوم بن ہانی کندی رحمۃ اللہ علیہ:

روح بن سعید بن عبد العزیز از ابوزرعہ شیبانی از کلثوم بن ہانی سے کہا گیا کہ حدیث بیان کیجئے جب لوگوں نے آپ کو نامزد کیا تو آپ کو غرور سے ڈر معلوم ہوا اور فرمایا میرے دل میں خیر نہیں کتنی کثرت سے حدیثیں سنی گئیں اور بھول گئیں‘ شیبانی کہتے ہیں اگر چاہتے تو آپ حدیث بیان کر سکتے تھے۔

ضمرہ بن ربیعہ از شیبانی بقول کلثوم بن ہانی: جب تمہارے بھائیوں میں کسی کو عامل بنا دیا جائے تو اسے سلام علیک کہہ کے الگ ہو جاؤ۔

حکیم بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ معروف و قلیل الحدیث ہیں اور ابواحوص بن حکیم شامی کے والد ہیں۔ ابوالیمان از صفوان بن عمرو: میں نے حکیم کی پیشانی پر سجدے کے نشان دیکھے۔

ابوعبید (یا) ابوعامر‘ نوف بکالی رحمۃ اللہ علیہ:

باخبار موسیٰ بن اسماعیل از جعفر بن سلیمان از ابوعمران از نوف بکالی اور آپ اہلیہ کعب کے بیٹے ہیں۔

تبیع‘ اہلیہ کعب احبار کے فرزند:

آپ عالم تھے اور آپ نے کتابیں پڑھی تھیں اور کعب سے بہت سارا علم سنا تھا۔

ابوحسنہ‘ مسلم بن کیس (یا) کیس:

از صفوان بن عمرو: آپ لوگوں کے لیے رضا کارانہ قرآن شریف لکھا کرتے تھے اور ان کا ہدیہ مقرر نہیں فرماتے تھے‘ اگر کوئی کچھ دے دیتا لے لیتے تھے ورنہ کسی سے سوال نہیں کیا کرتے تھے۔

تیسرا طبقہ

مکحول دمشقی رحمۃ اللہ علیہ:

باخبار ولید بن مسلم بتحدیث عبداللہ بن علاء بسماع مکحول: میں عمرو بن سعید بن عاص کا غلام تھا انہوں نے مجھے مصر کے ایک ہذلی شخص کو بطور ہبہ کے دے دیا انہوں نے مجھ پر (یہ ہبہ کر کے) انعام فرمایا میں نے مصر نہیں چھوڑا جب تک مجھے یہ یقین نہیں ہو گیا کہ جو کچھ یہاں علم تھا وہ سب میں نے سن لیا ہے پھر میں مدینہ آیا اور میں نے مدینہ نہیں چھوڑا جب تک مجھے یہ یقین نہیں ہو گیا کہ جو کچھ یہاں علم تھا وہ سب میں نے سن لیا ہے پھر میری ملاقات شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی میں نے ان کے ہم مثل کسی کو نہیں پایا۔

باخبار ولید بن مسلم بحدیث نمیر بن عقبہ عبسی بسماع مکحول: میں شریح کے پاس چھ ماہ تک آتا جاتا رہا میں نے ان سے اس چیز کے بارے میں نہیں پوچھا، جس پر قناعت کر کے وہ فیصلہ کرتے تھے اور اسے میں سنتا تھا۔

باخبار ولید بن مسلم از سعید وابن جابر بسماع مکحول: میں نے مسجد دمشق میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا میں نے سوچا یہ صحابی ہیں میں انہیں سلام نہیں کروں گا اور نہ ان سے کچھ پوچھوں گا لیکن پھر میں نے ان سے جنازہ اٹھانے کے بعد یا جنازے میں شامل ہونے کے بعد وضو کے بارے میں پوچھا فرمایا ہم نماز میں تھے اور نماز کی طرف لوٹے لہٰذا اس کے درمیان وضو کی کیا ضرورت؟ باخبار عمر بن سعید بتحدیث سعید بن عبدالعزیز: میں نے مکحول پر لوہے کی انگوٹھی دیکھی، جس پر چاندی چڑھی ہوئی تھی لوہا بالکل نظر نہیں آتا تھا اس پر یہ عبارت کندہ تھی "رب باعد مکحولا من النار" یعنی اے میرے رب مکحول کو آگ سے دور رکھ۔

باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث عبداللہ بن راشد شامی: میں نے مکحول کے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی، باخبار فضل بن دکین بتحدیث محمد بن راشد: مکحول جب نماز پڑھتے تو اکثر سبز چادر لٹکا لیا کرتے تھے، باخبار عمر بن سعید بتحدیث سعید بن عبدالعزیز: مکحول ان لوگوں میں تھے جو عطیہ کو فرض سمجھتے تھے اور اسے لیتے تھے اور اس سے جہاد میں قوت حاصل کیا کرتے تھے۔

ابوالیمان بن سعید بن عبدالعزیز: مکحول ہشام کی ملاقات کے لیے آئے۔ تو ہشام نے آپ کو ڈاک کے گھوڑوں پر سوار کیا۔ باخبار محمد بن مصعب قرقسانی بتحدیث معقل بن عبدالاعلیٰ قرشی (اولاد بنو معیط سے) میں نے مکحول سے سنا ایک آدمی سے فرما رہے تھے: اس فساد کا کیا ہوا؟ دوسرے علماء کا کہنا ہے کہ مکحول کابل کے تھے اور آپ کی زبان میں لکنت تھی، قدریہ تھے اور حدیث وروایت میں ضعیف ہیں۔ باخبار عمر بن سعد: مکحول ۱۱۸ھ میں فوت ہوئے لیکن بعض کے نزدیک ۱۱۳ھ میں فوت ہوئے۔

رجاء بن حیوہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اردن میں مقیم تھے آپ ثقہ، عالم، فاضل اور جید علماء میں سے ہیں۔ باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بتحدیث ابن عون رجاء حدیث اس کے الفاظ کے ساتھ بیان کیا کرتے تھے، باخبار سلیمان ابوداؤد طیالسی باخبار شعبہ از محمد بن عبداللہ بن ابو یعقوب اپنی

روایت کردہ حدیث میں کہ ایک شخص نے کہا کہ رجاء کی کنیت ابونصر تھی۔ باخبار سلیمان بن حرب بتحدیث جریر بن حازم: میں نے رجاء کو دیکھا سر سرخ تھا اور داڑھی سفید تھی۔

خالد بن معدان کلاعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں۔ باخبار قبیصہ بن عقبہ بتحدیث سفیان از ثور از خالد بن معدان خشکی اور تری کا کوئی متنفس میرے لیے موت سے فدیہ نہیں بن سکتا اگر موت ایک نشانہ ہوتی جس کی طرف لوگ پہل کر کے جانا چاہتے ہیں تو میں سب سے پہلے اس کے پاس جاتا یہ دوسری بات ہے کہ کوئی شخص اپنی قوت کی وجہ سے مجھ سے پہل کر جاتا ابوالیمان از صفوان بن عمرو: میں نے خالد کی پیشانی پر سجدے کے نشان دیکھے۔ اسماعیل بن عیاش از صفوان بن عمرو از خالد: خالد اپنی داڑھی کو زرد کرلیا کرتے تھے۔ بالاتفاق خالد ۱۰۳ھ میں یزید بن عبدالملک کے زمانہ میں فوت ہوئے' باخبار یزید بن ہارون' خالد روزے میں فوت ہوئے۔

عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر حضرمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں بعض لوگ آپ کی حدیث کو منکر کہتے ہیں آپ عہد ہشام میں ۱۱۸ھ میں فوت ہوئے۔

راشد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ' حمیری' حمصی:

آپ ثقہ ہیں اور عہد ہشام میں ۱۰۸ھ میں فوت ہوئے۔

عبادہ بن نسی رحمۃ اللہ علیہ' کندی:

آپ ثقہ ہیں اور عہد ہشام میں ۱۱۸ھ میں فوت ہوئے۔

سعید بن مرثد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سے جریر بن عثمان راوی ہیں آپ نے جنگ صفین پائی۔

نمیر بن اوس اشعری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ دمشق کے قاضی تھے' قلیل الحدیث ہیں اور عہد ہشام میں ۱۲۲ھ میں فوت ہوئے۔

سلیمان بن حبیب محاربی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قلیل الحدیث ہیں اور ۱۲۶ھ میں فوت ہوئے۔

عبداللہ بن ابوزکریا خزاعی' دمشقی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں' قلیل الحدیث ہیں اور صاحب غزوات ہیں اور عہد ہشام میں ۱۱۷ھ میں فوت ہوئے۔ ہشام بن عمار از صدقہ بن خالد از ابن جابر: میں نے ابن ابوزکریا کو دیکھا کہ سفیدی کو نہیں بدلتے تھے۔

عبدالرحمن بن میسرہ حضرمی رحمۃ اللہ علیہ:

اسماعیل بن عیاش از جریر بن عثمان از عبدالرحمن بن میسرہ: میں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا' عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا فرمایئے کہ میں حدیثوں کو سمجھوں اور انہیں یاد رکھوں آپ نے میرے حق میں دعا فرمائی اب جو کچھ میں

سنتا ہوں اسے سمجھ لیتا ہوں اور یاد رکھتا ہوں۔

ابومخرمہ سعدی رحمۃ اللہ علیہ:

ہشام بن عمار از صدقہ بن خالد از ابن جابر: میں نے ابومخرمہ کو دیکھا اپنی سفیدی نہیں بدلا کرتے تھے۔

ابوایوب' سلیمان بن موسیٰ اشدق:

آپ ثقہ ہیں آپ کی تعریف ابن جریج نے کی ہے۔ معتمر بن سلیمان از برد: لوگ موسموں میں وظائف کے لیے جمع ہو جایا کرتے تھے اور سلیمان ہی لوگوں کی طرف سے درخواست کیا کرتے تھے۔ سلیمان عہد ہشام میں ۱۱۹ھ میں فوت ہوئے۔

ابوراشد رحمۃ اللہ علیہ' حبرانی' حمیری:

اسماعیل بن عیاش از صفوان بن عمرو از ابوراشد حبرانی: ابوراشد کی داڑھی زرد رہتی تھی۔

عبداللہ بن قیس لخمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے ۱۲۲ھ میں وفات پائی۔

ابوزرعہ' یحییٰ بن ابوعمرو' شیبانی رحمۃ اللہ علیہ' علی بن ابوطلحہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تفسیر کے راوی ہیں اور آپ سے راوی معاویہ بن صالح ہیں۔

یحییٰ بن جابر طائی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی حدیثیں ہیں آپ عہد ولید بن یزید بن عبدالملک بن ۱۲۶ھ میں فوت ہوئے۔

ضمضم ابوالمثنیٰ املوکی رحمۃ اللہ علیہ:

اسماعیل بن عیاش از صفوان بن عمرو: ضمضم اپنی داڑھی زرد رنگ لیا کرتے تھے۔

یونس بن سیف رحمۃ اللہ علیہ:

آپ معروف وصاحب احادیث ہیں اور عہد ہشام بن عبدالملک میں ۱۲۰ھ میں فوت ہوئے۔

عبدالرحمٰن بن عریب حمیری رحمۃ اللہ علیہ:

اسماعیل بن عیاش از صفوان بن عمرو از عبدالرحمٰن: آپ کی داڑھی زرد تھی۔

عمرو بن قیس کندی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ صالح الحدیث ہیں' بقول محمد بن عمر آپ کی وفات عہد ولید بن یزید بن عبدالملک میں ۱۲۵ھ میں ہوئی۔

ابوطلحہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی حدیثیں ہیں۔ بقول محمد بن عمر آپ کی وفات ۱۲۴ھ میں ہوئی۔

ابو عنبسہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی بھی حدیثیں ہیں' بقول محمد بن عمر آپ کی وفات ۱۲۴ھ میں ہوئی۔

ابو عتبہ کندی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قلیل الحدیث ہیں' بقول محمد بن عمر آپ نے عہد ہشام بن عبد الملک میں ۱۲۵ھ میں وفات پائی۔

یزید بن سمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور بقول محمد بن عمر آپ نے عہد ہشام بن عبد الملک میں ۱۲۵ھ میں وفات پائی۔

مہاصر بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ معروف ہیں اور آپ نے عہد مروان بن محمد میں ۱۲۸ھ میں وفات پائی۔

چوتھا طبقہ

عروہ بن رویم لخمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کثیر الحدیث ہیں اور ۱۳۲ھ میں فوت ہوئے۔

عطیہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ

آپ معروف ہیں اور صاحب احادیث ہیں۔ ہشام بن عماد از صدقہ بن خالد از ابن جابر: میں نے عطیہ کو دیکھا آپ اپنی سفیدی نہیں بدلا کرتے تھے۔

ازہر بن سعید رحمۃ اللہ علیہ' حرازی' حمیری:

آپ قلیل الحدیث ہیں اور عہد مروان بن محمد میں ۱۲۹ھ میں فوت ہوئے۔

سعید بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عہد مروان بن محمد میں ۱۲۹ھ میں فوت ہوئے۔

اسد بن وداعہ رحمۃ اللہ علیہ' طائی' حمصی:

آپ پرانے ہیں اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں آپ ابوجعفر منصور کی خلافت کے آغاز میں ۱۳۷ھ میں فوت ہوئے۔

بلال بن سعد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں۔ ہشام بن عمار از صدقہ بن خالد از ابن جابر: میں نے بلال کو دیکھا خضاب نہیں لگاتے تھے۔

ابوالعباس' ولید بن ابو مالک ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی حدیثیں ہیں آپ کا کتب خانہ کوفہ میں تھا آپ ۷۲ سال کی عمر میں عمر بن ولید بن یزید بن عبدالملک میں ۱۲۵ھ یا ۱۲۶ھ میں فوت ہوئے۔

یزید بن ابو مالک ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی حدیثیں ہیں آپ دمشق میں عہد مروان بن محمد آخری سلطان بنوامیہ میں ۱۳۰ھ میں ۷۲ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

خالد بن عبداللہ بن حسین رحمۃ اللہ علیہ:

ہشام بن عمار از صدقہ بن خالد از ابن جابر: میں نے خالد کو دیکھا خضاب نہیں لگایا کرتے تھے۔

نعمان بن منذر غسانی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کثیر الحدیث ہیں اور بنوہاشم کی خلافت کے شروع میں ۱۳۲ھ میں فوت ہوئے۔

عمرو بن مہاجر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پہرہ داروں کے افسر تھے باخبار محمد بن عمر بخبر معاویہ بن صالح بسماع مہاجر ابو عمرو بسماع اسماء بنت یزید بن سکن: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اپنی اولاد کو پوشیدہ طور پر قتل نہ کرو یعنی مدت رضاعت میں صحبت سے بچو اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ فعل شہسوار کو پاتا ہے اور اسے لڑھکا دیتا ہے یعنی ایسا بچہ گھوڑے پر جمتا نہیں۔ عمرو ثقہ ہیں اور کثیر الحدیث ہیں آپ عہد ابوجعفر میں ۷۴ سال کی عمر میں ۱۳۹ھ میں فوت ہوئے۔

حجیر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں۔

ابو لقمان حضرمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ معروف ہیں بقول محمد بن عمر آپ مروان بن محمد کی خلافت کے اخیر میں ۱۳۰ھ میں فوت ہوئے۔

عامر بن ابو الجشیب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قلیل الحدیث ہیں۔

علاء بن حارث رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بھی قلیل الحدیث ہیں لیکن مکحول کے تمام شاگردوں میں زیادہ علم والے ہیں اور سب میں پرانے ہیں آپ کے جب تک حواس درست رہے مفتی رہے اور ابو العباس کے آخری زمانہ میں ۱۳۶ھ میں وفات پا گئے۔

یحییٰ بن حارث ذماری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قلیل الحدیث ہیں اور اپنے زمانہ میں قراءت کے زبردست عالم تھے اور لوگ آپ ہی سے قرآن پاک پڑھا کرتے تھے آپ عہد ابوجعفر میں ۷۰ سال کی عمر میں داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔

حسین بن جابر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ پرانے ہیں آپ کا سماع امامہ اور عبداللہ بن بسر مازنی سے ثابت ہے آپ زندہ رہے حتیٰ کہ معاویہ بن صالح نے آپ سے روایت کی۔

صقر بن نسیر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ معروف ہیں اور ۱۳۳ھ میں فوت ہوئے۔

سلیم بن عامر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ، قدیم اور معروف ہیں، ابو الیمان از جریر بن عثمان از سلیم بن عامر: میں بیت المقدس گیا اور دمشق میں ام الدرداء کے پاس سے گزرا آپ نے مجھے ایک دینار دیا اور طلاء (مشروب) پلایا کہتے ہیں سلیم عہد مروان بن محمد میں فوت ہوئے۔

ابوعبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ:

ہشام بن عمار از صدقہ بن خالد از ابن جابر: میں نے ابوعبید اللہ کو دیکھا خضاب نہیں لگاتے تھے۔

حاتم بن حریث حمصی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ معروف ہیں اور عہد ابوجعفر کے شروع میں ۱۳۸ھ میں فوت ہوئے۔

ضمرہ بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

ربیعہ بن یزید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں۔

ابوعبدرب رحمۃ اللہ علیہ:

ہشام بن عمار از صدقہ بن خالد از ابن جابر: آپ کو میں نے دیکھا خضاب نہیں کیا کرتے تھے۔

ابوبشر رحمۃ اللہ علیہ' مسجد دمشق کے مؤذن:

آپ عہد مروان بن محمد میں ۱۳۰ھ میں فوت ہوئے۔

پانچواں طبقہ

محمد بن ولید زبیدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں آپ تمام شامیوں میں فتوے اور حدیث میں بڑے عالم تھے' آپ کی زہری سے ملاقات ہے اور ان سے راوی ہیں اور ان سے حدیثیں لکھی ہیں آپ خلافت ابوجعفر میں ستر سال کی عمر میں ۱۴۸ھ میں فوت ہوئے۔

یحییٰ بن یحییٰ غسانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ دمشق میں تھے اور فتووں اور فیصلوں میں ماہر تھے آپ حدیثوں کے بھی راوی ہیں آپ ابوالعباس کی خلافت کے اخیر میں ۱۳۵ھ میں فوت ہوئے۔

ابوکنانہ' وصین بن عطاء' کنانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حدیث میں ضعیف ہیں اور دس ذی الحجہ ۱۴۹ھ میں دمشق میں عہد ابوجعفر میں فوت ہوئے۔

عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر ازدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اپنے بھائی یزید بن یزید سے بڑے تھے آپ عہد ابوجعفر میں ۸۰ سے کچھ اوپر کی عمر میں ۱۵۴ھ میں فوت ہوئے اور ثقہ ہیں۔

یزید بن یزید بن جابر ازدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں اور اپنے بھائی عبدالرحمٰن سے چھوٹے ہیں لیکن ان سے پہلے فوت ہوئے یعنی ۱۳۴ھ میں فوت ہو گئے ابھی ۶۰ سال کی عمر بھی نہ تھی۔

یونس بن میسرہ بن حلبس رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں جب فرقہ مسودہ سلطان بنو ہاشم کے شروع میں مسجد دمشق میں گھسا اور اس نے مسجد میں قتل عام کیا تو اس دن یونس بھی کام آئے اور ابومسہر کے دادا عبدالاعلیٰ بھی' یہ واقعہ ابوالعباس کی خلافت کے شروع کا ۱۳۲ھ کا ہے۔

ابوخالد' ثور بن یزید رحمۃ اللہ علیہ کلاعی' حمصی:

آپ حدیث میں ثقہ ہیں کہتے ہیں آپ تقدیر کے منکر تھے آپ عہد ابوجعفر میں بیت المقدس میں ۶۰ سال سے کچھ اوپر کی عمر میں ۱۵۳ھ میں فوت ہوئے' ثور کے دادا صفین میں شریک تھے اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور اسی جنگ میں کام آئے' اسی لیے جب ثور کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر آتا تو کہتے مجھے اس سے محبت نہیں جس نے میرے دادا کو قتل کیا۔

ابو بکر بن عبداللہ بن ابو مریم غسانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کثیر الحدیث ہیں اور ضعیف ہیں اور آپ سے بہت روایتیں منقول ہیں۔ باخبار یزید بن ہارون ابو بکر عبادت گزار اور سرگرم اعمال تھے آپ کو روزے کی حالت میں موت آئی لیکن آپ نے روزہ نہیں توڑا حتی کہ لوگوں نے آپ کو ایک سیب چھیل کر دیا اور آپ نے اس سے روزہ کھولا۔ آپ کی اہلیہ سے کہا گیا تم آپ کے کپڑوں میں جوئیں کیوں نہیں دیکھتیں؟ بولیں کس وقت دیکھوں دن رات نماز میں لگے رہتے ہیں مجھ سے نہ دن میں ملتے ہیں نہ رات میں۔

صفوان بن عمرو سکسکی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور معتمد علیہ ہیں۔

سعید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تنوخی:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔ باخبار عمر بن سعید سعید کی کنیت ابو محمد تھی آپ دمشق میں عہد مہدی میں ستر سے کچھ اوپر کی عمر میں ۱۶۷ھ میں فوت ہوئے۔

ابو عبدالرحمٰن، سعید بن بشیر ازدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اصل میں بصری ہیں ملک شام چلے گئے تھے اور دمشق میں بس گئے تھے آپ کا گروہ قدریہ سے تعلق ہے اور ہارون کی خلافت کے آغاز میں ۱۷۰ھ میں دمشق ہی میں آپ نے وفات پائی۔

ابو العباس، ہشام بن غازی بن ربیعہ بن عمرو جرشی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور لوگ آپ سے راوی ہیں۔

عبداللہ بن علاء بن زبر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

شعیب بن ابو حمزہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابو حمزہ کا نام دینار تھا اور حمصی تھے۔

ابو عبدالرحمٰن یحییٰ بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کثیر الحدیث اور صالح الحدیث ہیں دمشق میں قاضی تھے اور عہد ہارون میں ۱۸۳ھ میں فوت ہوئے۔

صدقہ بن خالد سمین رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں۔

سلیمان بن سلیم کندی رحمۃ اللہ علیہ، ابو فضالہ فرج بن فضالہ حمصی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ضعیف ہیں اور بغداد کے بیت المال پر مقرر تھے آپ عہد ہارون میں ۱۷۶ھ میں فوت ہوئے۔

چھٹا طبقہ

ابو محمد' بقیہ بن ولید' حمصی رحمۃ اللہ علیہ:

اگر آپ ثقہ راویوں سے روایت کرتے ہیں تو ثقہ ہیں اور غیر ثقہ سے روایت کرتے ہیں تو ضعیف ہیں' آپ عہد محمد بن ہارون میں ۱۹۷ھ میں فوت ہوئے۔

ابو محمد' سوید بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنو سلیم کے آزاد کردہ غلام ہیں اور منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں آپ ولید بن عبد الملک کے آخری عہد میں ۹۰ھ میں پیدا ہوئے اور عہد مہدی میں ۱۶۷ھ میں فوت ہوئے' باخبار ابو عبد اللہ شامی: سوید بعلبک کے قاضی تھے' آپ محتاج تھے آپ کی داؤد بن ابو شیبان دمشقی سے ملاقات ہوگئی' داؤد نے کہا: ابو محمد! آپ علم وحدیث کے بعد بھی قاضی بن گئے؟ بولے ہاں' خدارا ذرا مجھے اپنا جبہ اٹھا کر دکھاؤ کیا جبہ کے نیچے کوئی اور کپڑا ہے؟ داؤد بولے: ہاں' ہے' سوید نے اپنا جبہ اٹھا کر دکھایا اور کہا لیکن میرے جبہ کے نیچے کوئی کپڑا نہیں پھر سوید نے کہا خدارا بتاؤ کیا یہ سبز چادر تمہاری ہی ہے؟ داؤد بولے: جی ہاں' میری ہی ہے سوید نے کہا اللہ کی قسم یہ سبز چادر جسے تم مجھ پر دیکھ رہے ہو میری نہیں ہے بلکہ مانگی ہوئی ہے۔ تو کیا اس کے بعد میں قاضی نہ بنوں؟ اللہ کی قسم اگر مجھے بیت المال کا افسر بنا دیا جاتا باوجود یکہ وہ عہدۂ قضا سے بدتر ہے لیکن میں پھر بھی اسے قبول کر لیتا۔

ابو الزرقاء' عبد الملک بن محمد برسمی حمیری رحمۃ اللہ علیہ' ابو عبد اللہ' محمد بن حرب ابرش خولانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ دمشق کے قاضی تھے۔

ابو العباس' ولید بن ابو مسلم رحمۃ اللہ علیہ:

باخبار ابو عبد اللہ شامی: ولید کے خمس کے قیدیوں میں سے ہیں پھر یہ اولاد مسلمہ بن عبد الملک کے قبضہ میں چلے گئے پھر جب بنو ہاشم نے ان سے حکومت چھین لی اور وہ شام کی طرف بھاگ گئے تو دوسرے غلاموں کے ساتھ خمس کے غلام بھی اپنے ساتھ لے گئے ولید بن مسلم اور آپ کے خاندان والے صالح بن علی کے قبضہ میں گئے صالح نے انہیں اپنے صاحبزادے فضل کو ہبہ کر دیا اور فضل نے سب کو آزاد کر دیا پھر ولید آلِ مسلمہ کے پاس سوار ہو کر گئے اور ان سے اپنا نفس خرید لیا۔ چنانچہ مجھے سعید بن مسلمہ بن عبد الملک نے بتایا کہ میرے پاس ولید آئے اور میرے لیے اپنی غلامی کا اعتراف کیا آخر میں نے انہیں آزاد کر دیا ولید کا ایک بھائی جبلہ تھا اس کی شام میں قدر و منزلت اور جاہ و عزت تھی ولید ثقہ ہیں وسیع علم والے ہیں اور کثیر الحدیث ہیں آپ نے عہد ہارون میں ۱۹۴ھ میں حج کیا آپ حج سے واپس آ رہے تھے کہ راستہ ہی میں دمشق پہنچنے سے پہلے فوت ہو گئے۔

عمر بن عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور آپ سے روایتیں کی جاتی ہیں۔

ابوعبداللہ' ضمرہ بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ آزاد کردہ غلام ہیں' ثقہ ہیں' معتمد علیہ ہیں اور بڑے علم والے ہیں وہاں آپ سے افضل کوئی بھی نہیں نہ ولید اور نہ کوئی اور' آپ عبداللہ بن ہارون کے زمانہ میں آغاز رمضان میں ۲۰۲ھ میں فوت ہوئے۔

ابواسماعیل' مبشر بن اسماعیل حلبی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کلب کے آزاد کردہ غلام ہیں حلب میں مقیم تھے آپ ثقہ اور مستند ہیں اور عبداللہ بن ہارون کے زمانہ میں حلب میں ۲۰۰ھ میں فوت ہوئے۔

شعیب بن اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ:

آپ رملہ بنت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ثقہ ہیں اور دمشق میں ۱۸۹ھ میں عہد ہارون میں فوت ہوئے۔
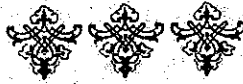
ساتواں طبقہ

ابوالمغیرہ حمصی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عبدالقدوس بن حجاج ہے۔

ابوالیمان، حمصی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام حکم بن نافع ہے آپ حمص میں ذی الحجہ ۲۲۲ھ میں ابواسحٰق بن ہارون کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

حسن بن واقع رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ضمرہ سے راوی ہیں اور رملہ میں ابواسحاق بن ہارون کے زمانہ میں ۲۲۰ھ میں فوت ہوئے۔ مجھے اس نے بتایا جس نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ کس قبیلہ کے ہیں؟ فرمایا ربیعہ کا ہوں۔

ابومسہر، عبدالاعلیٰ بن مسہر غسانی، دمشقی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ شامیوں میں سے سعید بن عبدالعزیز تنوخی وغیرہ سے راوی ہیں آپ کو دمشق سے عبداللہ بن ہارون کے پاس رقہ میں لایا گیا اور عبداللہ نے آپ سے قرآن کے بارے میں پوچھا فرمایا قرآن اللہ کا کلام ہے اور آپ نے قرآن کو مخلوق کہنے سے انکار کیا اس پر مامون نے تلوار اور چمڑا منگوایا تاکہ آپ کی گردن اڑا دی جائے پھر جب آپ نے جان جاتی دیکھی تو کہہ دیا کہ قرآن مخلوق ہے مامون نے آپ کو چھوڑ دیا اور کہا اگر آپ تلوار منگانے سے قبل اقرار کر لیتے تو میں آپ کی بات مان لیتا اور آپ کو آپ کے گھر بھیج دیتا لیکن اب آپ میرے پاس سے جانے کے بعد کہہ دیں گے کہ میں نے قتل کے ڈر سے اقرار کر لیا تھا پھر حکم دیا کہ انہیں بغداد لے جا کر جیل میں مرتے دم تک بند رکھو چنانچہ آپ کو رقعہ سے بغداد ربیع الثانی ۲۱۸ھ میں لایا گیا اور اسحٰق بن ابراہیم سے قبل آپ کو جیل میں بند کر دیا گیا ابھی آپ کو جیل میں چند ایام ہی گزرے تھے کہ آپ کا شروع رجب ۲۱۸ھ میں جیل میں انتقال ہو گیا پھر آپ کا جنازہ تجہیز و تکفین اور دفنانے کے لیے جیل سے باہر لایا گیا اور بغدادیوں کا ایک جم غفیر جنازے میں شریک ہوا۔

ہشام بن عمار دمشقی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ولید بن مسلم کے راوی ہیں۔

ابوالحسن، علی بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ، حمصی:

آپ جریر بن عثمان اور شعیب بن ابوحمزہ سے راوی ہیں۔

ابوزکریا، یحییٰ بن صالح وحاظی، حمصی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سعید بن عبدالعزیز اور یحییٰ بن حمزہ سے راوی ہیں۔

ابو محمد' حجاج بن ابو منیع رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام یوسف بن عبید اللہ بن ابو زیاد ہے آپ عبدہ بنت عبداللہ بن یزید بن معاویہ بن ابو سفیان کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ عبید اللہ بن ابو زیاد ہشام بن عبدالملک کی بیوی کے رضاعی بھائی تھے یعنی عبدہ بنت عبداللہ بن یزید بن معاویہ کے۔ زہری جب رصافہ میں تشریف لائے (اس سے قبل آپ لوگوں میں تقریباً بیس سال رہے) تو عبید اللہ آپ کو چمٹ گئے اور آپ کا علم اور آپ کی کتابیں سنیں پھر ان کتابوں کو آپ سے آپ کے فرزند یوسف نے سنا اور ان سے آپ کے پوتے حجاج نے کتابیں سنیں۔ آپ سے حجاج نے سماع ابو جعفر کے اخیر زمانہ میں کیا تھا اور فرمایا تھا کہ میں یہ کتابیں ان کے حوالہ کیے جاتا ہوں تاکہ یہ لوگوں کو پڑھ کر سنائیں۔ حجاج! عبید اللہ بن ابو زیاد ۱۵۸ھ یا ۱۵۹ھ میں اسی سے کچھ اوپر سال کی عمر میں فوت ہوئے اس وقت آپ کے سر کے بال سیاہ تھے اور داڑھی سفید تھی' کانوں تک بال رکھے ہوئے تھے' حجاج نے جمادی الاول ۲۱۶ھ میں فرمایا تھا آج میں ۷۶ سال کا ہوں۔

آٹھواں طبقہ

ابو عمرو' خطاب رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عثمان بن سلیم بن مہاجر (ابوفوزہ) آپ طی کے آزاد کردہ غلام تھے اور اسماعیل بن عیاش اور محمد بن حمید سے راوی ہیں۔

ابوالفضل' یزید بن عبدربہ جرجسی حمصی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بقیہ وغیرہ سے راوی ہیں۔

ابوعبدالملک عطار' ہشام بن اسماعیل خزاعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ محمد بن شعیب بن شابور وغیرہ سے راوی ہیں۔

بشر بن شعیب بن ابوحمزہ حمصی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سے لوگوں نے حدیثیں لکھی ہیں آپ ابوالیمان حمصی سے قبل ابن معروف کے پاس فوت ہوئے۔

جزیرہ میں آنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی

عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ:

آپ ہی سے قیس بن ابوحازم یہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے: جسے ہم نے کسی کام پر مقرر کیا پھر اس نے ایک سوئی چھپالی تو یہ قیامت کے دن چوری ہوگی۔ عدی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ڈر سے کوفہ سے بھاگ کر جزیرہ میں آ گئے تھے آپ جزیرہ ہی میں فوت ہوئے آپ عدی بن عدی جزری کے (جو عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں) والد ہیں۔

وابصہ بن معبد اسدی رضی اللہ عنہ:

آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے تنہا صفوں کے پیچھے نماز پڑھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نماز کو لوٹانے کا حکم فرمایا۔ آپ کی اولاد میں عبدالرحمٰن بن صخر ہیں جو ہارون رشید کے زمانہ میں رقہ کے قاضی تھے۔

ابووہب' ولید بن عقبہ بن ابومعیط رضی اللہ عنہ:

ابن ابوعمرو بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف' آپ کی والدہ کا نام اروی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس بن عبد مناف ہے آپ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر اللہ کی رحمتیں ہوں ولید حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما سے بچ کر کوفہ چھوڑ کر جزیرہ رقہ میں آ گئے تھے اور یہیں فوت ہوئے آج بھی یہاں آپ کی اولاد ہے۔

ابوعذرہ رضی اللہ عنہ:

باخبار عمرو بن عاصم کلابی از حماد بن سلمہ بخبر از عبداللہ بن شداد از ابوعذرہ جزری' آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا۔

محمد بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ کے دادا:

باخبار عبداللہ بن جعفر رقی بتحدیث ابوالملیح رقی از محمد بن خالد سلمی اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے (جن کے لیے صحبت ثابت ہے) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: جب اللہ کی طرف سے بندے کے لیے کوئی ایسا مرتبہ طے ہو جاتا ہے جو اسے ابھی اس کے عملوں سے نہیں پہنچا تو حق تعالیٰ اسے اس کی ذات' اہل وعیال اور مال میں' فتنہ میں ڈال کر آزماتا ہے پھر اس پر اسے صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے تاکہ اسے وہ مرتبہ مل جائے جو اس کے لیے اللہ کی طرف سے سبقت کر چکا ہے۔

جزیرہ میں علمائے تابعینؒ وغیرہ

ابوایوب' میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں۔ باخبار ہیثم بن عدی باخبار عمرو بن میمون بن مہران: میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ کس قبیلہ کے ہیں؟ فرمایا میرے والد بنونصیر بن معاویہ کے مکاتب تھے پھر کتابت کی قسطیں ادا کر کے آزاد ہو گئے اور میں ام نمر کا جو نمالہ والے قبیلۂ ازد کی ایک خاتون تھیں' غلام تھا انہوں نے مجھے آزاد کر دیا آزاد ہونے کے بعد میں کوفہ ہی میں رہا حتیٰ کہ جماجم کا فتنہ اٹھا پھر میں جزیرہ چلا آیا۔ ہیثم: فتنہ جماجم کا آغاز ۸۰ھ میں ہوا تھا اور دجیل کا واقعہ ۸۱ھ کے اخیر میں پیش آیا تھا اور فتنہ جماجم شروع ۸۲ھ میں ختم ہو گیا تھا۔

باخبار عبداللہ بن جعفر رقی بتحدیث ابوالملیح بسماع میمون بن مہران میں جماعت کے سال ۴۰ھ میں پیدا ہوا تھا' میمون عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے خراج جزیرہ کی وصولیابی پر مامور تھے اور آپ کے صاحبزادے عمرو بن میمون دیوان پر تھے۔ لوگ کہتے ہیں میمون بزاز تھے اور خراج کی وصولیابی پر مقرر تھے ایک دن آپ اپنی دوکان پر تھے کہ عمر رحمۃ اللہ علیہ کو استعفاء لکھ بھیجا' عمر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ تم درہم حق کے ساتھ لیتے ہو اور حق ہی پر خرچ کرتے ہو پھر اس سے استعفاء کا کیا معنی؟ لہٰذا آپ عمرؒ کے زمانہ میں اسی عہدے پر مامور رہے حتیٰ کہ عمرؒ فوت ہو گئے اور یزید بن عبدالملک برسر اقتدار آ گیا پھر میمون چند ماہ خراج پر بحال رہے اس سے قبل آپ عمرؒ سے پہلے محمد بن مروان کی طرف سے حران کے بیت المال کے افسر تھے اس سلسلہ میں آپ کو غیلان قدری نے ایک رسالہ نصیحت آمیز لکھ کر بھیجا میمون نے فرمایا میری دونوں پتلیاں گر جائیں میں اس سے پہلے کسی کام پر مامور نہیں ہوا پوچھا گیا' عمر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے بھی نہیں؟ فرمایا عمر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے بھی نہیں۔

ابن سعد: باخبار سلیمان بن عبیداللہ انصاری رقی بتحدیث ابوالملیح: میمون خضاب نہیں لگاتے تھے۔ ابن سعد: باخبار محمد بن عمر بخبر خالد بن حیان از عیسیٰ بن کثیر: میمون عہد ہشام بن عبدالملک میں ۱۱۷ھ میں فوت ہوئے آپ جزیرہ والوں پر علم وفتوے میں غالب تھے۔

باخبار عبداللہ بن جعفر رقی بتحدیث ابوالملیح: میمون ۱۱۷ھ میں فوت ہوئے۔

یزید بن اصم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عمرو بن عدس بن عبادہ بن بکاء بن عامر بن صعصعہ ہے اور آپ کی والدہ کا نام برزہ بنت حارث بن حزن بن بجیر بن ہزم بن رویبہ بن عبداللہ بن عامر ہے' برزہ' ام المومنین میمونہ بنت حارث کی ہمشیرہ ہیں اور لبابہ بنت حارث ہے اور جو خالد بن ولید بن مغیرہ کی والدہ ہیں' یزید ثقہ ہیں اور کثیر الحدیث ہیں آپ ابوہریرہ' ابن عباس اور اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہم وغیرہ سے راوی ہیں آپ رقہ میں آ گئے تھے۔

باخبار محمد بن عمر باخبار ثوری از ابوفزارہ از یزید بن اصم: میں نے اپنی خالہ جان میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری' میرے پاس سحری لائی گئی میں نے دیکھا کہ صبح صادق ہوگئی ہے چنانچہ میں ڈرا اور میں نے خالہ جان سے ذکر کیا فرمایا تجھے کیا خبر؟ پیٹھ موڑ کر پی لے۔ باخبار محمد بن عمر باخبار سلیمان بن عبداللہ بن اصم: یزید عہد یزید بن عبدالملک میں ۱۰۳ھ میں فوت ہوئے۔

ثابت بن حجاج کلابی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں اور جعفر بن برقان وغیرہ سے راوی ہیں۔

عدی بن عدی بن عمیرہ کندی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔ ابن سعد: باخبار کثیر بن ہشام بتحدیث جعفر بن برقان از میمون بن مہران: عدی بن عدی عہد عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ میں جزیرہ کے قاضی تھے۔

عبدالرحمٰن بن سائب ہلالی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث ہلالیہ کے بھتیجے ہیں اور میمونہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں آپ قلیل الحدیث ہیں۔

ابوفزارہ رقی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حدیث میں ٹھیک نہیں۔

ابراہیم بن ابوحرہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قلیل الحدیث ہیں۔

زید بن رفیع رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نصیبین کے ہیں اور آپ کی حدیثیں ہیں آپ عہد مروان بن محمد کے اخیر میں ۱۳۰ھ میں فوت ہوئے۔

سالم افطس بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ محمد بن مروان بن حکم بن ابوالعاص کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ کو عبدالرحمٰن بن علی نے مسودہ کے شام میں داخل ہونے کے شروع میں ۱۳۲ھ میں قتل کر دیا تھا آپ حرانی ہیں اور ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں۔

ابو سعید' عبداللہ بن مالک جزری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ محمد بن مروان بن حکم کے آزاد کردہ غلام ہیں اور حرانی ہیں اصل میں آپ اصطخر کے رہنے والے تھے پھر حران آ بسے تھے' آپ خصیف لحا کے چچازاد بھائی ہیں اور ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں۔

زید بن ابو انیسہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ رہا کے باشندے ہیں اور رہا ہی میں فوت ہوئے اور غنی کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ ثقہ کثیر الحدیث' عالم اور علم کے راوی ہیں۔ محمد بن عمر' آپ ۱۲۵ھ میں فوت ہوئے' محمد بن سعید: میں نے ایک حرانی سے سنا کہتا تھا کہ زید ۱۱۹ھ میں فوت ہوئے۔

ابو عبداللہ' علی بن ندیمہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں۔ باخبار ابو رباب حکم بن جنادہ سوائی' جب جنگ مدائن ہوئی تو سعد بن ابی وقاص نے جابر بن سمرہ سوائی کو دو غلام اکاسرہ کی اولاد میں سے دیئے ان میں سے ایک تو ندیمہ ابو علی بن ندیمہ تھا اور دوسرا ابو زہیر مطلب بن زیاد بن ابو زہیر کا دادا تھا جابر نے ان دونوں کو آزاد کر دیا (فرماتے ہیں) علی بن ندیمہ حران میں ۱۳۶ھ عہد ابو جعفر کے شروع میں فوت ہوئے۔

ابو عون' خصیف بن عبدالرحمٰن حرانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے یا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے' ثقہ ہیں اور عہد ابو جعفر کے شروع میں ۱۳۷ھ میں فوت ہوئے۔

خصاف بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ:

آپ خصیف کے بھائی ہیں اور ان سے راوی بھی ہیں دونوں بھائی جڑواں پیدا ہوئے تھے۔

عمرو بن میمون بن مطران رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں رقہ میں مقیم تھے آپ بقول محمد بن عمر ابو جعفر منصور کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

جعفر بن برقان کلابی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور صدوق ہیں آپ اپنے زمانہ کے راوی' مفتی اور عالم تھے لیکن حدیث میں کثیر الخطا ہیں' رقہ میں مقیم تھے اور یہیں ۱۵۴ھ میں عہد ابو جعفر میں فوت ہوئے۔

نضر بن عربی عامری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حدیث میں ضعیف ہیں اور عہد مہدی میں فوت ہوئے۔

غالب بن عبیداللہ جزری' عقیلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حدیث میں ضعیف ہیں اور اچھے نہیں' ابو جعفر کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

عبداللہ بن محرر رحمۃ اللہ علیہ' عامری:

آپ حدیث میں ضعیف ہیں اور اچھے نہیں اور عہد ابو جعفر میں فوت ہوئے۔

ابو سعید' موسیٰ بن اعین رحمتہ اللہ علیہ:

آپ بنوامیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور صدوق ہیں آپ عہد ہارون میں حران میں ۱۷۷ھ میں فوت ہوئے۔

سلیمان بن عبداللہ بن علاثہ کلابی رحمتہ اللہ علیہ:

آپ قلیل الحدیث ہیں حران میں مقیم تھے اور یہاں کے قاضی تھے۔

ابوالیسر محمد بن عبداللہ بن علاثہ کلابی رحمتہ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں اور مہدی کی طرف سے عہدۂ قضاء پر مامور تھے۔

زیاد بن عبداللہ بن علاثہ کلابی رحمتہ اللہ علیہ:

آپ مہدی کی طرف سے عہدۂ قضاء پر اپنے بھائی کے نائب تھے۔

بجیر بن ابواعیسہ رحمتہ اللہ علیہ:

آپ رہا میں مقیم تھے اور یہیں فوت ہوئے اور اپنے بھائی زید سے چھوٹے تھے' ضعیف ہیں۔ محدثین کرام آپ کی حدیثیں نہیں لکھتے۔

ابوالملیح' حسن بن عمر رحمتہ اللہ علیہ:

ابن سعد: باخبار عبداللہ بن جعفر رقی: ابوالملیح کی ولادت رقہ میں ہوئی آپ عمر بن ہبیرہ فزاری کے آزاد کردہ غلام ہیں اور میمون بن مہران سے راوی ہیں آپ برابر مغرب وعشاء کے درمیان منبر کی طرف نماز پڑھتے رہے' آپ عہد ہارون میں ۹۵ سال کی عمر میں ۱۸۱ھ میں فوت ہوئے۔ ابن سعد: باخبار سلیمان بن عبداللہ انصاری رقی: میں نے ابوالملیح کو حنا کا خضاب لگائے ہوئے دیکھا۔

ابووہب' عبیداللہ بن عمرو بن ابوالولید اسدی رحمتہ اللہ علیہ:

آپ بنواسد کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ آپ ثقہ' صدوق اور کثیر الحدیث ہیں اور اکثر غلطی کرتے ہیں آپ عبدالکریم جزری سے روایت کرنے والوں میں سب سے زیادہ حافظ ہیں آپ کے زمانہ میں آپ کے فتوی کی کوئی مخالفت نہیں کرتا تھا آپ رقہ میں ۱۸۰ھ میں عہد ہارون میں فوت ہوئے۔

ابوالعطوف' جراح بن منہال رحمتہ اللہ علیہ:

آپ حدیث میں ضعیف ہیں۔

ابوعمرو' مروان بن شجاع رحمتہ اللہ علیہ:

آپ مروان بن محمد بن مروان بن حکم کے آزاد کردہ غلام ہیں اور حران کے باشندے ہیں اور ثقہ صدوق اور خصیف سے راوی ہیں آپ ہی کو خصیفی کہا جاتا تھا آپ بغداد میں بطور اتالیق کے امیر المومنین موسیٰ اور ان کی اولاد کے ساتھ آئے تھے آپ بغداد میں عہد ہارون میں ۱۸۴ھ میں فوت ہوئے۔

ابوالحسن' عتاب بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنوامیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور حران کے باشندے ہیں آپ ان شاء اللہ صدوق وثقہ ہیں اور خصیف کے راوی ہیں اور حدیث میں درست ہیں۔

ابوعبداللہ' محمد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ باہلہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ آپ حران کے رہنے والے تھے آپ ان شاء اللہ صدوق وثقہ ہیں آپ فاضل' راوی اور مفتی ہیں اور عہد ہارون میں ۱۹۱ھ کے اخیر میں فوت ہوئے۔

ابوقتادہ' حرانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عبداللہ بن واقد ہے اور آپ بنوحمان کے آزاد کردہ غلام ہیں اور آپ صاحب فضل وعبادت ہیں اور حدیث میں کچھ نہیں۔

ابویزید' فیض بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ:

آپ رقہ کے باشندے تھے اور محدث' مؤرخ اور مجاہد ہیں آپ رقہ میں عبداللہ بن ہارون کی خلافت میں ۲۱۶ھ میں فوت ہوئے۔

معمر بن سلیمان رقی' نخعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عہد ہارون میں شعبان ۱۹۱ھ میں فوت ہوئے۔

ابویزید' خالد بن حیان' خزاز رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور ثبت ہیں اور عہد ہارون میں رقہ میں ذیقعدہ ۱۹۱ھ میں ستر دیں سال میں فوت ہوئے۔

ابوعبدالرحمٰن' عبداللہ بن جعفر بن غیلان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ آل ابومعیط کے آزاد کردہ غلام تھے اور ابوالملیح اور عبیداللہ بن عمرو سے راوی ہیں' آپ کی نگاہ کمزور تھی اور حنا کا خضاب لگایا کرتے تھے آپ رقہ میں ۲۱ شعبان ۲۲۰ھ میں عہد ابواسحاق بن ہارون میں فوت ہوئے۔

ابوسعید' یحییٰ بن عبداللہ بن ضحاک بن بابلت حرانی رحمۃ اللہ علیہ:

بابلت طخارستانی تھا اور اکابر سلاطین میں سے تھا۔ آپ ابوبکر بن ابومریم اور صفوان بن عمرو سے راوی ہیں۔

ابوجعفر' عبداللہ بن محمد بن علی بن نفیل' حرانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ زہیر بن معاویہ کے شاگرد ہیں' آپ موصل میں تھے۔

مغیرہ بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ' معافی بن عمران بن محمد رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عمران بن نفیل بن جابر بن وہب بن عبیداللہ بن لبید بن جبلہ بن غنم بن دوس بن محاسن بن سلمہ بن فہم ازدی' آپ ثقہ' فاضل' صالح اور صاحب سنت ہیں باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس: سفیان ثوری' معافی کو یاقوتہ کہا کرتے تھے' اور موصل والے آپ پر فخر کیا کرتے تھے۔

دار الخلافہ کے اور سرحدوں کے محدثین وعلماء

ابو عمرو اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔ اوزاع ہمدان کا ذیلی قبیلہ ہے آپ اوزاع قبیلہ کے تھے ۸۸ھ میں پیدا ہوئے' آپ ثقہ' مستند' فاضل' صدوق' انتہائی صالح اور کثیر الحدیث ہیں اور صاحب علم وفقہ اور حجت ہیں۔ آپ کا کتب خانہ یمامہ میں تھا اسی لیے آپ نے یحییٰ بن ابو کثیر وغیرہ (مشائخ اہل یمامہ) سے سماع فرمایا ہے آپ بیروت کے باشندے ہیں اور بیروت ہی میں ۱۵۷ھ میں ستر سال کی عمر میں ابو جعفر کے اخیری عہد میں فوت ہوئے۔

ابو اسحٰق فزاری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام ابراہیم بن محمد حارث بن اسماء بن خارجہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر ہے آپ ثقہ' فاضل' صاحب سنت اور غازی ہیں اور حدیث میں کثرت سے غلطی کرنے والے ہیں آپ مصیصہ میں ۱۸۸ھ میں عہد ہارون میں فوت ہوئے۔

ابو عمرو' عیسیٰ بن یونس بن ابو اسحٰق' سبیعی' ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ:

اصل میں آپ کوفہ کے تھے سرحد میں حدیث لے کر گئے اور ثقہ اور ثبت ہیں آپ عہد ہارون میں حدث میں ۱۹۱ھ کے شروع میں راہی ملک عدم ہوئے۔

ابو محمد' مخلد بن حسین رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بصری ہیں اور ہشام بن حسان کی اہلیہ کے صاحبزادے ہیں اور ہشام سے راوی ہیں اور ثقہ اور فاضل ہیں آپ منتقل ہو کر مصیصہ میں آ بسے تھے اور یہیں ۱۹۱ھ میں عہد ہارون میں فوت ہوئے۔

ابو یوسف' محمد بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ صنعاء کے باشندے تھے لیکن شام میں پلے بڑھے اور مصیصہ میں آ بسے' آپ ثقہ ہیں اور معمر اور اوزاعی وغیرہ سے راوی ہیں' لوگ کہتے ہیں کہ آخری عمر میں حافظ درست نہیں رہا تھا آپ عبداللہ بن ہارون کے زمانہ میں ۲۱۶ھ کے اخیر میں فوت ہوئے۔

ابو محمد' حجاج بن محمد اعور رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سلیمان بن مجالد کے' جو امیر المومنین ابو جعفر منصور کے آزاد کردہ غلام تھے' آزاد کردہ غلام ہیں۔ آپ اصل میں بغدادی تھے پھر معہ اہل وعیال کے مصیصہ آ گئے اور یہاں سالہا سال رہے پھر بغداد واپس آ کر بغداد میں ۲۰۶ھ میں عہد عبداللہ

بن ہارون میں فوت ہوئے آپ ثقہ ہیں اور ابن جریج وغیرہ سے کثیر الحدیث ہیں بغداد آنے کے بعد مرنے سے قبل حافظہ میں تغیر آ گیا تھا۔

ابوعبداللہ' محمد بن یوسف فریابی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔

حسینی' مدنی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام اسحٰق بن ابراہیم ہے۔

ابوالحسن' آدم بن ابوایاس رحمۃ اللہ علیہ:

آپ خراسانیوں کی مروالروز والوں کی اولاد میں سے ہیں آپ نے بغداد میں علم حدیث پڑھا اور شعبۃ سے کثرت سے صحیح سماع کیا پھر آپ عسقلان چلے گئے اور یہیں جمادی الثانی ۲۲۰ھ میں ابواسحٰق بن ہارون کی خلافت میں ۸۸ سال کی عمر میں فوت ہوئے آپ ٹھنگنے تھے اور وراق (ردی فروش) تھے۔

ہیثم بن جمیل رحمۃ اللہ علیہ:

ابن سعد: میں نے موسیٰ بن داؤد سے سنا فرماتے تھے: ہیثم علم حدیث سیکھنے کے شوق میں دوبارہ دیوالیہ ہوئے آپ اصل میں بغداد کے تھے پھر منتقل ہو کر انطاکیہ آ بسے حتیٰ کہ اسی میں فوت ہو گئے آپ ثقہ ہیں۔

ابوالحسن' علی بن بکار بصری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عالم وفقیہ تھے اور مصیصہ ۲۰۸ھ میں عہد عبداللہ بن ہارون میں فوت ہوئے۔

ابوعبداللہ' حارث بن عطیہ بصری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ مصیصہ میں ۱۹۹ھ میں مامون کے زمانہ میں فوت ہوئے۔ آپ عالم تھے۔

خلف بن تمیم کوفی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عالم ہیں اور مصیصہ میں ۲۱۳ھ میں عبداللہ بن ہارون کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

ابوعبداللہ' محمد بن عیینہ فزاری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بھی عالم ہیں اور مصیصہ میں ۲۱۷ھ میں عبداللہ بن ہارون کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

ابوعثمان' سعید قاری صیاد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ خراسان کے ہیں سرحد میں آ بسے تھے آپ فقیہ' عالم اور زاہد ہیں اور مصیصہ میں ۲۲۱ھ میں ابواسحٰق بن ہارون کے

زمانہ میں فوت ہوئے۔

ابوالموفق رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عالم ہیں اور کفربیا میں بس گئے تھے آپ مصیصہ میں ۲۲۰ھ میں امیر المومنین ابواسحٰق کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

ابوالمنذر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ مصیصہ میں قاضی تھے اور عالم وفقیہ ہیں اور مصیصہ میں ۲۲۲ھ میں معتصم ابواسحٰق بن ہارون کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

ابوالحسن، منصور بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عالم وفقیہ ہیں اور مصیصہ میں ۲۲۲ھ میں ابواسحٰق کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

ابوزکریاء طحان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عالم ہیں اور مصیصہ میں ۲۲۵ھ میں ابواسحٰق بن ہارون کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

مصر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

ابوعبداللہ‘ عمرو بن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم رضی اللہ عنہ :

آپ نجاشی کے پاس حبشہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے پھر ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یکم صفر ۸ھ میں مدینہ منورہ آئے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض اٹھایا آپ نے عمرو کو غزوۂ ذات السلاسل میں سپہ سالار مقرر فرمایا اور فتح مکہ کے دن آپ کو ہذیل کے مشہور بت سواع کے ہدم کے لیے بھیجا آپ نے جا کر سواع کا ہدم کیا‘ آپ نے انہیں جیفر اور عبد پسران جلندا کی طرف بھی دعوت اسلام کے لیے بھیجا یہ دونوں قبیلہ ازد کے تھے اور عمان میں رہتے تھے ابھی عمرو عمان ہی میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے آپ کی وفات کی خبر سن کر آپ مدینہ منورہ تشریف لائے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کو امیر شام بنا کر بھیجا آپ نے شام میں بہت سے شہر فتح کیے اور آپ جنگ یرموک میں بھی شریک تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو فلسطین کا اور اس کے نواحی علاقہ کا حاکم بنا دیا پھر آپ کو لکھا کہ مصر چلے جائیں چنانچہ آپ ساڑھے تین ہزار مسلمانوں کو لے کر مصر کی طرف بڑھے اور مصر فتح کر لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی آپ کئی سال تک مصر پر حاکم رہے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کو معزول کر کے آپ کی جگہ عبداللہ بن سعد بن ابوسرح کو حاکم بنا دیا پھر عمرو مدینہ میں ٹھہر گئے پھر جب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف اٹھے اور بغاوت کی تو عمرو شام چلے گئے اور سبع میں فلسطین میں اپنی زمین میں جا ٹھہرے حتیٰ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا پھر عمرو رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مل گئے اور ان کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے انتقام کی تحریک چلاتے رہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے جنگِ صفین میں شامل ہوئے پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو مصر کا حاکم بنا دیا چنانچہ آپ مصر چلے گئے اور مصر ہی میں گھر بنا لیا اور مصر ہی میں مصر پر حکمرانی کے زمانہ میں عید الفطر کے دن عہد معاویہ رضی اللہ عنہ میں ۴۳ھ میں وفات پا گئے اور اہل مصر کے مقبرۂ مقطم میں پہاڑ کے دامن میں دفنائے گئے‘ موت کے وقت حکم فرمایا مجھے بٹھا دو لوگوں نے آپ کو بٹھا دیا پھر آپ نے یہ وصیت فرمائی کہ جب میں مر جاؤں تو میری تجہیز و تکفین کی تیاری میں لگ جاؤ اور مجھے کفن میں تین کپڑے دو اور میرے تہبند کو باندھ دو کیونکہ مجھ سے جھگڑا کیا جانے والا ہے اور میرے لیے بغلی قبر کھدواؤ اور مجھے تیزی سے لے جا کر لحد میں اتار دو اور میری قبر پر مٹی ڈال دو‘ پھر دونوں ہاتھ مضبوطی سے ملا کر اور انہیں اٹھا کر تین بار یہ فرمایا اے اللہ تو نے عمرو بن عاص کو چند باتوں کا حکم فرمایا تھا جن کو اس نے چھوڑ دیا اور چند باتوں سے منع کیا تھا جن کا اس نے ارتکاب کیا لہٰذا تیرے سوا کوئی معبود نہیں حتیٰ کہ آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی‘ عبداللہ بن صالح بصری از حرملہ بن عمران باخبار ابوفراس مولیٰ عبداللہ بن عمرو: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ شب عید الفطر میں فوت ہوئے‘ عبداللہ بن عمرو آپ کا جنازہ صبح صبح لے کر نکلے اور جبانہ میں آپ کا جنازہ رکھ دیا حتیٰ کہ تمام گلیاں لوگوں سے بھر گئیں‘ پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ پر نماز پڑھی میرے خیال میں عید کی نماز کے لیے تمام آنے والوں نے آپ کے جنازے کی نماز پڑھی اور

سب آپ کی تدفین میں شریک ہوئے۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم رضی اللہ عنہما:

محمد بن عمر: عبداللہ اپنے والد سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے آپ بڑے نیک اور بڑے قابل تھے۔ باخبار ابوبکر بن عبداللہ بن ابواویس از سلیمان بن بلال از صفوان بن سلیم از عبداللہ بن عمرو: میں نے آپ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی حدیثیں لکھنے کی اجازت مانگی آپ نے اجازت دے دی پھر میں نے سنی ہوئی حدیثیں لکھ لیں۔ عبداللہ نے اپنی اس کتاب کا نام صادقہ رکھ لیا تھا۔

باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث اسحٰق بن یحییٰ از مجاہد: میں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک صحیفہ دیکھا اور اس کے بارے میں پوچھا فرمایا یہ صادقہ ہے اس میں وہ حدیثیں لکھی ہوئی ہیں جو میں نے براہِ راست بلا کسی واسطہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔

باخبار محمد بن عمر باخبار ابن ابوذیب باخبار عمر بن عبداللہ بن سویفع اس کی خبر سے جس نے عبداللہ کو دیکھا آپ کا سر اور داڑھی سفید تھی۔ باخبار عفان بن مسلم و یحییٰ بن عباد بتحدیث حماد بن سلمہ بخبر علی بن زید از عریان بن ہیثم: میں اپنے والد کے ساتھ ایک وفد میں یزید بن معاویہ کے پاس گیا اتنے میں ایک لمبا تڑنگا' سرخ اور بڑے پیٹ والا شخص آیا اور سلام کر کے بیٹھ گیا' میرے والد نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو کہا گیا: یہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ہیں۔ باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ باخبار علی بن زید از عبدالرحمن بن ابوبکرہ نے عبداللہ کا حلیہ بیان فرمایا کہ آپ سرخ' طویل اور بڑے پیٹ والے تھے۔

باخبار عمرو بن عاصم کلابی بتحدیث حوشب بتحدیث مسلم مولیٰ بنو مخزوم: نابینا ہونے کے بعد عبداللہ نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ باخبار عمرو بن عاصم کلابی بتحدیث ہمام بن یحییٰ بتحدیث قتادہ از حسن از شریک بن خلیفہ: میں نے عبداللہ بن عمرو کو دیکھا کہ آپ سریانی میں پڑھ رہے ہیں۔

ابن سعد: عبداللہ معہ اپنے والد کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے معاملہ سے الگ تھلگ تھے اور اپنے والد ہی کے ساتھ ملک شام چلے گئے تھے اور جنگ صفین میں شریک تھے پھر اس کے بعد نادم ہو کر فرمایا: مجھے صفین سے کیا غرض؟ میں مسلمانوں سے کیوں لڑوں؟ اور آپ اپنے والد کے ساتھ مصر چلے گئے۔ مرض الموت میں عمرو نے عبداللہ کو مصر پر حاکم بنا دیا تھا شروع میں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو بحال رکھا لیکن پھر معزول کر دیا' آپ حج اور عمرہ کرتے رہتے تھے اور شام آتے جاتے رہتے تھے پھر مصر واپس چلے جاتے تھے کیونکہ آپ نے مصر میں عہد عبدالملک میں ۷۷ھ میں گھر بنا لیا تھا' آپ مصر ہی میں فوت ہوئے اور اپنے گھر میں دفنائے گئے ابوالیمان حمصی از صفوان بن عمرو از شیوخ' عبداللہ کی موت کے بارے میں' اسی طرح بیان کرتے ہیں لیکن محمد بن عمر کہتے ہیں آپ ملک شام میں ۹۵ھ میں ۹۲ سال کی عمر میں فوت ہوئے آپ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں۔

خارجہ بن حذافہ بن غانم رضی اللہ عنہ:

ابن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب' آپ قدیم الاسلام ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ ہیں پھر آپ مصر چلے گئے تھے اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے آپ کو مصر کا قاضی مقرر فرما دیا تھا پھر جب اس دن کی صبح آئی جس دن خارجی

نے عمرو کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا لیکن اس دن عمرو نماز کو نہیں آئے اور آپ نے خارجہ کو نماز پڑھانے کا حکم دے دیا خارجی نے آگے بڑھ کر خارجہ کو عمرو بن العاص سمجھ کر قتل کر دیا پھر اسے گرفتار کر کے عمرو کے سامنے لایا گیا اور لوگوں نے اس سے کہا تو نے عمرو کو قتل نہیں کیا بلکہ خارجہ کو قتل کیا ہے تو اس نے کہا میں نے تو عمرو ہی کا ارادہ کیا تھا لیکن اللہ نے خارجہ کا ارادہ کیا تھا پھر یہ جملہ ضرب المثل بن گیا۔

ابن سعد: عبداللہ بن صالح از لیث بن سعد از یزید بن ابو حبیب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص کو لکھا: بیعت رضوان کرنے والوں میں سے ہر ایک کے دو دو سو درہم مقرر کرو اور تم بھی امارت کے ساتھ یہ وظیفہ لو اور خارجہ بن حذافہ کا بھی وظیفہ مقرر کرو کیونکہ شجاعت میں وہ پیش پیش ہیں اور عثمان بن قیس سہمی کا بھی' کیونکہ وہ مہمان نوازی میں بڑھے ہوئے ہیں۔

عبداللہ بن سعد بن ابو سرح رضی اللہ عنہ:

ابن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی' آپ قدیم الاسلام ہیں اور کاتب وحی تھے پھر مرتد ہو کر مدینہ سے مکہ چلے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن آپ کا خون مباح کر دیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے لیے امن کی درخواست کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو امن دے دیا آپ عثمان رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ ان سے بیعت کر لیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن آپ سے اسلام پر بیعت کر لی اور فرمایا اسلام تمام پہلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بعد آپ کو مصر کا حاکم بنا دیا تھا' چنانچہ آپ مصر چلے گئے اور وہاں گھر بنا لیا تھا آپ کی مصر میں امارت کے زمانہ ہی میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے ہیں۔

محمیۃ بن جزء بن عبد یغوث رضی اللہ عنہ:

ابن عویج بن عمرو بن زبید بن مذحج۔ آپ بنو سہم کے حلیف تھے اور شروع ہی میں مکہ میں مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے اور حبشہ کی طرف دوسری ہجرت میں چلے گئے تھے آپ نے سب سے پہلے غزوۂ مریسیع (غزوۂ بنی مصطلق) میں حصہ لیا اس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو خمس ۵/۱' پر اور مسلمانوں کے حصوں پر عامل بنا دیا تھا اور اس کے بعد بھی آپ کو خمسوں پر عامل بنایا گیا پھر آپ مصر میں جا کر بس گئے تھے۔

عبداللہ بن حارث بن جزء' زبیدی رضی اللہ عنہ:

آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ ہیں' مصر میں جا بسے تھے اسی لیے آپ سے مصری راوی ہیں' عبداللہ بن صالح از ابن لہیعہ از عبیداللہ بن ابو جعفر: میں نے عبداللہ پر حرقانیہ پگڑی دیکھی میں نے ابن لہیعہ سے پوچھا: حرقانیہ کیا؟ فرمایا: سیاہ۔

ابو عمرو' عقبہ بن عامر بن عبس' جہنی رضی اللہ عنہ:

آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ ہیں پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو شام کی طرف بلایا تو عقبہ نے آپ کی دعوت قبول فرمائی اور شام و مصر کی فتوحات میں شریک رہے پھر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین میں شریک ہوئے پھر مصر واپس لوٹ گئے اور مصر ہی میں عہد معاویہ کے اخیر میں فوت ہوئے اور مقطم میں جو مصریوں کا مقبرہ ہے دفنائے گئے۔

باخبار ولید طیالسی بتحدیث لیث بن سعد بحدیث ابو عشانہ: میں نے عقبہ کو دیکھا سیاہ خضاب لگاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے

کہ ہم نکلے ہوئے بالوں کو تو بدل لیتے ہیں لیکن جڑیں تغیر قبول نہیں کرتیں۔

نبیہ بن صواب مہری رضی اللہ عنہ:

باخبار ہیثم بن عدی باخبار عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم از یزید بن ابوحبیب اس سے جس نے نبیہ (صحابی) سے سنا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک حمیری آیا اور اسلام قبول کرتے ہی فوت ہو گیا۔ فرمایا اس کے لیے کوئی مسلمان وارث ڈھونڈو' لوگوں نے مسلمان وارث ڈھونڈا مگر پا نہ سکے فرمایا اس کا مال قضاعہ میں نسب میں جو شخص مشکوک ہو اسے دے دو' عبداللہ بن انیس اس قسم کے تھے اور آپ اولاد برک بن وبرہ (کلب بن وبرہ کے بھائی) میں سے تھے اور بنوسلمہ (انصار) کے حلیف تھے۔

علقمہ بن رمثہ بلوی رضی اللہ عنہ:

آپ کا تعلق قضاعہ سے ہے۔ عبداللہ بن صالح از لیث بن سعد بحدیث یزید بن ابوحبیب از سوید بن قیس تجیبی از زہیر بن قیس بلوی از علقمہ بن رمثہ بلوی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو بحرین کی طرف بھیجا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دستہ کے ساتھ نکلے ہم بھی آپ کے ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونگھ آ گئی پھر آپ نے جاگ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ عمرو پر رحم فرمائے ہم نے آپس میں کہا ہر وہ شخص مراد ہے جس کا نام عمرو ہو پھر آپ کو اُونگھ آ گئی اور جاگنے کے بعد وہی کلمہ فرمایا اور تیسری بار بھی جاگ کر یہی کلمہ فرمایا ہم نے پوچھا: یارسول اللہ کون عمرو؟ فرمایا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' لوگوں نے کہا ان کا کیا قصہ ہے؟ فرمایا مجھے وہ اس لیے یاد آئے کہ جب میں لوگوں کو صدقہ کے لیے کہا کرتا تھا تو آپ بہت صدقہ لایا کرتے تھے' میں کہتا: عمرو یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ تو فرماتے: اللہ کے پاس سے۔ عمرو نے سچ فرمایا کیونکہ اللہ کے پاس عمرو کے لیے بہت بھلائی ہے' ابوبکر زہیر سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں پھر جب فتنہ اٹھا تو میں نے سوچا کہ میں ان کی جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمانا تھا فرمایا' پیروی کروں گا لہٰذا میں ان سے جدا نہیں ہوا۔

ابوزمعہ بلوی رضی اللہ عنہ:

مخبر از حسان بن غالب مصری از ابن لہیعہ از عبدالعزیز بن عبدالملک بن ملیل: ابوزمعہ صحابی موت کے وقت افریقہ میں تھے آپ نے لوگوں سے کہا جب تم مجھے دفن کر چکو تو میری قبر برابر کر دو۔

ابوخراش سلمی رضی اللہ عنہ:

عبداللہ بن یزید مقری بتحدیث حیوہ بن شریح بحدیث ابوعثمان ولید بن ابوالولید بحدیث عمران بن ابوانس از ابوخراش: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: جس نے اپنے بھائی کو سال بھر تک چھوڑے رکھا تو اس کا یہ چھوڑنا گویا اس کا خون کرنا ہے۔

ابوبصرہ' غفاری رضی اللہ عنہ:

آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ ہیں مصر میں آ بسے تھے اور مصر ہی میں فوت ہوئے اور اہل مصر کے مقبرہ مقطم میں دفنائے گئے آپ کے صاحبزادے بصرہ ہیں۔

بصرہ بن ابو بصرہ رضی اللہ عنہ:

آپ نبی ﷺ کے صحبت یافتہ ہیں اور آپ سے راوی ہیں۔

جمیل بن بصرہ بن ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ:

آپ معہ اپنے باپ اور دادا کے نبی ﷺ کے صحبت یافتہ ہیں اور آپ سے راوی ہیں۔

ابو بردہ رضی اللہ عنہ:

آپ بھی نبی ﷺ کے صحبت یافتہ ہیں' مصر میں بس گئے تھے۔ بخبر از سعید بن ابو مریم از نافع بن یزید بحدیث ابو صخر از عبداللہ بن معتب (یا) مغیث بن ابو بردہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: عنقریب دو کاہنوں میں سے ایک شخص اٹھے گا اور قرآن اس طرح پڑھائے گا کہ اس کے بعد اس طرح کوئی اور نہیں پڑھائے گا۔ نافع از ربیعہ: ہم کہا کرتے تھے کہ وہ شخص محمد بن کعب قرظی ہیں اور دو کاہن قریظہ اور نضیر ہیں۔

عبداللہ بن سعد' صحابی رضی اللہ عنہ:

آپ مصر میں بس گئے تھے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی از معاویہ بن صالح از علاء بن حارث از حزام بن معاویہ از عبداللہ بن سعد: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حیض والی عورت کے ساتھ کھانے پینے کے بارے میں پوچھا' فرمایا: اس کے ساتھ کھاؤ پیو۔ فرماتے ہیں اور میں نے آپ سے گھر میں نماز کے بارے میں اور مسجد میں نماز کے بارے میں پوچھا فرمایا دیکھتے ہو میرا گھر مسجد سے کس قدر قریب ہے لیکن مسجد کی بہ نسبت مجھے گھر میں نماز زیادہ پیاری ہے الا یہ کہ فرض نماز ہو۔

خرشہ بن حارث رضی اللہ عنہ:

ولید بن مسلم از ابن لہیعہ بحدیث یزید بن ابو حبیب از خرشہ بن حارث صحابی از رسول اللہ ﷺ اگر تم دیکھو کہ کسی کو باندھ کر قتل کیا جا رہا ہے تو اس کے قتل میں حاضر نہ ہو کیونکہ شاید اسے مظلومیت کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہو اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی اتر آئے اور تم بھی اس میں حصہ دار بن جاؤ۔

جنادہ ازدی رضی اللہ عنہ:

باخبار عبداللہ بن نمیر از محمد بن اسحٰق از یزید بن ابو حبیب از مرثد بن عبداللہ یزنی از حذیفہ ازدی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سات عورتوں کے ساتھ جمعہ کے دن حاضر ہوا ہم سب کا روزہ تھا آپ کے سامنے کھانا تھا آپ نے ہمیں کھانے کے لیے بلایا ہم نے عرض کیا کہ ہمارا روزہ ہے' پوچھا: کیا تم نے گزشتہ کل روزہ رکھا تھا؟ ہم نے کہا: نہیں' پوچھا کل رکھو گے ہم نے کہا نہیں' فرمایا: روزہ کھول لو آخر کار ہم نے روزہ کھول لیا پھر رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز کے لیے تشریف لے گئے پھر جب منبر پر بیٹھ گئے تو پانی کا ایک گلاس منگایا اور آپ نے سب کے سامنے وہ پانی پی لیا تا کہ آپ لوگوں کو بتا دیں کہ جمعہ کے دن روزہ نہیں رکھا جاتا۔

سعید بن یزید ازدی رضی اللہ عنہ 'ابو سعد' خیر انماری رضی اللہ عنہ:

بخبر از اسحاق بن زریق بخبر عمرو بن حارث زبیدی بتحدیث ابو عمرو عبداللہ بن عامر جہنی بحدیث قیس بن حارث عامری

بحدیث ابوسعد الخیر (قرطسا میں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار جنت میں داخل ہوں گے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ستر ہزار ہوں گے یہ تعداد ہمارے مہاجرین کو شامل ہوگی اور ہمارے دیہاتیوں میں سے بھی ایک جماعت کو پورا لے لے گی۔

معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ:

آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض اٹھایا اور آپ سے حدیثیں روایت کیں آپ مصر میں بس گئے تھے آپ سے شامیوں اور مصریوں میں سے زبان بن فائد وغیرہ راوی ہیں۔

ابوالیقظان صحابی رضی اللہ عنہ:

حسن بن موسیٰ از لہیعہ بتحدیث ابوعشانہ: میں نے ابوالیقظان صحابی سے سنا: خوش ہو جاؤ' اللہ کی قسم عام دیکھنے والوں کی بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت ہے حالانکہ تم نے آپ کو دیکھا نہیں۔

معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ:

آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض اٹھایا اور آپ سے راوی ہیں اور آپ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت ہے اور مسئلہ مسح میں آپ سے حدیث روایت کرتے ہیں اور عثمانی تھے۔ باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ باخبار ثابت از صالح بن حجیر (ابو حجیر) از معاویہ بن حدیج صحابی: جس نے میت کو غسل دیا' اسے کفن پہنایا' جنازے کے ساتھ گیا اور دفن میں شریک ہوا وہ بخشا ہوا ہو کر واپس لوٹے گا۔

زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ:

کسی سفر میں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے اور آپ کی رکاب کے ساتھ تھے پھر جب صبح صادق ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے صداء کے بھائی! اذان دے آپ نے اذان دے دی پھر بلال تکبیر کہنے کے لیے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صداء کے بھائی نے اذان دی ہے اور موذن تکبیر کہتا ہے فرماتے ہیں پھر انہوں نے تکبیر کہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی زیاد مصر چلے گئے تھے اس لیے آپ سے مصری راوی ہیں۔

ابو معمر' مسلمہ بن مخلد بن صامت رضی اللہ عنہ:

ابن نیار بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ انصاری۔ بتحدیث معن بن عیسیٰ بتحدیث موسیٰ بن علی بن رباح از علی بن رباح از مسلمہ: میں چار سال کا تھا جو مسلمان ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ۱۴ سال کا تھا۔

محمد بن عمر: مسلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں' آپ مصر چلے گئے تھے اور مصر ہی میں بس گئے تھے آپ خربتا کے باشندوں کے ساتھ تھے یہ لوگ اہل مغرب میں بہت سخت اور مستعد تھے خربتا میں آپ کی شہرت اور تعریف ہے اور وہاں کے باشندے آپ کو عزت وعظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں پھر آپ مدینہ آ گئے اور مدینہ ہی میں عہد معاویہ بن ابوسفیان میں فوت ہو گئے۔

سرق رضی اللہ عنہ:

باخبار احمد بن محمد بن ولید ازرقی مکی بتحدیث ہشام بن خالد از زید بن اسلم از عبدالرحمٰن بن بیلمانی' میں مصر میں تھا کہ ایک شخص نے مجھ سے کہا کیا میں تم کو ایک صحابی کو نہ بتاؤں' میں نے کہا: ہاں ضرور بتاؤ' اس نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا میں نے ان کے پاس جا کر ان سے پوچھا: آپ کون ہیں اللہ آپ پر رحم فرمائے' فرمایا میں سرق ہوں میں نے کہا سبحان اللہ! کیا یہ نام آپ کے مناسب ہے حالانکہ آپ صحابی ہیں؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرا نام سرق رکھا ہے لہٰذا میں اس نام کو کبھی چھوڑنے والا نہیں میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام سرق کیوں رکھا؟ فرمایا ایک دیہاتی دو اونٹ فروخت کرنے کے لیے لایا میں نے ان دونوں کو خرید لیا اور میں نے ان سے کہا چلو تاکہ ان کی قیمت میں تم کو دے دوں پھر میں اپنے گھر میں داخل ہو کر واپس آیا اور میں نے اونٹوں کی قیمت میں اپنی دوسری ضرورت پوری کر لی اور پھر اندر چلا گیا جب مجھے یہ یقین ہو گیا کہ وہ دیہاتی چلا گیا لیکن جب میں گھر سے باہر آیا تو دیہاتی موجود ہے آخر کار دیہاتی مجھے پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور تمام واقعہ بیان کیا۔ آپ نے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا میں بولا یا رسول اللہ! میں نے اونٹوں کی قیمت سے اپنی ایک ضرورت پوری کر لی۔ فرمایا اچھا تو قیمت اب ادا کر دو' میں بولا: اب تو میرے پاس نہیں ہے آپ نے فرمایا تم سرق (چور) ہو' اعرابی! انہیں لے جا کر فروخت کر ڈال اور اپنا حق پورا پورا لے (فرماتے ہیں) لوگ اس سے میرا بھاؤ کرنے لگے اور وہ ان کی طرف دیکھ کر کہنے لگا: تم کیا چاہتے ہو؟ لوگ بولے تو کیا چاہتا ہے؟ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ اسے تجھ سے چھڑا لیں بولا: اللہ کی قسم تم میں سے کوئی مجھ سے زیادہ اللہ کا محتاج نہیں' جا' میں نے تجھے آزاد کر دیا۔ باخبار یزید بن ہارون و یحییٰ بن حماد از جویریہ بن اسماء از عبداللہ بن یزید' مولیٰ منبعث از مصری از سرق: نبی ﷺ نے بقول یزید ایک گواہ سے اور مدعی علیہ کی قسم سے فیصلہ فرمایا اور بقول یحییٰ' قسم و گواہ سے فیصلہ فرمایا۔

سندر رضی اللہ عنہ' مولیٰ رسول اللہ ﷺ:

بعض کے نزدیک آپ ابن سندر ہیں۔ باخبار محمد بن عمر بتحدیث اسامہ بن زید لیثی از عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے: ابوروح زنباع جذامی کا ایک غلام سندر تھا ابوروح نے دیکھا کہ وہ اس کی لونڈی کے بوسہ لے رہا ہے غصہ میں آ کر ابوروح نے اس کا عضو مخصوص اور ناک اور کان کاٹ ڈالے غلام شکایت لے کر نبی ﷺ کے پاس آیا آپ نے اس کے مالک کو بلا کر اسے سمجھایا اور فرمایا جس کو مثلہ کیا گیا یا جلایا گیا وہ آزاد ہے اور اللہ کا اور اس کے رسول کا آزاد کردہ ہے غلام بولا یا رسول اللہ میرے بارے میں حکام کو وصیت فرما دیجیے فرمایا میں ہر مسلمان کو تیرے بارے میں وصیت کرتا ہوں پھر جب نبی ﷺ سدھار گئے تو سندر نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا: میرے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کیجیے آپ نے اس کا وظیفہ مقرر فرما دیا حتیٰ کہ آپ بھی اللہ کو پیارے ہو گئے اور عمر رضی اللہ عنہ برسر اقتدار آئے اس نے آپ کے پاس بھی آ کر کہا میرے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی وصیت کا خیال کیجیے فرمایا یا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح میں تیرا وظیفہ مقرر کر دوں گا اور اگر تو چاہے تو میں کسی شہر میں تجھے جائیداد دلوا دوں گا بولا مجھے مصر میں زمین دلوا دیجیے کیونکہ وہ زرخیز علاقہ ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سلسلہ میں عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا امابعد سندر آپ کے پاس آ رہا ہے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی وصیت کا خیال کیجیے عمرو رضی اللہ عنہ نے

سندر کو مصر میں زمین دے دی اور سندر اس کی آمدنی پر زندگی بسر کرتا رہا پھر جب وہ فوت ہو گیا تو اس زمین پر حکومت نے قبضہ کر لیا پھر اسے اصبغ بن عبدالعزیز نے لے لیا اور اس سے بہتر ان کے پاس کوئی زمین نہ تھی۔ محمد بن عمر: اصبغ کا باغ مصر میں آج بھی منیۃ الاصبغ کے نام سے مشہور ہے۔ منیہ مصریوں کی زبان میں باغ کو کہتے ہیں۔

باخبار کامل بن طلحہ باخبار ابن لہیعہ باخبار عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے (سندر کا حسب سابق واقعہ ہے اس میں ہے) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زنباع کو بلا کر فرمایا ان پر ایسا بوجھ نہ لادو جوان کی طاقت سے باہر ہو اور تم جو کچھ کھاتے ہو وہی انہیں کھلاؤ اور جو پہنتے ہو وہی انہیں پہناؤ اگر ان سے خوش ہو تو انہیں رکھو اور اگر ناخوش ہو تو بیچ ڈالو اور اللہ کی مخلوق کو دکھ نہ دو جس کے اعضاء کاٹ دیئے گئے ہوں یا اسے آگ میں جلا دیا گیا ہو وہ آزاد ہے اور وہ اللہ کا اور اس کے رسول کا آزاد کردہ ہے پھر آپ نے سندر کو آزاد کر دیا (آگے حسب سابق حدیث ہے اور اس میں ہے) پھر عمرو نے اسے وسیع زمین اور گھر دے دیا اور اللہ کے مال میں سندر زندگی گزارنے لگا پھر اس کی موت کے بعد یہ جائیداد لے لی گئی۔ عمرو بن شعیب: پھر اس کے بعد وہ زمین اصبغ بن عبدالعزیز کو دے دی گئی آج وہ ان لوگوں کا سب سے افضل مال ہے۔

باخبار کامل بن طلحہ بتحدیث ابن لہیعہ بتحدیث یزید بن ابو حبیب از ربیعہ بن لقیط تجیبی از عبداللہ بن سندر از سندر: زنباع بن سلامہ کا ایک غلام تھا زنباع اس پر ناراض ہوا اور اسے خصی کر دیا اور اسے مثلہ کر دیا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے زنباع کو سخت سست کہا اور غلام کو آزاد کر دیا اور فرمایا جس نے اپنے غلام کو مثلہ کیا اس کا غلام آزاد ہے غلام بولا یا رسول اللہ میرے بارے میں وصیت فرما دیجئے' فرمایا میں تیرے بارے میں ہر مسلمان کو وصیت کرتا ہوں' یزید کہتے ہیں: سندر کافر تھا۔

عبداللہ بن صالح مصری از حرملہ بن عمران ان سے جنہوں نے ابن سندر مولیٰ نبی کی طرف سے بیان کیا: ایک دن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ گھومتے ہوئے آ گئے ابن سندر لوگوں کے ساتھ تھا اور ابن سندر اور اس کے ساتھ کچھ لوگ عمرو کے آگے آگے چل رہے تھے اور ان کے پیروں سے غبار اڑ رہا تھا عمرو نے پگڑی کا شملہ ناک پر ڈھانپ رکھا تھا پھر آپ نے فرمایا غبار نہ اڑاؤ کیونکہ یہ داخل تو ہو جاتا ہے مگر نکلتا نہیں اور جب پھیپھڑوں میں چلا جاتا ہے تو تنفس والی ہوا میں مل جاتا ہے پھر ہم میں سے کسی نے ان لوگوں سے کہا ایک طرف ہٹ کر چلو آخر کار بجز ابن سندر کے سب ہٹ گئے ابن سندر سے پوچھا گیا تو کیوں نہیں ہٹتا عمرو نے کہا اس سے تعرض نہ کرو کیونکہ خصی کا غبار مضر نہیں ابن سندر یہ سن کر ناراض ہو کر بولا: عمرو! اللہ کی قسم اگر تم مومن ہوتے تو مجھے ایذاء نہ پہنچاتے عمرو نے جواب دیا اللہ تجھ سے درگزر کرے میں الحمد للہ مومن ہوں ابن سندر نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بارے میں وصیت کی درخواست کی تھی تو آپ نے فرمایا تھا میں تیرے بارے میں ہر مومن کو وصیت کرتا ہوں۔

ابو فاطمہ ازدی رضی اللہ عنہ:

باخبار محمد بن اسماعیل بن ابو فدیک بتحدیث حماد بن ابو حمید زرقی از ابو عقیل مولیٰ زرقیین' از عبداللہ بن ایاس بن ابو فاطمہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا آپ نے فرمایا: کون تندرست رہنا اور بیمار نہ ہونا چاہتا ہے ہم نے کہا: ہم یا رسول اللہ آپ نے فرمایا: ہائیں! اور ہم نے آپ کے چہرے میں کراہت محسوس کی پھر آپ نے فرمایا کیا تم حملہ

آ ور گدھوں کی طرح بننا چاہتے ہو؟ لوگ بولے یا رسول اللہ نہیں' فرمایا کیا تم ارباب مصائب اور ارباب کفارات بننا پسند نہیں کرتے؟ لوگ بولے کیوں نہیں' یا رسول اللہ' فرمایا: اللہ کی قسم اللہ مومن کو آزماتا ہے اور اسی لیے آزماتا ہے کہ اس کے نزدیک مومن کی عزت ہوتی ہے اور ایک مقام ہوتا ہے جس پر مومن اپنے کسی عمل کی وجہ سے نہیں پہنچتا جب تک اسے مصائب میں نہ ڈالا جائے۔

باخبار ابوعبدالرحمٰن' عبداللہ بن یزید مقری بتحدیث ابن لہیعہ از حارث بن یزید حضرمی از کثیر اعرج از ابوفاطمہ صحابی: مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد سجدوں کی کثرت رکھنا کیونکہ جو اللہ کے لیے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس سجدے سے جنت میں اس کا درجہ بلند فرما دیتا ہے اور اس سے اس کا گناہ مٹا دیتا ہے۔

ابو جمعہ رضی اللہ عنہ:

آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت میں رہے اور شامی ہیں پھر مصر جا بسے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کے راوی ہیں۔ باخبار محمد بن مصعب قرقسانی بتحدیث اوزاعی از اسید بن عبدالرحمٰن از خالد بن دریک از عبداللہ بن محیریز: میں نے ایک صحابی سے کہا (میرے خیال میں آپ نے ان کی کنیت ابو جمعہ بتائی) کہ آپ نے جو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو وہ ہم سے بیان کیجئے فرمایا میں تم سے ایک بہت عمدہ حدیث بیان کرتا ہوں ایک دن ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کا کھانا کھایا ہمارے ساتھ ابوعبیدہ بن جراح بھی تھے' ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا کوئی ہم سے بہتر ہے؟ ہم آپ کے ساتھ مسلمان ہوئے اور آپ کے ساتھ ہجرت کی سعادت بھی حاصل کی فرمایا: ہاں' میری امت کے وہ لوگ تم سے بہتر ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے۔

ابوسعاد رضی اللہ عنہ:

آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت میں رہے' آپ مصر میں بس گئے تھے۔

عبدالرحمٰن بن عدیس بلوی رضی اللہ عنہ:

آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض اٹھایا اور آپ سے حدیثیں سنیں۔ آپ ان میں سے تھے جو محاصرہ کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف گئے حتیٰ کہ آپ کو شہید کر دیا گیا آپ ان کے سربراہ تھے۔

ابوالشموس بلوی رضی اللہ عنہ:

آپ نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض اٹھایا اور مصر میں جا بسے تھے۔
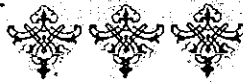
مصر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد

پہلا طبقہ

ابوعبداللہ' عبدالرحمٰن بن عسیلہ رحمۃ اللہ علیہ' صنابحی' حمیری:

آپ ثقہ اور قلیل الحدیث ہیں اور ابوبکر' عمر اور بلال رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں۔

باخبار عبداللہ بن نمیر از محمد بن اسحٰق از یزید بن ابوحبیب از مرثد بن عبداللہ یزنی از عبدالرحمٰن بن عیسلہ صنابحی: میری ملاقات سے صرف پانچ دن پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدھارے جب آپ سدھارے تو میں جحفہ میں تھا پھر میں نے آپ کے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی' میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے شب قدر کے بارے میں پوچھا' فرمایا: ۲۳ ویں شب ہے۔

ابوتمیم جیشانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور عمر و علی رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں اور پرانے زمانہ میں عہد عبدالملک میں ۷۷ھ یا ۸۷ھ میں فوت ہوئے۔

عبداللہ بن زریر' غافقی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور آپ کی حدیثیں بھی ہیں آپ عمر اور علی رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ صفین میں موجود تھے اور عہد عبدالملک بن مروان میں ۸۱ھ میں انتقال فرما گئے۔

وہب رحمۃ اللہ علیہ جیشانی کے بھائی:

جیشان' قضاعہ کا ذیلی خاندان ہے' وہب کے والد کا نام ویلم بن ہوشع ہے' وہب ثقہ اور قلیل الحدیث ہیں۔

عبدالرحمٰن بن شماسہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ صالح الحدیث ہیں۔

دوسرا طبقہ

ابوالخیر' مرثد بن عبداللہ' یزنی' حمیری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ' عبادت گزار اور صاحب فضل ہیں اور عہد ولید بن عبدالملک میں ۹۰ھ میں فوت ہوئے۔

ابوعبدالرحمٰن' حُبلی' حمیری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام عبداللہ بن یزید ہے اور ثقہ ہیں اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں۔

ابوقیس رحمۃ اللہ علیہ' مولیٰ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

ابوعبیداللہ' وردان رحمۃ اللہ علیہ' مولیٰ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ:

آپ عمرو رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں اور مصر کا مشہور بازار (سوق وردان) آپ ہی کے نام پر نامزد ہے۔

قنبر رحمۃ اللہ علیہ' مولیٰ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ:

آپ عمرو رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

علی بن رباح لخمی رحمۃ اللہ علیہ:

مصری آپ کو علی بن رباح کہتے ہیں اور عراقی علی بن رباح۔ آپ ثقہ ہیں اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ وغیرہ سے راوی ہیں۔

ابوعشانہ معافری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام حی بن یؤمن ہے آپ صاحب احادیث ہیں اور آپ سے روایتیں کی جاتی ہیں' آپ ہشام بن عبدالملک کے زمانہ میں ۱۱۸ھ میں فوت ہوئے۔

ابوقبیل' معافری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام حیی بن ہانی ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ یاد ہے آپ صاحب حدیث ہیں اور آپ سے حدیثیں مروی ہیں آپ مروان بن محمد کے زمانہ میں ۱۲۷ھ میں فوت ہوئے۔

عبداللہ بن ہبیرہ سبائی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ صاحب احادیث ہیں اور یزید بن عبدالملک کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

شفی بن ماتع رحمۃ اللہ علیہ ' اصمعی ' حمیری:

آپ صاحب احادیث ہیں اور ہشام بن عبدالملک کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

شییم بن بیتان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ صاحب احادیث ہیں۔

ابومصعب ' مشرح بن ہاعان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بھی صاحب احادیث ہیں۔

ابوالہیثم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام سلیمان بن عمرو بن عبدالعتواری ہے اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

تیسرا طبقہ

ابورجاء ' یزید بن ابوحبیب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنوعامر بن لوی قرشی کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں اور مروان بن محمد کے زمانہ میں ۱۲۸ھ میں فوت ہوئے۔

جعفر بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عبداللہ بن شرحبیل بن حسنہ ازدی ' بنوزہرہ بن کلاب کے حلیف ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف جو فوج بھیجی تھی اس کے سالاروں میں سے ایک سالار شرحبیل بھی ہیں ' جعفر ثقہ ہیں اور مصر میں ۱۳۲ھ میں فوت ہوئے۔

عبیداللہ بن ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بنوامیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ ثقہ ہیں اور اپنے زمانہ میں بقیہ میں آپ ۱۳۵ھ یا ۱۳۶ھ میں فوت ہوئے۔

بکر بن سوادہ جذامی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں اور ہشام بن عبدالملک کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

عبداللہ بن رافع غافقی ' حمیری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی حدیثیں ہیں اور ہشام بن عبدالملک کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

ولید بن ابو عبدہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور صاحب احادیث ہیں۔

سعید بن ابو ہلال رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔

ابو عقیل' زہرہ بن معبد رحمۃ اللہ علیہ:

چوتھا طبقہ

عمرو بن حارث بن یعقوب رحمۃ اللہ علیہ' انصار کے آزاد کردہ غلام:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں اور ابو جعفر کے زمانہ میں ۱۴۷ھ یا ۱۴۸ھ میں فوت ہوئے۔

ابو یزید' حیوہ بن شریح تجیبی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قبیلہ کندہ کے ہیں اور ثقہ ہیں اور ابو جعفر کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

موسیٰ بن علی بن رباح لخمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں۔ مکی بن ابراہیم: میں مصر میں ۱۶۴ھ میں گیا تھا اس وقت مجھ سے کہا گیا تھا کہ موسیٰ بن علی اسکندریہ میں فوت ہو گئے۔ محمد بن عمر: آپ مہدی کے زمانہ میں ۱۶۳ھ میں فوت ہوئے۔

سعید بن ابو ایوب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ اور ثبت ہیں اور ایوب کے والد کا نام مقلاص ہے۔

عبدالرحمٰن بن شریح رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حدیث میں منکر ہیں اور مہدی کے زمانہ میں ۱۶۷ھ میں فوت ہوئے۔

عیاش بن عباس' قتبانی رحمۃ اللہ علیہ' یحییٰ بن ایوب غافقی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ منکر ہیں۔

پانچواں طبقہ

ابوعبدالرحمٰن، عبداللہ بن عقبہ بن لہیعہ، حضرمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اسی قبیلہ کے تھے کثیر الحدیث ہیں مگر ضعیف ہیں جن لوگوں نے آپ سے شروع میں حدیثیں سنیں آپ سے روایات میں ان کا حال ان سے اچھا ہے جنہوں نے اخیر زمانہ میں حدیثیں سنیں لیکن مصریوں کے نزدیک آپ کے حافظہ میں تغیر نہیں آیا تھا اور آپ کی ابتدائی اور انتہائی حالت ان کے نزدیک یکساں ہیں ہاں انہیں دوسروں کی حدیثیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں اور وہ انہیں سن کر خاموش ہو جاتے تھے جب اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا اس میں میرا کیا قصور ہے؟ لوگ کتابیں لا کر انہیں میرے سامنے پڑھتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اگر وہ مجھ سے پوچھتے تو میں انہیں بتاتا کہ یہ میری حدیثیں نہیں ہیں۔

ابن سعد: ابن لہیعہ مصر میں اتوار کے دن ۱۵ ربیع الاوّل ۱۷۴ھ میں ہارون کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

ابوالحارث لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ، مولیٰ قیس:

آپ ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں ۹۳ھ یا ۹۴ھ میں پیدا ہوئے' آپ ثقہ' کثیر الحدیث اور صحیح الحدیث ہیں۔ آپ اپنے زمانہ میں مصر میں مستقل مفتی تھے اور دولت مند' بزرگ' سخی اور مہمان نواز تھے اور مہدی کے زمانہ میں ۱۶ شعبان ۱۶۵ھ میں جمعہ کے دن فوت ہوئے۔

مفضل بن فضالہ، قتبی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حدیث میں منکر ہیں اور مصر کے قاضی تھے۔

رشدین بن سعد، قتبی:

آپ رشدین بن ابو رشدین ہیں اور ضعیف ہیں اور ہارون کے زمانہ میں ۱۸۸ھ میں فوت ہوئے۔

غوث بن سلیمان حضرمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ مہدی کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

بکر بن مضر رحمۃ اللہ علیہ، نافع بن یزید رحمۃ اللہ علیہ:

چھٹا طبقہ

عبداللہ بن وہب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ قریش کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ علم کے بحرِ ذخار اور ان روایات میں ثقہ ہیں جن میں حدثنا کہا ہے اور تدلیس کیا کرتے تھے۔

ابوصالح، عبداللہ بن صالح جہنی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ لیث بن سعد کے کاتب و راوی ہیں۔ آپ نے ابواسحٰق کے زمانہ میں مصر میں ۱۰ محرم ۲۲۳ھ میں وفات پائی۔

سعید بن عفیر رحمۃ اللہ علیہ، سعید بن ابومریم رحمۃ اللہ علیہ، یحییٰ بن بکیر رحمۃ اللہ علیہ:

عبداللہ بن عبدالحکم رحمۃ اللہ علیہ، عمرو بن خالد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ زہیر بن معاویہ کے شاگرد ہیں۔

نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ خراسانی اور مرو کے باشندے ہیں آپ نے بڑی سرگرمی سے حجاز و عراق میں علم حدیث حاصل کیا پھر آپ مصر میں بس گئے اور ابواسحٰق بن ہارون نے آپ کو مصر سے بلا کر قرآن کے بارے میں پوچھا لیکن آپ نے لوگوں کی مرضی کے مطابق فتویٰ دینے سے انکار کر دیا آخرکار آپ کو سامرا میں قید کر دیا گیا اور قید خانہ ہی میں آپ کا ۲۲۸ھ میں انتقال ہوا۔

ایلہ کے محدثین و علماء

طلحہ بن عبدالملک ایلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں اور آپ سے مالک بن انس وغیرہ راوی ہیں۔

عقیل بن خالد رحمۃ اللہ علیہ:

زہری کے شاگرد ہیں اور ثقہ ہیں۔

ابوصخر، ایلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام یزید بن ابوسمیہ ہے اور آپ صالح الحدیث ہیں۔ باخبار محمد بن عمر: ابوصخر عابد و پارسا تھے رات بھر نماز پڑھتے رہتے تھے اور روتے رہتے تھے آپ کے ساتھ گھر میں ایک یہودی عورت بھی رہا کرتی تھی وہ آپ کی حالت دیکھ کر اور آپ پر ترس کھا کر رویا کرتی تھی ایک دن آپ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی: اے اللہ یہ یہودیہ عورت مجھ پر ترس کھا کر روتی ہے حالانکہ اس کا دین میرے دین کے خلاف ہے لہٰذا اے اللہ مجھ پر رحمت کے سلسلہ میں تیری بڑی شان ہے اور مجھ پر رحم کھانا تیرے لائق ہے' فرماتے ہیں: ابوصخر ایلی ہر سال حج کے موسم میں محمد بن منکدر' صفوان بن سلیم' یزید بن خصیفہ' سلیمان بن سحیم اور ابوحازم سب مل کر عمر بن ذر

سے ملاقات کرتے تھے اور عمران سے قصے بیان کیا کرتے تھے اور انہیں آخرت یاد دلایا کرتے تھے ان کا حج کے دنوں میں یہی دستور رہا کرتا تھا اور پھر سال بھر تک ملاقات نہیں ہوتی تھی۔

زریق بن حکم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں۔

حسین بن رستم رحمۃ اللہ علیہ' یونس بن یزید ایلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ شیریں بیان اور کثیر الحدیث ہیں لیکن حجت نہیں کیونکہ اکثر منکر روایت بیان کرتے ہیں۔

ابوالصباح' عبدالجبار بن عمر ایلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ثقہ ہیں۔ آپ از یزید بن ابوسمیہ از ابن عمر از نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کرتہ گھسیٹنے کے بارے میں وہی فرمایا جو تہبند گھسیٹنے کے بارے میں فرمایا آپ عبدالجبار سے راوی ہیں۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور ابو عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ مقری وغیرہ:

افریقہ کے محدثین وعلماء

خالد بن ابوعمران رحمۃ اللہ علیہ:

آپ افریقہ کے تونس کے باشندے ہیں آپ ان شاء اللہ ثقہ ہیں اور مدلس نہیں۔

اندلس کے محدثین وعلماء

معاویہ بن صالح خضرمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ان کے قاضی تھے اور ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں۔ آپ نے اپنی پوری عمر میں صرف ایک حج کیا اور مدینہ سے گزرے پھر وہاں جس عراقی نے آپ سے ملاقات کی' کی آپ سے اس حج میں عبدالرحمٰن بن مہدی' زید بن حباب عکلی' محمد بن عمر واقدی' حماد بن خالد خیاط اور معن بن عیسیٰ نے ملاقات کی۔

طبقات ابن سعد

حصہ ہشتم

صالحات وصحابیات رضی اللہ عنہن

طبقات ابن سعد کے اس حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دادیوں، نانیوں، والدۂ محترمہ، ازواج مطہرات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں اور صحابیات رضی اللہ عنہن کے تذکرے ہیں۔ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بیٹیوں کے تذکرے بھی ہیں اور کچھ صحابیات کو دیکھ کر ایمان لانے والیوں کے تذکرے ہیں۔

مصنف
محمد بن سعدؒ (المتوفی ۲۳۰ھ)

ترجمہ
محمد راغب رحمانی

نفیس اکیڈمی
اردو بازار، کراچی

طبقات ابن سعد

نام کتاب .... طبقات ابن سعد (حصہ ہشتم)

مصنف .... علامہ محمد بن سعد المتوفی ۲۳۰ھ

مترجم .... محمد راغب رحمانی

اضافہ عنوانات وحواشی .... مولانا عبدالمنان صاحبؒ

ناشر .... نفیس اکیڈمی اردو بازار- کراچی

قیمت .... /- روپے

نفیس اکیڈمی
اُردو بازار، کراچی

فہرست مضامین

طبقات ابن سعد (حصہ ہشتم)

بیعت کرنیوالی خواتین اسلام کے اسماء

قبیلہ اوس کی بیعت کرنے والی انصاریہ خواتین اسلام

نذرِ عقیدت

میں اس کتاب کو اپنے عم محترم:

جناب منشی سلطان علی مرحوم

پیدائش ۱۸۷۹ء وفات ۱۹۴۲ء لوھار پرتاب پورہ ضلع جالندھر (مشرقی پنجاب) کے نام نامی سے معنون کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ مرحوم ان تمام خوبیوں کا مجموعہ تھے جو کسی انسان کو دین و دنیا میں سربلند رکھتی ہیں۔
مرحوم ہی کی نیکی، اخلاص مندی اور عبادت گزاری کا نتیجہ ہے کہ ان کی اولاد زندگی کے ہر شعبہ میں ممتاز ہے۔
بالخصوص حاجت مندوں کی دستگیری، بے لوث اعانت اس خاندان کا طرۂ امتیاز ہے۔
میرے لیے تو اس خاندان کا ہر فرد مرکزِ محبت ہے۔

نیاز کیش

محمد اقبال سلیم گاہندری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صالحات وصحابیات

چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندری

ہر انسانی معاشرہ عورت اور مرد دونوں اصناف کی ہم آہنگی اور ہم مساعی جمیلہ سے بنتا ہے اور اسلامی معاشرے میں تو عورت کو اتنی اہمیت اور منزلت حاصل ہے کہ اس کے تفصیلی بیان کے لیے ایک پوری کتاب کی ضخامت بھی شاید پوری طرح کافی نہ ہو سکے۔ اسلامی تاریخ کے صفحات خواتین اسلام کے زریں کارناموں سے روشن ہیں ابتدا ہی سے مسلمان خواتین نے عائلی اور قومی زندگی میں بڑے بڑے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ اور کیا ایک مسلمان عورت کے لیے یہ فخر کی بات نہیں ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت پر سب سے پہلے ایمان لانے والی ایک مقدس خاتون حضرت ام المومنین بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تھیں۔ وہ مقدس جراءت مند اور اللہ والی خاتون جس نے انسانوں سے بھری ہوئی اس زمین پر ہر مرد اور ہر عورت سے پہلے یہ شرف حاصل کیا کہ اللہ جل جلالہٗ کی وحدانیت اور اس کے سچے رسول ﷺ پر ایمان لا کر اور دل کی گہرائیوں میں یقین کامل پیدا کر کے خود اپنی ذات کو اور اپنی پیاری لڑکیوں کو کفار کے طعنوں ایذارسانیوں ترک موالات توہین و تضحیک اور طرح طرح کے مصائب کے سامنے کھڑا کر دیا۔ کیا کیا ظلم نہیں ہوئے رخصتی سے پہلے لڑکیوں کو طلاق دی گئی۔ بول چال بند ہوئی اپنا گھر چھوڑ کر شعب بنی ہاشم کی گھاٹیوں میں رہنا پڑا دانے دانے کو ترسنا پڑا ننھی ننھی بچیوں کو بھوک اور پیاس میں تلملاتے دیکھنا پڑا۔ یہ سب کچھ ہوا لیکن ہماری اور سارے اہل ایمان کی ماں بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے نہ صرف یہ کہ ہمت نہیں ہاری ساری سختیوں کا مقابلہ کیا بلکہ کبھی ایک لفظ شکوہ کا زبان پر نہ آیا۔ یہ ہے عورت کا کارنامہ۔

حضرت بی بی اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نوجوان کمسن لڑکی جس کو نو ماہ کا حمل تھا رات کی تاریکیوں میں پیٹ پر روٹی باندھ کر شہر مکہ سے باہر اور کئی میل دور ہجرت کے موقع پر بیاباں میں سنگلاخ کوہستانی علاقہ میں تن تنہا جاتی ہے تا کہ اللہ کے سچے رسول ﷺ اور ان کے جاں نثار ساتھی اولین مرد مسلمان ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا پہنچا سکے اس حالت میں جاتی ہے کہ قدم قدم پر کفار قریش نیزوں اور تلواروں سے مسلح ہو کر رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تلاش کر رہے ہیں کہ انہیں قتل کر دیں۔ اللہ اللہ۔ کیا جرأت و ہمت اس کمسن نوجوان لڑکی کی جو خود اپنے اولین حمل کے باعث پریشان حال ہے کیا ہر مسلمان عورت کو فخر سے یہ کہنے کا حق حاصل نہیں ہے کہ ہم ہیں اسماء رضی اللہ عنہا کی بہن۔

طبقات ابن سعد کا جو حصہ اس وقت آپ کے سامنے ہے۔ یہ انہیں مقدس خواتین کا تذکرہ ہے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کی دادیوں، نانیوں، والدۂ محترمہ، ازواج مطہرات اور آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیوں اور صحابیات کے تذکرے ہیں۔ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بیٹیوں کے تذکرے بھی ہیں اور کچھ صحابیات کو دیکھ کر ایمان لانے والیوں کے تذکرے ہیں۔

طبقات ابن سعد کو ہماری ابتدائی تاریخ اور بزرگ صحابہ وتابعین کے احوال میں قدیم ترین مأخذ کا مقام حاصل ہے اور پیش نظر جلد اسی کتاب کی آخری جلد ہے۔ ہم اسے اس نیت اور یقین کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان خاتون اسے پڑھے گی اور دیانت داری کے ساتھ اپنی زندگی کا مقابلہ ان اللہ والیوں کی زندگی سے کر کے دیکھے گی کہ اسے ان مقدس صالحات سے کیا نسبت روحانی ہے؟

میں بارگاہِ رب العزت میں شکریہ کے ساتھ سربسجود ہوں کہ اس نے مجھ جیسے نااہل کو یہ توفیق بخشی کہ اتنی گراں بہا کتاب اور آٹھ حصوں پر مشتمل طبقات ابن سعد کا یہ آخری حصہ ایسے زمانے میں پیش کیا جا رہا ہے جبکہ المیہ مشرقی پاکستان سے ہر پاکستانی کا دل ودماغ مجروح ہے اور ہم پھر نئے عزم اور نئے ولولے سے پاکستان کی تعمیر نو میں مشغول ہیں ان حالات میں صالحات وصحابیات کی پیش کش خواتین پاکستان کے ارادوں میں عزم واستقلال کی ایک نئی روح پھونک دے گی۔ اس کتاب کی تکمیل میں جن دوستوں نے پیشگی خریداری قبول کر کے میری ہمت افزائی کی ہے ان کا تہ دل سے مشکور ہوں۔

میرے بھائی عبدالستار نے جس اخلاص ومحبت سے طبقات ابن سعد کی اشاعت میں میری جو اعانت فرمائی ہے اس کے شکریہ کے لیے میں الفاظ نہیں پاتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو اس نیک کام میں تعاون کا اجر دے۔ آمین!

وما توفیقی الا باللہ

رسول اللہ ﷺ نے خواتین اسلام سے کن باتوں پر بیعت لی؟

اور

بیعت کا طریقہ

بتحدیث عبداللہ بن ادریس اودی از حصین بن عبدالرحمٰن از عامر شعبی: نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر خواتین سے بیعت لی۔

باخبار وکیع بن جراح از سفیان از منصور از ابراہیم: نبی ﷺ نے خواتین سے کپڑے کے پیچھے سے بیعت لی۔

باخبار وہب بن جریر بن حازم بتحدیث شعبہ از مغیرہ از شعبی: جب رسول اللہ ﷺ نے خواتین سے بیعت لی تو اپنے دست مبارک پر قطری چادر رکھ لی (یعنی ہاتھ چادر میں لپیٹ لیا) پھر ان سے بیعت لی' اکثر راویوں کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔

باخبار سفیان بن عیینہ از زہری از عروہ: نبی ﷺ بیعت کے وقت عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتے تھے (یعنی خواتین کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں نہیں لیا کرتے تھے)۔

باخبار معن بن عیسیٰ' باخبار مالک بن انس از محمد بن منکدر از امیمہ بنت رقیقہ: میں عورتوں کے ساتھ جو رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے کے لیے آئی تھیں' آئی' ہم نے کہا یارسول اللہ! ہم آپ سے ان باتوں پر بیعت کرتی ہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گی' نہ چوری کریں گی' نہ زنا کریں گی' نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی' نہ ہم کسی پر الزام لگائیں گی (بہتان باندھیں گی) اور نہ ہم اچھے کاموں میں آپ کی نافرمانی کریں گی' فرمایا: جہاں تک مقدور و ممکن ہوگا (اور کہہ لو) فرماتی ہیں: ہم نے کہا: ہم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ ہم پر شفیق و مہربان ہیں یارسول اللہ! آیئے ہم آپ سے بیعت کرلیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔ میرا ایک عورت سے قول سو عورتوں سے قول کی طرح ہے۔

باخبار وکیع بن جراح و فضل بن دکین و محمد بن عبداللہ اسدی' بتحدیث سفیان ثوری از محمد بن منکدر' باخبار امیمہ بنت رقیقہ: میں ان عورتوں کے ساتھ جو رسول اللہ ﷺ کے پاس بیعت کرنے آئی تھیں' آئی' آپ نے وہی شرطیں متعین فرمائیں جو قرآن پاک میں ہیں کہ نہ چوری کرنا' نہ زنا کرنا' نہ اپنی اولاد کو قتل کرنا' اور نہ کسی پر بہتان باندھنا' پھر فرمایا: جہاں تک ممکن و مقدور ہو' میں بولی: رسول اللہ ﷺ ہم سے زیادہ ہم پر مہربان ہیں۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ! آپ ہم سے مصافحہ کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔ میرا ایک عورت سے قول سو عورتوں سے قول کی طرح ہے۔

باخبار معن بن عیسیٰ باخبار مالک بن انس از ہشام بن عروہ از عروہ از صدیقہ: نبی ﷺ نے کبھی کسی عورت سے مصافحہ نہیں کیا۔

باخبار عبداللہ بن موسیٰ باخبار اسرائیل از منصور از ابراہیم: نبی ﷺ اس حال میں عورتوں سے مصافحہ کیا کرتے تھے کہ آپ کے ہاتھ پر کپڑا ہوتا تھا۔

باخبار وکیع بن جراح و یعلی بن عبید و ابن نمیر باخبار اسماعیل بن ابی خالد از قیس بن ابی حازم: جب خواتین نبی ﷺ سے بیعت کرنے کے لیے آئیں تو آپ نے اپنے ہاتھ پر چادر پھیلا لی اور ان سے چادر کے پیچھے سے بیعت کی، کچھ خواتین شرطوں سے خوفزدہ ہو کر بلا بیعت کے واپس ہو گئیں، آپ نے شرطوں کو قبول کرنے والی خواتین سے چادر کے پیچھے سے بیعت کی اور فرمایا: جنت میں تم میں سے تھوڑی جائیں گی (آپ نے انگلیاں سمیٹ کر قلت کی طرف اشارہ کیا)۔

باخبار وکیع بن جراح از عبدالحمید بن بہرام از شہر بن حوشب از اسماء بنت یزید: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔

باخبار فضل بن دکین باخبار اسماعیل بن نشیط عامری بسماع شہر بن حوشب بقول اسماء: میں ان عورتوں کے ساتھ جو رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے آئی تھیں، آئی، رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے تشریف لائے، میری چچازاد بہن نے آپ سے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا ان کے ہاتھ میں سونے کے کنگن اور سونے کی انگوٹھیاں تھیں آپ نے اپنا ہاتھ سکیڑ کر فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔

باخبار فضل بن دکین، بتحدیث قیس بن جابر از شیخ احمسی از طارق بن تیمی: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ دھوپ میں تشریف فرما تھے اور ایک زرد کپڑا زیب بدن تھا جس سے آپ نے سر ڈھانپ رکھا تھا پھر آپ کھڑے ہوئے اور اپنے کسی حجرے کے پاس پہنچے، تو اس میں چھ خواتین تھیں، آپ نے انہیں سلام کیا اور ہاتھ پر ایک زرد کپڑا لپیٹ کر ان سے بیعت کی۔

باخبار ابوالولید، ہشام بن عبدالملک طیالسی و یحییٰ بن حماد بتحدیث ابو یعقوب، اسحٰق بن عثمان، بحدیث اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن عطیہ اپنی دادی ام عطیہ سے: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو خواتین انصار ایک گھر میں جمع ہوئیں پھر آپ نے ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا، فرماتی ہیں: عمر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ نے دروازے پر کھڑے ہو کر ہمیں سلام کیا، ہم نے آپ کے سلام کا جواب دیا، آپ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا ایک پیغامبر ہوں جسے آپ نے تمہارے پاس بھیجا ہے، ہم نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے پیغامبر کو خوش آمدید کہتی ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ان شرطوں کے ساتھ بیعت کرتی ہو؟ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو گی، نہ چوری کرو گی، نہ زنا کرو گی، نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گی اور نہ کسی پر بہتان باندھو گی؟ بولیں: ہاں ہاں، فرماتی ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھر کے باہر سے ہاتھ بڑھا دیا اور ہم نے گھر کے اندر سے ہاتھ بڑھائے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ! گواہ رہ! فرماتی ہیں: اور آپ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم عید و بقر عید کے دن اپنے ساتھ جوان اور حیض والی عورتوں کو بھی عیدگاہ ساتھ لیتی جائیں اور یہ بھی کہ ہم پر جمعہ فرض نہیں اور آپ نے ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے روک دیا۔ اسماعیل فرماتے ہیں: میں نے اپنی دادی سے پوچھا: یہ جو آپ نے فرمایا کہ عورتیں نیک کاموں میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی، اس کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: آپ نے ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔

باخبار عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب' باخبار حجاج بن صفوان مدنی از اسید بن ابی اسید' براد ایک بیعت کرنے والی خاتون سے: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے جو عہد لیا تھا اس میں یہ بات بھی تھی کہ ہم نیک کاموں میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی یعنی چہرہ نہ کھرچیں گی' گریبان نہ پھاڑیں گی' بال نہ بکھیریں گی اور شور وغل اور واویلا نہ کریں گی۔

باخبار یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری از ابراہیم بن سعد از صالح بن کیسان از حارث بن فضیل انصاری بحدیث ابن شہاب بقول عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: کیا تم مجھ سے ان باتوں پر بیعت نہ کرو گے جن پر عورتوں نے بیعت کی ہے؟ کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو گے' چوری نہ کرو گے' زنا نہ کرو گے' اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے' کسی پر بہتان نہ باندھو گے اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہ کرو گے' ہم نے کہا: کیوں نہیں' یارسول اللہ! چنانچہ ہم نے ان باتوں پر آپ سے بیعت کی' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اس بیعت کے بعد کسی نے کوئی گناہ کیا اور اسے سزا مل گئی (یعنی حد جاری کر دی گئی) تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ بن جائے گی اور جسے سزا نہیں ملی اس کا معاملہ اللہ کے اختیار میں ہے خواہ وہ اسے معاف فرما دے یا اس پر اسے سزا دے۔

باخبار فضل بن دکین' بتحدیث یزید شیبانی' بسماع شہر بن حوشب' بتحدیث ام سلمہ انصاریہ: یہ ان خواتین میں شامل تھیں جن سے رسول اللہ ﷺ نے چند باتوں پر بیعت لی تھی' ان کے ساتھ ان کی خالہ جان بھی تھیں' یہ رسول اللہ ﷺ سے کئی حدیثیں روایت کرتی ہیں' فرماتی ہیں: ایک خاتون نے پوچھا: یارسول اللہ! یہ معروف کیا ہے جس میں آپ کی نافرمانی ہمارے لائق نہیں؟ فرمایا: نوحہ نہ کرنا۔

باخبار عارم بن فضل' باخبار حماد بن زید از ایوب از حفصہ بنت سیرین از ام عطیہ: رسول اللہ ﷺ نے بیعت کے وقت ہم سے یہ عہد لیا کہ ہم نوحہ نہ کریں' چنانچہ بجز پانچ خواتین کے کسی نے بھی عہد پورا نہیں کیا' وہ پانچ ام سلیم' ام العلاء بنت ابی سبرہ' زوجہ معاذ' ام معاذ اور ایک اور خاتون ہیں۔

باخبار عفان بن مسلم' باخبار عمرو بن فروخ' باخبار مصعب بن نوح: ہم نے اپنی ایک بوڑھی عورت کو پایا' آپ ان خواتین میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی اور یہ بھی آپ سے بیعت کرنے کے لیے حاضر خدمت ہوئی تھیں فرماتی ہیں: منجملہ دیگر باتوں کے ایک یہ بات بھی تھی کہ نوحہ نہ کرنا' ایک بڑی بی بولیں: یارسول اللہ! لوگوں نے ایک مصیبت میں جس کا میں شکار ہوگئی تھی' میرا ساتھ دیا تھا اب وہ مصیبت کا شکار ہیں' میں ان کا ساتھ دینا چاہتی ہوں' فرمایا: جاؤ اور ان کا ساتھ دو چنانچہ میں گئی اور فارغ ہو کر پھر آئی اور آپ سے بیعت کی فرماتی ہیں: یہی وہ معروف ہے جس کا ذکر اللہ نے فرمایا ہے کہ (وہ معروف میں آپ کی نافرمانی نہ کریں)۔

باخبار سعید بن منصور' باخبار جریر از منصور از سالم بن ابی الجعد از ابوالملیح ہذلی: ایک خاتون نبی ﷺ کے پاس بیعت کرنے کے لیے آئیں آپ نے انہیں یہ آیت پڑھ کر سنائی پھر جب آپ نے فرمایا (عورتیں نیک کاموں میں آپ کی نافرمانی نہ کریں تو آپ نے فرمایا تم نوحہ نہ کرنا' وہ بولیں: یارسول اللہ! ایک عورت نے میرا ساتھ دیا ہے' کیا میں اس کا بدلہ اتاروں؟ رسول اللہ ﷺ نے توقف فرمایا حتیٰ کہ انہوں نے یہ بات دو تین بار پوچھی آخر کار آپ نے انہیں رخصت نہیں دی' پھر انہوں نے اقرار کر لیا' آپ نے اس

سے بیعت کرلی۔

باخبار معلی بن اسد عمی' بحدیث وہیب از ایوب از بکر بن عبداللہ: رسول اللہ ﷺ نے بیعت میں عورتوں سے اقرار کرایا کہ گریبان نہ پھاڑیں گی اور شور وغل اور واویلا نہ کریں گی اور چہرہ نہ نوچیں گی اور بیہودہ باتیں نہ بکیں گی۔

باخبار عبیداللہ بن موسیٰ' باخبار عمرو بن ابی زائدہ بسماع از شعبی: جب عورتوں نے بیعت کا ارادہ کیا تو ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس پر بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گی (ہند بولیں: بے شک ہم اس کا اقرار کرتی ہیں) اور چوری نہ کرو گی (ہند بولیں: کبھی کبھی میں ابوسفیان کا کچھ مال چوری چھپے لے لیا کرتی ہوں) ابوسفیان بولے: تم نے میرے مال میں سے جو مال چوری لے لیا ہے وہ تمہارے لیے حلال ہے۔ اور نہ زنا کرو گی (ہند بولیں: کیا آزاد عورت بھی زنا کرتی ہے؟) اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گی (ہند بولیں آپ نے انہیں قتل کیا)۔

باخبار عبداللہ بن جعفر رقی باخبار ابوالملیح از میمون بن مہران: چند خواتین حاضر خدمت رسالت ہوئیں' ان میں ایک خاتون ہند بنت عتبہ بن ربیعہ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ) بھی تھیں' یہ عورتیں بیعت کرنے کے لیے آئی تھیں پھر جب آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اور نہ چوری کرنا تو ہند نے کہا: یارسول اللہ! ابوسفیان بخیل آدمی ہیں اگر میں ان کی اجازت کے بغیر ان کے غلہ میں سے کچھ لے لوں تو کیا مجھ پر گناہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے تازہ کھجوروں میں انہیں رخصت دے دی' خشک کھجوروں میں نہیں دی' فرمایا: اور نہ زنا کرنا' ہند بولیں: کیا آزاد (شریف) عورت بھی زنا کرتی ہے؟ فرمایا: اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا' بولیں: آپ نے جنگ بدر کے موقعہ پر ہمارے کسی بچہ کو قتل کیے بغیر نہیں چھوڑا۔ فرمایا: اور اچھے کام میں عورتیں آپ کی نافرمانی نہ کریں۔ میمون فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر نبی کی اطاعت نیک کاموں ہی میں فرض فرمائی ہے اور معروف اللہ کی اطاعت ہے۔

باخبار یعلی ومحمد پسران عبیداللہ شیبانی' بتحدیث محمد بن اسحٰق از شخصے از انصار اپنی والدہ سلمٰی بنت قیس سے: میں بھی انصار خواتین کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئی' آپ نے ہم سے یہ عہد بھی لیا کہ اپنے شوہروں کو دھوکا نہ دینا' فرماتی ہیں پھر جب ہم واپس لوٹ آئیں تو ہم نے سوچا کاش ہم رسول اللہ ﷺ سے یہ پوچھ لیتے کہ شوہروں کو دھوکا دینا کیا ہے؟ فرمایا: شوہروں کو دھوکا دینا یہ ہے کہ غیر شوہر سے محبت کرو اور شوہر کا مال اسے ہدیہ میں دو۔

باخبار یزید بن ہارون' باخبار حماد بن زید از عطاء خراسانی: رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے ایک عہد یہ بھی لیا تھا کہ نوحہ نہ کریں اور خلوت میں مردوں کے ساتھ نہ بیٹھیں۔

باخبار وکیع بن جراح از ابوالاشہب ومبارک از حسن: جب نبی ﷺ نے عورتوں سے بیعت کی تو ان سے یہ عہد بھی لیا کہ صرف محرم کے ساتھ باتیں کریں۔

باخبار فضل بن دکین' بتحدیث ضابی بن عمرو: ہم کسی بیماری میں حسن بصری کی بیمار پرسی کے لیے گئے آپ نے کہا جب عورتوں سے بیعت کی آیت اتری تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے بیعت لی اور ان سے یہ شرط بھی کی کہ مردوں سے باتیں نہ

کریں اس کا ذکر قرآن پاک میں ہے۔

باخبار محمد بن فضل از ولید بن جمیع از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن: اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور صدیقہ رضی اللہ عنہا دونوں مکہ معظمہ آتے تو دونوں بنت ثابت کے گھر ٹھہرا کرتے تھے' بنت ثابت ان سات عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔

باخبار فضل بن دکین' بتحدیث عبدالسلام بن حرب از یونس بن عبید از زیاد بن جبیر از سعد: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے بیعت کی تو آپ کے سامنے ایک عورت کھڑی ہوئی گویا وہ مضری خاتون ہے اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! چونکہ ہم اپنے باپوں' شوہروں اور بیٹوں پر بوجھ ہیں لہٰذا ہمارے لیے ان کا کس قدر مال حلال ہے؟ فرمایا تازہ کھجوریں جن کو تم کھا سکتی ہو اور ہدیہ کے طور پر بھی بھیج سکتی ہو۔

باخبار فضل بن دکین' بتحدیث سفیان بن عیینہ از عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین از شہر بن حوشب از اسماء بنت یزید: نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں بھی عورتوں میں تھی' آپ نے ہمیں سلام کیا اور ہم نے آپ کو آپ کے سلام کا جواب دیا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث یعقوب بن محمد بن عبدالرحمٰن از عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ' بقول ام عمارہ: بیعت عقبہ کے دن لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کا معاملہ کر رہے تھے اور عباس بن عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑے ہوئے تھے پھر جب میں اور ام منیع باقی رہ گئیں تو میرے شوہر' عرفہ بن عمرو نے بلند آواز سے کہا: یا رسول اللہ! یہ دو عورتیں آپ سے بیعت کرنے کے لیے ہمارے ساتھ آئی ہیں' فرمایا میں نے جن شرطوں پر تم سے بیعت کی ہے انہیں شرطوں پر ان سے بیعت کی۔ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا' فرماتی ہیں: پھر ہم اپنے مردوں کی طرف لوٹ آئیں' راہ میں ہمیں ہماری قوم کے دو آدمی (سلیط بن عمرو اور ابوداؤد مازنی) ملے جو آپ سے بیعت کرنا چاہتے تھے اور انہوں نے دیکھا کہ لوگ بیعت کر چکے ہیں' سب سے پیچھے اسعد بن زرارہ نے بیعت کی' آپ عقبہ والی رات میں ستر بیعت کرنے والوں کے سردار تھے۔

باخبار عبدالعزیز بن خطاب' بتحدیث نائلہ کوفیہ' ابوالعیزار کی آزاد کردہ لونڈی از ام عاصم از سوداء: میں بیعت کرنے کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی فرمایا خضاب کر کے (مہندی لگا کر) آؤ' چنانچہ میں خضاب کر کے آئی' پھر آپ نے مجھ سے بیعت کی۔

باخبار اسماعیل بن ابان وراق' بحدیث نائلہ از ام عاصم از سوداء: میں بیعت کرنے کے لیے حاضر دربار رسالت ہوئی' فرمایا جا کر خضاب کرو' پھر آؤ میں تم سے بیعت کرلوں گا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث اسامہ بن زید لیثی از عمرو بن شعیب از ابیہ از جدہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسلمان خواتین نے آپ سے ملاقات کی اور عرض کی کہ ہمارے مردوں نے آپ سے بیعت کر لی ہے' ہم بھی آپ سے بیعت کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتی ہیں' فرماتی ہیں پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اس میں اپنا دست مبارک ڈال دیا' پھر آپ نے وہ پیالہ ایک ایک عورت کو دیا' آپ نے ان سے اسی طرح بیعت کی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث سفیان بن عیینہ از ابن ابی حسین از شہر بن حوشب از اسماء بنت یزید: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی' آپ نے ہم سے یہ عہد لیا کہ ہم اللہ کے ساتھ کوئی چیز شریک نہ کریں' نہ چوری کریں' نہ زنا کریں اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں اور فرمایا: میں تم سے مصافحہ نہیں کرتا ہاں تم سے وہی اقرار کراتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے تم سے اقرار کرایا ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث اسامہ بن یزید' از داؤد بن حصین از ابوسفیان' ابن ابی احمد کے آزاد کردہ غلام بسماع ام عامر اشہلیہ: میں اور لیلیٰ بنت حطیم اور حواء بنت یزید بن سکن بن کرز بن زعوراء مغرب کے بعد اپنی اپنی چادریں اوڑھ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ نے میرا نسب پوچھا' میں نے اپنا نسب بتایا اور میری دونوں سہیلیوں کا نسب بھی پوچھا' ان دونوں نے اپنا اپنا نسب بتایا آپ نے ہمیں خوش آمدید کہا اور پوچھا: کیا کام ہے؟ ہم نے کہا یارسول اللہ ہم اسلام پر آپ سے بیعت کرنے آئی ہیں کیونکہ ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتی ہیں اور آپ جو کچھ لے کر آئے ہیں اسے برحق تسلیم کرتی ہیں' فرمایا: الحمدللہ' اللہ تعالیٰ نے تم کو اسلام کی ہدایت فرمائی' پھر فرمایا: میں نے تم سے بیعت کر لی' ام عامر کہتی ہیں میں آپ کے قریب گئی تو آپ نے فرمایا: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا میرا ہزار عورتوں سے قول ایک عورت سے قول کی طرح ہے' ام عامر فرمایا کرتی تھیں: ہم نے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابی حبیبہ از عاصم بن عمر بن قتادہ: جن خواتین نے نبی ﷺ سے سب سے پہلے بیعت کی وہ ام سعد بن معاذ' کبشہ بنت رافع بن عبید' اور ام عامر بنت یزید بن سکن اور حواء بنت یزید بن سکن ہیں' اولاد ظفر میں سے لیلیٰ بنت حطیم ہیں اور بنو عمرو بن عوف میں سے لیلیٰ' مریم اور تمیمہ' دختران ابوالبنات ابوسفیان جو احد میں شہید ہوئے ہیں' اور شموس بنت ابو عامر راہب اور ان کی بیٹی جمیلہ بنت ثابت بن ابی الاقلح اور طیبہ بنت نعمان بن ثابت بن ابی الاقلح ہیں۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث محمد بن عبداللہ (زہری کے بھتیجے) از زہری: میں عروہ بن زبیر کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ ہبیرہ' ولید بن عبدالملک کے وزیر کے کاتب تھے' انہوں نے تحریر کے ذریعہ عروہ سے اس آیت ﴿یایھا الذین امنوا اذاجآء کم المؤمنٰت الخ﴾ یعنی اے ایمان والو! جب تمہارے پاس ہجرت کر کے مومن خواتین آئیں تو انہیں آزماؤ' آخر آیت تک) کا مطلب پوچھا' آپ نے انہیں لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے دن قریش سے اس شرط پر صلح کر لی تھی کہ ان میں سے جو اپنے ولی کے بغیر مدینہ آئے گی یا آئے گا تو آپ انہیں قریش ہی کو لوٹا دیں گے چنانچہ اس شرط کے بموجب آپ مردوں کو لوٹاتے رہے لیکن جب ہجرت کر کے عورتیں آئیں اور ان کا امتحان لینے کے بعد اسلام بھی ثابت ہوا تو اللہ نے انہیں لوٹانے کی اجازت نہیں دی اور نبی ﷺ کو حکم دیا کہ جب یہ خواتین مشرکوں سے روک لی گئیں تو مسلمان مشرکوں کو ان کے مہر ادا کر دیں' اگر مشرک بھی ایسا ہی کریں' اس لیے حق تعالیٰ نے فرمایا: ﴿واسئلوا ما انفقتم﴾ یعنی تم نے ان پر جو کچھ خرچ کیا ہے وہ کافروں سے لے لو۔

اس عرصہ میں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط مسلمان ہو کر مکہ سے ہجرت کر کے سرکار رسالت کی خدمت میں حاضر ہوئیں' پھر ان کے دو بھائی انہیں شرط کے بموجب واپس لانے کے لیے مدینہ پہنچے اور آپ سے ان کا مطالبہ کیا' لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ ام کلثوم کو بھیجنے سے انکار فرما دیا' آخر کار دونوں ناامید ہو کر مکہ واپس چلے گئے اور قریش کو خبر کر دی' پھر قریش نے ام کلثوم

کو لانے کے لیے کسی کو نہیں بھیجا اور عورتوں کے روکے جانے کو تسلیم کرلیا' پھر فرمایا اور کافروں کو بھی اپنے اخراجات کا مسلمانوں سے مطالبہ کرنا چاہئے مسلمانو! یہ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے' اللہ تعالیٰ تم کو یہی حکم فرمارہا ہے اور اللہ خوب جاننے والا اور کمال حکمت والا ہے اور اگر تمہاری کوئی بیوی تمہارے ہاتھ نہ لگے اور کافروں سے مل جائے پھر تم بدلہ کا موقعہ پاؤ تو تم انہیں ان کے خرچ کے برابر دو جن کی بیویاں چلی گئی ہیں اور تم اللہ سے ڈر جاؤ جس پر تمہارا ایمان ہے' یعنی اگر تمہاری کوئی بیوی مرتد ہو کر کافروں کے پاس چلی جائے تو اگر ان کی کوئی عورت مسلمان ہو کر تمہارے پاس آ جائے پھر تم کو غنیمت یا مال فے ملے تو اس مال میں سے تم اس عورت کا جو تمہارے پاس آ گئی ہے اپنی عورت کے مہر کے عوض مہر ادا کردو' یہ فیصلہ مومنوں نے تو مان لیا' لیکن مشرکوں نے اسے نہ مانا' مسلمانوں کے پاس مشرکوں کی جس قدر بیویاں مسلمان ہو کر آ گئی ہیں اور ان کا مہر ابھی مسلمانوں نے کافروں کو ادا نہیں کیا تو کافروں کو اتنا مال دے دو جتنا مال انہوں نے مسلمانوں کو ان کی بیویوں کے سلسلہ میں دیا ہے' ہمیں کوئی مسلمان عورت ایسی معلوم نہیں جو ایمان لانے کے بعد مرتد ہو کر کافروں کے پاس چلی گئی ہو لیکن اللہ نے یہ قانون بنا دیا کہ اگر بالفرض ایسا ہو تو ایسا کرو' پھر فرمایا کافر عورتوں کی ناموس پر قبضہ نہ کرو' اس سے غیر اہل کتاب کی عورتیں مراد ہیں' اس حکم کے اترنے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملیکہ بنت ابو امیہ یعنی ام عبیداللہ بن عمر کو طلاق دے دی جن سے بعد میں معاویہ بن ابی سفیان نے نکاح کرلیا' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنت جرول خزاعیہ کو بھی طلاق دے دی جن سے ابوجہم بن حذیفہ نے نکاح کرلیا اور عیاض بن غنم فہری نے اس دن ام الحکم بنت ابی سفیان بن حرب کو طلاق دی جن سے عبداللہ بن عثمان ثقفی نے نکاح کرلیا اور عبدالرحمٰن بن ام الحکم پیدا ہوئے۔

باخبار عبداللہ بن نُمیر' باخبار سفیان از ابیہ از عکرمہ (فامتحنوھن کی تفسیر میں) امتحان کی صورت یہ ہے کہ آنے والی خاتون سے اقرار کرایا جائے کہ اسے اللہ کی اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی لائی ہے کسی شخص کی محبت نہیں لائی اور نہ وہ اپنے شوہر سے بھاگ کر آئی ہے۔

مسلمان' مہاجر اور بیعت کرنے والی قریشی اور انصاری عورتوں کے اسمائے گرامی' اور دیگر خواتین عرب:

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا حسب ونسب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نسب:

آپ خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کی صاحبزادی ہیں۔ باخبار ہشام بن محمد بن سائب کلبی از محمد بن سائب کلبی از ابوصالح از ابن عباس: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا قصی بن کلاب بن مرة بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ہیں آپ کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت زائدہ بن اصم بن ہرم بن رواحہ بن حجر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی بن غالب بن فہم بن مالک ہیں' اور فاطمہ کی والدہ ہالہ بنت عبد مناف بن حارث بن منقذ بن عمرو بن ھصیص بن کعب لوی اور قلابہ کی والدہ عاتکہ بنت عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب لوی بن غالب ہیں اور عاتکہ کی والدہ حُظیّا ہیں یعنی ریطہ بنت کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب اور ریطہ کی والدہ نائلہ بنت حذافہ بن جمح بن عمرو بن ھصیص بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک ہیں۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نکاح:

نکاح سے قبل خدیجہ الکبریٰ کا ذکر ورقہ بن نوفل سے کیا گیا لیکن آپ کا ورقہ سے نکاح نہیں ہوا اور آپ کا سب سے پہلا نکاح ابوہالہ' ہند بن نباش بن زرارہ بن وقدان بن حبیب بن سلامہ بن غوی بن جردہ بن اسید بن عمرو بن تمیم سے ہوا' آپ کے والد (خویلد) اپنی قوم میں شریف ومعزز تھے آپ مکہ میں آ بسے تھے اور بنو عبدالدار بن قصی کے حلیف بن گئے تھے اور قریش اپنے حلفاء سے شادی بیاہ کا معاملہ کرلیا کرتے تھے' ابوہالہ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے یہاں ہند پیدا ہوئے' ہالہ بھی مرد ہی تھے' پھر ابوہالہ کے بعد آپ کا نکاح عتیق بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سے ہوا ان سے آپ کے ایک بچی پیدا ہوئی جس کا نام ہند تجویز کیا گیا پھر آپ سے صیفی بن امیہ بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم آپ کے چچازاد بھائی نے نکاح کرلیا' ان سے آپ کے یہاں ایک لڑکا محمد پیدا ہوا۔ اسی محمد کی اولاد کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے عالی مقام ومرتبہ کے اعتبار سے اولاد طاہرہ کہا جاتا ہے مدینہ میں ان کی نسل اور اولاد باقی تھی پھر ختم ہوگئی' حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ام ہند کی کنیت سے پکاری جاتی تھیں۔ باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبدالرحمٰن بن ابی الزناد از ابیہ از عروة از عائشة: خدیجہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام ہند تھی۔

باخبار محمد بن عمر' باخبار مغیرة بن عبدالرحمٰن اسدی اپنے گھر والوں سے: ہم نے حکیم بن حزام سے پوچھا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خدیجہ رضی اللہ عنہا میں کون بڑا تھا؟ فرمایا خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۵ سال بڑی تھیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے میری پھوپھی پر نماز حرام ہوگئی تھی (یعنی انہیں حیض آنے لگا تھا) انہوں نے مسلمانوں کی اصطلاح وزبان میں بات کی۔

باخبار علی بن محمد بن عبداللہ قرشی' از ابوعمرو مدنی' باخبار طلحہ بن عبداللہ تیمی از ابوالبختری خزاعی وابوالزبیر از سعید بن جبیر از

ابن عباس: مکہ کی عورتیں عید کے دن جو رجب میں آتی تھی جمع ہوئیں اور عید کے احترام میں ہر رسم بجالائیں‘ جب یہ خواتین ایک بت کے پاس بیٹھی ہوئی پوجا کر رہی تھیں کہ اچانک ان کے سامنے ایک شخص مرد کی صورت و ہیئت میں ان کے سامنے ظاہر ہوا حتیٰ کہ ان کے قریب آیا اور اس نے بلند آواز سے اعلان کیا: اے خواتین تیماء: عنقریب تمہارے شہر میں ایک نبی پیدا ہونے والا ہے جسے احمد کے نام سے پکارا جائے گا‘ انہیں اللہ کا پیغام پہنچانے کے لیے معبوث کیا جائے گا‘ لہٰذا جو خاتون ان کی زوجیت کی سعادت حاصل کر سکے ضرور حاصل کر لے۔ خواتین نے اس پر کنکریاں پھینکیں اور اس کی مذمت کی اور اسے سخت سست کہا لیکن خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس کی بات سن کر نیچی نگاہ کر لی اور عورتوں نے اس کے ساتھ بدسلوکی کا جو معاملہ کیا تھا خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ایسا نہیں کیا۔

باخبار محمد بن عمر از موسیٰ بن شیبہ از عمیرہ بنت عبید اللہ بن کعب بن مالک از ام سعد بنت سعد بن ربیع از نفیسہ بنت امیہ ہمشیرہ یعلیٰ بن امیہ: خدیجۃ الکبریٰ ایک معزز و شریف‘ بڑی دولت مند اور تاجرہ خاتون تھیں‘ آپ ملک شام مال تجارت بھیجا کرتی تھیں عوام قریش کے اونٹوں پر جس قدر مال ہوتا تھا اسی قدر ان کے تنہا اونٹوں پر ہوتا تھا آپ مردوں سے تجارت کرایا کرتی تھیں‘ سرمایہ آپ کا ہوتا تھا اور نفع میں آپ اور آپ کا شریک مرد دونوں برابر کے حصہ دار ہوتے تھے۔ جب رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پچیس سال کے ہوئے جب کہ آپ کو مکہ والے امین ہی کے لقب سے پکارا کرتے تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے درخواست کی کہ آپ میرے غلام میسرہ کے ساتھ میرا تجارتی مال ملک شام لے جا کر فروخت کریں‘ میں جو کچھ آج تک اپنے شرکاء کو دیتی آئی ہوں اس سے دگنا آپ کی خدمت میں پیش کروں گی‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی درخواست منظور کر لی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا مال تجارت لے کر بصرہ کی منڈی پہنچ گئے اور وہاں تمام سامان فروخت کر دیا اور وہاں سے دوسرا سامان خرید کر واپس لوٹے اس دفعہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو دگنا فائدہ ہوا اور آپ نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقررہ مال سے دگنا پیش کیا‘ نفیسہ فرماتی ہیں: اس کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بیچ والی بنا کر آپ سے نکاح کی درخواست پیش کی جو آپ نے منظور کر لی‘ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے چچا جان عمرو بن اسد بن عبد العزیٰ کو بلا بھیجا‘ عمرو آ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کے پاس چلے گئے اور آپ کے کسی چچا نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ کا نکاح کرا دیا۔ اس سلسلہ میں عمرو نے کہا: نکاح باعث عار نہیں کہ اس سے ناک کٹے‘ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شام سے واپس آ کر پچیس سال کی عمر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ کے قاسم اور عبد اللہ (طاہر اور طیب) پیدا ہوئے‘ ان کے یہ نام اس لیے تجویز ہوئے کہ یہ اسلام میں پیدا ہوئے اور بچیوں میں زینب‘ رقیہ‘ ام کلثوم اور فاطمہ پیدا ہوئیں‘ دائی سلمیٰ عقبہ کی آزاد کردہ لونڈی تھیں اور بچوں کی پیدائش سے قبل ہی دودھ پلانے والی عورتوں کو یہی تلاش کر کے لاتی تھیں اور ہر دو بچوں کے درمیان ایک سال کا وقفہ ہوتا تھا۔

باخبار محمد بن عمر‘ باخبار محمد بن عبد اللہ بن مسلم از محمد از جبیر بن مطعم و بتحدیث ابن ابی الزناد از ہشام بن عروہ از عائشہ‘ و بتحدیث ابن ابی حبیبہ از داؤد بن حصین از عکرمہ از ابن عباس حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا عمرو بن اسد نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرایا کیونکہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد جنگ فجار میں کام آ گئے تھے محمد بن عمر فرماتے ہیں: اس پر ہمارے اصحاب کا اجماع ہے اور اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں۔

باخبار ہشام بن محمد بن سائب از محمد بن سائب از ابوصالح از ابن عباس: نبی ﷺ سے نکاح کے وقت خدیجہ رضی اللہ عنہا ۲۸ سال کی تھیں' آپ نے تقریباً پانچ سو درہم مہر پر خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا' آپ کی تمام بیویوں کے اسی قدر مہر باندھے گئے' محمد بن عمر اس قول پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں' ہمارا اور ہمارے آس پاس کے علماء کا قول ہے کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا واقعہ فیل سے ۱۵ سال قبل پیدا ہوئیں اور آپ رسول اللہ ﷺ سے نکاح کے وقت چالیس سال کی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' باخبار منذر بن عبداللہ حزامی از موسیٰ بن عقبہ از ابوحبیبہ' مولیٰ زبیر بسماع حکیم بن حزام: جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ ۲۵ سال کے تھے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا چالیس سال کی تھیں اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مجھ سے دو سال بڑی تھیں آپ واقعۂ فیل سے ۱۸ سال قبل پیدا ہوئی تھیں اور میری ولادت ۱۳ سال قبل ہوئی تھی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث معمر از زہری از عروہ از صدیقہ: خواتین میں سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہونے والی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ باخبار محمد بن عمر' از ابن ابی الذئب از زہری رسول اللہ ﷺ اور خدیجہ رضی اللہ عنہا دونوں چھپ کر نماز پڑھتے رہے جب تک اللہ کی اس سلسلہ میں مشیت رہی۔

باخبار یحییٰ بن فرات قزاز' بتحدیث سعید بن خثیم ہلالی از اسد بن عبیدہ بجلی از ابن یحییٰ بن عفیف از عفیف کندی: میں مکہ میں اپنی بیوی کے لیے کپڑے اور عطر خریدنے کے لیے آیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر ٹھہرا' فرماتے ہیں: میں ان کے گھر سے بیت اللہ کو دیکھ رہا تھا سورج کے ارد گرد حلقہ تھا اور وہ بلند ہو گیا تھا اتنے میں ایک نوجوان آتا ہے اور کعبہ اقدس کے قریب جا کر آسمان کی طرف اپنا سر اٹھاتا ہے اور دیکھتا ہے پھر کھڑے کھڑے قبلہ رُخ ہو کر نیت باندھ لیتا ہے حتیٰ کہ ایک بچہ آ کر آپ کے دائیں طرف کھڑا ہو جاتا ہے' پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک خاتون آ کر دونوں کے پیچھے کھڑی ہو جاتی ہیں پھر یہ نوجوان رکوع کرتا ہے اور وہ بچہ اور خاتون بھی رکوع میں چلے جاتے ہیں' پھر وہ نوجوان سر اٹھاتا ہے اور وہ بچہ اور وہ خاتون بھی رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر وہ نوجوان سجدہ میں گر جاتا ہے اور وہ دونوں بھی سجدے میں گر جاتے ہیں' فرماتے ہیں' میں بولا: عباس! میں ایک بڑی بات دیکھ رہا ہوں عباس: بڑی بات' کیا تم اس نوجوان کو جانتے ہو؟ میں بولا: نہیں' مجھے معلوم نہیں' بولے: یہ میرے بھتیجے' محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں' کیا تم اس بچہ کو جانتے ہو؟ میں بولا نہیں' فرمایا: یہ میرے بھتیجے علی بن ابوطالب بن عبدالمطلب ہیں' کیا تم اس خاتون کو پہچانتے ہو؟ میں بولا: نہیں' فرمایا: یہ میرے اس بھتیجے کی اہلیہ خدیجہ بنت خویلد ہیں' میرے اس بھتیجے کا جو تمہارے سامنے ہیں خیال ہے کہ ان کے پروردگار نے جو آسمان وزمین کا پروردگار ہے انہیں اس دین کا حکم فرمایا ہے اس لیے وہ اس پر قائم ہیں اللہ کی قسم میرے علم میں روئے زمین پر اس دین کو (اس وقت) ماننے والے یہی تین اشخاص ہیں' عفیف کہتے ہیں: اس کے بعد مجھے رہ رہ کے خیال آتا تھا کہ کاش میں چوتھا ہوتا۔

باخبار محمد بن عمر از محمد بن صالح وعبدالرحمٰن بن عبدالعزیز: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ہجرت سے تین سال قبل دس رمضان المبارک کو ۶۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث معمر بن راشد از زہری از عروہ از صدیقہ: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال نماز فرض ہونے سے قبل

ہجرت سے تین سال پہلے ہو گیا تھا۔

باخبار محمد بن عمرؒ باخبار منذر بن عبداللہ حزامی از موسیٰ بن عقبیٰ از ابوحبیبہ: مولیٰ زبیر بسماع حکیم بن حزام: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ۶۵ سال کی عمر میں رمضان ۱۰ نبوی میں انتقال فرمایا پھر ہم آپ کا جنازہ آپ کے گھر سے لے کر نکلے اور آپ کو حجون میں دفن کیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی قبر میں اترے' اس زمانہ میں جنازے پر نماز پڑھنے کا حکم نہیں تھا' پوچھا گیا: ابوخالد! یہ کب کا واقعہ ہے؟ فرمایا تقریباً ہجرت سے تین سال قبل کا واقعہ ہے یعنی بنو ہاشم کے شعب ابوطالب سے نکلنے کے کچھ دنوں کے بعد کا' فرماتے ہیں: آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی زوجۂ مطہرہ تھیں اور آپ کی تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی سے ہے بجز حضرت ابراہیم بن ماریہ کے' حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام ہند تھی کیونکہ آپ کے سابق شوہر ابوہالہ تمیمی سے ہند پیدا ہوئے تھے۔

رحمتِ عالم ﷺ کی صاحبزادیاں

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا:

آپ رسول اللہ ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں آپ کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد ہیں' آپ نبوت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں جس سال قریش بیت اللہ کی تعمیر کر رہے تھے۔

باخبار مسلم بن ابراہیم' بتحدیث منذر بن ثعلبہ از علباء بن احمر یشکری: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیام ڈالا' نبی ﷺ نے فرمایا میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے عقد کے بارے میں فیصلہ الٰہی کا منتظر ہوں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا پیام اور آپ کا جواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے دہرایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر! یہ رسول اللہ ﷺ کا انکار ہے' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم پیام ڈال کر دیکھو' چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیام ڈالا تو آپ نے وہی جواب دیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر! رسول اللہ ﷺ نے تمہیں بھی انکار فرما دیا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تم فاطمہ رضی اللہ عنہا پر پیام ڈالو' حضرت علیؓ بولے: کیا حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بعد میں اپنا پیام ڈالوں؟ گھر والوں نے کہا: نبی ﷺ سے تمہاری قرابت قریب کی ہے آخر کار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیام ڈالا اور آپ نے ان کا نکاح علی سے کرا دیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ اور کچھ خانگی سامان ۴۸۰ درہم میں فروخت کیا' نبی ﷺ نے فرمایا: ۲/۳ درہموں کی خوشبو خرید لو اور ۱/۳ کا دیگر سامان فراہم کرلو۔

باخبار فضل بن دکین' بتحدیث موسیٰ بن قیس حضرمی' بسماع حجر بن عنبس (موسیٰ فرماتے ہیں حجر نے عہد جاہلیت میں خون کھایا ہے اور آپ جنگ جمل وصفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے) حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا پیام ڈالا پھر نبی ﷺ نے فرمایا: علی! فاطمہ تمہارے لیے ہے' میں جھوٹا نہیں' آپ نے یہ اس لیے فرمایا کہ آپ نے حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پیام سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وعدہ فرما لیا تھا۔

باخبار وکیع بن جراح از عباد بن منصور' بسماع عطاء: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیام لائے تو نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ علی تمہارا ذکر کر رہے تھے' آپ خاموش رہیں پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا آپ سے نکاح کرا دیا۔

باخبار سفیان بن عیینہ از ابن نجیح از ابونجیح از شخصے از علی: میں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی پر پیام ڈالوں' میں نے کہا میرے پاس کچھ بھی نہیں' فرمایا: کیسے؟ فرماتے ہیں پھر مجھے آپ کے بھیجے ہوئے تحائف یاد آ گئے اور میں نے پیام ڈال دیا' پوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں بولا: نہیں' فرمایا تمہاری حطمیہ زرہ کہاں گئی؟ جو فلاں فلاں دن میں نے تم کو دی تھی' میں بولا: وہ

تو میرے پاس ہے' فرمایا: وہی فاطمہ کو دے دو' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ زرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دے دی۔

باخبار یزید بن ہارون' باخبار جریر بن حازم' باخبار ایوب از عکرمہ! جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیام ڈالا تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کتنا مہر دو گے؟ بولے: مہر میں دینے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں' فرمایا تمہاری حطمیہ زرہ جو میں نے تم کو تحفہ کے طور پر دی تھی' کہاں گئی؟ بولے وہ تو میرے پاس ہے' فرمایا وہی مہر میں دے دو چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ زرہ مہر میں دے دی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا' عکرمہ فرماتے ہیں اس زرہ کی قیمت چار درہم تھی۔

باخبار معن بن عیسیٰ' بتحدیث جریر بن حازم از ایوب از عکرمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مہر میں ایک زرہ دی جس کی قیمت چار درہم تھی۔ باخبار معن بن عیسیٰ' بتحدیث محمد بن مسلم از عمرو بن دینار از عکرمہ: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے لوہے کی ایک زرہ پر نکاح کیا۔

باخبار وکیع بن جراح از علی بن مبارک از یحییٰ بن ابی کثیر از عکرمہ: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی چاہی تو آپ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ دو بولے میرے پاس کچھ نہیں' فرمایا: تمہاری حطمیہ زرہ کہاں گئی؟

باخبار ابو غسان مالک بن اسماعیل نہدی' بتحدیث عبدالرحمٰن بن حمید رواسی' بتحدیث عبدالکریم بن سلیط از ابن بریدہ از بریدہ: کچھ انصار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہارے سامنے فاطمہ ہیں' چنانچہ آپ حاضر دربار رسالت ہوئے' رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا کام ہے؟ بولے: فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے سامنے ذکر کیا گیا ہے (مجھے آپ اپنی فرزندی میں قبول فرما لیجئے) آپ نے اس پر مسرت کا اظہار کیا اور علی کو مرحبا واھلاً کہا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ان انصار کے پاس گئے جنہوں نے آپ کو یہ مشورہ دیا تھا اور نتیجہ سننے کے انتظار میں بیٹھے تھے' انصار بولے: کیا خبر لائے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نتیجہ تو مجھے معلوم نہیں البتہ میرے پیام پر آپ نے میرا خیر مقدم ضرور فرمایا ہے' انصار بولے: تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرحبا کہنا یا اھلاً کہنا ہی کافی ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح کرنے کے بعد آپ نے فرمایا: دولہا کے لیے ولیمہ کرنا ضروری ہے' سعد بولے: میرے پاس ایک مینڈھا ہے (میں اسے پیش کرتا ہوں) اور انصار نے جوار کے کچھ صاع جمع کر دیئے' پھر جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو وداع کر دیا گیا تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے آنے تک کچھ نہ کرنا' پھر آپ نے پانی کا برتن منگا کر وضو کیا اور وضو کا پانی ایک برتن میں جمع کیا پھر وہ پانی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ڈالا اور یہ دعا کی اے اللہ ان دونوں میں برکت عطا فرما اور ان دونوں پر برکت نازل فرما' اور ان دونوں کی نسل کو برکت عطا فرما۔ مالک بن اسماعیل فرماتے ہیں: میرے پاس ان کا کچھ نسب ہے۔

باخبار خالد بن مخلد' بتحدیث سلیمان' بتحدیث جعفر بن محمد از محمد: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مہر میں لوہے کی ایک زرہ دی اور ایک بوسیدہ چادر دی۔ باخبار عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن زید از ایوب از عکرمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب ان کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کیا: فاطمہ کو اپنی حطمیہ زرہ دے دو۔ باخبار حسن بن موسیٰ' بتحدیث زہیر از جابر از محمد بن علی: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ایک بکری کے چمڑے پر اور ایک بوسیدہ چادر پر نکاح کیا۔

باخبار وکیع بن جراح از منذر بن ثعلبہ از علباء بن احمر یشکری: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے

موقعہ پر اپنا ایک اونٹ ۴۸۰ درہم میں فروخت کیا' نبی ﷺ نے فرمایا اس رقم کا دو تہائی خوشبو پر صرف کرو اور ایک تہائی کپڑوں پر۔

باخبار ابواسامہ از مجالد از عامر از علی: جب میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو بجز مینڈھے کی کھال کے میرے اور ان کے لیے کوئی بستر نہ تھا ہم رات کو اسی پر سو جاتے تھے اور دن کو اس پر اونٹ کو چارا رکھ دیا کرتے تھے اور ہمارے پاس کوئی خادم بھی نہ تھا۔

باخبار محمد بن فضل از یحیٰی بن سعید از محمد بن ابراہیم: نبی ﷺ کی صاحبزادیوں کا اور ازواج مطہرات کا پانچ پانچ سو درہم مہر تھا یعنی ساڑھے بارہ اوقیہ (ایک اوقیہ ۴۰ درہم کے برابر)۔

باخبار عبدالوہاب بن عطاء از سعید بن ابی عروبہ از ایوب از عکرمہ: جب نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرایا تو آپ نے فرمایا: فاطمہ کو کچھ دو' علی بولے: یارسول اللہ! میرے پاس کچھ نہیں' فرمایا: تمہاری حطمیہ زرہ کہاں گئی؟

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی از محمد بن عمر بن علی: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے رجب میں مدینہ میں نبی ﷺ کی آمد کے پانچ ماہ بعد نکاح کیا اور جنگ بدر سے واپس آ کر رخصتی ہوئی' رخصتی کے وقت حضرت فاطمہ ۱۸ سال کی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابراہیم بن شعیب از یحیٰی بن شبل از ابوجعفر: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ ابوایوب انصاری کے مکان میں تقریباً ایک سال ٹھہرے پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرلیا تو آپ نے علیؓ سے فرمایا: کوئی گھر تلاش کرلو' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گھر تلاش کرلیا اور نبی ﷺ سے کچھ دنوں کے بعد اس میں منتقل ہو کر اسی میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ خلوت کی پھر رحمت عالم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں تمہیں اپنے پاس لانا چاہتا ہوں' حضرت فاطمہؓ نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ حارثہ بن نعمان سے فرمائیں کہ تم میرے پاس سے منتقل ہو جاؤ' نبی ﷺ نے فرمایا: حارثہ ہمارے پاس سے (ایک دفعہ) منتقل ہو چکے ہیں اب مجھے ان سے شرم آتی ہے کہ ان سے منتقل ہونے کو کہوں' یہ خبر حارثہ تک بھی پہنچ گئی اور آپ گھر خالی کر کے دوسری جگہ منتقل ہو گئے اور نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کرنے لگے یارسول اللہ! مجھے خبر لگی ہے کہ آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس منتقل کرنا چاہتے ہیں' یہ میرے گھر ہیں اور یہ بنونجار کے گھروں میں آپ سب سے زیادہ قریب ہیں اور میں اور میرا مال اللہ اور اس کے رسول ہی کے لیے ہے' یارسول اللہ! اللہ کی قسم آپ مجھ سے جو مال لے لیں وہ مجھے اس مال سے بہت زیادہ پیارا ہے جسے آپ چھوڑ دیں' نبی ﷺ نے فرمایا تم سچے ہو حق تعالیٰ تم پر اپنی برکت نازل فرمائے' چنانچہ آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حارثہ کے گھر میں بلا لیا۔

باخبار محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک' از محمد بن موسیٰ از عون بن محمد بن علی بن ابوطالب از ام جعفر از اسماء بنت عمیس: جب تمہاری دادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بنا سنوار کر تمہارے دادا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا گیا تو ان دونوں کے بستر اور تکیوں میں کھجور کی چھال کا بھراؤ تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس زمانہ میں سب سے بڑھیا ولیمہ کیا تھا آپ نے ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھ کر اور اس

سے کچھ جو لے کر ولیمہ کیا تھا۔

باخبار انس بن عیاض از جعفر بن محمد: جب علی نے فاطمہ سے خلوت کی تو دونوں کا بستر ایک مینڈھے کی کھال تھی جب دونوں سونا چاہتے تو اسے اپنی اون پر الٹ لیا کرتے تھے اور تکئے چمڑے کے تھے جن میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ باخبار عبیداللہ بن موسیٰ' باخبار اسرائیل از جابر از محمد بن علی: فاطمہ کے مہر میں ایک بوسیدہ یمنی منقش چادر اور بکری کی ایک کھال تھی۔

باخبار عبدالوہاب بن عطاء از سعید بن ابی عروبہ از ابو یزید مدینی (غالباً) از عکرمہ: جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرایا تو آپ کے جہیز میں تاروں سے بندھی ہوئی چارپائی اور چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے اور چمڑے کا ایک لگن اور ایک گھڑا بھی تھا' لوگ مقام بطحاء میں آئے اور ان چیزوں کو گھر میں رکھ دیا' نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہہ دیا تھا کہ میرے آنے تک فاطمہ کے قریب نہ جانا' یہودی دولہا کو دولہن سے چھڑائے رکھتے تھے' جب فاطمہ رخصت ہو کر آ گئیں تو دولہا دولہن کچھ دیر تک گھر کے ایک کونے میں بیٹھے رہے' پھر رسول اللہ ﷺ نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا ام ایمن دروازے کے پاس گئیں آپ نے پوچھا کیا یہاں میرے بھائی ہیں؟ ام ایمن بولیں اب علی آپ کے بھائی کیسے ہو سکتے ہیں آپ نے تو اپنی بچی کا ان سے نکاح کرا دیا ہے' فرمایا: ہاں وہ اسی طرح ہیں پھر آپ نے پوچھا: کیا اسماء بنت عمیس ہیں؟ ام ایمن نے کہا: ہاں' ہیں' آپ نے ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور پانی منگوایا' پانی یا تو لگن میں لایا گیا یا کسی اور برتن میں' رسول اللہ ﷺ نے اس میں کلی کی' اور اس میں اپنا دست مبارک ڈالا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر اس پانی کو آپ کے کندھوں پر سینہ پر اور ہاتھوں پر ڈالا' پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا آپ شرماتی ہوئی اور کپڑوں میں الجھتی ہوئی آئیں' آپ نے حسب سابق ان پر بھی پانی ڈالا' پھر ارشاد فرمایا: فاطمہ! میں نے اپنی بہترین اصل سے تمہارا نکاح کرانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔

باخبار سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی' بتحدیث عمر بن صالح' بتحدیث سعید بن ابی عروبہ از قتادہ از سعید بن مسیّب از ام ایمن: رحمت عالم ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ کا علی سے نکاح کرایا۔ اور آپ کو حکم فرما دیا کہ میرے آنے تک فاطمہ کے پاس نہ جائیں' پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہو کر سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت مانگی' اجازت دے دی گئی (یہودی دولہا کو دولہن سے کچھ دن چھڑائے رکھتے تھے) پوچھا کیا یہاں میرے بھائی ہیں؟ ام ایمن بولیں: یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان' آپ کے بھائی کون ہیں؟ فرمایا: علی' بولیں: علی آپ کے بھائی کیسے ہو سکتے ہیں جب کہ آپ نے اپنی بچی سے ان کا نکاح کرا دیا ہے' فرمایا: ام ایمن: بات یہی ہے پھر آپ نے برتن میں پانی منگوایا اور اس میں اپنے دونوں ہاتھ دھوئے پھر آپ نے علی کو بلایا' علی آپ کے سامنے آ کے بیٹھ گئے آپ نے اس پانی میں سے تھوڑا سا پانی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سینہ پر اور کندھوں کے درمیان چھڑکا' پھر آپ نے فاطمہ کو بلایا' آپ بلا دوپٹہ کے لجاتی اور شرماتی ہوئی تشریف لائیں حتیٰ کہ آپ نے اس پانی میں کچھ ان پر بھی چھڑکا پھر فرمایا اللہ کی قسم میں نے اپنی بہترین آل سے تمہارا نکاح کرانے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا' ام ایمن فرماتی ہیں: آپ نے مجھے جہیز کی تیاری پر مامور فرمایا' میں نے جو جہیز حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے تیار کیا اس میں ایک تکیہ بھی تھا جس کے اندر کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے اور ایک دری تھی جو آپ کے گھر میں بچھا دی گئی تھی۔

باخبار موسیٰ بن اسماعیل، بتحدیث دارم بن عبدالرحمٰن بن ثعلبہ حنفی ایک ایسے شخص سے جس کے انصار ماموں ہیں بخبر از جدۂ من: میں بھی ان عورتوں میں شامل تھی جنہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دلہن بنایا تھا' آپ کو دو چادریں دی گئی تھیں جو زعفران میں رنگی ہوئی تھیں اور چاندی کے دو بازوبند تھے پھر ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر چلی گئیں تو گھر میں چبوترے پر بکری کی ایک کھال تھی اور ایک تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور ایک مشکیزہ' ایک چھلنی' ایک رومال اور ایک پیالہ تھا۔

باخبار سفیان بن عیینہ از عمرو از عکرمہ: علی نے لوہے کی ایک زرہ سے فاطمہ کو حلال کرلیا تھا (یعنی مہر میں لوہے کی زرہ دی تھی)۔

باخبار ہوذہ بن خلیفہ، بتحدیث عوف از عبداللہ بن عمرو بن ہند: جس شب فاطمہ دلہن بنا کر علی کے پاس بھیجی گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے علی سے فرمایا: میرے آنے تک کوئی نئی بات نہ کرنا تھوڑی دیر کے بعد نبی ﷺ دروازہ پر پہنچ کر کھڑے ہوگئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی اور اندر تشریف لے گئے دیکھا علی رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے دور ایک گوشہ میں ہیں آپ نے ان سے فرمایا: مجھے یقین تھا کہ تم اللہ سے اور اس کے رسول سے ڈرتے ہو پھر آپ نے پانی منگا کر مضمضہ کیا اور اس پانی میں کلی کی اور وہ پانی دولہا دولہن دونوں کے سینوں پر چھڑکا۔

باخبار عفان بن مسلم، بتحدیث حماد بن سلمہ' باخبار عطاء بن سائب از سائب از علی: جب نبی ﷺ نے میرا نکاح فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کرایا تو ان کے ساتھ ایک روئیں دار چادر ایک چمڑے کا تکیہ جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی' دو چکیاں' ایک مشکیزہ اور دو گھڑے بھیجے ایک دن علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں کنوئیں سے پانی کھینچتے کھینچتے اپنے سینہ میں تکلیف محسوس کرنے لگا' آپ کے والد کے پاس قیدی آئے ہیں آپ جا کر ان سے ایک قیدی مانگ لائیں' چنانچہ آپ نبی ﷺ کے پاس آئیں آپ نے پوچھا: پیاری بچی کیا کام ہے؟ آپ کو خادم مانگنے سے شرم آئی اور بولیں سلام کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں اور بلاسوال کے لوٹ آئیں' علیؓ نے پوچھا: کیا کر کے آئیں بولیں مجھے سوال سے شرم آئی پھر دونوں حاضر خدمت ہوئے' علیؓ بولے: یارسول اللہ پانی کھینچتے کھینچتے میں اپنے سینہ میں تکلیف محسوس کرنے لگا' فاطمہ رضی اللہ عنہا بولیں: یارسول اللہ! اللہ کی قسم چکی پیستے پیستے میرے ہاتھ بھی گھس گئے آپ کو اللہ تعالیٰ نے قیدی عطا فرما کر وسعت بخشی ہے آپ ہمیں بھی ایک خادم عطا فرما دیں' فرمایا میں اصحاب صفہ کو جو رات کو بھوکے سوتے ہیں اور میرے پاس ان کے لیے کچھ نہیں ہوتا' چھوڑ کر تم کو کوئی غلام نہیں دوں گا' بلکہ میں یہ غلام بیچ کر ان کی قیمت اصحاب صفہ پر خرچ کروں گا' آخرکار دونوں واپس چلے گئے پھر آپ ان کے پاس رات میں پہنچے جب کہ دونوں سونے کے لیے لیٹ گئے تھے اور ایک چادر اوڑھ لی تھی جس سے سر تو ڈھک لیے تھے مگر اوچھی ہونے کی وجہ سے پیر کھلے ہوئے تھے اور اگر پیر ڈھکتے تھے تو سر کھل جاتے تھے' نبی ﷺ کو دیکھ کر دونوں نے اٹھنا چاہا آپ نے فرمایا اپنی جگہ پر قائم رہو' کیا میں تم کو غلام کے سوال سے بہتر چیز کی خبر نہ دوں؟ دونوں بیک زبان بولے: ضرور بتایئے فرمایا یہ چند کلمے ہیں جو مجھے جبرئیل نے سکھائے ہیں ہر نماز کے بعد دس دفعہ سبحان اللہ دس دفعہ الحمدللہ اور دس دفعہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو اور جب سونے کے لیے لیٹو تو ۳۳ بار سبحان اللہ' ۳۳ بار الحمدللہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو' علی فرماتے ہیں: جب سے رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ کلمے سکھائے ہیں میں نے کبھی یہ کلمے نہیں چھوڑے' آپ سے ابن کواء نے پوچھا: کیا جنگ صفین کی شب کو بھی؟ فرمایا: اے عراقیو اللہ تمہیں غارت کرے' ہاں جنگ صفین کی شب کو بھی

میں نے یہ کلمے نہیں چھوڑے۔

باخبار یزید بن ہارون' باخبار جریر بن حازم بتحدیث عمرو بن سعید: علی رضی اللہ عنہ' فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سختی سے پیش آتے تھے' بولیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہاری شکایت کروں گی چنانچہ فاطمہ شکایت کرنے کے لیے تشریف لے گئیں' علی ان کے پیچھے پیچھے ہو لیے اور ایک ایسی جگہ ٹھہر گئے جہاں سے دونوں کی باتیں بخوبی سن سکیں' حضرت فاطمہؓ نے علی کی شدت وسنگدلی کی شکایت کی فرمایا پیاری بچی خوب غور سے سن لو اور سمجھ لو کسی ایسی عورت کی جو اپنے شوہر کی مرضی کے مطابق نہ کرے کوئی سرداری نہیں' علی کہتے ہیں: پھر میں نے وہ تمام حرکتیں چھوڑ دیں جو کیا کرتا تھا اور میں نے تہیہ کر لیا کہ اب کبھی کوئی ایسی حرکت نہیں کروں گا جس سے فاطمہؓ کے دل کو ٹھیس لگے۔

باخبار عبیداللہ بن موسیٰ' باخبار عبدالعزیز بن سیاہ از حبیب بن ابی ثابت: ایک دفعہ علی اور فاطمہ میں کچھ تو تو میں میں ہو گئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے' علیؓ نے آپ کے لیے بستر بچھا دیا آپ اس پر لیٹ گئے پھر فاطمہ آئیں اور ایک طرف کو لیٹ گئیں اور علی بھی آ کر ایک طرف کو لیٹ گئے آپ نے علی کا ہاتھ پکڑ کر ان کی نافؐ پر رکھا اور فاطمہ کا ہاتھ پکڑ کر علی کی ناف پر رکھا اور دونوں کو سمجھاتے رہے حتیٰ کہ دونوں میں صلح کرا دی' پھر آپ تشریف لے آئے' آپ سے پوچھا گیا کہ آپ ایک حال پر رنجیدہ داخل ہوئے تھے اور جب آپ نکلے تو آپ کا چہرہ شگفتہ تھا' فرمایا: کیوں نہ ہو' میں نے ان دو شخصوں میں جو مجھے سب سے زیادہ پیارے ہیں صلح کرا دی۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ از یحییٰ بن شبل از ابوجعفر: عباسؓ' علی کے پاس گئے' حضرت فاطمہؓ علیؓ سے فرمانے لگیں: میں تم سے بڑی ہوں' عباسؓ بولے: فاطمہ تم تو اس سال پیدا ہوئیں جس سال قریش کعبہ بنا رہے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ۳۵ سال کے تھے اور علی اس واقعہ سے کئی سال قبل پیدا ہوئے۔

محمد بن عمر: علی کے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حسنؓ' حسینؓ' ام کلثوم اور زینب پانچ بچے پیدا ہوئے۔

باخبار فضل بن دکین' بتحدیث زکریا بن ابی زائدہ از فراس از شعبی از مسروق از صدیقہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اتنے میں فاطمہ آئیں گویا آپ کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی چال تھی' آپ نے فرمایا آؤ آؤ مرحبا اور آپ نے ان کو اپنے دائیں یا بائیں بٹھا لیا اور ان سے کچھ آہستہ سے کہا جسے سن کر وہ رونے لگیں پھر کچھ آہستہ سے کہا اور وہ ہنسنے لگیں' فرماتی ہیں: میں نے کہا: میں نے ایسی ہنسی جو رونے سے بالکل قریب ہو کبھی نہیں دیکھی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور سے ایک بات تم سے کہی پھر تم رونے لگیں' میں نے ان سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے چپکے سے کیا بات کہی تھی؟ بولیں: میں ایسی نہیں کہ آپ کا راز کھول دوں' پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے تو میں نے پھر ان سے پوچھا' بولیں آپ نے فرمایا تھا کہ ہر سال جبرئیل ایک بار میرے سامنے قرآن پڑھا کرتے تھے مگر اس سال دو بار پڑھا ہے میرے خیال میں میری موت قریب ہی آ گئی ہے' میں تمہارے لیے بہترین راہ ہموار کرنے والا ہوں اور میری اہل بیت میں تم سب سے پہلے مجھ سے ملو گی' یہ سن کر میری آنکھیں ڈبڈبا آئیں پھر فرمایا: کیا تم اس سے خوش نہیں کہ تم اس امت کی یا دنیا کی خواتین کی سردار بن کر رہو اس پر مجھے ہنسی آ گئی۔

باخبار محمد بن عمر از عبدالحکیم بن عبداللہ بن ابی فروہ بسماع عبدالرحمٰن اعرج (مدینہ میں اپنی مجلس میں) رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ اور علی کو خیبر میں جو اور کھجوروں کے تین سو وسق (وسق: ۶۰ صاع کے) دیئے جن میں جو ۸۵ وسق تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دو سو وسق دیئے۔

باخبار عبداللہ بن نمیر' بتحدیث اسماعیل از عامر: جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار پڑیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کی بیمار پرسی کے لیے آئے اور دروازہ پر آ کر اندر آنے کی اجازت مانگی' علی نے کہا: دروازہ پر ابوبکر ہیں' اگر تم چاہو تو انہیں بلالو' بولیں: کیا یہ بات تم کو پسند ہے؟ فرمایا: ہاں' چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان کے آگے عذر پیش کیا اور ان سے باتیں کیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ سے راضی ہو گئیں۔

باخبار یزید بن ہارون' باخبار ابراہیم بن سعد از محمد بن اسحٰق از علی بن فلاں بن ابی رافع اپنے باپ سے اور وہ سلمیٰ سے: حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئیں' وفات والے دن علی باہر چلے گئے تو فاطمہ مجھ سے بولیں امی جان! مجھے غسل کرا دیجئے چنانچہ میں نے پانی ڈالا اور آپ نے خوب مل دل کر اچھی طرح غسل فرمایا پھر فرمایا میرے پاس میرے نئے کپڑے لے آیئے میں کپڑے لے آئی آپ نے کپڑے بدلے اور فرمایا میری چار پائی گھر کے درمیان بچھا دیجئے' میں نے حکم کی تعمیل کی پھر آپ چار پائی پر قبلہ رخ لیٹ کر بولیں: امی جان اب میں فوت ہو جاؤں گی' میں نے غسل کر لیا ہے لہٰذا کوئی میرا جسم نہ کھولے پھر آپ فوت ہو گئیں' پھر علی آئے' میں نے آپ کو آپ کی وفات کی خبر دی فرمایا اللہ کی قسم اب آپ کے جسم کا کوئی حصہ کوئی غسل کے لیے نہیں کھولے گا' پھر آپ نے ان کی نعش کو اٹھا کر دفن کر دیا نیا غسل نہیں دیا۔

باخبار عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب بتحدیث عبدالعزیز بن ابی حازم از محمد بن موسیٰ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا۔

باخبار یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری از ابراہیم بن سعد از صالح بن کیسان از ابن شہاب بخبر عروہ بن زبیر بخبر صدیقہ: حضرت فاطمہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ رسول اللہ ﷺ جو مال نے چھوڑ گئے ہیں اس میں سے میرا حصہ دے دیا جائے' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ہم مورث نہیں بنائے جاتے' ہم جو کچھ مال چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے' اس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ناراض ہو گئیں اور رحمت عالم ﷺ کی وفات کے بعد چھ ماہ بعد زندہ رہیں۔

باخبار سفیان بن عیینہ' از عمرو از زہری: فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی وفات کے بعد تین ماہ زندہ رہیں۔ باخبار سفیان بن عیینہ از عمرو از ابوجعفر: چھ ماہ زندہ رہیں۔ باخبار محمد بن عمر بحدیث ابن جریج از عمرو بن دینار از ابوجعفر: نبی ﷺ کے تین ماہ بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فوت ہو گئیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث معمر از زہری از عروہ: فاطمہ نبی ﷺ کے ۶ ماہ بعد فوت ہوئیں۔ محمد بن عمر کہتے ہیں کہ وہ ہمارے نزدیک قابل اعتماد ہیں' آپ نے ۱۱ھ میں تقریباً ۲۹ سال کی عمر میں ۳ رمضان کو منگل کی شب کو داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

باخبار محمد بن عمر' باخبار عمر بن محمد بن عمر بن علی از محمد بن عمر بن علی از علی بن حسین از ابن عباس: فاطمہ سب سے پہلی خاتون ہیں

جن کے لیے نعش بنائی گئی۔ آپ کے لیے نعش اسماء بنت عمیس نے بنائی تھی انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا کہ عورت کے لیے نعش بنائی جاتی ہے۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز از عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم از عمرہ بنت عبدالرحمٰن: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جنازے کی نماز عباس بن عبدالمطلب نے پڑھائی اور انہیں قبر میں عباس، علی اور فضل بن عباس نے اتارا۔

باخبار محمد بن عمر، بتحدیث معمر از زہری از عروہ از عائشہ: فاطمہ کی قبر میں علی، عباس اور فضل اترے تھے۔ باخبار محمد بن عمر بتحدیث معمر از زہری از عروہ: حضرت فاطمہ کی نماز علی نے پڑھائی تھی۔

باخبار محمد بن عمر، بتحدیث قیس بن ربیع از مجالد از شعبی: فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی تھی۔

باخبار شبابہ بن سوار، بتحدیث عبدالاعلیٰ بن ابی المساور از حماد از ابراہیم: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جنازے کی نماز پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔

باخبار مطرف بن عبداللہ یساری، بتحدیث عبدالعزیز بن ابی حازم از محمد بن عبداللہ از زہری: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رات میں دفن کیا گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دفن کیا۔ باخبار انس بن عیاض، بتحدیث یونس بن یزید ایلی از ابن شہاب: حسب سابق، باخبار محمد بن عبداللہ اسدی بتحدیث سفیان از معمر از زہری از عروہ: علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رات میں دفن کیا۔ باخبار عبیداللہ بن موسیٰ و وکیع، بتحدیث اسرائیل از جابر از محمد بن علی: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رات میں دفن کی گئیں۔

باخبار وکیع از موسیٰ بن علی اپنے کسی ساتھی سے: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رات میں دفن کی گئیں۔ باخبار ابوداؤد عمر بن سعد حضری از سفیان از معمر از زہری از عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رات میں دفن کیا۔

باخبار محمد بن مصعب، بتحدیث اوزاعی از یحییٰ بن سعید: فاطمہ رضی اللہ عنہا رات میں دفن کی گئیں۔

باخبار محمد بن عمر، بتحدیث عمر بن محمد بن عمر بن علی از محمد بن عمر بن علی از علی بن حسین: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: تم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کب دفن کیا؟ فرمایا رات میں جب کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا تھا، میں نے پوچھا: جنازے کی نماز کس نے پڑھائی تھی؟ فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے۔

باخبار محمد بن عمر: میں نے عبدالرحمٰن بن موالی سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر بقیع میں اس مسجد کے پاس ہے جس کی طرف لوگ جنازوں کی نماز پڑھتے ہیں، فرمایا اللہ کی قسم! وہ تو مسجد رقیہ ہی ہے یعنی اس خاتون کی جس نے اسے آباد کیا تھا اور فاطمہ کو عقیل کے گھر ہی کے ایک گوشہ میں دفن کیا گیا تھا جو جحشیین کے گھر سے متصل ہے، مدفون ہیں، میں چاہتا ہوں کہ تم اس گھر کو میرے لیے خرید لو خواہ کسی قیمت کو ملے تاکہ میں اس میں دفن کیا جاؤں، عبداللہ نے کہا: اللہ کی قسم میں اسے ضرور خرید لوں گا پھر انہوں نے آل عقیل سے خریدنے کی کوشش کی مگر وہ انکار ہی کرتے رہے، عبدالرحمٰن بن جعفر کہتے ہیں میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ اس جگہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر میں شک کرتا ہو۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا:

آپ بھی رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ہیں' آپ کی والدہ خدیجہ بنت خُویلد ہیں' آپ رحمت عالم ﷺ کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں' آپ نبوت سے قبل اپنے خالہ زاد بھائی ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ کے نکاح میں تھیں اور نبی ﷺ کی بیٹیوں میں سب سے پہلے آپ ہی کا نکاح ہوا تھا ابوالعاص کی والدہ ہالہ بنت خویلد ہیں اور زینب بنت رسول اللہ ﷺ کی خالہ جان ہیں' ابوالعاص سے زینب کے علی اور امامہ دو بچے پیدا ہوئے' علی تو کمسنی ہی میں فوت ہو گئے البتہ امامہ زندہ رہیں' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے امامہ سے نکاح کر لیا تھا۔

باخبار عبدالوہاب بن عطاء عجلی از داؤد بن ابی الہند از عامر شعبی: زینب بنت رسول اللہ ﷺ ابوالعاص بن ربیع کے نکاح میں تھیں پھر آپ مسلمان ہو گئیں اور اپنے والد کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئیں اور اس وقت ابوالعاص مسلمان نہیں ہوئے۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث منذر بن سعد' مولیٰ بنی اسد بن عبدالعزیٰ از عیسیٰ بن معمر از عباد بن عبداللہ بن زبیر از صدیقہ: ابوالعاص جنگ بدر میں مشرکوں کے ساتھ تھے ان کو عبداللہ بن جبیر بن نعمان انصاری نے گرفتار کیا پھر جب مکیوں نے اپنے قیدیوں کے فدیہ کے سلسلہ میں وفد بھیجا تو ابوالعاص کے فدیہ کے سلسلہ میں ان کا بھائی عمرو بن ربیع آیا' اس وقت حضرت زینب رضی اللہ عنہا مکہ ہی میں تھیں آپ نے عمرو کے ہاتھ اپنا خرمہروں کا ہار بھیجا جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تھا اور انہوں نے زینب کو رخصتی کے وقت دے دیا تھا (جزع خرمہروں کو کہتے ہیں اور ظفار یمن میں ایک پہاڑی کا نام ہے) وہی ہار زینب نے اپنے شوہر ابوالعاص کے فدیہ میں بھیج دیا تھا جب رحمت عالم ﷺ نے وہ ہار دیکھا تو اسے پہچان گئے' آپ کا دل پسیج گیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا یاد آ گئیں' اور آپ نے فرمایا اگر مناسب سمجھو تو زینب کے قیدی کو بلا فدیہ کے چھوڑ دو اور ان کا ہار انہیں واپس کر دو' صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: اچھا یا رسول اللہ! چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ابوالعاص کو چھوڑ دیا اور زینب رضی اللہ عنہا کا ہار واپس کر دیا' نبی ﷺ نے ابوالعاص سے عہد لے لیا کہ زینب رضی اللہ عنہا کو سلامتی کے ساتھ مدینہ بھیج دے' ابوالعاص نے وعدہ کر لیا اور وعدے کو پورا کیا۔

محمد بن عمر کہتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ قول اس روایت سے صحیح ہے جس میں ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے والد کے ساتھ ہجرت کی۔

باخبار ہشام بن محمد بن سائب کلبی از معروف بن خربوذ مکی: ابوالعاص بن ربیع اپنے کسی شام کے سفر پر روانہ ہوائے اور اپنی اہلیہ زینب کو یاد کر کے یہ شعر گنگنانے لگے

ذکرتُ زینبَ لمّا ورکت اِرما
فقلتُ سُقْیاً لِشخصٍ یَکُنُ الحَرَما
بنتُ الامینِ جزاھا اللّٰہ صالحۃ
وکلُّ بعل سیثنی بالذی علما

''مجھے زینب یاد آ گئیں جب ارم میں وہ داخل ہو رہی تھیں۔ میں نے کہا ساکن حرم کو اللہ تعالیٰ سیراب فرمائے۔ وہ امین کی نیک بچی ہیں اللہ انہیں اچھا صلہ عطا فرمائے۔ اور ہر شوہر اپنے علم کے مطابق تعریف کیا کرتا ہے''۔

از محمد بن عمر: رحمتِ عالم ﷺ فرمایا کرتے تھے: ہم نے ابو العاص کی دامادی میں برائی نہیں پائی۔

باخبار یعلیٰ بن عبید طنافسی' بتحدیث محمد بن اسحٰق از یزید بن رومان: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی' جب آپ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو زینب بنت رسول اللہ ﷺ نے اعلان کیا کہ میں نے ابو العاص بن ربیع کو پناہ دے دی ہے پھر رحمت عالم ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا: کیا تم نے بھی وہ بات سنی جو میں نے سنی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: ہاں' (سنی ہے) فرمایا: دیکھو اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے جو کچھ واقعہ پیش آیا اس کا مجھے علم نہ تھا حتیٰ کہ میں نے اسے سنا جو تم نے سنا' دیکھو ایک ادنیٰ مسلمان بھی لوگوں کو پناہ دے سکتا ہے۔

باخبار عبداللہ بن نمیر' بتحدیث اسماعیل از عامر: ابو العاص بن ربیع شام سے آئے اور ان کی اہلیہ زینب اپنے والد کے ساتھ مسلمان ہو گئیں تھیں اور ہجرت کر کے مدینہ چلی گئی تھیں ابو العاص بعد میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے دونوں میں تفریق نہیں کرائی۔

باخبار عبدالوہاب بن عطاء از سعید بن ابی عروبہ از قتادہ: زینب بنت رسول اللہ ﷺ ابو العاص کے نکاح میں تھیں پھر آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کر گئیں' پھر آپ کے شوہر مشرف بہ اسلام ہو کر ہجرت کر کے حاضر دربار رسالت ہوئے' آپ نے زینب کو انہیں لوٹا دیا۔

قتادہ: پھر اس واقعہ کے بعد سورۂ براءت اتری اب اگر عورت اپنے شوہر سے پہلے مسلمان ہو جاتی تو شوہر سے علیحدہ ہو جاتی الا یہ کہ جدید نکاح ہو گویا عورت کا شوہر سے قبل اسلام لانا طلاق بائنہ کے قائم مقام ہے (اگر عدت کے اندر اندر شوہر مسلمان ہو گیا تو سابق نکاح ہی کافی ہے ورنہ جدید نکاح کرنا ہو گا)۔

باخبار ابو معاویہ ضریر و یزید بن ہارون از حجاج از عمرو بن شعیب از پدر نبی ﷺ نے اپنی بچی (زینب رضی اللہ عنہا) کو ابو العاص کے پاس جدید نکاح سے بھیجا' یزید فرماتے ہیں اور جدید مہر سے بھی۔

باخبار یزید بن ہارون' باخبار محمد بن اسحٰق از داؤد بن حصین از عکرمہ از ابن عباس رسول اللہ ﷺ نے اپنی بچی کو دو سال کے بعد سابق نکاح ہی سے ابو العاص کے پاس بھیج دیا اور نیا مہر نہیں باندھا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی از محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی از محمد بن ابراہیم: ابو العاص بن ربیع قرشی قافلہ کے ساتھ ملک شام گئے' رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی کہ وہ قافلہ شام سے واپس آ گیا ہے' آپ نے زید بن حارثہ کو ۷۰ اسواروں کے ساتھ بھیجا ان سواروں نے جمادی الاوّل ۶ ھ میں عیص کے ایک میدان میں جالیا اور اس کے تمام سامان پر قبضہ کر لیا اور قافلہ کے تمام لوگوں کو گرفتار کر لیا ان اسیروں میں ابو العاص بھی تھے جب یہ مدینہ پہنچے تو سحر کو اپنی اہلیہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور ان سے پناہ کی درخواست کی' زینبؓ نے ان کو پناہ دے دی پھر جب رحمت عالم ﷺ نماز سے

فارغ ہو گئے تو زینب نے دروازے پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے اعلان کیا: میں نے ابوالعاص بن ربیع کو پناہ دے دی ہے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: لوگو! جو بات میں نے سنی ہے کیا تم نے بھی سنی ہے؟ لوگ بولے: ہاں فرمایا: اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے اس کی خبر نہ تھی حتیٰ کہ میں نے وہ بات سنی جو تم نے سنی مومن دوسروں کے حق میں بمنزلہ ایک ہاتھ کے ہیں اور ان میں کا ادنیٰ مسلمان پناہ دے سکتا ہے ہم نے اسے پناہ دی جسے زینب نے پناہ دی پھر جب آپ اپنے گھر میں تشریف لے گئے تو زینب رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں جا کر آپ سے درخواست کی کہ ابوالعاص کا جو کچھ مال لے لیا گیا ہے اسے لوٹا دیا جائے نبی ﷺ نے ابوالعاص کا تمام مال لوٹا دیا اور زینب کو حکم فرمایا کہ ابوالعاص کے قریب نہ جانا کیونکہ جب تک وہ مشرک ہے زینب رضی اللہ عنہا اس کے لیے حلال نہیں آخر کار ابوالعاص واپس ہو گئے اور ہر حق دار کو اس کا حق ادا کیا پھر مسلمان ہو کر ہجرت کر کے محرم ۷ھ میں نبی ﷺ کے پاس مدینہ منورہ تشریف لے آئے پھر رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہی نکاح سے زینب کو ان کے پاس لوٹا دیا۔

باخبار سعید بن منصور بتحدیث عبداللہ بن مبارک از معمر از زہری از انس بن مالک: میں نے زینب بنت رسول اللہ ﷺ پر ایک ریشمین چادر دیکھی۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث یحییٰ بن عبداللہ بن ابی قتادہ از عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم: زینب نے ۸ھ کے آغاز میں وفات پائی۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث معاویہ بن عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی رافع از عبداللہ بن عبیداللہ از عبیداللہ بن ابی رافع: زینب کو غسل دینے والی خواتین میں ام ایمن سودہ بنت زمعہ اور ام سلمہ زوجۂ رسول اللہ ﷺ تھیں۔

باخبار ابو معاویہ ضریر بتحدیث عاصم احول از حفصہ از ام عطیہ: جب حضرت زینب فوت ہو گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انہیں طاق (تین یا پانچ) غسل دو اور پانچویں غسل کے پانی میں کافور یا کچھ کافور ملا لو اور غسل دے کر مجھے اطلاع دو چنانچہ ہم نے غسل دے کر آپ کو اطلاع دی آپ نے ہمیں اپنا تہبند دے کر فرمایا اسے ان کے جسم سے متصل رکھنا۔

باخبار یزید بن ہارون واسحٰق بن یوسف ازرق وروح بن عبادہ از ہشام بن حسان از حفصہ بنت سیرین بحدیث ام عطیہ: نبی ﷺ کی ایک بچی فوت ہوئیں آپ نے ہمیں حکم فرمایا انہیں طاق تین یا پانچ یا اس سے زیادہ دفعہ غسل دینا اگر تم پانچ بار سے زیادہ غسل دینا مناسب سمجھو اور انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا اور پچھلے غسل کے پانی میں کافور یا قدرے کافور ملا لینا اور فارغ ہو کر مجھے خبر دینا فرماتی ہیں ہم نے غسل سے فارغ ہو کر آپ کو خبر دی آپ نے ہماری طرف اپنا تہبند پھینک کر فرمایا اسے ان کے جسم سے متصل رکھنا یزید اپنی حدیث میں فرماتے ہیں: ام عطیہ کہتی ہیں: پھر ہم نے ان کے بال تین چوٹیوں میں گوندھ دیئے ایک دائیں چوٹی ایک بائیں چوٹی اور ایک پیشانی والی چوٹی اور سامنے والی چوٹی پیچھے ڈال دی۔

باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث مالک بن انس از ایوب از محمد بن سیرین بقول ام عطیہ انصاریہ: جب آپ کی بچی فوت ہوئی تو آپ نے ہم سے آ کر فرمایا: انہیں تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب سمجھو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اخیر غسل میں کافور یا قدرے کافور ملا لو اور فارغ ہو کر مجھے اطلاع دو فرماتی ہیں: پھر ہم نے فارغ ہو کر آپ کو اطلاع دی تو آپ نے ہمیں اپنا

تہبند دے کر فرمایا اسے ان کے جسم سے متصل رکھنا۔

باخبار وکیع بن جراح از یزید بن ابراہیم از ابن سیرین از ام عطیہ: جب ہم نے نبی ﷺ کی بچی (زینبؓ) کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا: انہیں تین بار یا پانچ بار یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ غسل دینا اور بیری کے پتوں سے غسل دینا اور اخیر میں قدرے کافور ملا دینا اور غسل سے فارغ ہو کر مجھے اطلاع دینا' فرماتی ہیں: ہم نے فارغ ہو کر آپ کو اطلاع دی آپ نے ہماری طرف اپنا تہبند ڈال کر فرمایا اسے ان کے جسم سے متصل رکھنا۔

باخبار عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن زید از ایوب از محمد از ام عطیہ: نبی ﷺ کی ایک بچی فوت ہوئیں' رسول اللہ ﷺ نے ہم سے آ کر کہا: انہیں تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب سمجھو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا اور پچھلے غسل کے پانی میں کافور ڈال دینا یا فرمایا: قدرے کافور ڈال دینا اور فارغ ہو کر مجھے اطلاع دینا' پھر ہم نے فارغ ہو کر آپ کو اطلاع دی آپ نے ہمیں اپنا تہبند دے کر فرمایا: اسے ان کے جسم سے متصل رکھنا۔

باخبار عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن زید از ایوب از حفصہ از ام عطیہ: نبی ﷺ نے فرمایا انہیں تین بار یا پانچ بار یا سات بار اور اگر مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ بار غسل دینا' ام عطیہ فرماتی ہیں ہم نے ان کے سر کے بالوں کی تین چوٹیاں کر دیں۔

باخبار وکیع بن جراح از سفیان از ہشام از حفصہ بنت سیرین از ام عطیہ: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بچی (زینبؓ) کو غسل دے کر ان کے سر کے بالوں کی تین چوٹیاں باندھ دیں ایک پیشانی کی اور دو دونوں جانبوں کی اور چوٹیوں کو پیچھے ڈال دیا۔

باخبار وکیع بن جراح از خالد حذاء از حفصہ بنت سیرین از ام عطیہ: ہم نے زینبؓ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو ہم سے نبی ﷺ نے فرمایا: غسل کی ابتدا سیدھی طرف سے اور اعضائے وضوء سے کرو۔

حضرت رُقیہ رضی اللہ عنہا:

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی والدہ حضرت خدیجہ بنت خویلد ہیں' رحمت عالم ﷺ نے نبوت سے قبل رقیہ کا نکاح عتبہ بن ابی لہب بن عبدالمطلب سے کرا دیا تھا پھر جب آپ ﷺ نبی بنا دیئے گئے اور آیت ﴿تبت یدا ابی لھب وتب﴾ (یعنی ابولہب کے دونوں ہاتھ برباد ہوں اور ابولہب برباد ہو) اتری تو عتبہ سے اس کے باپ ابولہب نے کہا: اگر تو اس (محمد ﷺ) کی بیٹی کو طلاق نہ دے تو مجھ سے کوئی تعلق و واسطہ نہ رکھ چنانچہ عتبہ نے قبل رخصتی کے رقیہ کو طلاق دے دی اور ان کو جدا کر دیا' آپ اسی دن مشرف بہ اسلام ہو گئیں تھیں جس دن آپ کی والدہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی تھی اور جب عورتوں نے آپ سے بیعت کی تو آپ نے اور آپ کی بہنوں نے بھی آپ سے بیعت کی' پھر آپ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نکاح ہو گیا اور آپ نے ان کے ساتھ حبشہ کی طرف دو ہجرتیں کیں' رحمت عالم ﷺ نے فرمایا یہ دونوں سب سے پہلے وہ اشخاص ہیں جنہوں نے حضرت لوط علیہ السلام کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف ہجرت کی' پہلی ہجرت میں آپ کا حمل ساقط ہو گیا تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے تھا پھر اس کے بعد آپ کے بیٹا پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ رکھا گیا اسلام لانے کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ ہی تھی' یہ بچہ دو سال کا ہو گیا تھا کہ ایک مرغ نے اس کے چہرے پر ٹھونگ ماری جس سے چہرہ متورم ہو گیا اور بچہ فوت ہو گیا' پھر رقیہ رضی اللہ عنہا کے

یہاں کوئی اور بچہ نہیں ہوا پھر جب رحمت عالم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبشہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئیں پھر جب رسول اللہ ﷺ جنگ بدر کی تیاریوں میں مصروف تھے تو آپ بیمار ہوگئیں آپ ان کی خبر رکھنے کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس چھوڑ گئے آپ رمضان میں جب کہ رسول اللہ ﷺ بدر میں تھے' فوت ہوگئیں آپ کی وفات ہجرت کے سترھویں ماہ کے آغاز میں ہوئی۔ جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بدر سے فتح کی بشارت لے کر مدینہ منورہ آئے تو حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی قبر پر مٹی ڈالی جارہی تھی۔

باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث حماد بن سلمہ' باخبار علی بن زید از یوسف بن مہران از ابن عباس: جب حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: ہمارے سلف عثمان بن مظعون کے ساتھ شامل ہو جاؤ پھر خواتین رقیہ پر رونے لگیں اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ کر اپنے کوڑے سے عورتوں کو مارنے لگے لیکن نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: عمر! انہیں رونے دو۔ پھر آپ نے فرمایا: آنسوؤں سے رو لو اور شیطان کی چیخ سے بچو کیونکہ جب تک رونا دل اور آنکھوں سے ہو تو اللہ کی طرف سے ہے اور رحمت ہے اور جب ہاتھ اور زبان سے ہو تو شیطان کی طرف سے ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا قبر کے کنارے نبی ﷺ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں اور رو رہی تھیں اور رسول اللہ ﷺ اپنے دامن سے ان کی آنکھوں سے آنسو پونچھ رہے تھے۔

محمد بن سعد: میں نے یہ روایت محمد بن عمر سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا: ہماری رائے میں تمام روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدر میں تھے اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے دفن میں شریک نہ تھے' شاید یہ روایت نبی ﷺ کی کسی اور صاحبزادی کے بارے میں ہے جس کے دفن میں آپ شریک تھے اور اگر رقیہ کے بارے میں ہے اور صحیح ہے تو شاید جب آپ بدر سے مدینہ میں تشریف لائے تو رقیہ رضی اللہ عنہا کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کے بعد عورتوں نے آپ کے سامنے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا پر گریہ وزاری کی۔

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا:

آپ بھی رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی لخت جگر ہیں آپ کا نکاح نبوت سے قبل عتبہ بن ابولہب بن عبدالمطلب سے ہو گیا تھا پھر جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آیت ﴿تبت یدا ابی لھب وتب﴾ اتاری تو ابولہب نے عتبہ سے کہا: اگر تو اس (محمد ﷺ) کی بیٹی کو طلاق نہ دے گا تو میرا تیرا کوئی واسطہ نہیں' چنانچہ عتبہ نے ام کلثوم کو جدا کر دیا ہنوز رخصتی نہیں ہوئی تھی' پھر آپ مکہ ہی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہیں اور اپنی والدہ کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئیں اور اپنی بہنوں اور دیگر خواتین بیعت کی سعادت حاصل کی اور جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کی تو آپ نے بھی ہجرت کی اور رسول اللہ ﷺ کے بچوں کے ساتھ مدینہ پہنچیں اور مدینہ میں رہتی سہتی رہیں پھر جب حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا فوت ہوگئیں تو نبی ﷺ نے ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ربیع الاول ۳ھ میں کر دیا۔ اور جمادی الثانی ۳ھ میں رخصتی ہوئی آپ آخری دم تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی کے نکاح میں رہیں آپ کے اولاد نہیں ہوئی اور شعبان ۹ھ میں فوت ہوگئیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر دس بیٹیاں ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے سب کو عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیتا۔

باخبار ابوبکر بن عبداللہ بن ابی اویس مدنی از سلیمان بن بلال از یحییٰ بن سعید از ابن شہاب از انس بن مالک: آپ نے ام

کلثوم پر ریشمین دھاری دار چادر دیکھی۔

باخبار وکیع بن جراح از صالح بن ابی الاخضر از زہری از انس بن مالک: میں نے ام کلثوم پر دھاری دار چادر کا ایک جوڑا دیکھا۔

باخبار محمد بن عمر بتحدیث سفیان بن عیینہ از عمر بن عبدالعزیز عنسی از مطلب بن عبداللہ بن حنطب از فاطمہ خزاعیہ از اسماء بنت عمیس: میں نے اور صفیہ بنت عبدالمطلب نے ام کلثوم کو غسل دیا' اور میں نے ان کی کھجور کی تازہ شاخوں سے نعش بنائی جس کا مجھے حکم دیا گیا تھا اور انہیں چھپا دیا۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث مالک بن ابی الرجال از ابوالرجال از عمرہ بنت عبدالرحمٰن: ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو چند انصار عورتوں نے غسل دیا تھا جن میں ام عطیہ بھی تھیں اور ان کی قبر میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اترے تھے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث فلیح بن سلیمان از ہلال بن اسامہ از انس بن مالک: میں نے ام کلثوم کی قبر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھا ہوا دیکھا آپ کی آنکھوں میں آنسو تھے اور یہ فرما رہے تھے تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج کی شب اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو؟ ابوطلحہ بولے یا رسول اللہ میں ہوں' فرمایا اتر جاؤ (یعنی میری بچی کی قبر میں اتر کر انہیں قبر میں اتارو)۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث اسامہ بن زید لیثی از محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ: ام کلثوم کے جنازے کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی اور آپ ان کی قبر کے کنارے بیٹھے اور ان کی قبر میں علی' فضل اور اسامہ رضی اللہ عنہم اترے۔

حضرت امامہ رضی اللہ عنہا:

آپ ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ کی حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صاحبزادی ہیں۔

باخبار ہشام ابوالولید طیالسی' بتحدیث لیث بن سعد بن ابوسعید مقبری از عمرو بن سلیم زرقی' بسماع از ابوقتادہ: اس حال میں کہ ہم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ امامہ کو لے کر باہر تشریف لائے' امامہ بچی تھیں اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی اور آپ کی نواسی تھیں آپ نے انہیں کندھے پر بٹھا کر نماز پڑھی' جب رکوع فرماتے تو انہیں زمین پر بٹھا دیتے تھے اور جب کھڑے ہوتے تھے تو کندھے پر اٹھا لیتے تھے اسی طرح آپ نے پوری نماز پڑھی۔

بتحدیث ابوالعاصم ضحاک بن مخلد شیبانی از ابن عجلان از مقبری از عمرو بن سلیم زرقی از ابوقتادہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم امامہ کو کندھے پر لے کر نماز پڑھ رہے تھے جب آپ رکوع کرتے تو انہیں زمین پر بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے تھے۔

باخبار یحییٰ بن عباد' بتحدیث فلیح بن سلیمان' بتحدیث عامر بن عبداللہ بن زبیر از عمرو بن سلیم زرقی از ابوقتادہ بن ربعی: میں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنی نواسی امامہ کو کندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں جب آپ رکوع کرتے ہیں تو انہیں بٹھا دیتے ہیں اور جب سر اٹھاتے ہیں تو اٹھا لیتے ہیں۔

باخبار ابوالولید بن عطاء بن اغر مکی' بتحدیث ابراہیم بن سعد از سعد از ابوسلیمان از عبداللہ بن حارث بن نوفل: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور امامہ بنت ابی العاص آپ کے دوش پر تھیں' رکوع کرتے تو بٹھا دیتے اور کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے تھے۔

باخبار عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن زید از علی بن زید بن جدعان: رسول اللہ ﷺ اپنے گھر تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں خرمہروں کا ایک ہار تھا' فرمایا: میں یہ ہار اسے دوں گا جو مجھے سب سے پیاری ہے' عورتیں بولیں: آپ یہ ہار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی (عائشہ رضی اللہ عنہا) کو دیں گے' آخر کار آپ نے ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی زینب رضی اللہ عنہا سے صاحبزادی (امامہ رضی اللہ عنہا) کو بلا کر اپنے ہاتھ سے ان کے ہار باندھا' ان کی آنکھ میں کیچڑ تھی آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے صاف کیا۔

باخبار عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ' بتحدیث عبداللہ بن نمیر از محمد بن اسحٰق از یحیٰی بن عباد بن عبداللہ بن زبیر اپنی والدہ سے اور وہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے: نجاشی نے نبی ﷺ کو ہدیہ میں زیورات بھیجے جن میں سونے کی ایک انگوٹھی بھی تھی آپ نے اس سے منہ پھیر کر وہ لے لی اور اپنی نواسی امامہ بنت زینب کو بھیج دی اور فرمایا: پیاری بچی اسے پہن لو۔

باخبار عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب' بتحدیث مالک بن انس از عامر بن عبداللہ بن زبیر از عمرو بن سلیم زرقی از ابوقتادہ: رسول اللہ ﷺ امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ ﷺ کو لیے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے پھر جب آپ کھڑے ہوتے تھے تو اٹھا لیتے تھے اور جب سجدہ کرتے تھے تو بٹھا دیتے تھے۔

باخبار محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک مدینی از ابن ابی ذئب: امامہ بنت ابوالعاص نے مغیرہ بن نوفل بن حارث سے کہا کہ معاویہ نے میرے لیے پیام ڈالا ہے' مغیرہ بولے: کیا آپ جگر خور عورت کے بیٹے سے شادی کریں گی؟ کاش آپ مجھے اختیارات دے دیں' بولیں میں نے تمہیں کو اختیارات دے دیئے' مغیرہ بولے: میں نے تم سے نکاح کر لیا' ابن ابی ذئب: پھر مغیرہ کا نکاح برقرار رہا۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیاں

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا:

آپ عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی کی صاحبزادی ہیں آپ کی والدہ کا نام ہالہ تھا جو وہیب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب کی صاحبزادی تھیں' صفیہ رضی اللہ عنہا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی اخیافی ہمشیرہ ہیں۔ جاہلیت میں صفیہ سے حارث بن حرب بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی نے نکاح کیا تھا' حارث سے صفیہ کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا پھر حارث کے بعد آپ سے عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی نے نکاح کر لیا جن سے زبیر' سائب اور عبدالکعبہ پیدا ہوئے' صفیہ نے مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور مدینہ کی طرف ہجرت کر گئیں' ایک دفعہ آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی کھجوروں میں سے چالیس وسق کھجوریں دیں۔

باخبار اسامہ' حماد بن اسامہ' بتحدیث ہشام بن عروہ از عروہ بن زبیر: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے کسی غزوہ پر تشریف لے جاتے تو ازواج مطہرات کو اور اپنی دیگر عورتوں کو حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مکان میں چھوڑ جایا کرتے تھے کیونکہ مدینہ کے مکانوں میں حسان رضی اللہ عنہ کے مکانات خاصے مستحکم و مضبوط تھے' حسان جنگ احد میں شامل نہیں ہوئے تھے کہ ایک یہودی آ کر قصر کی دیوار سے چمٹ کر خبریں سننے لگتا ہے' حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حسان رضی اللہ عنہ سے فرماتی ہیں: اتر کر اس یہودی کو قتل کر آؤ' گویا حسان اس سے خوفزدہ ہو گئے اور نیچے نہیں اترے آخرکار صفیہ ستون کی موٹی لکڑی لے کر اتریں اور دروازہ تھوڑا تھوڑا کر کے کھولا تاکہ وہ بے خبر رہے' پھر اس ستون سے آپ نے اس پر حملہ کیا اور اسے مار ڈالا۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن زید بن سلمہ از ہشام بن عروہ: جنگ احد میں جب مسلمان شکست کھا کر بھاگے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نیزہ لے کر نکلیں اور بھاگنے والوں کو روک کر کہنے لگیں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہو' پھر جب صفیہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا: زبیر! خاتون' چونکہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چیر دیا گیا تھا اس لیے آپ یہ نہیں چاہتے تھے کہ صفیہ انہیں اس حال میں دیکھیں' صفیہ حمزہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ تھیں' زبیر بولے: امی جان یہاں سے چلی جایئے' بولیں: ہٹ جا' تیری ماں زندہ نہ رہے آخرکار صفیہ نے آ کر اپنے بھائی کی لاش دیکھی۔ صفیہ بنت عبدالمطلب جنت البقیع میں مغیرہ بن شعبہ کے گھر کے صحن میں جہاں وضو کیا جاتا تھا مدفون ہوئیں آپ عہد فاروقی میں فوت ہوئیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی بھی ہیں۔

اروی رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب:

آپ عبدالمطلب بن عبدمناف بن قصی کی صاحبزادی ہیں' آپ کی والدہ کا نام فاطمہ ہے جو عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم کی صاحبزادی ہیں' آپ جاہلیت میں عمیر بن وہب بن عبدمناف بن قصی کے نکاح میں تھیں جن سے آپ کے ایک بچہ طلیب پیدا ہوا' پھر آپ سے ارطاۃ بن شرجیل بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار بن قصی نے نکاح کیا جن سے آپ کے ایک بچی فاطمہ پیدا ہوئی پھر آپ مکہ میں مشرف بہ اسلام ہوئیں اور ہجرت کر کے مدینہ چلی گئیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی اپنے والد سے: طلیب بن عمیر دار ارقم میں مسلمان ہوئے پھر دار ارقم سے نکل کر اپنی والدہ اروٰی کے پاس گئے اور بولے میں محمد ﷺ کا پیروکار ہو گیا اور میں نے اللہ کی رضا کے لیے اسلام کو اپنا لیا: ان کی والدہ نے فرمایا: تمہارے ماموں کے بیٹے تمہاری تائید وحمایت کے واقعی حقدار ہیں' اللہ کی قسم اگر ہم عورتوں کو ان باتوں پر قدرت حاصل ہوتی جن پر مردوں کو حاصل ہے تو ہم آپ کے پیروکار بن کر آپ کی طرف سے دفاع کرتیں' طلیب بولے: امی جان! آپ کو اسلام لانے سے اور رحمت عالم ﷺ کی پیروی کرنے سے کیا چیز مانع ہے؟ آپ کے بھائی جان حمزہ رضی اللہ عنہ بھی یہ سعادت حاصل کر چکے ہیں' اروٰی بولیں: میں دیکھتی ہوں' میری بہنیں کیا کرتی ہیں پھر میں وہی مذہب اختیار کرلوں گی۔ طلیب نے کہا: امی جان' خدا کے واسطے آپ نبی ﷺ کے پاس جائیں' آپ کو سلام کریں' آپ کی تصدیق فرمائیں اور اقرار توحید ورسالت کرلیں اور کلمۂ شہادت پڑھ لیں (بیٹے کی رغبت دلانے سے اروٰی نے کلمہ پڑھ لیا اور مسلمان ہوگئیں) پھر آپ اپنی زبان سے برابر نبی ﷺ کی حمایت میں سرگرم عمل رہیں اور اپنے فرزند کو بھی آپ کی حمایت ونصرت پر اور اسلام کے پھیلانے پر ابھارتی رہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث سلمہ بن بخت از عمیرہ بنت عبیداللہ بن کعب بن مالک از ام درہ از برہ بنت ابی تجراہ: ایک دن ابوجہل اور دیگر چند قرشی کافروں نے نبی ﷺ سے تعرض کیا اور آپ کو ایذاء پہنچائی' طلیب بن عمیر سے رہا نہ گیا اور انہوں نے ابولہب کے سر پر لکڑی ماری جس سے اس کا سر پھٹ گیا' مشرک طلیب پر ٹوٹ پڑے اور آپ کو گرفتار کرلیا' پھر ابولہب نے طلیب کی حمایت میں کھڑے ہو کر ان کو چھڑوا دیا۔ حضرت اروٰی سے کہا گیا' آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے فرزند طلیب نے محمد کی حفاظت کے لیے اپنے کو ہدف بنا رکھا ہے؟ بولیں: جس دن میرا بیٹا طلیب محمد کی حمایت میں جو اللہ کے پاس سے حق لے کر آئے ہیں' مشرکوں سے جنگ کرے وہ دن اس کی زندگی کا انتہائی خیر وبرکت والا دن ہے' لوگوں نے کہا: کیا آپ بھی محمد کی معتقد ہوگئی ہیں؟ بولیں: ہاں کسی نے آپ کے اسلام کی ابولہب کو بھی خبر کردی' ابولہب بدحواسی کے عالم میں دوڑا دوڑا آپ کے پاس آیا اور بولا: بڑے افسوس و حیرت کی بات ہے کہ آپ نے بھی محمد کی پیروی اختیار کرلی اور عبدالمطلب کا دین ترک کردیا۔ بولیں: بات تو یہی ہے کہ میں نے اپنے سینہ میں اسلام سمو لیا ہے آپ بھی پوری سرگرمی سے اپنے بھتیجے کے محافظ بن جایئے اور ان کے لیے قوت بازو اور آہنی حصار ہو جایئے' پھر اگر ان کا دین غالب آجائے تو آپ کو اختیار ہے خواہ اسلام قبول کرلیں یا اپنے آبائی دین پر قائم رہیں اور اگر (خدانخواستہ) انہیں قتل کردیا جائے تو آپ اپنے بھتیجے کے بارے میں معذور سمجھے جائیں گے' ابولہب بولا: کیا ہم تمام عربوں کا مقابلہ کرسکتے ہیں؟ وہ تو ایک نیا دین لے کر آیا ہے' یہ کہہ کر ابولہب ناکام واپس چلا جاتا ہے۔

محمد: میں نے محمد بن عمر کے علاوہ دوسرے لوگوں سے سنا کہ اس دن اروٰی رضی اللہ عنہا نے یہ شعر کہا۔

إِنَّ طُلَيبًا نصر ابن خالِهِ ۔ آساه في ذي ذمة ومالِهِ

"طلیب نے اپنے ماموں زاد بھائی کی مدد کی۔ اور ان کے ساتھ عزیز داری کا اور ذمہ داری کا سلوک کیا"۔

عاتکہ رضی اللہ عنہا:

آپ عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی والدہ فاطمہ ہیں جو عمرو بن عائذ بن عمران

بن مخزوم کی صاحبزادی ہیں' آپ کا نکاح جاہلیت میں ابوامیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سے ہوا جس سے آپ کے عبداللہ' زہیر اور قریبہ تین بچے پیدا ہوئے پھر آپ مکہ میں مشرف بہ اسلام ہوگئیں اور مدینہ کی طرف ہجرت کر گئیں' آپ نے ایک خواب دیکھا تھا جس سے گھبرا گئی تھیں اور ہول گئی تھیں پھر آپ نے یہ خواب اپنے بھائی عباس بن عبدالمطلب سے بیان کیا اور تاکید کر دی کہ خبردار یہ خواب کسی اور کو نہ بتانا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اس خواب سے آپ کی قوم مصائب و برائی کا شکار نہ ہو جائے' ہنوز قریش جنگ بدر لڑنے کے لیے نہیں نکلے تھے کہ عاتکہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک شہسوار اونٹ پر سوار ہو کر آتا ہے اور وہ ابطح میں کھڑا ہو جاتا ہے اور بلند آواز سے اعلان کرتا ہے: اے اولاد غدر اپنی اپنی قتل گاہوں کی طرف جاؤ ان الفاظ کے ساتھ وہ تین بار چیختا ہے' میں دیکھتی ہوں کہ لوگ آ کر اس کے پاس جمع ہو جاتے ہیں پھر وہ مسجد میں جاتا ہے اور لوگ اس کے پیچھے پیچھے ہوتے ہیں جب کعبہ کی پشت کے پاس اس کا اونٹ پہنچ جاتا ہے تو پھر وہ انہیں الفاظ کے ساتھ تین بار چیختا ہے پھر جب کوہ ابوقبیس پر اس کا اونٹ چڑھ جاتا ہے تو پھر وہ انہیں الفاظ کے ساتھ زور زور سے اعلان کرتا ہے پھر ابوقبیس سے ایک چٹان لڑھکا دیتا ہے جب یہ چٹان پہاڑ کے دامن میں پہنچتی ہے تو پھٹ جاتی ہے اور مکہ کا کوئی گھر ایسا نہیں رہتا جس میں اس کا کوئی ٹکڑا نہ گیا ہو لیکن بنو ہاشم اور بنو زہرہ کے گھر اس سے محفوظ رہتے ہیں' عباس فرماتے ہیں: بلاشبہ یہ ایک سچا خواب ہے' پھر عباس غمزدہ نکلتے ہیں اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے ملتے ہیں ولید آپ کا دوست تھا عباس ولید سے یہ خواب بیان کرتے ہیں اور تاکید کر دیتے ہیں کہ کسی سے بیان نہ کرنا لیکن یہ خواب لوگوں میں پھیل جاتا ہے اور ہر مجلس میں اس کا چرچا ہونے لگتا ہے' ابوجہل کہتا ہے: اے اولاد عبدالمطلب! کیا تم اپنے مردوں کے نبی بننے سے خوش نہ تھے کہ تمہاری عورتیں بھی نبی بننے لگیں' عاتکہ کہتی ہیں میں نے ایسا ایسا خواب دیکھا ہے ہم تین دن تک اس کا انتظار کریں گے اگر یہ سچا ہوگا تو خیر ورنہ ہم لکھ دیں گے کہ تمہارا گھرانہ عرب میں انتہائی جھوٹا ہے' عباس رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کو دھمکاتے ہوئے کہا: جھوٹ اور بخل میں تیرا سب سے بڑا حصہ ہے الغرض اس خواب کے تیسرے دن ابوسفیان کا بھیجا ہوا ضمضم بن عمرو مکہ میں داخل ہونے سے پہلے اپنے اونٹ کے دونوں کان کاٹ دیتا ہے' آگے پیچھے سے اپنا کرتہ پھاڑ دیتا ہے اور مکہ کی طرف اپنے اونٹ کی پشت کر کے چیختا ہے اے قریش! اپنے کپڑے اور خوشبو کے قافلہ کو بچاؤ' محمد اور ان کے رفقاء اسے لوٹنے کے لیے نکل آئے ہیں' فوراً اس کی مدد کو بڑھو' اللہ کی قسم میری رائے میں تم قافلہ کو پا نہ سکو گے' چنانچہ قریش نے اپنے قافلہ کی حفاظت کے لیے روانہ ہونے کا عزم بالجزم کر لیا اور ابولہب سے جا کر کہا کہ ہمارے ساتھ آپ بھی چلیں' ابولہب نے کہا' لات و عزیٰ کی قسم میں نہیں جاؤں گا اور نہ کسی کو بھیجوں گا ابولہب کو عاتکہ کا خواب یاد تھا اور وہ یہ اعتراف بھی کیا کرتا تھا کہ مجھے عاتکہ کے خواب نے روک لیا اور میرا ہاتھ پکڑ لیا' ابولہب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا مگر اسلام سے مرتے دم تک منحرف رہا۔

ام حکیم رضی اللہ عنہا:

آپ کا نام بیضاء ہے اور آپ عبدالمطلب کی صاحبزادی ہیں' آپ کی والدہ فاطمہ ہیں جو عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم کی بیٹی ہیں جاہلیت میں آپ کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی کے نکاح میں تھیں جس سے چار بچے (عامر' اروی' طلحہ اور ام طلحہ) پیدا ہوئے اروی نے عفان بن ابوالعاص سے نکاح کیا جس سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے' پھر عقبہ بن ابی

معیط سے نکاح کیا جس سے تین بچے ام کلثوم ولید اور خالد پیدا ہوئے۔

برہ رضی اللہ عنہا:

آپ عبدالمطلب اور فاطمہ بنت عمرو بن عائذ کی بیٹی ہیں۔ آپ جاہلیت میں عبدالاسد بن ہلال کے نکاح میں تھیں اور ہلال، عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے بیٹے تھے، عبدالاسد سے آپ کے ابوسلمہ پیدا ہوئے جو جنگ بدر میں شریک تھے اور نبی ﷺ سے قبل ام سلمہ بنت ابوامیہ بن مغیرہ کے شوہر تھے، عبدالاسد کے بعد آپ کا نکاح ابورہم بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی سے ہوا، جس سے ابوسبرہؓ بن ابی رہم پیدا ہوئے، جو بدر میں شریک تھے۔

امیمہ رضی اللہ عنہا:

آپ بھی عبدالمطلب اور فاطمہ کی بیٹی ہیں۔ جاہلیت میں آپ سے جحش بن ریاب بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ نے جو حرب بن امیہ بن عبدشمس کے حلیف تھے۔ نکاح کیا جس سے عبداللہ پیدا ہوئے جو جنگ بدر میں شریک تھے، اور عبیداللہ اور عبد پیدا ہوئے، عبد احمد کے والد ہیں، اور زینب بنت جحش زوجہ رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئیں، اور حمنہ بنت جحش بھی۔

رسول اللہ ﷺ نے امیمہ بنت عبدالمطلب کو خیبر کی کھجوروں میں سے چالیس وسق کھجوریں دیں۔

رحمتِ عالم ﷺ کی چچازاد بہنیں

ضباعہ رضی اللہ عنہا:

آپ زبیر بن عبدالمطلب اور عاتکہ بنت ابی وہب کی بیٹی ہیں ابو وہب عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم کے بیٹے ہیں، رحمت عالم ﷺ نے آپ کا نکاح مقداد بن عمر بن ثعلبہ بن بہراء سے کرادیا تھا جو اسود بن عبد یغوث زہری کے حلیف تھے اور اسود نے ان کو متبنیٰ بنالیا تھا اسی لیے ان کو مقداد بن اسود کہا جاتا تھا، مقداد سے آپ کے دو بچے (عبداللہ اور کریمہ) پیدا ہوئے، عبداللہ جنگ جمل میں شہید ہوئے، جب ان کی لاش کے پاس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ گزرتے ہیں تو فرماتے ہیں: تم بہت ہی برے بھانجے ثابت ہوئے، آپ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے، رحمت عالم ﷺ نے ضباعہ کو بھی خیبر کی چالیس وسق کھجوریں دیں۔

ام الحکم رضی اللہ عنہا:

آپ زبیر بن عبدالمطلب کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ عاتکہ بنت ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم ہیں، آپ سے ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب نے نکاح کیا جن سے محمد، عبداللہ، عباس، حارث، عبدشمس، عبدالمطلب اور امیہ سات بیٹے پیدا ہوئے اور اروی کبریٰ پیدا ہوئیں، نبی ﷺ نے ام الحکم کو خیبر کی کھجوروں میں سے تیس وسق کھجوریں دیں۔

صفیہ رضی اللہ عنہا:

آپ بھی زبیر بن عبدالمطلب اور عاتکہ کی بیٹی ہیں آپ کو بھی رسول اللہ ﷺ نے چالیس وسق خیبر کی کھجوریں دی تھیں۔

ام الزبیر رضی اللہ عنہا:

آپ بھی زبیر بن عبدالمطلب اور عاتکہ کی بیٹی ہیں آپ کو بھی خیبر کی کھجوروں میں سے چالیس وسق کھجوریں ملی تھیں۔

ام ہانی رضی اللہ عنہا:

آپ کا نام فاختہ ہے آپ ابوطالب بن عبدالمطلب کی اور فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبدمناف کی صاحبزادی ہیں' آپ سے ہبیرہ بن ابووہب مخزومی نے نکاح کیا جس سے جعد پیدا ہوئے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بھی خیبر میں چالیس وسق کھجوریں دی تھیں۔

ام طالب رضی اللہ عنہا:

آپ ابوطالب بن عبدالمطلب کی بیٹی ہیں' کتاب النسب میں اولاد ابوطالب میں ہشام بن کلبی نے آپ کا ذکر نہیں کیا انہوں نے لکھا ہے کہ ابوطالب کی بیٹیاں ام ہانی' جمانہ اور ریطہ ہیں شاید یہی ریطہ ام طالب ہیں جیسا کہ محمد بن عمر نے اپنی کتاب طعم النبی میں لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام طالب بنت ابی طالب کو خیبر میں چالیس وسق کھجوریں دیں' ابوطالب کی تمام اولاد (بیٹوں اور بیٹیوں) کی والدہ بجز طلیق بن ابی طالب کے فاطمہ بنت اسد ہیں۔

جمانہ رضی اللہ عنہا:

آپ ابوطالب اور فاطمہ کی بیٹی ہیں' آپ سے ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب نے نکاح کیا جن سے جعفر بن ابی سفیان پیدا ہوئے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو خیبر میں تیس وسق کھجوریں دیں۔

امامہ رضی اللہ عنہا:

آپ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اور سلمٰی بنت عمیس بن معد بن تیم بن مالک بن قحافہ بن خثعم کی بیٹی ہیں یہ امامہ وہی ہیں جن کے بارے میں علی رضی اللہ عنہ' جعفر رضی اللہ عنہ پسران ابوطالب اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ میں جھگڑا ہوا تھا۔

ام حبیب رضی اللہ عنہا:

آپ عباس بن عبدالمطلب کی اور ام الفضل لبابہ بنت حارث ہلالیہ کی صاحبزادی ہیں' آپ سے اسود بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ مخزومی نے نکاح کیا تھا جن سے دو بچے زرقاء اور لبابہ پیدا ہوئے یہ لوگ مکہ میں اقامت پذیر تھے۔

ہند رضی اللہ عنہا:

آپ مقوم بن عبدالمطلب کی اور قلابہ بنت عمرو بن جعونہ بن غزیہ بن حذیم بن سعد بن سہم بن عمرو بن حصیص کی صاحبزادی ہیں آپ سے ابوعمرہ' بشیر بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن الحارث بن مالک بن نجار انصاری نے نکاح کیا جن سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔

اروٰی رضی اللہ عنہا:

آپ بھی مقوم اور قلابہ کی صاحبزادی ہیں آپ سے ابومسروح حارث بن یعمر بن حیان بن عمیرہ بن ملان بن ناصرہ بن قصیہ بن سعد بن بکر بن ہوازن نے نکاح کیا' یہ حارث عباس بن عبدالمطلب کے حلیف تھے' حارث سے اروٰی کے عبداللہ بن ابی

مسروح پیدا ہوئے۔

ام عمرو رضی اللہ عنہا:

آپ بھی مقوم وقلابہ کی صاحبزادی ہیں' آپ سے مسعود بن معتب ثقفی نے شادی کی جن سے عبداللہ بن مسعود پیدا ہوئے پھر آپ سے ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب نے نکاح کرلیا جن سے عاتکہ بنت ابی سفیان پیدا ہوئیں۔

اروی رضی اللہ عنہا:

آپ حارث بن عبدالمطلب کی اور غزیہ بنت قیس بن طریق بن عبدالعزیٰ بن عامر بن عمیرہ بن ودیعہ بن حارث بن فہر کی صاحبزادی ہیں' آپ سے ابووداعہ بن صبرہ بن سعید بن سعد بن سہم نے شادی کی جن سے آپ کے مطلب' ابوسفیان' ام جمیل' ام حکیم اور ربیعہ کل پانچ بچے پیدا ہوئے۔

درہ رضی اللہ عنہا:

آپ ابولہب بن عبدالمطلب اور ام جمیل بنت حرب بن امیہ بن عبدشمس کی صاحبزادی ہیں آپ سے حارث بن عامر بن نوفل بن عبدمناف بن قصی نے شادی کی جن سے ولید ابوالحسن اور مسلم پیدا ہوئے' پھر یہ جنگ بدر میں کفر کی حالت میں مارے گئے' ان کے بعد درہ نے دحیہ بن خلیفہ بن فروہ کلبی سے شادی کرلی۔

عزہ رضی اللہ عنہا:

آپ بھی ابولہب اور ام جمیل کی بیٹی ہیں' آپ سے اوفی بن حکیم بن امیہ بن حارثہ بن اوقص سلمی نے نکاح کیا جن سے عبیدہ' سعید اور ابراہیم پیدا ہوئے۔

خالدہ رضی اللہ عنہا:

آپ بھی ابولہب اور ام جمیل کی بیٹی ہیں' آپ سے عثمان بن ابوالعاص بن بشر بن عبد بن دہمان ثقفی نے شادی کی جن سے بچے پیدا ہوئے۔

فاطمہ رضی اللہ عنہا:

آپ اسد بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی کی اور فاطمہ بنت حرم بن رواحہ بن حجر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی کی صاحبزادی ہیں' آپ سے ابوطالب بن عبدالمطلب نے نکاح کیا جن سے علی' جعفر' عقیل اور طالب پیدا ہوئے طالب سب سے بڑے تھے' اور ام ہانی' جمانہ اور ریطہ پیدا ہوئیں۔

رُقیقہ رضی اللہ عنہا:

آپ صیفی بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی کی اور ہالہ بنت کلدہ بن عبدالدار بن قصی کی بیٹی ہیں' آپ سے نوفل بن اہیب بن عبدمناف بن زہرہ نے نکاح کیا جن سے مخرمہ بن نوفل پیدا ہوئے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن جعفر از ام بکر بنت مسور بن مخرمہ از مسور از مخرمہ بن نوفل از رقیقہ بنت صیفی: گویا میں

اپنے چچا شیبہ (عبدالمطلب) کو دیکھ رہی ہوں' جب انہیں مطلب بن عبد مناف ہمارے پاس لے کر آئے تو اس وقت میں بچی تھی سب سے پہلے میں ہی دوڑ کر انہیں چمٹی تھی اور گھر والوں کو ان کی تشریف آوری کی میں نے ہی خبر دی تھی۔

اس دن رقیقہ عبدالمطلب سے بڑی تھیں' آپ نے رسول اللہ ﷺ کو پایا اور مسلمان ہوگئیں آپ اپنے فرزند مخرمہ کے حق میں بڑی سخت تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن جعفر از ام بکسر بنت مسور از مسعد: رقیقہ بنت صیفی بن ہاشم بن عبد مناف یعنی مخرمہ بن نوفل کی والدہ نے رسول اللہ ﷺ کو متنبہ کیا کہ قریش جمع ہو کر آج رات آپ پر شبخون مارنے کا مشورہ کر رہے ہیں' مسور کہتے ہیں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ اپنے بستر سے ہٹ گئے اور آپ کے بستر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سو گئے۔

رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ

خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا:

آپ خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کی صاحبزادی ہیں آپ ہی نے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے نکاح کیا ہم آپ کے واقعات' آپ کا نسب' آپ کے حالات قبل از نبوت رحمت عالم ﷺ سے آپ کا نکاح' نبوت کے بعد آپ کا فوراً مشرف بہ اسلام ہونا' آپ کی اولاد کا اور آپ کی وفات کا مفصل ذکر شروع کتاب میں کر آئے ہیں' آپ کے بعد سرور عالم ﷺ نے جن ازواج مطہرات سے نکاح کیا ان کا بیان ذیل میں دیا جاتا ہے۔

سودہ رضی اللہ عنہا:

آپ زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کی صاحبزادی ہیں آپ کی والدہ شموس بنت قیس بن عمرو بن زید بن لبید بن خداش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاریہ ہیں' آپ سکران بن عمرو بن عبد شمس کے نکاح میں تھیں۔ اور آغاز اسلام ہی میں مکہ معظمہ میں مسلمان ہوگئی تھیں اور رحمت عالم ﷺ سے بیعت کر لی تھی اور آپ کے شوہر سکران بن عمرو بھی مسلمان ہوگئے تھے اور دونوں میاں بیوی دوسری ہجرت کے وقت حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔

باخبار محمد بن عمرو' بخبر مخرمہ بن بکیر از بکیر: سکران بن عمرو معہ اپنی بیوی سودہ کے حبشہ سے مکہ آئے اور مکہ میں فوت ہوگئے' پھر جب سودہ رضی اللہ عنہا عدت گزار چکیں اور حلال ہوگئیں تو نبی ﷺ نے کسی کو بھیج کر آپ پر پیام ڈالا' بولیں: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کو اختیار دے دیا آپ جو چاہیں کریں' فرمایا: تم اپنی قوم کے کسی آدمی سے کہو کہ وہ تمہارا نکاح کرا دے چنانچہ سودہ رضی اللہ عنہا نے حاطب بن عمرو سے کہا اور حاطب نے نبی ﷺ سے آپ کا نکاح کرا دیا' آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد نبی ﷺ کی سب سے پہلی زوجۂ مطہرہ ہیں۔

باخبار محمد بن عمرو' باخبار محمد بن عبداللہ از زہری از عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا' فرماتے ہیں بحدیث ابن ابی الزناد از ہشام بن عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا' سودہ رضی اللہ عنہا بوڑھی ہوگئیں اور نبی ﷺ ان کے پاس کثرت سے آتے جاتے نہ تھے' انہیں رسول اللہ ﷺ کی نگاہ

میں میرا مقام معلوم تھا اور یہ بھی کہ آپ میرے پاس کثرت سے آتے جاتے ہیں اس لیے انہیں ڈر ہوا کہیں رسول اللہ ﷺ انہیں علیحدہ نہ کردیں اور آپ کے نکاح میں رہ کر جو انہیں مقام حاصل تھا اسے برقرار رکھنا چاہا' بولیں: یارسول اللہ میں نے اپنی باری کا دن عائشہ کو دے دیا اور میں نے اجازت دے دی کہ آپ اس دن صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہیں آپ نے ان کی درخواست منظور فرمائی' اسی بارے میں ﴿وان امرأة خافت من بعلها نشوزًا ...... الخ﴾ اتری' یعنی اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے علیحدگی کا یا اعراض کا ڈر محسوس کرے تو اگر دونوں صلح کرلیں تو کوئی حرج نہیں۔

باخبار محمد بن عمر' باخبار محمد بن عبداللہ بن مسلم بسماع عبداللہ بن مسلم: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد رمضان ۱۰ھ نبوی میں سرور عالم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے قبل سودہ سے نکاح کیا اور مکہ میں ان کے ساتھ خلوت کی اور انہیں لے کر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث معمر از زہری از عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا: سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنا دن اور اپنی رات صدیقہ کے لیے ہبہ کر دی تا کہ اللہ کے رسول ان سے خوش ہو جائیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث حاتم بن اسماعیل از نعمان بن ثابت تیمی: نبی ﷺ نے سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: عدت گزار لیجئے' ایک دن آپ آپ کی راہ گزر پر بیٹھ گئیں جب آپ وہاں سے گزرے تو بولیں: یارسول اللہ! اب مجھے مرد کی چنداں ضرورت نہیں لیکن میں چاہتی ہوں کہ میرا حشر ازواج مطہرات میں ہو' آپ مجھ سے رجوع کر لیجئے' آخر کار آپ نے رجوع فرمالیا۔

باخبار مسلم بن ابراہیم' بتحدیث ہشام دستوائی' بتحدیث قاسم بن ابی بزہ: نبی ﷺ نے حضرت سودہ کو طلاق کہلا بھیجی' حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اس راہ پر بیٹھ گئیں جس سے آپ صدیقہ کے پاس آیا جایا کرتے تھے پھر جب آپ نے سرور عالم ﷺ کو دیکھا تو کہا: میں آپ کو اس کا واسطہ دیتی ہوں جس نے آپ پر کتاب اتاری اور اپنی مخلوق میں آپ کو برگزیدہ بنایا آپ نے مجھے کیوں طلاق دی؟ کیا آپ نے مجھ میں کوئی ایسا عیب پایا جس کی وجہ سے آپ ناراض ہو گئے؟ فرمایا نہیں' بولیں اللہ آپ رجوع فرمالیں' میں بوڑھی ہوں' مجھے مرد کی چنداں حاجت نہیں لیکن میں یہ چاہتی ہوں کہ میرا حشر ازواج مطہرات میں ہو' آخر نبی ﷺ نے ان سے رجوع کر لیا' بولیں: میں نے اپنی باری کا دن رات صدیقہ' محبوبہ رسول کو دے دیا۔

باخبار محمد بن حمید عبدی' باخبار معمر: مجھے خبر ملی ہے کہ نبی ﷺ نے سودہ رضی اللہ عنہا کو علیحدہ کرنا چاہا' انہوں نے اس سلسلہ میں آپ سے گفتگو کی اور بولیں: یارسول اللہ! مجھے شوہر کی حرص نہیں مگر یہ بات محبوب ہے کہ جب مجھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اٹھائے تو آپ کی زوجیت میں اٹھائے۔

باخبار محمد بن حمید عبدی از معمر از ہشام بن عروہ از عروہ: سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنا دن عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا تھا۔ باخبار یزید بن ہارون باخبار حماد بن سلمہ از ثابت بنانی از سمیہ از عائشہ: مجھے سودہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کوئی عورت محبوب نہیں مگر ان میں حسد تھا۔

باخبار ابو معاویہ ضریر' باخبار اعمش از ابراہیم: سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے فرمایا میں نے گزشتہ شب آپ کے پیچھے نماز پڑھی پھر آپ نے میرے ساتھ رکوع کیا حتیٰ کہ میں نے ناک سے خون ٹپکنے کے ڈر سے اپنی ناک پکڑ لی' نبی ﷺ ہنس پڑے' آپ

بسا اوقات اپنی باتوں سے نبی ﷺ کو ہنسا دیا کرتی تھیں۔

باخبار عفان بن مسلم باخبار ابوعوانہ از فراس از عامر از مسروق از عائشہ: ایک دن ازواج مطہرات نے جمع ہو کر کہا: یا رسول اللہ! آپ کی کون سی زوجۂ مطہرہ سب سے پہلے آپ سے جا ملے گی؟ فرمایا جس کے سب سے لمبے ہاتھ ہیں' پھر ہم ایک ڈنکا لے کر اپنے اپنے ہاتھ ماپنے لگیں لیکن لمبے ہاتھوں والی سودہ ثابت ہوئیں رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات میں آپ ہی کی وفات ہوئی آپ کی وفات کے بعد ہم نے سمجھا کہ لمبے ہاتھوں سے صدقہ مراد ہے آپ کو صدقہ بڑا پیارا تھا۔

محمد بن عمر: یہ روایت سودہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں وہم ہے نبی ﷺ کی وفات کے بعد زینب کی وفات ہوئی' زینب عہد فاروق میں فوت ہوئیں اور سودہ رضی اللہ عنہا عہد معاویہ میں فوت ہوئیں۔

محمد بن عمر: ہمارے نزدیک یہی بات صحیح ہے کہ پہلے زینب فوت ہوئیں اور بعد میں سودہ رضی اللہ عنہا۔

باخبار محمد بن عمر' باخبار ابن ابی ذئب از صالح مولی التوأمہ بسماع ابوہریرہ رضی اللہ عنہ: حجۃ الوداع کے سال رحمت عالم ﷺ نے ازواج مطہرات کے ساتھ حج کیا پھر فرمایا: یہ حج ہے' پھر بوریہ پڑا رہنا ہے' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (نبی ﷺ کی وفات کے بعد) تمام ازواج مطہرات حج کیا کرتی تھیں مگر سودہ اور زینب رضی اللہ عنہما حج نہیں کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ہمیں کوئی جانور حرکت نہ دے۔

بتحدیث محمد بن عمر' بتحدیث حماد بن زید از ہشام از ابن سیرین: سودہ نے فرمایا: میں حج اور عمرہ کر چکی' اب میں اپنے گھر ہی میں رہوں گی (سفر پر حج کے لیے نہ جاؤں گی) جیسا کہ مجھے حق تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔

بتحدیث یعقوب بن ابراہیم از ابراہیم از صالح بن کیسان از صالح بن نبہان مولیٰ توامہ: بسماع ابوہریرہؓ: جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس آئے تو فرمایا: یہ حج ظہور حصر میں ہے یعنی اب ازواج مطہرات گھروں کو چمٹی رہیں گی' صالح فرماتے ہیں: سودہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: حجۃ الوداع کے بعد اب میں کبھی حج نہیں کروں گی۔

باخبار عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب' بتحدیث افلح بن حمید از قاسم بن محمد از عائشہ: شب مزدلفہ میں سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ آپ سے اور لوگوں کی بھیڑ سے پہلے منیٰ چلی جائیں' آپ ایک بھاری بھرکم عورت تھیں (قاسم کہتے ہیں: ثبطہ یعنی بھاری بھرکم) آپ نے انہیں اجازت دے دی چنانچہ وہ لوگوں کے روانہ ہونے سے پہلے منیٰ کو چلی گئیں اور ہم صبح تک روک لی گئیں اور نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئیں' اگر سودہ رضی اللہ عنہا کی طرح میں بھی نبی ﷺ سے اجازت لے کر لوگوں سے پہلے چلی جاتی تو یہ بات مجھے ہر پیاری شے سے پیاری تھی۔

باخبار محمد بن عبید طنافسی' بتحدیث عبیداللہ بن عمر از عبدالرحمٰن بن قاسم از قاسم از عائشہ: کاش سودہ رضی اللہ عنہا کی طرح میں بھی رسول اللہ ﷺ سے لوگوں کے روانہ ہونے سے قبل مزدلفہ سے روانہ ہونے کی اجازت مانگ لیتی اور لوگوں کے آنے سے قبل منیٰ میں صبح کی نماز پڑھتی' لوگوں نے صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا سودہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اجازت مانگ لی تھی؟ فرمایا: ہاں' وہ ایک بوجھل اور بھاری بھرکم عورت تھیں اور آپ نے انہیں اجازت دے دی تھی۔

باخبار عبداللہ بن وہب مصری از افلح بن حمید از قاسم بن محمد از عائشہ رضی اللہ عنہا: سودہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں سے قبل مزدلفہ سے منیٰ جانے کے لیے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگ لی تھی کیونکہ وہ ایک بھاری بھرکم عورت تھیں پھر آپ نے انہیں اجازت دے دی تھی۔

بتحدیث محمد بن عمر از عبدالحکیم بن عبداللہ بن ابی فروہ بسماع عبدالرحمٰن اعرج (آپ مدینہ میں اپنی بیٹھک میں ہم سے بیان فرما رہے تھے) نبی ﷺ نے خیبر میں سودہ رضی اللہ عنہا کو اسی وسق کھجوریں اور بیس وسق جو دیئے' فرماتے ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ گیہوں دیئے۔

باخبار عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن زید از ہشام بن حسان از محمد بن عمر: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سودہ رضی اللہ عنہا کو بورے میں درہم بھیجے' بولیں: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: درہم ہیں بولیں کیا بورے میں کھجوروں کی طرح؟ اے جاریہ (لونڈی) میرے پاس پچھی لا۔ محمد بن عمر فرماتے ہیں: پھر آپ نے وہ درہم بانٹ دیئے۔

باخبار ہشام بن محمد بن سائب کلبی از محمد بن سائب کلبی از ابوصالح از ابن عباس: سودہ بنت زمعہ سکران بن عمرو' برادر سہیل بن عمرو کے نکاح میں تھیں ایک دن آپ نے خواب میں دیکھا جیسے نبی ﷺ تشریف لائے ہیں اور آپ نے سودہ رضی اللہ عنہا کی گردن پر پیر رکھ دیئے ہیں' سودہ رضی اللہ عنہا نے اس خواب کا ذکر اپنے شوہر سے کیا' اس نے کہا اگر واقعی تم نے یہ خواب دیکھا ہے تو میں مر جاؤں گا اور تم سے رسول اللہ ﷺ نکاح کرلیں گے بولیں: حجر اوسترا (بقول ہشام' وہ اپنے نفس سے نفی کرتی ہیں) پھر دوسری بار یہ خواب دیکھا کہ میں لیٹی ہوں اور مجھ پر آسمان سے ٹوٹ کر چاند گر گیا ہے' آپ نے اس کا ذکر بھی اپنے شوہر سے کیا' بولا: اگر یہ واقعی تمہارا خواب ہے تو بہت جلد میں مر جاؤں گا اور تم نبی ﷺ سے نکاح کرلو گی آخر کار سکران اسی دن بیمار ہو گئے اور چند دن بیمار رہ کر فوت ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا۔

باخبار محمد بن عبید طنافسی' بحدیث محمد بن عمرو از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن و یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب: خولہ بنت حکیم' عثمان بن مظعون کی اہلیہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کرتی ہیں: یارسول اللہ! میرے خیال میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کی وجہ سے آپ کو عورت کی ضرورت ہے' فرمایا: ہاں' وہ میری اولاد کی والدہ اور گھر کی مالکہ تھیں' بولیں: کیا میں آپ کے لیے پیام نہ ڈالوں؟ فرمایا: ضرور ڈالو' کیونکہ عورتیں ان باتوں کو اچھی طرح سمجھتی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے سودہ رضی اللہ عنہا پر اور عائشہ رضی اللہ عنہا پر پیام ڈالا اور آپ نے دونوں سے شادی کر لی' سودہؓ سے مکہ میں خلوت کی' اس وقت صدیقہ رضی اللہ عنہا ۶ سال کی تھیں اور صدیقہؓ سے مدینہ میں آنے کے بعد خلوت کی۔

باخبار محمد بن عمر' باخبار محمد بن عبداللہ بن مسلم از عبداللہ بن مسلم: سودہ رضی اللہ عنہا مدینہ میں عہد معاویہ میں شوال ۵۴ھ میں فوت ہوئیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

آپ حضرت ابوبکر صدیق بن ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی کی صاحبزادی ہیں'

آپ کی والدہ کا نام ام رومان بنت عمیر بن عامر بن دہمان بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ ہے۔

باخبار ہشام بن محمد بن سائب کلبی از محمد بن سائب کلبی از ابوصالح از ابن عباس: رحمت عالم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیام ڈالا' ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں: یارسول اللہ! میں نے ان کا ذکر یا ان کے سلسلہ میں مطعم بن عدی بن نوفل بن عبدمناف سے ان کے بیٹے جبیر کے لیے وعدہ کرلیا ہے آپ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان سے ہٹا لینے دیں آخرکار آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اتنی مہلت دے دی' پھر آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرلیا' آپ کنواری تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' باخبار عبدالرحمٰن بن ابی الرجال از ابوالرجال اپنی والدہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ بسماع عائشہ رضی اللہ عنہا! نبی ﷺ نے مجھ سے شوال ۱۰ نبوی میں ہجرت سے تین سال قبل نکاح کیا اس وقت میں چھ برس کی تھی' پھر آپ ہجرت کر کے مدینہ منورہ پیر کے دن ۱۲ ربیع الاوّل کو تشریف لائے اور ہجرت سے آٹھویں ماہ میں آپ نے مجھ سے بیاہ کیا اور خلوت کے وقت میں ۹ سال کی تھی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابوحمزہ میمون مولیٰ عروہ بن زبیر از عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا: جب نبی ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا تو میں بچیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی مجھے معلوم نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نکاح کرلیا ہے حتیٰ کہ مجھے میری والدہ پکڑ کر گھر میں لے گئیں اور گھر میں مجھے روک لیا اب مجھے خیال آیا کہ میرا نکاح ہوگیا ہے' میں نے اس بارے میں اپنی امی جان سے پوچھا نہیں ہاں انہوں نے خود ہی مجھے بتا دیا کہ تمہارا نکاح ہوگیا ہے۔

باخبار محمد بن عمر' باخبار عبدالرحمٰن بن ابی الزناد از ہشام بن عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا: نکاح کے وقت میں چھ سال کی تھی اور رخصتی کے وقت ۹ سال کی۔ رخصتی کے بعد بھی میں بچیوں کے ساتھ گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی جب آپ تشریف لاتے تو آپ سے میری سہیلیاں چھپ جایا کرتی تھیں پھر رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے ہٹ کر انہیں بھیج دیا کرتے تھے۔

باخبار وکیع بن جراح از سفیان از اسماعیل بن امیہ از عبداللہ بن عروہ از عائشہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شوال میں نکاح کیا اور شوال ہی میں بیاہ کیا' رسول اللہ ﷺ کی کون سی بیوی آپ کی نگاہ میں مجھ سے زیادہ نصیبہ والی تھی؟ عائشہ رضی اللہ عنہا شوال ہی میں اپنی عورتوں کی رخصتی محبوب سمجھا کرتی تھیں۔

باخبار عبداللہ بن نمیر از اجلح از عبداللہ بن ابی ملیکہ: نبی ﷺ نے اپنے لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس عائشہ رضی اللہ عنہا کا پیام ڈالا' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میں نے عائشہؓ کے بارے میں مطعم کو ان کے بیٹے جبیر کے لیے زبان دے دی ہے آپ مجھے عائشہ کو ان سے ہٹا لینے دیں' آخرکار آپ نے ان سے درخواست کی کہ عائشہ کا خیال چھوڑ دیں' مطعم نے یہ خیال ترک کردیا پھر آپ سے نبی ﷺ نے نکاح کرلیا۔

باخبار یزید بن ہارون' بحدیث فضیل بن مرزوق از عطیہ: نبی ﷺ نے عائشہ پر جو ہنوز بچی تھیں پیام ڈالا' ابوبکر بولے: یارسول اللہ: کیا بھتیجی سے نکاح کیا جاسکتا ہے؟ فرمایا: تم میرے دینی بھائی ہو' پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عائشہ کا آپ سے تقریباً پچاس درہم کے خانگی سامان پر نکاح کرا دیا۔ پھر عائشہؓ کے پاس جب کہ وہ بچوں میں کھیل رہی تھیں' ان کی دایہ پہنچی اور ان کا ہاتھ پکڑ کر گھر میں

لے گئی اور انہیں دلہن بنا کر پردے کی چادر کے ساتھ رسول اللہ کے پاس پہنچا دیا گیا۔

باخبار یزید بن ہارون' باخبار حماد بن سلمہ از ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا: جب مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا تو میں چھ سال کی تھی اور جب میں آپ کے پاس داخل کی گئی تو ۹ سال کی تھی اور جھولہ میں جھولا کرتی تھی اور میرے سر پر بالوں کا گچھا تھا میں جھولے میں جھول رہی تھی کہ میرے پاس آنے والی آتی ہے اور میرا ہاتھ پکڑ کر گھر لے جاتی ہے اور مجھے تیار کیا جاتا ہے اور آپ کے پاس داخل کر دیا جاتا ہے اور مجھے ایک ریشم کے ٹکڑے میں میری صورت دکھائی جاتی ہے۔

باخبار یزید بن ہارون' باخبار حماد بن سلمہ از حمید طویل از عبداللہ بن عبید بن عمیر: رسول اللہ ﷺ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کا بڑا صدمہ تھا اور خطرہ تھا مبادا آپ پر اس کا برا اثر پڑے حتیٰ کہ آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

باخبار وکیع بن جراح و فضل بن دکین و محمد بن ربیعہ کلابی از فضیل بن مرزوق از عطیہ عوفی نبی ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک گھر پر نکاح کیا جس کی قیمت تقریباً پچاس درہم تھی۔

باخبار وکیع از سفیان از ابو اسحٰق از ابو عبیدہ: جب نبی ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ سات سال کی تھیں اور آپ کی وفات کے وقت ۱۸ سال کی تھیں۔

باخبار وکیع از ہشام بن عروہ از عروہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نکاح کے وقت ۶ یا ۷ سال کی تھیں اور رخصتی کے وقت ۹ سال کی تھیں۔

باخبار ابو معاویہ ضریر' بتحدیث اعمش از ابراہیم از اسود از عائشہ رضی اللہ عنہا: مجھ سے نبی ﷺ نے میری ۹ سال کی عمر میں بیاہ کیا اور میں آپ کی وفات کے وقت ۱۸ سال کی تھی۔

باخبار فضل بن دکین بتحدیث اسرائیل از ابو اسحٰق از ابو عبیدہ: نبی ﷺ سے نکاح کے وقت عائشہ ۶ سال کی تھیں اور رخصتی کے وقت ۹ سال کی تھیں اور آپ کی وفات کے وقت ۱۸ سال کی تھیں۔

باخبار عبدالوہاب بن عطاء' باخبار اسرائیل از ابو اسحٰق از مصعب بن سعد: حسب سابق۔

باخبار ابو عاصم نبیل' ضحاک بن مخلد و فضل بن دکین و محمد بن عبداللہ اسدی' بتحدیث سفیان از اسماعیل بن امیہ از عبداللہ بن عروہ از عائشہ: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے شوال میں نکاح کیا اور میں شوال ہی میں آپ کے پاس داخل کی گئی پھر آپ کے نزدیک مجھ سے زیادہ نصیبہ ور آپ کی کون سی عورت تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی عورتوں کو شوال میں رخصت کرنا پسند کرتی تھیں۔

ابو عاصم: لوگ شوال میں رخصتی اس طاعون کی وجہ سے اچھی نہیں سمجھتے جو پہلے زمانہ میں شوال میں پھوٹ پڑا تھا۔ ابو عاصم: ہم سے سفیان نے یہ حدیث مکہ میں حسن بن وہب جمحی کے گھر میں ۱۴۶ھ میں بیان کی۔

باخبار مسلم بن ابراہیم' باخبار جعفر بن سلیمان' باخبار ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ: مجھ سے نبی ﷺ نے نکاح کیا جب کہ میں سات سال کی تھی اور میری ۹ سال عمر میں مجھ پر داخل ہوئے' میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی پھر جب آپ تشریف لاتے اور میری سہیلیاں ہمارے سامنے ہوتیں تو آپ ہم سے کہہ دیا کرتے تھے کہ اپنی اپنی جگہ پر رہو۔

باخبار عفان بن مسلم' باخبار وہیب' باخبار ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور اگر میری سہیلیاں میرے پاس ہوتیں تو نبی ﷺ سے چھپ جایا کرتی تھیں اور آپ انہیں میرے پاس بھیج دیا کرتے تھے پھر وہ میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔

باخبار عفان بن مسلم' باخبار وہیب' باخبار ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا: نبی ﷺ سے نکاح کے وقت میں ۶ سال کی اور رخصتی کے وقت ۹ سال کی تھی اور نو سال آپ کے نکاح میں رہی۔

باخبار عارم بن فضل' باخبار حماد بن زید از ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ: میں نبی ﷺ سے نکاح کے وقت ۷ سال کی اور رخصتی کے وقت ۹ سال کی تھی۔

باخبار کثیر بن ہشام' بتحدیث جعفر بن برقان از زہری: رسول اللہ ﷺ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان کی ۶ سال کی عمر میں نکاح کیا اور ۹ سال کی عمر میں رخصتی ہوئی اور ۱۸ سال کی عمر میں بیوہ ہوگئیں۔

باخبار محمد بن حمید عبدی' بتحدیث معمر از زہری و ہشام بن عروہ: نبی ﷺ نے اس وقت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا جس وقت وہ نو یا سات سال کی تھیں۔

باخبار احمد بن اسحاق حضرمی' باخبار وہیب از عبید اللہ بن عمر از یزید بن رومان از عروہ از عائشہ: میں عہد رسالت میں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی۔

باخبار محمد بن عمر' باخبار خارجہ بن عبد اللہ از یزید بن رومان از عروہ از عائشہ: ایک دن میرے پاس نبی ﷺ تشریف لائے' میں گڑیوں سے کھیل رہی تھی' پوچھا عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کا گھوڑا' آپ ہنس پڑے۔

باخبار محمد بن عمر بتحدیث اسرائیل از اعمش از ابراہیم از اسود از عائشہ: جب مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا تو میں ۶ سال کی تھی اور رخصتی کے وقت ۹ سال کی تھی اور وفات کے وقت ۱۸ سال کی تھی۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث موسیٰ بن محمد بن عبد الرحمٰن از ریطہ از عمرہ بنت عبد الرحمٰن از عائشہ: مجھ سے پوچھا گیا کہ تمہاری رخصتی کب ہوئی؟ میں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ہمیں اور اپنی بچیوں کو مکہ چھوڑ گئے تھے مدینہ میں آنے کے بعد آپ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اور ان کے ساتھ اپنے آزاد کردہ غلام ابورافع کو ہمارے پاس بھیجا اور ان دونوں کو آپ نے دو اونٹ اور پانچ سو درہم عطا فرمائے جو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لیے تھے کہ وہ ان سے حسب ضرورت سواریاں خرید لیں' ان دونوں بزرگوں کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو یا تین اونٹ دے کر عبد اللہ بن اریقط دیلی کو بھی کر دیا تھا اور اپنے بیٹے عبد اللہ کو لکھا کہ میری بیوی (صدیقہ کی والدہ) ام رومان کو' مجھ کو اور میری ہمشیرہ اسماء اہلیہ زبیر کو سوار کرا دیں چنانچہ یہ سب ایک ساتھ مکہ کو روانہ ہوئے اور جب قدید پہنچے تو زید نے ان پانچ سو درہموں سے تین اونٹ خریدے پھر یہ سب اکٹھے مکہ سے روانہ ہوئے اور انہوں نے طلحہ بن عبید اللہ کو آل ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کے لیے تیار پایا' لہٰذا ہم سب مل کر مکہ سے چلے اور زید بن حارثہ اور ابورافع' فاطمہ' ام کلثوم اور سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہم کو لے کر نکلے اور زید رضی اللہ عنہ نے ام ایمن اور اسامہ رضی اللہ عنہما کو بھی سوار کر

لیا اور عبداللہ بن ابوبکر ام رومان کو اور اپنی دونوں بہنوں کو لے کر روانہ ہوئے اور طلحہ بن عبیداللہ بھی ساتھ ہو گئے غرضیکہ ہم سب مل جل کر مکہ سے روانہ ہوئے حتی کہ جب ہم بیض منیٰ میں پہنچے تو ہمارا اونٹ بھاگ پڑا' میں اپنی والدہ ام رومان کے ساتھ ہودج میں تھی میری والدہ گھبرا کر کہنے لگیں ہائے میری بچی' ہائے میری دلہن آخر کار ہمارا اونٹ پکڑ لیا گیا' وہ لفت سے اترا تھا پھر اللہ نے اسے ہمارے حوالہ کر دیا پھر ہم مدینہ پہنچ گئے' اس دن رسول اللہ ﷺ مسجد اور مسجد کے اردگرد گھر بنا رہے تھے' پھر ان میں آپ نے اپنی اہل وعیال کو اتار دیا ہم چند ایام ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں ٹھہرے پھر پر ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ! آپ اپنی اہلیہ کو رخصت کیوں نہیں کرا لیتے' اس میں کیا رکاوٹ ہے؟ فرمایا: مہر (مانع ہے یعنی میرے پاس مہر ادا کرنے کے لیے رقم نہیں) یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو ساڑھے بارہ اوقیہ (۵۰۰) درہم دیئے۔ سرور عالم نے یہ پوری رقم ہمارے پاس بھیج دی اور میرے ساتھ اس حجرے میں جس میں میں اب ہوں خلوت فرمائی۔ اور اسی حجرے میں رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی' آپ نے اسی حجرے میں مسجد میں جانے کے لیے باب عائشہ کے بالمقابل ایک دروازہ بنوا لیا اور آپ نے ان گھروں میں سے جو میرے پاس ہیں کسی گھر میں سودہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ خلوت کی اور ان کے پاس رات گزاری۔

باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس' باخبار زہیر بن معاویہ' باخبار ہشیم بن عروہ از عروہ از عائشہ: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنا دن عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا تھا اور رسول اللہ ﷺ سے کہہ دیا تھا کہ میرا دن عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے ہے' پھر رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دو دن گزارا کرتے تھے۔

باخبار یزید بن ہارون' باخبار حماد بن سلمہ از ہشام یعنی ابن عروہ از عباد بن حمزہ بن عبداللہ بن زبیر از عائشہ رضی اللہ عنہا: میں نے کہا یا رسول اللہ عورتوں کی کنیتیں ہیں آپ میرے لیے کوئی کنیت تجویز فرما دیں' فرمایا: ام عبداللہ کنیت رکھ لو۔

باخبار حجاج بن نصر' باخبار عیسیٰ بن میمون از قاسم بن محمد از عائشہ: مجھے ازواج مطہرات پر دس وجہ سے فضیلت حاصل ہے' پوچھا گیا: ام المومنین وہ دس وجہ کیا ہیں؟ فرمایا: نبی ﷺ نے میرے سوا کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا' اور میرے سوا کسی ایسی خاتون سے نکاح نہیں جس کے ماں باپ مہاجر ہوں اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے میری براءت اتاری اور آپ کے پاس حضرت جبرئیل آسمان سے ایک ریشمی کپڑے میں میری تصویر لائے اور فرمایا: ان سے نکاح کر لیجئے یہ آپ کی اہلیہ ہیں' اور میں اور آپ ایک ہی برتن سے نہایا کرتے تھے' میرے سوا اس طرح آپ اپنی کسی اور بیوی کے ساتھ غسل نہیں کیا کرتے تھے' اور آپ میرے پاس ہوتے تو وحی آ جایا کرتی تھی اور اگر کسی اور بیوی کے پاس ہوتے تو وحی نہیں آیا کرتی تھی' اور آپ کی وفات میرے گلے اور سینہ کے درمیان ہوئی' اور آپ میری باری کے دن فوت ہوئے اور میرے حجرے میں مدفون ہوئے۔

باخبار شبابہ بن سوار' بتحدیث شعبہ از حکم از ابووائل از عمار (صدیقہ کا ذکر کر کے) کان کھول کر سن لو' ہمیں معلوم ہے کہ آپ دنیا اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ ہیں۔

باخبار معلّی بن اسد' بتحدیث وہیب بن خالد اور عبدالعزیز بن مختار' باخبار ہشیم بن عروہ از عروہ از عائشہ: رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: میں دو بار تم کو خواب میں دیکھ چکا ہوں' میں نے دیکھا کہ ایک شخص ریشمی کپڑے میں تم کو میرے پاس لایا ہے اور کہہ رہا

ہے یہ تمہاری اہلیہ ہیں ان کا نقاب الٹ کر دیکھ لو میں نے نقاب اٹھا کر دیکھا تو تم تھیں میں نے کہا: اگر یہ اللہ کے پاس سے ہے تو اللہ اسے نافذ فرمادے گا۔

باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث وہیب بن خالد' بتحدیث ہشام بن عروہ از عباد بن حمزہ بن عبداللہ بن زبیر' بقول عائشہ: اے اللہ کے نبی ﷺ آپ میری کنیت کیوں نہیں رکھ دیتے؟ فرمایا ام عبداللہ کنیت رکھ لو (عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما آپ کے بھانجے تھے)۔

باخبار عفان بن مسلم' باخبار مہدی بن میمون' بتحدیث شعیب بن حجاب بسماع شعبی از مسروق: مسروق جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے تو فرماتے مجھ سے صدیقہ بنت صدیق نے جو الزام سے بری اور باعصمت ہیں' فلاں فلاں حدیث بیان کی' اس حدیث میں غیر شعبی کہتے ہیں: مجھ سے اللہ کے پیارے کے پیارے نے فلاں فلاں حدیث بیان کی۔

بتحدیث ابوالولید' ہشام طیالسی' بتحدیث ابوعوانہ از فراس از عامر از مسروق: ایک خاتون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو امی جان کہہ کر پکارا فرمایا: میں تمہاری امی نہیں ہوں بلکہ تمہارے مردوں کی امی ہوں۔

باخبار ہشام ابوالولید طیالسی' بتحدیث ابوعوانہ از ہشام بن عروہ از عائشہ: میری بیٹیاں (گڑیاں) تھیں' جب نبی ﷺ میرے پاس تشریف لاتے تو میں ان پر کپڑا ڈال دیا کرتی تھی' ابوعوانہ کہتے ہیں تاکہ صدیقہ گڑیاں کھیلنے سے رکیں نہیں۔

باخبار ہشام ابوالولید' بتحدیث ابوعوانہ از عبدالملک بن عمیر از عائشہ: مجھے چند چیزیں حاصل ہیں جو کسی عورت کو حاصل نہیں رسول اللہ ﷺ سے نکاح کے وقت میری عمر سات سال تھی' آپ کے پاس فرشتہ اپنے ہاتھ میں میری تصویر لے کر آیا اور آپ نے میری تصویر دیکھی' رخصتی کے وقت میں نو سال کی تھی' میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا انہیں میرے سوا کسی عورت نے نہیں دیکھا' میں آپ کی سب سے زیادہ چہیتی تھی' میرے والد آپ کو سب سے زیادہ محبوب تھے' نبی ﷺ نے میرے گھر میں مرض الموت کے ایام گزارے اور میں نے آپ کی تیمارداری کی پھر جب آپ نے وفات پائی تو آپ کے پاس صرف میں اور فرشتے تھے کوئی اور نہ تھا۔

باخبار ہشام ابوالولید طیالسی' بتحدیث شریک از ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ: جب سودہ بوڑھی ہوگئیں تو آپ نے اپنا دن مجھے ہبہ کر دیا پھر آپ میرے پاس میرے دن اور ان کے دن رہا کرتے تھے۔

باخبار عبیداللہ بن موسیٰ از اسرائیل از اسحٰق از حمید بن عریب: جنگ جمل کے موقعہ پر ایک شخص نے صدیقہ کی شان کے خلاف کچھ ناشائستہ الفاظ نکالے لوگ اس کے پاس جمع ہوگئے' عمار نے پوچھا کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا ایک شخص صدیقہ کی شان میں گستاخی کر رہا ہے' عمار نے کہا: اے نالائق اور اس قابل کہ تجھ پر کتے بھونکیں' خاموش ہو جا۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ تو رسول اللہ ﷺ کی محبوبہ اور لاڈلی بیوی کی شان میں گستاخی کر رہا ہے۔ دیکھ صدیقہ جنت میں بھی آپ کی بیوی ہوں گی۔

باخبار ابوبکر بن عبداللہ بن ابی اویس' بتحدیث سلیمان بن بلال از اسامہ بن زید لیثی از ابوسلمہ ماجشون از ابومحمد (غفاریوں کے آزاد کردہ غلام) از عائشہ (نبی ﷺ سے مخاطب ہوکر) یارسول اللہ! جنت میں آپ کی بیویاں کون ہیں؟ فرمایا: ان میں سے ایک تم بھی ہو۔

باخبار یزید بن ہارون' باخبار اسماعیل بن ابی خالد از مصعب بن اسحٰق بن طلحہ: مجھے خبر دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مجھے جنت میں عائشہ دکھائی گئیں تاکہ مجھ پر موت آسان ہو جائے گویا میں ان کے دونوں ہاتھ دیکھ رہا ہوں۔

باخبار عبداللہ بن نمیر' باخبار ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا: میں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی۔ اور میرے ساتھ میری سہیلیاں بھی کھیلا کرتی تھیں' لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتیں تو آپ سے چھپ جایا کرتی تھیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو میرے پاس داخل کر دیا کرتے تھے اور وہ میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔

باخبار ابو معاویہ ضریر از اسماعیل بن سمیع از مسلم بطین: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ جنت میں بھی میری بیوی ہوں گی۔

باخبار ابو معاویہ ضریر از ہشام بن عروہ از عباد بن حمزہ از عائشہ رضی اللہ عنہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنی بیویوں کی کنیت رکھی ہے میری بھی کنیت تجویز فرما دیجئے' فرمایا: اپنے بھانجے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے نام پر اپنی کنیت ام عبداللہ رکھ لو۔

باخبار انس بن عیاض لیثی از ہشام بن عروہ از عباد بن حمزہ از عائشہ: اے اللہ کے نبی آپ میری کنیت تجویز کیوں نہیں فرما دیتے؟ فرمایا اپنے بیٹے (بھانجے) کے نام پر کنیت رکھ لو چنانچہ آپ کی کنیت ام عبداللہ تھی۔

باخبار ابو معاویہ ضریر و محمد بن عبید اللہ طنافسی' بتحدیث اعمش از مسلم از مسروق: مسروق سے پوچھا گیا: کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرائض میں ماہر تھیں؟ فرمایا ہاں ہاں اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے مشائخ واکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ آپ سے فرائض کے مسائل پوچھا کرتے تھے۔

باخبار ابو معاویہ ضریر و محمد بن عبید اللہ طنافسی' بتحدیث اعمش از مسلم از مسروق: مسروق جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کوئی حدیث بیان کرتے تو فرماتے: مجھ سے یہ حدیث صدیقہ بنت صدیق نے اور اللہ کے محبوب کی معصومہ محبوبہ نے بیان فرمائی۔

باخبار ابو معاویہ ضریر از اعمش از تمیم بن سلمہ از عروہ از عائشہ: (عروہ کہتے ہیں) میں نے صدیقہ کو دیکھا آپ نے ستر ہزار درہم خیرات کئے اور اپنے کرتے کا دامن جھاڑ کر کھڑی ہو گئیں۔

باخبار ابو معاویہ ضریر' بتحدیث ہشام بن عروہ از محمد بن منکدر از ام ذرہ حسب سابق حدیث ہے۔

باخبار ابو معاویہ ضریر' بتحدیث ہشام بن عروہ از محمد بن منکدر از ام ذرہ: ایک دفعہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس دو تھیلے بھر کر ایک لاکھ کی رقم بھیجی' آپ نے ایک طباق منگوایا' اس دن آپ کا روزہ تھا آپ وہ رقم لوگوں میں بانٹنے لگیں' فرماتے ہیں جب شام ہو گئی تو لونڈی کو افطاری لانے کا حکم دیا' ام ذرہ بولیں: ام المومنین! کیا آپ ان درہموں میں سے ایک درہم کا گوشت نہیں منگوا سکتی تھیں جس سے آپ روزہ کھول لیتیں؟ فرمایا: مجھے مت ڈانٹو اگر تم مجھے یاد دلا دیتیں تو میں گوشت منگوا لیتی۔

باخبار اسباط بن محمد از مطرف از ابو اسحٰق از مصعب بن سعد: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین کے لیے دس دس ہزار اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے بارہ ہزار وظیفہ مقرر فرمایا اور فرمایا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ ہیں۔

باخبار وکیع بن جراح اور محمد بن عبید' بتحدیث اسماعیل بن ابی خالد از قیس بن ابی حازم عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں: یا رسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ کون پیارے ہیں؟ فرمایا: عائشہؓ بولے: میں مردوں میں سے پوچھ رہا ہوں' فرمایا: ان کے والد۔

باخبار فضل بن دکین، بتحدیث سفیان از فراس از شعبی از مسروق: ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو امی جان کہہ دیا، فرمایا: میں تمہاری ماں نہیں ہوں، میں تو تمہارے مردوں کی ماں ہوں۔

باخبار ابواسامہ، حماد بن اسامہ باخبار ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم کو دوبار خواب میں دیکھا ہے تم ریشم کے ایک کپڑے میں میرے پاس لائی گئیں پھر جب میں نے اسے کھولا تو تم تھیں، کہا گیا کہ یہ تمہاری بیوی ہیں، میں بولا: اگر یہ اللہ کے پاس سے ہے تو اللہ اسے نافذ فرمادے گا۔

باخبار محمد بن زید واسطی باخبار مجالد بن سعید از عامر شعبی از مسروق: مجھ سے حضرت عائشہ نے فرمایا: میں نے اپنے اس حجرے کے دروازے پر حضرت جبرئیل علیہ السلام کو گھوڑے پر سوار کھڑا ہوا دیکھا اور رسول اللہ ﷺ آپ سے چپکے چپکے باتیں کر رہے تھے، پھر جب آپ اندر تشریف لائے تو میں نے پوچھا: یارسول اللہ! یہ کون تھے جن سے آپ چپکے چپکے باتیں کر رہے تھے، فرمایا: کیا تم نے انہیں دیکھا تھا؟ میں بولی: ہاں، فرمایا تم نے انہیں کس کے مشابہ پایا؟ میں بولی: دحیہ کلبی کے، فرمایا: تم نے فراوانی کے ساتھ خیر دیکھی، وہ جبرئیل تھے تھوڑی دیر کے بعد آپ نے فرمایا: عائشہ! یہ جبرئیل ہیں، تم کو سلام کہہ رہے ہیں، میں بولی: وعلیہ السلام اللہ تعالیٰ اس آنے والے کو بہتر صلہ عطا فرمائے۔

باخبار یزید بن ہارون و وکیع بن جراح و فضل بن دکین، بتحدیث زکریا بن ابی زائدہ از شعبی از ابوسلمہ از عائشہ رضی اللہ عنہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جبرئیل تم کو سلام کہہ رہے ہیں، میں بولی وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔ وکیع کہتے ہیں اس میں عبداللہ بن حبیب نے شعبی سے یہ اضافہ کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: واہواہ اور مطیع بن عبداللہ شعبی سے سنا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آنے والے اور ملاقات کرنے والے کے لیے خوش آمدید ہو۔ باخبار عفان بن مسلم، بتحدیث شعبہ، بقول عبداللہ بن قاسم، بخبر قاسم: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دائمی روزہ رکھا کرتی تھیں۔ باخبار حجاج بن محمد از شعبہ از سعد بن ابراہیم از عائشہ: حسب سابق روایت ہے۔

باخبار حجاج بن محمد از ابن جریج بقول عطاء: میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا جایا کرتے تھے جب کہ آپ کوہ ثبیر پر ٹھہری ہوئی تھیں، ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے پوچھا: اس دن آپ کا پردہ کیا تھا؟ فرمایا: آپ اس وقت اپنے ترکی خیمہ میں تھیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان خیمہ کی قناتیں حائل تھیں لیکن میں نے دیکھا کہ آپ کسم میں رنگا ہوا کرتا پہنے ہوئے ہیں اس وقت میں بچہ تھا۔

باخبار کثیر بن ہشام، بتحدیث جعفر بن برقان: میں نے زہری سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی کو اختیار دے دیتا ہے اور وہ اسی کو ترجیح دیتی ہے فرمایا مجھ سے عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا: میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لا کر فرمانے لگے: میں تمہارے سامنے ایک بات رکھتا ہوں اگر اس کے جواب میں تم جلدی نہ کرو تو کوئی ہرج نہیں، اپنے والدین سے مشورہ کر کے جواب دینا، میں بولی: وہ بات کیا ہے؟ آپ نے مجھے یاایھا النبی قل لازواجك الخ پڑھ کر سنائی یعنی اے نبی آپ اپنی بیویوں سے فرمادیں کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی خوبصورتی چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو متعہ دے کر خوبصورتی سے چھوڑ دوں گا، غرضیکہ آپ نے اجرا عظیما تک یہ آیت پڑھی، صدیقہ بولیں: آپ ان آیتوں سے کس حکم کے

بارے میں مجھے والدین سے مشورہ کرنے کا حکم فرما رہے ہیں؟ میں تو اللہ کو اور اس کے رسول کو اور آخرت کو چاہتی ہوں یہ جواب سن کر نبی ﷺ خوش ہو گئے اور آپ کو یہ جواب بڑا پیارا معلوم ہوا اور فرمایا: جو بات میں نے تمہارے سامنے رکھی ہے وہی تمہاری سوتنوں کے سامنے رکھوں گا صدیقہ نے کہا: انہیں میرے جواب کی اطلاع نہ دینا لیکن آپ نے اس کا اقرار نہیں فرمایا جو کچھ صدیقہ سے کہا تھا وہی ہر ایک سے کہتے تھے اور فرماتے تھے: عائشہ نے اللہ کو اور اس کے رسول کو اور آخرت کو پسند فرمایا ہے' صدیقہ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا اور یہ ہم نے طلاق پر محمول نہیں کیا۔

باخبار ابوبکر محمد بن مرہ مکی' بتحدیث نافع بن عمر' بحدیث ابن ابی ملیکہ: جب ابن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان فرماتے تو فرماتے: اللہ کی قسم عائشہ نبی ﷺ پر کبھی جھوٹ نہیں باندھ سکتیں۔

باخبار سعید بن منصور' بتحدیث ابن ابی الزناد از ہشام بن عروہ از عروہ: مجھ سے صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بھانجے! مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ناراضی اور رضا مجھ سے چھپی نہیں رہتی' میں بولی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ کس طرح پہچان جاتے ہیں؟ فرمایا: رضا کے وقت جب تم قسم کھاتی ہو لا ورب محمد (محمد کے رب کی قسم) کہتی ہو اور ناراضی کے وقت لا ورب ابراہیم (ابراہیم کے رب کی قسم) کہتی ہو' میں بولی' یا رسول اللہ آپ سچ فرماتے ہیں۔

باخبار محمد بن ربیعہ کلابی از اسماعیل بن رافع از اسحٰق اعمیٰ: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا آپ نے مجھ سے پردہ کیا' میں بولا: آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں' حالانکہ میں آپ کو دیکھتا نہیں؟ فرمایا اگر تم مجھے نہیں دیکھتے تو میں تو تمہیں دیکھتی ہوں۔

باخبار محمد بن عمر از عبدالحکیم بن عبداللہ بن ابی فروہ بسماع عبدالرحمٰن اعرج: (مدینہ میں اپنی مجلس میں) رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی کھجوروں میں سے صدیقہ کو ۸۰ وسق کھجوریں دیں اور ۲۰ وسق جو دیئے یا گیہوں دیئے۔ باخبار انس بن عیاض وعبداللہ بن نمیر' بتحدیث ہشام بن عروہ از عروہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک ریشمی چادر تھی آپ نے وہ چادر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دے دی۔

باخبار یزید بن ہارون باخبار ہشام بن حسان از شمیسہ: وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں آپ کے جسم پر باریک کپڑے کرتہ' دوپٹہ اور نقاب تھا یہ کپڑے عصفر میں رنگے ہوئے تھے۔

باخبار اسحٰق بن یوسف ازرق' بتحدیث مالک اپنی کسی پھوپھی کی حدیث سے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عصفر میں رنگے ہوئے کپڑے پہنا کرتی تھیں۔

باخبار انس بن عیاض' از یحیٰی بن سعید بسماع عبدالرحمٰن بن قاسم: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا احرام کی حالت میں عصفر میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھیں۔

باخبار ابوبکر بن عبداللہ بن اویس از سلیمان بن بلال از عمرو بن ابی عمرو بسماع قاسم بن محمد: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حالت احرام میں دو نوع کے سرخ کپڑے یعنی سنہرے اور عصفر میں رنگے ہوئے کپڑے زیب بدن تھے۔

باخبار فضل بن دکین' بتحدیث سفیان از عبدالرحمٰن بن قاسم از قاسم از عائشہ: آپ عصفر میں رنگے ہوئے کپڑے پہنا کرتی تھیں۔

باخبار عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب بتحدیث عبدالعزیز بن محمد از عمرو بن ابی عمرو: میں نے قاسم بن محمد سے پوچھا: لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قسم کے سرخ (عصفر اور سونے کے) رنگوں سے منع فرمایا' فرمایا: غلط خیال ہے' اللہ کی قسم میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا آپ عصفر میں رنگے ہوئے کپڑے اور سونے کی انگوٹھیاں پہنا کرتی تھیں۔

باخبار عارم بن فضل' بتحدیث عبدالرحمٰن بن قاسم از قاسم: صدیقہ رضی اللہ عنہا عصفر میں رنگے ہوئے کرتے میں احرام باندھ لیا کرتی تھیں۔ بتحدیث عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن زید از ایوب بحدیث ابن ابی ملیکہ: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر سرخ کرتہ دیکھا۔

باخبار معلیٰ بن اسد' بتحدیث معلیٰ بن زیاد قطعی' بتحدیث بکرہ بنت عقبہ: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی آپ عصفر میں رنگے ہوئے ایک کپڑے پر تشریف فرما تھیں میں نے آپ سے حنا کے بارے میں پوچھا' فرمایا وہ پاکیزہ درخت ہے اور پاک پانی ہے' اور میں نے آپ سے (بال اکھاڑنے) کے بارے میں پوچھا' فرمایا: اگر تمہارا شوہر ہو اور تم آنکھ کے کو یہ کے بال اکھاڑ کر اسے بہتر اور خوبصورت بنا سکو تو بنا لو۔

باخبار حجاج بن نصیر' بتحدیث علی بن مبارک' بتحدیث ام شیبہ: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر عصفر میں رنگا ہوا لباس دیکھا۔ باخبار معن بن عیسیٰ' بتحدیث مالک از علقمہ بن ابی علقمہ اپنی والدہ سے: حفصہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں' سر پر مہین دوپٹہ تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے پھاڑ کر دبیز دوپٹہ اوڑھا دیا۔

باخبار معن بن عیسیٰ' بتحدیث مخرمہ بن بکیر از بکیر از عمرہ از عائشہ: عورت پر نماز کی حالت میں تین کپڑوں کا ہونا ضروری ہے' کرتہ' چادر اور دوپٹہ' صدیقہ اپنا تہبند کھول کر اسے چادر کی جگہ استعمال کر لیا کرتی تھیں۔ باخبار مسلم بن ابراہیم' بتحدیث ام نصر' بتحدیث معاذہ: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر عصفر میں رنگا ہوا لحاف دیکھا۔

بتحدیث محمد بن عبداللہ اسدی' بتحدیث سفیان از ابن جریج از حسن بن مسلم از صفیہ: میں نے دیکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نقاب ڈالے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہی ہیں۔

باخبار حجاج بن نصیر' بتحدیث ابو عامر خزاز از عبداللہ بن ابی ملیکہ: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر سرخ لباس دیکھا۔ باخبار فضل بن دکین' بتحدیث حبیبہ بنت عباد یار قیہ اپنی والدہ سے: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر سرخ کرتا اور سیاہ دوپٹہ دیکھا۔

باخبار سلیمان بن حرب و مسلم بن ابراہیم' بتحدیث اسود بن شیبان' بحدیث ام مغیرہ انصار کی آزاد کردہ لونڈی: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ریشم کے بارے میں پوچھا' فرمایا: ہم عہد رسالت میں سیراء کے کپڑے پہنا کرتے تھے' سیراء میں کچھ ریشم ہوتا ہے۔

باخبار محمد بن محمد بن ولید ازرقی مکی' بتحدیث داؤد بن عبدالرحمٰن از یحییٰ بن سعید بسماع قاسم بن محمد: ایک ٹھنڈے دن میں ریشمی کمبل اوڑھے ہوئے تھا میں نے اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا' آپ نے اسے ہٹایا نہیں۔ باخبار معن بن عیسیٰ' بتحدیث مالک بن انس از ہشام بن عروۃ از عروۃ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو اپنی ریشمی چادر دے دی جسے وہ اوڑھا کرتی تھیں۔

باخبار معن بن عیسیٰ و مطرف بن عبداللہ بتحدیث مالک بن انس از نافع مولیٰ ابن عبداللہ بن عمر از قاسم بن محمد: محمد بن اشعث نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا ہم آپ کو ہدیہ کے طور پر ایک پوستین نہ دیں؟ آپ اسے پہنیں وہ زیادہ گرم ہوتا ہے فرمایا: مجھے مردہ جانور کی کھال ناپسند ہے بولے: میں خود انتظام کروں گا اور ذبح کردہ جانور کی کھال دوں گا چنانچہ آپ نے ایک پوستین تیار کیا اور اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا آپ اسے پہنا کرتی تھیں۔

باخبار خالد بن مخلد بتحدیث سلیمان بن بلال از علقمہ بن ابی علقمہ اپنی والدہ سے: میں نے حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو دیکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس مہین دوپٹہ اوڑھ کر جاتی ہیں جو اپنے گریبان کی راہ سے جھلملا رہا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے پھاڑ کر فرمایا: کیا تمہیں سورۂ نور کی (پردہ کی) آیت معلوم نہیں پھر دوسرا (دبیز) دوپٹہ منگوا کر انہیں دیا۔

باخبار عبدالوہاب بن عطاء از ابن جریج بخبر از عکرمہ: حالت احرام میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور دیگر امہات المومنین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مہندی لگا لیا کرتی تھیں اور عصفر میں رنگے ہوئے لباس میں حج کر لیا کرتی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر بتحدیث منصور بن سلمہ از سلمہ از عائشہ بنت طلحہ از ام المومنین عائشہ: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب ہم مقام قاحہ میں پہنچے تو میرے سر سے زردی بہہ کر چہرے پر آئی کیونکہ میں نے روانہ ہونے سے قبل سر پر خوشبو لگائی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب تمہارا رنگ بڑا پیارا ہے۔

باخبار محمد بن عمر بتحدیث ثوری از معاویہ بن اسحٰق از عائشہ بنت طلحہ از عائشہ ام المومنین: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کے بارے میں پوچھا فرمایا: تم عورتوں کا جہاد حج ہے۔

باخبار محمد بن عمر باخبار ابن ابی الزناد از ہشام بن عروہ از عروہ: کبھی کبھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ساٹھ اور سو اشعار کا قصیدہ روایت کر دیا کرتی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث ابن ابی سبرہ از عبدالمجید بن سہیل از عکرمہ: صدیقہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے پردہ کیا کرتی تھیں (فرماتے ہیں) پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کا ان کے پاس جانا حلال ہے یعنی صدیقہ کا ان سے پردہ صحیح نہیں۔

باخبار محمد بن عمر باخبار سفیان بن عیینہ از عمرو بن دینار از ابوجعفر: حسن و حسین رضی اللہ عنہما ازواج مطہرات کے پاس نہیں آتے جاتے تھے (ازواج مطہرات ان سے پردہ کیا کرتی تھیں) پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فتویٰ دیا کہ ان سے پردہ نہیں محمد بن عمر کہتے ہیں: ان سے اس لیے پردہ نہیں کہ وہ اولاد اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ بیوی شوہر کی اولاد اور اولاد اولاد کے لیے کبھی حلال نہیں اور نہ ان کی بیٹیاں حلال ہیں اس پر علماء کا اجماع ہے۔

باخبار اسماعیل بن ابراہیم اسدی از شعیب بن حجاب از ابوسعید: ایک آنے والا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا آپ اپنا نقاب سی رہی تھیں اس نے کہا: ام المومنین! کیا اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کی فراوانی نہیں فرما دی؟ فرمایا: چھوڑو ان باتوں کو وہ نئے کپڑوں کا حقدار نہیں جو پرانے کپڑے استعمال نہ کرے۔

باخبار یزید بن ہارون باخبار ابن عون از قاسم: ام المومنین پرانے کپڑوں کے عادی ہونے کی وجہ سے انہیں چھوڑنا پسند نہیں

کرتی تھیں۔

باخبار عبیداللہ بن موسیٰ' باخبار اسامہ بن زید از عبدالرحمٰن بن قاسم اپنی والدہ سے: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر حالت احرام میں گہرے سرخ کپڑے دیکھے گویا وہ انگارے ہیں۔

باخبار فضل بن دکین' بتحدیث حمید بن عبداللہ اصم اپنی والدہ سے: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر کسم میں رنگی ہوئی چادر دیکھی اور جوش مارتا ہوا سیاہ دوپٹہ دیکھا۔ باخبار عبداللہ بن نمیر از ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ: کاش مرنے کے بعد میں بھولی بسری ہو جاتی۔

باخبار یعلیٰ بن عبید و وکیع بن جراح و فضل بن دکین' بتحدیث ہارون بربری از عبداللہ بن عبید بن عمیر: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وصیت فرمائی کہ میرے جنازے کے پیچھے آگ لے کر نہ جانا اور میری نعش پر سرخ مخملی چادر نہ بچھانا۔

باخبار عبیداللہ بن موسیٰ باخبار اسامہ بن زید رضی اللہ عنہا اپنے کسی ساتھی سے اور وہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے: جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمانے لگیں: کاش میں پیدا ہی نہ ہوئی ہوتی' کاش میں ایک درخت ہوتی کہ اللہ کی پاکی میں رطب اللسان رہتی اور پوری طرح سے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتی۔

باخبار فضل بن دکین' بتحدیث ہشام بن مغیرہ' بحدیث یحییٰ بن عمرو از عمرو بن سلمہ از عائشہ: کاش میں درخت ہوتی' کاش میں مٹی کا ایک ڈھیلا ہوتی' کاش اللہ تعالیٰ مجھے پیدا نہ فرماتا۔

باخبار فضل بن دکین' بتحدیث عیسیٰ بن دینار: میں نے ابوجعفر سے صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں پوچھا' فرمایا: ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائے مغفرت مانگو' کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وہ کیا تمنا کیا کرتی تھیں: کاش میں درخت ہوتی' کاش میں پتھر ہوتی' کاش میں مٹی کا ڈھیلا ہوتی؟ میں نے پوچھا ان تمناؤں سے آپ کی کیا مراد تھی؟ فرمایا: توبہ مقصود تھی۔

باخبار فضل بن دکین' بتحدیث حسن بن صالح از اسماعیل از قیس: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی وفات کے وقت فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئی نئی باتیں اختیار کر لی تھیں (یہ آپ نے کسر نفسی کے طور پر فرمایا تھا) لہٰذا مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس دفن کرنا۔

باخبار محمد بن عبداللہ اسدی' بحدیث عمر بن سعید بن ابی حسین از ابن ابی ملیکہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کی وفات سے قبل تشریف لے گئے اور ان کی اس طرح تعریف کی: مژدہ ہو کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ ہیں اور آپ نے بجز تمہارے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا اور تمہاری براءت آسمان سے اتری' پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بعد ابن زبیر رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے' بولیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے میری تعریف کی' آج میں کسی سے اپنی تعریف سننا پسند نہیں کرتی میری تو یہ تمنا ہے کہ میں بھول بسر جاتی۔ باخبار محمد بن عبداللہ اسدی' بتحدیث مسعر از حماد از ابراہیم: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کاش میں اس درخت کا پتہ ہوتی۔ باخبار قبیصہ بن عقبہ' بتحدیث سفیان از اعمش از خیثمہ جب صدیقہ سے پوچھا جاتا: کیسا مزاج ہے؟ فرماتیں: الحمدللہ' اچھی ہوں۔

باخبار مالک بن اسماعیل، بتحدیث زہیر، بتحدیث عبداللہ بن عثمان، بحدیث عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ، بحدیث ذکوان دربان عائشہ: میں اجازت حاصل کر کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، آپ کے سرہانے آپ کے بھتیجے عبداللہ بن عبدالرحمٰن تھے میں نے کہا: آپ کے پاس عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آنا چاہتے ہیں اس وقت آپ دنیا سے سدھارنے والی تھیں، بولیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نہ آنے دو اس وقت مجھے ان کی اور ان کی تعریفوں کی ضرورت نہیں، ذکوان نے کہا: ام المومنین! ابن عباس رضی اللہ عنہما آپ کے ایک نیک وصالح فرزند ہیں آپ کو سلام کرنے اور رخصت کرنے کے لیے آئے ہیں، بولیں اچھا تو اگر تم چاہو تو انہیں بلالو آخر کار میں نے انہیں بلالیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آتے ہی آپ کو سلام کیا اور بیٹھ گئے اور بولے: بشارت ہو، بولیں: کس چیز کی؟ فرمایا اس کی جو تمہارے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دیگر احباب کی ملاقات کے درمیان ہے بس جسم سے روح نکلنے کی دیر ہے آپ ان سب سے جا کر ملاقات کریں گی، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی لاڈلی بیوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاکیزہ چیز ہی سے محبت کیا کرتے تھے اور دیکھئے ابواء کے دن آپ کا ہار کھو گیا تھا اسے ڈھونڈھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منزل میں صبح تک ٹھہرے رہے لوگوں کے پاس پانی نہ تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تیمّم کی آیت اتاری، مسلمانوں کو یہ سہولت آپ کی بدولت نصیب ہوئی پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی براءت ساتوں آسمانوں کے اوپر سے اتاری جسے روح الامین لے کر آئے اب ایسی کوئی مسجد نہیں جس میں آپ کی براءت کی آیتیں صبح وشام نہ پڑھی جاتی ہوں، بولیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی تعریفیں چھوڑو اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میری تو یہ تمنا ہے کہ میں بھولی بسری ہوئی ہو جاتی۔

باخبار قبیصہ بن عقبہ، سفیان کہتے ہیں: انہوں نے ہمیں عبدالرحمٰن بن قاسم سے اور انہوں نے قاسم سے بتایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا لگاتار روزے رکھا کرتی تھیں۔

باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس، بتحدیث زہیر، باخبار لیث بن ابی سلیم، بحدیث عبدالرحمٰن بن سابط از ابن عباس رضی اللہ عنہما: (بیماری میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر) ام المومنین! ام المومنین کا لفظ ہی آپ کی سعادت کی دلیل ہے آپ کی ولادت سے قبل ہی یہ نام آپ کے لیے تجویز کر دیا گیا تھا۔

باخبار عبدالوہاب بن عطاء، باخبار ابن عون از نافع: صدیقہ نے وصیت کی کہ میں اس بیماری میں ایک نئی بات دیکھ رہی ہوں۔ باخبار عبدالوہاب بن عطاء، بتحدیث نہاش بن فہم از عبداللہ بن عبید بن عمیر: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مرض الموت میں فرمایا: مجھے آگ سے گرم نہ کرنا اور نہ میرے نیچے سرخ مخملی چادر بچھانا۔

باخبار احمد بن محمد بن ولید ازرقی مکی، بتحدیث مسلم بن خالد، بحدیث زیاد بن سعد از محمد بن منکدر از عائشہ: کاش میں زمین کی بوٹیوں میں سے کوئی بوٹی ہوتی اور قابل ذکر شے نہ ہوتی۔

باخبار سعید بن محمد ثقفی از صالح بن حیان از عروہ بن زبیر از عائشہ: مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تم دنیا پر مسافر کے توشہ کی مانند قناعت کرو اور امراء کی مجلسوں میں نہ اٹھو بیٹھو اور کپڑوں کو جب تک ان میں پیوند کام دیتے ہیں پرانا نہ سمجھو۔

باخبار انس بن عیاض از جعفر بن محمد از محمد از عائشہ: جب میں کفنائی جاچکوں اور میرے کفن میں خوشبو لگائی جاچکے اور ذکوان مجھے قبر میں اتار دے اور مجھ پر مٹی برابر کردے تو وہ اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث ابن ابی الزناد از ابو الزناد: ابن ابی عتیق صدیقہ کے پاس گئے' آپ بیمار تھیں' بولے: ام المومنین! کیسی طبیعت ہے' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' بولیں: اللہ کی قسم موت ہے' کہنے لگے: تو پھر میرے ماں باپ آپ پر قربان نہ ہوں' بولیں: تم دل لگی کسی حال میں بھی نہیں چھوڑتے۔

باخبار یعلیٰ بن عبید' بحدیث ہارون بربری از عبداللہ بن عبید بن عمیر: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وصیت فرمائی کہ میرے جنازے کے پیچھے آگ لے کر نہ چلنا اور میرے نیچے مخملی چادر نہ بچھانا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابن ابی سبرہ از موسیٰ بن میسرہ از سالم سبلان: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ۱۷ رمضان کی شب کو تہجد کے بعد دنیا سے سدھاریں' میں نے حکم کیا کہ آپ رات ہی میں دفن کی جائیں' آخر کار لوگ رات ہی میں جمع ہو گئے اور کسی رات میں اتنے آدمی نہیں دیکھے گئے جتنے آج کی شب دیکھے گئے' دیہاتی بھی آ گئے تھے آخر آپ بقیع میں دفن کی گئیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابن ابی سبرہ از عثمان بن ابی عتیق از ابو عتیق: اس رات جس رات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات کا سانحہ پیش آیا' میں نے دیکھا ان کے جنازے کے ساتھ رات میں لکڑیوں میں کپڑے باندھ کر اور ان میں آگ روشن کر کے لے جائے جا رہے تھے اور میں نے بقیع میں عورتوں کو بھی دیکھا گویا عید کا دن ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابن جریج از نافع: میں نے دیکھا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جنازے کی نماز بقیع میں پڑھائی اور لوگوں میں ابن عمرو بھی تھے مگر آپ نے انہیں ٹوکا نہیں اس سال مروان عمرہ کرنے گئے تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کر گئے تھے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز اور عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم: رمضان ۵۸ھ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جنازے کی نماز پڑھائی اور آپ تہجد کے بعد دفن کی گئیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن عروہ بن زبیر از عثمان بن ابو الولید از عروہ: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قبر میں پانچواں تھا' باقی عبداللہ بن زبیر' قاسم بن محمد' عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن تھے' آپ پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رمضان میں وتر کے بعد نماز پڑھی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابن ابی سبرہ از عثمان بن ابی عتیق از قاسم بن محمد: میں اور عبداللہ بن زبیر اور عروہ بن زبیر اور عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قبر میں اترے تھے۔

باخبار محمد بن عمر' باخبار ابن ابی سبرہ از عثمان بن ابی عتیق از ابو عتیق: جس رات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں اس رات میں نے دیکھا کہ لوگوں نے روغن زیتون میں کپڑے تر کر کے' انہیں لکڑیوں میں باندھ کر روشن کر رکھے تھے اور آپ کے جنازے کے ساتھ لے جا رہے تھے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث معمر از زہری از عروہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رات میں دفن کی گئیں۔ باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث حماد بن سلمہ' باخبار ہشام بن عروہ از عروہ: ابن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رات میں دفن کیا تھا۔

محمد بن عمر: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ۱۷ ررمضان ۵۸ھ میں بدھ کی شب کو ۶۶ سال کی عمر میں فوت ہوئیں اور اسی شب کو وتر کے بعد مدفون ہوئیں۔

باخبار حفص بن غیاث' بتحدیث اسماعیل از ابواسحٰق بقول مسروق: اگر فلاں بات نہ ہوتی تو میں ام المومنین پر نوحہ قائم کرتا۔

باخبار یعلیٰ ومحمد پسران عبید' بتحدیث ہارون بربری از عبداللہ بن عبید بن عمیر: ایک شخص نے میرے والد سے پوچھا: لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کیا غم کیا؟ بولے: لوگ غمزدہ بھی تھے' سب نہیں آپ کی وفات پر وہی غمزدہ تھا جس کی آپ ماں تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبدالواحد بن میمون' مولیٰ عروہ از حبیب مولیٰ عروہ: جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت صدمہ ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا' آپ گہوارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لا کر بولے: یارسول اللہ یہ آپ کا صدمہ زائل کردیں گی اور یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا بدل ہیں' پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عائشہ کو لوٹا دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر آیا جایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: ام رومان: عائشہ کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور ان کے سلسلہ میں میری حفاظت کرو اسی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گھر میں قدر ومنزلت تھی اور گھر والے ان کے بارے میں اللہ کے حکم سے بالکل بے خبر تھے' پھر ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر حسب معمول تشریف لائے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اسلام کے دن سے لے کر ہجرت تک آپ برابر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر روزانہ بلاناغہ آیا کرتے تھے) دیکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا منہ چھپائے ہوئے گھر کے دروازے پر کھڑی ہوئی زار زار رو رہی ہیں آپ کا دل پسیج گیا' رونے کی وجہ پوچھی' بولیں: امی جان مجھ پر بھڑک اٹھتی ہیں یہ سن کر آپ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور ام رومان کے پاس جا کر آپ نے فرمایا: ام رومان! کیا میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تم کو نہیں کہا تھا کہ تم ان میں میری حفاظت کرو؟ بولیں: یارسول اللہ انہوں نے صدیق کو میری باتیں بتا کر انہیں مجھ سے ناراض کرا دیا' فرمایا: اگرچہ انہوں نے ایسا کیا' ام رومان بولیں: یہ بری عادت ان میں ہمیشہ کے لیے راسخ نہ ہو جائے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ۴ھ نبوی کے شروع میں پیدا ہوئیں اور آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶ سال کی عمر میں سودہ رضی اللہ عنہا سے ایک ماہ بعد نکاح فرمایا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث ابن ابی الزناد از ہشام اپنے باپ سے اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے: مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! تمہاری رضا اور ناراضگی مجھ سے پوشیدہ نہیں رہتی' میں نے کہا: یارسول اللہ آپ کو کیسے علم ہو جاتا ہے؟ فرمایا: رضا کے وقت تم لاورب محمد (محمد کے رب کی قسم) کھاتی ہو اور غصہ کی حالت میں ابراہیم کے رب کی قسم کھاتی ہو۔ میں بولی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم آپ نے سچ فرمایا: میں محض آپ کا نام چھوڑ دیتی ہوں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابن ابی ذئب از حارث بن عبدالرحمٰن از محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان از عائشہؓ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کو فضیلت حاصل ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابن ابی طوالہ از ابوطوالہ از انس از نبی ﷺ: حسب سابق روایت ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث معمر از زہری از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن از عائشہ از نبی ﷺ: عائشہ رضی اللہ عنہا یہ جبرئیل ہیں اور تم کو سلام کہتے ہیں۔ بولیں: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' فرماتی ہیں میں نے ان کو نہیں دیکھا تھا اور نبی ﷺ وہ دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث ابوبکر بن عبیداللہ از ربیعہ بن عثمان: ایک شب رسول اللہ ﷺ رات بھر چلتے رہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: دیکھو تم مجھے مکھن و کھجور سے بھی زیادہ پیاری ہو۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث فاطمہ بنت مسلم از فاطمہ خزاعیہ بسماع از عائشہ: ایک دن میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے' میں نے کہا: آج دن بھر آپ کہاں رہے؟ فرمایا: حمیراء' میں ام سلمہ کے پاس تھا' میں بولی: ام سلمہ سے آپ کا پیٹ نہیں بھرتا' آپ مسکرانے لگے' میں نے کہا: یا رسول اللہ! اگر آپ کسی میدان میں پہنچیں اور اس کے کسی حصہ کو چرایا ہوا دیکھیں اور کسی حصہ کو بالکل محفوظ دیکھیں تو آپ کس حصہ میں چرائیں گے؟ فرمایا: محفوظ حصہ میں' میں بولی: میں دیگر ازواج کی طرح نہیں ہوں بجز میرے آپ کی ہر بیوی غیر مرد کے پاس رہ چکی ہے: فرماتی ہیں: یہ سن کر آپ مسکرانے لگے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابن ابی سبرہ از موسیٰ بن میسرہ از ابوعبداللہ قراظ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا یعنی جس رات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی ہے۔

باخبار محمد بن عمر از عبیداللہ بن عروہ از عثمان بن عروہ از عروہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ۱۹/ رمضان کو بدھ کی شب کو ۵۸ھ میں فوت ہوئیں اور جنازے کی نماز ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

باخبار محمد بن عمر' از عبیداللہ بن عروہ از عیسیٰ بن معمر از عباد بن عبداللہ بن زبیر: ہم نے حضرت کی قبر پر کپڑا پھیلا کر پردہ کر لیا تھا اور لکڑیوں پر روغن میں تر کپڑے باندھ کر ان کو روشن کر لیا تھا اور آپ کو رات میں وتر کے بعد ماہ رمضان میں دفن کیا تھا۔

باخبار محمد بن عمر' از عمر بن عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر از عبداللہ بن محمد: میں عائشہ کے دفن کے وقت موجود تھا' ہم نے آپ کو رات میں دفن کیا۔

باخبار محمد بن عمر' باخبار محمد بن عبداللہ بن جعفر از ابن ابی عون: عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھ میں اور صفیہ میں تو تو میں میں ہو گئی' میں نے ان کے والد کو اور انہوں نے میرے والد کو برا بھلا کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے جھگڑا سن کر فرمایا: صفیہ! تم ابوبکر کو برا کہہ رہی ہو؟ صفیہ! تم ابوبکر کو برا کہہ رہی ہو؟

باخبار محمد بن عمر' باخبار محمد بن عبداللہ از زہری از ابن مسیب: رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ابوبکر: میری حمایت میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خبر نہیں لیتے؟ آخر کار ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر زور سے صدیقہ کے سینہ پر مارا' رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے' ابوبکر تم کو اللہ معاف فرمائے' میرا یہ مقصد نہ تھا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث سفیان ثوری از اعمش از عمارہ بن عمیر: سننے والے نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سن کر بیان کیا کہ

جب آپ آیت وقرن فی بیوتکن (اپنے اپنے گھروں میں چمٹی رہو) پڑھتیں تو اس قدر روتیں کہ آپ کا دوپٹہ آنسوؤں سے شرابور ہو جاتا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا:

آپ عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی کی صاحبزادی ہیں' آپ کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح ہے' زینب' عثمان بن مظعون کی ہمشیرہ ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث اسامہ بن زید بن اسلم از زید بن اسلم از اسلم از عمر: حفصہ رضی اللہ عنہا بعثت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں جب قریش بیت اللہ کو بنا رہے تھے۔

باخبار محمد بن عمر از عبداللہ بن جعفر از ابن ابی عون و باخبار محمد بن عمر باخبار موسیٰ بن یعقوب از ابوالحویرث: خنیس بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور حفصہ انہیں کے نکاح میں رہیں اور انہیں کے ساتھ مدینہ ہجرت کر کے چلی گئیں پھر آپ کے شوہر مدینہ میں بدر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد فوت ہو گئے۔

باخبار یزید بن ہارون' باخبار سفیان بن حسین از زہری از سالم از ابن عمر: جب حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئیں تو میں عثمان رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے لیے کہا سنا' لیکن عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر کہ ان دنوں مجھے عورتوں کی خواہش نہیں' انکار کر دیا پھر میں اسی سلسلہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا' ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے' ان کی خاموشی پر مجھے غصہ آیا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر فرمائی اور آپ نے ان سے نکاح کر لیا' پھر میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مل کر کہا: میں نے اپنی بچی عثمان رضی اللہ عنہ پر پیش کی تو انہوں نے صاف انکار کر دیا اور آپ پر پیش کی تو آپ چپ لگا گئے مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے انکار پر اتنا غصہ نہیں آیا جتنا آپ کی خاموشی پر آیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بات یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کے سلسلہ میں ذکر فرمایا تھا اور وہ آپ کا ایک راز تھا آپ کے راز کو افشا کرنا مجھے اچھا معلوم نہیں ہوا۔

باخبار یعقوب بن ابراہیم بن سعد از یعقوب از صالح بن کیسان از ابن شہاب' بخبر سالم بن عبداللہ بن عمر بسماع عبداللہ بن عمر: حفصہ رضی اللہ عنہا کے بیوہ ہونے کے بعد جو خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اور خنیس صحابی تھے اور مدینہ میں فوت ہو گئے تھے' عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے نکاح کے سلسلہ میں عثمان رضی اللہ عنہ سے بات چیت کی' عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بارے میں غور کروں گا چند دن کے بعد پھر عثمان نے انکار کر دیا' پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو میں حفصہ کا آپ سے نکاح کر دوں لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہیں دیا' عمر رضی اللہ عنہ کو عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر زیادہ غصہ آیا پھر عمر رضی اللہ عنہ کچھ دنوں خاموش رہے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیام دیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے حفصہ کا آپ سے نکاح کرا دیا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا جب آپ نے حفصہ کے نکاح کے بارے میں مجھ سے گفتگو کی تھی اور میں خاموش ہو گیا تھا تو شاید آپ کو مجھ پر غصہ آیا تھا' عمر بولے: غصہ کی بات ہی تھی' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری خاموشی اس لیے تھی کہ مجھے علم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کا ذکر کیا ہے' ظاہر ہے کہ میں آپ کے راز کو افشا کرنے والا نہ تھا' اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خیال چھوڑ دیتے تو میں

حفصہ کو قبول کر لیتا۔

باخبار اسماعیل بن ابراہیم از یونس از حسن: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بچی عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں وہ فوت ہو گئیں ایک دن عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ سے ملے تو انہیں دلگیر پایا اور ان کے چہرے پر صدمہ کے آثار دیکھے عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے حفصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بارے میں بات چیت کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بولے: میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو رنجیدہ دیکھا اور ان سے حفصہ کے نکاح کے بارے میں گفتگو کر کے آ رہا ہوں' آپ نے فرمایا: کیا میں تم کو عثمان سے بہتر داماد اور عثمان کو تم سے بہتر خسر نہ بتاؤں؟ بولے: یارسول اللہ ضرور بتایئے آخر کار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا اور اپنی دوسری بیٹی کا عثمان رضی اللہ عنہ سے نکاح کرا دیا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن جعفر از ابن ابی عون' و بحدیث موسیٰ بن یعقوب از ابو الحویرث از محمد بن جبیر بن مطعم از عمر: خنیس کی وفات کے بعد' میں نے حفصہ عثمان رضی اللہ عنہ پر پیش کی' انہوں نے مجھ سے اعراض کیا پھر میں نے یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ عثمان پر حیرت ہے میں نے ان سے کہا: حفصہ سے نکاح کر لو مگر انہوں نے منہ پھیر لیا' فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عثمان کا نکاح تمہاری بیٹی سے بہتر عورت کے ساتھ کرا دیا اور تمہاری بیٹی کا نکاح عثمان رضی اللہ عنہ سے بہتر شخص کے ساتھ کرا دیا۔ رقیہ کے فوت ہونے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام کلثوم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نکاح کرا دیا تھا اسی لیے عثمان رضی اللہ عنہ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے انکار کر دیا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ سے نکاح کر لیا اور ام کلثوم کا نکاح عثمان رضی اللہ عنہ سے کرا دیا۔

باخبار سلیمان بن حرب' بحدیث حماد بن سلمہ از علی بن زید از سعید بن مسیب: حفصہ کے شوہر مر گئے' اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ رقیہ فوت ہو گئیں' تو عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور انہیں غمگین دیکھا اور بولے: اگر حفصہ سے نکاح کی خواہش ہو تو فلاں سے حفصہ کی عدت ختم ہو چکی ہے لیکن عثمان نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر یہ واقعہ بیان کیا' فرمایا: اس سے بہتر صورت ہے تم مجھ سے حفصہ کا نکاح کرا دو' اور میں عثمان کا ام کلثوم سے نکاح کرا دوں گا جو رقیہ کی ہمشیرہ ہیں چنانچہ آپ نے حفصہ سے نکاح کر لیا اور عثمان کا نکاح ام کلثوم سے کرا دیا۔

باخبار سلیمان بن حرب' بحدیث حماد بن زید از سعید بن مسیب: حسب سابق حدیث۔ فرماتے ہیں' سعید نے کہا: اللہ تعالیٰ نے دونوں کے لیے بہتر رشتہ چنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے عثمان رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے بہتر تھیں۔

باخبار یزید بن ہارون وعفان بن مسلم وعبدالصمد بن عبدالوارث وسلیمان بن حرب از حماد بن سلمہ۔ باخبار ابو عمران جونی از قیس بن زید: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی' پھر آپ کے پاس آپ کے ماموں عثمان وقدامہ رضی اللہ عنہما پسران مظعون آئے تو ان کے سامنے رونے لگیں اور بولیں: اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اکتا کر طلاق نہیں دی۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے' حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے پردہ کر لیا' آپ نے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میرے پاس آ کر مجھ سے فرمایا: حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع فرمالیجیے کیونکہ وہ کثرت سے روزے رکھنے والی اور شب بیدار خاتون ہیں اور آپ کی جنتی بیوی ہیں۔

باخبار سعید بن عامر' از سعید بن ابی عروبہ از قتادہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی' پھر جبرئیل علیہ السلام

نے آ کر فرمایا: محمد! (یا تو فرمایا) حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع فرمالیجئے (یا فرمایا) حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق نہ دیجئے' کیونکہ وہ دن میں کثرت سے روزے دار اور رات میں شب بیدار رہنے والی خاتون ہیں' اور آپ کی جنتی بیویوں میں سے ہیں۔

باخبار اسماعیل بن ابان وراق' باخبار یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ از صالح بن صالح از سلمہ بن کہیل از سعید بن جبیر از ابن عباس از عمر رضی اللہ عنہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی تھی پھر آپ نے ان سے رجوع کر لیا۔ باخبار عثمان بن محمد بن ابی شیبہ' باخبار ہشیم' باخبار حمید از انس بن مالک: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی تو آپ کو رجوع کرنے کا حکم دیا گیا' آخر کار آپ نے رجوع کر لیا۔

باخبار خالد بن مخلد بجلی' بتحدیث عبداللہ بن عمر از نافع از ابن عمر: عمر رضی اللہ عنہ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف وصیت کی۔ باخبار فضل بن دکین' بتحدیث سفیان از منکدر راز ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے' ان کے پاس ایک خاتون تھیں جن کا نام شفاء تھا اور وہ نملہ کو جھاڑا کرتی تھیں' فرمایا جھاڑنے کی دعا حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھی سکھا دو۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث مخرمہ بن بکیر از بکیر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تھا اور اس سلسلہ میں کچھ تذکرہ کیا تھا پھر آپ پر جبرئیل نے اتر کر فرمایا: حفصہ رضی اللہ عنہا کثرت سے روزہ دار اور شب بیدار خاتون ہیں' حفصہ رضی اللہ عنہا ایک نیک عورت تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' از ابن ابی سبرہ از ہشام بن حسان از ابن سیرین: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی' پھر جبرئیل اترے اور فرمایا: حفصہ کثرت سے روزے دار اور شب بیدار خاتون ہیں' آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے رجوع فرمالیا۔

باخبار ابواسامہ' حماد بن اسامہ' باخبار ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلوے اور شہد سے محبت تھی آپ عصر کی نماز پڑھ کر' ایک زوجہ مطہرہ کے پاس جا کر ان کے قریب بیٹھا کرتے تھے' ایک دفعہ آپ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور خلاف عادت ان کے پاس دیر تک ٹھہرے رہے جب میں نے اس سلسلہ میں کرید کی تو مجھ سے کہا گیا: حفصہ رضی اللہ عنہا کو ان کی قوم کی کسی خاتون نے بطور ہدیہ کے شہد کا ایک برتن بھیجا ہے اور انہوں نے شہد کا شربت بنا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا ہے' میں نے دل میں سوچا کہ میں کوئی نہ کوئی ایسی تدبیر کروں گی کہ آپ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر شربت نہ پئیں' آخر کار میں نے یہ قصہ سودہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا اور انہیں سمجھا دیا کہ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس آئیں اور آپ کے قریب بیٹھ جائیں تو سرکار رسالت سے کہنا: یارسول اللہ! آپ نے مغافیر (مکروہ بو والا ایک قسم کا گوند) کھایا ہے' آپ فرمائیں گے: نہیں' میں نے گوند نہیں کھایا' پھر آپ سے کہنا: تو یہ بو کیسی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات سخت بھاری معلوم ہوتی تھی کہ آپ کے دہن مبارک سے بو آئے' آپ فرمائیں گے: مجھے تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے شہد کا شربت پلایا ہے تم کہنا: شہد کی مکھیوں نے عرفط کے پھول چوسے ہوں گے جو یہ مغافیر کی بو آ رہی ہے میں بھی آپ سے یہ کہوں گی اور صفیہ تم بھی یہی کہنا۔ پھر جب آپ سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے (عروہ فرماتے ہیں) سودہ فرماتی ہیں: اس کی قسم جس کے سوا کوئی حقدار عبادت نہیں' میں تم سے خوفزدہ تھی اور قریب تھا کہ دروازے پر ہی آپ سے وہ بات کہہ دیتی جس کی تم نے مجھے ہدایت کی تھی' خیر' جب آپ میرے قریب آ گئے تو میں بولی: یارسول اللہ کیا آپ مغافیر کھا کر آئے ہیں' فرمایا نہیں' میں

بولی: پھر یہ بو کیسی آ رہی ہے؟ فرمایا مجھے تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے شہد کا شربت پلایا ہے' میں بولی: معلوم ہوتا ہے کہ شہد کی مکھیوں نے عرفط کے پھول چوسے ہیں (صدیقہ فرماتی ہیں) پھر جب آپ میرے پاس آئے تو میں نے بھی آپ سے یہی کہا' پھر جب آپ حفصہ کے پاس گئے تو وہ بولیں: یارسول اللہ کیا میں آپ کو شربت نہ پلاؤں؟ فرمایا مجھے شربت کی ضرورت نہیں (فرماتی ہیں) سودہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اللہ کی قسم ہم نے آپ پر شربت حرام کر دیا' میں بولی: خاموش رہو۔

باخبار مسلمؒ بن ابراہیم' بتحدیث جویریہ بن اسماء از نافع: حفصہ رضی اللہ عنہا مرتے دم تک روزے رکھتی رہیں۔ باخبار محمد بن عمر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو ۸۰ وسق جو یا گیہوں دیئے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث معمر از زہری از سالم از ابن عمر: حفصہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں تو ان کے جنازے کی نماز مروان بن حکم نے پڑھائی۔ اس زمانہ میں مدینہ کے وہی حاکم تھے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث موسیٰ بن ابراہیم از ابراہیمؒ آل عمر کی آزاد کردہ ایک لونڈی سے: میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کی چارپائی پر ان کی لاش دیکھی' آپ کے جنازے کی نماز مروان نے موضع جنائز میں پڑھائی اور مروان جنازے کے ساتھ بقیع تک گئے' اور دفن کیے جانے تک بیٹھے رہے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث علی بن مسلم از مقبری اپنے والد سے: میں نے مروان کو حفصہ رضی اللہ عنہا کے جنازے کے آگے آگے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ کے درمیان دیکھا' میں نے دیکھا مروان نے جنازے کی چارپائی کے دو پائے بنی حزم کے گھر سے لے کر مغیرہ کے گھر سے قبر تک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اٹھائے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن نافع از نافع: حفصہ رضی اللہ عنہا کی قبر میں عبداللہ اور عاصم پسران عمر اور سالم اور عبداللہ اور حمزہ پسران ابن عمر اترے تھے۔ محمد بن عمر: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا انتقال شعبان ۴۵ھ میں عہد معاویہ میں ساٹھ سال کی عمر میں ہوا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا:

آپ کا اسم گرامی ہند ہے' آپ ابو امیہ' سہیل زاد الرکب بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کی صاحبزادی ہیں' آپ کی والدہ عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ بن مالک بن جذیمہ بن علقمہ جذل الطعان بن فراس بن غنم بن مالک بن کنانہ ہیں' آپ سے ابو سلمہ نے نکاح کیا' ابو سلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے' ابو سلمہ آپ کو حبشہ کی دونوں ہجرتوں میں اپنے ساتھ لے گئے' حبشہ ہی میں آپ کے زینب پیدا ہوئیں' پھر آپ کے سلمہ' عمر اور درہ' پسران ابو سلمہ پیدا ہوئے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عمر بن عثمان از عبدالملک بن عبید از سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع از عمر بن ابی سلمہ: میرے والد جنگ احد میں شامل ہوئے' اثنائے جنگ میں آپ کے بازو میں ایک تیر آ کر بندھ گیا۔ جس کو ابو سلمہ جشمی نے مارا تھا' آپ ایک ماہ تک زخم کا علاج کرتے رہے' آخر کار وہ زخم اچھا ہو گیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کو ۳۵ ویں ماہ کے شروع میں محرم میں قطن بھیج دیا' آپ ۲۹ دن گھر سے غائب رہے پھر آپ ۸ صفر ۴ھ کو مدینہ میں داخل ہوئے اور زخم پھر ہرا ہو گیا۔ اسی میں آپ ۸ جمادی الثانی ۴ھ میں اپنے اللہ سے جا ملے' پھر میری امی جان نے عدت پوری کی اور ۲۰ شوال ۴ھ کو عدت پوری ہو گئی' پھر ان سے

رسول اللہ ﷺ نے شوال کی پچھلی تاریخوں میں نکاح کر لیا' ام سلمہ رضی اللہ عنہا ذی قعدہ ۵۹ھ میں فوت ہوئیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث مجمع بن یعقوب از ابوبکر بن محمد بن عمر از ابوسلمہ اپنے والد سے اور وہ ام سلمہ سے: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم پر کوئی مصیبت آئے تو تم یہ دعا پڑھ لو' اللّٰھم اعطنی اجر مصیبتی واخلفنی خیر امنھا' یعنی اے اللہ مجھے میری مصیبت پر اجر عطا فرما اور مجھے بہترین بدل عطا فرما اللہ تعالیٰ جلدی ہی بہترین اجر عطا فرما دے گا' جس دن ابوسلمہ فوت ہوئے اس دن میں نے یہی دعا پڑھی تھی اور اپنے دل ہی دل میں کہہ رہی تھی' ابوسلمہ جیسا شوہر کہاں؟ پھر اللہ تعالیٰ نے جلدی ہی مجھے ابوسلمہ سے بہتر بدل عطا فرما دیا۔

باخبار یزید بن ہارون از عبدالملک بن قدامہ جمحی بحدیث قدامہ از ام سلمہ زوجۂ رسول اللہ ﷺ: مجھ سے ابوسلمہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: جب بھی کوئی بندہ کسی مصیبت کا شکار ہو اور گھبرا کر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق انا للّٰہ وانا الیہ راجعون' اللّٰھم اجرنی فی مصیبتی ھٰذہ وعوضنی منھا خیر امنھا (یعنی ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اے اللہ مجھے اس مصیبت پر اجر عطا فرما اور اس کا عوض بہترین دے) پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اسے مصیبت پر یقیناً اجر عطا فرمائے گا اور وہ اس لائق ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اسے بہترین عوض عطا فرمائے' پھر جب ابوسلمہ ہلاک ہو گئے تو مجھے وہ حدیث یاد آ گئی جو ابوسلمہ نے مجھ سے بیان کی تھی اور میں نے وہی دعا پڑھی' پھر میں نے دل میں کہا: بھلا ابوسلمہ سے بہتر آدمی کہاں؟ فرماتی ہیں: لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوسلمہ سے بہتر شوہر عطا فرمایا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مصیبت کا بھی اجر عطا فرمایا ہو گا۔

باخبار احمد بن اسحٰق حضرمی' بتحدیث عبدالواحد بن زیاد بتحدیث عاصم احول از زیاد بن ابی مریم: ام سلمہ نے ابوسلمہ سے کہا: مجھے خبر ملی ہے کہ جس خاتون کا شوہر مر جائے اور شوہر جنتی ہو اور بیوی بھی جنتی ہو اور بیوی نے اس کے بعد نکاح نہ کیا ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ دونوں کو جنت میں جمع فرما دے گا اسی طرح اگر بیوی مر جائے اور شوہر رہ جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے' لہٰذا آؤ ہم دونوں عہد کر لیں کہ تم میرے بعد نکاح نہ کرو' اور نہ میں تمہارے بعد نکاح کروں' بولے: کیا تم میری بات مانتی ہو؟ میں بولی: میں نے آپ سے اسی نیت سے مشورہ کیا ہے کہ آپ کی اطاعت کروں بولے: اگر میں مر جاؤں تو تم نکاح کر لینا پھر آپ نے دعا مانگی کہ اے اللہ میرے بعد ام سلمہ کو مجھ سے بہتر شوہر نصیب فرما جو انہیں رنج اور ایذاء نہ پہنچائے پھر جب ابوسلمہ فوت ہو گئے تو میں نے سوچا: وہ نوجوان کون ہے جو میرے حق میں ابوسلمہ سے بہتر ہے خیر زمانہ گزرتا گیا پھر ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے گھر کے دروازے پر آ کر کھڑے ہوئے اور میرے بھتیجے سے یا میرے بیٹے سے مجھ سے نکاح کی خواہش ظاہر کی' میں نے کہا یا تو میں آپ کی درخواست ٹھکرا دوں یا اپنے بچوں کے ساتھ آپ کے پاس جاؤں پھر آپ نے دوسرے دن آ کر وہی خواہش ظاہر فرمائی اور میں نے کل کی طرح جواب دیا' پھر میں نے اپنے ولی سے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ اب کی بار آئیں تو آپ کا نکاح کرا دیجئے تیسرے دن پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ نے مجھ سے نکاح کر لیا۔

باخبار ابومعاویہ ضریر و عبیداللہ بن موسیٰ' بتحدیث اعمش از شقیق از ام سلمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سکرات کے وقت

زبان سے اچھے کلمے نکالو‘ کیونکہ فرشتے تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں‘ ابوسلمہ کے فوت ہونے کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر بولی: یارسول اللہ ابوسلمہ فوت ہو گئے میں کیا کہوں؟ فرمایا: یہ کہو اللّٰھم اغفرلی ولہ و اعقبنی منہ عقبی حسنۃ (یاصالحہ کہا) فرماتی ہیں میں نے یہی دعا پڑھی‘ آخر کار اللہ نے مجھے ابوسلمہ سے بہتر شوہر (رسول اللہ ﷺ) عطا فرمایا۔

باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث مالک بن انس از ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن از ام سلمہ رضی اللہ عنہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: جس نے کسی مصیبت میں پھنس کر اللہ کے حکم کے مطابق انا للّٰہ و انا الیہ راجعون‘ اللّٰھم اجرنی فی مصیبتی واعقبنی خیرا منھا پڑھ لی تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ وہی کرے گا) فرماتی ہیں: ابوسلمہ کے انتقال کے بعد میں نے کہا: ابوسلمہ سے کون بہتر ہوسکتا ہے؟ پھر میں نے مذکورہ بالا دعا پڑھی آخر کار اللہ نے ان کے بدلہ مجھے رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمایا آپ نے مجھ سے نکاح کرلیا۔

باخبار محمد بن مصعب قرقسانی‘ بتحدیث ابوبکر بن عبداللہ بن ابی مریم از ضمرہ بن حبیب: رسول اللہ ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی تعزیت کے لیے تشریف لے گئے اور دعا مانگی کہ اے اللہ ام سلمہ کا غم دور کر کے انہیں تسلی عطا فرما‘ ان کی مصیبت کی تلافی فرما اور انہیں جانے والے سے بہتر دے‘ آخر کار ایسا ہی ہوا‘ ان سے رسول اللہ ﷺ نے شادی کر لی۔

باخبار عفان بن مسلم‘ بتحدیث حماد بن سلمہ‘ باخبار ثابت بنانی بحدیث ابن عمر بن ابی سلمہ (منیٰ میں) از ابوسلمہ از ام سلمہ ابوسلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو اسے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اللّٰھم عندك احتسب مصیبتی فأجرنی فیھا وابدلنی بھا ماھو خیرٌ منھا پڑھ لینا چاہیے‘ پھر جب ابوسلمہ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے دعا مانگی کہ اے اللہ! میری بیوی کو بہترین بدل عطا فرما‘ پھر جب آپ فوت ہو گئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی دعا پڑھی اور میں نے وابدلنی بھا ما ھو خیرا منھا پڑھنے کا ارادہ کیا لیکن دل میں سوچا: بھلا ابوسلمہؓ سے بہتر کون ہوسکتا ہے؟ آخر میں نے یہ کلمہ بھی پڑھ لیا۔ پھر جب ام سلمہ کی عدت ختم ہو گئی تو آپ کے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پیام آیا آپ نے نامنظور فرمایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پیام آیا آپ نے اسے بھی ٹھکرا دیا۔ پھر سرور عالم ﷺ کا پیام آیا تو بولیں: رسول اللہ ﷺ کے لیے اور آپ کے پیغامبر کے لیے مرحبا ہو (قاصد سے مخاطب ہو کر) رسول اللہ ﷺ سے کہو کہ میں ایک غیرت مند عورت ہوں (سوتنوں کو برداشت نہ کرسکوں گی) اور بچوں والی ہوں اور اس وقت میرے پاس میرا کوئی ولی موجود نہیں‘ رسول اللہ ﷺ نے یہ جواب کہلا کر بھیجا کہ تم نے جو یہ فرمایا ہے کہ میں بچوں والی ہوں تو دیکھو اللہ تعالیٰ تمہارے بچوں کے لیے کافی ہے‘ رہی تمہاری یہ بات کہ میں غیور ہوں تو میں اللہ سے دعا کروں گا وہ تمہاری غیرت دور فرما دے گا۔ رہا اولیاء کا معاملہ تو ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ میرے سلسلہ میں راضی نہ ہو‘ خواہ وہ موجود ہو یا غیر موجود۔ بولیں: عمر (بن ام سلمہ) کھڑے ہو جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کا نکاح کراؤ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو میں تمہیں اس جہیز سے کم نہیں دوں گا جو جہیز تمہاری فلاں فلاں ہمشیرہ کو دیا گیا ہے‘ یعنی دو چکیاں‘ دو گھڑے اور ایک چمڑے کا گدا جس کے اندر کھجور کے ریشے بھرے ہوئے ہوں گے‘ پھر رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس آتے ہیں آپ اپنی بچی زینب کو گود میں لیے دودھ پلاتی ہوتی ہیں۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ بڑے شرمیلے اور چشم پوش تھے اس لیے آپ شرما کر

واپس ہو جاتے ہیں‘ کئی بار یہی واقعہ پیش آتا ہے‘ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سمجھ جاتے ہیں‘ عمار رضی اللہ عنہ ‘ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے اخیافی بھائی تھے ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمار بھی آتے ہیں اور زینب کو ام سلمہ کی گود سے لے کر کہتے ہیں: اس قبیح و بری شے کو جس سے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی ہے چھوڑو پھر آپ گھر میں داخل ہو گئے اور گھر میں چاروں طرف نگاہ اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے اور پوچھنے لگے: زناب (زینب) کہاں ہے؟ زناب کہاں گئی؟ ام سلمہ بولیں: اسے عمار آ کر لے گئے‘ پھر آپ نے ام سلمہؓ سے خلوت فرمائی اور فارغ ہو کر فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات دن رہوں پھر مجھے ہر ایک بیوی کے پاس سات سات دن رہنا پڑے گا۔

باخبار عبداللہ بن نمیر‘ بتحدیث ابوحیان تیمی از حبیب بن ابی ثابت از ام سلمہ رضی اللہ عنہا: جب ابوسلمہ سے میری عدت پوری ہو گئی تو میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے پردے کے پیچھے سے مجھ سے باتیں کیں اور مجھ سے نکاح کی خواہش ظاہر فرمائی‘ میں نے کہا‘ یارسول اللہ آپ کو میری کیا ضرورت ہے؟ آپ سے نکاح کرنے میں میری عین سعادت ہے اور مجھے آپ کی چاہت ہے لیکن میں ایک معمر عورت ہوں‘ یتیم بچوں کی ماں ہوں اور انتہائی غیور رہوں اور آپ کے پاس کئی عورتیں جمع ہیں‘ فرمایا: یہ کوئی رکاوٹ نہیں‘ اللہ تعالیٰ تمہاری غیرت ختم فرما دے گا‘ پھر اگر تم عمر رسیدہ ہو تو تم سے بڑا میں ہوں اور تمہارے یتیم بچے اللہ کی اور اس کے رسول کی کفالت میں رہیں گے آخر کار ام سلمہ نے اپنی رضا کا اظہار کر دیا اور آپ نے ان سے نکاح کر لیا پھر جب وہ شب آئی جس میں ہم نے خلوت کا وعدہ کیا تھا تو میں نے صبح سویرے اٹھ کر بچے ہوئے جو پیسے اور بچی ہوئی چربی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دلیہ تیار کیا پھر جب آپ تشریف لائے تو آپ کے سامنے کھانا رکھا گیا‘ آپ نے اس میں سے کھایا اور وہ رات میرے پاس گزاری‘ صبح کو آپ نے فرمایا: تم میری نگاہ میں معزز اور قدر و منزلت والی ہو اگر تم چاہو تو میں ایک دن رات ہی تمہارے پاس رہوں اور اگر چاہو تو میں تمہارے پاس سات دن گزار دوں‘ پھر مجھے ہر ایک بیوی کے پاس سات سات دن گزارنے پڑیں گے‘ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بولیں: یارسول اللہ! آپ کو اختیار ہے جس طرح چاہیں کریں۔

باخبار فضل بن دکین و محمد بن عبداللہ اسدی‘ بتحدیث عبدالواحد بن ایمن‘ بحدیث ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر پیام ڈالا اور ان سے یہ بھی فرمایا: ام سلمہ! کیا رکاوٹ ہے؟ بولیں: تین رکاوٹیں ہیں‘ میں سن رسیدہ ہوں‘ بچوں والی ہوں اور غیرت والی ہوں‘ فرمایا ہم اللہ سے دعا کریں گے اور اللہ تمہاری غیرت ختم فرما دے گا اور اگر تم سن رسیدہ ہو تو تم سے بڑا میں ہوں اور تمہارے بچے اللہ کی اور اس کے رسول کی زیر تربیت رہیں گے‘ آخر کار ام سلمہ نے آپ سے نکاح کر لیا آپ ام سلمہ کے پاس آتے جاتے رہے لیکن خلوت کا موقع نہیں ملتا تھا کیونکہ جب آپ آتے ام سلمہ بچہ کو دودھ پلاتی ہوتی تھیں ایک دن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے آ کر کہا اس بچی کو جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کو مشغول کر رکھا ہے مجھے دے دو‘ عمار اس بچی کو لے گئے اور اس کے لیے قبا میں ایک دائی مقرر فرما دی پھر آپ تشریف لائے اور بچی کو نہ دیکھ کر پوچھا: زناب کہاں ہے؟ ایک عورت نے جو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہا اسے عمار لے گئے اور قبا میں اس کے لیے ایک دائی مقرر کر دی گئی‘ فرمایا کل سے میں باریاں بانٹ دوں گا‘ دوسرے دن آپ ام سلمہ ہی کے پاس تھے پھر جب آپ نے جانا چاہا تو فرمایا: ام سلمہ تمہارے شوہر

کے دل میں تمہاری عزت ہے لیکن اگر میں تمہارے پاس سات دن رہوں جب کہ تم سے پہلے میں اپنی کسی بیوی کے پاس سات دن نہیں رہا تو مجھے اپنی ہر بیوی کے پاس سات دن رہنا ہوگا۔

باخبار فضل بن دکین بتحدیث عبدالرحمٰن بن غسیل' بحدیث سکینہ بنت حنظلہ از ابوجعفر محمد بن علی: ابوسلمہ کی وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ ام سلمہ کے پاس تشریف لائے اور آپ نے وہ نعمتیں بیان کیں جو اللہ نے آپ کو دی تھیں اور آپ کے نصیب میں تھیں اور اپنے فضائل کا ذکر فرمایا' بوریہ پہ ہاتھ ٹیک کر آپ کافی دیر تک باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ چٹائی کے نشانات آپ کے ہاتھ میں ابھر آئے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن جعفر از عثمان بن محمد اخنسی از عبدالرحمٰن بن سعید بن یربوع از ام سلمہ رضی اللہ عنہا: جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر پیام ڈالا تو میں نے کہا: مجھ میں چند ایسی عادتیں ہیں کہ ان کی موجودگی میں آپ سے نکاح کرنا مجھے مناسب نہیں میں عمر رسیدہ ہوں' بچوں والی ہوں اور سخت غیرت والی ہوں فرماتی ہیں: پھر آپ نے آدمی بھیج کر کہلا بھیجا کہ اگر تم عمر رسیدہ ہو تو میں تم سے زیادہ معمر ہوں اور کسی عورت کے لیے یہ عیب کی بات نہیں کہ اپنے سے معمر مرد کے ساتھ نکاح کرے اور تمہارے یتیم بچے سب اللہ پر اور اس کے رسول پر ہیں اور میں اللہ سے دعا کروں گا کہ حق تعالیٰ تمہاری غیرت کو زائل فرما دے' فرماتی ہیں: پھر آپ نے مجھ سے نکاح کر لیا' اور آپ مجھے منتقل کر کے زینب بنت خزیمہ ام المساکین کے گھر میں ان کی وفات کے بعد لے گئے' میں نے اس گھر میں ایک گھڑا دیکھا اس میں جھانک کر دیکھا تو اس میں کچھ جو تھے اور گھر میں ایک چکی' دیگچی اور ہانڈی بھی تھی' میں نے ہانڈی دیکھی تو اس میں چربی جمی ہوئی تھی میں نے گھڑے میں سے جو لے کر پیس لیے اور دیگچی میں دلیا پکایا اور چربی سے اسے مرغن کیا' فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ کے لیے اور ان کی دلہن کے لیے شادی والی شب کو یہی کھانا تھا۔

باخبار محمد بن عمر' ومعن بن عیسیٰ' بتحدیث مالک بن انس' از عبداللہ بن ابی بکر بن حزم از عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام از ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام: جس شب رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بنا کی اس کی صبح کو ان سے فرمایا: تم اپنے شوہر کی نگاہ میں ذلیل نہیں ہوا گر تم چاہو تو میں تمہارے پاس ایک ہفتہ ٹھہر جاؤں لیکن پھر مجھے ہر ایک بیوی کے پاس ایک ایک ہفتہ ٹھہرنا ہوگا' اور اگر چاہو تو تمہارے پاس تین دن ٹھہروں پھر ہر ایک کے پاس باری باری جاؤں' بولیں: تین دن ہی ٹھیک ہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث کثیر بن زید از مطلب بن عبداللہ بن حنطب: عرب کی بیوہ سید الانبیاء کے پاس دلہن بن کر شروع عشاء کے وقت داخل ہوئیں اور پچھلی رات میں اٹھ کر آٹا پیسنے لگیں یعنی ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث مجمع بن یعقوب از ابوبکر بن محمد بن عمر بن ابی سلمہ از محمد بن عمر بن ابی سلمہ: نبی ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر پیام ڈالا اور ان کے بیٹے عمر بن ابی سلمہ سے اس سلسلہ میں گفتگو فرمائی پھر عمر نے اپنی والدہ کا نکاح رسول اللہ ﷺ سے کرا دیا' عمر اس وقت کم سن تھے۔

باخبار وکیع بن جراح از شعبہ از حکم: جب رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ان کے پاس تین دن ٹھہر کر

فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس ایک ہفتہ ٹھہروں اس صورت میں مجھے ہر ایک بیوی کے پاس ایک ایک ہفتہ ٹھہرنا ہوگا' شعبہ کہتے ہیں میں نے حکم سے پوچھا: آپ نے کس سے یہ حدیث سنی؟ فرمایا: یہ حدیث اہل حجاز میں مشہور ہے۔

باخبار وکیع بن جراح از سفیان از عبداللہ بن ابی بکر از عبدالملک بن ابی بکر: جب رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ ان کے پاس تین دن ٹھہرے اور فرمایا: تم اپنے شوہر کی نگاہ میں حقیر نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس ایک ہفتہ ٹھہر جاؤں اس صورت میں مجھے ہر ایک عورت کے پاس ایک ہفتہ ٹھہرنا ہوگا ورنہ پھر تین دن ٹھہرنے کے بعد میں باری مقرر کرلوں گا۔

باخبار انس بن عیاض لیثی' بحدیث عبدالرحمٰن بن حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف از عبدالملک بن ابی بکر بن حارث بن ہشام: جب رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ بنت ابی امیہ سے نکاح کیا تو آپ ان کے پاس تین دن ٹھہرے پھر آپ نے باری مقرر کرنا چاہی' ام سلمہ نے آپ کا دامن پکڑ لیا' آپ نے فرمایا: کیا چاہتی ہو؟ اگر زیادہ دن چاہتی ہو تو میں زیادہ دن بھی ٹھہر جاؤں گا اور آج کے بعد پھر برابر برابر سب کو دن دوں گا پھر آپ نے فرمایا: ثیبہ (غیر کنواری) کے لیے تین دن ہیں اور کنواری کے لیے سات دن۔

بحدیث محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن جعفر از عبدالواحد بن ابی عون از صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف: جب ام سلمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دلہن بن کر گئیں تو آپ ابوسلمہ کی بیٹی کو دودھ پلایا کرتی تھیں' عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ سرخ و بھوری بچی رسول اللہ ﷺ کو آپ کی بیوی سے مانع ہے پھر عمار رضی اللہ عنہ نے اسے لے کر اس کے لیے ایک دودھ پلانے والی مقرر کردی۔

باخبار روح بن عبادہ بتحدیث ابن جریج باخبار حبیب بن ابی ثابت باخبار عبدالحمید بن عبداللہ بن ابی عمرو و قاسم بن محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بسماع ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بخبر ام سلمہ رضی اللہ عنہا: میں جب مدینہ پہنچی تو میں نے مدینہ والوں کو بتایا کہ میں ابوامیہ بن مغیرہ کی بیٹی ہوں لیکن لوگوں نے میری یہ بات نہیں مانی اور کہنے لگے: یہ کس قدر جھوٹی اور غریب بات ہے! آخر کار کچھ لوگوں نے حج کا ارادہ کیا اور مجھ سے کہا اگر تم اپنے گھر والوں کو کچھ لکھنا چاہتی ہو تو لکھ دو' میں نے انہیں ایک پرچہ دے دیا' جب یہ حاجی حج کر کے مدینہ واپس آئے تو انہوں نے میری بات کی تصدیق کردی اور مدینہ والوں کی نگاہ میں میری عزت بڑھ گئی' پھر جب میرے زینب پیدا ہوئیں تو میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مجھ پر اپنا پیام ڈالا' میں بولی مجھ جیسی عورت نکاح نہیں کرسکتی' کیونکہ مجھ سے اولاد کی تو توقع ہے نہیں پھر میں بے حد غیرت والی اور بچوں والی ہوں' فرمایا: میں تم سے بڑا ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہاری غیرت زائل فرما دے گا اور بچے اللہ عزوجل کی اور اس کے رسول کی طرف ہیں' آخر کار آپ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرلیا' آپ ان کے پاس آنے لگے' اور پوچھنے لگے: زناب کہاں ہے؟ حتیٰ کہ عمار آئے اور زینب کو لے کر بولے: یہ رسول اللہ ﷺ کی خلوت کے مانع ہے ام سلمہ زینب کو دودھ پلایا کرتی تھیں' اس کے بعد نبی ﷺ نے آ کر پوچھا: زناب کہاں ہے؟ قریبہ بنت امیہ نے جو ام سلمہ کے پاس تھیں کہا: اسے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما لے گئے' پھر نبی ﷺ نے فرمایا: میں آج رات آؤں گا (فرماتی ہیں) میں نے چکی کا نیچے کا پاٹ رکھ کر وہ جو نکالے جو میرے گھڑے میں تھے اور آٹا پیسا اور چربی لے کر آپ کے لیے دلیہ تیار کیا پھر آپ نے میرے پاس رات گزاری اور صبح کو فرمایا: تم اپنے شوہر کی نگاہ میں معزز ہو اگر چاہو تو میں تمہارے پاس

ایک ہفتہ گزاروں مگر پھر ہر ایک عورت کے ساتھ ایک ایک ہفتہ رہنا ہوگا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث معمر از زہری از ہند بنت حارث فراسیہ: عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے میرے دل میں ایک گوشہ ہے جس میں کوئی نہیں اترا پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد آپ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ! وہ گوشہ کیا ہوا؟ آپ خاموش ہو گئے' معلوم ہوا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اس گوشہ میں اتر گئی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبدالرحمٰن بن ابی الزناد از ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہؓ: جب رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا تو مجھے سخت صدمہ ہوا کیونکہ لوگوں نے مجھ سے ان کا حسن بیان کیا تھا آخر کار میں نے حسن تدبیر سے انہیں دیکھنے کی کوشش کی اور میں اس میں کامیاب ہو گئی' اللہ کی قسم میں نے ان میں بیان سے بھی زیادہ حسن و جمال پایا میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا (دونوں ہم خیال تھیں) بولیں' نہیں نہیں' یہ تو محض غیرت ہے' وہ لوگوں کے بیان کے مطابق نہیں ہیں پھر حفصہؓ نے حسن تدبیر سے انہیں دیکھ کر کہا: ام سلمہ تمہاری تعریف کے مطابق تو اس سے قریب بھی نہیں ہاں خوبصورت ضرور ہیں' فرماتی ہیں: پھر میں نے بعد میں انہیں دیکھا تو واقعی وہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بیان کے مطابق ثابت ہوئیں' لیکن میں غیور تھی۔

باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس' بتحدیث زہیر' بتحدیث محمد بن اسحٰق' بحدیث عبداللہ بن ابی بکر از ابوبکر از عبدالملک بن ابی بکر بن حارث بن ہشام مخزومی: رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شوال میں نکاح کیا اور شوال ہی میں شادی کی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عمر بن عثمان از عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اپنے والد سے: نبی ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شوال میں شادی کی۔

باخبار احمد بن محمد بن ولید ازرقی مکی' بحدیث مسلم بن خالد از موسیٰ بن عقبہ اپنی والدہ ام کلثوم سے: جب نبی ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ان سے فرمایا: میں نے نجاشی کو چند اوقیہ مشک اور چند جوڑے ہدیہ میں بھیجے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں اور یہ ہدیہ واپس ہی آ جائے گا' اگر واپس آ جائے تو وہ سب تمہارا ہے' نبی ﷺ کا گمان صحیح نکلا' نجاشی فوت ہو گئے اور ہدیہ واپس آ گیا پھر آپ نے ہر ایک عورت کو ایک ایک اوقیہ مشک دی اور باقی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور انہیں تمام جوڑے بھی دے دیئے۔

باخبار عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب حارثی بتحدیث عبداللہ بن جعفر زہری از ہشام بن عروہ از عروہ: نبی ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ وہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو مکہ میں صبح کی نماز پڑھیں وہ انہی کی باری کا دن تھا' آپ نے ان کی موافقت پسند فرمائی۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبدالرحمٰن بن ابی الزناد از عبدالرحمٰن بن حارث: رسول اللہ ﷺ اپنے کسی سفر میں تھے اور اس سفر میں آپ کے ساتھ صفیہ بنت حیی اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں' پھر نبی ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ہودج سمجھ کر صفیہ کے ہودج کی طرف بڑھے اور وہ دن ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا تھا' پھر آپ صفیہ رضی اللہ عنہا سے باتیں کرنے لگے' ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو غیرت آئی' بعد میں رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا کہ وہ صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں' آخر کار ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے' ام سلمہ بولیں: آپ یہودی کی بیٹی سے میرے دن میں باتیں

فرما رہے تھے' حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ فرماتی ہیں پھر میں یہ کہہ کر پچھتائی اور آپ اس بات سے اپنے لیے دعائے مغفرت مانگا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں: یارسول اللہ! آپ بھی میرے لیے دعائے مغفرت مانگیں' مجھے اس بات پر غیرت نے ابھارا تھا۔

محمد بن عمر: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو خیبر میں اسی وسق کھجوریں اور بیس وسق جو یا گیہوں دیئے۔ باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن نافع: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ۵۹ھ میں انتقال فرمایا اور آپ کے جنازے کی نماز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بقیع میں پڑھائی۔

باخبار محمد بن عمر از ابن جریج از نافع: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بقیع میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی نماز پڑھائی۔

باخبار محمد بن عمر از زبیر بن موسیٰ از مصعب بن عبداللہ از عمر بن ابی سلمہ: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی قبر میں میں اور میرے بھائی سلمہ اور عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ اور عبداللہ بن وہب بن زمعہ اسدی اترے تھے' موت کے وقت آپ ۸۴ سال کی تھیں۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا:

آپ کا نام رملہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس ہے اور آپ کی والدہ کا نام صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس ہیں' صفیہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں' شروع میں آپ کی شادی عبیداللہ بن جحش بن ریاب بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ سے جو حرب بن امیہ کے حلیف تھے' ہوئی تھی جن سے آپ کے حبیبہ پیدا ہوئیں اسی بچی کے نام سے آپ کی کنیت ام حبیبہ تھی' حبیبہ کی شادی داؤد بن عروہ ثقفی سے ہوئی' عبیداللہ بن جحش ام حبیبہ کو لے کر حبشہ کی طرف دوسری ہجرت کے وقت ہجرت کر کے چلے گئے اور مرتد ہو گئے اور عیسائی مذہب اختیار کر لیا اور حبشہ میں فوت ہو گئے لیکن ام حبیبہ اسلام پر اور ہجرت پر قائم رہیں آپ اپنی بچی حبیبہ کو بھی اپنے ساتھ حبشہ لے گئی تھیں پھر انہیں اپنے ساتھ لے کر مکہ لوٹ آئیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن جعفر از عثمان بن محمد اخنسی: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حبیبہ مکہ میں حبشہ کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے پیدا ہو گئی تھیں لیکن عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں: میں نے اسماعیل بن محمد بن سعد سے سنا آپ فرماتے تھے: حبیبہ حبشہ میں پیدا ہوئیں۔

محمد بن عمر' بخبر ابوبکر بن اسماعیل بن محمد بن سعد از اسماعیل بن محمد بن سعد: آپ حمل کی حالت میں مکہ سے حبشہ گئی تھیں اور حبیبہ حبشہ ہی میں پیدا ہوئیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن عمرو بن زہیر از اسماعیل بن عمرو بن سعید بن العاص از ام حبیبہ: میں نے خواب میں اپنے شوہر عبیداللہ کو انتہائی بری اور مکروہ صورت میں دیکھا جس سے میں گھبرا گئی اور میں نے یہ تعبیر لی کہ اس کے حال میں تغیر پیدا ہو گیا' صبح ہوتے ہی عبیداللہ بولا: ام حبیبہ! میں نے دینوں میں غور کیا اور عیسائیت سے بہتر کوئی دین نہیں پایا' میں عیسائیت کے قریب آ گیا تھا پھر میں نے محمد ﷺ کا دین اختیار کر لیا' اب پھر میں عیسائی بن گیا ہوں' میں بولی: اللہ کی قسم اس دین میں تمہارے لیے بھلائی نہیں' اور میں نے اس سے اپنا رات کا خواب بیان کیا مگر اس نے خواب کی پرواہ نہیں کی اور شراب پر ٹوٹ پڑا' یہاں تک کہ موت آ گئی' پھر میں خواب دیکھتی ہوں کہ ایک آنے والا مجھے ام المومنین کہہ کر پکار رہا ہے' گھبرا کر میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مجھ

سے رسول اللہ ﷺ نکاح کر لیں گے ابھی میری عدت پوری ہی ہوئی تھی کہ میرے دروازے پر نجاشی' شاہ حبش کا قاصد کھڑا تھا اور اندر آنے کی اجازت مانگ رہا تھا اور اس کی ایک لونڈی جس کا نام ابرہہ تھا اور اس کے کپڑوں کی اور تیل کی منتظمہ تھی' میرے پاس آ کر کہتی ہے: بادشاہ نے آپ کو یہ کہلا کر بھیجا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے لکھا ہے کہ میں تمہارا نکاح آپ سے کر دوں' لونڈی بولی: اللہ نے آپ کو خیر کی بشارت دی ہے کہنے لگی: بادشاہ (سلامت) فرماتے ہیں: نکاح کے لیے اپنا کوئی وکیل مقرر کر دیجیے' آخر کار ام حبیبہؓ نے خالد بن سعید بن العاص کو بلا بھیجا اور انہیں وکیل بنا دیا اور آپ نے اس خوشی میں ابرہہ کو چاندی کے دو کنگن' دو جھانجھن جو آپ کے پیروں میں تھے اور پیروں کی انگلیوں میں جتنی چاندی کی انگوٹھیاں تھیں سب دے دیں کیونکہ ابرہہ مژدہ لے کر آئی تھی' شام کو نجاشی نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اور وہاں جو مسلمان تھے سب کو بلا بھیجا جب سب جمع ہو گئے تو نجاشی نے خطبہ دیا اور کہا: تمام بڑائیاں اس اللہ ہی کے لیے مخصوص ہیں جو بادشاہ ہے اور تمام عیوب ونقائص سے پاک ہے' جو سلام ہے' امن دینے والا ہے' غلبہ والا ہے' بڑی عزت والا ہے اور ٹوٹے ہوؤں کو جوڑنے والا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حق دار عبادت نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں اور آپ وہی ہیں جن کی بشارت حضرت عیسیٰ نے دی' امابعد! رسول اللہ ﷺ نے مجھے لکھا ہے کہ میں آپ کا نکاح ام حبیبہؓ سے کرادوں میں آپ کے حکم کو بجالانے کے لیے کھڑا ہوا ہوں میں نے مہر میں ام حبیبہ کو چار سو دینار دینے کا تہیہ کر لیا ہے پھر نجاشی نے وہ دینار لوگوں کے سامنے رکھ دیئے ان کے بعد خالد بن سعید نے اس طرح خطبہ دیا: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں میں اس کی بڑائی بیان کرتا ہوں اور اسی سے اپنے ہر کام میں نصرت واعانت مانگتا ہوں اور میں گواہ ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حق دار عبادت نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اللہ نے آپ کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب فرما دے اگرچہ مشرکوں کو برا معلوم ہو' امابعد میں رسول اللہ ﷺ کی خواہش پر لبیک کہتا ہوں اور میں نے آپ کے نکاح میں ام حبیبہ کو دے دیا۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو اس نکاح میں برکت عطا فرمائے' نجاشی نے چار سو دینار خالد بن سعید کو دے دیئے اور خالد نے تمام دینار لے لیے پھر جب لوگوں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو نجاشی بولا: ابھی آپ لوگ تشریف رکھیں کیونکہ انبیاء کی یہ ایک قدیمی سنت ہے کہ نکاح کے موقعہ پر لوگوں کی دعوت کی جائے' چنانچہ اس نے کھانا منگوا کر لوگوں کے سامنے چنوا دیا پھر لوگوں نے کھانا کھایا اور فارغ ہو کر چلے گئے ام حبیبہ فرماتی ہیں: جب مجھے یہ رقم مل گئی تو میں نے ابرہہ کو جس نے مجھے بشارت دی تھی بلوایا اور میں نے اس سے کہا: جب تو نے مجھے بشارت دی تھی تو اس وقت جو کچھ میرے پاس تھا وہ سب کا سب میں نے تجھے دے دیا تھا اس وقت میرے پاس نقد رقم نہ تھی' یہ پچاس دینار لے اور اپنی ضرورت پوری کر لیکن اس نے لینے سے انکار کر دیا پھر میں نے اپنا ڈبہ نکالا' جس میں نجاشی کی دی ہوئی تمام رقم تھی اور وہ ساری رقم اسے دے دی مگر وہ بھی اس نے یہ کہہ کر لوٹا دی کہ بادشاہ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تمہاری اس رقم میں ذرا سی بھی کمی نہ آنے دوں' بادشاہ سلامت کے کپڑوں کا اور تیل وغیرہ کا انتظام میرے ہی ہاتھ میں ہے میں بھی آپ کے دین کی پیروی کرتی ہوں اور اللہ کی رضا کے لیے مسلمان ہو گئی ہوں' بادشاہ سلامت نے اپنی عورتوں کو حکم دے دیا ہے کہ جو کچھ ان کے پاس عطر ہے وہ سب آپ کو بھیج دیں' دوسرے دن ابرہہ میرے پاس عود' ورس' عنبر اور بہت سی مشک لے کر آئی' میں یہ تمام چیزیں لے کر نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئی' آپ یہ چیزیں مجھ پر اور میرے پاس دیکھتے تھے اور کچھ بھی نہیں

فرماتے تھے' پھر ابرہہ بولی: میرا تم بس اتنا کام کر دینا کہ رسول اللہ ﷺ کو میرا اسلام پہنچا دینا اور آپ کو بتا دینا کہ ابرہہ نے اسلام کو سینہ سے لگالیا ہے' پھر ابرہہ میرے ساتھ لطف ومہربانی سے پیش آتی رہی اور اس نے مجھے تیار کیا اور جب کبھی میرے پاس آتی تو یہی کہتی تھی کہ میرا کام نہ بھولنا پھر جب میں سرور عالم ﷺ کے پاس پہنچی تو میں نے آپ کو خطبوں کی خبر دی اور ابرہہ کے کارناموں کی بھی' آپ مسکرا دیئے' میں نے آپ کو ابرہہ کا سلام بھی پہنچایا' آپ نے فرمایا: وعلیہا السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث اسحٰق بن محمد از جعفر بن محمد اپنے والد محمد سے: رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن امیہ ضمری کو پیام دے کر نجاشی کے پاس بھیجا تھا' عمرو ہی نے نجاشی کو ام حبیبہؓ کے سلسلہ میں آپ کا پیام پہنچایا تھا آخر کار نجاشی نے آپ کا نکاح ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کرا دیا اور اس نے اپنے پاس سے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے چار سو دینار مہر انہیں دے دیا۔ ابوجعفر: ہماری رائے میں عبدالملک بن مروان نے عورتوں کے مہر کی چار سو دینار کی رقم جو مقرر کی تھی وہ یہیں سے کی تھی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث محمد بن صالح از عاصم بن عمر بن قتادہ و بحدیث عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز از عبداللہ بن ابوبکر بن حزم: جس کو نجاشی نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے پیام دیا اور جس نے آپ کا ام حبیبہ سے نکاح پڑھایا وہ خالد بن سعید بن العاص تھے یہ واقعہ ۷ ھ کا ہے جب ام حبیبہ نکاح کے بعد مدینہ میں آئی ہیں تو آپ کی عمر تیس سے کچھ اوپر تھی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن جعفر از عبدالواحد بن ابی عون: جب ابوسفیان کو خبر ملی کہ ام حبیبہ کا نکاح رسول اللہ ﷺ سے ہو گیا ہے تو بولے: یہ نوجوان اسی کے لائق ہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث محمد بن عبداللہ از زہری: جب ابوسفیان مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ مکہ پر چڑھائی کی تیاری فرما رہے تھے' ابوسفیان نے آپ سے درخواست کی کہ صلح حدیبیہ کی مقررہ مدت میں توسیع کر دی جائے لیکن رسول اللہ ﷺ نے یہ بات نہیں مانی' آخر کار ناامید ہو کر اپنی بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور رسول اللہ ﷺ کے بستر پر بیٹھنا چاہا' لیکن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جھپٹ کر بستر طے کر دیا' بولے: بیٹا! کیا یہ بستر میرے لائق نہیں یا میں اس بستر کے لائق نہیں؟ بولیں: یہ رسول اللہ ﷺ کا بستر ہے اور تم مشرک وناپاک ہو' بولے: میرے بعد تمہارے مزاج میں شرارت پیدا ہوگئی ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز از زہری: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو تیار کر کے شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ نجاشی نے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث ابوسہیل از محمد بن سائب از ابی صالح از ابن عباسؓ: (عسی اللّٰہ ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم منہم مودۃ. یعنی توقع ہے کہ اللہ تمہارے اور تمہارے دشمنوں کے درمیان محبت پیدا فرما دے کی تفسیر میں) یعنی جس وقت نبی ﷺ نے ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے نکاح کر لیا۔

باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس بتحدیث ابوشہاب از ابن ابی لیلیٰ از صفیہ: جب ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ کے والد ابوسفیان کا انتقال ہوا تو آپ نے خوشبو منگا کر اپنے دونوں ہاتھوں اور رخساروں پر ملی اور فرمایا: مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں' اگر میں رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہ سنتی تو خوشبو نہ لگاتی' میں نے سنا آپ فرماتے تھے: اس عورت کے لیے جس کا اللہ پر اور آخرت پر

ایمان ہے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی مرنے والے پر اظہار غم کرے بجز شوہر کے کیونکہ اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

باخبار ضحاک بن مخلد شیبانی ابوعاصم نبیل از ابن جریج بخبر عطاء بخبر ابن شوال بخبر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مزدلفہ سے منیٰ کو رات میں جانے کا حکم دے دیا تھا۔

محمد بن عمر: نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی کھجوروں میں سے ام حبیبہ کو بھی سالانہ ۸۰ وسق کھجوریں اور بیس وسق جو دیا کرتے تھے۔ باخبار محمد بن عمر بحدیث ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ از عبدالمجید بن سہیل از عوف بن حارث بسماع عائشہ رضی اللہ عنہا: مجھے اپنے مرض الموت میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور فرمایا: کبھی کبھی ہمارے اور سوتنوں کے درمیان کچھ ناگوار باتیں ہو جاتی تھیں اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو معاف فرمائے' میں بولی: اللہ تعالیٰ آپ کی تمام لغزشیں معاف فرمائے اور تجاوز کرے اور آپ کو حلال فرمادے۔ بولیں: تم نے مجھے خوش کر دیا' اللہ تعالیٰ تم کو خوش رکھے پھر ام سلمہ کو بلا کر ان سے بھی یہی بات کہی۔

آپ عہد معاویہ میں ۴۴ھ میں فوت ہوئیں۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

آپ جحش بن ریاب بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ کی لخت جگر ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام امیمہ بنت عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عمر بن عثمان جحشی از عثمان: نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور زینب بھی آپ کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ آئیں' زینب حسین تھیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کے لیے آپ پر پیام ڈالا' بولیں: یارسول اللہ! میں انہیں اپنے لیے پسند نہیں کرتی اور میں قریش کی بیوہ ہوں' فرمایا: میں انہیں تمہارے لیے پسند کرتا ہوں' پھر آپ نے زید سے ان کا نکاح کرا دیا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن عامر اسلمی از محمد بن یحییٰ بن حبان: نبی صلی اللہ علیہ وسلم زید کے گھر والے ان کو تلاش کرتے ہوئے تشریف لائے' زید کو لوگ زید بن محمد کہا کرتے تھے' جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید کو نہیں دیکھتے تو فوراً فرماتے زید کہاں ہیں؟ اس دفعہ آپ زید کو تلاش کرنے کے لیے ان کے گھر آتے ہیں لیکن انہیں گھر میں نہیں پاتے' زینب رضی اللہ عنہا اپنے کام کے کپڑوں میں آپ کی طرف بڑھتی ہیں آپ ان سے منہ پھیر لیتے ہیں' کہتی ہیں: یارسول اللہ! وہ گھر میں نہیں ہیں' آپ تشریف رکھئے' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر آنے سے انکار کر دیتے ہیں' جب زینب سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر ہیں تو انہوں نے جلدی سے کپڑے بدلنے کا ارادہ کیا اور فوراً تیزی سے آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی معلوم ہوئیں اس لیے آپ نے منہ پھیر لیا اور آپ نے آہستہ سے کوئی کلمہ پڑھا جو آسانی سے سمجھ میں نہیں آتا تھا ہاں زور سے پڑھتے تھے تو سمجھ میں آتا تھا آپ پڑھ رہے تھے سبحان اللہ العظیم' سبحان مصرف القلوب۔ پھر زید گھر آتے ہیں اور زینب انہیں بتاتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے' زید کہتے ہیں: تم نے آپ کو اندر کیوں نہیں بلا لیا؟ فرماتی ہیں: میں نے تو بلایا تھا مگر آپ نے انکار کر دیا' بولے: کیا تم نے آپ کی زبان سے کچھ سنا؟ بولیں پیٹھ موڑتے ہوئے آپ نے کوئی کلمہ تو فرمایا تھا لیکن میں اسے سمجھ نہ سکی' غور کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ سبحان اللہ العظیم' سبحان مصرف القلوب فرمارہے ہیں آخر کار زید سرکار رسالت کی خدمت میں پہنچ کر عرض کرتے

ہیں' یارسول اللہ! مجھے معلوم ہوا کہ آپ میرے گھر تشریف لے گئے تھے آپ اندر کیوں تشریف نہیں لائے' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' شاید زینب آپ کو اچھی معلوم ہوئیں اگر ایسا ہے تو میں ان کو علیحدہ کیے دیتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی بیوی کو علیحدہ نہ کرو اور انہیں روکے رکھو لیکن اس واقعہ کے بعد زید نے زینب کی طرف کوئی راہ نہیں پائی' آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے اور آپ کو اطلاع دیتے مگر آپ یہی فرماتے: اپنی بیوی کو روکے رکھو' آخر کار زید زینب سے علیحدہ ہو گئے اور انہیں چھوڑ دیا پھر وہ حلال ہو گئیں' یعنی ان کی عدت پوری ہو گئی (فرماتے ہیں) اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مصروف گفتگو تھے کہ اچانک آپ پر وحی آئی پھر جب وحی کھل گئی تو آپ مسکرا کر فرمانے لگے: ہے کوئی جو زینب کے پاس جا کر انہیں بشارت دے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان پر مجھ سے ان کا نکاح کرا دیا؟ اور رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھ کر سنائی ﴿واذ یقول للذی انعم اللّٰہ علیہ الخ﴾ یعنی جب آپ اس سے' جس پر اللہ نے انعام فرمایا اور آپ کا بھی ان پر انعام ہے' فرما رہے تھے اپنے پاس اپنی بیوی کو روکے رکھو (آخر آیت تک) صدیقہ فرماتی ہیں: پھر تو میرے دل میں طرح طرح کے خیالات آنے لگے کیونکہ ہمارے پاس ان کے حسن وجمال کی خبریں آتی رہتی تھیں علاوہ ازیں سب سے عظیم وافضل بات یہ تھی کہ حق تعالیٰ نے آسمان پر ان کا نکاح کرایا تھا میں سوچتی تھی کہ وہ اس نکاح سے ہم پر فخر کیا کریں گی' فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کی خادمہ سلمیٰ دوڑ کر زینبؓ کے پاس گئیں اور آپ کو جا کر بشارت دی' آپ نے اس مسرت میں سلمیٰ کو اپنی بدھیاں اتار کر دے دیں۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث ابو معاویہ از محمد بن سائب از ابوصالح از ابن عباس: جب زینب کو خبر ملی کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے نکاح کر لیا ہے تو سجدے میں گر گئیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن عمرو بن زہیر بسماع ابراہیم بن محمد بن عبداللہ بن جحش از زینب بنت جحش: جب مجھ سے رسول اللہ ﷺ کے نکاح کی بشارت لے کر میرے پاس قاصد آیا تو میں نے دو ماہ کے روزوں کی نذر مان لی' لیکن جب میرے پاس رسول اللہ ﷺ ہوتے تو میں سفر وحضر میں روزے رکھنے پر قادر نہ ہوتی (اس سفر میں جس میں میرے نام قرعہ نکل آتا) اور اگر میرے ٹھہرنے کا قرعہ نکل آتا تو میں روزے رکھ لیا کرتی تھی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن جعفر از ابن ابی عون: ایک دن زینب کہنے لگیں: یارسول اللہ! اللہ کی قسم میں آپ کی کسی عورت کی طرح نہیں' بجز میرے آپ کی ہر بیوی کا نکاح اس کے باپ یا بھائی یا کسی عزیز نے کرایا ہے لیکن آپ سے میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان پر کرایا ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عمر بن عثمان بن عبداللہ بن جحش اپنے باپ عثمان سے اور وہ زینب بنت ام سلمہ سے اور وہ ام سلمہ سے: ایک دن ام سلمہ نے زینب کا ذکر چھیڑ دیا اور ان کے لیے رحمت کی دعا مانگی اور زینب وعائشہ کے درمیان ناخوشگوار باتیں ہو جایا کرتی تھیں ان میں سے کسی بات کا بیان کیا: فرماتی ہیں پھر زینب بولیں: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کی دوسری بیویوں کی طرح نہیں ہوں ان کا مہروں سے اور ولیوں کے ذریعہ نکاح کرایا گیا اور میرا نکاح اللہ نے اور اس کے رسول نے کرایا اور میرے نکاح کے بارے میں قرآن پاک میں آیت اتری جسے مسلمان پڑھتے ہیں اور جس میں تغیر وتبدل نہیں ہوتا یعنی ﴿واذ یقول للذی انعم اللّٰہ

علیہ الخ﴾ ام سلمہ فرماتی ہیں: زینب ایک خوبصورت خاتون ہیں اور نبی ﷺ کثرت سے آپ کے پاس آیا جایا کرتے تھے آپ ایک صالح، روزے دار شب بیدار اور کاریگر عورت ہیں اور سارا مال محتاجوں پر خرچ کر دیا کرتی ہیں۔

باخبار عفان بن مسلم وعارم بن فضل، بتحدیث حماد بن زید از ثابت از انس: زید رضی اللہ عنہ 'زینب رضی اللہ عنہا کی شکایت کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے ہیں، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اپنی بیوی کو اپنے پاس روک کر رکھو، پھر ﴿وتخفی فی نفسك ما اللہ مبدیه الخ﴾ اتر آتی ہے یعنی تم اپنے دل میں ایک بات چھپا رہے ہو اور اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کرنے والا ہے۔

عارم اپنی حدیث میں فرماتے ہیں: پھر زینب سے نبی ﷺ نے نکاح کر لیا اور آپ نے اپنی کسی بیوی پر اس قدر ولیمہ نہیں کیا جس قدر زینب پر کیا، آپ نے اس موقعہ پر ایک بکری ذبح کرا کے ولیمہ کیا۔

باخبار عارم بن فضل، باخبار حماد بن زید از ثابت از انس: زینب کے بارے میں ﴿فلما قضی زید منها وطرا ... الخ﴾ اتری یعنی جب زید رضی اللہ عنہ نے زینب رضی اللہ عنہا سے حاجت پوری کر لی تو ہم نے زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ سے کرا دیا، تاکہ مسلمانوں پر تنگی نہ رہے۔ فرماتے ہیں: زینبؓ ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں تمہارا تمہارے گھر والوں نے نکاح کرایا اور میرا نکاح ساتوں آسمانوں کے اوپر اللہ نے کرایا۔ باخبار عارم بن فضل، بتحدیث حماد بن زید از عاصم احول: ایک اسدی نے ایک شخص پر ان الفاظ میں فخر کیا: کیا تم میں کوئی ایسی عورت ہے جس کا نکاح ساتوں آسمانوں کے اوپر اللہ نے کرایا ہو؟ ایسی زینبؓ ہیں۔

باخبار عفان بن مسلم، وعمرو بن عاصم کلابی، بتحدیث سلیمان بن مغیرہ از ثابت از انس بن مالک: جب زینب کی عدت پوری ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے زید سے فرمایا: مجھے تم سے زیادہ کسی اور پر اعتماد نہیں، تم زینب کے پاس جاؤ اور انہیں میرا پیام پہنچاؤ، آخر کار زید زینب کے پاس آتے ہیں، آپ آٹا گوندھتی ہوتی ہیں۔ فرماتے ہیں: جب میں نے زینب کو دیکھا تو اپنے دل میں ان کا عظیم احترام پایا اور میں نے انہیں غور سے نہیں دیکھا، کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نکاح کرنے والے ہیں چنانچہ میں نے ان کی طرف سے پشت پھیر لی اور اپنی ایڑیوں پر مڑ گیا اور میں نے کہا: زینب! تمہیں بشارت ہو، رسول اللہ ﷺ تمہارا ذکر فرماتے ہیں، بولیں: میں کچھ نہیں کروں گی جب تک اپنے رب سے مشورہ نہ کر لوں، پھر اپنی مسجد میں کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں اور ﴿فلما قضی زید ... الخ﴾ اتر آئی، پھر رسول اللہ ﷺ بلا اجازت کے گھر میں تشریف لے آئے۔

باخبار سعید بن منصور، بتحدیث محمد بن عیسیٰ عبدی از ثابت بنانی: میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم نے نبی ﷺ کی کتنے سال خدمت کی؟ بولے: دس سال، میں نے جو کام کر دیا اچھا کیا ہو یا برا آپ نے اس میں رد و بدل نہیں فرمایا، میں نے کہا: تم نے اس دس سالہ خدمت میں آپ کی جو حیرت انگیز چیز دیکھی ہو اسے بیان کرو، فرمایا جب آپ نے زینب بنت جحش سے نکاح کر لیا پہلے زینب آپ کے آزاد کردہ غلام زید کے نکاح میں تھیں تو ام سلیم نے کہا: انس! رسول اللہ ﷺ آج دولہا ہیں اور میرے خیال میں آپ کے پاس صبح کا کھانا بھی نہیں، ذرا یہ برتن تو اٹھا لاؤ میں اسے اٹھا کر لے آیا، ام سلیم نے آپ کے لیے حیس تیار کیا جو عمدہ قسم کی کھجوروں سے تیار کیا گیا تھا اور اتنا ایک لگن میں بھر دیا جتنا آپ کو اور آپ کی دلہن کو کافی ہو اور بولیں: یہ آپ کے پاس لے جاؤ چنانچہ میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ابھی پردہ کی آیت نہیں اتری تھی، فرمایا: رکھ دو: میں نے اسے آپ کے اور دیوار

کے درمیان رکھ دیا' فرمایا: ابوبکر' عمر' عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کو بلا لاؤ اور چند صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی نام لیا' مجھے حیرت ہوئی کہ آپ نے آدمی اتنے سارے بلوا لیے اور کھانا تھوڑا سا ہی ہے خیر میں نے حکم سے سرتابی نہیں کی اور سب کو بلا لایا' فرمایا دیکھو اگر کوئی مسجد میں ہو تو اسے بھی بلا لاؤ چنانچہ میں مسجد میں گیا اور نماز پڑھنے والوں کو اور سونے والوں کو سب کو بلا لایا کہ آج ولیمہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ لوگوں کی دعوت کی ہے حتیٰ کہ لوگوں سے گھر بھر گیا' پوچھا: مسجد میں کوئی باقی تو نہیں رہا؟ میں نے کہا' نہیں' فرمایا: جو راستہ میں ہو اسے بھی بلا لاؤ' میں راہ والوں کو بھی بلا لایا اور حجرہ کھچا کھچ بھر گیا۔ پوچھا: کوئی باقی تو نہیں رہا؟ میں بولا: نہیں' یا رسول اللہ' فرمایا: لگن اٹھا لاؤ' میں نے لگن اٹھا کر آپ کے سامنے لا رکھا آپ نے اس میں تین انگلیاں رکھیں اور اسے دبایا اور لوگوں سے کہا: بسم اللہ کر کے کھاؤ' میں نے کھجوروں کو یا گھی کو دیکھا تو وہ ابل رہا تھا جیسے چشموں کا پانی ابلتا ہے' گھر اور حجرے میں بھرے ہوئے تمام آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھایا اور لگن میں اتنا ہی باقی تھا جتنا میں لے کر آیا تھا۔ میں نے اسے آپ کی زوجہ مطہرہ کے سامنے لا رکھا' پھر میں یہ حیرت انگیز واقعہ جو میں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا تھا اپنی امی جان کو سنانے کے لیے اپنے گھر چلا گیا' بولیں: تعجب نہ کرو اگر آپ تمام مدینہ والوں کو کھلانا چاہتے تو انہیں بھی کافی ہو جاتا۔ میں نے انس سے پوچھا: تمہارے اندازے کے مطابق کتنے آدمی ہوں گے؟ فرمایا: مجھے ۷۱ آدمیوں کا تو یقین ہے اور ۷۲ میں شبہ ہے۔

باخبار عمرو بن عاصم' باخبار سلیمان بن مغیرہ از ثابت از انس: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب سے شادی کی تو ہم نے لوگوں کو گوشت روٹی کھلائی حتیٰ کہ دن چڑھ گیا اور لوگ نکل گئے' لیکن چند حضرات گھر میں باتیں کرتے ہوئے رہ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی باہر تشریف لے آئے اور میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے باہر آ گیا آپ ازواج مطہرات کے ایک ایک کے حجرے کے پاس جا کر سلام کرنے لگے' ازواج مطہرات نے پوچھا' یا رسول اللہ! آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ (فرماتے ہیں) مجھے معلوم نہیں کہ میں نے آپ کو بتایا یا آپ کو بتایا گیا کہ لوگ چلے گئے ہیں یہ سن کر آپ اپنے حجرے کی طرف بڑھے اور گھر میں داخل ہو گئے میں نے بھی اندر جانے کا ارادہ کیا لیکن آپ نے میرے اور اپنے درمیان دروازہ بند کر دیا اور پردہ کی آیت اتر آئی۔

باخبار سلیمان بن حرب' باخبار حماد بن زید از ایوب از ابوقلابہ از انس بن مالک: میں لوگوں میں سب سے زیادہ پردہ کی آیت سے آگاہ ہوں' جب زینب کو دلہن بنا کر رسول اللہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے کھانا تیار کیا اور لوگوں کی دعوت کی لوگ آ آ کر گھر میں بیٹھ گئے اور زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھر میں تھیں' لوگ باتیں کرنے لگے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر آتے اور پھر گھر میں جا کر دیکھتے تو لوگوں کو بیٹھا ہوا دیکھتے پھر ﴿یاایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی ..... الخ﴾ اتر آئی۔ یعنی اے ایمان والو! بلا اجازت کے نبی کے گھروں میں نہ جاؤ اور یہ کہ تمہیں کھانے کے لیے اندر آنے کی اجازت دے دی جائے تم کھانا پکنے کا انتظار نہ کرو لیکن جب تم کو بلایا جائے تو اندر جاؤ اور جب تم کھانا کھا چکو تو واپس ہو جاؤ اور باتیں کر کے دل نہ بہلاؤ یہ (باتیں) نبی کو ایذاء پہنچاتی ہیں اور وہ تم سے شرم کرتے ہیں اور اللہ حق بات سے نہیں شرماتا اور جب تم ازواج مطہرات سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگ لو' آخر کار لوگ کھڑے ہوئے' اور پردہ ڈال لیا گیا۔

باخبار فضل بن دکین' بحدیث عیسیٰ بن طہمان بسماع انس بن مالک: زینب بنت جحش ازواج مطہرات پر ان الفاظ میں فخر

کیا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان پر میرا نکاح کرایا۔ زینب رضی اللہ عنہا ہی کے واقعہ میں پردہ کی آیت اتری' لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تھے پھر گھر سے باہر چلے گئے' تھوڑی سی دیر میں آئے تو لوگ حسب سابق موجود تھے۔ اس سے آپ کے چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آئے پھر پردہ کی آیت ﴿یاایھا الذین آمنوا لا تدخلوا الخ﴾ نازل ہوئی۔

باخبار فضل بن دکین' بتحدیث عیسیٰ بن طہمان' بسماع انس بن مالک رضی اللہ عنہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں گوشت روٹی کھلائی۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری باخبار حمید از انس: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زینب سے خلوت کی تو ولیمہ کیا اور لوگوں کو گوشت روٹی کھلائی' سب نے سیر ہو کر کھانا کھایا۔ پھر آپ سلام و دعا کے لیے امہات المومنین کے حجروں کی طرف چلے گئے' امہات المومنین نے بھی آپ کو سلام کا جواب دیا اور آپ کے لیے دعائے خیر کی' آپ نے ایسا ہی صبح کو کیا پھر آپ گھر کو واپس لوٹے' میں آپ کے ساتھ تھا پھر جب آپ زینب رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے تو گھر کے ایک کونے میں دو شخصوں کو مصروف گفتگو پایا جب آپ نے ان دونوں کو دیکھا تو پھر آپ اپنے گھر سے واپس ہو گئے جب ان شخصوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے لوٹ گئے ہیں تو وہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے' مجھے یاد نہیں کہ ان کے چلے جانے کی میں نے آپ کو خبر دی یا آپ کو خبر دی گئی' آخر کار آپ واپس آئے اور گھر میں داخل ہو کر اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال لیا' اور اللہ تعالیٰ نے پردہ کی آیت اتار دی۔

باخبار یعقوب بن ابراہیم زہری از ابراہیم زہری از صالح بن کیسان از ابن شہاب از انس بن مالک: میں لوگوں میں سب سے زیادہ پردہ کے بارے میں جانتا ہوں' ابی بن کعب مجھ سے پوچھا کرتے تھے' انس کہا کرتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا سے خلوت کی آپ نے ان سے مدینہ میں نکاح کیا تھا پھر آپ نے دن چڑھے لوگوں کو کھانے کے لیے بلوایا کھانا کھا کر لوگ چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور چند لوگ باقی رہ گئے' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے سامنے پہنچے' میں بھی آپ کے ہمراہ تھا پھر آپ یہ خیال کر کے کہ لوگ چلے گئے ہوں گے واپس لوٹے تو وہ لوگ اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے آپ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے تک گئے میں آپ کے ساتھ ساتھ تھا پھر آپ واپس آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا تو وہ لوگ چلے گئے تھے پھر آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور پردہ کی آیت اتر آئی۔

باخبار یزید بن ہارون' باخبار حمید طویل از انس بن مالک: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب پر ولیمہ کیا۔ اور مسلمانوں کو پیٹ بھر کر گوشت روٹی کھلائی پھر آپ باہر آ گئے اور وہی کیا جو نکاح کرنے کے بعد کیا کرتے تھے' یعنی آپ امہات المومنین کے گھروں میں آ کر انہیں سلام کیا کرتے تھے اور وہ آپ کے سلام کا جواب دیتی تھیں اور آپ کے لیے دعائے خیر مانگا کرتی تھیں۔

باخبار سلیمان بن حرب' بتحدیث حماد بن زید از ثابت از انس: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر زینب پر ولیمہ کیا اتنا کسی اور بیوی پر ولیمہ نہیں کیا آپ نے زینب رضی اللہ عنہا پر ایک بکری کا ولیمہ کیا۔

باخبار حجاج بن محمد از ابن جریج بزعم عطاء بسماع عبید بن عمیر بسماع عائشہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہر کر شہد پیا کرتے تھے' میں نے اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے دونوں نے اس بات پر ایکا کر لیا کہ جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں وہی کہے:

مجھے آپ کے پاس سے مغافیر کی بو آ رہی ہے چنانچہ آپ ان میں سے کسی کے پاس آئے تو اس نے یہی کہا آپ نے فرمایا: نہیں نہیں بلکہ میں تو زینب رضی اللہ عنہا کے پاس شہد پی کر آ رہا ہوں آئندہ کبھی شہد نہیں پیوں گا' پھر ﴿یاایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک﴾ اتری یعنی اے نبی: جو چیز اللہ نے آپ کے لیے حلال فرما دی ہے اسے آپ حرام کیوں کرتے ہیں کیا آپ اپنی بیویوں کی رضا چاہتے ہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا اور انتہائی مہربان ہے اگر تم دونوں اللہ کی طرف رجوع کرو تو تم دونوں کے دل مائل ہو گئے ہیں دونوں سے مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں' اور جب نبی نے اپنی بیوی سے چھپا کر ایک بات کہی۔ اس بات سے مراد آپ ﷺ کا یہ قول ہے: نہیں نہیں' بلکہ میں نے تو شہد پیا ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبدالحکیم بن عبداللہ بن ابی فروہ بسماع عبدالرحمٰن اعرج (مدینہ میں اپنی مجلس میں): نبی ﷺ زینب بنت جحش کو خیبر کی کھجوروں میں سے سالانہ ۸۰ وسق کھجوریں اور ۲۰ وسق گیہوں (یا کہا) جو دیا کرتے تھے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن عمر از یحییٰ بن سعید از قاسم بن محمد از زینب بنت جحش: (وفات کے وقت) میرے پاس کفن تیار ہے' شاید عمر رضی اللہ عنہ میرے لیے کفن بھیجیں' اگر وہ کفن بھیج دیں تو ایک کفن کسی کو دے دینا' جب تم مجھے قبر میں اتار دو تو اگر میرا پٹکا خیرات کر سکو تو کر دو۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ از یزید بن عبداللہ بن ہاد از محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی: زینب بنت جحش نے وصیت کی کہ میری لاش رسول اللہ ﷺ کی سر پر (چارپائی یا تخت) پر رکھ کر لے جائی جائے' اس سے قبل اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جنازہ لے جایا گیا تھا پھر تو جو عورت فوت ہوتی اسی کا جنازہ اس پر لے جایا جاتا تھا' لیکن مروان بن حکم نے اپنے عہد خلافت میں حکم دے دیا کہ بجز شریف مرد کے اس پر کوئی جنازہ نہ اٹھایا جائے اور مدینہ میں جنازے اٹھانے کی چارپائیوں میں فرق کر دیا گیا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرۃ از موسیٰ از ابن کعب: زینب رضی اللہ عنہا نے وصیت کی کہ ان کے جنازے کے پیچھے آگ نہ لے جائی جائے اور ان کی لحد بقیع میں عقیل کے گھر کے پاس عقیل کے گھر اور ابن حنیفہ کے گھر کے درمیان کھودی جائے' سمینہ سے کچی اینٹیں لا کر قبر کے چاروں طرف رکھی گئیں آپ کی وفات کے دن سخت گرمی تھی۔

باخبار یزید بن ہارون وعبدالوہاب بن عطاء از محمد بن عمرو' بحدیث یزید بن خصیفہ از عبداللہ بن رافع از برزہ بنت رافع: عطیہ دینے کے زمانہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا عطیہ بھیجا' جب آپ کے پاس یہ عطیہ آیا تو بولیں: اللہ تعالیٰ عمر رضی اللہ عنہ کو بخش دے' میری دوسری بہنیں اس کی مجھ سے زیادہ حقدار ہیں' لوگوں نے کہا: یہ سب آپ ہی کا ہے' بولیں: سبحان اللہ پھر اسے ایک کپڑے سے چھپا کر بولیں: اس پر کپڑا ڈال کر اسے خرچ کرو' پھر مجھ سے کہا: اس کے اندر ہاتھ ڈال کر مٹھی بھر بھر کر فلاں فلاں کو دے آؤ' ان میں کچھ آپ کے عزیز تھے' اور کچھ یتیم تھے' پھر بھی کپڑے کے نیچے کچھ رقم باقی رہ گئی۔ برزہ بنت رافع بولیں: ام المومنین! اللہ آپ کو معاف فرمائے' اللہ کی قسم اس میں ہمارا بھی حق ہے' فرمایا: جو کپڑے کے نیچے باقی ہے سب تمہارا ہے' پھر ہمیں کپڑے کے نیچے سے ۸۵ درہم ملے' پھر آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا: اے اللہ اس سال کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کا عطیہ مجھے

نہ پائے' چنانچہ آپ اسی سال فوت ہوگئیں' عبدالوہاب اپنی حدیث میں فرماتے ہیں: آپ امہات المومنین میں سب سے پہلے وفات پانے والی ام المومنین ہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث صالح بن خوات از محمد بن کعب: زینب بنت جحش کا عطیہ بارہ ہزار درہم تھا آپ نے اسے صرف ایک سال لیا' جب آپ کے پاس بارہ ہزار درہم آئے تو فرمانے لگیں: اے اللہ مجھے اس مال کا اگلا سال نہ پائے کیونکہ یہ فتنہ ہے' پھر آپ نے اسے اپنے عزیزوں میں اور حاجت مندوں میں بانٹ دیا اور سب ختم کر دیا جب عمر رضی اللہ عنہ کو خبر لگی تو فرمایا: یہ ایک ایسی خاتون ہیں جن کے ساتھ مزید سلوک کیا جانا چاہیے' چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے دروازے پر کھڑے ہوکر اپنا سلام کہلوایا اور یہ بھی کہ مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ آپ نے تمام مال بانٹ دیا ہے۔ پھر آپ نے زینب رضی اللہ عنہا کے ذاتی خرچہ کے لیے مزید ایک ہزار درہم بھیجے لیکن آپ نے ان کے ساتھ بھی حسب سابق معاملہ فرمایا اور سب بانٹ دیئے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث موسیٰ بن محمد بن عبدالرحمٰن از محمد بن عبدالرحمٰن از عمرہ بنت عبدالرحمٰن: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زینب رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت ان کے پاس بیت المال میں سے پانچ تھان بھیجے کہ ان میں سے جونسا کپڑا چاہیں پسند فرمالیں۔ چنانچہ اسی میں آپ کفنائی گئیں اور آپ کی ہمشیرہ حمنہ نے اس کفن کو جو آپ نے اپنے لیے تیار کر کے رکھا تھا خیرات کر دیا' عمرہ فرماتی ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا فرمایا کرتی تھیں: ایک قابل تعریف و بے مثال خاتون چلی گئیں جو یتیموں اور بیواؤں کی پناہ گاہ تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ثوری و منصور بن ابوالاسد از اسماعیل بن ابی خالد از شعبی از عبدالرحمٰن بن ابزیٰ: زینب امہات المومنین میں سب سے پہلے فوت ہوئیں اور آپ کا عہد فاروقی میں انتقال ہوا' لوگوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کی قبر میں کون اترے؟ فرمایا: جو ان کے پاس ان کی زندگی میں آیا جایا کرتا تھا' آپ کے جنازے کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چار تکبیروں کے ساتھ پڑھائی۔

باخبار وکیع بن جراح و فضل بن دکین و یزید بن ہارون' بتحدیث مسعودی از قاسم بن عبدالرحمٰن: لوگ کہتے ہیں: زینب تمام امہات المومنین میں سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملیں فوت ہونے کے بعد جب آپ کا جنازہ قبر کے پاس لایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر حمد و ثنا کے بعد فرمایا: جب یہ عورت (زینب رضی اللہ عنہا) بیمار ہوئیں تو میں نے امہات المومنین سے پچھوایا کہ ان کی تیمارداری کون کرے گا؟ بولیں ہم کریں گی میرے خیال میں انہوں نے تیمارداری کا حق ادا کر دیا' پھر ان کے انتقال کے بعد میں نے ان سے پچھوایا کہ ان کے غسل کا اور تجہیز و تکفین کا کام کون انجام دے گا؟ فرمایا: ہم' میری رائے میں اس میں بھی انہوں نے کوتاہی نہیں کی' پھر میں نے ان سے پچھوایا کہ انہیں قبر میں کون اتارے گا؟ فرمایا: وہ جسے ان کے پاس ان کی زندگی میں آنا جانا حلال تھا' میرے خیال میں اس بات میں بھی وہ حق بجانب ہیں' لہٰذا تم سب علیحدہ ہٹ جاؤ اور آپ نے لوگوں کو زینب رضی اللہ عنہا کی قبر کے پاس سے ہٹا دیا۔ پھر زینب رضی اللہ عنہا کے گھر کے دو آدمیوں نے آپ کو قبر میں اتارا۔

باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث ابوعوانہ از فراس از عامر از عبدالرحمٰن بن ابزیٰ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چار تکبیروں کے ساتھ

زینب رضی اللہ عنہا کے جنازے کی نماز پڑھائی' پھر انہیں قبر میں اتارتے وقت امہات المومنین سے معلوم کرایا کہ انہیں قبر میں کون اتارے؟ بولیں: انہیں قبر میں اتارنا آپ کے لیے حلال نہیں' انہیں قبر میں وہ اتار سکتا ہے جسے زندگی میں ان کو دیکھنا حلال تھا۔

باخبار عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن زید' بتحدیث ایوب از نافع وغیرہ: جنازوں کے ساتھ مرد اور عورتیں یکساں جایا کرتے تھے پھر جب زینب فوت ہوئیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان کرا دیا کہ زینب رضی اللہ عنہا کے جنازے کے ساتھ ان کے گھر والوں میں سے اقارب ہی جائیں۔ پھر عمیس بولیں: امیر المومنین! میں آپ کو ایک چیز نہ دکھاؤں جو میں نے حبشہ میں دیکھی ہے؟ حبشی اسے اپنی عورتوں کے جنازے کے لیے تیار کیا کرتے ہیں' چنانچہ بنت عمیس نے نعش بنائی اور اسے کپڑے سے ڈھانپ دی' پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ نعش دیکھی تو تعریف کی اور فرمایا: یہ کس قدر اچھی ہے! اور کس قدر پردے والی ہے! پھر آپ نے اعلان کرا دیا کہ ام المومنین کے جنازے کے ساتھ سب جائیں۔

باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس' بتحدیث زہیر بن معاویہ' بتحدیث اسماعیل بن ابی خالد بخبر عامر بخبر عبدالرحمٰن بن ابزیٰ: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ زینب کے جنازے کی نماز پڑھی ہے امہات المومنین میں سب سے پہلے آپ ہی کی وفات ہوئی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے جنازے کی نماز پڑھائی پھر امہات المومنین سے پچھوایا کہ انہیں قبر میں کون اتارے؟ عمر چاہتے تھے کہ یہ کام میں ہی انجام دوں' امہات المومنین نے جواب دیا: جو انہیں ان کی حیات میں دیکھتا تھا وہی انہیں قبر میں اتار سکتا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امہات المومنین نے سچ فرمایا۔

باخبار وکیع بن جراح و عبداللہ بن نمیر و محمد بن عبید طنافسی از اسماعیل بن ابی خالد از عامر از عبدالرحمٰن بن ابزیٰ: میں ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے جنازے میں حاضر تھا' عمر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر چار تکبیروں سے نماز جنازہ پڑھائی' آپ چاہتے تھے کہ میں ہی قبر میں اتاروں' پھر آپ نے اس سلسلہ میں امہات المومنین سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: جو انہیں زندگی میں دیکھا کرتا تھا وہی قبر میں اتارے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک کہتی ہیں' ابن نمیر اور محمد بن عبید نے اسی سند سے اپنی حدیثوں میں یہ زیادہ کیا ہے: آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات میں سب سے پہلے آپ ہی کی وفات ہوئی ہے' ابن نمیر اپنی حدیث میں کہتے ہیں: عمر رضی اللہ عنہ چاہتے تھے کہ میں ہی قبر میں اتاروں۔ باخبار شبابہ بن سوار' باخبار یونس بن ابی اسحٰق از شعبی: عمر رضی اللہ عنہ نے زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش پر چار تکبیریں کہیں۔

باخبار عبیداللہ بن موسیٰ' بتحدیث اسرائیل از جابر از عامر از عبدالرحمٰن بن ابزیٰ: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ زینب رضی اللہ عنہا پر نماز پڑھی ہے آپ نے چار تکبیریں کہیں پھر قدرے ٹھہر کر پوچھا کہ قبر میں کون اتارے؟ لوگوں نے کہا: جس کو زندگی میں ان کا دیکھنا جائز تھا وہ اتارے یعنی بھتیجے اور بھانجے۔

باخبار ابوقطن عمرو بن ہیثم و محمد بن عبداللہ اسدی' بتحدیث یونس بن ابی اسحٰق از شعبی: عمر رضی اللہ عنہ نے زینب رضی اللہ عنہا پر چار تکبیریں کہیں۔ باخبار سفیان بن عیینہ از محمد بن منکدر بسماع ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ زینب رضی اللہ عنہا کے جنازے کے آگے لوگوں سے آگے آگے چل رہے تھے۔

بتحدیث فضل بن دکین، بتحدیث ابومعشر از محمد بن منکدر: عمر رضی اللہ عنہ قبرستان میں کھڑے ہوئے (لوگ زینب رضی اللہ عنہا کی ایک گرم دن میں قبر کھود رہے تھے) اور فرمایا: کاش میں ان پر خیمہ گڑوا دیتا آخر کار آپ نے خیمہ نصب کرا دیا۔

باخبار محمد بن عمر از ابومعشر از محمد بن منکدر: عمر رضی اللہ عنہ زینب رضی اللہ عنہا کی قبر کھودنے والوں کے پاس سے گزرے گرم دن تھا، فرمایا: کاش میں ان پر خیمہ نصب کرا دیتا پھر آپ نے خیمہ نصب کرا دیا، قبر پر نصب کیے جانے والا یہ پہلا خیمہ تھا۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث از محمد بن ابراہیم: اس دن سخت گرمی کی وجہ سے زینب رضی اللہ عنہا کی قبر پر عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے خیمہ نصب کیا گیا۔ بقیع میں یہ پہلا خیمہ تھا جو کسی قبر پر گاڑا گیا تھا۔

باخبار محمد بن عمر، بتحدیث صالح بن جعفر از محمد بن عقبہ از ثعلبہ بن ابی مالک: جس دن حکم بن ابی العاص فوت ہوئے تو میں نے عہد عثمانی میں ان کی قبر پر گرم دن میں خیمہ گڑا ہوا دیکھا پھر لوگوں میں اس کا چرچا ہوا اور لوگ کثرت سے قبروں پر خیمہ گاڑنے لگے، آخر کار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے کتنی جلدی برائی اپنالی اور ایک دوسرے کی ریس کرنے لگا۔ میں حاضرین سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم کو معلوم ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زینب رضی اللہ عنہا کی قبر پر خیمہ گاڑا تھا؟ لوگ بولے: ہاں، پوچھا: کیا تم نے اس پر کسی کی نکتہ چینی سنی تھی؟ لوگ بولے: نہیں۔

باخبار محمد بن عمر و بحدیث ابوبکر بن عبداللہ بن ابوسبرہ از ابوموسیٰ از محمد بن کعب از عبداللہ بن ابی سلیط: میں نے ابواحمد بن جحش کو دیکھا کہ زینب کا جنازہ اٹھائے ہوئے ہیں اور رو رہے ہیں، آپ نابینا تھے پھر میں نے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں: ابواحمد! جنازے سے ہٹ جاؤ، کہیں تمہیں لوگوں سے دکھ نہ پہنچ جائے جنازے کے پاس لوگوں کی بھیڑ ہے، ابواحمد نے جواب دیا: یہ وہ ہیں جن کی وجہ سے ہمیں ہر بھلائی نصیب ہوئی اور یہ امر دکھ کی گرمی کو سردی سے بدل دے گا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چمٹے رہو۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث موسیٰ بن عمران بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق از عاصم بن عبیداللہ از عبداللہ بن عامر بن ربیعہ: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے سن بیس میں ایک گرم دن میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے جنازے کی نماز پڑھائی میں نے دیکھا زینب رضی اللہ عنہا کی قبر پر ایک کپڑے سے پردہ کر لیا گیا تھا، عمر رضی اللہ عنہ قبر کے کنارے بیٹھے تھے اور آپ کے پاس ابواحمد نابینا بھی قبر کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے ہوئے تھے اور عمر محمد بن عبداللہ بن جحش اور اسامہ اور عبداللہ بن ابی احمد بن جحش اور محمد بن طلحہ بن عبیداللہ جو زینب رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ حمنہ بنت جحش کے فرزند تھے، زینب رضی اللہ عنہا کی قبر میں اترے تھے۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث عمر بن عثمان بن عبداللہ جحشی اپنے والد سے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے یکم ذی قعدہ ۵ھ میں نکاح کیا اس وقت زینب رضی اللہ عنہا ۳۵ برس کی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر، بتحدیث موسیٰ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن حارثہ بن نعمان اپنے والد ابوالرجال سے، وہ فرماتے ہیں میں نے اپنی والدہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے سنا فرماتی تھیں: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے کب نکاح کیا؟ بولیں: ہم غزوۂ مریسیع سے لوٹے تھے یا غزوۂ مریسیع کے کچھ دنوں بعد۔ محمد بن عمر: صدیقہ کا یہ قول عمر بن عثمان

بن عبداللہ جحشی کے اس قول کے موافق ہے کہ آپ نے یکم ذی قعدہ ۵ ھ میں نکاح کیا۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث عمر بن عثمان بن عبداللہ جحشی اپنے والد سے: زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے پیچھے کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑا' ان کے پاس جو کچھ آتا تھا سب خرچ کر دیا کرتی تھیں آپ مسکینوں کا ملجا وماویٰ تھیں البتہ آپ نے اپنا ایک مکان چھوڑا تھا جس کو ورثہ نے ولید بن عبدالملک کے ہاتھ پچاس ہزار درہم میں فروخت کر دیا تھا جب اس نے مسجد ڈھائی تھی۔

باخبار محمد بن عمر از محمد بن عبداللہ از زہری از عروہ از ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا: زینب بنت جحش کی وفات پر رونے لگیں اور زینب رضی اللہ عنہا کا ذکر خیر کرنے لگیں اور ان کے لیے دعائے ترحم مانگنے لگیں' صدیقہ سے پوچھا گیا کہ زینب کا کوئی وصف بیان کیجئے فرمایا: زینب رضی اللہ عنہا ایک نیک عورت تھیں' میں بولا: خالہ جان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سی بیوی سے زیادہ لگاؤ تھا؟ فرمایا: میں اس کا خیال کرنے والی نہ تھی' آپ کی نگاہ میں زینب رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ایک مقام تھا اور میرے گمان میں میرے بعد آپ کو یہی دونوں بہت محبوب تھیں۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث عمر بن عثمان جحشی از ابراہیم بن عبداللہ بن محمد اپنے والد سے: ام عکاشہ بنت محصن سے پوچھا گیا: وفات کے وقت زینب رضی اللہ عنہا کی کیا عمر تھی؟ فرمایا: جب ہم ہجرت کر کے مدینہ آئے تو زینب رضی اللہ عنہا تیس سے کچھ اوپر تھیں اور ۲۰ ھ میں فوت ہوئیں۔ عمر بن عثمان فرماتے ہیں: میرے والد فرمایا کرتے تھے: زینب رضی اللہ عنہا وفات کے وقت ۵۳ سال کی تھیں۔

حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا:

آپ خزیمہ بن حارث بن عبداللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ کی صاحبزادی ہیں' آپ کا جاہلیت میں ام المساکین لقب تھا۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث محمد بن عبداللہ از زہری: زینب بنت خزیمہ ہلالیہ کو ام المساکین کے لقب سے پکارا جاتا تھا' آپ طفیل بن حارث بن مطلب بن عبد مناف کے نکاح میں تھیں پھر اس نے آپ کو طلاق دے دی تھی۔ باخبار محمد بن عمر، بحدیث عبداللہ بن جعفر از عبدالواحد بن ابی عون: طلاق کے بعد آپ سے عبیدہ بن حارث نے نکاح کر لیا' پھر جنگ بدر میں عبیدہ شہید ہو گئے۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث کثیر بن زید از مطلب بن عبداللہ بن حنطب و بحدیث محمد بن قدامہ اپنے والد سے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے ام المساکین' زینب بنت خزیمہ ہلالیہ پر پیام ڈالا' انہوں نے اپنے نکاح کا اختیار آپ کو دے دیا آخر کار ان سے آپ نے ہجرت کے ۳۱ ویں ماہ رمضان میں نکاح کر لیا اور گواہ بنائے اور پانچ سو درہم مہر مقرر فرمایا' زینب نکاح کے بعد ۸ ماہ زندہ رہیں اور ربیع الثانی کے آخری ایام میں ہجرت سے ۳۹ ویں ماہ فوت ہو گئیں' آپ کے جنازے کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی اور آپ کو بقیع میں دفن کیا۔

باخبار محمد بن عمر: میں نے عبداللہ بن جعفر سے پوچھا: زینب کی قبر میں کون اترا تھا؟ فرمایا ان کے تینوں بھائی' میں نے پوچھا: ان کی وفات کے وقت کیا عمر تھی؟ فرمایا تقریباً تیس سال۔

باخبار اسماعیل بن عبداللہ بن ابی اویس' بحدیث عبدالعزیز بن محمد از شریک بن عبداللہ بن ابی نمر از عطاء بن یسار از ہلالیہ

(جو رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں تھیں) میرے پاس ایک حبشی لونڈی تھی' میں بولی: یارسول اللہ! میں اسے آزاد کرنا چاہتی ہوں' فرمایا: تم اسے اپنے بھتیجوں یا بھانجوں کو بکریاں چرانے کے لیے کیوں نہیں دے دیتیں؟۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا:

آپ حارث بن ابی ضرار بن حبیب بن عائذ بن مالک بن جذیمہ بن مصطلق خزاعی کی بیٹی ہیں' آپ سے مسافع بن صفوان ذوالشفر بن سرح بن مالک بن جذیمہ نے نکاح کیا' مسافع جنگ مریسیع میں شہید ہوئے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن زید بن قسیط از زید بن قسیط از محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان از عائشہ رضی اللہ عنہا: رسول اللہ ﷺ کو بنی المصطلق کی عورتیں ملیں آپ نے غنیمت میں سے پانچواں حصہ نکال کر باقی مال مجاہدوں میں بانٹ دیا' اور گھوڑے کو دو حصہ اور مرد کو ایک حصہ دیا' جویریہ بنت حارث' ثابت بن قیس انصاری کے حصہ میں آئیں' آپ اپنے چچا زاد بھائی صفوان بن مالک کے نکاح میں تھیں' صفوان شہید ہوگئے' پھر ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ سے ۳۶۰ (۹' اوقیہ) دراہم پر کتابت کرلی۔ جویریہ ایک میٹھی خاتون تھیں جو کوئی انہیں دیکھ لیتا تھا ان سے محبت کیے بغیر نہیں رہتا تھا ایک دن نبی ﷺ میرے پاس تھے کہ اچانک جویریہ آئیں اور اپنی کتابت کے سلسلہ میں آپ سے تعاون چاہا مجھے ان کو دیکھتے ہی ان کا نبی ﷺ کے پاس آنا ناگوار ہوا' اور میں سمجھ گئی کہ جو کچھ میں نے ان سے دیکھا وہی نبی ﷺ دیکھیں گے' آخر کار انہوں نے کہا: یارسول اللہ! میں جویریہ بنت حارث ہوں' حارث اپنی قوم کے سردار ہیں آج میں اس بلا میں گرفتار ہوں جس کا آپ کو علم ہے میں ثابت کے حصہ میں لگا دی گئی ہوں اور انہوں نے ۹' اوقیہ (۳۶۰ درہم) پر مجھ سے کتابت کرلی ہے لہٰذا آپ مجھے چھڑانے میں میری اعانت فرمائیے' فرمایا: کیا میں اس سے بہتر بات نہ بتاؤں؟ بولیں: وہ کیا ہے؟ فرمایا: میں تمہاری کتابت کی رقم ادا کیے دیتا ہوں اور تم سے نکاح کرلوں گا' بولیں: یارسول اللہ! مجھے منظور ہے' فرمایا' میں نے ایسا کیا۔ یہ خبر لوگوں میں بھی پھیل گئی' لوگ بولے: کیا رسول اللہ ﷺ کے سسرال والے غلام بنائے جائیں؟ ہرگز نہیں' لہٰذا لوگوں نے بنی المصطلق کے تمام قیدی آزاد کردیئے' اس نکاح کی یہ برکت ہوئی کہ سو خاندان آزاد ہوگئے میرے علم میں اپنی قوم کے لیے جویریہ سے زیادہ برکت والی کوئی خاتون ثابت نہیں ہوئی یہ واقعہ غزوۂ مریسیع سے واپسی کے بعد کا ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث منصور بن ابوالاسود وسفیان بن عیینہ از زکریا از شعبی: جویریہ لونڈی تھیں' نبی ﷺ نے انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح کرلیا۔ باخبار محمد بن عمر' باخبار ابوحاتم عدی بن فضل از اسماعیل بن مسلم از حسن: نبی ﷺ نے جویریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور ان سے نکاح کرلیا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث سفیان بن عیینہ از ابن ابی نجیح از مجاہد: جویریہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ آپ کی عورتیں مجھ پر فخر کرتی ہیں اور کہتی ہیں' فرمایا: کیا میں نے تمہارے مہر میں بڑی رقم ادا نہیں کی؟ کیا میں نے تمہاری قوم کے چالیس غلام آزاد نہیں کیے؟

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن ابی الابیض (جویریہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام) اپنے والد سے: بنی المصطلق کے قیدی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ آئے' ان قیدیوں میں جویریہ بھی تھیں پھر ان کے والد نے فدیہ دے کر انہیں چھڑا لیا اور ان کا رسول اللہ ﷺ سے نکاح کرا دیا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث محمد بن زید آل ارقم کے آزاد کردہ غلام اپنی دادی سے جو بنی المصطلق کی آزاد کردہ لونڈی تھیں اور وہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے: آگے حسب سابق حدیث ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عمر بن عثمان از عبدالملک بن عمیر از خرنیق بنت حصین از عمران بن حصینؓ: جنگ مریسیع میں بنی المصطلق کی عورتیں رہا کردی گئیں یہ لوگ جاہلیت میں فدیہ دینے میں ہمارے مدمقابل تھے۔

باخبار عبداللہ بن جعفر رقی' بتحدیث عبیداللہ بن عمرو از ایوب از ابوقلابہ: نبی ﷺ نے جویریہ کو قید کرلیا۔ پھر ان کے والد نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کرتے ہیں کہ میری بیٹی جیسی عورت قید کیے جانے کے لائق نہیں کیونکہ لوگوں میں میری عزت ہے لہٰذا اسے چھوڑ دیجیے' فرمایا: اگر ہم انہیں اختیار دے دیں تو؟ کیا ہم نے ان کے ساتھ اچھا معاملہ نہیں کیا؟ بولا کیوں نہیں' آپ نے اپنے فرائض کا پورا حق ادا کیا۔ پھر جویریہ کے والد ان کے پاس پہنچ کر ان سے کہتے ہیں: اس شخص نے تمہیں اختیار دے دیا ہے خبردار ہمیں رسوا نہ کرنا' بولیں: میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو چن لیا' بولا: اللہ کی قسم تم نے ہمیں رسوا کردیا۔

باخبار وکیع بن جراح وعبداللہ بن نمیر وفضل بن دکین از زکریا از عامر: نبی ﷺ نے جویریہ کو آزاد کیا اور ان سے نکاح کرلیا اور بنو المصطلق کے ہر غلام کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا' آپ نبی ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث مالک ومحمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب از زہری: ازواج مطہرات میں سے تھیں اور آپ پر پردہ فرض تھا اور دیگر ازواج مطہرات کی طرح آپ کی باری بھی مقرر تھی۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث اسحٰق بن یحییٰ بن طلحہ از زہری از مالک بن اوس از عمر: نبی ﷺ نے جویریہ سے پردہ کرایا اور آپ نے دیگر ازواج مطہرات کی طرح ان کی بھی باری مقرر کی۔

باخبار سفیان بن عیینہ از محمد بن عبدالرحمٰن از کریب از ابن عباس: جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا' نبی ﷺ نے یہ نام بدل کر آپ کا نام جویریہ رکھا' آپ نے یہ بات مکروہ سمجھی کہ یہ کہا جائے کہ برہ کے پاس سے نکلا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن از زید بن ابی العتاب از محمد بن عمرو بن عطاء از زینب بنت ابی سلمہ از جویریہ بنت حارث: میرا نام برہ تھا' رسول اللہ ﷺ نے اس نام کو بدل دیا اور جویریہ رکھ دیا آپ یہ مکروہ سمجھتے تھے کہ لوگ کہیں: برہ کے پاس سے نکلا۔

باخبار قبیصہ بن عقبہ' بتحدیث سفیان ثوری از محمد بن عبدالرحمٰن آل طلحہ کے آزاد کردہ غلام ابن عباسؓ: جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا نبی ﷺ نے جویریہ رکھ دیا' ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آپ نے فجر کی نماز پڑھی پھر آپ فجر کی نماز سے فارغ ہو کر جویریہ کے پاس سے ہٹ گئے اور چاشت کے وقت تک باہر رہے پھر تشریف لائے تو جویریہ کو جانماز ہی پر پایا' بولیں: یارسول اللہ! میں آپ کے بعد جانماز ہی کو چمٹی ہوئی ہوں' فرمایا: میں نے تمہارے بعد چند ایسے کلمات کہے ہیں کہ اگر ان کا وزن کیا جائے تو تمہاری عبادت جھک جائے' میں نے یہ کلمے کہے ہیں **سبحان اللّٰہ عدد ما خلق' سبحان اللّٰہ رضا نفسہ' سبحان اللّٰہ زنۃ عرشہ' سبحان اللّٰہ مداد کلماتہ**۔ یعنی اللہ کی مخلوق کی تعداد میں اللہ کے لیے پاکی ہے۔ اس کے نفس کی رضا کے بالمقابل اس کی پاکی ہے' اس کے

عرش کے وزن کے برابراس کی پاکی ہے اوراس کے کلموں کی سیاہی کے برابراس کی پاکی ہے۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری' ازسعید بن ابی عروبہ ازقتادہ ازسعید بن مسیب ازعبداللہ بن عمرو: رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن جویریہؓ کے پاس تشریف لائے ان کا روزہ تھا' پوچھا: کیاتم نے گزشتہ کل روزہ رکھاتھا؟ بولیں: نہیں' فرمایا کیا آنے والی کل کوروزہ رکھنے کاارادہ ہے؟بولیں نہیں' فرمایا: تب توروزہ کھول لو۔

باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث ہمام' بتحدیث قتادہ' بحدیث ابوایوب عتکی از جویریہ بنت حارث: آگے حسب سابق حدیث ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبدالحکیم بن عبداللہ بن ابی فروہ بسماع عبدالرحمٰن اعرج: (مدینہ میں اپنی مجلس میں) رسول اللہ ﷺ جویریہ رضی اللہ عنہا کوسالانہ خیبر کی کھجوروں میں سے ۸۰ وسق کھجوریں اور ۲۰ وسق جویاگیہوں دیا کرتے تھے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن ابی الابیض اپنے والد سے: جویریہ رضی اللہ عنہا کا ربیع الاوّل ۵۶ھ میں عہد معاویہ بن ابی سفیان میں ہوااورجنازے کی نمازمروان بن حکم نے پڑھائی اس وقت مروان ہی مدینہ کے حاکم تھے۔

باخبار محمد بن عمر' بخبر محمد بن یزیداپنی دادی سے جوجویریہ کی آزادکردہ لونڈی تھیں اوروہ جویریہ سے: جب مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیاہے تومیں بیس سال کی تھی فرماتی ہیں: جویریہ ۶۵ سال کی عمر میں ۵۰ھ میں فوت ہوئیں اوران کے جنازے کی نمازمروان نے پڑھائی۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا:

آپ حیی بن اخطب بن سعید بن عامر بن عبید بن کعب بن خزرج بن ابی حبیب بن نضیر بن نحام بن ینحوم کی (جواسرائیلی ہیں جواور ہارون بن عمران کی اولادمیں سے ہیں) صاحبزادی ہیں' آپ کی والدہ برہ بنت سموئل' رفاعہ بن سموئل کی ہمشیرہ (جوقرظی ہیں اورنضیر کے بھائی ہیں)۔صفیہ سے سلام بن مشکم قرظی نے نکاح کیا پھرانہیں طلاق دے دی پھرآپ سے کنانہ بن ربیع بن ابی الحقیق نضری نے نکاح کرلیاجوجنگ خیبر میں ماراگیا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث اسامہ بن زید بن اسلم از ہلال بن اسامہ از عطاء بن یسار از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' اور بتحدیث عمر بن عثمان بن سلیمان بن ابی حثمہ عدوی از ابوغطفان بن طریف مری اور بتحدیث محمد بن موسیٰ از اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ از انس بن مالک اور بتحدیث عبداللہ بن ابی یحییٰ از ثبیتہ بنت حنظلہ اپنی والدہ ام سنان اسلمیہ سے: جب رسول اللہ ﷺ نے جنگ خیبر لڑی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کوان کے مال غنیمت عطافرمائے توقیدی عورتوں میں صفیہ اوران کی چچازاد بہن بھی تھیں جوقموص میں سے تھیں آپ نے بلال کوحکم دیاکہ ان دونوں کواپنے خیمہ میں لے جائیں' رسول اللہ ﷺ کوہرغنیمت میں سے عمدہ مال چن لینے کاحق حاصل تھا' صفیہ خیبر کے مال غنیمت میں سے چن لی گئی تھیں نبی ﷺ نے ان کے سامنے یہ بات رکھی کہ اگرتم اسلام قبول کرلوگی تومیں تمہیں آزادکردوں گا بولیں: میں نے اللہ کواوراس کے رسول کواختیار کرلیااورمیں نے اسلام کوسینہ سے لگالیا آپ نے حسب وعدہ انہیں آزادکردیااوران سے نکاح کرلیااوران کامہران کی آزادی کوقراردیا۔ نبی ﷺ نے صفیہ کے چہرے پرآنکھ کے قریب ایک سبز

نشان دیکھا' پوچھا: یہ کیا ہے؟ بولیں: ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ یثرب سے ایک چاند طلوع ہوا اور میری گود میں آ گرا' میں نے اس خواب کا اپنے شوہر کنانہ سے ذکر کیا' بولا: کیا تجھے یہ بات محبوب ہے کہ تو اس بادشاہ کے جو مدینہ سے آتا ہے' عقد میں آ جائے پھر اس نے میرے طمانچہ مارا اسی کا یہ نشان ہے' صفیہ نے ایک حیض سے عدت کی اور ابھی رسول اللہ ﷺ خیبر سے روانہ بھی نہیں ہوئے تھے کہ وہ حیض سے پاک ہو کر نہا لیں پھر رسول اللہ ﷺ نے خیبر سے روانہ ہونے کا ارادہ کیا اور آپ نے ان سے خلوت نہیں کی' پھر جب آپ کے پاس اونٹ لایا گیا تا کہ آپ اس پر سوار ہوں تو آپ نے اونٹ پر صفیہ کے چڑھنے کے لیے اپنی ران کو زینہ بنایا تا کہ وہ آپ کی ران پر پیر رکھ کر اونٹ پر چڑھ جائیں مگر اس طرح انہوں نے چڑھنے سے انکار کر دیا کیونکہ یہ خلاف ادب ہے' البتہ اپنے گھٹنے آپ کی ران پر رکھ کر چڑھ گئیں آپ نے ان کے لیے پردہ کا اہتمام کیا اور انہیں اپنی چادر اوڑھا کر اس کے کونے اپنے پیر کے نیچے باندھ لیے اور دیگر ازواج مطہرات کی طرح انہیں سواری پر پردے کے ساتھ بٹھا کر لے گئے جب آپ تبار نامی منزل میں پہنچے جو خیبر سے ۶ میل دور ہے تو آپ نے ان سے خلوت چاہی مگر انہوں نے انکار کر دیا جس سے نبی ﷺ کے دل میں قدرے ملال پیدا ہوا پھر جب آپ صہباء میں پہنچے جو خیبر سے کئی برید دور ہے تو آپ نے ام سلیم کو حکم دیا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو دلہن بنائیں چنانچہ ام سلیم نے انہیں کنگھی چوٹی سے آراستہ کر دیا یہاں آپ نے ان سے خلوت چاہی' ام سلیم کہتی ہیں یہاں ہمارے پاس نہ خیمہ تھا نہ خیمہ کی قناتیں' میں نے دو کمبل یا دو چادریں لے کر دونوں کو ایک درخت سے جا باندھا اور خیمہ جیسا بنا دیا پھر میں نے صفیہ کے کنگھی کی' چوٹی باندھی اور ان کو عطر میں بسا دیا ام سنان اسلمیہ کہتی ہیں: میں بھی اس شادی میں موجود تھی ہمیں نے انہیں بنا سنوارا اور خوشبو میں بسایا تھا یہ کم سن تھیں اور بھڑکدار زینت پسند کرتی تھیں' اس رات جیسی بھینی بھینی اور مست کن خوشبو کسی رات میں بھی محسوس نہیں کی گئی ہمیں اس وقت معلوم ہوا جب اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیوی کے پاس تشریف لے جا رہے ہیں' ہم نے انہیں بنا سنوار کر دلہن بنایا تھا ہم اس وقت ایک جھڑبیری کے سایہ میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان کی طرف پیدل چل کر آئے اور وہ آپ کے استقبال کے لیے آپ کی طرف کھڑے ہو کر بڑھیں ہم نے انہیں یہی بات سمجھا دی تھی پھر ہم دونوں کے پاس سے نکل آئے اور آپ نے ان سے خلوت کی اور ان کے پاس اسی جگہ رات گزاری جب صبح صبح ہی دلہن کے پاس گئے تو وہ غسل کرنے کا ارادہ فرما رہی تھیں پھر ہم انہیں لے گئے حتیٰ کہ ہم لشکر سے چھپ گئے اور دلہن نہا لیں' میں نے ان سے پوچھا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیا دیکھا؟ بولیں: مجھ سے آپ خوش تھے اور اس رات آپ بالکل نہیں سوئے اور مجھ سے برابر باتیں کرتے رہے اور آپ نے مجھ سے پوچھا: تم نے پہلی منزل میں کیوں انکار کر دیا تھا جب میں نے تم سے خلوت چاہی تھی' بولیں: مجھے آپ پر یہودیوں کے قریب ہونے کی وجہ سے ڈر تھا اس بات نے آپ کے دل میں میری اور قدر بڑھا دی صبح کو رسول اللہ ﷺ نے اسی جگہ ولیمہ کیا ولیمہ میں صرف حیس تھا اور ان کے پاس پیالے نہ تھے محض دسترخوان ہی تھا اس دن لوگوں نے ناشتہ کر لیا پھر زوال کے بعد آپ روانہ ہو گئے اور قصیبہ میں ٹھہرے جو خیبر سے ۱۶ میل دور ہے۔

باخبار عمرو بن عاصم کلابی' بتحدیث سلیمان بن مغیرہ از حمید بن ہلال از صفیہ: میں نے خواب میں دیکھا گویا میں اور یہ جو خود کو اللہ کا رسول کہتے ہیں' ایک ساتھ ہیں اور ایک فرشتہ اپنے پر سے ہمیں چھپائے ہوئے ہے لوگوں نے یہ خواب سن کر تکذیب کی اور اس

سلسلہ میں مجھے سخت سست کہا۔

باخبار یزید بن ہارون وہشام ابوالولید طیالسی' بتحدیث حماد بن سلمہ از ثابت بنانی از انس بن مالک: صفیہ رضی اللہ عنہا' دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی تھیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ دحیہؓ کے حصہ میں ایک حسین وجمیل لونڈی آئی ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو سات غلاموں کے بدلہ خرید لیا اوران کو ام سلیم کے حوالہ کر دیا کہ ان کے پاس ایک حیض عدت گزاریں پھر وہ انہیں بنا سنوار کر اللہ کے رسول کے پاس بھیج دیں' ابوالولید اپنی حدیث میں کہتے ہیں: صفیہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ گھی' پنیر اور کھجور کے ساتھ ہوا۔ (انہیں تینوں سے حیس بنایا جاتا ہے) زمین میں گڑھے کھود کر دستر خوان بچھا دیئے گئے اوران پر مذکورہ بالا چیزیں چن دی گئیں اور یزید بن ہارون اپنی حدیث میں کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' صفیہ سے نکاح کریں گے یا انہیں لونڈی بنا کر رکھیں گے پھر جب آپ نے انہیں سوار کر کے اپنے پیچھے بٹھالیا اور پردہ کر لیا تو لوگوں کو معلوم ہوا کہ آپ نے ان سے نکاح کر لیا ہے پھر جب لوگ مدینہ کے قریب آئے تو سواریاں دوڑا دیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی سواری دوڑا دی اسی طرح لوگ کیا کرتے تھے پھر رسول اللہ کی سواری کا پیر پھسل گیا اور آپ معہ صفیہؓ کے گر گئے' ازواج مطہرات دیکھ رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں اللہ نے یہودیہ کو دور کر دیا اوراس کے ساتھ ایسا ایسا کیا پھر آپ نے کھڑے ہو کر ان پر پردہ کیا اوراپنے پیچھے انہیں بٹھالیا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابراہیم بن جعفر اپنے والد سے: جب صفیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوئیں تو آپ نے ان سے فرمایا: تمام یہودیوں میں تمہارا باپ میرا سب سے بڑا دشمن تھا حتیٰ کہ اللہ نے اسے قتل کر دیا بولیں یارسول اللہ حق تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ﴿ولا تزروا وازرة وزراخرلی﴾ یعنی کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر آپ نے ان سے فرمایا: دوباتوں میں سے کوئی سی بات پسند کر لو اگر اسلام پسند کر لو گی تو میں تم کو اپنے لیے روک لوں گا اور اگر یہودیت پر برقرار رہو گی تو بھی میں تم کو آزاد کر دوں گا اور تم اپنی قوم سے جا ملو گی بولیں: یارسول اللہ آپ کی دعوت سے قبل ہی مجھے اسلام سے محبت ہو گئی تھی اور میں نے آپ کو سچا سمجھ لیا تھا جہاں میں آپ کے خیمہ میں گئی تھی اب مجھے یہودیت کی کیا ضرورت ہے نہ وہاں میرا بھائی ہے اور نہ باپ' جب آپ نے مجھے کفر و اسلام میں اختیار دیا ہے تو آزادی سے اوراپنی قوم میں واپس جانے سے مجھے اللہ اوراس کا رسول بہت پیارا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے لیے روک لیا۔ صفیہ کی والدہ بنو قینقاع کی ایک عورت ہیں اور قینقاع بنی عمرو کا ایک شخص ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی صفیہ کے والد کا ایسے الفاظ سے ذکر نہیں کیا جو صفیہ رضی اللہ عنہا کو ناگوار معلوم ہوں شروع میں یہ سلام کے نکاح میں تھیں پھر طلاق ہو جانے کے بعد کنانہ کے نکاح میں آئیں (تیسرا نکاح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا)۔

باخبار عمرو بن عاصم کلابی' بتحدیث سلیمان بن مغیرہ' بتحدیث ثابت از انس بن مالک: صفیہ دحیہ کے حصہ میں آئیں لوگ رسول اللہ کے پاس ان کی تعریفیں کرنے لگے اور کہنے لگے: ہم نے قیدی عورتوں میں ایک بے مثال عورت دیکھی ہے آخر کار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو بلا بھیجا اوران کے بدلہ دحیہ کو من مانگے غلام دے دیئے پھر انہیں میری والدہ کے حوالہ کر کے فرمایا انہیں آراستہ کرو' نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے روانہ ہوئے حتیٰ کہ آپ نے انہیں اپنے پیچھے بٹھا لیا پھر آپ ایک منزل میں ٹھہرے اور آپ نے ان سے خلوت کی' صبح کو فرمایا جس کے پاس کھانے پینے کی بچی ہوئی چیزیں ہوں وہ ہمارے پاس لے آئے' چنانچہ کوئی ستو لایا' کوئی کھجوریں

لایا اور کوئی گھی لے آیا اس طرح اچھا خاصہ کھانے پینے کا سامان جمع ہو گیا پھر لوگوں نے حیس بنایا اور اسے آپ کے ساتھ کھانے پینے لگے۔ یہ تھا رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ: جب ہم مدینہ کے مکانوں کی دور سے دیواریں دیکھتے تھے تو ہمیں خوشی ہوتی تھی اور ہم اپنی سواریاں دوڑا دیا کرتے تھے آج بھی ہم نے دیواریں دیکھ کر سواریاں دوڑا دیں اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی سواری دوڑا دی صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کے پیچھے تھیں (اتفاق سے) سواری کا پاؤں پھسل گیا اور آپ بھی گرے اور صفیہ بھی' پھر کسی نے نہ آپ کو دیکھا اور نہ صفیہ کو جب رسول اللہ ﷺ نے صفیہ پر پردہ کر لیا تو آپ کے پاس آ کر آپ کا حال پوچھا: فرمایا: مجھے ضرر نہیں پہنچا پھر ہم مدینہ میں داخل ہوئے پھر آپ کی جوان و کم سن عورتوں نے دونوں کو گرتا ہوا دیکھا اور وہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے گرنے سے خوش ہوئیں۔

باخبار معلّی بن اسد' بتحدیث عبدالعزیز بن مختار از یحییٰ بن ابی اسحٰق بقول انس بن مالک رضی اللہ عنہ: میں اور ابوطلحہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کی اونٹنی پر آپ کے پیچھے تھیں پھر چلتے چلتے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کا پاؤں پھسل گیا اور آپ معہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے گر گئے' ابوطلحہ فوراً اپنی سواری سے اتر کر نبی ﷺ کے پاس آ کر بولے: یارسول اللہ ﷺ! آپ کے چوٹ تو نہیں آئی؟ فرمایا: نہیں' عورت کی خیر خبر لو پھر ابوطلحہ نے اپنی چادر اپنے چہرے پر ڈالی اور عورت کی طرف بڑھ کر ان پر چادر ڈال دی' صفیہ کھڑی ہو گئیں پھر آپ نے انہیں اپنی سواری پر بٹھا لیا اور آپ بھی سوار ہو گئے اور ہم سب سوار ہو کر چل پڑے حتیٰ کہ جب ہم مدینہ کی پشت پر پہنچے یا مدینہ ہمیں نظر آنے لگا تو آپ نے فرمایا: آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون یعنی ہم لوٹنے والے ہیں اللہ سے توبہ کرنے والے ہیں' اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے ہیں ہم مدینہ میں پہنچنے تک برابر یہی دعا پڑھتے رہے۔

باخبار ضحاک بن مخلد' ابوعاصم نبیل اور روح بن عبادہ از ابن جریج از زیاد بن اسماعیل از سلیمان بن عتیق از جابر بن عبداللہ: جب صفیہ نبی ﷺ کے پاس آپ کے خیمہ میں لے جائی گئیں تو ہم حاضر تھے پھر آپ نے فرمایا: ام المومنین سے ہٹ جاؤ پھر ہم شام کے وقت اس خیال سے آئے کہ شاید کچھ بٹ رہا ہو اتنے میں نبی ﷺ اپنے دامن میں ڈیڑھ مد عمدہ کھجوریں لے کر باہر تشریف لائے اور فرمایا کھاؤ یہ ام المومنین کے ولیمہ کا کھانا ہے۔ باخبار اسماعیل بن ابراہیم اسدی بتحدیث عبدالعزیز بن صہیب از انس بن مالک: نبی ﷺ نے صفیہ کو آزاد کیا اور ان سے نکاح کیا' ثابت بنانی نے پوچھا: کتنا مہر باندھا؟ فرمایا آزادی ہی ان کا مہر تھا۔

باخبار عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن زید از ثابت و عبدالعزیز بن صہیب و شعیب بن حبحاب از انس بن مالک رضی اللہ عنہ: نبی ﷺ نے صفیہ کو آزاد کیا اور ان کا مہر ان کی آزادی کو مقرر فرمایا' میں نے عبدالعزیز سے سنا کہ میں نے ثابت سے پوچھا: ابومحمد! کیا تم نے انس سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تھا کہ صفیہ کا مہر کیا تھا؟ فرمایا: ان کا نفس' یعنی انہیں آزاد کر دیا یہی مہر تھا۔

باخبار مسلم بن ابراہیم' بتحدیث ابان بن یزید' بتحدیث شعیب بن حبحاب از انس بن مالک: نبی ﷺ نے صفیہ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا۔ باخبار وکیع بن جراح از مہدی بن میمون از شعیب بن حبحاب از انس بن مالک: حسب سابق حدیث ہے۔

باخبار یزید بن ہارون و سعید بن عامر و محمد بن عبداللہ انصاری از سعید بن ابی عروبہ از قتادہ از انس بن مالک: رسول

اللہ ﷺ نے صفیہ کو آزاد کیا اور ان سے نکاح کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

باخبار ولید بن اغر مکی' بتحدیث عبدالحمید بن سلیمان از ابو حازم از سہل بن سعد: نبی ﷺ نے صفیہ سے شب عروسی کے بعد ولیمہ کیا' فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: آپ کے ولیمہ میں کیا تھا؟ فرمایا کھجور اور ستو' فرماتے ہیں: اس دن میں نے دیکھا کہ صفیہ لوگوں کو نبیذ پلا رہی ہیں' میں نے پوچھا: وہ نبیذ کیا شے تھی جسے وہ لوگوں کو پلا رہی تھیں؟ فرمایا کھجوریں پتھر کے لگن میں یا ہانڈی میں ڈال کر شام کو یا رات کو پانی میں بھگو دی گئیں تھیں' اور صبح کو صفیہ رضی اللہ عنہا ان کا شربت لوگوں کو پلا رہی تھیں۔ باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب از عکرمہ: نبی ﷺ نے صفیہ کو آزاد کیا اور ان کا مہر ان کی آزادی کو قرار دیا۔

باخبار احمد بن محمد بن ولید ازرقی' بتحدیث عبدالرحمٰن بن ابی الرجال از عبداللہ بن عمر: جب نبی ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو میں نے لوگوں میں چادر اوڑھے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا' میں انہیں پہچان گیا اور میں نے انہیں جا پکڑا اور ان کا دامن تھام کر بولا: شقیراء! (اے سرخ) تم نے کیا کیفیت دیکھی؟ فرمایا: میں نے یہودی عورتوں میں سے ایک یہودی عورت کو دیکھا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث کثیر بن زید از ولید بن رباح از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: جب نبی ﷺ' صفیہ رضی اللہ عنہا پر داخل ہوئے' تو ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے دروازے پر ننگی تلوار لے کر رات گزاری' صبح کو جب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ نے اللہ اکبر کہا اور بولے: یا رسول اللہ! صفیہ کی تازہ تازہ شادی ہوئی تھی اور آپ نے ان کے بھائی' باپ اور شوہر کو قتل کر دیا لہٰذا صفیہ کی طرف سے میں آپ پر بے خوف نہ تھا' نبی ﷺ ہنسنے لگے' اور ابو ایوب کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث اسامہ بن زید بن اسلم از زید بن اسلم از عطاء بن یسار: جب نبی ﷺ صفیہ کو لے کر خیبر سے واپس آئے تو آپ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو حارثہ بن نعمان کے ایک گھر میں ٹھہرایا' جب انصاری خواتین نے صفیہ رضی اللہ عنہا کی آمد کی اور ان کے حسن و جمال کی خبر سنی تو انہیں دیکھنے کے لیے آئیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نقاب ڈال کر آئیں اور صفیہ کے پاس گئیں اور انہیں خوب دیکھا بھالا پھر جب صدیقہ واپس ہوئیں تو آپ کے پیچھے پیچھے رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے اور آپ نے پوچھا عائشہ! تم نے صفیہ کو کیسا پایا' بولیں: میں نے یہودیہ کو دیکھا' فرمایا: ایسا نہ کہو کیونکہ صفیہ رضی اللہ عنہا مشرف بہ اسلام ہو گئیں ہیں اور ان کا اسلام پرخلوص اچھا ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن ابی یحییٰ از ثبیہ بن حنظلہ اپنی والدہ ام سنان اسلمیہ سے: جب ہم مدینہ آئے تو اپنے گھر نہیں گئے اور صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کے گھر اتر گئے' جب مہاجرین وانصار کی خواتین نے ان کے آنے کی خبر سنی تو وہ بھیس بدل کر ان کے دیکھنے کے لیے آئیں' میں نے چار ازواج مطہرات کو نقاب ڈالے ہوئے دیکھا' زینب بنت جحش کو' حفصہ کو' عائشہ کو اور جویریہ کو' میں نے سنا: زینب رضی اللہ عنہا' جویریہ رضی اللہ عنہا' سے کہہ رہی ہیں: اے حارث کی بیٹی! میرے گمان میں یہ لڑکی عہد رسالت میں ہم پر غالب آ جائے گی' جویریہ رضی اللہ عنہا جواب دیتی ہیں: ہرگز نہیں' یہ ان عورتوں میں سے ہے جو شوہروں کے پاس نصیبہ ور نہیں ہوا کرتیں۔

باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث حماد بن سلمہ' بتحدیث ثابت بنانی از شمیسہ از عائشہ رضی اللہ عنہا: رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے (اتفاق سے) صفیہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہو گیا اور زینب رضی اللہ عنہا کے اونٹوں میں ایک اونٹ فالتو تھا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صفیہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہو گیا ہے کیا اچھا ہوا گر تم اپنے اونٹوں میں سے ایک اونٹ صفیہ کو دے دو' بولیں: کیا میں اونٹ اس یہودیہ کو دوں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا کو ذی الحج اور محرم دو یا تین ماہ چھوڑے رکھا اور ان کے پاس آنا جانا بند کر دیا' زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حتیٰ کہ میں آپ سے ناامید ہو گئی اور میں نے اپنی چارپائی الگ کر لی' ایک دن دوپہر کو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ تشریف لا رہے تھے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن جعفر از ابن ابی عون: ایک دفعہ عائشہ اور صفیہ رضی اللہ عنہما میں تو تو میں میں ہو گئی' رسول اللہ ﷺ نے صفیہؓ سے کہا: تم نے یہ کیوں نہیں کہہ دیا کہ میرے والد ہارون علیہ السلام اور میرے چچا موسیٰ علیہ السلام ہیں' کیونکہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے صفیہ رضی اللہ عنہا پر فخر کیا تھا۔

باخبار معن بن عیسیٰ' بحدیث مخرمہ بن بکیر از بکیر از سعید بن مسیّب: صفیہ اس حال میں آئیں کہ ان کے کانوں میں سونے کی بالیاں تھیں' آپ نے ان میں سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اور ان کے ساتھ والی عورتوں کو کچھ بالیاں ہبہ کر دیں۔ باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابن جریج از عطاء: رسول اللہ ﷺ صفیہؓ کے لیے دن نہیں بانٹا کرتے تھے۔ باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابن ابی ذئب از زہری: صفیہ ازواج مطہرات میں سے تھیں اور دیگر ازواج کی طرح آپ کی باری بھی مقرر تھی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث اسحٰق بن یحییٰ از زہری از مالک بن اوس بن حدثان از عمر رضی اللہ عنہ: رسول اللہ ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے پردہ کرایا اور آپ نے دیگر امہات المومنین کی طرح آپ کی بھی باری مقرر فرمائی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث اسامہ بن زید از ہلال بن اسامہ از عطاء بن یسار از ابوہریرہؓ: حسب سابق حدیث ہے۔ محمد بن عمر: آپ صفیہ رضی اللہ عنہا کو بھی خیبر کی کھجوروں میں سے سالانہ ۸۰ وسق کھجوریں اور بیس وسق جو (بقول دیگر گیہوں) دیا کرتے تھے۔

باخبار معن بن عیسیٰ' بحدیث ہشام بن سعد از زید بن اسلم: مرض الموت میں نبی ﷺ کے پاس امہات المومنین جمع ہوئیں' صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! اے اللہ کے نبی کاش جو کچھ آپ کو ہے وہ مجھے ہوتا' امہات المومنین نے ان کی طرف آنکھ ماری' رسول اللہ ﷺ نے ان کا آنکھیں مارنا دیکھ لیا' فرمایا: کلیاں کرو' پوچھا: یارسول اللہ کس چیز سے؟ فرمایا: سوتن کی طرف آنکھیں مارنے کی وجہ سے' اللہ کی قسم یہ قطعی سچی ہیں۔

باخبار مالک بن اسماعیل وحسن بن موسیٰ' بحدیث زہیر' بحدیث کنانہ: میں صفیہ رضی اللہ عنہا کا خچر لے جا رہا تھا تا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے صفائی بیان کریں راہ میں اشتر مل گئے اور انہوں نے ان کے خچر کے منہ پر اس قدر زور سے مارا کہ صفیہ جھک گئیں اور فرمانے لگیں مجھے واپس لے چلو یہ مجھے رسوا نہ کریں' حسن اپنی حدیث میں کہتے ہیں: پھر آپ نے اپنے گھر کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر دیوار پر تختہ رکھ لیا جس سے آپ انہیں طعام وشراب پہنچا دیا کرتی تھیں۔

باخبار عارم بن فضل' بحدیث حماد بن زید از یحییٰ بن سعید: صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے یہودی عزیزوں کے لیے وصیت کی۔

باخبار سعید بن عامر وہشام بن ابوالولید طیالسی از شعبہ از حصین بن عبدالرحمٰن: میں نے ایک شیخ کو دیکھا' لوگوں نے کہا: یہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے وارث ہیں' پھر وہ ان کی وفات کے بعد مسلمان ہوئے لہٰذا ان کے وارث نہیں ہوئے۔ محمد بن عمر:

صفیہ رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ۵۰ھ میں فوت ہوئیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ہارون بن محمد بن سالم' مولیٰ حویطب بن عبدالعزیٰ اپنے والد ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ ایک لاکھ کی تھی آپ نے اپنے یہودی بھانجے کے لیے ۱/۳ کی وصیت کی' بقول (ابوسلمہ لوگوں نے اسے دینے سے انکار کیا اور اس سلسلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا' فرمایا: اللہ سے ڈر جاؤ' اور وصیت کے ۱/۳ ادے دو' چنانچہ آپ کے یہودی بھانجے کو ۳۳ ہزار سے کچھ اوپر رقم مل گئی' حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ایک گھر بھی تھا جسے وہ اپنی زندگی ہی میں خیرات کر گئی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر بتحدیث محمد بن موسیٰ از عمارہ بن مہاجر از آمنہ بنت ابی القیس غفاریہ: جن خواتین نے صفیہ کو دولہن بنایا تھا ان میں میں بھی تھی' فرماتی تھیں: اس وقت صفیہ رضی اللہ عنہا ۱۷ سال کی بھی نہ تھیں۔

فرماتے ہیں: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ۵۲ھ میں فوت ہوئیں اور بقیع میں مدفون ہوئیں۔

حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا:

آپ زید بن عمرو خنافہ بن سمعون بن زید کی (جو بنی نضیر سے ہیں) صاحبزادی ہیں' آپ کی شادی حکم قرظی سے ہوگئی تھی' اس لیے بعض راویوں نے آپ کو قرظیہ لکھا ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن جعفر از یزید بن ہاد از ثعلبہ بن ابی مالک: ریحانہ بنت زید بن عمرو بن حنافہ بنو نضیر سے تھیں آپ کی انہیں میں سے ایک شخص حکم سے شادی ہوئی تھی' پھر جب بنو قریظہ کے قیدی مسلمانوں کے ہاتھ آئے تو ریحانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ میں آئیں آپ نے انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور وہ آپ کی زندگی ہی میں وفات پا گئیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عاصم بن عبداللہ بن حکم از عمر بن حکم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریحانہ کو آزاد کر دیا' آپ ایک ایسے شوہر کے نکاح میں تھیں جو آپ کا عاشق تھا اور آپ کی عزت کیا کرتا تھا اس لیے آپ نے عہد کر لیا تھا کہ اس کے بعد میں کسی سے شادی نہ کروں گی' آپ ایک حسین خاتون تھیں پھر جب بنو قریظہ قید کر لیے گئے تو قیدی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیے گئے (ریحانہ فرماتی ہیں) تو ان میں میں بھی تھی' آپ کے حکم سے مجھے علیحدہ کر دیا گیا' آپ کو ہر مال غنیمت میں سے کوئی نفیس شے لینے کا حق حاصل تھا۔ پھر جب میں قیدیوں سے علیحدہ کر دی گئی تو اللہ کو میری بھلائی اور خیر و فلاح منظور تھی' لہٰذا آپ نے مجھے ام منذر بنت قیس کے گھر میں چند ایام کے لیے بھیج دیا۔ حتیٰ کہ قیدی قتل کر دیئے گئے اور لونڈی غلام بانٹ دیئے گئے' پھر میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' میں آپ سے شرمانے لگی' آپ نے مجھے بلا کر اپنے آگے بٹھا لیا اور فرمایا: اگر تم اللہ کو اور اس کے رسول کو اختیار کر لو تو تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے چن لیں' میں نے کہا: میں اللہ کو اور اس کے رسول کو پسند کرتی ہوں پھر جب میں مسلمان ہوگئی تو آپ نے مجھے آزاد کر دیا اور مجھ سے پانچ سو درہم مہر پر نکاح کر لیا جس طرح دیگر امہات المومنین کے مہر تھے اور ام منذر کے گھر میں شب عروسی گزاری اور دیگر ازواج کی طرح میری باری بھی مقرر فرما دی اور مجھ سے پردہ کرایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے محبت تھی اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مانگتی تھیں وہی دے دیا کرتے تھے' آپ سے کہا گیا: کاش تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنو قریظہ کو مانگ

لیتیں تو آپ انہیں آزاد فرمادیتے۔ اس کا آپ یہ جواب دیا کرتی تھیں کہ خلوت سے پہلے ہی قیدی بانٹ دیئے گئے تھے' نبی ﷺ کثرت سے آپ کے پاس آتے جاتے تھے' ریحانہ آپ ہی کے پاس رہیں حتیٰ کہ جب آپ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو انتقال فرما گئیں اور بقیع میں مدفون ہوئیں آپ نے محرم ۶ھ میں ریحانہ سے نکاح کیا تھا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث صالح بن جعفر از محمد بن کعب: ریحانہ رضی اللہ عنہا مال فے میں سے تھیں اور حسین وجمیل تھیں' پھر جب ان کا شوہر قتل کر دیا گیا تو یہ لونڈی بنالی گئیں اور جنگ بنی قریظہ میں ان کو رسول اللہ ﷺ نے بطور صفی کے لے لیا اور اختیار دیا خواہ اسلام قبول کرلیں یا اپنے دین ہی پر رہیں لیکن انہوں نے اسلام قبول کرلیا' پھر آپ نے ان کو آزاد کر کے ان سے نکاح کرلیا اور پردہ کرادیا پھر سوتنوں سے انہیں سخت غیرت آئی' آخر کار رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک طلاق دے دی۔ مگر یہ اپنی جگہ پر جمی رہیں اور طلاق کا بے حد غم کیا اور ہر وقت روتی رہیں ایک دن اسی حال میں آپ کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ کا حال زار دیکھ کر رحمت عالم ﷺ نے رجوع فرمالیا پھر آپ آپ ہی کے پاس رہیں اور آپ کی زندگی ہی میں فوت ہوگئیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث بکر بن عبداللہ نصری از حسین بن عبدالرحمٰن از ابوسعید بن وہب از وہب: ریحانہ بنو نضیر کی ماں تھیں اور بنو قریظہ میں حکم نامی شخص سے بیاہی گئی تھیں پھر رسول اللہ ﷺ نے آپ کو آزاد کر دیا اور آپ سے نکاح کرلیا' آپ آپ کی بیویوں میں سے تھیں اور دیگر بیویوں کی طرح آپ کی بھی باری مقرر تھی اور رحمت عالم ﷺ نے آپ سے پردہ کرادیا تھا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابن ابی ذئب از زہری: ریحانہ قرظیہ تھیں اور رسول اللہ ﷺ کی لونڈی تھیں پھر آپ نے ان کو آزاد کر کے ان سے نکاح کرلیا تھا پھر طلاق دے دی تھی' آپ اپنے گھر والوں میں رہتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں: مجھے رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی دیکھنے نہ پائے۔

محمد بن عمر: اس حدیث میں دو قسم کے سہو ہیں' آپ نضیریہ تھیں قرظیہ نہ تھیں اور رسول اللہ ﷺ ہی کے پاس فوت ہوئیں' صحیح قول یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو آزاد کر کے آپ سے نکاح کرلیا تھا علماء اسی قول کو مانتے ہیں اور میں نے ایک راوی سے یہ بھی سنا ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی لونڈی تھیں اور آپ ان سے ہم بستر ہوا کرتے تھے اور آپ نے ان کو آزاد نہیں کیا تھا اور اسی حال میں آپ کے پاس فوت ہوگئیں۔

باخبار عبدالملک بن سلیمان از ایوب بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ از ایوب بن بشیر معادی: جب بنی قریظہ کو غلام بنایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ریحانہ کو کو ام منذر' سلمیٰ بنت قیس کے گھر بھیج دیا آپ وہیں رہیں حتیٰ کہ ایک حیض آنے کے بعد آپ نہا دھو کر پاک ہوگئیں' ام منذر نے آپ کے پاک ہونے کی رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی' پھر آپ ام منذر کے گھر تشریف لائے اور ریحانہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اگر چاہو تو میں تمہیں آزاد کر کے تم سے نکاح کرلوں اور چاہو تو لونڈی ہی رہو' بولیں: یارسول اللہ! میرا لونڈی بن کر رہنا میرے لیے اور آپ کے لیے موجب سہولت ہے چنانچہ وہ مرتے دم تک لونڈی ہی رہیں اور آپ ان سے صحبت کیا کرتے تھے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عمر بن سلمہ از ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم: جب رسول اللہ ﷺ نے ریحانہ کولونڈی بنالیا تو ان پر اسلام پیش کیا لیکن انہوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ میں اپنی قوم کے دین پر قائم رہوں گی' آپ نے فرمایا اگر اسلام قبول کرلو تو رسول اللہ ﷺ تم کو اپنے لیے چن لیں گے لیکن اس پر بھی وہ نہیں مانیں اور ان کا انکار رسول اللہ ﷺ پر گراں گزرا' پھر اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم میں تشریف فرما تھے کہ اچانک آپ نے قدموں کی آہٹ سنی' اور فرمایا: یہ ابن سعیہ ہیں اور ریحانہ کے اسلام کی بشارت لے کر آئے ہیں' چنانچہ انہوں نے آپ کو آ کر بتایا کہ ریحانہ مسلمان ہوگئی ہیں تو رسول اللہ ﷺ وفات تک ان سے لونڈی کی حیثیت سے صحبت کرتے رہے۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا:

آپ حارث بن حزن بن بجیر بن ہزم بن رویبہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ کی صاحبزادی ہیں آپ کی والدہ ہند بنت عوف بن زہیر بن حارث بن حماطہ بن جرش یا جریش ہیں' آپ سے جاہلیت کے زمانہ میں مسعود بن عمرو بن عمیر ثقفی نے نکاح کرلیا' ابورہم' مالک بن حسل بن عامر بن لوی کی اولاد میں ہیں' جب یہ فوت ہو گئے تو آپ سے رسول اللہ ﷺ نے نکاح کرلیا' رسول اللہ ﷺ کا آپ سے نکاح عباس بن عبدالمطلب نے کرایا تھا' عباس ہی آپ کے ولی تھے کیونکہ آپ عباس کی ام ولد ام الفضل بنت حارث ہلالیہ کی حقیقی ہمشیرہ ہیں' رسول اللہ ﷺ نے آپ سے نکاح مقام سرف میں عمرۃ القضاء کے موقعہ پر ۷ھ میں کیا تھا جو مکہ سے دس میل دور ہے آپ رسول اللہ ﷺ کی سب سے پچھلی بیوی ہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث موسیٰ بن محمد بن ابراہیم اپنے والد سے: رسول اللہ ﷺ نے میمونہ بنت حارث سے شوال ۷ھ میں نکاح کیا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابراہیم بن محمد بن موسیٰ از فضیل بن عبداللہ از علی بن عبداللہ بن عباس: جب عمرۃ القضاء کے سال رسول اللہ ﷺ نے مکہ جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے اوس بن خولی اور ابورافع کو عباس کے پاس بھیجا اور عباس نے میمونہ کا آپ سے نکاح کرایا' ان دونوں کے اونٹ کھو گئے اور یہ دونوں بطن رابغ میں چند دن ٹھہرے رہے حتیٰ کہ قدید میں آپ نے ان دونوں کو پالیا اور دونوں اونٹوں پر سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل پڑے اور مکہ پہنچ گئے اور آپ نے عباس کو بلا بھیجا اور میمونہ سے نکاح کرنے کا ذکر کیا' میمونہ نے رسول اللہ ﷺ کو اختیار دے دیا تھا' رسول اللہ ﷺ عباس کے گھر آئے اور عباس سے میمونہ کے لیے پیام ڈالا پھر عباس نے آپ کا ان سے نکاح کرا دیا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ از داؤد بن حصین از عکرمہ از ابن عباس: جب رسول اللہ ﷺ نے میمونہ پر پیام ڈالا تو میمونہ نے عباس کو اختیار دے دیا' آخرکار عباس نے آپ سے ان کا نکاح کرا دیا۔

باخبار محمد بن عمرو معن بن عیسیٰ' بتحدیث مالک بن انس از ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن از سلیمان بن یسار: نبی ﷺ نے ابورافع کو اور ایک انصاری کو بھیجا اور ان دونوں نے آپ کا نکاح' قبل اس کے کہ آپ مدینہ سے باہر جائیں' میمونہ سے کرا دیا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث موسیٰ بن محمد بن ابراہیم اپنے والد سے: رسول اللہ ﷺ نے میمونہ سے عمرۃ القضاء کے سال حلت

کی حالت میں شوال میں نکاح کیا اور سرف میں خلوت کی' اور میمونہ رضی اللہ عنہا نے سرف ہی میں انتقال کیا۔

باخبار عبداللہ بن جعفر رقی' بتحدیث عبیداللہ بن عمرو از عبدالکریم از میمون بن مہران: ایک بڑی بی صفیہ بنت شیبہ کے پاس آئیں اور ان سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے حالت احرام میں نکاح کیا؟ فرمایا: اللہ کی قسم! نہیں' نکاح کرتے وقت دونوں حلال تھے۔

باخبار یزید بن ہارون از عمرو بن میمون بن مہران: عمر بن عبدالعزیز نے میرے والد کو لکھا کہ یزید بن اصم سے پوچھیں کہ میمونہ سے نکاح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں تھے یا حلال تھے' میرے والد نے یزید کو بلا کر خط دکھایا' فرمایا: پیام دیتے وقت بھی آپ حلال تھے اور شب عروسی کے موقعہ پر بھی حلال تھے' یزید سے یہ بات میں بھی سن رہا تھا۔

باخبار یزید بن ہارون' باخبار جریر بن حازم' بتحدیث ابوفزارہ از یزید بن اصم از میمونہ رضی اللہ عنہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت حلت میں ان سے نکاح کیا اور حالت حلت ہی میں شب عروسی گزاری۔

باخبار عبداللہ بن جعفر رقی' بتحدیث ابوالملیح از میمون بن مہران: مجھے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ یزید بن اصم سے پوچھوں کیا آپ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالتِ احرام میں نکاح کیا؟ میں نے ان سے پوچھا تو فرمایا: نکاح کے وقت بھی دونوں حلال تھے اور رخصتی کے وقت بھی۔

باخبار فضل بن دکین' بتحدیث جعفر بن برقان از میمون بن مہران: میں عطاء کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ کے پاس ایک شخص آ کر آپ سے پوچھتا ہے: کیا محرم نکاح کر سکتا ہے؟ فرماتے ہیں: اللہ نے جب سے نکاح حلال فرمایا ہے کبھی اسے حرام نہیں فرمایا' میمون کہتے ہیں: میں نے کہا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے لکھا (اس زمانہ میں میمون جزیرہ کے حاکم تھے) کہ میں یزید بن اصم سے پوچھوں: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت حلت میں نکاح کیا یا احرام کی حالت میں؟ فرمایا: حالت حلت میں نکاح کیا' میمونہ رضی اللہ عنہا' یزید بن اصم کی خالہ ہیں۔ عطا: ہم اس مسئلہ کو میمونہ ہی سے صحیح سمجھتے ہیں حالانکہ ہم یہ بھی سنتے چلے آئے ہیں کہ آپ نے میمونہ سے حالت احرام میں نکاح کیا۔

باخبار عفان بن مسلم وسلیمان بن حرب' بتحدیث حماد بن زید از مطرف از ربیعہ از سلیمان بن یسار از ابورافع: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت حلت میں میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا' اور میں بچولیا تھا۔

باخبار انس بن عیاض ابوضمرہ' بحدیث ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن از سلیمان بن یسار: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافع اور ایک انصاری کو بھیجا اور ان دونوں نے آپ کا میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرا دیا آپ مدینہ ہی میں تشریف فرما تھے۔

باخبار عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن زید از ایوب از میمون بن مہران: مجھے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ میں یزید بن اصم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بارے میں پوچھوں: پھر میں نے ان سے پوچھا تو فرمایا: حالت حلت ہی میں نکاح ہوا اور حالتِ حلت ہی میں رخصتی ہوئی اور سرف میں حالت حلت ہی میں خلوت ہوئی اور چبوترے کے نیچے یہ ان کی قبر ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث معمر از زہری از یزید بن اصم از ابن عباس رضی اللہ عنہما: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت حلت میں

میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ باخبار محمد بن عمر و فضل بن دکین' بتحدیث ہشام بن سعد از عطاء خراسانی: میں نے ابن مسیب سے کہا: عکرمہ کا زعم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا؟ فرمایا خبیث جھوٹا ہے اسے جا کر ڈانٹو' میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں: رسول اللہ ﷺ احرام باندھ کر تشریف لائے اور احرام کھولنے کے بعد آپ نے نکاح کیا۔

باخبار محمد بن فضل از لیث از عطاء از ابن عباس: نبی ﷺ نے میمونہ سے حالت احرام میں نکاح کیا۔ باخبار عبداللہ بن نمیر' بتحدیث یزید بن ابی زیاد از حکم از مقسم از ابن عباس: حسب سابق اور یہ زیادہ ہے) آپ نے قاحہ میں حالت احرام میں سینگیاں لگوائیں۔

باخبار یزید بن ہارون' باخبار ہشام بن حسان از عکرمہ از ابن عباس: نبی ﷺ نے حالت احرام میں سرف میں میمونہ بنت حارث سے نکاح کیا اور واپسی پر سرف ہی میں خلوت کی اور بقول یزید بن ہارون آپ سرف ہی میں فوت ہوئیں' اور سرف ہی میں آپ کی قبر ہے۔

باخبار عبیداللہ بن موسیٰ از ابن جریج از عطاء از ابن عباس: نبی ﷺ نے حالت احرام میں میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

باخبار عبیداللہ بن موسیٰ از اسرائیل از جابر از عکرمہ از ابن عباس: حسب سابق۔

باخبار محمد بن عبداللہ اسدی' بتحدیث رباح بن ابی معروف از عطاء از ابن عباس: رسول اللہ ﷺ نے میری خالہ جان میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا' ابن عباس رضی اللہ عنہما حالت احرام میں نکاح میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ باخبار محمد بن عبداللہ انصاری' بتحدیث حبیب بن شہید' بسماع میمون بن مہران از ابن عباس: رسول اللہ ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا۔

باخبار مسلم بن ابراہیم' بتحدیث قرہ بن خالد' بتحدیث ابویزید مدنی: حسب سابق حدیث ہے۔ باخبار محمد بن عمر' بتحدیث ابن جریج از ابوالزبیر از عکرمہ: میمونہ بنت حارث نے اپنا نفس نبی ﷺ کو ہبہ کیا تھا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث موسیٰ بن محمد بن عبدالرحمٰن از محمد بن عبدالرحمٰن از عمرہ: عمرہ سے پوچھا گیا: کیا میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنا نفس رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کر دیا تھا۔ فرمایا: ان سے آپ نے پانچ سو مہر پر نکاح کیا تھا اور نکاح کے ولی عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ باخبار فضل بن دکین و محمد بن عبداللہ اسدی' سفیان از منصور از مجاہد: میمونہ رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا' رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام میمونہ رضی اللہ عنہا رکھا۔

باخبار سفیان بن عیینہ از عمرو از ابوالشعثاء از ابن عباس بخبر میمونہؓ: میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ باخبار عبدالملک بن عمرو ابو عامر' بتحدیث ابراہیم بن نافع از ابن ابی نجیح از مجاہد از ام ہانی: رسول اللہ ﷺ نے اور میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک ہی برتن سے غسل کیا یعنی اس بادیہ کے پانی سے جس میں آٹے کا نشان تھا۔ بتحدیث احمد بن عبداللہ بن یونس' بتحدیث ابوشہاب از شیبانی از عبداللہ بن شداد از میمونہ رضی اللہ عنہا: رسول اللہ ﷺ اپنی (گھر کی) مسجد میں جانماز پر نماز پڑھا کرتے تھے اور میں آپ کے پاس حالت حیض میں لیٹی ہوتی تھی اور مجھے آپ کا کپڑا لگ جایا کرتا تھا۔

باخبار مالک بن اسماعیل' باخبار شریک از سماک از عکرمہ از ابن عباس از میمونہ رضی اللہ عنہا: میں اور رسول اللہ ﷺ جنبی ہو گئے' پھر میں نے ایک لگن سے غسل کیا جس میں پانی بچ گیا پھر نبی ﷺ نے آ کر اس سے غسل فرمالیا' میں بولی: میں نے اس سے غسل کیا ہے' فرمایا: پانی پر جنابت نہیں ہے۔

باخبار سعید بن منصور' بتحدیث عبدالعزیز بن محمد از ابراہیم بن عقبہ از کریب از ابن عباس: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (تینوں) بہنیں مومنہ ہیں' یعنی میمونہ رضی اللہ عنہا ام الفضل رضی اللہ عنہا اور اسماء رضی اللہ عنہا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابراہیم بن محمد' خزاعہ کے آزاد کردہ غلام از صالح بن محمد از ام ذرہ از میمونہ: ایک رات میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے' آپ کے جانے کے بعد میں نے دروازہ بند کر لیا پھر آپ تشریف لے آئے اور دروازہ کھولنے کو فرمایا لیکن میں نے دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا' آپ نے فرمایا: تم کو اللہ کی قسم' دروازہ کھول دو' میں نے کہا: میری باری والی رات میں آپ اپنی بیویوں کے پاس جاتے ہیں' فرمایا: نہیں البتہ مجھے زور کا پیشاب آ رہا تھا (میں پیشاب کرنے گیا تھا)۔

باخبار ہشام ابوالولید طیالسی' بتحدیث لیث بن سعد از بکیر از عبیداللہ خولانی: میں نے دیکھا میمونہ رضی اللہ عنہا ایک بورے کرتے میں نماز پڑھ رہی ہیں اور تہبند باندھے ہوئے نہیں ہیں۔

باخبار عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن زید از ابوفزارہ از یزید بن اصم: میمونہ رضی اللہ عنہا نے احرام میں اپنا سر منڈوالیا تھا پھر آپ فوت ہو گئیں' اور آپ کا سر منڈا تھا۔ باخبار خالد بن مخلد' بتحدیث سلیمان بن بلال' بحدیث جعفر بن محمد از محمد: رسول اللہ ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے ان کی لونڈی کے بارے میں پوچھا' بولیں: میں نے اسے آزاد کر دیا' فرمایا: لونڈی قوی تھی اگر تم اسے اپنے کسی عزیز کو دے دیتیں تو بہت خوب تھا۔

باخبار کثیر بن ہشام' بتحدیث جعفر بن برقان' بتحدیث یزید بن اصم: میں نے اور ابن طلحہ بن عبیداللہ (آپ کے بھانجے نے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جب کہ آپ مکہ سے تشریف لا رہی تھیں' استقبال کیا اور ہم مدینہ کے ایک باغ میں گھس گئے اور اس میں سے کچھ لے کر نکلے' صدیقہ کو بھی خبر لگ گئی آپ اپنے بھانجے کو طعن و تشنیع اور لعنت و ملامت کرنے لگیں پھر میری طرف متوجہ ہو کر آپ نے مجھے پر اثر نصیحت فرمائی پھر فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تم کو ہانک کر لایا حتیٰ کہ تم کو اپنے نبی کے گھر میں مقرر فرمایا' اللہ کی قسم میمونہ تمہاری رسی تمہارے کندھے پر ڈال کر قوی ہو گئیں' واقعی وہ ہم سب سے زیادہ متقیہ تھیں اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والی تھیں۔

باخبار کثیر بن ہشام' بتحدیث جعفر بن برقان' بتحدیث یزید بن اصم: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی مسواک پانی میں پڑی رہتی اگر آپ کام میں یا نماز میں مشغول ہوتی تھیں تو خیر ورنہ مسواک لے کر مسواک ہی کرتی رہتی تھیں۔ باخبار کثیر بن ہشام' بتحدیث جعفر بن برقان' بتحدیث یزید بن اصم: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا کوئی عزیز آپ کے پاس آیا آپ نے اس سے شراب کی بو محسوس کی فرمایا: اگر تم مسلمانوں سے ملو گے تو مسلمان تمہارے کوڑے لگائیں گے یا یہ فرمایا کہ تمہیں پاک کریں گے خبردار (اس حالت میں) میرے گھر میں کبھی نہ آنا۔

باخبار قبیصہ بن عقبہ' بتحدیث سفیان از موسیٰ بن ابی عائشہ کسی شخص سے اور وہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے: آپ نے زمین پر انار کا ایک دانہ پڑا ہوا دیکھا اور اسے اٹھا کر فرمایا: اللہ تعالیٰ بگاڑ کو پسند نہیں فرماتا۔

باخبار احمد بن اسحق حضرمی' بتحدیث وہیب' بتحدیث ابراہیم بن عقبہ از کریب مولیٰ ابن عباس: مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کا ساربان بنا کر بھیجا' میں برابر آپ کی زبان سے جمرۂ عقبہ پر رمی تک لبیک سنتا رہا۔ باخبار فضل بن دکین' بتحدیث عقبہ بن وہب عامری بکائی' بخبر یزید بن اصم: میں نے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سر منڈواتی تھیں' عقبہ نے یزید سے پوچھا: کیوں؟ فرمایا: میرے گمان میں آپ دنیا سے بے رغبتی کا اظہار کرتی تھیں۔

باخبار معن بن عیسیٰ' بتحدیث مخرمہ بن بکیر از بکیر از بسر بن سعید از عبید اللہ خولانی (آپ میمونہ کی زیر تربیت رہتے تھے) میں دیکھتا تھا کہ میمونہ کرتے اور دوپٹہ میں بلا تہبند کے نماز پڑھا کرتی تھیں۔

باخبار فضل بن دکین' بتحدیث جعفر بن برقان بخبر میمون: میں نے صفیہ بنت شیبہ سے پوچھا: فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرف میں میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور وہیں ان کے خیمہ میں بنا کی اور آپ سرف ہی میں فوت ہوئیں پھر اسی خیمہ کی جگہ دفن کی گئیں جہاں آپ سے سرور عالم نے بنا کی تھی۔

باخبار یزید بن ہارون و وہب بن جریر بن حازم بتحدیث حازم از ابوفزارہ از یزید بن اصم: ہم نے میمونہ رضی اللہ عنہا کو اسی خیمہ کی جگہ دفن کیا جہاں ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلوت فرمائی تھی' اور وفات کے دن آپ کا سر منڈا ہوا تھا آپ نے حج میں سر منڈوا لیا تھا میں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما آپ کی قبر میں اترے پھر جب ہم نے آپ کو قبر میں رکھا تو آپ کا سر ٹیڑھا ہو گیا' میں نے اپنی چادر آپ کے سر کے نیچے رکھ دی' لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما نے چادر نکال کر سر کے نیچے پتھر رکھ دیا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث ابن جریج از عطاء: میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال سرف میں ہوا۔ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ان کے جنازے میں شامل ہونے کے لیے روانہ ہوئے' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم ان کی نعش اٹھاؤ تو اسے زور سے نہ ہلانا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نو عورتیں تھیں جن میں سے آٹھ کے لیے باری بانٹتے تھے لیکن ایک کی باری نہ تھی (اسی حدیث میں ابن جریج کے علاوہ دوسرے کہتے ہیں) آپ مکہ میں فوت ہوئیں اور آپ کا جنازہ عبداللہ بن عباس نے اٹھایا اور آپ دیگر اٹھانے والوں سے فرما رہے تھے انہیں آہستہ لے چلو کیونکہ یہ تمہاری والدہ ہیں پھر آپ نے انہیں سرف میں دفن کیا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن محرر از یزید بن اصم: میں میمونہ کی قبر کے پاس ان کے دفن کے وقت موجود تھا' قبر میں میں' ابن عباس' عبدالرحمٰن بن خالد اور عبداللہ خولانی اترے اور ابن عباس نے نماز پڑھائی۔ محمد بن عمر: آپ یزید بن معاویہ کے زمانہ میں ۶۱ھ میں فوت ہوئیں امہات المومنین میں سب سے اخیر میں آپ ہی فوت ہوئیں' وفات کے وقت آپ کے ۸۰ یا ۸۱ سال کی عمر تھی اور آپ قوی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبدالحکیم بن عبداللہ بن ابی فروہ بسماع عبدالرحمٰن اعرج (مدینہ میں اپنی مجلس میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونہ بنت حارث کو خیبر کی کھجوروں میں سے سالانہ ۸۰ وسق کھجوریں اور ۲۰ وسق جو (یا گیہوں کے) دیتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کی وہ بیویاں جن کو آپ نے جمع نہیں کیا اور خلوت سے قبل آپ ان سے علیحدہ ہو گئے

علیحدگی کے اسباب

الکلابیہ:

ان کے نام میں اختلاف ہے کوئی ان کا نام فاطمہ بنت ضحاک بن سفیان کلابی بتاتا ہے' کوئی عمرہ بنت یزید بن عبید بن رواس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بتاتا ہے کوئی علیہ بنت ظبیان بن عمرو بن عوف بن کعب بن عبد بن ابی بکر بن کلاب بتاتا ہے اور کوئی سبا بنت سفیان بن عوف بن کعب بن عبد بن ابی بکر بن کلاب بتاتا ہے' ہمارے پاس ہر ایک کی روایت محفوظ ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں: کلابیہ ایک ہی تھی پھر ان کا اس کے نام میں اختلاف ہے اور بعض کے نزدیک کلابیہ کئی عورتیں ہیں اور ہر ایک کا ایک مستقل واقعہ ہے ہم نے ہر ایک کا قصہ لکھا ہے اور اس سلسلہ میں جو کچھ سنا ہے سب لکھ دیا ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث محمد بن عبداللہ از زہری: کلابیہ' فاطمہ بنت ضحاک بن سفیان ہیں انہوں نے آپ سے پناہ مانگی آخر کار آپ نے ان کو طلاق دے دی پھر یہ مینگنیاں اٹھاتی پھرا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں: میں بدنصیب ہوں آپ نے کلابیہ سے ذی قعدہ ۸ ھ میں نکاح کیا تھا' ان کی وفات ۶۰ ھ میں ہوئی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث محمد بن عبداللہ از زہری از عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا: رسول اللہ ﷺ نے کلابیہ سے نکاح کیا پھر جب آپ اس کے پاس گئے اور اس سے قریب ہوئے تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں آپ نے فرمایا: تو نے عظیم کی پناہ مانگی ہے اپنے میکہ جا (یعنی آپ نے اسے طلاق دے دی)۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن جعفر از عبدالواحد بن ابی عون از ابن مناح: کلابیہ نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ کی پناہ مانگی' اس کی عقل جاتی رہی تھی اور چکرا گئی تھی۔ پھر جب یہ امہات المومنین کے پاس جاتی تھی تو کہا کرتی تھی: میں بدنصیب ہوں' مجھے دھوکا دیا گیا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن سلیمان از عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے: رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے خلوت کی لیکن جب آپ نے امہات المومنین کو اختیار دیا تو کلابیہ نے اپنی قوم کو پسند کیا لہٰذا آپ اس سے علیحدہ ہو گئے پھر یہ مینگنیاں اٹھاتی پھرا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی: میں بدبخت ہوں۔

باخبار محمد بن عمر' باخبار عبداللہ بن جعفر از موسیٰ بن سعید و ابن ابی عون: آپ نے سفید داغ کی وجہ سے اسے طلاق دی تھی۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن جعفر' و ابن سبرہ و عبدالعزیز بن محمد از یزید بن الہاد از ثعلبہ بن ابی مالک از حسین بن علی: رسول اللہ ﷺ نے بنی عامر کی ایک عورت سے نکاح کیا پھر جب آپ باہر ہوتے تو وہ مسجد میں نمازیوں کو جھانکا کرتی تھی' امہات

المومنین نے اس کی نبی ﷺ کو بھی خبر کر دی' فرمایا: تم اس پر زیادتی کر رہی ہو بولیں: ہم اسے آپ کو جھانکتی ہوئی دکھا دیں گی آخر کار رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو علیحدہ کر دیا۔ محمد بن عمر: مجھے عبداللہ بن سعید بن ہند نے اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے اسی حدیث میں بتایا: اس نے آپ سے پناہ مانگی تھی' آپ نے اسے پناہ دے دی اور آپ نے بجز اس عورت کے بنو عامر کی کسی عورت سے شادی نہیں کی اور کندہ میں جونیہ کے علاوہ کسی سے نکاح نہیں کیا۔

باخبار محمد بن عمر' باخبار ابراہیم بن وثیمہ از ابو وجذہ: رسول اللہ ﷺ نے اس سے جعرانہ سے واپس آ کر ۸ھ میں نکاح کیا تھا۔ باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابو مصعب اسماعیل بن مصعب اس عورت کے قبیلہ کے ایک شیخ سے: وہ عورت ۶۰ھ میں فوت ہوئی۔

باخبار ہشام بن محمد بن سائب کلبی' بحدیث عرزمی از نافع از ابن عمر: رسول اللہ ﷺ کی عورتوں میں سنا بنت سفیان بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بھی تھی' فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی ﷺ نے ابو اسید ساعدی کو بنی عامر کی ایک عورت پر آپ کا پیام ڈالنے کے لیے بھیجا اس عورت کو عمرہ بنت یزید بن عبید بن رواس بن کلاب کہا جاتا تھا' آپ نے اس سے نکاح کر لیا پھر آپ کو اطلاع ملی کہ اس کے جسم پر کہیں سفید داغ ہے لہٰذا آپ نے اسے طلاق دے دی۔

باخبار ہشام بن محمد بن سائب بحدیث شخصے از آل ابو بکر بن کلاب: رسول اللہ ﷺ نے عالیہ بنت ظبیان بن عمرو بن عوف بن کعب بن عبد بن ابی بکر بن کلاب سے نکاح کیا آپ کے پاس عالیہ ایک زمانہ تک رہی پھر آپ نے اسے طلاق دے دی۔

اسماء:

یہ نعمان بن ابی الجون بن الاسود بن الحارث بن شراحیل بن جون بن آکل المرار کندی کی بیٹی ہیں۔ باخبار محمد بن عمر' بتحدیث محمد بن یعقوب بن عقبہ بن عبدالواحد بن ابی عون دوسی: نعمان بن ابی الجون کندی نبی ﷺ کے پاس مسلمان ہو کر آیا (یہ اپنے باپ کی اولاد کے ساتھ نجد میں شربہ کے متصل ٹھہرا ہوا تھا) اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کا عرب کی ایک انتہائی حسین بیوہ سے نکاح نہ کرا دوں؟ جو اپنے چچازاد بھائی کے نکاح میں تھی اتفاق سے وہ مر گیا اور بیوہ ہو گئی اب وہ آپ کی طرف مائل ہے اور اسے آپ کی خواہش ہے آخر کار رسول اللہ ﷺ نے اس سے پانچ سو درہم مہر پر نکاح کر لیا' وہ شخص بولا: یا رسول اللہ! ان کے مہر میں کمی نہ کیجئے' فرمایا: میں نے اپنی کسی بیوی کا پانچ سو سے زیادہ مہر نہیں باندھا اور نہ اپنی کسی بیٹی کا اس سے زیادہ باندھا' نعمان بولا: آپ میں نمونہ ہے اور کہنے لگا: یا رسول اللہ میرے ساتھ کسی شخص کو بھیج دیجئے کہ وہ آپ کی بیوی کو آپ کے پاس لے آئے میں اس کے ساتھ ہو جاؤں گا اور اس کے ساتھ آپ کی اہلیہ کو بھیج دوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے ساتھ ابو اسید ساعدی کو بھیج دیا' پھر جب یہ دونوں آدمی اس عورت کے پاس پہنچے تو وہ اپنے گھر میں بیٹھ گئی' پھر اس نے ابو اسید کو اندر آنے کی اجازت دی ابو اسید نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی عورتوں کو کوئی مرد نہیں دیکھتا' (ابو اسید کہتے ہیں: یہ واقعہ پردہ کے حکم کے بعد کا ہے) پھر اس نے میرے پاس آدمی بھیجا اس نے میرا کام آسان بنا دیا' بولے: آپ کے اور ان کے درمیان پردہ ہے جن سے آپ بات کرتی ہیں الا یہ کہ وہ محرم ہوں آخر کار اس نے پردہ کر لیا' ابو اسید کہتے ہیں: میں تین دن اس کے گھر ٹھہرا' پھر میں نے ہودج میں پردے کے ساتھ انہیں

ایک اونٹ پر بٹھایا اور اپنے ساتھ مدینہ لے کر آیا اور بنی ساعدہ میں ٹھہرا دیا' قبیلہ کی عورتوں نے آ کر انہیں اہلاً وسہلاً کہہ کے ان کا خیر مقدم کیا پھر ان عورتوں نے گھر گھر میں ان کے حسن و جمال کا ذکر کیا اور تمام مدینہ میں ان کے آنے کی خبر پھیل گئی' ابو اسید کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رخ کیا آپ بنو عمرو بن عوف میں تھے اور آپ کو ان کے آنے کی خبر کی' وہ بے حد حسین تھیں عورتوں کو جب ان کے حسن کی خبر لگی تو ٹوٹ پڑیں' ایک عورت بولی: تم تو ملکہ ہو' اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں اقبال مند بننا چاہتی ہو تو جب آپ تمہارے پاس آئیں تو کہنا: تم سے اللہ کی پناہ اس سے تم آپ کی نگاہ میں بہت قدر و منزلت والی بن جاؤ گی اور آپ تمہاری طرف خوب راغب ہوں گے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث موسیٰ بن عبیدہ از عمر بن حکم از ابو اسید ساعدی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جونیہ کے پاس بھیجا پھر میں انہیں سوار کر کے مدینہ لایا۔ یہ لوگ نجد کے ایک گوشہ میں رہتے تھے' اور میں نے انہیں بنی ساعدہ کے ایک گھر میں ٹھہرا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے آنے کی خبر دی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چل کر آئے اور ان کے پاس تشریف لے گئے اور گھٹنوں اور ایڑیوں پر بیٹھ کر بوسہ لینے کے لیے ان کی طرف جھکے (جب آپ اپنی دلہن کا منہ دیکھتے تھے تو اسی طرح کیا کرتے تھے) بولیں: آپ سے اللہ کی پناہ' یہ سن کر آپ نے رخ پھیر کر فرمایا: تم نے ایک عظیم پناہ گاہ سے پناہ مانگی ہے' اور آپ فوراً ان سے ہٹ گئے اور آپ کے حکم سے میں نے انہیں ان کی قوم میں پہنچا دیا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن جعفر از عمرو بن صالح از سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ: جونیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کی پناہ مانگی' ان سے کہہ دیا گیا تھا کہ یہ لفظ تمہارے لیے باعث سعادت ثابت ہوگا' جونیہ کے علاوہ آپ سے کسی اور عورت نے پناہ نہیں مانگی' دراصل انہیں ان کی خوبصورتی کی وجہ سے دھوکا دیا گیا' جب آپ کے سامنے ان کا ذکر آیا جنہوں نے جونیہ کو اس لفظ کے کہنے پر آمادہ کیا تو آپ نے فرمایا: وہ حضرت یوسف والیاں ہیں اور ان کا مکر عظیم ہے جونیہ کا نام اسماء بنت نعمان بن ابی الجون ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن جعفر: جونیہ' امیہ بنت نعمان بن ابی الجون ہیں۔ باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن جعفر از ابن ابی عون: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کندیہ سے ربیع الاوّل ۹ ھ میں نکاح کیا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبدالرحمٰن بن ابی الزناد از ہشام بن عروہ: ولید بن عبدالملک نے لکھ کر ان سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعث بن قیس کی بہن قتیلہ سے نکاح کیا تھا؟ فرمایا: ان سے آپ نے کبھی نکاح نہیں کیا اور نہ کندیہ سے نکاح کیا البتہ بنی الجون کی بہن سے آپ نے نکاح کر لیا تھا پھر جب وہ مدینہ آئیں اور آپ کو ان کے پاس لایا گیا تو آپ نے انہیں دیکھ کر بلا خلوت کے طلاق دے دی تھی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث معمر از زہری: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کندیہ سے بجز بنی جون کے ہمشیرہ کے نکاح نہیں کیا۔ اور جونیہ کو بھی خلوت سے پہلے ہی طلاق دے دی تھی۔

باخبار ہشام بن محمد بن سائب از محمد بن سائب از ابو صالح از ابن عباس: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت نعمان سے نکاح کیا' وہ اپنے زمانہ میں انتہائی حسین تھیں پھر جوانی کی پھبن' سبحان اللہ' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر کی عورتوں سے نکاح کرنے لگے تو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوچا کہ اب آپ اپنا ہاتھ باہر والی عورتوں پر رکھنے لگے کہیں آپ ہم سے رخ نہ پھیر لیں آپ نے اسماء کے والد سے اسماء پر اس وقت پیام ڈالا تھا جب کندہ کا وفد آپ کے پاس آیا تھا پھر جب اسماء کو ازواج مطہرات نے دیکھا تو ان سے حسد کیا اور ان سے کہہ دیا: اگر تم رسول اللہ کی نگاہ میں چڑھنا چاہتی ہو تو آپ جب تمہارے پاس آئیں تو آپ سے اللہ کی پناہ مانگ لینا پھر جب آپ پردہ لٹکا کر ان کے پاس خلوت میں تشریف لے گئے تو ان کی طرف ہاتھ بڑھایا' انہوں نے اعوذ باللّٰہ منك یعنی آپ سے اللہ کی پناہ کہہ دیا' فرمایا: اللہ سے پناہ مانگنے والا بے خوف ہے اپنے میکہ چلی جاؤ۔

باخبار ہشام بن محمد' بحدیث ابن غسیل از حمزہ بن ابی اسید ساعدی از ابو اسید ساعدی بدری: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت نعمان جونیہ سے نکاح کیا اور انہیں لانے کے لیے مجھے بھیجا' میں انہیں لے آیا پھر حفصہ نے عائشہ سے یا عائشہ نے حفصہ سے کہا: تم تو مہندی لگا دو اور میں کنگھی کر دوں گی پھر ایک نے مہندی لگائی اور ایک نے کنگھی کی' پھر ان سے ان دونوں میں سے کسی نے کہا: دلہن کے منہ سے شب عروسی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اعوذ باللہ منک اچھا معلوم ہوتا ہے پھر جب جونیہ آپ کے پاس گئیں اور دروازہ بند کر کے پردہ چھوڑ دیا گیا تو آپ نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا انہوں نے اعوذ باللّٰہ منك کہہ دیا' آپ نے آستین سے اپنا چہرہ چھپا لیا اور تین بار فرمایا: تم نے پناہ گاہ سے پناہ لی' ابو اسید کہتے ہیں: پھر آپ نے میرے پاس آ کر فرمایا: ابو اسید! انہیں ان کے میکہ پہنچا دو اور ایک رازقی جوڑا بھی دے دو یعنی سوتی' جونیہ کہا کرتی تھیں: مجھے چھوڑ دو میں ایک بدنصیب عورت ہوں۔

باخبار ضحاک بن مخلد شیبانی' باخبار موسیٰ بن عبیدہ' بحدیث عمر بن حاکم' بحدیث ابو اسید: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی جون کی ایک عورت سے نکاح کیا اور انہیں لانے کا مجھے حکم دیا میں ان کو لے آیا اور انہیں ذباب کے پیچھے شوط میں ایک گھر میں اتار دیا پھر میں نے آپ کے پاس آ کر کہا: یارسول اللہ! میں آپ کے پاس آپ کی بیوی کو لے آیا ہوں' آپ پیدل چل پڑے میں آپ کے ساتھ تھا پھر جب ان کے پاس گئے اور گھٹنوں اور ایڑیوں پر بیٹھ کر ان کا بوسہ لینے کے لیے ان کی طرف جھکے (آپ پہلی شب میں اپنی بیویوں سے ایسا ہی کیا کرتے تھے جب ان کا منہ دیکھا کرتے تھے) تو انہوں نے اعوذ باللّٰہ منك کہہ دیا' فرمایا: تم نے ایک جائے پناہ سے پناہ مانگی ہے پھر آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں انہیں ان کے میکہ پہنچا دوں' آخر میں نے ایسا ہی کیا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث سلیمان بن حارث از عباس بن سہل بسماع ابو اسید ساعدی: جب میں انہیں ان کی جماعت میں لے کر پہنچا تو لوگ چیخ پڑے اور بولے: تو برکت والی نہیں' تجھ پر کیا بپتا پڑی تھی' بولیں: مجھے دھوکا دیا گیا اور مجھ سے یہ کہہ دیا گیا اور یہ بھی کہ اس سے آپ خوش ہوتے ہیں' قبیلہ والے: تو نے ہمیں عرب میں ذلیل کر دیا' انہوں نے فوراً ابو اسید سے پوچھا کہ جو کچھ ہونا تھا وہ تو ہو ہی گیا' اب میں کیا کروں؟ بولے اپنے گھر میں بیٹھو اور علاوہ محرم کے سب سے پردہ کرو' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب تمہارے بارے میں کوئی لالچ کرنے والا لالچ نہ کرے کیونکہ تم امہات المومنین میں شامل ہو چنانچہ انہوں نے اسی پر عمل کیا حتیٰ کہ عہد عثمان میں نجد میں اپنے میکہ ہی میں وفات پائی۔

باخبار ہشام بن محمد بن سائب' بحدیث زہیر بن معاویہ جعفی: آپ اسی صدمہ سے فوت ہوئیں۔ باخبار ہشام بن محمد بن سائب از محمد بن سائب از ابو صالح از ابن عباس: اسماء بنت نعمان مہاجر بن امیہ بن مغیرہ نے نکاح کر لیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

دونوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا' اسماء نے کہا: اللہ کی قسم! مجھ سے پردہ نہیں کرایا گیا اور نہ مجھے ام المومنین کہا گیا' آخر کار حضرت عمر رضی اللہ عنہ سزا سے رک گئے۔

محمد بن عمر: میں نے کسی سے یہ بھی سنا ہے کہ ان سے عکرمہ بن ابو جہل نے نکاح کر لیا تھا اور ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حجاب واقع نہیں ہوا تھا' لیکن یہ صحیح نہیں۔

قُتیلہ:

آپ قیس کی صاحبزادی ہیں اور اشعث بن قیس بن معدی کرب بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ الاکرمین بن حارث بن معاویہ بن حارث بن معاویہ بن حارث بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن کندہ کی ہمشیرہ ہیں۔

باخبار ہشام بن محمد بن سائب از محمد بن سائب از ابو صالح از ابن عباس: جب اسماء بنت نعمان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کی پناہ مانگی تو آپ باہر آ گئے اور غصہ کے آثار آپ کے چہرے سے نمایاں تھے' پھر آپ سے اشعث بن قیس عرض کرتے ہیں: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے اور غم میں نہ ڈالے' کیا میں آپ کا نکاح اس سے نہ کرادوں جو حسن و جمال اور حسب و نسب میں اسماء سے کم نہیں؟ پوچھا: کون؟ بولے: میری بہن قتیلہ' فرمایا: میں نے اس سے نکاح کر لیا' پھر اشعث حضرموت گئے اور انہیں لائے جب یمن سے آگے بڑھے تو انہیں آپ کی وفات کی خبر مل گئی اور انہیں واپس لے کر لوٹ گئے اور مرتد ہونے والوں کے ساتھ یہ دونوں بھائی بہن بھی مرتد ہو گئے' اسی لیے قتیلہ نے نکاح کر لیا کیونکہ مرتد ہونے کی وجہ سے نکاح ٹوٹ گیا تھا پھر قتیلہ سے مکشوح مرادی نے نکاح کر لیا تھا۔

باخبار معلیٰ بن اسد از وہیب از داؤد بن ابی ہند: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو کندہ کی ایک عورت قتیلہ کے مالک بن گئے تھے لیکن وہ اپنی قوم کے ساتھ مرتد ہو گئی تھی بعد میں اس سے عکرمہ بن ابو جہل نے نکاح کر لیا تھا جس سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سخت قلق و ملال تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ' وہ آپ کی بیویوں میں سے نہ تھی نہ آپ نے اسے اختیار دیا اور نہ اس سے پردہ کرایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے اس کے مرتد ہونے کی وجہ سے بری فرما دیا کیونکہ وہ اپنی قوم کے ساتھ مرتد ہو گئی تھی۔

باخبار محمد بن عمر از یحییٰ بن نعمان غفاری از یزید بن قسیط: قتیلہ بنت قیس' اشعث کی ہمشیرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نفس ہبہ کر دیا تھا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابی الزناد و ابو الخصیب از ہشام بن عروہ از عروہ: عروہ اس بات کو تسلیم نہیں کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتیلہ سے نکاح نہیں کیا تھا اور نہ بجز جونیہ کے کندیہ سے نکاح کیا تھا اور جونیہ کو بھی دیکھتے ہی بلا خلوت کے طلاق دے دی تھی۔

ملیکہ:

آپ کعب لیثی کی بیٹی ہیں۔ باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابو معشر: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ملیکہ بنت کعب سے نکاح کیا۔ ان کے بے مثال حسن و جمال کی شہرت تھی' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے جا کر کہا: کیا تمہیں اپنے والد کے قاتل سے نکاح کرنے میں شرم نہیں

آتی؟ آخر کار انہوں نے آپ سے اللہ کی پناہ مانگ لی اور آپ نے انہیں طلاق دے دی لیکن ان کی قوم نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: یارسول اللہ وہ کم سن ہیں اور ان کی رائے کا کوئی اعتبار نہیں اور انہیں دھوکہ دیا گیا ہے لہٰذا آپ ان سے رجوع فرمالیں لیکن آپ نے رجوع سے انکار کیا پھر انہوں نے ان کے اپنے ایک عزیز سے جو بنی عذرہ میں سے اجازت حاصل کر لی اور عذری نے ان سے نکاح کر لیا' ان کے والد کو فتح مکہ کے دن خندمہ میں حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا تھا۔

محمد بن عمر: اس حدیث کے ضعیف ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ہے اور یہ بھی کہ انہوں نے مذکورہ بالا جملہ فرمایا' حالانکہ اس سفر میں صدیقہ نبی ﷺ کے ساتھ نہ تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبدالعزیز جندعی اپنے والد سے اور وہ عطاء بن یزید جندعی سے: رسول اللہ ﷺ نے ملیکہ سے رمضان ۸ھ میں نکاح کیا اور ان کے پاس تشریف لے گئے اور وہ آپ کے نکاح ہی میں آپ کے پاس فوت ہوئیں۔

محمد بن عمر: لیکن ہمارے اصحاب اس نکاح کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں آپ نے کنانیہ سے کبھی نکاح نہیں کیا۔ باخبار محمد بن عمر' بحدیث محمد بن عبداللہ از زہری: ہم مثل حدیث۔

بنت جندب:

آپ ابن ضمرہ جندعی کی لڑکی ہیں۔ باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن جعفر از یزید بن بکر: رسول اللہ ﷺ نے بنت جندب بن ضمرہ جندعی سے نکاح فرمایا۔ محمد بن عمر: لیکن ہمارے اصحاب اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ نے کبھی کنانیہ سے نکاح نہیں کیا۔

سبا:

یا سنا بنت صلت بن حبیب بن حارثہ بن ہلال بن حرام بن سماک بن عوف سلمی۔ باخبار ہشام بن محمد سائب کلبی بحدیث شخصے از جماعت عبداللہ بن حازم سلمی: رسول اللہ ﷺ نے سنا بنت حلت سے نکاح کیا لیکن وہ قبل اس کے کہ ان تک رسول اللہ ﷺ پہنچیں فوت ہو گئیں۔

باخبار ہشام بن محمد' بحدیث عبیداللہ بن ولید وصافی از عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی: ایک سلمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! میری ایک بچی ہے اور وہ اس قدر حسین و ہوشیار ہے کہ میں آپ ہی کو اس کے لائق سمجھتا ہوں پھر نبی ﷺ نے اس سے نکاح کرنے کا ارادہ فرمایا وہ شخص کہنے لگا: یارسول اللہ دوسری بات یہ ہے کہ وہ میرے پاس کبھی بیمار نہیں ہوئی' فرمایا: مجھے تمہاری بچی کی ضرورت نہیں کہ اپنے گناہ لاد کر ہمارے پاس آئے اس مال میں خیر و برکت نہیں جو (اللہ کی راہ میں خرچ کر کے) کم نہ کیا جائے اور نہ اس جسم میں خیر و سعادت ہے جو بیمار نہ ہوا ہو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی منگیتر عورتیں جن سے آپ نے نکاح نہیں کیا

لیلیٰ بنت خطیم:

آپ قیس بن خطیم بن عدی بن عمرو بن سواد بن ظفر بن حارث بن خزرج بن عمرو کی ہمشیرہ ہیں اور وہ بنت مالک بن اوس ہیں۔

باخبار ہشام بن محمد بن سائب از محمد بن سائب از ابو صالح از ابن عباس: سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سورج کی طرف پشت کیے بیٹھے تھے کہ آپ کے پیچھے سے لیلیٰ بنت خطیم نے آ کر آپ کے کندھے پر ہاتھ مارا' فرمایا: کون ہے اسے شیر کھائے؟ آپ یہ جملہ کثرت سے فرمایا کرتے تھے' بولیں: میں ہوں لیلیٰ بنت مطعم الطیر ومباری الریح یعنی اس کی بیٹی ہوں جو پرندوں کو دانہ دیتے تھے اور ہوا سے مقابلہ کیا کرتے تھے یعنی بڑے سخی تھے اور بے حد تیز رفتار سوار تھے' میں لیلیٰ بنت خطیم ہوں اور اپنا نفس آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے آئی ہوں' آپ مجھ سے نکاح کر لیں' فرمایا: اچھا میں نے نکاح کر لیا پھر لیلیٰ اپنی قوم میں واپس جا کر کہتی ہیں' مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لیا ہے' قوم نے کہا: تم نے بہت برا کیا' تم ایک غیرت مند خاتون ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتیں آپ پر غیرت کرتی ہیں ایسا نہ ہو کہ آپ تمہارے لیے بددعا کر دیں لہٰذا اپنے نفس کے ہبہ کو فسخ کر دو' چنانچہ یہ پھر آپ کی خدمت میں جا کر عرض کرتی ہیں: یارسول اللہ! میرا یہ معاملہ فسخ کر دیجیے' آپ فرماتے ہیں: اچھا میں نے فسخ کر دیا' پھر لیلیٰ سے مسعود بن اوس بن سواد بن ظفر نے نکاح کر لیا اور مسعود سے ان کے اولاد ہوئی' ایک دن یہ مدینہ کے باغ میں غسل کر رہی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا کی وجہ سے ایک بھیڑیے نے ان پر حملہ کیا اور وہ ان کے جسم کا کچھ حصہ کھا گیا پھر انہیں بھیڑیے سے چھڑا لیا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکیں اور فوت ہو گئیں۔ باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن جعفر از ابن ابی عون: لیلیٰ نے خود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا تھا اور دیگر عورتیں بھی اپنے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا کرتی تھیں لیکن یہ نہیں سنا گیا کہ آپ نے ان میں سے کسی کو قبول کیا ہو۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث محمد بن صالح بن دینار از عاصم بن عمر بن قتادہ: لیلیٰ نے اپنے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا تھا اور آپ نے انہیں قبول فرما لیا تھا یہ اپنے خچر پر بری طرح سے سوار ہوا کرتی تھیں اور بد خلق تھیں' کہنے لگیں: اللہ کی قسم! میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آمادہ کروں گی کہ آپ انصار کے اس قبیلہ میں شادی نہ کریں اللہ کی قسم! میں آپ کے پاس جاؤں گی اور اپنا نفس آپ کو ہبہ کر دوں گی پھر یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی ہیں آپ اپنے ایک صحابی کے ساتھ کھڑے ہوئے ہوتے ہیں اور اپنا ہاتھ آپ پر رکھ دیتی ہیں آپ چونک پڑتے ہیں اور فرماتے ہیں: یہ کون ہے؟ اسے شیر کھائے کہتی ہیں' میں ہوں لیلیٰ' قبیلہ کے سردار کی بیٹی' میں اپنا نفس آپ کو ہبہ کرتی ہوں آپ فرماتے ہیں: میں نے تمہیں قبول کیا اب تو تم واپس جاؤ جب تک میرا حکم تمہارے پاس نہ آ جائے پھر یہ اپنی قوم میں

آ گئیں‘ لوگ بولے: تم ایک ایسی عورت ہو جو سوتنوں کو برداشت نہیں کر سکتی اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے لیے جس قدر آپ چاہیں عورتیں حلال فرما دی ہیں آپ ان سے نکاح کر سکتے ہیں یہ پھر آپ کی خدمت میں جا کر عرض کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے عورتیں حلال فرما دی ہیں‘ میں ایک دراز زبان عورت ہوں اور سوتنوں کو برداشت نہیں کر سکتی پھر درخواست کی کہ آپ یہ معاملہ فسخ کر دیں‘ آپ نے فرمایا: اچھا میں نے فسخ کر دیا۔

ام ہانی رضی اللہ عنہا:

آپ ابو طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم کی صاحبزادی ہیں اور آپ کا نام فاختہ ہے لیکن ہشام بن کلبی آپ کا نام ہند بتاتے ہیں ہمارے نزدیک فاختہ ہی مشہور ہے اور صحیح ہے آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی ہیں۔

باخبار ہشام بن محمد بن سائب کلبی از محمد بن سائب کلبی از ابو صالح از ابن عباس: نبی ﷺ نے جاہلیت میں ابو طالب سے ان کی بیٹی ام ہانی پر پیام ڈالا اور ہبیرہ بن ابی وہب نے بھی پیام ڈالا پھر ان سے ہبیرہ نے نکاح کر لیا‘ آپ نے فرمایا: چچا جان آپ نے ام ہانی کا ہبیرہ سے نکاح کر دیا اور مجھے محروم فرما دیا‘ ابو طالب نے جواب دیا: بھتیجے ہم نے ان سے رشتہ کر دیا محسن محسن کے ساتھ برابر کا احسان کرتا ہے پھر ام ہانی مشرف بہ اسلام ہو گئیں اور نکاح ٹوٹ گیا پھر آپ نے ان پر اپنے لیے پیام ڈالا‘ بولیں: اللہ کی قسم! مجھے آپ سے جاہلیت کے زمانہ میں بھی محبت تھی اسلام کے زمانہ کے تو کہنے ہی کیا ہیں لیکن میں بچوں والی عورت ہوں اور ان سے آپ کو تکلیف ہو گی اور یہ مجھے گوارا نہیں‘ آپ نے فرمایا: اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں بہترین عورتیں قرشی خواتین ہیں جن کو اپنے کم سن بچوں کی انتہائی مامتا ہوتی ہے اور اپنے شوہر کے مال کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔

باخبار عبداللہ بن نمیر‘ بتحدیث اسماعیل بن خالد از عامر: رسول اللہ ﷺ نے ام ہانی پر پیام ڈالا‘ بولیں: یا رسول اللہ! آپ مجھے میری آنکھوں اور کانوں سے زیادہ پیارے ہیں‘ شوہر کا حق عظیم ہوتا ہے مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نکاح کر لوں تو شوہر کی خدمت میں مصروف ہو کر اپنے بعض کاموں سے اور اپنی اولاد سے غافل نہ ہو جاؤں اور اگر بچوں کی خدمت میں مشغول ہو جاؤں تو کہیں شوہر کا حق ضائع نہ کر بیٹھوں‘ فرمایا: اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں بہترین عورتیں قرشی عورتیں ہیں جو اپنے بچوں پر ان کے چھٹ پنے میں انتہائی شفیق ہیں اور اپنے شوہر کے مال کی بہترین محافظ ہیں۔

باخبار حجاج بن نصیر‘ بتحدیث اسود بن شیبان از ابو نوفل بن ابی عقرب: رسول اللہ ﷺ نے ام ہانی کے پاس آ کر ان پر اپنا پیام ڈالا‘ بولیں: ان بچوں کا کیا ہو گا جن میں کوئی لیٹا ہے اور کوئی شیر خوار ہے (ان دو بچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو ان کے آگے تھے) آپ نے پانی مانگا لیکن آپ کے لیے دودھ لایا گیا‘ آپ نے کچھ دودھ پی کر ام ہانی کو دے دیا‘ وہ آپ کے سامنے کا بچا ہوا دودھ پی کر کہنے لگیں: میرا روزہ تھا لیکن پھر بھی میں نے یہ دودھ پی لیا‘ پوچھا: کیوں پی لیا‘ بولیں: اس لیے کہ آپ کا جھوٹا تھا‘ میرا تو یہ حال ہے کہ اس چیز کو بھی چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا جس پر میں قادر نہیں لیکن جب میں اس پر قادر ہو گئی تو میں نے وہ پی لیا‘ فرمایا قرشی عورتیں اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں بہترین ہیں کہ اپنے بچوں پر ان کے چھٹ پنے میں انتہائی مہربان ہوتی ہیں اور اپنے شوہر کے مال کی اچھی طرح سے نگرانی کرتی ہیں‘ اگر مریم بنت عمران اونٹ پر سوار ہوئی ہوتیں تو ان پر میں کسی کو

فضیلت نہیں دیتا۔

باخبار عبید اللہ بن موسیٰ' بتحدیث اسرائیل از سدی از ابوصالح از ام ہانی: رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر پیام ڈالا' میں نے عذر پیش کیا اور آپ نے میرا عذر قبول فرمالیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿انا احللنا لك ازواجك ..... الخ﴾ یعنی اے نبی ہم نے آپ کو وہ عورتیں حلال کر دیں جن کے مہر آپ نے ادا کر دیئے اور لونڈیاں بھی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال فے میں دیں اور آپ کی چچا زاد بہنیں بھی اور ماموں زاد بہنیں بھی اور خالہ زاد بہنیں بھی جو آپ کے ساتھ ہجرت کر کے آ گئیں' فرماتی ہیں میں آپ کے لیے حلال نہ تھی کیونکہ میں نے آپ کے ساتھ ہجرت نہیں کی تھی' میں تو طلقاء میں شامل تھی۔

باخبار فضل بن دکین' بتحدیث عبدالسلام بن حرب ملائی' بتحدیث اسماعیل بن عبدالرحمٰن باخبار یا بسماع ابوصالح مولیٰ ام ہانی' رسول اللہ ﷺ نے بنت ابی طالب پر پیام ڈالا۔ بولیں یا رسول اللہ! میں بچوں کی ماں ہوں اور وہ چھوٹے چھوٹے ہیں' فرماتے ہیں: جب ام ہانی کے بیٹے بالغ ہو گئے تو انہوں نے اپنا نفس رسول اللہ ﷺ پر پیش کیا' فرمایا: اب نہیں کیونکہ حق تعالیٰ نے آپ پر آیت: ﴿یاایها النبی انا احللنا لك ..... الخ﴾ اتار دی تھی اور ام ہانی مہاجرہ نہ تھیں' دیگر حضرات کہتے ہیں: ام ہانی کے ہبیرہ سے جعدہ' عمر' یوسف اور ہانی چار بیٹے تھے۔

ضباعہ:

آپ عامر بن قرط بن سلمہ بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کی بیٹی ہیں۔ باخبار ہشام بن محمد از محمد از ابوصالح از ابن عباس: ضباعہ' ہوذہ بن علی حنفی کے نکاح میں تھیں' ہوذہ فوت ہو گئے اور ان سے ضباعہ کے ہاتھ بہت مال آیا پھر ان سے عبداللہ بن جدعان تیمی نے نکاح کیا مگر عبداللہ سے ان کے اولاد نہیں ہوتی تھی اس لیے انہوں نے اس سے طلاق لے لی پھر ان سے ہشام بن مغیرہ نے نکاح کر لیا ان سے ان کے سلمہ پیدا ہوئے جو بہترین مسلمان ثابت ہوئے' پھر ہشام بھی مر گئے۔ ضباعہ عرب کی انتہائی حسین خاتون تھیں اور کافی موٹی تھیں جب بیٹھتی تھیں تو کافی جگہ گھیر لیا کرتی تھیں اور اپنے بالوں سے اپنا جسم ڈھانپ لیا کرتی تھیں' نبی ﷺ کے سامنے بھی ان کے جمال کا ذکر آیا آپ نے ان کے بیٹے سلمہ کے پاس اپنا پیام ڈالا: سلمہ نے کہا: میں ان سے مشورہ کر کے جواب دوں گا۔ نبی ﷺ سے یہ بھی کہہ دیا گیا تھا کہ وہ سن رسیدہ ہیں' بیٹے نے ماں سے کہا کہ میرے پاس آپ کے لیے رسول اللہ ﷺ کا پیام آیا ہے' بولیں: تم نے کیا جواب دیا۔ بولے میں نے کہا ہے کہ میں ان سے مشورہ کر لوں' بولیں: کیا نبی ﷺ کے سلسلہ میں بھی مشورے کی ضرورت ہے؟ جاؤ اور آپ کا نکاح کراؤ' آخر کار سلمہ نبی ﷺ کے پاس گئے لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔

صفیہ:

آپ بشامہ بن نضلہ کی بیٹی اور اعور بن بشامہ عنبری کی بہن ہیں۔ باخبار ہشام بن محمد از محمد از ابوصالح از ابن عباس: نبی ﷺ نے صفیہ بنت بشامہ پر پیام ڈالا آپ نے بطور لونڈی کے انہیں حاصل کیا تھا اور اختیار دے دیا تھا کہ اگر چاہو تو میں ہوں ورنہ تمہارا شوہر ہے' انہوں نے شوہر کو ترجیح دی آپ نے انہیں بھیج دیا پھر بنو تمیم نے انہیں خوب کہا سنا۔

ام شریک رضی اللہ عنہا:

آپ کا نام غزیہ بنت جابر بن حکیم ہے۔ محمد بن عمر: آپ بنی معیص بن عامر بن لوی میں سے ہیں لیکن بعض مورخ کہتے ہیں کہ آپ دوسیہ ہیں اور ازد سے ہیں۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تیمی: ام شریک بنو عامر بن لوی سے ہیں اور معیصہ ہیں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنا نفس ہبہ کر دیا تھا پھر مرتے دم تک نکاح نہیں کیا۔

باخبار وکیع بن جراح از زکریا بن ابی زائدہ از عامر (ترجی من تشاء منهن) کی تفسیر میں، جن تمام عورتوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنے نفوس ہبہ کر دیئے تھے اور ان میں سے بعض آپ کے پاس داخل ہوئی تھیں اور بعض کے دخول میں تاخیر کر دی گئی تھی، انہوں نے آپ کے بعد کسی سے نکاح نہیں کیا ان میں ایک خاتون ام شریک بھی ہیں۔ باخبار عبیداللہ بن موسیٰ، باخبار شیبان از فراس از شعبی: وہ عورت جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم علیحدہ رہے ام شریک انصاریہ ہیں۔

باخبار وکیع بن جراح از شریک از جابر از حکم از علی بن حسین: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام شریک دوسیہ سے نکاح کیا۔ باخبار زید بن حباب، باخبار شعبہ از حکم از علی بن حسین: وہ عورت جس نے اپنا نفس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کیا ام شریک ہیں جو ازدیہ ہیں۔

باخبار زید بن حباب، باخبار شعبہ از حکم از مجاہد: ام شریک نے اپنا نفس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ نہیں کیا تھا۔ باخبار محمد بن عمر از ابن جریج از ابوالزبیر از عکرمہ: وامرأة مؤمنة ان وهبت نفسها الخ کی تفسیر میں) یہ ام شریک دوسیہ ہیں۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث ولید بن مسلم از منیر بن عبداللہ دوسی: ام شریک کے شوہر مسلمان ہو گئے تھے آپ کا نام غزیہ ہے، جابر کی بیٹی ہیں اور قبیلۂ دوس کی ہیں اور آپ کے شوہر ابوالعکر ہیں، جب قبیلۂ دوس نے ہجرت کی تو انہوں نے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ ام شریک فرماتی ہیں: ابوالعکر کے گھر والوں نے مجھ سے آ کر کہا: شاید تم ان کے دین پر ہو؟ میں نے کہا: ہاں ہاں اللہ کی قسم! میں ان کے دین پر ہوں، بولے: پھر تو لامحالہ ہم تمہیں سخت اذیتیں پہنچائیں گے چنانچہ وہ ہمیں ہمارے گھر سے لے گئے ہم ذوالخلصہ میں تھے وہی ہماری رہائش گاہ تھی چنانچہ لوگ چلتے رہے اور منزل کی تلاش میں رہے اور مجھے ایک بدترین مست اور شریر اونٹ پر سوار کر دیا، مجھے شہد کے ساتھ روٹی دیتے رہے اور پینے کے لیے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں دیتے تھے حتیٰ کہ جب آدھا دن ہو گیا اور سورج کافی گرم ہو گیا اور ہم گرمی محسوس کرنے لگے تو لوگ ٹھہر گئے اور سب نے اپنے اپنے خیمے گاڑ لیے اور مجھے دھوپ میں چھوڑ دیا حتیٰ کہ میرے ہوش و حواس جاتے رہے انہوں نے میرے ساتھ تین دن تک یہی معاملہ کیا اور تیسرے دن مجھ سے کہنے لگے: جس دین پر تو قائم ہے اسے چھوڑ دے۔ فرماتی ہیں: ان کی بات میں نہ سمجھ سکی، ہاں چند کلمے سن لیے پھر مجھے انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کر کے بتایا گیا کہ توحید چھوڑ دے فرماتی ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم میں توحید پر قائم ہوں، مجھے پیاس کی انتہائی تکلیف تھی اچانک میں نے اپنے سینہ پر ڈول کی ٹھنڈک محسوس کی میں ڈول کو پکڑ کر ایک سانس میں غٹ غٹ پانی چڑھا گئی پھر ڈول مجھ سے ہٹ گیا میں نے دیکھا تو ڈول فضا میں معلق تھا اور میری رسائی سے باہر تھا پھر ڈول دوسری بار مجھ پر لٹکایا گیا اور میں نے پھر ایک بار اس سے پانی پیا پھر وہ اٹھا لیا گیا میں نے دیکھا تو فضا میں معلق تھا پھر تیسری بار لٹکایا گیا اب کے میں نے خوب

سیراب ہو کر پانی پیا اور اپنے سر' منہ اور کپڑوں پر بھی ڈالا فرماتی ہیں: لوگوں نے اپنے اپنے خیموں سے باہر آ کر یہ تماشہ دیکھا' پوچھا اے اللہ کی دشمن تیرے پاس یہ پانی کہاں سے آیا؟ میں نے کہا: اللہ کے دشمن وہ ہیں جو اللہ کے دین کی مخالفت کرتے ہیں' یہ پانی مجھے حق تعالیٰ جل مجدہ' نے عطا فرمایا ہے پھر تو لوگ دوڑ کر اپنے اپنے مشکیزوں کی طرف گئے دیکھا تو سب کے مشکیزوں کے بندھن بندھے ہوئے ہیں اور ایک مشکیزہ بھی کھلا ہوا نہیں پھر تو سب نے بیک زبان کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ تیرا رب ہی ہمارا رب ہے اور وہی ہمارا رب ہے' جس نے تجھے اس جگہ پانی عطا فرمایا اور سیراب کیا' ہم نے جو کچھ تیرے ساتھ کیا' اس پر نادم ہیں' اسی رب نے اسلام مشروع فرمایا ہے آخر کار سب مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس ہجرت کر کے چلے گئے اور میری اس کرامت کو دیکھ کر مجھے سب سے افضل سمجھنے لگے۔ یہ وہی خاتون ہیں جنہوں نے اپنا نفس نبی ﷺ کو ہبہ کر دیا تھا' یہ قبیلہ ازد کی تھیں اور انہوں نے خود کو نبی ﷺ پر پیش کر دیا تھا' آپ حسین تھیں اور عمر رسیدہ تھیں' فرماتی ہیں: میں آپ پر اپنا نفس ہبہ کرتی ہوں اور اسے صدقہ کرتی ہوں' نبی ﷺ نے آپ کو قبول فرمالیا' صدیقہ نے کہا: اس عورت میں اچھائی نہیں جو کسی مرد کو اپنا نفس ہبہ کرتی ہے ام شریک فرماتی ہیں: میں ایسی ہی عورت ہوں' حق تعالیٰ نے ام شریک کو مومنہ فرمایا' چنانچہ قرآن پاک میں یہ آیت اتاری: ﴿وامرأة مؤمنة ان وهبت نفسها للنبی﴾ یعنی ہم نے وہ مومن خاتون اپنے نبی کے لیے حلال فرمادی جو انہیں اپنا نفس ہبہ کر دے' پھر جب یہ آیت اتر آئی تو صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش میں آپ کے لیے جلدی فرماتے ہیں۔

محمد بن عمر: میں نے ان علما کو دیکھا جو یہ کہتے ہیں: کہ یہ آیت ام شریک کے بارے میں اتری لیکن ہمارے نزدیک صحیح یہی ہے کہ وہ قبیلہ دوس کی جواز دسے ہے ایک عورت ہے البتہ موسیٰ بن محمد بن ابراہیم کی جو اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے راوی ہیں' روایت کی رو سے ام شریک ہی ہیں' وہ فرماتے ہیں: ام شریک رسول اللہ ﷺ سے کئی حدیثیں روایت کرتی ہیں۔

باخبار محمد بن عمر از ابن جریج از عبدالحمید بن جبیر از ابن مسیب از ام شریک بسماع: رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی اور گرگٹ کے قتل کرنے کا حکم دیا۔

باخبار محمد بن عمر از ابن جریج از ابوالزبیر از جابرؓ بحدیث ام شریک' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' دجال کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرمارہے تھے: لوگ اس سے بھاگ کر پہاڑوں پر چلے جائیں گے' فرماتی ہیں: میں نے کہا یا کہا گیا: یارسول اللہ ﷺ اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا عرب تھوڑے سے ہوں گے۔

باخبار عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن زید از یحییٰ بن سعید: ام شریک دوسیہ نے ہجرت کی' آپ راہ میں ایک یہودی کے ساتھ ہو گئیں اور روزے کی حالت میں شام کی یہودی نے اپنی عورت سے کہہ دیا کہ اسے پانی نہ دینا ورنہ میں بری طرح سے تیرے ساتھ پیش آؤں گا چنانچہ ام شریک نے پیاس ہی کی حالت میں رات گزاری' آپ نے پچھلی رات میں دیکھا کہ میرے سینہ پر ڈول رکھا ہوا ہے اور چمڑے کا ایک تھیلا بھی' میں نے اس میں سے کھایا پیا اور مسافروں کو اندھیرے ہی میں روانہ ہونے کے لیے جگا دیا' یہودی کہنے لگا: میں ایک ایسی عورت کی آواز سن رہا ہوں جس نے کھا پی لیا ہے ام شریک نے کہا: نہیں' اللہ کی قسم! اس نے مجھے پانی نہیں پلایا' ام شریک کے پاس گھی کا ایک کپا تھا اور آپ اسے ہر مانگنے والے کو دے دیا کرتی تھیں ایک دن ایک شخص نے ان سے اس

کا سودا کیا' فرمایا: اس میں کچھ نہیں' خالی ہے پھر آپ نے اس میں پھونک ماری اور اسے دھوپ میں لٹکا دیا دیکھا تو وہ گھی سے بھرا ہوا ہے پھر لوگوں میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ام شریک کا کپا بھی ہے۔

باخبار بکر بن عبدالرحمٰن' بتحدیث عیسیٰ بن مختار از محمد بن ابی لیلیٰ از ابوالزبیر از جابر از ام شریک: ان کے پاس گھی کا ایک کپا تھا اور رسول اللہ ﷺ کو بطور ہدیہ کے گھی بھیجا کرتی تھیں' ایک دن ان کے بچوں نے گھی مانگا گھی تھا نہیں یہ گھی دیکھنے کے لیے کھڑی ہوئیں تو کپا گھی سے بھرا ہوا تھا چنانچہ بچے مدت تک اس میں سے گھی کھاتے رہے ایک دن انہوں نے کپا میں سے سارا گھی نکال لیا اور اسے خالی کر دیا پھر آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں آپ نے فرمایا: اگر تم کپا کو خالی نہ کرتیں تو ایک زمانہ تک اس میں تمہارے لیے گھی باقی رہتا۔

خولہ رضی اللہ عنہا:

آپ حکیم بن امیہ بن حارثہ بن اوقص بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ثعلبہ بن ذکوان بن امرئ القیس ابن بہثہ بن سلیم کی صاحبزادی ہیں آپ کی والدہ ضعیفہ بنت عاص بن امیہ بن امیہ بن عبد شمس ہیں' مرہ بن ہلال نے مکہ میں آ کر عبد مناف بن قصی سے معاہدہ کر لیا تھا اور عبد مناف نے ان کی بیٹی عاتکہ بنت مرہ سے شادی کر لی تھی جن سے ہاشم' عبد شمس اور مطلب پیدا ہوئے تھے۔

باخبار ہشیم بن محمد از محمد: خولہ ان خواتین میں سے ہیں جنہوں نے خود کو نبی ﷺ کو ہبہ کر دیا تھا اور آپ نے ان کے بارے میں توقف اختیار کیا تھا اور کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تھا' آپ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں' آپ عثمان بن مظعون کے نکاح میں تھیں پھر عثمان فوت ہو گئے تھے اور بیوہ ہو گئی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث ابن ابی الزناد وابوالخصیب از ہشام بن عروہ از عروہ وبتحدیث اسامہ بن زید از زہری از عروہ: خولہ ان خواتین میں سے ہیں جنہوں نے اپنے نفسوں کو نبی ﷺ کے لیے ہبہ کر دیا تھا۔

باخبار وکیع بن جراح از سفیان از علی بن زید بن جدعان از سعید بن مسیب از خولہ: انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اگر عورت خواب میں وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو کیا کرے؟ آگے پوری حدیث ہے۔

امامہ رضی اللہ عنہا:

آپ حمزہ بن عبدالمطلب کی صاحبزادی ہیں' آپ کی والدہ سلمیٰ بنت عمیس بن معد بن تیم بن مالک بن قحافہ خثعمیہ ہیں اور اسماء بنت عمیس کی ہمشیرہ ہیں' اسی طرح ہشام بن محمد بن سائب کلبی نے لکھا ہے اور دوسروں کے نزدیک آپ عمارہ بنت حمزہ ہیں لیکن ہشام کہتے ہیں عمارہ مرد ہیں اور حمزہ کے بیٹے ہیں اور انہیں کے نام پر حمزہ کی کنیت تھی اور ان کی والدہ خولہ بنت قیس بن فہد ہیں جو آل مالک بن نجار سے ہیں۔

باخبار عبداللہ بن نمیر ومحمد بن عبید' بتحدیث اعمش از سعد بن عبیدہ از عبدالرحمٰن از علی: میں نے کہا: یارسول اللہ! کیا بات ہے آپ قریش کی طرف مائل رہتے ہیں اور ہم میں نکاح نہیں کرتے؟ پوچھا: تمہارے پاس کوئی لڑکی ہے؟ بولے: ہاں حمزہ کی بچی ہیں' فرمایا: یہ تو میری رضاعی بھتیجی ہیں۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری' بتحدیث سعید بن ابی عروبہ از قتادہ از جابر بن زید از ابن عباس: چاہا گیا کہ حمزہ کی بچی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح کر دیا جائے' فرمایا وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے اور جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہیں۔

باخبار سفیان بن عیینہ و اسماعیل بن ابراہیم اسدی از علی بن زید بن جدعان از سعید بن مسیب: علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: آپ اپنے چچا جان حمزہ کی بچی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ کیونکہ وہ (بقول سفیان) حسین و جمیل ہے (اور بقول اسماعیل) قریش کی جوان بچیوں میں انتہائی حسین ہے' فرمایا: علی! کیا تم کو خبر نہیں کہ حمزہ میرے رضاعی بھائی ہیں اور اللہ نے جو رشتے نسب سے حرام فرما دیئے ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام فرما دیئے ہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابن ابی حبیبہ از داؤد بن حصین از عکرمہ از ابن عباس: عمارہ بنت حمزہ اور ان کی والدہ سلمٰی بنت عمیس مکہ میں تھیں پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: ہم اپنی چچا زاد بہن کو جو یتیم ہیں مکہ میں مشرکوں میں کیوں چھوڑیں؟ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو روکا نہیں اور علی رضی اللہ عنہ مکہ سے انہیں نکال کر لے گئے پھر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جن کو حمزہ رضی اللہ عنہ وصیت کر گئے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور حمزہ رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنا دیا تھا اس بچی کے بارے میں گفتگو کی اور کہا: میں اپنی بھتیجی کا زیادہ حق دار ہوں جب جعفر رضی اللہ عنہ نے سنا تو انہوں نے کہا: خالہ بمنزلہ والدہ کے ہوتی ہے' میں اس کا زیادہ حق دار ہوں کیونکہ اس کی خالہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا میرے نکاح میں ہیں' علی نے کہا: میری چچا زاد بہن کے بارے میں تم کیوں جھگڑ رہے ہو حالانکہ میں اسے مشرکوں میں سے نکال کر لایا ہوں اور میرے سوا تمہارا اس سے کوئی رشتہ نہیں میں تم سے زیادہ اس کا حق دار ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں فیصلہ کیے دیتا ہوں! زید! تم اللہ کے اور اس کے رسول کے آزاد کردہ ہو اور اے علی تم میرے بھائی اور میرے صحابی ہو اور اے جعفر تم صورت و سیرت میں میرے مشابہ ہو اور ہاں اے جعفر! تم ہی اس کے زیادہ حقدار ہو کیونکہ اس کی خالہ تمہاری بیوی ہیں اور خالہ بھانجی اور پھوپھی بھتیجی ایک نکاح میں جمع نہیں ہوتیں لہٰذا آپ نے جعفر کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ محمد بن عمر کہتے ہیں: جعفر (اس فیصلہ سے خوش ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد اٹھلا کر چکور کی طرح چلنے لگے' پوچھا: یہ کیا؟ بولے: جب نجاشی کسی کو مناتا تھا تو اسی طرح چلا کرتا تھا پھر ان سے نکاح کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا' فرمایا: وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے پھر آپ نے ان کا نکاح سلمہ بن ابی سلمہ سے کرا دیا' بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: سلمہ! کیا تم کو صلہ مل گیا؟۔

خولہ:

آپ ہزیل بن ہبیرہ بن قبیصہ بن حارث بن حبیب بن حرفہ بن ثعلبہ بن بکر بن حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی والدہ خلیفہ بن فروہ بن فضالہ بن زید بن امرؤ القیس بن خزرج کلبی کی بیٹی اور دحیہ بن خلیفہ کی ہمشیرہ ہیں۔

باخبار ہشام بن محمد' بحدیث شرقی بن قطامی: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خولہ بنت ہذیل سے نکاح کیا اور قبل اس کے کہ آپ ان تک پہنچیں وہ راستہ ہی میں فوت ہو گئیں۔ انہیں ان کی خالہ جان' خرنق بنت خلیفہ نے جو دحیہ بن خلیفہ کی ہمشیرہ ہیں پرورش کیا تھا۔

شراف:

آپ خلیفہ بن فروہ کی بیٹی اور دحیہ بن خلیفہ کی ہمشیرہ ہیں۔

باخبار ہشام بن محمد بن سائب' بتحدیث شرقی بن قطامی: جب خولہ بنت ہذیل فوت ہوگئیں تو نبی ﷺ نے شراف بنت خلیفہ سے نکاح کرلیا لیکن ان سے خلوت نہیں ہوئی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ثوری از جابر از عبدالرحمٰن بن سابط: رسول اللہ ﷺ نے ایک کلبی عورت پر پیام ڈالا اور اسے دیکھنے کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھیجا' صدیقہ گئیں پھر واپس آئیں' رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا دیکھا؟ بولیں: میں نے مفید کوئی چیز نہیں دیکھی' فرمایا: تم نے مفید چیز دیکھی' تم نے اس کے رخسارے پر ایک تل دیکھا جس سے تمہارا رواں رواں کھڑا ہوگیا' بولیں: یارسول اللہ! یہ ایک راز تھا جو آپ سے چھپایا گیا تھا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ثوری از جابر از مجاہد: اگر رسول اللہ ﷺ کسی پر پیام ڈالتے اور اسے لوٹا دیا جاتا تو پھر اس کا اعادہ نہیں کرتے تھے' ایک دفعہ آپ نے ایک عورت پر پیام ڈالا' اس نے کہا: میں مشورہ کرلوں چنانچہ اس نے اپنے والد سے مشورہ کیا اور والد نے اجازت دے دی پھر اس نے اس سلسلہ میں آپ سے ملاقات کی' آپ نے فرمایا اب تو ہم نے تمہارے علاوہ دوسری چادر اوڑھ لی۔

ازواج مطہرات کے مہر:

باخبار محمد بن عمر' بحدیث موسیٰ بن محمد بن ابراہیم از محمد بن ابراہیم از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن از عائشہ: رسول اللہ ﷺ کے دیا ہوا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ (۵۰۰ درہم) ہوا کرتا تھا' صدیقہ فرماتی ہیں: ایک اوقیہ ۴۰ درہم کا اور آدھا اوقیہ ۲۰ درہم کا ہوتا ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن جعفر و سلیمان بن ہلال از یزید بن ہاد از محمد بن ابراہیم از ابوسلمہ از عائشہ: آگے ہم مثل حدیث ہے۔ باخبار محمد بن عمر' بحدیث معمر از زہری: رسول اللہ ﷺ کا مہر دس اوقیہ سونا تھا۔

باخبار فضل بن دکین' بتحدیث ہشام بن سعد از عطاء خراسانی: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورتوں کے مہروں میں غلو نہ کرو کیونکہ اگر مہر کی زیادتی تقوے میں اور دنیوی عزت میں شمار ہوتی تو اس کے نبی ﷺ تم سے زیادہ حق دار تھے آپ نے اپنی بیویوں اور بیٹیوں کا ۱۲' اوقیہ (۴۸۰) سے زیادہ مہر نہیں باندھا۔

باخبار فضل بن دکین از ابن عیینہ از ایوب از ابن سیرین از ابوالعجفاء سلمی از عمر: میرے علم میں نبی ﷺ نے اپنی کسی بیوی کا یا کسی بیٹی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں باندھا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث معمر از ایوب از ابن سیرین از ابوالعجفاء از عمر: ہم مثل۔ باخبار عبدالوہاب بن عطاء از عوف از ابن سیرین از ابوالعجفاء سلمی از عمر: حسب سابق مگر یہ زیادہ ہے اور بارہ اوقیہ چار سو اسی درہم ہوتے ہیں (نش جو کسر ہے اسے چھوڑ گئے ہیں ورنہ پانچ سو درہم ہوتے ہیں)۔ باخبار خالد بن مخلد' بحدیث سلیمان بن بلال' بحدیث جعفر بن محمد از محمد: رسول اللہ ﷺ کا مہر پانچ سو درہم تھا۔

رسول اللہ ﷺ کی منگیتروں کے لیے سعد بن عبادہؓ کا بادیہ:

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن جعفر از ابن ابی عون از ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم: جب رسول اللہ ﷺ کسی عورت پر اپنا پیام ڈالتے تھے تو فرمایا کرتے تھے: ان کے سامنے سعد بن عبادہ کے بادیہ کا ذکر کرو۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث محمد بن صالح از عاصم بن عمر بن قتادہ از سرور عالم ﷺ: ہم مثل۔ باخبار محمد بن عمر' بتحدیث سعید بن محمد بن ابی زید: میں عمارہ بن غزیہ اور عمرو بن یحییٰ سے سعد کے بادیہ کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا: سعد آپ کو بادیہ میں کبھی گوشت' کبھی گھی اور کبھی دودھ بھر کر بھیجا کرتے تھے' جب کبھی آتے تو ان کے ساتھ یہ بادیہ بھی ہوتا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبدالعزیز لیثی: زہری نے انکار کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی منگیتروں کے سامنے سعد کے بادیہ کا ذکر کرایا کرتے تھے لیکن سعد کے بادیہ کا انکار نہیں کرتے تھے کہ بادیہ ان کے ساتھ ہوتا تھا۔ باخبار محمد بن عمر' بتحدیث قدامہ بن موسیٰ: میں نے عبدالرحمٰن بن زرارہ سے سنا آپ اس بادیہ کا ذکر کر رہے تھے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث موسیٰ بن یعقوب اپنی پھوپھی جان ام سلمہ سے: جو انصار سرکار رسالت کی خدمت میں کثرت سے ہدایا بھیجتے رہتے تھے وہ سعد بن عبادہ' سعد بن معاذ' عمارہ بن حزم اور ابوایوب رضی اللہ عنہم تھے کیونکہ ان کے گھر رسول اللہ ﷺ سے قریب تھے' کوئی دن بلا کسی کے ہدیہ کے نہیں گزرتا تھا لیکن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا بادیہ روزانہ آتا تھا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن ابی یحییٰ از عون بن حارث' بحدیث رمیثہ: میں نے ام سلمٰی سے سنا فرماتی تھیں: مجھ سے میری سوتنوں نے رسول اللہ ﷺ سے بات کرنے کو کہا (ام سلمہ' ام حبیبہ' زینب بنت خزیمہ' جویریہ' میمونہ اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہن ایک ساتھ تھیں اور عائشہ' صفیہ اور سودہ رضی اللہ عنہن ایک طرف تھیں) مجھ سے انہوں نے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ سے جا کر کہو کہ لوگ صدیقہ کے گھر میں آپ کے پاس ہدیہ بھیجتے ہیں' جو بات صدیقہ کو محبوب ہے وہ ہمیں بھی محبوب ہے جس گھر میں آپ ہوں لوگ اسی گھر میں ہدیہ بھیج دیا کریں' فرماتی ہیں: پھر جب رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے کہا: یارسول اللہ! میری ساتھ والیوں نے مجھے حکم کیا ہے کہ میں ہدایا کے بارے میں آپ سے گفتگو کروں کہ آپ لوگوں کو حکم کر دیں کہ آپ جہاں بھی ہوں لوگ آپ کے پاس ہدیے بھیجیں کیونکہ جو بات عائشہ رضی اللہ عنہا کو پسند ہے وہ ہمیں بھی پسند ہے' آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا' مجھ سے میری ساتھ والیوں نے پوچھا تو میں نے کہا: مجھے آپ نے کوئی جواب نہیں دیا بولیں: پھر یاددہانی کرایئے آخر کار میں نے آپ سے وہی بات دہرائی' فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مجھے ایذا نہ پہنچاؤ کیونکہ کسی کے لحاف میں بجز عائشہ رضی اللہ عنہا کے لحاف کے وحی نہیں اترتی۔

محمد بن عمر بخبر از مالک بن ابی الرجال اپنے والد کی خبر سے: عام طور پر لوگ قصد کر کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن ہی ہدایا بھیجا کرتے تھے اور جس دن آپ صدیقہ کے گھر میں ہوتے تھے اس دن ان ہدیوں کی وجہ سے آپ کے مہمانوں کو بھی مسرت ہوتی تھی۔

ازواج مطہرات کی رہائش گاہیں:

باخبار محمد بن عمر: میں نے مالک بن ابی الرجال سے پوچھا: ازواج مطہرات کے گھر کہاں تھے؟ انہوں نے اپنے والد سے

اور والد نے ان کی والدہ سے بتایا: تمام گھر امام و منبر کی جہت کے بائیں جانب تھے‘ لیکن محمد بن عمر نے یہ بات تسلیم نہیں کی اور یہ بات بھی رد کر دی کہ ام سلمہ والی پارٹی میں زینب بنت خزیمہ تھیں‘ کیونکہ زینب ام سلمہ سے قبل فوت ہو گئیں تھیں اور ام سلمہ زینب ہی کے گھر میں بیاہ کر آئی تھیں‘ اسی سال آپ نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا اسی طرح سودہ رضی اللہ عنہا نکاح میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور تمام ازواج مطہرات سے پہلی ہیں اور مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد سودہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما کو لایا گیا اور ام حبیبہ بنت ابی سفیان ۷ھ میں مدینہ آئیں اسی سال صفیہ عقد میں آئیں اور حفصہ‘ ام سلمہ اور زینب بنت خزیمہ سے پہلے عقد میں آئیں۔

باخبار محمد بن عمر‘ بحدیث ابن ابی سبرہ از محمد بن عبداللہ عبسی از محمد بن عمرو بن عطاء عامری: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر وہی تھے جن میں امہات المومنین رہتی تھیں اور سودہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر کی عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے وصیت کر گئی تھیں اور صفیہ رضی اللہ عنہا کے ورثہ نے ان کا گھر معاویہ بن ابی سفیان کو ایک سو اسی ہزار میں فروخت کر دیا تھا۔

ابن ابی سبرہ: مجھے کسی شامی نے بتایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہلا بھیجا کہ اس گھر کا تم کو حق شفعہ پہنچتا ہے‘ میں نے یہ گھر خرید لیا ہے اور یہ بیع نامہ ہے اور آپ نے صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان کا گھر خرید لیا‘ لوگ کہتے ہیں ایک لاکھ اسی ہزار درہم میں یا دو لاکھ میں اور انہیں حین حیات حق رہائش دے دیا اور تمام رقم صدیقہ کے پاس بھیج دی آپ نے اسی مجلس میں وہ تمام مال بانٹ دیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ گھر صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے خریدا تھا‘ کہتے ہیں ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانچ بختی اونٹ لاد کر مال بھیجا تھا پھر آپ نے صدیقہ کے لیے حین حیات ان کی رہائش کی شرط مقرر کر دی تھی صدیقہ اس جگہ سے ہٹی نہیں جب تک وہ تمام بانٹ نہیں دیا‘ آپ سے کہا گیا: کاش اس میں سے ایک درہم اپنے لیے بھی بچا لیتیں‘ فرمایا: اگر مجھے یاد دلا دیا جاتا تو میں ایک درہم بچا لیتی۔

محمد بن عمر از ابن ابی سبرہ از ابوبکر بن عمرو بخبر سالم: حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے وارث ابن عمر رضی اللہ عنہما بنے‘ آپ نے اس کی قیمت نہیں لی اور اسے مسجد نبوی میں شامل کرا دیا۔

باخبار محمد بن عمر از ابن ابی سبرہ از ثور بن زید از عکرمہ: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ورثاء نے ان کا گھر مال کے عوض فروخت کر دیا تھا‘ محمد بن عمر: کہتے ہیں: فروخت نہیں کیا گیا تھا۔

باخبار محمد بن عمر‘ بتحدیث محمد بن عبداللہ از زہری و محمد بن صالح از عاصم بن عمر بن قتادہ: جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور ابوایوب کے گھر ٹھہر گئے تو آپ نے ابورافع اور زید بن حارثہ کو دو اونٹ اور پانچ سو درہم جو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لیے تھے‘ دے کر مکہ بھیجا کہ حسب ضرورت سواریاں خرید لیں اور ان پر سوار کر کے آپ کے اہل و عیال کو لے آئیں‘ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے ساتھ عبداللہ بن اریقط دئلی کو بھی دو یا تین اونٹ دے کر ساتھ کر دیا اور اپنے بیٹے عبداللہ کو لکھا کہ ان پر میرے بیوی بچوں کو سوار کر کے مدینہ لے آئیں‘ زید‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل کو‘ فاطمہ اور ام کلثوم دختران سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور سودہ بنت زمعہ کو لے کر مکہ سے روانہ ہوئے آپ نے زینب دختر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی لانا چاہا لیکن ان کے شوہر ابوالعاص بن ربیع نے انہیں نہیں آنے دیا حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو ان کے شوہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پہلے ہی مدینہ لے گئے تھے‘ زید نے اپنی بیوی

ام ایمن کو اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بھی لے لیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل وعیال کے ساتھ تھے' اور عبداللہ ام رومان کو اور اپنی دونوں بہنوں عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہا کو لے کر روانہ ہوئے حتیٰ کہ یہ سب (خیریت سے مدینہ پہنچ گئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد اور مسجد کے اردگرد گھر بنا رہے تھے آپ نے سب کو حارثہ بن نعمان کے گھر ٹھہرا دیا اور آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے ان کا گھر بنایا جس میں آپ مدفون ہیں اور صدیقہ کے گھر کے دروازے کے بالمقابل مسجد میں دروازہ رکھا جس سے آپ نماز کے لیے آتے جاتے تھے اور جب اعتکاف میں بیٹھتے تو اپنا سر صدیقہ کے دروازے کی چوکھٹ تک نکال لیا کرتے تھے اور صدیقہ حالت حیض میں آپ کا سر دھو دیا کرتی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابراہیم بن شعیب از یحییٰ بن شبل از ابوجعفر: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آ گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا' اور رخصتی کا ارادہ کیا تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھر کا انتظام کر لو' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کے قدرے پیچھے گھر تلاش کر کے لے لیا اور اسی گھر میں شب عروسی منائی' پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے آ کر فرمایا: میں تمہیں اپنے پاس منتقل کرنا چاہتا ہوں' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ حارثہ بن نعمان سے فرما دیں کہ وہ میرے لیے اپنا گھر چھوڑ دیں' فرمایا: اس سے پہلے حارثہ ہمارے لیے اپنا گھر چھوڑ چکے ہیں' اب مجھے شرم آتی ہے جب حارثہ کے کان میں یہ بات پڑی تو آپ نے فوراً اپنا گھر چھوڑ کر دوسرے گھر کا انتظام کر لیا اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گرامی میں آ کر کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خبر لگی ہے کہ آپ فاطمہ کو اپنے پاس منتقل کرنا چاہتے ہیں' دیکھئے یہ میرے گھر ہیں اور بنی نجار کے گھروں کی بہ نسبت آپ سے زیادہ قریب ہیں دیکھئے میری جان اور میرا مال اللہ کے رسول کے لیے ہی ہے' یارسول اللہ! اللہ کی قسم مجھے وہ مال جو آپ قبول فرما لیں میرے متروکہ مال سے بہت زیادہ پیارا ہے' فرمایا: تم سچے ہو' حق تعالیٰ تم کو برکت عطا فرمائے' پھر آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کے گھر منتقل کر لیا۔

محمد بن عمر: حارثہ کے گھر مسجد نبوی کے قریب اور آس پاس تھے جب کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی جدید نکاح فرماتے تو آپ کے لیے حارثہ اپنا گھر خالی کر دیا کرتے تھے حتیٰ کہ حارثہ کے تمام گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور امہات المومنین کے ہو گئے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن یزید ہذلی: جب عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے جب کہ وہ ولید بن عبدالملک کے عہد خلافت میں مدینہ کے حاکم تھے اور انہوں نے مسجد نبوی کی توسیع کے لیے امہات المومنین کے گھر منہدم کرائے تو وہ گھر میں نے دیکھے تھے' گھر کچی اینٹوں کے بنے ہوئے تھے اور ان میں کھجور کی ٹہنیوں سے حجرے بنائے گئے تھے جن کی مٹی سے مرمت کی گئی تھی میں نے گنے تو اپنے حجروں کے ساتھ نو گھر تھے جو صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے لے کر اس دروازے تک جو باب النبی کے متصل ہے' اسماء بنت حسن بن عبداللہ بن عبیداللہ کے گھر تک ہیں' میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا گھر اور ان کا حجرہ کچی اینٹوں کا دیکھا۔ اور ان کے پوتے سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دومۃ الجندل سے جنگ کی تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا حجرہ کچی اینٹوں سے بنوایا پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ سے واپس لوٹے اور کچی اینٹوں کا حجرہ دیکھا تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جو آپ کی پہلی اہلیہ ہیں تشریف لے گئے اور پوچھا: یہ عمارت کیا ہے؟ بولیں: یارسول اللہ! میں نے لوگوں کی نگاہوں کو روکنے کے لیے یہ عمارت بنوالی ہے' فرمایا: ام سلمہ! سب

سے بدتر چیز جس میں مسلمان کا مال برباد ہو' عمارت ہے۔ باخبار محمد بن عمر از اسرائیل از جابر از عامر: نبی ﷺ نے ازواج مطہرات کے گھروں ہی کی اور اس زمین ہی کی وصیت فرمائی جو آپ نے بطور صدقہ کے چھوڑی تھی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث معاذ بن محمد انصاری' بسماع عطاء خراسانی: (اس مجلس میں جس میں عمران بن انس موجود تھے) (قبر و منبر کے درمیان) میں نے امہات المومنین کے حجرے کھجوروں کی شاخوں کے دیکھے جن کے دروازوں پر سیاہ بالوں کے ٹاٹ کے پردے لٹکے ہوئے تھے' میں اس وقت موجود تھا جب ولید بن عبدالملک کا خط لوگوں کو سنایا جا رہا تھا جس میں وہ حکم کر رہے تھے کہ امہات المومنین کے حجرے مسجد نبوی میں داخل کر دیئے جائیں' میں نے اس دن سے زیادہ رونے والے کہیں نہیں دیکھے' عطاء کہتے ہیں: میں نے دیکھا اس دن سعید بن مسیب فرما رہے ہیں: اللہ کی قسم! کاش لوگ ان حجروں کو ان کے حال پر چھوڑ دیتے تاکہ مدینہ کی بعد میں آنے والی نسلیں اور دنیائے اسلام سے مدینہ میں آنے والے مسلمان دیکھتے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں کتنی دنیا پر قناعت کی اور یہ لوگوں کے لیے دنیا سے بے رغبتی کا اور دنیا پر فخر و مباہات سے اعراض کا قوی ذریعہ بن جاتے۔

معاذ فرماتے ہیں: جب عطاء خراسانی اپنی حدیث سے فارغ ہو گئے تو عمران بن ابوانس نے کہا: ان میں چار گھر کچی اینٹوں کے تھے جن میں کھجور کی شاخوں کے حجرے بنے ہوئے تھے اور پانچ گھر کھجور کے پتوں سے بنے ہوئے تھے جن پر مٹی لپی ہوئی تھی ان میں حجرے نہ تھے اور ان کے دروازوں پر بالوں والی ٹاٹ کے پردے پڑے ہوئے تھے میں نے پردہ کو ماپ کر دیکھا تو تین ہاتھ لمبا اور ایک ہاتھ چوڑا اور قدرے موٹا پایا' رہا اس دن مدینہ میں رونا سو میں ایک مجلس میں موجود تھا جس میں صحابہ کرام ﷺ کے صاحبزادوں کی ایک جماعت تھی جن میں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' ابوامامہ بن سہل بن حنیف اور خارجہ بن زید بھی تھے سب پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے اور ان کی داڑھیاں آنسوؤں سے شرابور تھیں۔ اس روز ابوامامہ نے فرمایا: کاش یہ گھر یونہی چھوڑ دیئے جاتے اور منہدم نہ کیے جاتے تاکہ لوگ عمارتوں پر کم از کم خرچ کرتے اور اس دنیا کو دیکھتے جسے اللہ اپنے نبی کو دے کر راضی تھا حالانکہ دنیا کے خزانوں کی کنجیاں اس کے ہاتھ میں ہیں۔

باخبار محمد بن عمر از عبداللہ بن عامر اسلمی: مجھ سے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے کہا جب کہ آپ اپنی نماز کی جگہ پر اس ستون کے جو قبر کے کنارے سے متصل ہے اور اس ستون کے جو دوسرے کے باب رسول اللہ ﷺ کے راستہ تک متصل ہے ان دونوں ستونوں کے درمیان تشریف فرما تھے: یہ زینب بنت جحش کا گھر ہے' اس میں رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے اور آج بہ پوری قطار اسماء بنت حسن بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس کے گھر کے دروازے تک مسجد کے صحن تک جاتی ہے' لہٰذا یہ ہیں آپ کے گھر' میں نے دیکھا وہ کھجور کے پتوں سے بنے ہوئے ہیں اور ان پر مٹی پتی ہوئی ہے اور ان کے دروازوں پر (بجائے کواڑوں کے بالوں کی ٹاٹ کے پردے آویزاں ہیں۔

اُمہات المومنین میں مساویانہ تقسیم

باخبار اسماعیل بن ابراہیم از ایوب از ابوقلابہ: رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں مساویانہ تقسیم فرمایا کرتے تھے اور یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! یہ تقسیم ان چیزوں میں ہے جن پر میں قادر ہوں' لہٰذا مجھے ان میں نہ پکڑنا جن پر تو قادر ہے اور میں قادر نہیں یعنی میں دلی محبت پر قادر نہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابراہیم بن سعد از سعد: رحمت عالم ﷺ کے مرض الموت میں حضرت فاطمہ امہات المومنین میں سے ایک ایک کے پاس گئیں اور کہا: رسول اللہ ﷺ کو تمہارے پاس آنے میں دشواری ہے لہٰذا سب نے آپ کو نہ آنے کی اجازت دے دی پھر آپ صدیقہ کے گھر ٹھہر گئے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث سلیمان بن بلال از جعفر بن محمد از محمد: رسول اللہ ایک کمبل میں ہر ایک بیوی کے گھر جایا کرتے تھے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث حاتم بن اسماعیل از جعفر بن محمد از محمد: جب رسول اللہ ﷺ مرض الموت میں بھاری ہو گئے (چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہے) تو آپ نے پوچھا: کل مجھے کہاں رہنا ہے؟ لوگوں نے کہا فلاں عورت کے پاس' پوچھا: اور پرسوں کہاں رہنا ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں بیوی کے پاس: امہات المومنین سمجھ گئیں کہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہنا چاہتے ہیں لہٰذا سب سے کہہ دیا: یا رسول اللہ ہم نے اپنے دن اپنی بہن عائشہ کو ہبہ کر دیئے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث اسماعیل بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی ربیعہ اپنے والد سے اور وہ ان کی والدہ سے: ازواج مطہرات نے نبی ﷺ کو اجازت دے دی تھی کہ آپ جسے جس پر چاہیں ترجیح دیں چنانچہ آپ نے صدیقہ رضی اللہ عنہا اور زینب کو ترجیح دی۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث شیبان بن عبدالرحمٰن وقیس از منصور از ابورزین: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعض بیویوں کو طلاق دینے کا ارادہ فرمایا' جب ازواج مطہرات نے یہ چیز دیکھی تو سب نے اجازت دے دی کہ آپ جس پر جس کو چاہیں ترجیح دیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث معمر از زہری از عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا: جب رسول اللہ ﷺ کسی سفر پر روانہ ہوتے تو امہات المومنین کے درمیان قرعہ ڈالتے اور قرعہ میں جس کا نام نکل آتا اسی کو اپنے ساتھ لے جاتے آپ نے ہر بیوی کو ایک دن رات دے رکھا تھا البتہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنا دن معہ رات کے صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا تھا تاکہ سرور عالم ﷺ ان سے راضی رہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبدالرحمٰن بن ابی الزناد از ہشام بن عروہ از عروہ از صدیقہ رضی اللہ عنہا: سودہ رضی اللہ عنہا بوڑھی ہو گئی تھیں اور رحمت عالم ﷺ کو ان سے کچھ زیادہ رغبت نہیں رہی تھی اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی نگاہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقام معلوم تھا انہیں ڈر تھا کہیں رسول اللہ ﷺ مجھے علیحدہ نہ کر دیں اور یہ پرزور خواہش تھی کہ میں آپ کی بیوی ہی رہوں' کہنے لگیں: یا رسول اللہ! میں اپنا

دن جو آپ سے مجھے ملتا ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کرتی ہوں آپ کو میری طرف سے اجازت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات قبول فرمالی اسی سلسلہ میں ﴿وان امرأة خافت من بعلها نشوز الخ﴾ اتری یعنی اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے نافرمانی اور اعراض کا ڈر ہو۔ (آخر تک)۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث ابراہیم بن محمد بن ابی موسیٰ از داؤد بن حصین از قاسم بن محمد از عائشہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں میں قرعہ ڈالتے اگر میرے سوا کسی اور کا نام نکل آتا تو آپ کے چہرے پر کراہت کے آثار نمودار ہو جایا کرتے تھے۔ آپ جب کبھی کسی سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے میرے پاس تشریف لاتے اور مجھ ہی سے تقسیم کی ابتداء فرماتے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبدالرحمٰن بن ابی الزناد از ہشام از عروہ از عائشہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ اپنی ہر بیوی سے ملنے جایا کرتے تھے اور ان کے قریب جا کر ان پر اپنا ہاتھ رکھتے تھے اور انہیں چومتے تھے حتیٰ کہ اخیر بیوی کے پاس تشریف لاتے پھر اگر ان کا دن ہوتا تو انہیں کے پاس ٹھہر جاتے ورنہ اٹھ کھڑے ہوتے لیکن آپ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کافی دیر تک ٹھہرا کرتے تھے' ایک دن میں نے اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے (ان دونوں میں ایکا تھا) کہا: ہمارے گمان میں ام سلمٰی کے پاس اتنی دیر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرتے ہیں ضرور ان سے خلوت کرتے ہوں گے یہ تصور کر کے ہمیں صدمہ ہوا حتیٰ کہ ہم نے جاسوس بھیجا کہ وہ تحقیق کر کے آئے کہ آپ ان کے پاس اتنی دیر تک کیوں ٹھہرتے ہیں؟ معلوم ہوا جب آپ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے ہیں تو آپ شہد کا کپا نکال لاتی ہیں اور اس کا منہ کھول دیتی ہیں اور آپ شہد چاٹتے رہتے ہیں' آپ کو شہد بہت پسند تھا۔ دونوں نے سوچا کہ ایسی کیا چیز ہے جس کا حوالہ دے کر ہم آپ کو نفرت دلائیں تا کہ آپ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کافی دیر تک نہ ٹھہریں؟ پھر دونوں بولیں: بدبو سے زیادہ نفرت دلانے کے لیے کوئی چیز نہیں آپ سے کہا جائے کہ آپ سے کسی چیز کی بدبو آ رہی ہے' لہٰذا آپ جس کے پاس جائیں وہی کہے کہ آپ سے کسی چیز کی بو آ رہی ہے آپ فرمائیں گے یہ خوشبو شہد کی ہے جو میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر چاٹا ہے پھر وہ یہ جواب دے: شاید شہد کی مکھیوں نے عرفط کے پھول چوس کر شہد جمع کیا ہو۔ پھر جب آپ صدیقہ کے پاس آئے اور ان کے قریب ہوئے تو بولیں: میں آپ سے ایک چیز پاتی ہوں' آپ نے کیا کھایا ہے؟ فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر شہد استعمال کیا ہے' بولیں: یارسول اللہ شاید شہد کی مکھیوں نے عرفط کے پھول چوس کر شہد جمع کیا ہوگا' پھر آپ صدیقہ کے پاس سے اٹھ کر حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے قریب ہوئے تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی وہی بات کہی جو صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہی تھی پھر جب دونوں نے فرداً فرداً کہا کہ میں آپ سے ایک چیز پا رہی ہوں تو آپ کو اس شہد سے نفرت ہوگئی پھر اس کے بعد جب آپ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے اور انہوں نے شہد حاضر کیا تو آپ نے فرمایا اسے اٹھا لو مجھے اس کی ضرورت نہیں' فرماتی ہیں: اللہ کی قسم ہم کو خیال تھا کہ ہم نے ایک عظیم امر انجام دیا ہے اور ہم نے آپ کو آپ کی مرغوب شے سے روک دیا ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث ابراہیم بن محمد بن ابی موسیٰ از داؤد بن حصین از عبداللہ بن رافع: میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے بارے میں پوچھا: ﴿یایها النبی لم تحرم ما احل الله لك﴾ یعنی اے نبی آپ اسے کیوں حرام کرتے ہیں جو چیز اللہ نے آپ کے لیے حلال فرما دی ہے' فرماتی ہیں: میرے پاس سفید شہد کا ایک کپا تھا' یہ شہد شہد کی مکھیوں نے جھاڑیوں کے پھول چوس

کر جمع کیا تھا' نبی ﷺ کو شہد پسند تھا اور آپ اسے چاٹا کرتے تھے' پھر صدیقہ نے آپ سے کہا: اس کی مکھیوں نے عرفط کے پھولوں سے شہد جمع کیا ہے' آخر کار آپ نے اسے اپنے اوپر حرام فرما لیا' پھر یہ آیت اتری۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث موسیٰ بن محمد بن عبدالرحمٰن از محمد بن عبدالرحمٰن از عمرہ: میں نے صدیقہ کے مرض الموت میں ام سلمہ سے صدیقہ کے گھر میں سنا' فرما رہی تھیں: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اور آپ کا ہر گناہ معاف فرمائے اور جنت میں میری آپ سے ملاقات کرائے' میں نے کہا: امی جان! شہد کا واقعہ کیا ہے؟ کیونکہ وہ واقعہ صدیقہؓ نے مجھے بتایا تھا۔ ام سلمہؓ نے فرمایا: وہی واقعہ ہے جو صدیقہ نے تمہیں بتایا تھا۔ پھر حدیث ابوالزناد کے ہم مثل حدیث (از ہشام وہ اپنے والد سے اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) بیان فرمائی۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث سفیان از عبدالکریم بن ابی امیہ: میں نے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے اوپر کیا چیز حرام کر لی تھی؟ بولے: شہد کا کیا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث معمر از زہری از محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام از عائشہ: ازواج مطہرات نے سرور عالم ﷺ کے پاس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھیجا' آپ نے اجازت مانگی' رسول اللہ ﷺ صدیقہ کے پاس ان کی چادر میں تھے' آپ نے انہیں اندر بلا لیا' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں: یا رسول اللہ! آپ کی بیویوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے' وہ آپ سے ابوقحافہ کی بیٹی میں برابری چاہتی ہیں' فرمایا: پیاری بچی! کیا میری محبوب شے تم کو محبوب نہیں؟ بولیں: کیوں نہیں' یا رسول اللہ! فرمایا: تو یہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے محبوب رکھو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں وہاں سے اٹھ کر ازواج مطہرات کے پاس آئی اور میں نے انہیں نبی ﷺ کا جواب بتایا' بولیں: تم نے ہمارے لیے کچھ نہیں کیا' پھر آپ کے پاس جاؤ۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم اس بارے میں میں آپ سے ہرگز بات نہیں کروں گی' پھر انہوں نے زینب بنت جحش کو بھیجا' انہوں نے آ کر اجازت مانگی آپ نے انہیں اجازت دے دی' زینب نے اندر آ کر کہا: یا رسول اللہ! مجھے آپ کی بیویوں نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے' وہ ابوقحافہ کی بیٹی کے بارے میں آپ سے مساوات کی خواستگار ہیں: پھر زینب نے مجھے آڑے ہاتھوں لیا اور خوب کہا سنا۔ میں آپ کو دیکھتی رہی کہ کب آپ مجھے جواب کی اجازت دیتے ہیں' میں برابر دیکھتی رہی حتیٰ کہ میں پہچان گئی کہ رسول اللہ ﷺ انتقامی جواب سے ناراض نہ ہوں گے پھر تو میں نے بھی زینب رضی اللہ عنہا کو آڑے ہاتھوں لیا اور انہیں خاموش ہی کر کے دم لیا' رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث معمر و محمد از زہری از علی بن حسین: ازواج مطہرات نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلا کر ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر کہو کہ آپ کی بیویاں ابوقحافہ کی بیٹی میں آپ سے برابری کی طلبگار ہیں لیکن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک زمانہ تک رکی رہیں اور انہوں نے یہ کام انجام نہیں دیا حتیٰ کہ ان کے پاس زینب بنت جحش آئیں (زینب ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مقابلہ کی تھیں) اور ان سے اس سلسلہ میں باتیں کیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ میں یہ کام کرتی ہوں' آخر کار آپ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر کہا کہ مجھے آپ کی بیویوں نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور وہ ابوقحافہ کی بیٹی میں مساوات

کی طلبگار ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا: زینبؓ نے تم کو بھیجا ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ زینب رضی اللہ عنہا نے اور دیگر بیویوں نے بھیجا ہے' فرمایا سچ بتاؤ کیا زینب ہی اس کی کرتی دھرتی ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگے' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے واپس آ کر ازواج مطہرات کو مطلع کر دیا۔ زینبؓ بولیں: اے بنت رسول اللہ ﷺ! آپ نے کچھ نہیں کیا۔ پھر ازواج مطہرات نے زینب رضی اللہ عنہا سے کہا: تم جاؤ۔ چنانچہ زینب گئیں اور رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا: زینب ہیں' اندر بلا لو' زینب نے اندر آ کر کہا: ابوقحافہ کی بیٹی جب آپ کو اپنے چمکیلے بازو دکھا دیتی ہیں تو وہی آپ کو کافی ہیں' ہمارے اور ان کے درمیان برابری کیجئے اور زینبؓ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو آڑے ہاتھوں لیا جس سے انہیں صدمہ ہوا۔ زہری کہتے ہیں: میں نے علی بن حسین رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا آپ کی نگاہ میں قدر عائشہ اور زینب ہی کی تھی؟ فرمایا: آپ کو ام سلمہ سے بھی محبت تھی اور آپ کی نگاہ میں ان کی بھی قدر تھی۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث مخرمہ بن بکیر از زیاد بن ابی زیاد از ابن کعب قرظی: رسول اللہ ﷺ کو بیویوں کی تقسیم کے بارے میں گنجائش تھی کہ ان میں جس طرح چاہیں تقسیم کریں کیونکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ الخ﴾ یعنی یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں' جب انہیں معلوم ہو جائے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ باخبار محمد بن عمر' بتحدیث معمر از قتادہ: ہم مثل۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث معمر از قتادہ از انس بن مالک: آپ جب اپنی تمام عورتوں سے غسل کرتے تھے تو پانی میں ڈالا کرتا تھا۔ باخبار محمد بن عمر' بحدیث سالم مولی ثابت از سالم مولی ابوجعفر از ابوجعفر: ہم مثل۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث معاویہ بن عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی رافع از عبداللہ اپنی دادی سلمٰی رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی سے: ایک شب رسول اللہ ﷺ اپنی نو بیویوں کے پاس گئے' ان نو بیویوں کے پاس جن کو چھوڑ کر آپ نے وفات پائی' جب آپ ایک سے فارغ ہوتے تو سلمٰی سے فرماتے' پانی ڈال اور دوسری کے پاس جانے سے قبل غسل کر لیتے' میں بولی: یارسول اللہ کیا آپ کو ایک غسل کافی نہیں؟ فرمایا: اس طرح طہارت و پاکی خوب ہوتی ہے۔

سرور عالم ﷺ کا امہات المومنین کو پردہ کا حکم:

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث معمر از محمد بن عبداللہ از زہری از انس بن مالک: رسول اللہ ﷺ کی زینب بنت جحش کے ساتھ شب عروسی سے پردہ کی آیت کے اترنے کی ابتداء ہوئی۔ انس کہتے ہیں: ابی بن کعب مجھ سے یہ حدیث پوچھا کرتے تھے' فرماتے ہیں: زینب کے ساتھ شب عروسی کی صبح کو آپ نے لوگوں کی دعوت کی اور لوگ کھانا کھا کر چلے گئے لیکن چند حضرات مکان میں باتیں کرتے ہوئے رہ گئے اور آپ کے گھر میں کافی دیر تک بیٹھے ہوئے باتیں کرتے رہے پھر رسول اللہ ﷺ اٹھ گئے اور آپ کے ساتھ ساتھ میں بھی اٹھ گیا حتیٰ کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چوکھٹ تک آئے پھر آپ یہ خیال کرتے ہوئے کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے واپس گئے' میں بھی آپ کے ساتھ گیا اور زینب کے گھر میں داخل ہوئے تو وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے پھر آپ باہر آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ باہر آیا حتیٰ کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی چوکھٹ تک پہنچے پھر آپ نے خیال کیا کہ وہ چلے گئے

ہوں گے چنانچہ آپ لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا دیکھا تو وہ چلے گئے تھے پھر آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور پردہ کی آیت اتر آئی۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث یحییٰ بن عبداللہ بن ابی قتادہ از اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ از انس: پردہ کی آیت اس وقت اتری جب رسول اللہ ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا سے خلوت کی یعنی ۵ ھ میں اور آپ نے مجھ سے امہات المومنین کا پردہ کرا دیا اس وقت میں ۱۵ سال کا تھا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث یحییٰ بن عبداللہ بن ابی قتادہ از اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ از انس بن مالک: زینب بنت جحش سے بنا کے وقت پردہ کی آیت اتری آپ کے لیے ام سلیم نے پتھر کے ایک طشت میں حیس بنا کر بھیجا آپ نے مجھ سے فرمایا: جاؤ اور جو مسلمان دیکھو اس کو بلا لاؤ چنانچہ مجھے جو مسلمان ملا میں اس کو بلا لایا' لوگ آ آ کر کھانے لگے اور فارغ ہو ہو کر جانے لگے' رسول اللہ ﷺ نے کھانے پر دست مبارک رکھ کر اس میں برکت کی دعا فرمادی تھی' ان میں چند حضرات باتیں کرتے ہوئے گھر میں بیٹھے رہے رسول اللہ ﷺ کو شرم آئی کہ آپ ان سے جانے کے لیے کہیں پھر آپ انہیں گھر میں بیٹھا ہوا چھوڑ کر باہر تشریف لے آئے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿یایھا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم﴾ یعنی اے ایمان والو! بلا اجازت کے نبی کے گھروں میں نہ جاؤ۔ نازل فرمادی۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث معمر از ابی عثمان از انس از نبی اکرم ﷺ: ہم مثل۔ باخبار محمد بن عمر' بحدیث موسیٰ بن عبیدہ از ابن کعب: نبی ﷺ جب اٹھ کر گھر تشریف لے جاتے تو لوگ آپ سے پہلے ہی گھر میں جا کر بیٹھ جاتے اس سے آپ کے چہرے سے کراہت کے آثار مترشح نہ ہوتے تھے اور آپ ان سے شرما کر کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھاتے تھے اس پر لوگوں کو عتاب کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے ﴿یایھا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی الخ﴾ اتاری یعنی اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ جاؤ الا یہ کہ تمہیں کھانے کے لیے اندر آنے کی اجازت دی جائے اور تم کھانے کے پکنے کے انتظار میں نہ بیٹھو ہاں جب تم کو بلایا جائے تو جاؤ پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ جاؤ اور باتوں میں مشغول ہو کر وہاں نہ ٹھہرو کیونکہ تمہارا یہ فعل نبی کو ایذاء پہنچاتا ہے اور وہ تم سے شرماتے ہیں اور اللہ حق سے نہیں شرماتا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث معمر و محمد از زہری از عروہ از عائشہؓ: امہات المومنین رات میں قضائے حاجت کے لیے میدانوں میں جایا کرتی تھیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے کہتے رہتے تھے کہ امہات المومنین کا پردہ کرا دیجئے لیکن آپ ایسا نہیں کرتے تھے' ایک رات سودہ رضی اللہ عنہا جو ایک لمبی عورت تھیں قضائے حاجت کے لیے گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پردہ کے شوق میں آ کر انہیں آواز دے کر بلند آواز سے کہا: سودہ! ہم نے تم کو پہچان لیا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبدالرحمٰن بن ابی الزناد و نافع از ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہؓ: پردہ کا حکم آنے کے بعد میں اور سودہ رضی اللہ عنہا دونوں عشاء کے وقت قضائے حاجت کے لیے گئیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سودہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ لیا اور انہیں پہچان گئے۔ فرماتی ہیں: سودہ ایک لمبی عورت تھیں اور لمبی بھی کافی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں آواز دے کر کہا: سودہؓ! اللہ کی قسم تم ہم سے چھپ

نہیں سکتیں؛ پھر سودہ نبی ﷺ کے پاس آئیں اور یہ واقعہ آپ سے بیان کیا اس وقت رحمت عالم ﷺ کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی جس میں سے آپ کھا رہے تھے' فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے قضائے حاجت کے لیے میدانوں میں جانے کی تمہیں اجازت دے دی ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث اسحٰق بن یحییٰ از مجاہد از ابن عباس: امہات المومنین کا پردہ عمر کی وجہ سے اترا' حضرت عمر نبی ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے آپ کا ہاتھ کسی ام المومنین کے ہاتھ پر پڑ گیا پھر آپ کو پردہ کرانے کا حکم دے دیا گیا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبدالحمید بن عمران از ابوالصباح موسیٰ بن ابی کثیر از مجاہد: ہم مثل۔ باخبار محمد بن عمر' بتحدیث سعید بن بشیر از قتادہ از ابوالشیخ ہنائی از ابن عباس: ہم مثل۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث معمر از زہری: پوچھا گیا: امہات المومنین کے پاس کون آتے جاتے تھے؟ فرمایا: ہر محرم خواہ نسبی حرمت ہو یا رضاعی۔ پوچھا گیا: اور دوسرے لوگ؟ فرمایا: امہات المومنین ان سے پردہ کیا کرتی تھیں اور ان سے پردے کے پیچھے سے بات کیا کرتی تھیں اور صرف ایک پردہ تھا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث معمر و محمد از زہری از نبہان از ام سلمہ: ایک دفعہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور میمونہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس تھیں اتنے میں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے اور آپ کے پاس تشریف لے آئے یہ واقعہ پردے کے اترنے کے بعد کا ہے نبی ﷺ نے فرمایا ان سے پردہ کرو ہم نے کہا: یا رسول اللہ! کیا یہ نابینا نہیں نہ یہ دیکھتے ہیں اور نہ یہ ہمیں پہچانتے ہیں' فرمایا: کیا تم بھی نابینا ہو؟ کیا تم انہیں دیکھتی نہیں؟

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن جعفر' بسماع صالح بن کیسان: پردہ امہات المومنین پر ذی قعدہ ۵ ھ میں اترا۔

پردے سے پہلے کے حالات:

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث ابو جعفر رازی و ہشیم از حصین از ابو مالک: امہات المومنین قضائے حاجت کے لیے رات میں نکلا کرتی تھیں اور منافق غنڈے ان سے تعرض کیا کرتے تھے جن سے انہیں ایذاء پہنچتی تھی جب اس بات کی لوگوں نے شکایت کی تو منافقوں سے پوچھا گیا' انہوں نے کہا: ہم تو لونڈیوں سے تعرض کرتے ہیں آزاد و شریف خواتین کو نہیں چھیڑتے' اس پر یہ آیت اتری: ﴿یایھا النبی قل لازواجك و بناتك الخ﴾ یعنی اے نبی آپ اپنی بیویوں' بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے فرما دیں کہ چادریں اوڑھ کر نکلا کریں یہ طریقہ شریف خواتین کے پہچانے جانے کے قریب تر ہے تاکہ انہیں ایذاء نہ پہنچائی جائے۔

باخبار محمد بن عمر از سعید بن بشیر از قتادہ از حسن: (یایھا النبی قل لازواجك الخ کی تفسیر میں) مدینہ میں کچھ نادان لوگ لونڈیوں کو چھیڑا کرتے تھے اور انہیں ایذاء پہنچائی جاتی تھی پھر جب آزاد عورت نکلتی تو اسے لونڈی سمجھ کر ایذاء دی جاتی۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو حکم فرمایا کہ اپنی چادریں اپنے اوپر اوڑھ لیا کریں۔

باخبار محمد بن عمر از ابن ابی سبرہ از ابو صخر از ابن کعب قرظی: ایک منافق مسلمان عورتوں کو چھیڑا کرتا تھا اور انہیں ایذاء پہنچایا کرتا تھا جب اس سے اس سلسلہ میں پوچھا جاتا تو کہتا: میں نے تو لونڈی سمجھا تھا آخر کار اللہ تعالیٰ نے مسلمان خواتین کو حکم فرمایا کہ

لونڈیوں کی ہیئت کے خلاف کریں اور اپنے اوپر چادریں اوڑھ لیا کریں یعنی ایک آنکھ چھوڑ کر اپنا منہ چھپالیا کریں یہ پہچانے جانے کا بہترین طریقہ ہے یعنی آزاد ولونڈی دور ہی سے معلوم ہو جاتی ہے۔

باخبار محمد بن عمر از عمر بن حبیب از صالح بن ابی حسان از عبید بن حنین (لئن لم ینتہ المنافقون الخ سے لے کر ولن تجد لسنة الله تبديلا تک کی تفسیر میں، یعنی اگر منافق اور جن کے دلوں میں روگ ہے اور جھوٹی خبریں اڑانے والے باز نہیں آئے تو ہم آپ کو ان کے پیچھے لگا دیں گے) اس آیت میں مخصوص منافقوں کو پہچوایا گیا ہے اور جن کے دلوں میں بیماری ہے اور مدینہ میں افواہیں اڑانے والے ہیں وہ تمام دوسرے منافق ہیں۔ اور وہ مدینہ میں آپ کے پاس چند دنوں کے علاوہ رہنے نہ پائیں گے ان پر اللہ کی پھٹکار ہے جہاں کہیں بھی پائے جائیں گے قتل کر دیئے جائیں گے یہ اللہ کا طریقہ ہے اور آپ اللہ کے طریقہ کو کبھی بدلتا ہوا نہ پائیں گے۔

باخبار محمد بن عمر از اسامہ بن زید بن اسلم از ابن کعب (مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں) منافقوں سے مخصوص منافق مراد ہیں اور روگ سے شک مراد ہے اور جن کے دلوں میں روگ ہے وہ عام منافق ہیں۔

امہات المومنین کے سامنے بے پردہ کون آ سکتا تھا؟:

باخبار محمد بن عمر بتحدیث معمر از زہری: زہری سے پوچھا گیا کہ امہات المومنین کے پاس بے پردہ کون آتے جاتے تھے؟ فرمایا محرم حضرات جن کی حرمت رضاعت سے یا نسب سے ثابت تھی، پوچھا گیا: اور دوسرے لوگ؟ فرمایا: امہات المومنین غیر محرم سے پردہ کیا کرتی تھیں حتیٰ کہ اس سے بات بھی پردہ کے پیچھے سے کیا کرتی تھیں اور بسا اوقات ایک ہی پردہ ہوتا تھا البتہ وہ غلاموں سے اور مکاتب غلاموں سے پردہ نہیں کیا کرتی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر، بتحدیث ابراہیم بن زید مکی وسفیان بن عیینہ از عمرو بن دینار از ابوجعفر: حسن اور حسین رضی اللہ عنہما امہات المومنین کو نہیں دیکھا کرتے تھے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فتویٰ دیا کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے پردہ نہیں۔ باخبار محمد بن عمر از ابن ابی سبرہ از عبدالمجید بن سہیل از عکرمہ بسماع ابن عباسؓ: (جب کہ آپ کو معلوم ہوا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا حسن رضی اللہ عنہ سے پردہ کرتی ہیں) حسن رضی اللہ عنہ کا عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھنا حلال ہے۔

باخبار محمد بن عمر از معمر وعبدالرحمٰن بن عبدالعزیز ومحمد بن عبداللہ از زہری از نبہان مولیٰ ام سلمہ رضی اللہ عنہا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبہان سے حالت کتابت میں کہا: ابویحییٰ! کیا تیرے پاس اتنی رقم ہے جو کتابت کی رقم سے زیادہ ہو؟ بولے ہاں ہے فرمایا: میرے بھتیجے کو دے دے، میں نے ان کے نکاح میں اس سے ان کی اعانت کی ہے۔ نبہان نے رو کر کہا: میں وہ انہیں ہرگز دینے والا نہیں، فرمایا: اگر تو مجھے نہ دیکھ سکے تو نہ دیکھ یعنی مجھ سے پردہ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کا مکاتب ہو اور اس پر کتاب کی رقم باقی نہ رہے تو اس سے پردہ کرو۔

باخبار محمد بن عمر، از اسامہ بن زید وہیثم بن نسطاس وسعید بن مسلم بن بابک بخبر سالم سبلان: میں بنی نصر کے ایک شخص کا مکاتب تھا اور امہات المومنین کو سوار کرایا کرتا تھا اور وہ مجھ سے پردہ نہیں کیا کرتی تھیں، اور مطلق غلاموں اور مکاتب غلاموں سے بھی

پردہ نہیں کیا کرتی تھیں ہاں اگر انہیں آزاد کر دیتی تھیں تو ان سے پردہ کیا کرتی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث معمر و محمد بن عبداللہ از زہری از نبہان از ام سلمہ رضی اللہ عنہا: میں اور میمونہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں اتنے میں ابن مکتوم آپ کے پاس آ گئے (پردہ کا حکم آ چکا تھا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان سے پردہ کرو' ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو نابینا ہیں دیکھ نہیں سکتے' فرمایا: کیا تم بھی نابینا ہو؟ کیا تم' ان کو دیکھتی نہیں؟

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث ثوری از فراس از شعبی از مسروق از عائشہ: النبی اولی بالمؤمنین الخ کی تفسیر میں' یعنی نبی مومنوں کو ان کے نفسوں سے زیادہ قریب ہے اور نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں) کی تفسیر میں: صدیقہ کو ایک عورت نے ام المومنین کہہ دیا' فرمایا میں تمہارے مردوں کی ماں ہوں عورتوں کی نہیں' پھر میں نے یہ حدیث عبداللہ بن موسیٰ مخزومی سے بیان کی' فرمایا: مجھے مصعب بن عبداللہ بن ابی امیہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی کہ انہوں نے فرمایا: میں تمہارے مردوں اور عورتوں کی ماں ہوں۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے امہات المومنین کو کیوں چھوڑا اور انہیں کیوں اختیار دیا؟:

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث جاریہ بن ابی عمران بسماع ابوسلمہ حضرمی: میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' دونوں باتیں کر رہے تھے' جابر رضی اللہ عنہ کی بینائی جاتی رہی تھی' پھر ایک شخص نے آ کر سلام کیا اور بیٹھ کر کہنے لگا: ابوعبداللہ! مجھے آپ کے پاس عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے تا کہ میں آپ سے پوچھوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کو کیوں چھوڑا؟ جابر نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن رات غیر حاضر پایا آپ نماز کے لیے مسجد میں تشریف نہیں لائے جس سے ہمارے دلوں میں طرح طرح کے وسوسے آنے لگے آخر کار ہم آپ کے دروازے پر جمع ہو گئے اور باتیں کرنے لگے تا کہ آپ ہماری گفتگو سن لیں' اور ہماری موجودگی معلوم کر لیں ہم کافی دیر تک ٹھہرے رہے لیکن آپ نے ہمیں اندر نہیں بلایا اور نہ آپ باہر تشریف لائے' فرماتے ہیں ہم نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہاری موجودگی معلوم ہے اگر آپ تمہیں اندر بلانا چاہتے تو بلا لیتے لہٰذا اپنے اپنے گھر چلے جاؤ اور آپ کو ایذاء نہ پہنچاؤ چنانچہ بجز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تمام لوگ اپنے اپنے گھر چلے آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھانستے رہے' اور باتیں کرتے رہے اور اندر آنے کی اجازت مانگتے رہے حتیٰ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اندر جاتا ہوں آپ اپنا ہاتھ رخسارے پر رکھے ہوئے تشریف فرما ہیں اور میں آپ کے چہرے پر پریشانیوں کے آثار پاتا ہوں' میں عرض کرتا ہوں: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو کسی چیز نے تردد میں ڈال رکھا ہے اور لوگ آپ کو نہ دیکھنے کی وجہ سے تڑپ رہے ہیں۔ فرمایا: عمر! یہ عورتیں (امہات المومنین) مجھ سے وہ مانگ رہی ہیں جو میرے پاس نہیں اسی نے مجھے پریشانی میں ڈال رکھا ہے' میں عرض کرتا ہوں: اے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے جمیلہ بنت ثابت کے ایسا طمانچہ مارا جس نے ان کا رخسارہ زمین سے چپکا دیا' کیونکہ انہوں نے مجھ سے ایسی چیز کا سوال کیا تھا جس پر میں قادر نہ تھا' یارسول اللہ آپ تو اپنے رب کے وعدے پر ہیں' اور حق تعالیٰ تنگی کے بعد آسانی کرنے والا ہے' فرماتے ہیں: میں لگاتار آپ سے باتیں کرتا رہتا ہوں حتیٰ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے ملال کے کچھ آثار ہٹے ہوئے دیکھتا ہوں' فرماتے ہیں: پھر میں باہر آ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہوں اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آمدہ واقعہ کے بارے میں بتاتا ہوں' یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر کہتے ہیں: تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امہات المومنین سے چھپا کر کوئی چیز نہیں رکھتے خبردار تم آپ سے کوئی ایسی چیز نہ مانگنا جو آپ کے پاس نہ ہو' اپنی ضرورت کی چیزیں مجھ سے طلب کر لو۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر کہتے ہیں حتیٰ کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما دونوں حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اسی طرح کہتے ہیں: حضرت ام سلمیٰ جواب دیتی ہیں: تم کون جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود حکم کرنے کے لیے یہاں موجود ہیں اگر آپ ہمیں کسی چیز سے روکتے تو روک دیتے' اگر ہم اپنی ضرورت کی چیزیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ مانگیں تو پھر کس سے مانگیں؟ کیا تم دونوں کے اور تم دونوں کی بیویوں کے درمیان کوئی حائل ہو سکتا ہے؟ لہٰذا ہم تم کو اس کی تکلیف نہ دیں گے' آخر کار حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے چلے جاتے ہیں پھر امہات المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہتی ہیں: تم نے جو کام کیا ہے حق تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ ہم انہیں کچھ بھی جواب نہ دے سکیں۔ پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ ' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں: کیا حدیث اسی طرح نہیں؟ فرماتے ہیں۔ ہاں اسی طرح ہے اور کچھ باقی بھی ہے۔ جابر کہتے ہیں: میں باقی حدیث بھی ان شاء اللہ بیان کرنے والا ہوں پھر فرماتے ہیں: پھر حق تعالیٰ نے اس میں ﴿یایها النبی قل لازواجك ان كنتن الخ﴾ اتاری یعنی اے نبی آپ اپنی بیویوں سے فرما دیں اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی خوبصورتی چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو متعہ دے کر خوبصورتی سے چھوڑ دوں گا (متعہ سے متعہ طلاق مراد ہے اور تسریح سے اچھی طلاق دینا مراد ہے) اور اگر تم اللہ کو اور رسول کو اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو یعنی اگر تم اللہ کو اور اس کے رسول کو اختیار کرنا چاہتی ہو تو آپ کے بعد کسی سے نکاح نہ کرنا۔ الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں دو باتوں میں اختیار دوں یا تو تم اللہ کو' اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو اختیار کر لو یا دنیا کو اور دنیوی زینت کو اختیار کر لو' میں سب سے پہلے تمہارے پاس ہی آیا ہوں اور تمہیں اختیار دیتا ہوں' بولیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھ سے پہلے کسی اور بیوی کے پاس تو نہیں گئے؟ فرمایا: نہیں بولیں: میں اللہ کو' اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو پسند کرتی ہوں اور چنتی ہوں' میری اس بات کو چھپائیے اور اپنی کسی بیوی کو اس کی خبر نہ کیجئے' فرمایا: بلکہ میں تو انہیں خبر کر دوں گا پھر آپ نے تمام امہات المومنین کو خبر کر دی اور سب نے اللہ کو' اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو چن لیا۔ آپ نے دنیا اور آخرت میں اختیار دیا تھا کہ وہ چاہیں تو دنیا کو ترجیح دیں اور چاہیں تو آخرت کو آخر انہوں نے آپ کے بعد کسی سے نکاح نہ کرنے کو ترجیح دی پھر فرمایا اے نبی کی عورتو! اگر تم میں سے کوئی کھلی بے حیائی (زنا) کا ارتکاب کرے گی تو اس کے لیے (آخرت میں) دگنا عذاب ہے اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے اور اگر تم میں سے کوئی اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل کرے گی تو ہم اسے (آخرت میں) دہرا اجر دیں گے اور ہم نے اس کے لیے عزت والی روزی تیار کر رکھی ہے اے نبی کی عورتو! تم کسی دوسری عورت کی طرح نہیں اگر تم اللہ سے ڈرو تو نرمی سے بات نہ کرنا کہ اسے (فجور) کا لالچ ہو جس کے دل میں روگ ہے اور معروف بات کہنا اور اپنے گھروں میں چمٹی رہنا اور جاہلیت اولیٰ کی زینت کی طرح زینت کر کے نہ نکلنا یعنی نہ اپنے گھروں سے نکلنا اور نہ زینت کرنا' یعنی بلا چادر اوڑھے نہ نکلنا جیسے جاہلیت میں عورتیں نکلا کرتی تھیں۔ ابوسعید نے کہا یہ حدیث اپنی اصلی حالت پر ہے۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث ابراہیم بن سعد از صالح بن کیسان از زہری از عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب از محمد بن سعد بن ابی وقاص: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کی اجازت مانگی کہ قریش کی عورتیں آپ سے بلند آواز سے باتیں کر رہی تھیں اور آپ سے کپڑے مانگ رہی تھیں پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو وہ فوراً چھپ گئیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر اس حال میں آئے کہ سرور عالم ہنس رہے تھے، بولے: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا ہوا ہی رکھے فرمایا: میں ان عورتوں پر ہنس رہا ہوں جو میرے پاس تھیں پھر جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو فوراً پردے میں چلی گئیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اپنے نفسوں کی دشمن عورتو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں؟ اندر سے آواز آئی کہ تم سنگدل اور بدخلق ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے نہیں ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کبھی کسی گلی میں شیطان تمہارے سامنے آجاتا ہے تو کترا کر دوسری گلی سے گزر جاتا ہے۔

باخبار محمد بن عمرو بحدیث ابوبکر بن اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے: آپ کے پاس امہات المومنین تھیں اور آپ سے کپڑے مانگ رہی تھیں، اسی حال میں آپ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے (آگے حسب سابق حدیث ہے)۔

سرورعالم ﷺ پر چڑھائی کرنے والی دو امہات المومنین کون کون تھیں؟ اور آپ کا ازواج مطہرات کو اختیار دینا

باخبار محمد بن عمر بتحدیث معمر بن راشد از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور از ابن عباس: مجھے برابر یہی شوق رہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان دو ازواج مطہرات کے بارے میں پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا: اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرلو تو تمہارے دل جھک گئے ہیں اور اگر آپ پر چڑھائی کرو تو اللہ جبرئیل اور صلحاء آپ کے مددگار ہیں حتیٰ کہ آپ نے ایک بار حج کیا میں بھی اس سفر میں آپ کے ساتھ تھا آپ (قضائے حاجت کے لیے) راہ سے ہٹ گئے میں بھی پانی لے کر آپ کے پیچھے پیچھے ہوگیا جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو میں نے پانی ڈال کر وضو کرایا پھر میں نے کہا: امیر المومنین! وہ دو ازواج مطہرات کون ہیں؟ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ﴿ان تتوبا الی اللّٰہ فقد صغت قلوبکما﴾ فرمایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عباس! حیرت ہے کہ تمہارا ذہن ان تک نہیں پہنچا وہ دونوں عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں پھر آپ حدیث بیان فرمانے لگے اور فرمایا: میں اور میرا انصاری پڑوسی بنوامیہ بن زید میں رہا کرتے تھے اور ہم باری باری سرکار رسالت کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے ایک دن وہ حاضر ہوا کرتے تھے اور ایک دن میں اگر میں آتا تو اس دن کی وحی وغیرہ کی تمام خبریں انہیں بتا دیا کرتا تھا اور جب وہ آتے تو وہ بھی مجھے بتا دیا کرتے تھے ہم قرشی عورتوں پر حاوی تھے لیکن انصار میں آنے کے بعد معلوم ہوا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں ہماری خواتین بھی انصاریہ خواتین کی ریس کرنے لگیں اور ان کے رنگ میں رنگ گئیں ایک دن میں اپنی بیوی پر چیخا اس نے بھی چیخ کر مجھے جواب دیا۔ مجھے اس کا جواب دینا ناگوار گزرا اور میں نے اسے کہا سنا بولی تم کو میرا جواب کیوں ناگوار گزرتا ہے؟ اللہ کی قسم امہات المومنین بھی نبی ﷺ کو جواب دیتی ہیں اور بعض بیوی تو آپ سے پورے دن بات نہیں کرتی۔ اس بات نے مجھے پریشان کر دیا اور میں نے کہا اس کی حرماں نصیبی اور گھاٹے میں کیا شبہ ہے جو آپ کے ساتھ ایسا کرتی ہے پھر میں کپڑے پہن کر باہر نکلا اور سیدھا حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور بولا: حفصہ! کیا تم میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ سے دن بھر ناراض رہتی ہے؟ بولیں: ہاں میں نے کہا: پھر تو وہ بدنصیب ہے کیا تم اس سے بے خوف ہو کہ رسول کے ناراض ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے اور وہ تم کو ہلاک کر دے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ نہ مانگا کرو نہ انہیں الٹ کر جواب دیا کرو اور نہ انہیں چھوڑا کرو تم اپنی ضرورتیں مجھ سے طلب کرلیا کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ریس کر کے دھوکا نہ کھانا وہ تم سے زیادہ خوبصورت ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو بہت ہی محبوب ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم میں آپس میں چرچا تھا کہ شاہ غسان ہم سے لڑنے کے

لیے گھوڑوں کے نعل جڑوا رہا ہے۔ فرماتے ہیں: میرا انصاری ساتھی اپنی باری کے دن عشاء کے وقت واپس آتا ہے اور میرا دروازہ زور سے کھٹکتا ہے اور کہتا ہے: کیا وہ سورہے ہیں؟ میں گھبرا کر اس کے پاس باہر آتا ہوں۔ وہ کہتا ہے آج ایک بڑا واقعہ پیش آیا ہے' فرماتے ہیں' میں کہتا ہوں: کیا واقعہ پیش آ گیا؟ کیا شاہ غسان آ گیا؟ کہتا ہے: نہیں' بلکہ اس سے بھی اہم اور طویل واقعہ ہے' رسول اللہ ﷺ نے امہات المومنین کو طلاق دے دی۔ میں کہتا ہوں: حفصہ محروم ہوگئی اور گھاٹے میں پڑ گئی مجھے تو پہلے ہی سے خیال تھا کہ ایسا عنقریب ہونے والا ہے پھر میں کپڑے پہنتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھتا ہوں آپ نماز سے فارغ ہو کر اپنے بالا خانہ میں تشریف لے جاتے ہیں اور اس میں گوشہ نشین ہو جاتے ہیں' فرماتے ہیں: پھر میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتا ہوں اور انہیں روتی ہوئی پاتا ہوں' پوچھتا ہوں: کیوں رو رہی ہو؟ کیا میں نے تم کو یہ بات پہلے ہی نہیں بتا دی تھی؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ فرماتی ہیں: مجھے معلوم نہیں' آپ اس بالا خانہ میں گوشہ نشین ہیں فرماتے ہیں: پھر میں وہاں سے اٹھ کر مسجد نبوی میں منبر کے پاس آتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ اس کے اردگرد بیٹھے ہوئے بعض حضرات رو رہے ہیں۔ فرماتے ہیں: میں بھی ان کے پاس بیٹھ جاتا ہوں پھر بے قراری مجھ پر غالب آتی ہے اور میں اٹھ کر اس بالا خانہ کے پاس پہنچتا ہوں جس میں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور حبشی غلام سے کہتا ہوں: عمر رضی اللہ عنہ کے لیے اجازت لے آ' فرماتے ہیں: غلام اندر جا کر آپ سے بات کرتا ہے پھر میرے پاس آ کر کہتا ہے: میں نے آپ کے سامنے آپ کا ذکر کر دیا ہے لیکن آپ نے کوئی جواب نہیں دیا: فرماتے ہیں پھر میں وہاں سے لوٹ آتا ہوں اور انہیں حضرات کے پاس آ کر بیٹھ جاتا ہوں جو منبر کے پاس بیٹھے ہوتے ہیں' فرماتے ہیں: پھر مجھ پر بے کلی غالب آتی ہے اور بالا خانہ کے پاس جا کر غلام سے کہتا ہوں کہ عمرؓ کے لیے اجازت لے آ' غلام اندر جا کر واپس آتا ہے اور کہتا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کا ذکر کیا مگر آپ خاموش رہے۔ فرماتے ہیں: پھر میں منبر کے پاس جا کر بیٹھ جاتا ہوں' پھر بے چینی مجھ پر غالب آتی ہے اور میں بالا خانہ کے پاس جا کر غلام سے کہتا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ کے لیے اجازت لے آ' غلام اندر جا کر واپس آتا ہے اور کہتا ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کا ذکر کیا مگر آپ خاموش رہے پھر جب میں پیٹھ موڑ کر واپس جانے لگتا ہوں تو اچانک غلام مجھے آواز دے کر کہتا ہے: آپ کو رسول اللہ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت دے دی ہے آخر کار میں حاضر خدمت نبوی ہوتا ہوں دیکھتا ہوں آپ ایک ننگی چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور اس پر بستر وغیرہ بچھا ہوا نہیں' بوریے کے نشانات آپ کی کروٹ میں نمایاں ہوئے ہیں۔ پھر میں آپ کو کھڑے کھڑے سلام کر کے عرض کرتا ہوں: یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی؟ آپ نگاہ اٹھا کر مجھے دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں: نہیں۔ میری زبان سے اللہ اکبر نکل جاتا ہے پھر میں آپ کا غم غلط کرنے کے لیے کھڑے کھڑے عرض کرتا ہوں: ہم قریشی عورتوں پر غالب تھے لیکن ہم مدینہ میں ایسے لوگوں کے پاس آئے جن کی عورتیں ان پر حاوی ہیں کاش آپ دیکھتے کہ ایک دن میں اپنی بیوی سے ناراض ہوتا ہوں پھر وہ مجھے الٹ کر جواب دیتی ہے میں اسے جواب پر ٹوکتا ہوں تو کہتی ہے: کیا تمہیں میرا جواب دینا ناگوار گزرتا ہے امہات المومنین رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہیں اور آپ سے بولنا ترک کر دیتی ہیں اور بعض تو آپ سے دن بھر ناراض رہتی ہیں اور بات نہیں کرتیں' میں کہتا ہوں' حفصہ رضی اللہ عنہا محروم ہوگئی اور گھاٹے میں پڑ گئی' کیا کوئی بیوی اس بات سے بے خوف ہے کہ اس سے رسول اللہ ﷺ کے ناراض ہونے کی وجہ سے اللہ

ناراض ہو جائے پھر تو وہ ہلاک ہو جائے گی (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگتے ہیں' پھر میں عرض کرتا ہوں: یارسول اللہ! کاش آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر ان سے کہتا ہوں: تم عائشہ رضی اللہ عنہا کی ریس نہ کرنا اور دھوکا نہ کھا جانا وہ تو تم سے زیادہ خوبصورت ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو بہت زیادہ محبوب ہیں۔ رسول اللہ ﷺ دوسری بار مسکرا دیتے ہیں' فرماتے ہیں جب میں آپ کو مسکراتا ہوا دیکھتا ہوں تو میں بیٹھ جاتا ہوں اور آپ کے کمرے میں چاروں طرف غور سے دیکھتا ہوں اللہ کی قسم میں اس میں کوئی خوشنما چیز نہیں پاتا البتہ تین کھالیں ضرور دیکھتا ہوں: عرض کرتا ہوں: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ وہ آپ کی امت کو وسعت و فراخی عطا فرمائے' پارسیوں اور رومیوں پر دولت کی ریل پیل ہے اور انہیں دنیا ملی ہوئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے' فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ٹیک لگائے بیٹھے تھے میری یہ بات سن کر آپ سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے ابن خطاب! کیا آپ شک میں ہیں؟ (کہ اللہ مسلمانوں کو نہیں دے گا) انہیں دنیوی زندگی ہی میں نعمتیں دے کر جلدی کی گئی' فرماتے ہیں: میں عرض کرتا ہوں یارسول اللہ ﷺ میرے لیے دعائے مغفرت فرما دیجئے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اس بات کی وجہ سے جسے حفصہ نے عائشہ پر کھول دی ناراض ہو کر ۲۹ دن علیحدہ رہے اور آپ نے عورتوں سے سخت ناراض ہو کر ایک ماہ تک علیحدہ رہنے کا عزم فرمایا تھا حتیٰ کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا۔ پھر جب ۲۹ دن گزر جاتے ہیں تو آپ سب سے پہلے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے ہیں' عائشہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں: یارسول اللہ! کیا آپ نے ہمارے پاس ایک ماہ تک نہ آنے کی قسم نہیں کھائی تھی؟ مگر آپ صرف ۲۹ دن میں تشریف لے آئے میں تو آپ کے لیے ایک ایک دن گن رہی تھی۔ فرمایا: مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے اور یہ مہینہ ۲۹ دن ہی کا تھا۔ صدیقہ فرماتی ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے اختیار والی آیت اتار دی۔ آپ نے سب سے پہلے مجھ سے ابتداء کی اور فرمایا: میں تمہارے سامنے ایک بات کا ذکر کرتا ہوں اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم جواب میں جلدی نہ کرو جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلو۔ فرماتی ہیں: مجھے یقین تھا کہ میرے والدین آپ سے علیحدہ ہونے کا مجھے حکم کرنے والے نہیں' حق تعالیٰ فرماتا ہے: اے نبی آپ اپنی بیویوں سے فرما دیں کہ اگر تم دنیوی زندگی کو اور اس کی زینت کو چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں متعہ دے کر خوبصورتی سے چھوڑ دوں گا اور اگر تم اللہ کو اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے اچھے عمل والیوں کے لیے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ میں نے آپ سے عرض کیا: کیا میں اس بات میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ میں تو اللہ کو اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہوں' پھر آپ نے اپنی تمام عورتوں کو اختیار دیا اور سب نے وہی جواب دیا جو صدیقہ نے دیا تھا۔

باخبار محمد بن عمر' از معمر از زہری از ہند بنت حارث از ام سلمہ: جب رسول اللہ ﷺ اپنی عورتوں سے علیحدہ ہو کر بالا خانہ میں گوشہ نشین ہو گئے تو میں رونے لگی' میرے پاس آنے والے آ آ کر پوچھتے تھے: کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے طلاق دے دی؟ میں کہتی تھی: اللہ کی قسم مجھے کچھ معلوم نہیں حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر آپ سے پوچھا: کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر آپ سے پوچھا: کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے تکبیر کہی جسے ہم نے اپنے

اپنے گھروں میں سن لیا اور ہمیں معلوم ہوگیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے سوال کرنے پر آپ نے نفی میں جواب دیا ہے اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خوش ہوکر تکبیر کہی ہے حتیٰ کہ بعد میں ہمارے پاس بھی خبر آ گئی کہ آپ نے ہمیں طلاق نہیں دی۔ باخبار محمد بن عمر' بحدیث خلف بن خلیفہ از ابو ہاشم رمانی از سعید بن جبیر (وصالح المومنین کی تفسیر میں) اس سے حضرت عمر مراد ہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث سلیمان بن بلال وسفیان از یحییٰ بن سعید از عبید بن حنین از ابن عباس: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان دو عورتوں کے بارے میں پوچھا جنہوں نے چڑھائی کی تھی' فرمایا: وہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عمر بن عقبہ از شعبہ بسماع ابن عباس: حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر سے باہر آئیں: صدیقہ کا دن تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی سے ہمبستری کی اس کا چہرہ ڈھکا ہوا تھا۔ حفصہ بولیں: دیکھئے: آپ نے جو کچھ کیا ہے میں نے دیکھ لیا ہے۔ آپ نے ان سے کہا: اچھا تو یہ راز چھپا لو اور وہ (لونڈی) مجھ پر حرام ہے لیکن حفصہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر آپ کا یہ راز افشا کر دیا اور یہ بھی انہیں مژدہ سنا دیا کہ آپ نے قبطیہ کو اپنے اوپر حرام فرما لیا ہے صدیقہ نے آپ سے شکایت کی کہ میرے دن قبطیہ سے خلوت کی جاتی ہے اور باقی تمام عورتوں کو ان کے دن دے دیئے جاتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿واذ اسر النبی الی بعض ازواجه حدیثا الخ﴾ یعنی جب نبی نے اپنی بعض بیوی سے راز کی ایک بات کہی پھر جب اس بات کی اس نے خبر کر دی اور اللہ نے نبی پر اس کو ظاہر کر دیا تو نبی نے اس میں سے کچھ جتلا دی اور کچھ ٹال دی پھر جب آپ نے اسے اس کی خبر دی تو بولی: آپ کو یہ بات کس نے بتائی فرمایا: یہ بات مجھے جاننے والے اور خبردار نے بتائی۔ پھر آپ نے اپنی بیویوں کو ۲۹ دن چھوڑے رکھا اس پر ﴿یایها النبی لم تحرم الخ﴾ اتری' پھر اللہ کے حکم سے آپ نے قسم کا کفارہ دیا اور بیویوں کے پاس آ گئے۔

باخبار محمد بن عمر بخبر مالک بن انس از زید بن اسلم: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ابراہیم کو حرام فرما لیا اور فرمایا: وہ مجھ پر حرام ہیں اور یہ بھی فرمایا: اللہ کی قسم میں اس کے قریب نہ جاؤں گا' پھر یہ آیت اتری: ﴿قد فرض اللّٰه لكم تحلة ایمانكم﴾ یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں سے حلال ہونا فرض کیا ہے۔ محمد بن عمر کہتے ہیں: مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لونڈیوں میں حرام حلال ہے جب کوئی اپنی لونڈی سے کہے: تو مجھ پر حرام ہے' تو یہ کچھ نہیں اور اگر یہ کہے اللہ کی قسم میں تیرے قریب نہیں آؤں گا تو قسم کا کفارہ دینا پڑے گا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابو حاتم از جویبر از ضحاک: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی اپنے اوپر حرام کر لی پھر اللہ تعالیٰ نے اس کا آپ پر انکار کیا اور آپ کی تردید کی اور آپ کو قسم کا کفارہ دینا پڑا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث معمر از قتادہ: آپ نے لونڈی حرام کر لی پھر وہ حرمت قسم میں تبدیل ہوگئی۔ باخبار محمد بن عمر' بتحدیث ثوری از داؤد بن ابی ہند از شعبی از مسروق: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی سے ایلاء کیا اور اسے اپنے اوپر حرام کر لیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿قد فرض اللّٰه لكم تحلة ایمانكم﴾ اور یہ بھی ﴿یایها النبی لم تحرم ما احل اللّٰه الخ﴾ لہٰذا یہاں حرام حلال ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث موسیٰ بن یعقوب از ابو الحویرث از محمد بن جبیر بن مطعم: حفصہ اپنے گھر سے چلی جاتی ہیں پھر رسول

اللہ ﷺ اپنی لونڈی کو بلا بھیجتے ہیں چنانچہ وہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر آ جاتی ہیں پھر اس حال میں حفصہ رضی اللہ عنہا آ جاتی ہیں کہ ان کے گھر میں آپ کے ساتھ آپ کی لونڈی ہوتی ہے' کہتی ہیں: یارسول اللہ! میرے گھر میں' میرے دن میں اور میرے بستر پر؟ یعنی آپ نے اس لونڈی سے ہمبستری کی' آپ فرماتے ہیں: خاموش ہو جاؤ اللہ گواہ ہے اب کبھی میں اس کے پاس نہیں جاؤں گا یہ بات کسی سے نہ کہنا لیکن حفصہ رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا کو خبر کر دیتی ہیں اس پر ﴿یایھا النبی لم تحرم الخ﴾ اتر آتی ہے اس لیے یہ حرام ہلال ہے پھر حق تعالیٰ فرماتا ہے ﴿قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم﴾ یعنی اللہ نے تمہارے لیے قسموں سے حلال ہونا فرض کر دیا ہے چنانچہ ایلاء کے بعد رسول اللہ ﷺ نے قسم کا کفارہ ادا کیا پھر فرمایا اور جب نبی نے اپنی کسی بیوی (حفصہ رضی اللہ عنہا) سے راز کی ایک بات کہی' پھر جب اس نے اس بات کی (صدیقہ رضی اللہ عنہا کو) خبر کر دی اور اس کو اللہ نے آپ پر ظاہر فرما دیا تو آپ نے اس میں سے کچھ جتا دیا اور بعض سے اعراض کیا پھر جب آپ نے اس بات کی انہیں (حفصہ رضی اللہ عنہا) کو خبر دی تو انہوں نے (حفصہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اس کی آپ کو کس نے خبر کی؟ فرمایا: اس کی مجھے جاننے والے اور خبر دار نے خبر کی اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرو تو تم دونوں کے (عائشہ اور حفصہؓ کے) دل مائل ہو گئے ہیں اور اگر تم دونوں (عائشہ و حفصہ رضی اللہ عنہما) آپ پر چڑھائی کرو تو اللہ آپ کا مددگار ہے (آخر آیت تک) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک ماہ تک تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن موسیٰ از مصعب بن عبداللہ از ام سلمہ: ہم مثل۔ باخبار محمد بن عمر' بتحدیث مخرمہ بن بکیر از بکیر' بتحدیث عروہ بن زبیر: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے والد کے پاس باتیں کرنے کے لیے چلی گئیں' رسول اللہ ﷺ نے ماریہ کو بلا بھیجا اور آپ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اس کے ساتھ رہے اور اس سے ہم بستری کی اتنے میں حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے والد کے پاس سے آ گئیں اور آپ نے دونوں کو دیکھ لیا اور سخت غیرت میں آئیں پھر آپ نے اپنی لونڈی کو روانہ فرما دیا پھر حفصہ رضی اللہ عنہا نے گھر میں آ کر کہا: آپ کے پاس والی شے میں نے دیکھ لی جس سے اللہ کی قسم مجھے سخت صدمہ ہوا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں تم کو راضی کر لوں گا میں تم سے راز کی ایک بات کہتا ہوں اسے چھپانا اور کسی پر ظاہر نہ ہونے دینا۔ بولیں: وہ کیا بات ہے؟ فرمایا: میں تم کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میری لونڈی مجھ پر حرام ہے اس سے آپ کا مقصد حفصہ رضی اللہ عنہا کو راضی کرنا تھا' حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے امہات المومنین پر چڑھائی کی تھی (فرماتے ہیں) حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات عائشہ رضی اللہ عنہا سے جا کہی اور ان سے یہ بھی کہا: خوش ہو جاؤ' اللہ نے اپنے رسول پر آپ کی لونڈی حرام فرما دی۔ پھر جب حفصہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے راز کو افشا کر دیا تو حق تعالیٰ نے ﴿یایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک الخ﴾ اتاری۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث سوید از اسحٰق بن عبداللہ از قاسم بن محمد: رسول اللہ ﷺ نے اپنی لونڈی ماریہ سے حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں خلوت کی پھر جب آپ باہر تشریف لائے تو حفصہ رضی اللہ عنہا گھر کے دروازے پر بیٹھی ہوئی تھیں' بولیں: یارسول اللہ میرے گھر میں اور میرے دن (آپ نے جاریہ سے خلوت کی' فرمایا: وہ مجھ پر حرام ہے' میری طرف سے یہ بات چھپا لو اور رک جاؤ' بولیں: میں تو جب رکوں گی جب آپ قسم کھا لیں گے فرمایا: اللہ کی قسم میں کبھی اسے نہ چھوؤں گا' قاسم کی رائے تھی کہ آپ کا یہ قول کہ وہ مجھ پر حرام ہے۔ کچھ نہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابو معشر' بحدیث حارثہ بن ابی الرجال: میں معہ قاسم بن محمد کے عمرہ بنت عبدالرحمٰن کے پاس جاتا ہوں' قاسم کہتے ہیں: اے ام محمد! نبی ﷺ نے کس وجہ سے امہات المومنین کو چھوڑا تھا؟ عمرہ عرض کرتی ہیں کہ مجھے صدیقہ نے بتایا کہ میرے گھر میں رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ بھیجا گیا پھر آپ نے حصہ' رسد ہر عورت کو اس میں سے بھیج دیا اور زینب بنت جحش کو بھی بھیجا لیکن وہ اس سے راضی نہیں ہوئیں پھر آپ نے کچھ اضافہ کر کے دوسری بار بھیجا اس دفعہ بھی انہوں نے اسے قبول نہیں کیا۔ صدیقہ بولیں: زینب رضی اللہ عنہا نے آپ کا ہدیہ لوٹا کر آپ کو ذلیل کیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زینب مجھے کیا ذلیل کر لیں گی تم خود اللہ کے پاس ذلیل ہو جاؤ گی' میں ایک مہینہ تک تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ فرماتی ہیں: پھر آپ بالا خانہ میں تشریف لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک انصاری سے بھائی چارہ تھا وہ آپ کو اپنے دن کی سنی ہوئی خبریں سنا دیا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں اپنے دن کی خبریں سنا دیا کرتے تھے۔ انصاری کی باری کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے ملاقات کی اور پوچھا کوئی خبر ہے؟ انصاری بولا: ہاں ایک بڑی خبر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: شاید حارث بن شمر (شاہ غسان) ہم سے لڑنے کے لیے روانہ ہو گیا ہے' انصاری بولا: اس سے بھی بڑی خبر ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا خبر ہے؟ بولا: میرے خیال میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: حفصہ رضی اللہ عنہا ذلیل ہو گئیں' میں انہیں منع کیا کرتا تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح الٹ کر جواب نہ دیا کرو' فرماتی ہیں: پھر عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے لوگ خاموش تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں آپ رسول اللہ ﷺ کے لکڑی کے زینہ پر چڑھے دیکھا' دروازے پر ایک حبشی غلام ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا السلام علیکم ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ حبشی نے اپنے سے گھر کی طرف اشارہ کیا کیا میں انہیں آنے دوں؟ پھر عمر رضی اللہ عنہ کی طرف نہیں کا اشارہ کیا۔ فرماتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھوڑی سی دیر تو ٹھہرے رہے پھر آپ کو قرار نہیں آیا اور پھر زینہ کی دو سیڑھیوں پر چڑھ گئے اور سلام کر کے کہا: کیا میں اندر آ جاؤں؟ حبشی نے گھر میں سر داخل کیا پھر بولا: چلے جائیے' فرماتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر چلے گئے دیکھا نبی ﷺ سوئے ہوئے ہیں اور سر کے نیچے چمڑے کا تکیہ ہے جس میں کھجور کے ریشے بھرے ہوئے ہیں اور آپ ننگی چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور چٹائی کے نشانات آپ کی کروٹ پر پڑ گئے ہیں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھا تو آپ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں' پوچھا: عمر! کیوں روتے ہو؟ بولے: یا رسول اللہ! کسریٰ اور قیصر جو اللہ کے دشمن ہیں ریشم کے بستر بچھاتے ہیں اور آپ اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں اور آپ کے لیے صرف ایک بوریا اور چمڑے کا ایک تکیہ ہے جس میں کھجور کے ریشے بھرے ہوئے ہیں اور سرہانے کھال ہے جس میں ہوا ہے۔ فرمایا: ان لوگوں کو دنیا ہی میں نعمتیں دی گئی ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا نہیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے زور سے تکبیر کہی جسے مسجد والوں نے سنا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہہ دیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی محبوبہ صدیقہ کا حسن تمہیں دھوکا میں نہ ڈالے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ریس کر کے رسول اللہ ﷺ کو الٹ کر جواب دو پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صدیقہ کے حسن کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! اگر آپ کو حفصہ رضی اللہ عنہا کی کوئی بات ناگوار گزرتی ہے تو آپ شوق سے انہیں طلاق دے دیں اللہ کی قسم آپ مجھے میرے مال اور اہل وعیال سے زیادہ پیارے ہیں' فرمایا: عمر! بندہ کبھی مومن

نہیں ہوسکتا جب تک وہ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارا نہ سمجھے' بولے: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں۔ پھر جب ۲۹ دن گزر گئے تو رسول اللہ ﷺ بالا خانے سے اتر آئے فرماتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' میں نے معمولی سمجھ کر ایک بات کہی تھی جس سے آپ ناراض ہو گئے کیا آپ نے ایک ماہ کی تعین نہیں فرمائی تھی؟ فرمایا: عائشہ مہینہ اس طرح' اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے اور تیسری بار آپ نے ایک ہاتھ کا انگوٹھا موڑ لیا یعنی تین بار دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اشارہ فرمایا اور تیسری بار ایک انگوٹھا موڑ لیا (۲۹ دن بتائے)۔

باخبار محمد بن عمر و بحدیث عبداللہ بن جعفر از ابن ابی عون از ابن مناح از عائشہ: یہ حدیث' حدیث عمرہ از عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہم معنی ہے مگر اس میں یہ بھی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انصاری نے ملاقات کی تو آپ نے فرمایا: حفصہ رضی اللہ عنہا پر اللہ رحم فرمائے پھر حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر ان سے کہا: شاید تم عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح رسول اللہ ﷺ کو الٹ کر جواب دیتی ہو دیکھو تم عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح نصیبہ والی نہیں اور زینب رضی اللہ عنہا کی طرح حسین نہیں پھر آپ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر ان سے کہا: ام سلمہ اتم رسول اللہ ﷺ سے بات کرتی ہو اور انہیں الٹ کر جواب دیتی ہو؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کے اور آپ کی عورتوں کے معاملات میں دخل دیتے ہو' ہاں ہاں اللہ کی قسم ہم آپ سے گفتگو کرتی ہیں اگر آپ یہ برقرار رکھیں تو آپ اس کے تمہاری نسبت زیادہ حق دار ہیں اور اگر منع فرمائیں تو تم سے زیادہ لائق اطاعت ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے امہات المومنین سے جو کچھ کہا اس پر مجھے نادم ہونا پڑا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث مالک وعبدالرحمٰن پسران ابوالرجال از ابوالرجال از عمرہ از عائشہؓ: رسول اللہ ﷺ کے پاس ہدیہ میں گوشت آیا' آپ نے فرمایا: اس میں سے زینب بنت جحش کے پاس بھیج دو چنانچہ میں نے اسے ہدیہ کے طور پر ان کے پاس بھیج دیا لیکن انہوں نے الٹے ہاتھوں لوٹا دیا' آپ نے فرمایا: تمہیں اللہ کی قسم ذرا اور زیادہ کر کے بھیجو فرماتی ہیں میں نے اس میں اضافہ کر کے بھیجا اس دفعہ بھی انہوں نے لوٹا دیا پھر میں نے اور اضافہ کر کے بھیجا لیکن تیسری بار بھی انہوں نے لوٹا دیا میں نے کہا: دیکھو زینب نے آپ کی عزت نہیں کی' فرمایا: مجھے ذلیل کیا کرو گی اللہ کی نگاہ میں خود ذلیل ہو جاؤ گی میں تمہارے پاس ۲۹ دن تک نہیں آؤں گا۔ فرمایا ہمارا مہینہ اس طرح ہے آپ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے تین بار اشارہ کیا اور تیسری بار ایک انگلی موڑ لی یعنی مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث محمد بن عبداللہ از زہری از عروہ از عائشہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک جانور ذبح کیا اور مجھے امہات المومنین میں گوشت بانٹنے کا حکم دیا میں نے گوشت بانٹ دیا آپ نے زینب کو ان کا حصہ بھیج دیا لیکن زینب رضی اللہ عنہا نے اسے لوٹا دیا آپ نے فرمایا بڑھا کر بھیج دو غرض کہ تین دفعہ بڑھا کر بھیجا گیا مگر زینب نے ہر بار لوٹا دیا میں نے آپ سے کہا: زینب رضی اللہ عنہا نے آپ کا ہدیہ لوٹا کر آپ کی عزت نہیں کی فرمایا: تم اللہ کے نزدیک حقیر ہو جاؤ گی مجھے کیا حقیر سمجھو گی' اللہ کی قسم میں تمہارے پاس ایک ماہ تک نہیں آؤں گا پھر آپ بالا خانہ میں گوشہ نشین ہو گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوس بن خولی انصاری کے بھائی تھے آپ جو بات سنتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کر دیا کرتے تھے اس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ملاقات کی اور کہا: کوئی خبر ہے؟ اوس بولے: ہاں بڑی خبر

ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ: شاید حارث بن ابی شمر ہم سے لڑنے کے لیے چل پڑا ہے کیونکہ ہمیں خبر ملی تھی کہ وہ اس مقصد کے لیے گھوڑوں کے نعل جڑوا رہا ہے اوس بولے: اس سے بھی بڑی خبر ہے' عمرؓ: کیا خبر ہے؟ اوس: غالباً نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی ہے' عمرؓ: حفصہ رضی اللہ عنہا پر اللہ رحم فرمائے' میں نے تو انہیں پہلے ہی روکا تھا کہ عائشہ کی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو الٹ جواب نہ دینا' پھر عمر رضی اللہ عنہ' حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر: شاید تم عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الٹ کر جواب دیتی ہو' دیکھو تمہارا عائشہ رضی اللہ عنہا جیسا نصیبہ نہیں اور زینب جیسا حسن نہیں' پھر عمر رضی اللہ عنہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر: آگے عبداللہ بن جعفر از ابن ابی عون از ابن مناح کی حدیث کی طرح حدیث ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث محمد بن عبداللہ از زہری از عبیداللہ بن عتبہ از ابن عباس: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہ تک بالا خانہ میں علیحدہ ہو گئے جب حفصہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر آپ کا راز افشا کر دیا آپ نے ناراض ہو کر فرمایا: میں ایک ماہ تک تمہارے پاس نہیں آؤں گا پھر جب ۲۹ دن گزر گئے تو آپ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ مہینہ ۲۹ دن کا ہے' واقعی وہ مہینہ ۲۹ دن ہی کا تھا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن سلیمان از عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کو اختیار دیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے ابتداء کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا میری امداد کرو۔ عائشہؓ: نہیں اللہ کی قسم! آپ کی مجھ پر کوئی اعانت نہیں کرے گا' آپ مجھے بتائیں تو سہی وہ بات کیا ہے؟ فرمایا: اللہ نے تمہیں اختیار دیا ہے' بولیں: میں نے اللہ کو اور اس کے رسول کو اختیار کر لیا' بولیں یہ بات آپ کے پاس امانت ہے اس کی کسی بیوی کو خبر نہ کرنا۔ فرمایا: مجھے لوگوں کو دکھ دینے کے لیے نہیں بھیجا گیا مجھے خوش خبری سنانے والا بنا کر بھیجا گیا ہے اگر وہ مجھ سے پوچھیں گی تو میں انہیں بتا دوں گا۔ پھر آپ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا آپ نے بھی وہی جواب دیا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دیا تھا پھر تمام عورتوں کو خبر دی اور سب نے آپ ہی کو قبول کیا اور بیک زبان کہا کہ ہم اللہ کو اور اس کے رسول کو چاہتے ہیں البتہ عامریہ نے اپنی قوم کو اختیار کیا بعد میں یہ کہا کرتی تھیں: میں بدنصیب ہوں۔ یہ اونٹ کی مینگنیاں چن چن کر بیچا کرتی تھی اور ازواج مطہرات کے پاس جا کر ان سے مانگا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی کہ میں بدنصیب ہوں۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث عبداللہ بن جعفر از ابن ابی عون از ابن مناح: تمام امہات المومنین نے بجز عامریہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا' عامریہ نے اپنی قوم کو پسند کیا پھر اس کی عقل جاتی رہی حتی کہ فوت ہو گئی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث محمد بن عبداللہ از زہری از عروہ از عائشہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کو اختیار دیا انہوں نے آپ ہی کو چنا لیکن یہ اختیار طلاق شمار نہیں کیا گیا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابن ابی الزناد از عبدالرحمن بن حارث از قاسم از عائشہؓ: ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا پھر یہ اختیار طلاق نہیں شمار کیا گیا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث منصور بن ابی الاسود از زیاد بن ابی زیاد از ابوجعفر: ازواج مطہرات نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

عورتیں ہم سے زیادہ مہروں والی نہ ہوں گی۔ پھر اللہ کو اپنے نبی کے لیے غیرت آئی اور اللہ نے آپ کو ان سے علیحدہ ہو جانے کا حکم فرما دیا لہٰذا آپ ان سے ۲۹ دن علیحدہ رہے پھر آپ کو حکم کیا گیا کہ آپ انہیں اختیار دے دیں لہٰذا آپ نے انہیں اختیار دیا لیکن اسے طلاق نہیں شمار کیا۔

رحمتِ عالم ﷺ کی قوتِ باہ:

باخبار محمد بن عمرؒ بحدیث موسیٰ بن محمد بن ابراہیم از محمد بن ابراہیم: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہمبستری میں سب سے کمزور تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایک ہانڈی اتاری جس میں گوشت تھا اب جب بھی میں چاہتا ہوں اسے پالیتا ہوں۔

باخبار محمد بن عمرؒ بحدیث اسامہ بن زید لیثی از صفوان بن سلیم: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام ایک ہانڈی لے کر آئے میں نے اس میں کھایا اور مجھے چالیس آدمیوں کی برابر قوتِ باہ عطا کر دی گئی۔

باخبار محمد بن عمرؒ بحدیث محمد بن عبداللہ از زہری از نبی ﷺ: میں نے دیکھا گویا میرے پاس ایک ہانڈی لائی گئی ہے پھر میں نے اس میں سے خوب پیٹ بھر کر کھایا اب جب بھی میں ہمبستری چاہتا ہوں کر لیتا ہوں یہ حال جب سے ہے جب سے میں نے اس ہانڈی میں سے کھایا ہے۔

باخبار محمد بن عمرؒ بحدیث معاویہ بن عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی رافع از عبداللہ اپنی دادی سلمیٰؓ رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی سے: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی نو عورتوں سے ہمبستری فرمائی جن کو چھوڑ کر آپ کی وفات ہوئی جب آپ اپنی ایک بیوی سے فارغ ہو کر باہر آتے تو سلمیٰ سے کہتے: مجھ پر غسل کے لیے پانی ڈال پھر آپ دوسری کے پاس جانے سے پہلے غسل کر لیتے تھے میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کو ایک غسل کافی نہیں؟ فرمایا اس طرح غسل مزید طہارت و پاکی کا موجب ہے۔

باخبار محمد بن عمرؒ بحدیث معمر از قتادہ از انسؓ: میں رسول اللہ ﷺ پر پانی ڈالا کرتا تھا جب آپ تمام عورتوں سے فارغ ہو کر غسل کیا کرتے تھے۔

باخبار محمد بن عمرؒ بحدیث سالم مولیٰ ثابت از سالم مولیٰ ابو جعفر از ابو جعفر: ہم مثل باخبار محمد بن عمر از معمر از ابن طاؤس از طاؤس: رسول اللہ ﷺ کو چالیس مردوں کے برابر قوتِ باہ عطا کی گئی تھی۔

شرمگاہوں سے پردہ:

باخبار محمد بن عمرؒ بحدیث ثوری از منصور از مسلم بن عبداللہ بن یزید از مولیٰ عائشہؓ: میں نے رسول اللہ ﷺ کی شرمگاہ کبھی نہیں دیکھی۔

باخبار محمد بن عمرؒ بحدیث افلح بن حمید از قاسم بن محمد از عائشہؓ: میں اور رسول اللہ ﷺ غسل جنابت ایک ہی برتن سے کیا کرتے تھے۔ باخبار محمد بن عمرو بحدیث ابو حمزہ از عروہ از عائشہؓ: ہم مثل۔

باخبار محمد بن عمرو بحدیث ابن جریج از عمرو بن دینار از ابو الشعثاء از ابن عباسؓ از میمونہؓ: میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

باخبار محمد بن عمر: یہی روایت صحیح ہے پھر جب یہ ان صریح وثابت وجوہ سے ثابت ہے تو شرمگاہ پر نگاہ پڑے بغیر چارہ نہیں لہٰذا اگر نہ دیکھنے سے غور سے دیکھنا مراد ہے تو ٹھیک ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان ایک چیز قصداً دیکھنا نہیں چاہتا لیکن اچانک اس کی نگاہ اس پر پڑ جاتی ہے امام مالک اور ابن ابی ذئب کے نزدیک میاں کو بیوی کی اور بیوی کو میاں کی شرمگاہ دیکھنا مباح ہے سفیان ثوری کہتے ہیں: میرے نزدیک مکروہ اور اگر دیکھ لی جائے تو کوئی گناہ نہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ثوری از عاصم احول از ابوقلابہ از نبی صلی اللہ علیہ وسلم: جب تم میں سے کوئی جنسی وظیفہ میں مشغول ہو تو دونوں گدھوں کی طرح ننگے نہ ہوں بلکہ پردہ کر لینا چاہیے۔

بعض علماء کے نزدیک وفات سے قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تمام عورتیں حلال کر دی گئی تھیں:

باخبار محمد بن عمر' بحدیث محمد بن موسیٰ از محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک وفات نہیں پائی جب تک تمام عورتیں آپ کے لیے حلال نہیں کر دی گئیں آپ کے لیے حلال تھا کہ جس قدر عورتوں سے چاہیں نکاح کر لیں فرمایا: ﴿ترجی من تشاء منهن الخ﴾ یعنی آپ عورتوں میں سے جسے چاہیں حبالۂ عقد میں نہ لیں اور جسے چاہیں لے لیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ثوری از عطاء از عائشہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سدھارے جب تک آپ کے لیے یہ حلال نہیں ہوا کہ آپ محرم خواتین کے علاوہ جس قدر عورتوں سے چاہیں نکاح کر لیں (آگے مذکورہ بالا آیت ہے) باخبار محمد بن عمر' بحدیث بردان بن ابی النضر از عبداللہ بن وہب بن زمعہ از ام سلمہ: ہم مثل۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث ابن ابی سبرہ وسعید بن محمد از جعفر بن محمد از محمد از عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما: ہم مثل۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث داؤد بن عبدالرحمٰن وسفیان از عمرو بن دینار از عطاء از عائشہ رضی اللہ عنہا: ہم مثل۔ باخبار محمد بن عمر' بتحدیث اسامہ بن زید از زید از عطاء بن یسار: ہم مثل۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبدالعزیز بن محمد از ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا: جب ﴿ترجی من تشاء منهن الخ﴾ اتری تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے لیے ان چیزوں میں جلدی کرتا ہے جن کو آپ چاہتے ہیں۔ باخبار محمد بن عمر: یہ وہ مسئلہ ہے جس پر میں نے اپنے شہر والوں کو دیکھا۔

باخبار معلی بن اسد' بتحدیث وہیب از ابن جریج از عطاء از عبید بن عمیر از عائشہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے جب تک اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے جس قدر عورتوں سے چاہیں نکاح کرنا حلال نہیں فرما دیا۔

بعض کے نزدیک امہات المومنین کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی سے نکاح کرنا حلال نہیں اور نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بعد حلال رہا تھا

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث معمر ومحمد بن عبداللہ از زہری: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدھار گئے اور ہمارے علم میں آپ نے اور عورتوں سے نکاح نہیں کیا۔ باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن جعفر از ابن ابی عون از عمران بن مناح از ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن

ہشام ﴿لا تحل لك النساء من بعد﴾ یعنی اس کے بعد آپ کے لیے عورتیں حلال نہیں' کی تفسیر میں: رسول اللہ اپنی بیویوں پر روک دیئے گئے اور آپ نے ان کے بعد کسی سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی بیویاں آپ پر روک دی گئیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث ہشام بن سعد از عبدالکریم بن ابی حفصہ از ابوامامہ بن سہل ہم مثل۔ باخبار محمد بن عمر' بحدیث معمر از حسن: ہم مثل۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث ابوعمران وسعید بن بشیر از الصباح از مجاہد: ﴿ترجی من تشاء الخ﴾ کی تفسیر میں' حق تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ جس بیوی سے چاہیں بغیر طلاق کے علیحدہ ہو جائیں اور جسے چاہیں اسے اپنی طرف لوٹا لیں اور اس کے بعد آپ کے لیے عورتیں حلال نہیں اس لیے رسول اللہ ﷺ اپنی عورتوں پر محبوس کر دیئے گئے اور ان کے بعد آپ نے نکاح نہیں کیا یعنی نہ عیسائی عورت سے نہ یہودی عورت سے' نہ کافر عورت سے اور نہ کسی اور عورت سے اور نہ آپ کے لیے یہ حلال ہے کہ مسلمان عورتوں کو چھوڑ کر ان کے عوض غیر مسلم عورتوں سے شادی کریں۔ محمد بن عمر: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو مجاہد کی یہ تفسیر پسند نہ تھی اور یہ پہلا قول آپ کو پسند تھا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث قیس بن ربیع وشیبان بن عبدالرحمٰن از منصور از ابورزین: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعض عورتوں کو طلاق دینے کا ارادہ کیا پھر جب عورتوں نے آپ کی یہ نیت دیکھی تو آپ کو اپنے نفسوں کی طرف حلال کر دیا کہ آپ جسے جس پر چاہیں ترجیح دیں پھر یہ آیت اتر آئی ﴿انا احللنا لك ازواجك اللاتی سے ترجی من تشاء منهن﴾ تک۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ جس سے چاہیں علیحدہ ہو جائیں چنانچہ آپ زینب' ام حبیبہ' صفیہ' جویریہ' اور میمونہ رضی اللہ عنہن کے پاس نہیں جاتے تھے اور حفصہ' عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہن کے پاس جایا کرتے تھے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا جس سے چاہیں آپ علیحدہ ہو جائیں اور آپ اپنی مرضی سے جن سے علیحدہ ہو گئے ہیں تو اس سے آپ پر کوئی گناہ نہیں پھر فرمایا اس کے بعد آپ کے لیے عورتیں حلال نہیں یعنی مشرک عورتیں حلال نہیں۔

باخبار محمد بن عبداللہ اسدی' بتحدیث سفیان از منصور از ابورزین: جب امہات المومنین کو ڈر ہوا کہ نبی ﷺ ان کو چھوڑ دیں گے تو انہوں نے آپ سے درخواست کی کہ آپ اپنے نفس و مال میں سے جس قدر چاہیں ہمارے لیے مقرر فرما دیں' پھر آپ نے اللہ کے حکم سے پانچ کے پاس جانا چھوڑ دیا اور چار کو برقرار رکھا۔

باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث ابوعوانہ از مغیرہ از ابورزین: (وبنات عمك الخ کی تفسیر میں) یعنی اس صفت کے بعد آپ کے لیے عورتیں حلال نہیں۔

باخبار معلیٰ بن اسد از وہیب از داؤد از محمد بن ابی موسیٰ از زیاد انصاری: میں نے ابی بن کعب سے پوچھا: بالفرض اگر آپ کی بیویاں مر جاتیں تو کیا دوسری عورتوں سے نکاح کرنا آپ کے لیے حلال تھا؟ فرمایا: ہاں' اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی ایک قسم آپ کے لیے حلال فرمائی اور آپ کے لیے ایک صفت بیان کی اور فرمایا اس صفت کے بعد آپ کے لیے عورتیں حلال نہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث معقل بن عبیداللہ از خصیف از مجاہد: (لا تحل لك النساء الخ کی تفسیر میں) یعنی ان بیان کردہ

اصناف کے بعد یعنی چچازاد بہنوں' پھوپھی زاد بہنوں' ماموں زاد بہنوں' خالہ زاد بہنوں کے بعد جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی اور اس مومن عورت کے بعد جس نے اپنانفس نبی کے لیے ہبہ کردیا۔لہٰذا اللہ نے ان اصناف سے نکاح کرنا آپ کے لیے حلال فرمادیا۔

باخبار محمد بن عمرو بحدیث یحییٰ بن واضح از عبید بن سلیمان از ضحاک بن مزاحم: ضحاک بھی اسی کے ہم مثل تفسیر فرمایا کرتے تھے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبدالحمید بن عمران بن ابی انس از عمران از سلیمان بن یسار: جب رسول اللہ ﷺ نے کندیہ سے نکاح کیا اور عامریات میں پیام بھیجے اور ام شریک غزیہ بنت جابر نے اپنانفس آپ کو ہبہ کردیا تو آپ کی بیویوں نے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ نے ان اجنبی خواتین سے نکاح کرلیا تو آپ کی توجہ ہماری طرف سے ہٹ جائے گی اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو ایک آیت اتار کر ازواج مطہرات پر محبوس فرمادیا اور آپ کے لیے چچا' پھوپھی ماموں اور خالہ زاد بہنوں کو جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت بھی کی ہو حلال فرمادیا اور ان کے ماسوا عورتیں علاوہ لونڈیوں کے اور علاوہ اس مومن عورت کے جو اپنے نفس کو آپ کے لیے ہبہ کردے' اور یہ ام شریک تھیں' آپ پر حرام فرمادیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث محمد بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ابی مالک از رفاعہ از ثعلبہ: رسول اللہ ﷺ نے بعض عورتوں کو طلاق دینے کا ارادہ فرمایا پھر عورتوں نے آپ کو اپنے دن معاف فرمادیئے چنانچہ آپ زینب بنت جحش' عائشہ اور ام سلمہ کے پاس آتے تھے اور دیگر عورتوں کے پاس نہیں آتے تھے' ومن ابتغیت ممن عزلت الخ یعنی جو عورتیں چھوڑ دی گئی ہیں آپ ان کے پاس زیادہ نہ جائیں پھر فرمایا: ان نو کے بعد آپ کے لیے مشرک عورتیں حلال نہیں۔

محمد بن عمر: ثعلبہ کا قول ابورزین کے قول سے اچھا ہے کیونکہ ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے کہ نبی ﷺ کے نزدیک عائشہ' ام سلمہ اور زینب رضی اللہ عنہن کو ترجیح حاصل تھی۔

باخبار محمد بن عمر: بحدیث اسحٰق بن محمد بن ابی حرملہ از محمد از عطاء بن یسار: (یانساء النبی من یات سے معروفا تک کی تفسیر میں) یعنی اے نبی کی عورتو! جو تم میں سے کھلی بے حیائی کا ارتکاب کرے اس کے لیے دگنا عذاب ہے (یعنی آخرت میں) اور جو تم میں سے اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور عمل صالح کرتی رہے (یعنی روزے نماز کی پابند رہے) ہم اسے دوہرا اجر دیں گے اور ہم نے اس کے لیے عزت والی روزی تیار کر رکھی ہے اے نبی کی عورتو! تم ایک معمولی عورت کی طرح نہیں ہو اگر تم اللہ سے ڈرتی رہو لہٰذا نرم بات نہ کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہے اسے لالچ پیدا ہو (یعنی زنا کا) اور معقول بات کہو یعنی بات صاف ہو کہ کسی کو اس سے لالچ نہ پیدا ہو۔

باخبار محمد بن عمر' از محمد بن صالح تمار بسماع عکرمہ: (فیطمع فی قلبہ مرض کی تفسیر میں) یہاں مرض سے زنا مراد ہے۔

باخبار محمد بن عمر' از مسلم بن خالد از ابن ابی نجیح از مجاہد' اور بتحدیث قیس از مسلم اعور از مجاہد: ہم مثل۔

باخبار محمد بن عمر از اسامہ بن زید بن اسلم از ابن کعب: (وقلن قولا معروفا کی تفسیر میں) یعنی ایسا کلام ہو جس میں کسی کو لالچ نہ پیدا ہو۔

باخبار محمد بن عمر از اسامہ بن زید از زید: یعنی ایسا کلام جو بظاہر لوگوں میں معروف ہو۔ باخبار محمد بن عمر از اسحٰق بن یحییٰ از مجاہد: عورت گھر سے باہر نکلتی تھی اور مردوں کے دوش بدوش چلتی تھی یہی جاہلیت کی زینت تھی۔ باخبار محمد بن عمر از اسامہ بن زید بن اسلم از ابن کعب: پہلی جاہلیت کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کا درمیانی زمانہ ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث اسماعیل بن یحییٰ از ابن ابی نجیح: (ولا تبرّجن الخ کی تفسیر میں) یعنی اٹھلا اٹھلا کر غرور سے چلنا۔

ان آیتوں کی تفسیر جو ازواج مطہرات کے ذکر میں ہیں:

باخبار محمد بن عمر' از مصعب بن ثابت از ابوالاسود از عروہ: لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا. اہل بیت سے امہات المومنین مراد ہیں یعنی اے نبی کی بیویو! اللہ تعالیٰ تم سے پلیدی کو دور کرنا چاہتا ہے اور تمہیں انتہائی پاک وصاف بنانا چاہتا ہے یہ آیت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اتری۔

باخبار محمد بن عمر از عبدالسلام بن موسیٰ بن جبیر از موسیٰ بن جبیر از ابوامامہ بن سہل: واذ کرن ما یتلی الخ یعنی تمہاری گھروں میں اللہ کی آیتیں اور حکمت کی باتیں پڑھی جاتی ہیں انہیں یاد کرلو۔ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں کے گھروں میں دن کو اور رات کو نوافل پڑھا کرتے تھے۔

باخبار محمد بن عمر از ثوری از ابن ابی نجیح از مجاہد از ام سلمہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں: یا رسول اللہ ﷺ عورتیں کیا ذکر کریں؟ اس پر ان المسلمین والمسلمات الخ اتری۔

باخبار محمد بن عمر از ابن ابی سبرہ از صالح بن محمد از ابوامامہ بن سہل از ام سلمہ: رسول اللہ ﷺ اپنی تمام بیویوں کے گھروں میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

باخبار محمد بن عمر از معمر از قتادہ: (ما یتلی فی بیوتکن من الآیات والحکمۃ کی تفسیر میں) آیات وحکمت سے قرآن وسنت مراد ہیں۔

باخبار محمد بن عمر از معمر از قتادہ: جب ازواج مطہرات سے ذکر کیا گیا تو عورتوں نے کہا: اگر ہم میں خیر وفلاح ہوتی تو ہمارا بھی ذکر کیا جاتا اس پر ان المسلمین سے لے کر اعد اللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما تک آیت اتری۔

باخبار محمد بن عمر از ثوری از فراس از شعبی از مسروق: (النبی اولی بالمؤمنین الخ کی تفسیر میں) ایک عورت نے صدیقہ کو یا امہ کہہ کر پکارا' اس سے آپ نے کہا: میں تمہارے مردوں کی ماں ہوں' عورتوں کی نہیں۔

واقدی: میں نے عبداللہ بن موسیٰ مخزومی سے اس کا ذکر کیا' فرمایا: مجھے مصعب بن عبداللہ بن ابی امیہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی کہ انہوں نے فرمایا: میں تمہارے مردوں کی بھی ماں ہوں اور عورتوں کی بھی۔

باخبار محمد بن عمر' بخبر ابن ابی سبرہ' بخبر سلیمان بن یسار از عکرمہ: پہلی جاہلیت وہ ہے جس میں حضرت ابراہیم پیدا ہوئے تھے اس زمانہ میں عورتیں بناؤ سنگار کرتی تھیں اور ایسا لباس پہنا کرتی تھیں جس سے پردہ نہیں ہوتا تھا اور پچھلی جاہلیت میں رحمت عالم ﷺ پیدا ہوئے یہ لوگ تنگ حال تھے اور ان کی مالی حالت کمزور تھی اور موٹا جھوٹا کھاتے پہنتے تھے' پھر حق تعالیٰ نے اپنے نبی سے

وعدہ فرمایا کہ آپ پر ممالک فتح فرمائے گا اور فرمایا اپنی بیویوں سے فرما دیں اگر وہ آپ کو چاہیں کہ پہلی جاہلیت کا سا بناؤ سنگھار نہ کریں' اے بیویو! اللہ تم سے نجاست ہٹانا چاہتا ہے اور تم کو پاک کرنا چاہتا ہے تم حدیث و قرآن کا ذکر کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھا جاتا ہے۔ گھروں میں قرآن حکیم پڑھا جاتا ہے۔ پھر عورتوں نے مردوں سے کہا: تمہاری طرح ہم بھی اسلام لائیں اور تمہارے عملوں کی طرح ہم بھی عمل کرتی ہیں لیکن قرآن پاک میں تمہارا ذکر آتا ہے ہمارا ذکر نہیں آتا۔ پہلے لوگوں کو مسلمان کہا جاتا تھا لیکن وہ ہجرت کے بعد مومن کے نام سے پکارے گئے پھر حق تعالیٰ نے ان المسلمين والمسلمات الخ اتاری قانتين وقانتات سے اطاعت گزار و وفا شعار مرد اور عورتیں مراد ہیں اور روزوں سے رمضان کے روزے مراد ہیں اور ذکر اللہ سے اللہ کے انعامات واحسانات کا ذکر و شکر مراد ہے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات کو اختیار دیا تو انہوں نے اللہ کو اور اس کے رسول کو اختیار کر لیا پھر اللہ تعالیٰ نے لا تحل لك النساء الخ اتاری اس آیت میں من بعدُ سے وہ نو عورتیں مراد ہیں جنہوں نے آپ کو پسند کر لیا تھا اس لیے آپ پر دوسری عورتوں سے نکاح کرنا حرام کر دیا گیا اور دوسری عورتوں کو ان نو کے عوض لانا منع کر دیا گیا اگر چہ آپ ان کے حسن سے متاثر کیوں نہ ہوں البتہ لونڈیوں کو مستثنیٰ قرار دے دیا گیا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن جعفر از ابن ابی عون از ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم (وما كان لكم ان تؤذوا رسول الله کی تفسیر میں) یہ آیت طلحہ بن عبیداللہ کے بارے میں اتری کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کروں گا یعنی تم کو یہ لائق نہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کو ایذاء پہنچاؤ اور نہ یہ لائق ہے کہ کبھی آپ کے بعد آپ کی بیویوں سے نکاح کرو۔

باخبار محمد بن عمر از عبدالرحمٰن بن ابی الزناد از ابراہیم بن عقبہ' اور بحدیث عبدالسلام بن موسیٰ بن جبیر از موسیٰ بن جبیر از ابوامامہ بن سہل بن حنیف: (ان تبدوا شيئا او تخفوه کی تفسیر میں) ظاہر کرنا یہ ہے کہ نبی ﷺ کی کسی بیوی کے بارے میں زبان سے کہو کہ ہم فلانہ سے نکاح کریں گے یا زبان سے تو نہ کہو مگر یہ بات اپنے دلوں میں چھپالو۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے خواہ تم کسی بات کو ظاہر کرو یا چھپاؤ' وہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث معمر بن راشد از زہری (وامرأة مؤمنة الخ کی تفسیر میں) یعنی ہبہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لیے حلال نہیں (ہبہ سے مراد کسی عورت کو اپنا نفس ہبہ کرنا ہے یہ رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت تھی کسی اور کے لیے حلال نہیں)۔ باخبار محمد بن عمر' بحدیث ثوری از ابوعبدالکریم از ابراہیم: ہم مثل۔

باخبار محمد بن عمر از سفیان و منصور بن ابی الاسود از زکریا بن ابی زائدہ از شعبی (ومن ابتغيت ممن عزلت الخ کی تفسیر میں) - کچھ ایسی عورتیں بھی تھیں جنہوں نے اپنے نفس نبی ﷺ کو ہبہ کر دیئے تھے آپ نے ان سے پردہ کے اندر خلوت نہیں فرمائی اور نہ آپ کے بعد ان سے کسی نے نکاح کیا ان میں سے ایک ام شریک بھی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث اسامہ بن زید بن اسلم از عمر بن عبداللہ عبسی از محمد بن کعب قرظی: ہم مثل' محمد بن عمر: ہمارے نزدیک یہ ایک مشہور بات ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث اسامہ بن زید بن اسلم از ابن کعب قرظی: (ما کان علی النبی من حرج الخ کی تفسیر میں) یعنی آپ جس قدر عورتوں سے چاہیں نکاح کر سکتے ہیں یہ آپ کے لیے فرض ہے لیکن پہلے نبیوں کی سنت تھی' حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک ہزار بیویاں تھیں ۷۰۰ آزاد اور ۳۰۰ لونڈیاں اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام کے سو بیویاں تھیں جن میں اوریا کی عورت ام سلیمان بھی تھیں آپ نے فتنہ کے بعد ان سے نکاح کیا تھا لہٰذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے ان نبیوں کی بیویاں بہت زیادہ تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ہشام بن سعد از عمر مولیٰ غفرہ: جب یہودیوں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کرتے رہتے ہیں تو آپ پر اعتراض کیا کہ انہیں دیکھو نہ ان کا کھانے سے پیٹ بھرتا ہے اور نہ عورتوں سے اور وہ عورتوں کی کثرت کی وجہ سے آپ سے حسد کرنے لگے اور آپ پر عیب لگانے لگے: اگر آپ نبی ہوتے تو آپ کا رجحان عورتوں کی طرف نہ ہوتا اس اعتراض میں حیی بن اخطب پیش پیش تھا آخر کار اللہ تعالیٰ نے انہیں جھوٹا قرار دیا اور اپنے فضل وکرم سے اپنے نبی کو ان کے اعتراض کی خبر دی اور فرمایا کیا وہ اس فضل پر جو اللہ نے آپ پر کیا ہے حسد کرتے ہیں (یعنی اس پر حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے لوگوں پر آپ کو فضیلت عطا فرمائی) ہم نے آل ابراہیم کو کتاب وحکمت دی اور انہیں عظیم ملک بھی عطا فرمایا ملک اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو دیا آپ کی ایک ہزار بیویاں تھیں سات سو آزاد اور مہر والیاں اور تین سو لونڈیاں اور حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بیویاں تھیں جن میں ام سلیمان اوریا کی عورت بھی تھیں آپ نے ان سے آزمائش میں پڑنے کے بعد نکاح کیا' ظاہر ہے کہ ان نبیوں کی بیویاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے کہیں زیادہ تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابراہیم بن یزید مکی از سلیمان احول و ہشام بن حجیر از طاؤس و بحدیث ابن ابی الزناد از ابوالزناد از اعرج از ابوہریرہؓ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا آج رات کو میں اپنی ستر عورتوں کے پاس جاؤں گا۔ ہر ایک کے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ اس پر آپ کے ساتھی نے کہا ان شاء اللہ کہہ لیجیے لیکن آپ ان شاء اللہ کہنا بھول گئے لہٰذا ایک عورت کے سوا کوئی عورت بھی حاملہ نہیں ہوئی اور حاملہ عورت کے بھی ناقص بچہ ہوا' اگر آپ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو آپ کی قسم بھی نہ ٹوٹتی اور آپ اپنی مراد پالیتے اور ستر کے ستر جوان گھوڑوں پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابومعشر از مقبری: حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا: آج میں اپنی سو عورتوں سے ہمبستری کروں گا اور ہر ایک سے ایک شہسوار پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا لیکن آپ نے استثناء نہیں کیا (ان شاء اللہ نہیں کہا) اگر آپ استثناء کر لیتے تو ایسا ہی ہوتا چنانچہ آپ نے سو عورتوں سے صحبت کی صرف ایک حاملہ ہوئی اور اس کے بھی ناقص بچہ پیدا ہوا آپ کی اولاد مر جایا کرتی تھی' ایک دن انسانی شکل میں آپ کے پاس موت کا فرشتہ آیا حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے کہا: اگر ہو سکے تو میرے اس بیٹے کو ۸ دن کی موت کے وقت سے مہلت دے دیجیے' فرمایا نہیں البتہ میں موت سے تین دن پہلے خبر دے دوں گا چنانچہ موت سے تین دن قبل ملک الموت نے آپ کو خبر دے دی۔ آپ نے اپنے پاس والے جنوں سے کہا: تم میں سے کون میری خاطر میرے اس بیٹے کو چھپا سکتا ہے؟ ایک جن بولا: میں اسے آپ کی خاطر مشرق میں چھپالوں گا اس نے پوچھا: آپ اسے کس سے چھپواتے ہیں؟ فرمایا: ملک الموت سے' بولا: ان کی نگاہ تو بڑی دور رس اور تیز ہے اور ہر چیز سے پار ہو جانے والی ہے پھر دوسرا جن بولا میں اسے

مغرب میں جا چھپاؤں گا لیکن آپ اسے کس شخص سے چھپواتے ہیں؟ فرمایا: ملک الموت سے‘ بولا: اس کی نظر تو ہر چیز سے پار ہو جاتی ہے‘ تیسرا بولا: میں اسے ساتویں زمین میں چھپا دوں گا‘ لیکن پھر بھی یہ ملک الموت سے نہیں چھپ سکتا‘ چوتھا بولا: میں اسے ایسے دو سفید بادلوں میں چھپادوں گا جو دکھائی نہیں دیتے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا اگر کوئی چیز چھپا سکتی ہے تو وہ یہی سفید بادل ہیں پھر جب اس کی موت کا مقرر وقت آیا تو اسے ملک الموت نے زمین میں دیکھا لیکن وہ زمین کے مشرق و مغرب میں نہ تھا اور نہ کسی سمندر میں تھا لیکن ملک الموت نے اسے دو سفید بادلوں کے درمیان پایا‘ چنانچہ ملک الموت اسے پکڑ کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرسی پر لایا اور کرسی ہی پر اس کی روح قبض کی‘ ولقد فتنال سلیمان الخ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

کیا مرد ادب کے لیے عورتوں کو مار سکتا ہے؟:

باخبار محمد بن عمر‘ بحدیث عبدالرحمن بن ابی الزناد از ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کبھی کسی عورت کو نہیں مارا اور نہ کسی خدمت گار کو اور نہ کسی چیز کو مارا الا یہ کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے ہوں‘ نہ آپ سے کبھی کسی کو کوئی تکلیف پہنچی‘ نہ آپ نے اپنی ذات کا کبھی کسی سے انتقام لیا جب تک اللہ کی حرمتوں کے پردے نہ پھاڑے گئے ہوں اس صورت میں آپ اللہ کے لیے انتقام لیا کرتے تھے۔

باخبار محمد بن عمر‘ بحدیث محمد بن عبداللہ از زہری از علی بن حسین: ہم مثل ”جہاد کرتے ہوئے ہوں“ تک۔ باخبار محمد بن عمر بحدیث محمد بن عبداللہ از زہری از عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا: ہم مثل۔

باخبار محمد بن عمر از مخرمہ بن بکیر از بکیر از قاسم بن محمد: رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو مارنے سے منع فرمایا‘ کہا گیا: یا رسول اللہ! عورتیں کام بگاڑ دیتی ہیں اور فساد کرتی ہیں‘ فرمایا: انہیں نہ مارو‘ مارنے والا شریر ہی ہوتا ہے۔

باخبار محمد بن عمر از فلیح بن حمید از حمید از ام کلثوم بنت ابی بکر: مردوں کو عورتوں کو مارنے سے روک دیا گیا تھا پھر مردوں نے عورتوں کی شکایت کی آپ نے انہیں مارنے کی اجازت دے دی پھر آپ نے فرمایا آج ہمارے گھر ستر عورتیں آئیں۔ جن کو مارا گیا تھا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں ایک شخص کو دیکھوں کہ وہ اپنی گردن کے پٹھے کے گوشت کا اپنے نرخرے سے انتقام لے اور اس سے جنگ کرے۔

باخبار محمد بن عمر‘ از سلیمان بن بلال از یحییٰ بن سعید از حمید بن نافع از ام کلثوم بنت ابی بکر از نبی اکرم ﷺ: ”مجھے یہ بات محبوب نہیں“ سے آخر تک ہم مثل۔

باخبار محمد بن عمر از ابن ابی حبیبہ از داؤد بن حصین از ایوب: نبی ﷺ کے پاس ایک عورت آئی جسے اس کے شوہر نے خوب مارا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر عورتوں کو مارنے سے منع فرمایا اور کہا: تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو غلام کو مارے جانے کی طرح مارتا ہے پھر اس سے معانقہ بھی کر لیتا ہے کیا اسے شرم نہیں آتی؟

باخبار محمد بن عمر از محمد بن عبداللہ از زہری از عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ از ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب از نبی اکرم ﷺ: عورتوں کو نہ مارو۔ پھر لوگوں نے عورتوں کو مارنا چھوڑ دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا: یا رسول اللہ!

عورتیں اپنے شوہروں کے سر چڑھ گئی ہیں آپ انہیں مارنے کی اجازت دے دیں نبی ﷺ نے فرمایا: آج رات آل محمد کے پاس ستر عورتیں آئیں اور ہر عورت اپنے شوہر کی شکایت کر رہی تھی ہم انہیں تم میں اچھے نہیں سمجھتے۔

باخبار محمد بن عمر از سفیان و اسرائیل از منصور از سالم بن ابی الجعد از عبداللہ بن شداد از نبی ﷺ: تم میں بہتر وہی ہے جو اپنی بیوی کے حق میں بہتر ہے اور میں اپنی بیوی کے حق میں تم سب سے بہتر ہوں۔

باخبار محمد بن عمر از ابن ابی حبیبہ از داؤد بن حصین از عکرمہ از ابن عباس از نبی ﷺ: ہم مثل۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث موسیٰ بن محمد انصاری از ریطہ از عمرہ بنت عبدالرحمٰن: رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا: یا رسول اللہ! آپ انصار کی عورتوں سے شادی کیوں نہیں کرتے؟ ان میں خوبصورتی ہے' فرمایا: ان خواتین میں سخت غیرت ہے' وہ سوتنوں کو برداشت نہ کر سکیں گی' میں سوتنوں والا ہوں اور مجھے یہ بات ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ ان کے سلسلہ میں میں ان کو ناخوش کروں۔

باخبار علی بن عبدالاعلیٰ' بتحدیث عبدالرحمٰن بن مہدی از معاذ بن معاذ از شعبہ از ابوبکر بن حفص از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن: ازواج مطہرات اپنے بال کاٹ لیا کرتی تھیں حتیٰ کہ وہ کانوں تک ہو جاتے تھے۔

رحمتِ عالم ﷺ کا ازواج مطہرات کو حج کرانا:

باخبار محمد بن عمر بحدیث خالد بن الیاس از یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن از ام سلمہ: حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی تمام عورتوں کو ہودجوں میں حج کرایا' فرماتی ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ذوالحلیفہ میں رات کے وقت پہنچے ہمارے ساتھ عبدالرحمٰن بن عوف اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما تھے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث یعقوب بن یحییٰ بن عباد از عیسیٰ بن معمر از عباد بن عبداللہ از اسماء بنت ابی بکر: جب رسول اللہ ﷺ عرج میں ٹھہرے تو اپنی منزل کے صحن میں تشریف فرما ہوئے صدیقہ بھی آپ کے پاس آ کر بیٹھ گئیں آپ کے دوسری طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر بیٹھ گئیں اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا غلام کرتہ پہنے ہوئے آیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تیرا اونٹ کہاں ہے؟ بولا: کھو گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر اسے مارنے لگے' کہنے لگے: ایک اونٹ کی بھی تجھ سے نگرانی نہ ہو سکی۔ رسول اللہ ﷺ مسکرا کر فرمانے لگے: تم اس محرم کو نہیں دیکھتے یہ کیا کر رہے ہیں اور کس چیز سے منع کر رہے ہیں؟

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث ابن ابی الذئب از صالح مولیٰ توئمہ از ابن عباس: عرفہ کے دن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے روزے میں اختلاف کیا ام الفضل نے کہا میں حقیقت حال تمہیں بتائے دیتی ہوں پھر ام الفضل نے پیالہ میں دودھ بھر کر اسے آپ کے پاس بھیجا آپ نے خطبہ کی حالت میں اسے پی لیا۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث افلح بن حمید از قاسم بن محمد از عائشہ: سودہ بنت زمعہ نے لوگوں کی بھیڑ سے پہلے پہلے مزدلفہ سے منیٰ جانے کی اجازت مانگی آپ ایک بھاری بھر کم عورت تھیں آپ نے انہیں اجازت دے دی اور دیگر تمام عورتوں کو اپنے ساتھ رکھا حتیٰ کہ وہ صبح کو آپ ہی کے ساتھ روانہ ہوئیں' فرماتی ہیں: کاش سودہ کی طرح میں بھی آپ سے لوگوں کی روانگی سے قبل مزدلفہ سے منیٰ

جانے کے لیے اجازت مانگ لیتی تو یہ بات مجھے ہر خوش کرنے والی چیز سے پیاری تھی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابن ابی سبرہ از اسحٰق بن عبداللہ از عمران بن ابی انس اپنی والدہ سے: میں بھی سودہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع میں تھی اور انہیں کے ساتھ مزدلفہ سے منیٰ گئی تھی اور ہم جمرۃ العقبٰی پر سنگریزے فجر سے قبل ہی مار چکی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابن ابی ذئب از شعبہ بسماع ابن عباس: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی کے ساتھ بھیجا اور انہوں نے قبل از فجر رمی جمرہ کیا۔

باخبار عبداللہ بن وہب مصری از عمرو بن حارث از عمرو بن دینار از ابن عباس: میں ان میں تھا جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منیٰ اپنی کمزور بیویوں کے ساتھ لوگوں سے پہلے ہی بھیج دیا تھا۔

باخبار فضل بن دکین از ابن عیینہ از عبیداللہ بن ابی یزید بسماع ابن عباس رضی اللہ عنہما: میں اور میری والدہ کمزوروں میں سے تھے اور میں ان میں سے تھا جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کمزور بیویوں کے ساتھ مزدلفہ سے منیٰ رات ہی میں بھیج دیا تھا۔

باخبار فضل بن دکین' بتحدیث سفیان از سلمہ بن کہیل از حسن عرفی از ابن عباس: ہم اولاد عبدالمطلب کے بچوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات ہی میں گدھوں پر سوار کر کے لوگوں سے پہلے منیٰ بھیج دیا تھا آپ نے ہماری رانوں کو تھپک کر فرمایا تھا: پیارے بچو! سورج نکلنے سے پہلے رمی جمرہ نہ کرنا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث افلح بن حمید از قاسم بن محمد از عائشہ رضی اللہ عنہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے صفیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر آیا اور آپ سے کہا گیا کہ ان کے ایام ماہواری شروع ہو گئے ہیں فرمایا: کیا وہ ہمیں روک لیں گی؟ کہا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں۔ فرمایا: پھر تو وہ روکنے والی نہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث ابن ابی ذئب از صالح مولیٰ توءمہ از ابو ہریرہؓ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حجۃ الوداع میں اپنی عورتوں سے) یہی حج ہے پھر بوریوں کا ظہور ہوگا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام ازواج مطہرات حج کیا کرتی تھیں البتہ سودہ بنت زمعہ اور زینب بنت جحش حج نہیں کیا کرتی تھیں یہ دونوں کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمیں کوئی جانور حرکت نہ دے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن جعفر از عثمان بن محمد اخنسی از عبدالرحمٰن بن سعید بن یربوع: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنی بیویوں سے فرمایا: یہ حج ہے پھر بوریوں کا ظہور ہوگا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن از محمد بن حرملہ از عطاء بن یسار از نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ازواج مطہرات سے) تم میں سے جس کے دل میں اللہ کا تقویٰ ہوگا اور کھلی بے حیائی کا ارتکاب نہیں کرے گی اور اپنی چٹائی کی پشت سے چمٹی رہے گی وہی آخرت میں میری بیوی ہوگی۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث حماد بن زید وعدی بن فضل از ہشام از ابن سیرین از سودہ بنت زمعہ: میں حج اور عمرہ کر چکی اب میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے گھر میں بیٹھوں گی۔

محمد بن عمر: سودہ رضی اللہ عنہا ایک نیک خاتون تھیں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر عمل کیا: یہ حج ہے پھر چٹائیوں کا ظہور ہے اس لیے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتے دم تک حج نہیں کیا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث موسیٰ بن یعقوب زمعی اپنی پھوپھی سے اور وہ اپنی والدہ سے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زینب بنت جحش نے حج نہیں کیا بس آپ کے ساتھ حج کر لیا تھا حتیٰ کہ آپ عہد فاروقی میں ۲۰ھ میں اپنے رب سے جا ملیں۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز از سلیمان بن بلال از ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن از ابو جعفر: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین کو حج اور عمرے سے روک دیا تھا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ۲۳ھ میں اپنا آخری حج کیا تو امہات المومنین نے بھی آپ سے حج کی اجازت مانگی آپ نے اجازت دے دی اور ان کے حج کی تیاری کا حکم دے دیا انہیں ہودجوں میں جن پر سبز پردے تھے سوار کیا گیا اور ان کے ساتھ عبدالرحمٰن و عثمان رضی اللہ عنہما کو بھیجا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر ان کے آگے آگے چل رہے تھے اور کسی کو ان کے قریب نہ آنے دیتے تھے اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے اور کسی کو ان کے قریب نہ آنے دیتے تھے اور امہات المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہر منزل میں ٹھہرتی ہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا عبدالرحمٰن سے: مجھے اور عثمان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے سال ازواج مطہرات کے ساتھ بھیجا آپ ان کو حج کراتے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ازواج مطہرات کے آگے آگے چل رہے تھے اور کسی کو ان کے پاس نہیں آنے دیتے تھے اور انہیں وہی دیکھ سکتا تھا جو دور سے ان پر نگاہ ڈالے اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے اور کسی کو ان کے قریب نہیں آنے دیتے تھے امہات المومنین ہودجوں میں تھیں اور یہ دونوں بزرگ ازواج مطہرات کو گھاٹیوں میں ٹھہرا دیتے تھے اور کسی گھاٹی میں انہیں قیلولہ کرا دیا کرتے تھے اور گھاٹی کے سائے میں اتار دیتے تھے اور ان کے پاس کسی کو جانے نہیں دیتے تھے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث فروہ بن زید از عائشہ بنت سعد از ام ذرہ بسماع عائشہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد میں ہمیں حج اور عمرے سے روک دیا تھا حتیٰ کہ آپ کے عہد کے آخری سال میں آپ نے ہمیں حج کی اجازت دی پھر ہم نے آپ کے ساتھ حج کیا پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عہد آیا تو میں ام سلمہ' میمونہ اور ام حبیبہ جمع ہوئیں اور ہم نے ان کے پاس آدمی بھیج کر ان سے حج کی اجازت مانگی۔ فرمایا: تم کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فعل کی خبر ہے ہی۔ میں بھی ان کی طرح تم کو حج کرا دوں گا تم میں سے جو کوئی حج کرنا چاہیں میں بھی ان کے ساتھ حج کو چلا جاؤں گا چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بجز دو عورتوں کے ہم سب کو حج کرایا زینب عہد عمر میں فوت ہوئیں اور انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج نہیں کرایا اور سودہ رضی اللہ عنہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد گھر سے باہر نکلی ہی نہیں اور ہم سے پردہ کرایا جاتا تھا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث علی بن زید از زید اپنی پھوپھی ام معبد بنت خالد بن خلیف: میں نے عہد عمر میں عبدالرحمٰن و عثمان

رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے ازواج مطہرات کو حج کرایا اور میں نے ان کے ہودجوں پر سبز ریشمیں چادریں پڑی ہوئی دیکھیں اور وہ لوگوں سے علیحدہ رہتی تھیں آگے آگے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر چلتے تھے اور اگر کسی کو ان کے قریب آتا دیکھتے تو بلند آواز فرماتے ہٹ جاہٹ جا اور ابن عوف ازواج مطہرات کے پیچھے ہی فریضہ انجام دے رہے تھے پھر وہ قدید میں میری منزل کے قریب ٹھہریں اور لوگوں سے علیحدہ رہیں اور لوگوں نے درختوں سے ہر طرف سے ان پر پردہ کررکھا تھا میں ان کے پاس گئی تو وہ سب آٹھ ازواج مطہرات تھیں میں انہیں دیکھ کررونے لگی بولیں: کیوں روتی ہو؟ میں نے کہا: تم کو دیکھ کے مجھے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم یاد آ گئے' یہ سن کر وہ بھی رونے لگیں' میں نے کہا: میرے پاس آپ کی یہ منزل ہے پھر انہوں نے مجھے پہچانا اور مجھے خوش آمدید کہا۔ میں نے ان کے سامنے اونٹ کا گوشت اور دودھ پیش کیا اور انہوں نے سب کا سب مجھ سے قبول فرمالیا اور ہر ایک نے مجھے کچھ نہ کچھ دیا اور سب نے مجھ سے کہا جب ہم ان شاء اللہ مدینہ جائیں گے اور امیر المومنین ہمیں ہمارا وظیفہ دیں گے اس وقت تم ہمارے پاس آنا فرماتی ہیں: میں اس وقت مدینہ گئی اور ہر ایک کی خدمت میں حاضر ہوئی ہر ام المومنین نے مجھے پچاس پچاس دینار دیئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بقدر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وظیفہ دیا کرتے تھے۔

باخبار ولید بن عطاء بن اغر مکی' باخبار ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پچھلے حج کے موقعہ پر امہات المومنین کو حج کی اجازت دے دی تھی اور ان کے ساتھ عثمان وعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما کو کر دیا تھا۔ عثمان اعلان کرتے جاتے تھے: سنو! ان کے قریب کوئی نہ جائے اور نہ انہیں کوئی دیکھے وہ ہودجوں میں اونٹوں پر تھیں پھر جب وہ ٹھہرنا چاہتیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انہیں گھاٹی کے شروع میں ٹھہرادیتے تھے اور گھاٹی کے اخیر میں دونوں خود ٹھہر جاتے تھے اس لیے ان تک کوئی نہیں پہنچتا تھا۔

باخبار عمر بن خالد مصری' بتحدیث زہیر بن معاویہ از ابواسحٰق: میں نے ازواج مطہرات کو دیکھا کہ انہوں نے ہودجوں میں مغیرہ کے زمانہ میں حج کیا ہودجوں پر ریشمیں پردے پڑے ہوئے تھے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث سفیان بن عیینہ از ابن نجیح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بیویوں کی حفاظت کرنے والا سچا اور نیک ہے چنانچہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ سفر میں رہا کرتے تھے اور انہیں ایسی گھاٹی میں ٹھہرایا کرتے تھے جس میں کوئی سوراخ وغیرہ نہ ہو اور ان کے ہودجوں پر ریشمیں چادریں ڈالتے تھے۔

باخبار محمد بن عمر از عبداللہ بن جعفر از ابن ابی عون از مسور بن مخرمہ: بسا اوقات میں دیکھتا تھا کہ ایک شخص کجاوہ ٹھیک کرنے کے لیے یا اپنا سامان درست کرنے کے لیے اونٹ راستہ پر بٹھائے ہوئے ہے پھر اس کے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو ازواج مطہرات کے آگے آگے ہوتے ہیں' پہنچتے ہیں اگر راستہ فراخ ہوتا ہے تو آپ اس سے دائیں یا بائیں جانب ہٹ کر دور چلے جاتے ہیں اور اگر راستہ فراخ نہیں ہوتا تو ایک گوشہ میں کھڑے ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ شخص کجاوہ کس لیتا ہے یا اپنی ضرورت پوری کر لیتا ہے میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ کی مکہ سے آنے والوں سے راہ میں مڈبھیڑ ہو جاتی ہے آپ ان سے فرماتے ہیں دائیں یا بائیں جانب ہٹ جاؤ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انہیں منتہائے نگاہ تک ہٹا دیتے ہیں تا کہ ازواج مطہرات آسانی سے گزر جائیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن جعفر از ام بکر بنت مسور از مسور: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی کیدمہ والی جائیداد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو چالیس ہزار دینار میں فروخت کی جب آپ کو یہ رقم وصول ہوئی تو آپ نے مجھے اور عبدالرحمٰن بن اسود اور فلاں کو بلایا اور فرمایا کہ مجھے یہ رقم ملی ہے جیسا کہ تم کو علم ہے اور میں اسے بانٹنے کی ابتداء ازواج مطہرات سے کروں گا پھر آپ نے ہر ام المومنین کے لیے دینار وزن کر کے علیحدہ کیے جو تعداد میں ایک ہزار دینار تھے پھر جب امہات المومنین کے پاس یہ رقم پہنچی تو انہوں نے آپ کو دعائیں دیں کہ اللہ انہیں جزائے خیر دے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تمہاری خیر خبر وہی لے گا جو سچا اور نیکو کار ہو گا یعنی عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ۔ پھر آپ نے باقی رقم اپنے عزیزوں میں بانٹ دی اور جب کھڑے ہوئے تو آپ کے پاس کچھ نہ تھا۔

باخبار محمد بن عمر از ہارون بن محمد از محمد از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ کے پاس عروہ جب چاہتے ہیں آ جاتے ہیں اس اعتبار سے وہ ہم سے سبقت لے گئے' فرمایا تم بھی جب چاہو آؤ اور پردے کے پیچھے سے مجھ سے جو چاہو پوچھو کیونکہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمہارے والد سے زیادہ ہمارے ساتھ صلہ رحمی کرنے والا کسی کو نہیں پایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر وہی جھکے گا جو سچا اور نیکو کار ہو گا اور وہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ:

باخبار محمد بن عمر' بحدیث یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ: مقوقس' شاہ اسکندریہ نے ۷ھ میں سرکار رسالت کی خدمت اقدس میں ماریہ کو اور ان کی ہمشیرہ سیرین کو بطور ہدیہ کے بھیجا اور ایک ہزار مثقال سونا ۲۰ مہین تھان اور دلدل خچر اور عفیر یا یعفور گدھا بھی' ان کے ساتھ ایک خصی آدمی مابور بھی تھا جو بہت بوڑھا تھا اور ماریہ کا بھائی تھا' مقوقس نے یہ ساری چیزیں حاطب بن ابی بلتعہ کے ہاتھ بھیجیں' حاطب نے ماریہ کو اسلام کی رغبت دلائی اور ان کے سامنے اسلام کے محاسن بیان کیے ماریہ معہ اپنی بہن سیرین کے اسلام لے آئیں اور خصی اپنے دین پر قائم رہا حتیٰ کہ مدینہ میں اس کے بعد عہد رسالت ہی میں وہ بھی مسلمان ہو گیا: ماریہ گوری چٹی اور خوبصورت تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند آئیں آپ نے انہیں عالیہ میں یعنی اس مکان میں جسے آج مشربہ ام ابراہیم کہا جاتا ہے ٹھہرا دیا اسی جگہ آپ ان کے پاس آتے جاتے رہے اور ان سے پردہ کرایا آپ ان سے لونڈی کی حیثیت سے صحبت کیا کرتے تھے ماریہ آپ سے حاملہ ہو گئیں اور عالیہ ہی میں ان کے لڑکا پیدا ہوا اور دائی کے فرائض سلمیٰ' مولاۃ رسول اللہ رضی اللہ عنہا نے انجام دیئے پھر ابو رافع نے جو سلمیٰ کا شوہر تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابراہیم کی خوشخبری سنائی آپ نے اسے ایک غلام ہبہ کیا۔ یہ ذی الحجہ ۸ھ کا واقعہ ہے انصار ابراہیم سے محبت کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ ماریہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فارغ کر دیں کیونکہ انہیں ماریہ سے آپ کی محبت معلوم ہی تھی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث موسیٰ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن حارثہ بن نعمان از عمرہ از عائشہ: مجھے ماریہ پر جس قدر غیرت تھی اس سے کم ہی دوسری عورت پر غیرت تھی کیونکہ وہ خوبصورت تھیں اور ان کے بال گھونگھریالے تھے یا گتھے ہوئے جسم کی تھیں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ خاتون تھیں شروع میں جب یہ آئی تھیں تو آپ نے انہیں حارثہ بن نعمان کے گھر ٹھہرا دیا تھا

اس لیے یہ ہماری ہمسائی بھی تھیں رسول اللہ ﷺ عموماً دن رات آپ ہی کے پاس رہتے تھے حتیٰ کہ ہم ان کے پیچھے پڑ گئے پھر و پریشان ہوئیں تو آپ نے انہیں عالیہ میں منتقل فرمالیا اور ان کے پاس عالیہ ہی میں آتے جاتے رہے یہ بات ہمیں اور بھی شاق گزری پھر حق تعالیٰ نے ان سے آپ کو بیٹا عطا فرمایا اور ہم اس سے محروم رہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث محمد بن عبداللہ بن مسلم از زہری از انس بن مالک: ام ابراہیم نبی ﷺ کی لونڈی اپنے بالا خانہ میں رہتی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' باخبار مالک بن انس از زید بن اسلم: نبی ﷺ نے ام ابراہیم اپنے اوپر حرام فرمالی تھی اور فرما دیا تھا کہ و مجھ پر حرام ہے اور یہ بھی کہا تھا: اللہ کی قسم! میں اس کے قریب نہیں جاؤں گا پھر قد فرض اللہ لکم الخ اتری یعنی اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں سے حلال ہونا فرض کر دیا ہے۔ محمد بن عمر: مالک بن انس فرماتے ہیں لہٰذا لونڈیوں میں حرام حلال ہے جب کوئی شخص اپنی لونڈی سے کہے تو مجھ پر حرام ہے تو یہ کچھ نہیں اور اگر کہے اللہ کی قسم میں تیرے قریب نہ آؤں گا تو اس پر قسم کا کفارہ ہے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث ابو حاتم از جویبر از ضحاک: رسول اللہ ﷺ نے اپنے اوپر اپنی لونڈی حرام کر لی اللہ تعالیٰ نے آپ پر اس کا انکار کیا اور لونڈی آپ پر لوٹا دی پھر آپ نے اپنی قسم کا کفارہ دیا۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث معمر از قتادہ: آپ نے اسے حرام فرمالیا تھا پھر یہ حرمت قسم قرار دے دی گئی۔ باخبار محمد بن عم بتحدیث ثوری از داؤد بن ابی ہند از شعبی از مسروق: رسول اللہ ﷺ نے اپنی لونڈی سے قسم کھالی اور اسے حرام کر لیا پھر حق تعالیٰ نے ایلاء میں یہ آیت اتاری قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم اور یہ آیت بھی یاایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لك الخ لہٰذا حرام حلال ہے یعنی لونڈیوں میں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث سوید بن عبدالعزیز از اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ از قاسم بن محمد: رسول اللہ ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اپنی لونڈی ماریہ سے خلوت کی پھر جب نبی ﷺ باہر آئے تو وہ آپ کے دروازے پر بیٹھی ہوئی تھیں بولیں کیا میرے گھر میں اور میرے دن؟ فرمایا: وہ مجھ پر حرام ہے یہ راز نہ کھولنا' بولیں: قسم کھائے بغیر میں راضی ہونے والی نہیں' فرمایا: اللہ کی قسم! میں کبھی اسے نہیں چھوؤں گا۔ قاسم کی رائے میں آپ کا قول حرام ہے کچھ نہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث محمد بن عبداللہ از زہری: ماریہ اور ان کی بہن سیرین کو مقوقس نے نبی ﷺ کو ہدیہ میں بھیجی تھی نبی ﷺ نے ام ابراہیم کو اپنے پاس رکھ لیا اور سیرین کو حسان بن ثابت کو ہبہ کر دیا۔ محمد بن عمر: ماریہ حفن کی تھیں جو انصا یا انصنا کے علاقہ میں سے تھا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث معمر و محمد بن عبداللہ از زہری از ابن کعب از مالک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبطیوں کے بارے میں میری یہ سفارش منظور کر لو کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرو کیونکہ ان کے لیے عہد بھی ہے اور ان میں میری رشتہ داری بھی ہے عربوں کی رشتہ داری تو یہ ہے کہ ام اسماعیل قبطی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کی رشتہ داری یہ ہے کہ ام ابراہیم بن رسول اللہ ان میں سے ہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث محمد بن عبداللہ از زہری از انس بن مالک ام ابراہیم نبی ﷺ کی لونڈی اپنے بالاخانہ میں رہتی تھیں اور ایک قبطی ان کے پاس رہتا تھا جو ان کو پانی اور لکڑیاں لا کر دے دیا کرتا تھا لوگوں میں چرچا ہونے لگا کہ ایک دیہاتی ایک دیہاتن کے پاس آتا جاتا ہے رسول اللہ ﷺ کو بھی یہ افواہ پہنچ گئی آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس سلسلہ میں بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے ایک کھجور پر پایا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا اور ڈر کے مارے اس کا تہبند کھل گیا دیکھا تو اس کا ذکر کٹا ہوا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے قتل نہیں کیا اور آپ نبی ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگے: یا رسول اللہ! اگر آپ کسی کو کسی کام کے لیے بھیجیں پھر وہ چیز اس میں نہ دیکھے تو کیا وہ آپ سے پوچھنے کے لیے آئے؟ فرمایا: ہاں' پھر آپ نے بتایا کہ اس قبطی کا عضو مخصوص ہی کٹا ہوا ہے پھر ماریہ کے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اور جبرئیل نبی ﷺ پر اترے اور فرمایا: السلام علیک اے ابراہیم کے والد' اس سے رسول اللہ ﷺ کی دلجوئی ہوئی۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن محمد بن عمر از محمد بن عمر از علی: ہم مثل۔ اس میں یہ بھی ہے کہ علی نے اس قبطی کو اس حال میں دیکھا کہ اس کے سر پر گھڑا ہے اور وہ ماریہ رضی اللہ عنہا کے لیے میٹھا پانی لا رہا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر تلوار کھینچی اور اس کی طرف بڑھے جب قبطی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھا تو مشکیزہ پھینک کر ایک کھجور پر چڑھ گیا اور اس کا تہبند کھل گیا اور بالکل ننگا ہو گیا دیکھا تو اس کا عضو مخصوص ہی کٹا ہوا ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تلوار میان میں کر لی اور نبی ﷺ کے پاس واپس لوٹ آئے اور نبی ﷺ کو صورت حال سے آگاہ کیا' آپ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا' شاہد وہ دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھتا۔

باخبار معن بن عیسیٰ' بتحدیث سعید بن کلیب قاضی عدن از حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس از عکرمہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما و باخبار عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب و ابوبکر بن عبداللہ بن ابی اویس و محمد بن عمر' بتحدیث ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ از حسین بن عبیداللہ بن عباس از عکرمہ از ابن عباس' و باخبار عبداللہ بن جعفر رقی' بتحدیث یونس از ابوبکر بن ابی سبرہ از حسین بن عبداللہ از عکرمہ از ابن عباس! جب ماریہ کے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں ان کے بیٹے نے آزاد کر دیا۔ باخبار اسماعیل بن عبداللہ بن ابی اویس بحدیث عبداللہ بن اویس از حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ از عکرمہ از ابن عباس: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس لونڈی کے اس کے مالک سے اولاد ہو جائے تو وہ سید کے مرنے کے بعد آزاد ہے یہ دوسری بات ہے کہ مالک اسے اپنے مرنے سے قبل ہی آزاد کر دے۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث اسامہ بن زید از منذر بن عبید از عبدالرحمٰن بن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے (نبی ﷺ نے ماریہ کی بہن سیرین کو حسان کو ہبہ کر دیا تھا جن سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے) جب ابراہیم پر سکرات طاری ہوئی تو میں اور میری بہن زور زور سے رونے لگی میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ ہمیں منع نہیں فرما رہے تھے لیکن جب وہ فوت ہو گئے تو نبی ﷺ نے ہمیں چیخنے سے منع فرما دیا۔ حضرت ابراہیم کو فضل بن عباس نے غسل دیا رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے پھر میں نے آپ کو قبر کے کنارے پر دیکھا آپ کے پاس عباس تھے اور قبر میں فضل اور اسامہ بن زید اترے اتفاق سے اس دن سورج میں گرہن لگ گیا لوگ بولے: ابراہیم کی موت کی وجہ سے گرہن لگا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو گرہن کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا۔ رسول

اللہ ﷺ نے کچی اینٹوں میں کشادگی دیکھی اور حکم فرمایا کہ اسے بند کر دیا جائے پھر نبی ﷺ سے پوچھا گیا تو فرمایا: دیکھو اس سے نہ نقصان پہنچتا ہے اور نہ فائدہ ہاں آنکھ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے دیکھو بندہ جب کوئی عمل کرتا ہے تو حق تعالیٰ کو یہ بات محبوب ہے کہ اسے اچھی طرح سے انجام دیا جائے۔

باخبار یحییٰ بن عبید دمشقی، بتحدیث سعید بن عبدالعزیز از عطاء: ام ولد، ماریہ رضی اللہ عنہا کو تین حیض عدت کرنے کا حکم دیا گیا۔ باخبار محمد بن عمر از ولید بن مسلم از سعید بن عبدالعزیز از عطاء: نبی ﷺ کی وفات کے بعد ماریہ نے تین حیض عدت کی۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث موسیٰ بن محمد بن ابراہیم از محمد بن ابراہیم: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آخری دم تک ماریہ کا خرچ اٹھاتے رہے پھر ان پر عمر خرچ کرتے رہے حتیٰ کہ وہ آپ کے عہد میں فوت ہو گئیں، محمد بن عمر: ماریہ محرم الحرام ۱۶ھ میں فوت ہوئیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا گیا کہ ان کے جنازے میں شامل ہونے کے لیے لوگوں کو جمع فرما رہے تھے آپ ہی نے ان کے جنازے کی نماز پڑھائی اور انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

امہات المومنین کی تعداد:

باخبار محمد بن عمر، بتحدیث محمد بن عبداللہ از زہری و بتحدیث کثیر بن زید از مطلب بن عبداللہ بن حطب: قبل از نبوت سب سے پہلی خاتون حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا عتیق بن عابد مخزومی کے نکاح میں تھیں جن سے آپ کی بچی ہند ہے عتیق کی موت کے بعد آپ سے ابوہالہ بن نباش بن زرارہ تمیمی نے جو بنوعبدالدار کا حلیف تھا نکاح کیا جس سے آپ کے ایک لڑکا ہند پیدا ہوا پھر آپ سے رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا اس وقت نبی ﷺ کی عمر ۲۵ سال تھی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی آپ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے قاسم و طاہر پیدا ہوئے لیکن دونوں قبل از نبوت فوت ہو گئے پھر زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ پیدا ہوئیں سب سے بڑی زینب ہیں جو ابوالعاص بن ربیع کے نکاح میں تھیں زینب سے چھوٹی رقیہ ہیں جن کا نکاح عتیبہ بن ابی لہب سے ہوا لیکن رخصتی سے قبل ہی اس نے آپ کو طلاق دے دی پھر آپ کا نکاح نبوت کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ رقیہ سے چھوٹی ام کلثوم ہیں جن سے رقیہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا۔ اور سب سے چھوٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں جن کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ۱۰؍رمضان المبارک ۱۰ نبوی میں ہجرت سے تین سال قبل ۶۵ سال کی عمر میں ہوئی، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد نبی ﷺ نے حضرت سودہ بنت زمعہ عامریہ سے نکاح کیا۔ اس سے قبل سودہ سکران بن عمرو، سہیل بن عمرو کے بھائی کے نکاح میں تھیں سکران ان کو لے کر حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے پھر مکہ آ گئے اور مکہ میں آ کر فوت ہو گئے پھر سودہ رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ نے رمضان ۱۰ نبوی میں ہجرت سے قبل نکاح کر لیا پھر آپ نے سودہ کو رمضان ۱۰ نبوی میں مدینہ بلوا لیا پھر سودہ کے بعد جلد ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مکہ میں شوال ۱۰ نبوی میں ۶ سال کی عمر میں نکاح کیا پھر ۹ سال کی عمر میں مدینہ میں شوال ہی میں ہجرت کے آٹھویں مہینہ رخصتی ہوئی آپ کی وفات کے وقت صدیقہ کی عمر ۱۸ سال تھی پھر آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، حفصہ پہلے خنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں ان سے آپ کے اولاد نہیں ہوئی خنیس بدر سے واپس آنے کے بعد فوت ہوئے آپ نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے شوال ۳ھ میں ہجرت کے تیسویں ماہ جنگ احد سے

دو ماہ قبل نکاح کیا۔ پھر آپ نے ام سلمہ سے نکاح کیا۔ ام سلمہ ابو سلمہ بن عبد الاسد کے نکاح میں تھیں ان سے آپ کے عمر' سلمہ' زینب اور برہ چار بچے پیدا ہوئے پھر جنگ احد کے بعد ابو سلمہ مدینہ میں فوت ہو گئے آپ نے ام سلمہ سے اخیر شوال ۴ ھ میں نکاح کیا پھر آپ نے جویریہ سے نکاح کیا اس سے قبل جویریہ اپنے چچا زاد بھائی صفوان ذوالشفر بن مالک بن جذیمہ کے نکاح میں تھیں صفوان جنگ مریسیع میں قتل ہوئے اور جویریہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مال فے میں آئیں آپ نے انہیں آزاد کر دیا اور ان سے نکاح کر لیا' جنگ مریسیع شعبان ۵ ھ میں پیش آئی پھر آپ نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا اس سے قبل زینب زید بن حارثہ کے نکاح میں تھیں لیکن زید سے ان کے اولاد نہ تھی آپ نے ذی قعد ۵ ھ میں زینب سے نکاح کیا پھر آپ نے زینب بنت خزیمہ ام المساکین سے نکاح کیا اس سے قبل آپ طفیل بن حارث بن مطلب کے نکاح میں تھیں' زینب آپ کے سامنے ہی فوت ہو گئی تھیں پھر آپ نے ریحانہ سے نکاح کیا اس سے قبل ریحانہ حکم نضری کے نکاح میں تھیں حکم فوت ہو گیا ریحانہ آپ کی زندگی ہی میں فوت ہو گئی تھیں' غزوہ بنو قریظہ ذی قعدہ یا ذی الحجہ ۵ ھ میں واقع ہوا' پھر آپ نے ام حبیبہ سے وقفہ کے زمانہ میں نکاح کیا ام حبیبہ نکاح کے وقت حبشہ میں تھیں آپ نے نجاشی کے پاس آدمی بھیجا کہ وہ ان کا آپ سے نکاح کرا دے خالد بن سعید نے ولی کے فرائض ادا کیے اس سے قبل آپ عبید اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں عبید اللہ مسلمان ہو گئے تھے اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے پھر یہ عیسائی ہو گئے اور اسی پر فوت ہو گئے پھر آپ نے صفیہ سے نکاح کیا یہ آپ کی لونڈی تھیں آپ نے انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ اس سے قبل صفیہ سلام بن مشکم کے نکاح میں تھیں لیکن اس نے انہیں طلاق دے دی تھی پھر ان سے کنانہ بن ربیع بن ابی الحقیق نے نکاح کر لیا تھا جو جنگ خیبر میں مارا گیا ان دونوں سے ان کے اولاد نہیں ہوئی۔ صفیہ قموص سے گرفتار کی گئیں آپ نے جمادی الاولیٰ ۷ ھ میں مقام صہباء میں آپ سے خلوت کی پھر میمونہ سے ذی قعدہ ۷ ھ میں نکاح کیا یہ عمرۃ القضاء کا سال ہے اس سے قبل میمونہ ابورہم بن عبد العزیٰ کے نکاح میں تھیں یہ بلا اولاد کے فوت ہو گئے تھے۔ اور آپ نے فاطمہ بنت ضحاک بن سفیان کلابیہ سے نکاح کیا لیکن اس نے آپ سے پناہ مانگی آخر کار آپ نے اسے چھوڑ دیا پھر یہ امہات المومنین کے پاس آیا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی کہ میں بدنصیب ہوں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ نے اسے سفید داغ کی وجہ سے طلاق دے دی تھی یہ نکاح ذیقعدہ ۸ ھ میں جعرانہ سے واپس آنے کے بعد ہوا تھا' فاطمہ ۶۰ ھ میں فوت ہوئیں اور آپ نے اسماء بنت نعمان سے نکاح کیا اور اس سے خلوت نہیں کی اس نے بھی آپ سے پناہ مانگی تھی آپ نے جونیہ سے ربیع الاوّل ۹ ھ میں نکاح کیا تھا یہ عہد عثمانی میں نجد میں اپنے قبیلہ میں فوت ہوئیں۔

ان خواتین کے علاوہ دیگر خواتین سے نکاح کو علماء نہیں مانتے کہتے ہیں آپ نے قتیلہ بنت قیس سے اور کنانیہ سے نکاح نہیں کیا کہتے ہیں آپ نے صرف چودہ عورتوں سے نکاح کیا جن میں سے چھ بلاشبہ قرشیہ ہیں: خدیجہ' عائشہ' سودہ' ام سلمہ' ام حبیبہ اور حفصہ رضی اللہ عنہن اور عرب کی عورتوں میں زینب بنت جحش' میمونہ' جویریہ' اسماء بنت نعمان جونیہ' فاطمہ بنت ضحاک کلابیہ' زینب بنت خزیمہ' ریحانہ بنت زید نضریہ اور صفیہ پچھلی دو عورتیں آپ کو مال فے میں ملی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث اسرائیل از جابر از عامر: رسول اللہ ﷺ نے ۱۴ عورتوں سے نکاح کیا۔ باخبار محمد بن عمر' بحدیث

موسیٰ بن عبیدہ از محمد بن کعب قرظی و عمر بن حکم و عبداللہ بن عبیداللہ رسول اللہ ﷺ نے تیرہ عورتوں سے شادی کی ریحانہ کے علاوہ باقی وہی عورتیں ہیں جو ہم اوپر بتا آئے ہیں۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث نبیط بن جابر از محمد بن یحییٰ بن حبان: رسول اللہ ﷺ نے پندرہ عورتوں سے نکاح کیا چودہ تو وہی ہیں جن کو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں آگے فرماتے ہیں اور آپ نے بنولیث کی ایک عورت ملیکہ بنت کعب سے نکاح کیا۔

محمد بن عمر ابومعشر نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ملیکہ بنت کعب سے نکاح کیا۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث عبدالعزیٰ جندعی اپنے والد سے اور وہ عطاء بن یزید جندعی سے: رسول اللہ ﷺ نے ملیکہ سے رمضان میں نکاح کیا اور ان سے خلوت کی اور وہ آپ کی زندگی ہی میں وفات پا گئیں۔ باخبار محمد بن عمر بحدیث محمد بن عبداللہ از زہری: زہری لیثیہ سے نبی ﷺ کے نکاح کو نہیں مانتے تھے۔ محمد بن عمر: ہمارے نزدیک اس پر اجماع ہے کہ نبی ﷺ نے ۱۴ عورتوں سے نکاح کیا جن کا ہم اوپر بیان کر آئے ہیں اور ان میں سے آپ نے جونیہ اور کلابیہ کو طلاق دے دی تھی اور آپ کی زندگی میں خدیجہ زینب بنت خزیمہ ہلالیہ اور ریحانہ نضریہ رضی اللہ عنہن فوت ہوئیں اور نبی ﷺ نے نو بیویاں چھوڑ کر وفات پائی۔ عائشہ حفصہ ام سلمہ ام حبیبہ سودہ زینب بنت جحش میمونہ جویریہ اور صفیہ رضی اللہ عنہن۔

ازواج مطہرات کی عدت کا ذکر:

باخبار محمد بن عمر بحدیث ابن ابی سبرہ از عمرو بن سلیم از عروہ بن زبیر: عمرو نے عروہ سے پوچھا: کیا امہات المومنین نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد عدت کی تھی؟ فرمایا: ہاں چار ماہ دس دن عدت کی تھی۔ بولے: کیوں عدت کی تھی حالانکہ وہ دنیا کے ہر شخص پر حرام ہیں اور عدت صرف رحم کی صفائی کے لیے ہی ہوتی ہے؟ عروہ نے غضبناک ہو کر کہا: شاید تمہارا ذہن یانساء النبی لستن کأحد من النساء کی طرف گیا۔ امہات المومنین نے قرآن کے حکم کے بموجب عدت کی۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث ابن ابی سبرہ از عمر بن عبداللہ عنسی بحدیث جعفر بن عبداللہ بن ابی الحکم: امہات المومنین نے ۴ ماہ دس دن سوگ منایا سوگ میں بعض بعض سے ملاقات کر لیا کرتی تھیں مگر رات سب اپنے گھر ہی میں بسر کیا کرتی تھیں وہ دنیا سے اس قدر بے رغبت ہو گئی تھیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ نہیں ہیں اور روزانہ یا دوسرے تیسرے دن کسی نہ کسی کے رونے کی آواز سنائی دیا کرتی تھی اور بلک بلک کر رویا کرتی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر از ابن ابی سبرہ از عمر بن عبداللہ عنسی: میں نے عکرمہ سے امہات المومنین کے بارے میں پوچھا کیا انہوں نے عدت کی؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خلوت کے بعد جس کو طلاق دی اس نے تین حیض عدت کی یعنی کلابیہ نے تین حیض عدت کی اور سودہ نے بھی لیکن آپ نے سودہ سے پاک ہونے سے قبل ہی شروع حیض میں رجوع کر لیا تھا اور آپ کی تمام بیویوں نے وفات کی عدت کے ۴ ماہ دس دن گزارے۔

بیعت کرنے والی خواتین اسلام کے اسمائے گرامی

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا:

آپ اسد بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی والدہ فاطمہ بنت قیس بن ہرم بن رواحہ بن حجر بن عبد بن بغیض بن عامر بن لوی ہیں۔ آپ زائدہ بن اصم بن ہرم بن رواحہ جو خدیجہ بنت خویلد کے دادا ہیں' کی چچازاد اخیافی بہن ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ابو طالب نے نکاح کیا جن سے آپ کے طالب' عقیل جعفر اور علی چار بیٹے اور ام ہانی' جمانہ اور ریطہ تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ فاطمہ مسلمان ہوگئی تھیں اور ایک نیک خاتون تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملتے جلتے رہتے تھے اور دوپہر کو انہیں کے گھر میں سویا کرتے تھے۔

رُقیقہ رضی اللہ عنہا:

آپ ابوصیفی بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ ہالہ (تماضر) بنت کلدہ بن عبدمناف بن عبدالدار بن قصی ہیں آپ نوفل بن اہیب بن عبدمناف بن قصی بن زہرہ بن کلاب کے نکاح میں تھیں جن سے آپ کے مخرمہ' صفوان اور اُمیہ پیدا ہوئے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث عبداللہ بن جعفر از ام بکر بنت مسور بن مخرمہ از مخرمہ بن نوفل از رقیقہ بنت ابی صیفی بن ہاشم بن عبدمناف' گویا میں اپنے چچا جان شیبہ کو دیکھ رہی ہوں۔ یعنی عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف کو' اس وقت میں بچی تھی جب ان کو مطلب بن عبدمناف ہمارے پاس لے کر آئے تھے۔ سب سے پہلے میں ہی دوڑ کر ان کے پاس گئی اور انہیں چمٹ گئی اور ان کے آنے کی گھر میں خبر کی۔ اس وقت آپ عبدالمطلب سے بڑی تھیں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا اور آپ اپنے بیٹے مخرمہ پر بڑی سخت تھیں یعنی مخرمہ کے اسلام لانے سے قبل ان پر سخت تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن جعفر از ام بکر بنت مسور از مسور: رقیقہ بنت ابی صیفی بن ہاشم بن عبدمناف' ام مخرمہ بن نوفل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خطرے سے آگاہ کیا کہ قریش نے ایک اجتماع میں آج رات آپ پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسور کہتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر سے ہٹ گئے اور اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ رات بھر سوتے رہے۔

ام ایمنؓ، برکہؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ لونڈی اور دائی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے والد سے جو میراث ملی تھی اس میں اُمّ ایمن' پانچ موٹے تازے اونٹ اور کچھ بکریاں شامل ہیں۔ جب آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو اُمّ ایمن کو آزاد کر دیا اور اُم ایمن سے عبید بن زید حارثی نے نکاح کر لیا۔ جن سے آپ کے ایمن پیدا ہوئے۔ ایمن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور جنگِ حنین میں شہید ہوئے۔ زید بن حارثہ بن شراحیل کلبی

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے زید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا۔ آپ نے انہیں آزاد کر دیا اور نبوت کے بعد ان کا ام ایمن سے نکاح کرا دیا جن سے اسامہ بن زید پیدا ہوئے۔

باخبار محمد بن عمر' از یحییٰ بن سعید بن دینار سعد بن بکر کے ایک شیخ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن کو امی جان کہا کرتے تھے جب آپ انہیں دیکھتے تو فرماتے: میرے گھر والوں میں یہی زندہ ہیں۔

باخبار ابواسامہ یعنی حماد بن اسامہ از جریر بن حازم بسماع عثمان بن قاسم: جب اُمّ ایمن نے ہجرت کی تو منصرف میر جوروحاء کے قریب ہے شام ہوگئی اور انہیں سخت پیاس محسوس ہوئی۔ ان کے پاس پانی نہ تھا اور روزہ کھولنے کا وقت قریب آ گیا تھا۔ پھر جب پیاس انتہاء کو پہنچ گئی تو ان پر آسمان سے پانی سے بھرا ہوا ڈول لٹکایا گیا جس سے موتیوں کی طرح سفید سفید قطرے ٹپک رہے تھے۔ انہوں نے اس ڈول کو لے کر اس سے خوب سیراب ہو کر پانی پیا۔ فرمایا کرتی تھیں اس کے بعد مجھے پر کبھی پیاس محسوس نہ ہوئی۔ مجھے سخت سے سخت گرم دوپہر کو بھی روزے میں اس پانی پینے کے بعد پیاس نہیں لگتی تھی۔

باخبار عبیداللہ بن موسیٰ باخبار فضیل بن مرزوق از سفیان بن عقبہ: ام ایمن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے بچپن میں انتہائی لطف و پیار سے پیش آتی تھیں اور آپ کی دیکھ بھال رکھتی تھیں۔ ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی کو جنتی عورت سے شادی کرنے میں لطف آتا ہو تو وہ ام ایمن سے شادی کر لے پھر ان سے زید بن حارثہ نے نکاح کر لیا جن سے اُن کے اسامہ پیدا ہوئے۔

باخبار فضل بن دکین' بتحدیث سفیان از ابواسحٰق از مجاہد: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ایمن سے فرمایا اپنی چادر سے پردہ کر لو۔

باخبار فضل بن دکین بتحدیث ابومعشر از محمد بن قیس: ام ایمن نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہا مجھے سواری دے دیجئے۔ فرمایا: میں تم کو اونٹنی کے بچہ پر سوار کروں گا۔ بولیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ میرا بوجھ نہ اُٹھا سکے گا اور نہ میں بچہ لوں گی۔ فرمایا: میں تو تمہیں اونٹنی کے بچہ ہی پر سوار کروں گا۔ یعنی آپ ان سے دل لگی کر رہے تھے اور دِل لگی میں بھی آپ سچ ہی فرمایا کرتے تھے کیونکہ اونٹ اونٹنیوں کے بچے ہی ہوتے ہیں۔

باخبار محمد بن عبداللہ اسدی' بتحدیث سفیان از جعفر اپنے والد سے: ام ایمن آتی تھیں اور کہتی تھی: (علیکم) نہیں بس' سلام ہی کافی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے سلام کہنا حلال قرار دے دیا۔

باخبار قبیصہ بن عقبہ بتحدیث سفیان از جعفر اپنے والد سے: جب اُمّ ایمن آپ کے پاس آتیں تو صرف سلام کہتیں علیکم نہیں کہتی تھیں۔ پھر آپ نے انہیں صرف سلام کی رخصت دے دی۔

باخبار محمد بن عمر از عائذ بن یحییٰ از ابوالحویرث: جنگ حنین میں اُمّ ایمن نے مسلمان بھاگنے والوں کو کوسا اور کہا: اللہ تمہارے قدم غارت کرے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُمّ ایمن خاموش رہو' تم سخت زبان ہو۔

باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث معتمر بن سلیمان بسماع سلیمان' بتحدیث انس بن مالک از نبی صلی اللہ علیہ وسلم: انصار آپ کو اپنے باغ کے کچھ کھجوروں کے درخت یا جس قدر اللہ کو منظور ہوتا دے دیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ قریظہ اور نضیر کے علاقے فتح ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ میں آ گئے۔ پھر آپ انصار کو ان کے دیئے ہوئے درخت لوٹانے لگے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے بھی اس سلسلہ

میں نبی ﷺ کے پاس بھیجا گیا تا کہ میں بھی دیئے ہوئے تمام یا بعض درخت آپ سے مانگوں اور نبی ﷺ نے انہیں اُمّ ایمن کو دے دیا تھا۔ فرماتی ہیں میں نے وہ درخت نبی ﷺ سے مانگے اور آپ نے مجھے دے دیئے۔ پھر اُمّ ایمن نے آ کر میری گردن میں کپڑا ڈال کر کہنے لگیں: اس کی قسم جس کے سوا کوئی حقدار عبادت نہیں رسول اللہ ﷺ تجھے وہ درخت نہیں دے سکتے۔ وہ تو آپ نے مجھے دے دیئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لئے اتنے اتنے اور اتنے درخت ہیں' مگر وہ وہی رٹ لگاتی رہیں حتیٰ کہ آپ نے فرمایا: تمہارے لئے اس سے دس گنا زیادہ ہیں یا قریب قریب دس گنا ہیں۔ محمد بن عمر: ام ایمن جنگ اُحد و خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئیں زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں اور ان کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

باخبار سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی بتحدیث ولید بن مسلم' بتحدیث عبدالرحمٰن بن نمر از زہری بحدیث حویلہ مولیٰ اسامہ بن زید: اس حال میں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں حجاج بن ایمن آتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور رکوع و سجود میں اعتدال نہیں کرتے سلام پھیرنے کے بعد آپ کو ابن عمر رضی اللہ عنہما بلاتے ہیں اور فرماتے ہیں: بھائی جان! کیا آپ نے اپنے خیال میں نماز پڑھ لی؟ دیکھئے آپ نے نماز نہیں پڑھی نماز لوٹایئے۔ پھر جب حجاج چلے گئے تو مجھ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما بولے' یہ کون ہیں؟ میں نے کہا حجاج بن ایمن بن ام ایمن۔ فرمایا: اگر ان کو رسول اللہ ﷺ دیکھتے تو آپ ان سے محبت کرتے۔ پھر آپ نے بتایا کہ نبی ﷺ کو ام ایمن کی اولاد سے محبت تھی ام ایمن نے نبی ﷺ کو اپنی گود میں کھلایا تھا۔

باخبار محمد بن عبداللہ اسدی' بتحدیث سفیان از قیس بن سلم از طارق بن شہاب: جب نبی ﷺ کو وفات ہوئی تو ام ایمن رونے لگیں۔ پوچھا گیا: کیوں روتی ہو؟ بولیں: اس لئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی بند ہوگئی۔

باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث حماد از ثابت از انس: ام ایمن رسول اللہ ﷺ کی وفات پر رونے لگیں۔ ان سے پوچھا گیا کیا تم بھی روتی ہو؟ بولیں: ہاں! اللہ کی قسم مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ ﷺ ایک نہ ایک دن فوت ہو جائیں گے میں تو اس لئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی کا اُترنا بند ہو گیا۔

باخبار محمد بن عبداللہ اسدی' وقبیصہ بن عقبہ' بتحدیث سفیان از قیس بن مسلم از طارق بن شہاب: جب حضرت عمر قتل کئے گئے تو اُم ایمن رونے لگیں اور بولیں اب اسلام میں کمزوری آ گئی۔ قبیصہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں: نبی ﷺ کی وفات پر بھی اُمّ ایمن روئی تھیں۔ پوچھا گیا تو بولیں: میں آسمان کی خبر (کے منقطع ہونے) پر روتی ہوں۔

قبیصہ کہتے ہیں سفیان جب جعفر والی حدیث بیان کرتے تو یہ بھی اس میں ذکر کر دیتے اور جب طارق والی حدیث بیان کرتے تو یہ بھی اس میں ذکر کر دیتے تو ہم کہا کرتے تھے سفیان کو یاد نہیں رہا کہ یہ کس حدیث میں ہے۔

محمد بن عمر: عہد عثمانی کے شروع میں فوت ہوئیں۔

باخبار محمد بن عمر' ابن ابی الفرات مولیٰ اسامہ بن زید اور حسن بن اسامہ بن زید میں جھگڑا ہوا' ابن ابی الفرات نے اثنائے گفتگو میں کہا: اے برکہ (اُمّ ایمن) کے بیٹے! حسن بولے: گواہ رہو اور حسن اپنا مقدمہ قاضی یا والی مدینہ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے پاس لے گئے۔ ابوبکر نے ابن ابی الفرات سے کہا: ابن برکہ سے تمہارا کیا مطلب تھا؟ کہنے لگے: میں نے ان کی ماں کا

نام لے کر انہیں پکارا تھا۔ ابوبکر نے کہا: نہیں بلکہ تم نے ان کی تحقیر کے لئے یہ لفظ استعمال کیا تھا۔ حالانکہ اسلام میں بر کہ کا مرتبہ تم معلوم ہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ انہیں امی جان اور اے اُمّ ایمن کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ اگر میں تم کو معاف کر دوں تو اللہ تعا تمہیں معاف نہیں فرمائے گا۔ پھر ابوبکر نے ان کے ستر کوڑے لگوائے۔

سلمٰی رضی اللہ عنہا:

آپ رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی ہیں۔ میں نے بعض لوگوں سے سنا کہ آپ صفیہ بنت عبدالمطلب کی لونڈی ہیں سلمٰی ابورافع کی بیوی تھیں جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے اور ابورافع کی اولاد کی ماں تھیں یہی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا دائی تھیں اور آپ کے رسول اللہ ﷺ سے جتنے بچے پیدا ہوئے دائی کے فرائض انہیں نے انجام دیئے۔ یہ ضروری چیزیں ولادت تیار رکھا کرتی تھیں۔ انہیں نے ولادت ابراہیم کے موقعہ پر دائی کے فرائض انجام دیئے اور انہیں نے اپنے شوہر ابورافع ابراہیم کی ولادت کی اطلاع دی اور ابورافع نے رسول اللہ ﷺ کو خوشخبری پہنچائی اور رسول اللہ ﷺ نے خوشی میں ابورافع کو ایک غلام دیا۔ سلمٰی جنگ خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں۔

خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت حصین:

آپ حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی کی صاحبزادی ہیں آپ نے اسلام لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اور ان کی بہن ہند کو خیبر کی کھجوروں میں سے سو سو وسق کھجوریں دیں۔

ہند بنت حصین:

آپ خدیجہ بنت حصین کی ہمشیرہ ہیں۔ آپ نے اسلام لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی رسول اللہ ﷺ نے انہیں اور ان کی بہن خدیجہ کو خیبر میں سو سو وسق کھجوریں دیں۔

اُمّ رِمثہ یا رُمیثہ:

آپ عمرو بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی کی بیٹی ہیں آپ نے مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو خیبر میں چالیس وسق کھجوریں دیں اور پانچ وسق جو دیئے آپ حکیم ابوالقعقاع بن حکیم والدہ ہیں اور حکیم قبیلہ ازد کے ہیں اور اولاد مطلب کے حلیف ہیں۔

بحینہ:

آپ کا نام عبدہ بنت حارث ہے اور وہ ارت بن مطلب بن عبد مناف بن قصی ہیں بحینہ کی ماں ام صفی بن اسود مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی ہے آپ سے مالک ازدی نے جو ازد کا حلیف تھا نکاح کر لیا جن سے آپ کے عبداللہ ا جبیر پیدا ہوئے۔ بحینہ نبی ﷺ کی صحابیہ ہیں آپ نے بھی اسلام لا کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور رسول اللہ ﷺ نے آپ بھی تیس وسق کھجوریں دیں۔

ہند بنت اثاثہ:

آپ عباد بن مطلب بن عبدمناف بن قصی کی صاحبزادی ہیں آپ کی والدہ اُمّ مسطح بنت ابی رہم بن مطلب بن عبدمناف بن قصی ہیں۔ ہند مشرف بہ اسلام ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں مع ان کے بھائی مسطح بن اثاثہ کے خیبر میں تیس وسق کھجوریں دیں۔ آپ کی غیر برادری میں ابوجندب سے شادی ہوئی اور ان سے ریطہ پیدا ہوئیں۔

ام مسطح:

آپ ابورہم بن مطلب بن عبدمناف بن قصی کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ ریطہ بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرّہ ہیں۔ آپ کا نکاح اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبدمناف سے ہوا اور ان سے آپ کے مسطح اور ہند دو بچے پیدا ہوئے۔ مسطح بدری ہیں۔ ام مسطح اسلام کی سعادت سے بہرہ یاب ہوئیں۔ آپ ایک مخلص مومنہ تھیں اور جب صدیقہ کے سلسلہ میں بہتان باندھنے والوں نے بہتان باندھا اور مسطح بھی اسی قسم کا چرچا کرنے لگے تو آپ مسطح کے حق میں انتہائی سخت رہیں اور انہیں برا بھلا کہتی رہیں۔

اروٰی بنت کریز:

آپ ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ اُمّ حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی ہیں۔ آپ سے عفان بن ابوالعاص بن اُمیہ نے نکاح کیا۔ جن سے آپ کے عثمان اور آمنہ پیدا ہوئے۔ پھر آپ سے نکاح عقبہ بن ابی معیط نے کیا۔ جن سے آپ کے ولید، عمارہ، خالد، ام کلثوم، ام حکیم اور ہند پیدا ہوئے۔ اروٰی مشرف بہ اسلام ہوئیں اور اپنی بیٹی اُمّ کلثوم کی ہجرت کے بعد ہجرت کر کے مدینہ آ گئیں اور سرور عالم ﷺ سے بیعت کی پھر آپ مدینہ ہی میں رہیں حتیٰ کہ حضرت عثمان کے زمانہ میں مدینہ ہی میں اپنے خالق سے جاملیں۔

باخبار محمد بن عمر، باخبار داوٗد بن بکر بن ابی الفرات اشجعی، بسماع عبداللہ بن کعب مولیٰ آل عثمان بسماع عبداللہ بن حنظلہ بن راہب: ہم ام عثمان بن عفان کے جنازے میں شریک تھے وہ بقیع میں دفن کی گئیں۔ پھر جب عبداللہ واپس آئے تو لوگ مسجد میں نماز پڑھ چکے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد میں تنہا نماز پڑھی۔ صرف میں آپ کے ساتھ تھا میں نے دیکھا سجدے میں حضرت عثمان فرمارہے ہیں: اے اللہ! میری امی جان پر رحم فرما، یا اے اللہ! میری امی جان کو بخش دے۔ آپ ہی کی خلافت میں آپ کی والدہ کی وفات ہوئی۔

باخبار محمد بن عمر، باخبار اسحٰق بن یحییٰ، بخبر میرے چچا عیسیٰ بن طلحہ: میں نے دیکھا حضرت عثمان دار غطیش سے دو تھموں کے درمیان اپنی امی جان کی نعش اُٹھائے ہوئے ہیں۔ آپ برابر اُٹھائے رہے حتیٰ کہ جنازہ جنازوں کی جگہ پر رکھ دیا گیا اور دفن کئے جانے کے بعد بھی میں نے آپ کو دُعاء کے لئے آپ کی قبر پر کھڑا ہوا دیکھا۔

اُمّ کلثوم:

آپ عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن اُمیہ بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ اروٰی بنت کریز

میں نبی ﷺ کے پاس بھیجا گیا تا کہ میں بھی دیئے ہوئے تمام یا بعض درخت آپ سے مانگوں اور نبی ﷺ نے انہیں اُمّ ایمن کو دے دیا تھا۔ فرماتی ہیں میں نے وہ درخت نبی ﷺ سے مانگے اور آپ نے مجھے دے دیئے۔ پھر اُمّ ایمن نے آ کر میری گردن میں کپڑا ڈال کر کہنے لگیں: اس کی قسم جس کے سوا کوئی حقدار عبادت نہیں رسول اللہ ﷺ تجھے وہ درخت نہیں دے سکتے۔ وہ تو آپ نے مجھے دے دیئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لئے اتنے اتنے اور اتنے درخت ہیں' مگر وہ وہی رٹ لگاتی رہیں حتیٰ کہ آپ نے فرمایا: تمہارے لئے اس سے دس گنا زیادہ ہیں یا قریب قریب دس گنا ہیں۔ محمد بن عمر: ام ایمن جنگ اُحد وخیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئیں زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں اور ان کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

باخبار سلیمان بن عبد الرحمٰن دمشقی بتحدیث ولید بن مسلم' بتحدیث عبد الرحمٰن بن نمر از زہری بحدیث حویلہ مولیٰ اسامہ بن زید: اس حال میں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں حجاج بن ایمن آتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور رکوع وسجود میں اعتدال نہیں کرتے سلام پھیرنے کے بعد آپ کو ابن عمر رضی اللہ عنہما بلاتے ہیں اور فرماتے ہیں: بھائی جان! کیا آپ نے اپنے خیال میں نماز پڑھ لی؟ دیکھئے آپ نے نماز نہیں پڑھی نماز لوٹائیے۔ پھر جب حجاج چلے گئے تو مجھ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما بولے' یہ کون ہیں؟ میں نے کہا حجاج بن ایمن بن ام ایمن۔ فرمایا: اگر ان کو رسول اللہ ﷺ دیکھتے تو آپ ان سے محبت کرتے۔ پھر آپ نے بتایا کہ نبی ﷺ کو ام ایمن کی اولاد سے محبت تھی ام ایمن نے نبی ﷺ کو اپنی گود میں کھلایا تھا۔

باخبار محمد بن عبد اللہ اسدی' بتحدیث سفیان از قیس بن سلم از طارق بن شہاب: جب نبی ﷺ کو وفات ہوئی تو ام ایمن رونے لگیں۔ پوچھا گیا: کیوں روتی ہو؟ بولیں: اس لئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی بند ہوگئی۔

باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث حماد از ثابت از انس: ام ایمن رسول اللہ ﷺ کی وفات پر رونے لگیں۔ ان سے پوچھا گیا کیا تم بھی روتی ہو؟ بولیں: ہاں! اللہ کی قسم مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ ﷺ ایک نہ ایک دن فوت ہو جائیں گے میں تو اس لئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی کا اُترنا بند ہو گیا۔

باخبار محمد بن عبد اللہ اسدی' وقبیصہ بن عقبہ' بتحدیث سفیان از قیس بن مسلم از طارق بن شہاب: جب حضرت عمرؓ قتل کئے گئے تو اُمّ ایمن رونے لگیں اور بولیں اب اسلام میں کمزوری آ گئی۔ قبیصہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں: نبی ﷺ کی وفات پر بھی اُمّ ایمن روئی تھیں۔ پوچھا گیا تو بولیں: میں آسمان کی خبر (کے منقطع ہونے) پر روتی ہوں۔

قبیصہ کہتے ہیں سفیان جب جعفر والی حدیث بیان کرتے تو یہ بھی اس میں ذکر کر دیتے اور جب طارق والی حدیث بیان کرتے تو یہ بھی اس میں ذکر کر دیتے تو ہم کہا کرتے تھے سفیان کو یاد نہیں رہا کہ یہ کس حدیث میں ہے۔

محمد بن عمر: عہد عثمانی کے شروع میں فوت ہوئیں۔

باخبار محمد بن عمر' ابن ابی الفرات مولیٰ اسامہ بن زید اور حسن بن اسامہ بن زید میں جھگڑا ہوا' ابن ابی الفرات نے اثنائے گفتگو میں کہا: اے برکہ (اُمّ ایمن) کے بیٹے! حسن بولے: گواہ رہو اور حسن اپنا مقدمہ قاضی یا والی مدینہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے پاس لے گئے۔ ابو بکر نے ابن ابی الفرات سے کہا: ابن برکہ سے تمہارا کیا مطلب تھا؟ کہنے لگے: میں نے ان کی ماں کا

نام لے کر انہیں پکارا تھا۔ ابوبکر نے کہا: نہیں، بلکہ تم نے ان کی تحقیر کے لئے یہ لفظ استعمال کیا تھا۔ حالانکہ اسلام میں ان کا مرتبہ تم کو معلوم ہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ انہیں امی جان اور اے اُمّ ایمن کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ اگر میں تم کو معاف کر دوں تو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف نہیں فرمائے گا۔ پھر ابوبکر نے ان کے ستر کوڑے لگوائے۔

سلمیٰ رضی اللہ عنہا:

آپ رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی ہیں۔ میں نے بعض لوگوں سے سنا کہ آپ صفیہ بنت عبدالمطلب کی لونڈی تھیں۔ سلمیٰ ابورافع کی بیوی تھیں جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے اور ابورافع کی اولاد کی ماں تھیں یہی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دائی تھیں اور آپ کے رسول اللہ ﷺ سے جتنے بچے پیدا ہوئے دائی کے فرائض انہیں نے انجام دیئے۔ یہ ضروری چیزیں ولادت تیار رکھا کرتی تھیں۔ انہیں نے ولادت ابراہیم کے موقعہ پر دائی کے فرائض انجام دیئے اور انہیں نے اپنے شوہر ابورافع کو ابراہیم کی ولادت کی اطلاع دی اور ابورافع نے رسول اللہ ﷺ کو خوشخبری پہنچائی اور رسول اللہ ﷺ نے خوشی میں ابورافع کو ایک غلام دیا۔ سلمیٰ جنگ خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں۔

خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت حصین:

آپ حارث بن مطلب بن عبدمناف بن قصی کی صاحبزادی ہیں آپ نے اسلام لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اور ان کی بہن ہند کو خیبر کی کھجوروں میں سے سوسووسق کھجوریں دیں۔

ہند بنت حصین:

آپ خدیجہ بنت حصین کی ہمشیرہ ہیں۔ آپ نے اسلام لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی رسول اللہ ﷺ نے انہیں اور ان کی بہن خدیجہ کو خیبر میں سوسووسق کھجوریں دیں۔

اُمّ رِمثہ یا رُمیثہ:

آپ عمرو بن ہاشم بن مطلب بن عبدمناف بن قصی کی بیٹی ہیں آپ نے مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو خیبر میں چالیس وسق کھجوریں دیں اور پانچ وسق جو دیئے آپ حکیم ابوالقعقاع بن حکیم کی والدہ ہیں اور حکیم قبیلہ ازد کے ہیں اور اولاد مطلب کے حلیف ہیں۔

بحسینہ:

آپ کا نام عبدہ بنت حارث ہے اور وہ ارت بن مطلب بن عبدمناف بن قصی ہیں بحسینہ کی ماں ام صیفی بن اسود مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی ہے آپ سے مالک ازدی نے جو ازد کا حلیف تھا، نکاح کر لیا جن سے آپ کے عبداللہ جبیر پیدا ہوئے۔ بحسینہ نبی ﷺ کی صحابیہ ہیں آپ نے بھی اسلام لا کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو بھی تیس وسق کھجوریں دیں۔

ہند بنت اثاثہ:

آپ عباد بن مطلب بن عبد مناف بن قصی کی صاحبزادی ہیں آپ کی والدہ اُمّ مسطح بنت ابی رہم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی ہیں۔ ہند مشرف بہ اسلام ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مع ان کے بھائی مسطح بن اثاثہ کے خیبر میں تیس وسق کھجوریں دیں۔ آپ کی غیر برادری میں ابوجندب سے شادی ہوئی اور ان سے ریطہ پیدا ہوئیں۔

ام مسطح:

آپ ابورہم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ ریطہ بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرّہ ہیں۔ آپ کا نکاح اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف سے ہوا اور ان سے آپ کے مسطح اور ہند دو بچے پیدا ہوئے۔ مسطح بدری ہیں۔ ام مسطح اسلام کی سعادت سے بہرہ یاب ہوئیں۔ آپ ایک مخلص مومنہ تھیں اور جب صدیقہ کے سلسلہ میں بہتان باندھنے والوں نے بہتان باندھا اور مسطح بھی اسی قسم کا چرچا کرنے لگے تو آپ مسطح کے حق میں انتہائی سخت رہیں اور انہیں برا بھلا کہتی رہیں۔

اروٰی بنت کریز:

آپ ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ اُمّ حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی ہیں۔ آپ سے عفان بن ابوالعاص بن اُمیہ نے نکاح کیا۔ جن سے آپ کے عثمان اور آمنہ پیدا ہوئے۔ پھر آپ سے نکاح عقبہ بن ابی معیط نے کیا۔ جن سے آپ کے ولید' عمارہ' خالد' ام کلثوم' ام حکیم اور ہند پیدا ہوئے۔ اروٰی مشرف بہ اسلام ہوئیں اور اپنی بیٹی اُمّ کلثوم کی ہجرت کے بعد ہجرت کر کے مدینہ آ گئیں اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر آپ مدینہ ہی میں رہیں حتیٰ کہ حضرت عثمان کے زمانہ میں مدینہ ہی میں اپنے خالق سے جا ملیں۔

باخبار محمد بن عمر' باخبار داؤد بن بکر بن ابی الفرات اشجعی' بسماع عبداللہ بن کعب مولیٰ آل عثمان بسماع عبداللہ بن حنظلہ بن راہب: ہم ام عثمان بن عفان کے جنازے میں شریک تھے وہ بقیع میں دفن کی گئیں۔ پھر جب عبداللہ واپس آئے تو لوگ مسجد میں نماز پڑھ چکے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد میں تنہا نماز پڑھی۔ صرف میں آپ کے ساتھ تھا میں نے دیکھا سجدے میں حضرت عثمان فرما رہے ہیں: اے اللہ! میری امی جان پر رحم فرما' یا اے اللہ! میری امی جان کو بخش دے۔ آپ ہی کی خلافت میں آپ کی والدہ کی وفات ہوئی۔

باخبار محمد بن عمر' باخبار اسحٰق بن یحییٰ' مخبر میرے چچا عیسیٰ بن طلحہ: میں نے دیکھا حضرت عثمان دار غطیش سے دو تھموں کے درمیان اپنی امی جان کی نعش اُٹھائے ہوئے ہیں۔ آپ برابر اُٹھائے رہے حتیٰ کہ جنازہ جنازوں کی جگہ پر رکھ دیا گیا اور دفن کئے جانے کے بعد بھی میں نے آپ کو دُعاء کے لئے آپ کی قبر پر کھڑا ہوا دیکھا۔

اُمّ کلثوم:

آپ عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن اُمیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ اروٰی بنت کریز

ہیں آپ مکہ میں مسلمان ہوئیں اور ہجرت سے پہلے بیعت کی۔ آپ سرورِ عالم ﷺ کی ہجرت کے بعد ہجرت کرنے والی سب سے پہلی مسلمان خاتون ہیں۔ ہمارے علم میں بجز امّ کلثوم کے کوئی قریشی خاتون ایسی نہیں جو مسلمان ہونے کے بعد اپنے والدین کو چھوڑ کر اللہ کی اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر گئی ہو۔ آپ مکہ سے تنہا روانہ ہوئیں اور ایک خزاعی شخص کے ہمسفر ہوگئیں حتیٰ کہ صلح حدیبیہ کے زمانہ میں مدینہ آ گئیں۔ پھر ان کو لانے کے لئے ان کے دونوں بھائی ولید و عمارہ روانہ ہوئے اور مدینہ میں اُمّ کلثوم کے پہنچنے کے دوسرے دن ان کے بھائی بھی پہنچ گئے۔ اور بولے: محمد! معاہدے کی شرط پوری کیجئے۔ اُمّ کلثوم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں ایک عورت ہوں اور آپ کو معلوم ہی ہے کہ عورتیں کمزور ہوتی ہیں۔ کیا آپ مجھے کافروں کی طرف لوٹا دیں گے کہ وہ مجھے دین سے ہٹا دیں اور دین کے بغیر مجھے صبر و قرار نہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے بارے میں عہد میں ترمیم فرما دی اور ان کے بارے میں امتحان کی آیت اُتار دی اور اس سلسلہ میں ایسا حکم فرمایا جس سے سب خوش ہو گئے۔ امّ کلثوم ہی کے بارے میں:

﴿ فامتحنو هن الله اعلم بايمانهن ﴾

یعنی ''ان کا امتحان لو اللہ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے''۔

اُتری پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کا امتحان لیا۔ پھر ان کے بعد عورتوں کا امتحان لیا جانے لگا۔ آپ فرماتے تھے: کہو! اللہ کی قسم ہمیں اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اسلام کی محبت ہی نے ہجرت پر مجبور کیا ہے۔ ہم شوہر کے لئے نہیں نکلیں اور نہ مال کے لئے۔ پھر جب عورتیں یہ اقرار کر لیتی تھیں تو انہیں روک لیا جاتا تھا اور انہیں مکہ واپس نہیں بھیجا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ولید و عمارہ سے فرمایا: حق تعالیٰ نے عورتوں کے بارے میں اس ترمیم کے ساتھ جو تمہیں معلوم ہے شرط ختم فرما دی ہے۔ چنانچہ یہ دونوں مکہ واپس لوٹ گئے۔ مکہ میں اُمّ کلثوم کا شوہر نہیں تھا۔ پھر جب یہ مدینہ آ گئیں تو ان سے زید بن حارثہ بن شراحیل کلبی نے نکاح کر لیا جن سے ان کے اولاد نہ ہوئی۔ پھر زید جنگ موتہ میں شہید ہو گئے۔ پھر ان سے زبیر بن عوام بن خویلد نے نکاح کر لیا جن سے زینب پیدا ہوئیں۔

باخبار یزید بن ہارون از عمرو بن میمون از میمون: ام کلثوم زبیر بن عوام کے نکاح میں تھیں۔ زبیر عورتوں کے حق میں سخت تھے اور اُمّ کلثوم ان سے ناراض رہا کرتی تھیں اور طلاق مانگا کرتی تھیں۔ مگر زبیر طلاق نہیں دیتے تھے۔ ایک موقعہ پر آپ کے دردِ زہ شروع ہوا۔ زبیر نماز کے لئے وضو کر رہے تھے۔ اُمّ کلثوم نے طلاق کے لئے اصرار کیا۔ آخر کار انہوں نے ایک طلاق دے دی۔ پھر ام کلثوم کے ہٹتے ہی ولادت ہو گئی۔ کسی نے زبیر کو خبر کر دی کہ ان کے تو بچہ بھی ہو گیا۔ بولے: اس نے مجھے دھوکا دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے دھوکا دے۔ پھر زبیر نبی ﷺ کے پاس آئے اور سارا واقعہ ذکر کیا۔ فرمایا: اب تو اللہ کی کتاب سبقت کر چکی اب ان پر پیام ڈالو۔ بولے: اب کبھی وہ میرے پاس لوٹ کر نہیں آئیں گی۔ محمد بن عمر: پھر ام کلثوم سے عبداللہ بن عوف نے نکاح کر لیا جن سے ابراہیم و حمید پیدا ہوئے' پھر عبدالرحمن وفات پا گئے۔ پھر ان سے عمرو بن عاص نے نکاح کر لیا اور یہ عمرو ہی کے پاس فوت ہو گئیں۔

باخبار خالد بن مخلد، بحدیث عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز، بحدیث ابن شہاب: مشرکوں نے صلح حدیبیہ کے دن نبی ﷺ سے یہ
ہی ایک شرط کی تھی کہ اگر آپ کے پاس ہماری جانب سے کوئی شخص آئے اگرچہ آپ کے دین پر ہو آپ کو اسے لوٹانا پڑے گا اور
ر آپ کی طرف سے ہمارے پاس کوئی آئے گا تو اسے ہم کو لوٹانا ہوگا۔ چنانچہ آپ اس شرط کے بموجب مکہ سے مسلمان ہو کر جو
ص رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا اسے لوٹا دیا کرتے تھے۔ پھر جب اُمّ کلثوم ہجرت کر کے آئیں اور ان کو لینے کے لئے ان کے
نوں بھائی آئے اور انہوں نے شرط کے بموجب امّ کلثوم کو واپس لوٹانے کی نبی ﷺ سے درخواست کی تو اللہ نے
ایھا النبی اذا جاء کم المؤمنات مهاجرات سے مثل ما انفقوا تک آیت اُتاری۔ یعنی اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس
یان والی عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو انہیں جانچ لو، اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ پھر اگر تمہیں یقین ہو جائے کہ وہ
یان والیاں ہیں تو انہیں کافروں کی طرف نہ لوٹاؤ۔ یہ عورتیں کافروں کے لئے حلال نہیں اور نہ کافر ان کے لئے حلال ہیں اور
فروں کو وہ دے دو جو انہوں نے ان پر خرچ کیا ہے اور ان سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ بشرطیکہ تم انہیں ان کے مہر دو
ر کافر عورتوں کی ناموس پر قبضہ نہ کرو اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہے اس کا ان سے مطالبہ کرو اور انہیں بھی اپنے خرچ کا مطالبہ کرنا
ہئے۔ یہ اللہ کا حکم ہے یعنی مہر اور اگر تمہارے ہاتھ سے تمہاری کوئی بیوی جاتی رہے اور وہ کافروں کی طرف چلی جائے پھر تم بدلہ کا
وقعہ پاؤ تو انہیں ان کے خرچ کی برابر دو جن کی بیویاں چلی گئی ہیں اور تم اللہ سے ڈر جاؤ جس پر تمہارا ایمان ہے۔ یعنی ایک عورت
سلمان ہو کر آتی ہے تو مسلمان اس کا مہر کافروں کو لوٹا دیں اور مسلمانوں نے جن کافر بیویوں کو طلاق دی ہے تو ان پر لازم ہے کہ
ن کا مہر مشرکوں کو لوٹا دیں۔ اگر مشرک کافر، مطلقہ عورتوں کا مہر قبول کر لیں تو مسلمان بھی مسلمان عورتوں کا جو ان کے پاس مسلمان
و کر آئی ہیں مہر قبول کر لیں۔

امامہ:

آپ ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی والدہ زینب بنت
سول اللہ ﷺ ہیں۔

باخبار ضحاک بن مخلد ابو عاصم نبیل از ابن عجلان از مقبری از عمرو بن سلیم زرقی از ابو قتادہ: نبی ﷺ امامہ کو اپنے کندھے پر
ٹھا کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ پھر جب رکوع کرتے تو انہیں زمین پر بٹھا دیتے تھے اور جب کھڑے ہوتے تو اُٹھا لیتے تھے۔

باخبار ہشام ابوالولید طیالسی، بتحدیث لیث بن سعد، بتحدیث سعید بن ابی سعید مقبری از عمرو بن سلیم زرقی بسماع ابو قتادہ:
س حال میں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ امامہ کو لئے ہوئے باہر تشریف لائے۔ امامہ بچی
ھیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں کندھے پر بٹھا کر نماز پڑھی۔ رکوع کے وقت انہیں زمین پر بٹھا دیتے تھے اور قیام کے وقت اُٹھا
لیتے تھے۔ پوری نماز میں آپ ایسا ہی کرتے رہے حتیٰ کہ آپ نے نماز پوری کر لی۔

باخبار عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب بتحدیث مالک بن انس از عامر بن عبداللہ بن زبیر از عمرو بن سلیم زُرقی از ابو قتادہ: رسول
للہ ﷺ امامہ کو اُٹھائے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے پھر آپ کھڑے ہوتے تھے تو انہیں اُٹھا لیتے تھے اور جب سجدہ کرتے تو انہیں بٹھا

دیتے تھے۔

باخبار یحییٰ بن عباد، بتحدیث فلیح بن سلیمان، بتحدیث عامر بن عبداللہ بن زبیر از عمرو بن سلیم از ابوقتادہ ربعیؓ، میں نے ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی نواسی امامہ کو کندھے پر اُٹھائے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں۔ پھر جب رکوع کرتے ہیں تو انہیں بٹھا دیتے ہیں اور جب کھڑے ہوتے ہیں تو انہیں اُٹھا لیتے ہیں۔

باخبار ولید بن عطاء بن اغر مکی، بتحدیث ابراہیم بن سعد از سعد از ابوسلیمان از عبداللہ بن حارث بن نوفل: نبی ﷺ اس حال میں نماز پڑھتے تھے کہ امامہ آپ کے کندھے پر ہوتی تھیں پھر جب رکوع کرتے تو بٹھا دیتے تھے اور جب کھڑے ہوتے تو لیتے تھے۔

باخبار عارم بن فضل، بتحدیث حماد بن زید از علی بن زید: نبی ﷺ خرمہروں کا ایک ہار لئے ہوئے اپنے گھر تشریف لا اور فرمایا: میں یہ ہار اسے دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ پیاری ہے۔ ازواجِ مطہرات نے خیال کیا کہ آپ یہ ہار حضرت عا رضی اللہ عنہا کو دیں گے پھر آپ نے اپنی نواسی زینب وابوالعاص کی بیٹی کو بلوایا اور ہار ان کے گلے میں اپنے ہاتھ سے باندھا اور امام آنکھ میں کیچڑ تھی جسے آپ نے ہاتھ سے صاف کیا۔

باخبار عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، بتحدیث عبداللہ بن نمیر از محمد بن اسحٰق از یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد سے وہ صدیقہ سے: نجاشی نے نبی ﷺ کو ہدیہ میں زیورات بھیجے جن میں ایک سونے کی انگوٹھی بھی تھی۔ آپ نے وہ اعراض کر ہوئے لی اور اپنی نواسی زینب کی بیٹی کو بھیج دی اور فرمایا: پیاری بچی یہ زیور پہن لے۔ محمد بن عمر: حضرت علی نے حضرت فاطمہ رضی کی وفات کے بعد امامہ سے نکاح کر لیا تھا۔ حضرت علی شہید ہو گئے اور امامہ کے آپ سے اولاد نہیں ہوئی۔ پھر ان سے مغیرہ نوفل بن حارث بن عبدالمطلب نے نکاح کیا۔

باخبار محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک از ابن ابی ذئب: امامہ نے مغیرہ سے کہا: معاویہ نے مجھ پر پیام ڈالا ہے۔ م بولے: کیا آپ جگر کو کھانے والی کے بیٹے سے نکاح کریں گی۔ کاش آپ اپنے نکاح کا اختیار مجھے دے دیں۔ فرمایا: اچھا۔ م نے کہا: میں نے آپ سے نکاح کر لیا۔ ابن ابی ذئب فرماتے ہیں: پھر مغیرہ کا نکاح نافذ ہو گیا۔

اُمِّ خالد:

آپ کا نام اُمت ہے اور آپ خالد بن سعید بن عاص بن اُمیہ بن عبد شمس کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ ہمینہ بن خلف بن اسعد بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو خزاعی ہیں۔ خالد بن سعید اپنی بیوی ہمینہ کو لے کر ہجر کر کے حبشہ چلے گئے تھے۔ حبشہ ہی میں آپ کے یہاں اُمت بنت خالد پیدا ہوئیں۔ یہ حبشہ ہی میں رہیں حتیٰ کہ مہاجرین کشتیوں میں واپس آئے۔ اس وقت اُمت بالغ وعاقل ہو چکی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر، بتحدیث جعفر بن محمد بن خالد از ابوالاسود از ام خالد: جس دن ہم حبشہ سے روانہ ہوئے تو میں نے نج سے سنا کہ وہ دونوں کشتیوں کے سواروں سے فرما رہے تھے: تم سب میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو سلام کہنا۔ اُمت کہتی ہ

میں بھی ان لوگوں میں سے تھی جنہوں نے نجاشی کا رسول اللہ ﷺ کو سلام پہنچایا۔ اُمت رسول اللہ ﷺ سے حدیثیں روایت کرتی ہیں۔

باخبار فضل بن دکین وہشام ابوالولید طیالسی، بتحدیث اسحٰق بن سعید، بحدیث امّ خالد بنت خالد: رسول اللہ ﷺ کے پاس کپڑے آئے جن میں ایک چھوٹا سا سیاہ کمبل بھی تھا۔ آپ نے فرمایا: تم تمہارے خیال میں یہ کمبل کسے دوں گا؟ لوگ خاموش ہو گئے۔ فرمایا: میرے پاس اُمّ خالد کو لے آؤ۔ فرماتی ہیں: پھر مجھے اُٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے وہ کمبل مجھے اُڑھا کر دو یا تین بار فرمایا: اسے قبول کرو اللہ کرے تم پر یہ پرانا ہو اور پھٹ جائے پھر آپ کمبل کی زرد یا سرخ دھاریوں کو دیکھ کر فرمانے لگے: ام خالد! یہ (دھاریاں) خوبصورت ہیں نا؟ فرماتی ہیں حبشیوں کی زبان میں ''سنا'' خوبصورت کو کہتے ہیں۔ اسحٰق کہتے ہیں: پھر مجھ سے میرے خاندان کی ایک عورت نے کہا کہ میں نے اُمّ خالد کے پاس وہ کمبل دیکھا تھا۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث جعفر بن محمد بن خالد بن زبیر از ابراہیم بن عقبہ بسماع اُمّ خالد بنت خالد بن سعید بن العاص: اس وقت وہ بہت بوڑھی تھیں اور حبشہ میں پیدا ہوئی تھیں۔ میں نے ان سے کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنی ہے؟ فرمایا: میں نے آپ سے سنا کہ آپ عذابِ قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

محمد بن عمر: زبیر بن عوام نے اُمت سے نکاح کیا جن سے ان کے عمرو اور خالد پیدا ہوئے۔ اسی لئے ان کی کنیت اُمّ خالد تھی۔

ہند بنت عتبہ:

آپ عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف کی صاحبزادی ہیں آپ کی والدہ صفیہ بنت اُمیہ بن حارثہ بن اوقص بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم ہے ہند سے حفص بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم نے شادی کی جن سے آپ کے ادبان پیدا ہوئے۔

باخبار مالک بن اسماعیل ابوغسان نہدی، بتحدیث عمر بن زیاد ہلالی از عبدالملک بن نوفل بن مساحق جو مدینہ میں آل عامر بن لوی کے ایک شیخ ہیں: ہند نے اپنے والد سے کہا: میں ایک ایسی عورت ہوں جسے ذاتی اختیارات حاصل ہیں۔ لہٰذا اگر آپ کسی سے میرا نکاح کرنا چاہیں تو پہلے اسے مجھے بتا دینا۔ والد نے اقرار کر لیا۔ پھر ایک دن ان سے ان کے والد کہنے لگے: تمہارے بارے میں تمہاری قوم کے دو آدمیوں کے پیام آئے ہیں۔ میں نام بتانے سے پہلے ان کا حال بیان کرتا ہوں۔ پہلا شخص سراپا خالص شرف اور بزرگ حسب ہے تم اسے اس کی غفلت کی وجہ سے بے وقوف خیال کرو گی حالانکہ اس کی عادت میں نرمی ہے۔ وہ بہترین دوست ہے اور بہترین بدلہ دینے والا ہے۔ اگر تم اس کی پیروی کرو گی تو وہ تمہاری پیروی کرے گا اور اگر اس سے ایک طرف کو جھکو گی تو تمہارے ساتھ رہے گا۔ تم اس کا مال بے دھڑک خرچ کرو اور اپنی کمزور رائے پر قناعت کرو۔ دوسرا خالص حسب والا اور مستحکم رائے والا ہے۔ اس کی جڑ چاند والی ہے اور اس کا قبیلہ معزز ہے۔ وہ اپنے گھر والوں کو ادب سکھاتا ہے۔ گھر والے اسے ادب نہیں سکھاتے۔ اگر اس کی پیروی کرو تو وہ نرم ہے اور اگر اس سے غیرت برتو تو خطرناک ہے وہ سخت غیرت والا اور فوراً بری فال لینے والا ہے۔ اس کے خیمہ کا پردہ سخت ہے۔ اگر بھوکا ہو تو کسی سے سوال کرنے والا نہیں اور اگر اس سے جھگڑا کیا

جائے تو کوئی اس پر غالب آنے والا نہیں۔ میں نے تمہارے سامنے دونوں کا حال بیان کر دیا ہے۔

بولیں: پہلا شخص سردار ہے مگر اپنی شرافت کو ضائع کر رہا ہے اور اس چیز میں اس کے موافق ہے کہ اگر غیر محفوظ رہے تو قریب ہے کہ اس کے انکار کے بعد نرم پڑ جائے اور اپنے پھلوں کے نیچے ضائع ہو جائے۔ اگر وہ بچہ والی ہو تو بے وقوف کہلائے اور اگر شریف بچہ جنے تو غلطی سے جنے اس کا ذکر چھوڑ دو اور میرے سامنے اس کا نام نہ لو۔

ہاں! دوسرا شخص شریف و آزاد عورت کا شوہر ہونے کے لائق ہے میں اس کے اخلاق پر گرویدہ ہوں، اس کے ہم خیال ہوں اور شوہر کے آداب کو بجالانے والی ہوں اور اپنے خیمہ کو چمٹی رہنے والی ہوں اور اس کی طرف توجہ نہ دینے والی ہوں اور ہم دونوں سے پیدا ہونے والی اولاد اس لائق ہے کہ اپنے خاندان سے دفاع کرے اور خاندانی دستوں سے دشمن کو ہٹائے اور ان کی لاج رکھ لے اور ان کی جڑوں کو خوبصورتی بخشے اور وہ سخت حوادث کے وقت دوسروں پر بھروسہ کرنے والی نہ ہو اور نہ بزدل ہو۔ اب بتایئے یہ شخص کون ہے؟

عتبہ نے کہا: یہ ابوسفیان بن حرب ہے۔ بولی: آپ میرا ان سے نکاح کر دیجئے اور مجھے اس کی طرف لٹکنے والے نرم طبع کے ڈالے جانے کی طرح نہ ڈالئے اور نہ اس سے لڑنے والے اور مقابلہ کرنے والے کے سودے کی طرح سودا کیجئے۔ آسمان والے اللہ سے مشورہ کیجئے۔ وہ اپنے کونی علم سے آپ کے لئے بہتر فرمائے گا۔

باخبار محمد بن عمرؒ بحدیث ابراہیم بن محمد بن شرجیل عبدری از محمد بن شرجیل: ہند کی رخصتی کے وقت ان کے والد عتبہ نے اپنے بیٹے ولید کو آلِ ابوالحقیق کے پاس بھیجا اور ان کے زیورات مانگ کر لئے اور ولید نے خود کو بنی عبدشمس کے چند آدمیوں کے ساتھ رہن رکھ دیا اور زیورات لے گیا اور ایک ماہ تک غائب رہا۔ پھر لوگوں نے اسے مالدار بنا کر واپس کیا اور رہن شدہ آدمی چھڑائے۔

باخبار محمد بن عمرؒ بحدیث ابن ابی سبرہ از موسیٰ بن عقبہ از ابوحبیبہ مولیٰ زبیر از عبداللہ بن زبیر: فتح مکہ کے دن ہند معہ چند خواتین کے مسلمان ہوئیں اور ابطح میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر آپ سے بیعت کی۔ ہند نے آپ سے گفتگو کی اور بولیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو غالب فرمایا جسے اس نے اپنے نفس کے لئے پسند فرمایا۔ تاکہ آپ کی قرابت داری ہمیں فائدہ پہنچائے۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایک ایسی عورت ہوں جو اللہ پر ایمان لے آئی ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا مانتی ہے۔ پھر ہند نے اپنے چہرے سے نقاب اُلٹ دیا اور بولیں: میں ہوں ہند بنت عتبہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مرحبا کہا۔ بولیں: اللہ کی قسم میرے نزدیک روئے زمین میں آپ کے خیمہ والوں سے زیادہ کوئی عزیز نہیں اور میں آپ کو معزز ہی دیکھنا چاہتی ہوں۔ فرمایا: کچھ اور؟ آپ نے ان تمام خواتین کو قرآن پاک پڑھ کر سنایا اور ان سے بیعت کی۔ ہند بولیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ سے مصافحہ کریں گی۔ فرمایا: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔ میری بات سو عورتوں کے لئے ایسی ہی ہے جیسی ایک عورت کے لئے۔ محمد بن عمر: جب ہند مسلمان ہو گئی تو کلہاڑی یہ کہہ کر کہ ہم تیری طرف سے دھوکا میں رہے اپنے بت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

باخبار وکیع بن جراح از ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ: ہند رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کرتی ہیں: یارسول اللہ ﷺ! ابوسفیان بخیل ہیں اور مجھے اور میری اولاد کو بقدر ضرورت خرچ نہیں دیتے۔ اِلا یہ کہ میں ان کو خبر کئے بغیر ان کے مال میں سے لے لوں۔ فرمایا: دستور کے مطابق بقدر ضرورت لے لیا کرو۔

باخبار عبداللہ بن جعفر رقی' بتحدیث ابوالملیح از میمون بن مہران: کچھ عورتیں نبی ﷺ کے پاس بیعت کرنے کے لئے آئیں جن میں ہند اُمّ معاویہ بھی تھیں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وعدہ کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو گی اور نہ چوری کرو گی تو ہند بولیں: یارسول اللہ ﷺ! ابوسفیان بخیل آدمی ہیں۔ اگر ان کی اجازت کے بغیر میں ان کے طعام میں سے لے لوں تو کیا مجھ پر گناہ ہے؟ فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے تیار کھانے کو بقدر ضرورت لینے کی اجازت دے دی۔ خشک میں رخصت نہیں دی۔ فرمایا: اور نہ زنا کرو گی۔ بولیں: کیا شریف خاتون زنا کر سکتی ہے؟ فرمایا: اور نہ اولاد کو قتل کرو گی۔ بولیں: آپ ہی نے جنگ بدر میں ہمارے بچوں کو قتل کر دیا اور کوئی بچہ نہیں چھوڑا۔ فرمایا: اور نہ میری معروف میں نافرمانی کرو گی۔ میمون: نبی ﷺ نے ان پر معروف ہی میں اپنی اطاعت لازم فرمائی اور معروف اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

باخبار عبداللہ بن موسیٰ باخبار عمر بن ابی زائدہ بسماع شعبی: عورتیں بیعت کرنے کے لئے آئیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم بیعت اس پر کرو گی کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو گی۔ ہند بولیں: ہم اس کا اقرار کرتی ہیں۔ فرمایا: اور نہ چوری کرو گی۔ بولیں: میں ابوسفیان کے مال میں سے انہیں خبر کئے بغیر کچھ لے لیتی ہوں۔ ابوسفیان نے کہا: تم نے میرے مال میں سے مجھے خبر کئے بغیر جو کچھ لے لیا وہ تمہارے لئے حلال ہے۔ فرمایا: اور نہ زنا کرو گی۔ بولیں: کیا شریف عورت بھی زنا کر سکتی ہے؟ فرمایا: اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گی۔ بولیں: آپ نے تو ان کو قتل کر دیا۔

اُمّ کلثوم:

آپ عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی والدہ حارثہ بن اوقص کی بیٹی ہیں۔ آپ سے عبدالرحمٰن بن عوف نے نکاح کیا جن سے آپ کے اسلام سے پہلے سالم اکبر پیدا ہوئے۔

فاطمہ:

آپ بھی عتبہ ہی کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ صفیہ بنت اُمیہ بن حارثہ بن اوقص ہیں۔ آپ سے قرظہ بن عبد عمرو بن نوفل بن عبد مناف بن قصی نے نکاح کیا۔ جن سے آپ کے ولید' ہشام' ابی آمنہ' عتبہ اور مسلم پیدا ہوئے۔ مسلم جنگ جمل میں کام آئے اور فاختہ معاویہ بن ابی سفیان سے پیدا ہوئیں پھر ان سے عبداللہ بن عامر بن کریز نے نکاح کیا۔ پھر بقول مؤرخین ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نے فاطمہ کا نکاح سالم مولیٰ ابوحذیفہ سے کرا دیا پھر آپ نے مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کر لی۔

باخبار ضحاک بن مخلد ابوعاصم نبیل از ابن جریج از ابن ابی ملیکہ: عقیل بن ابی طالب نے فاطمہ بنت عتبہ سے نکاح کیا۔ فاطمہ ایک دولت مند خاتون تھیں۔ بولیں: میں تم سے اس شرط پر نکاح کرتی ہوں کہ تم میرے لئے ضامن بن جاؤ اور میں تمہارا خرچہ اُٹھاؤں۔ آخرکار عقیل نے ان سے نکاح کر لیا۔ عقیل جب ان کے پاس آتے تو یہ پوچھتیں عتبہ کہاں ہے؟ اور شیبہ کہاں ہے؟

ایک دِن عقیل ان کے پاس آئے عقیل کا مزاج ناخوشگوار تھا' فاطمہ نے آج بھی ان سے پوچھا کہ عتبہ اور شیبہ کہاں ہیں؟ بولے: جب تو جہنم میں جائے گی تو انہیں اپنی بائیں جانب پائے گا یہ سن کر فاطمہ نے کپڑے پہنے اور بولیں اب مجھے اور تمہیں کوئی چیز جمع کرنے والی نہیں پھر یہ حضرت عثمان کے پاس پہنچیں آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بلوا بھیجا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ان دونوں میں تفریق کراؤں گا لیکن حضرت معاویہ نے کہا: میں تو بنی عبد مناف کے دو بزرگوں میں تفریق کرانے والا نہیں پھر یہ دونوں کپڑے پہن کر آئے اور دونوں میں صلح کرادی۔

باخبار محمد بن عمر' باخبار معمر' باخبار ابن طاؤس از عکرمہ از ابن عباس و معاویہ: انہیں بلایا (میرے خیال میں یہی کہا کہ حضرت عثمان نے ان کو بلایا) اور فرمایا اگر مناسب سمجھو تو ان دونوں میں صلح کرا دو ورنہ دونوں میں تفریق کرا دو یہ فاطمہ اور عقیل کے بارے میں حضرت عثمان نے ابن عباس رضی اللہ عنہما و معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا۔ فاطمہ عقیل سے ناراض ہو کر اور ان کی نافرمانی کر کے چلی گئی تھیں۔

رملہ:

آپ شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف کی صاحبزادی ہیں آپ کی صاحبزادی اُمّ شراک بنت وقدان بن عبد شمس بن عبدود ہیں جو بنی عامر بن لوی سے ہیں۔ رملہ سے حضرت عثمان نے نکاح کیا جن سے آپ کے عائشہ اُمّ ابان اور ام عمرو پیدا ہوئیں۔ ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان رملہ بنت شیبہ کے آزاد کردہ غلام تھے رملہ نے مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

امینہ:

آپ ابوسفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ صُفَیَّہ بنت ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس ہیں۔ آپ سے حویطب بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نضر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی نے نکاح کیا جن سے ابوسفیان پیدا ہوئے پھر آپ سے صفوان بن امیہ بن خلف نے نکاح کیا جن سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔

جویریہ:

آپ بھی ابوسفیان کی بیٹی ہیں آپ کی والدہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ ہیں جویریہ سے سائب بن ابی حبیش نے نکاح کیا پھر عبدالرحمٰن بن حارث بن امیہ اصغر بن عبد شمس نے۔

اُمّ حکم:

آپ بھی ابوسفیان کی بچی ہیں۔ آپ کی والدہ ہند بنت عتبہ ہیں۔ آپ سے عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم ثقفی نے نکاح کیا جن سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔ اسی لئے عبدالرحمٰن کو ابن ام الحکم کہا جاتا تھا۔

ہند:

آپ بھی ابوسفیان کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ صفیہ بنت ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس ہیں آپ سے حارث بن نوفل بن

رث نے نکاح کیا جن سے عبداللہ محمد اکبر' ربیعہ' عبدالرحمٰن' رملہ اور امّ زبیر (ام مغیرہ) اور ظریبہ سات بچے پیدا ہوئے۔

ر ہ:

آپ بھی ابوسفیان کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ صفیہ بنت ابی عمرو ہیں۔ آپ سے سعید بن اخنس بن شریق ثقفی نے نکاح جن سے آپ کے بچے پیدا ہوئے۔

ونہ:

آپ بھی ابوسفیان کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ لبابہ بنت ابی العاص بن امیہ ہیں۔ آپ سے عروہ بن مسعود ثقفی نے ح کیا جن سے اولاد ہوئی پھر مغیرہ بن شعبہ ثقفی نے نکاح کر لیا۔

نہ:

آپ جحش بن رباب بن یعمر بن صبرہ بن مرّہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد کی صاحبزادی ہیں آپ کی والدہ امیمہ عبدالمطلب (رسول اللہ ﷺ کے دادا) ہیں جحش بن رئاب' حرب بن امیہ بن عبدشمس کے حلف تھے' حمنہ سے مصعب بن عمیر ہاشم بن عبدمناف نے نکاح کیا جن سے ایک بچی پیدا ہوئی پھر مصعب جنگ بدر میں شہید ہو گئے۔

باخبار خالد بن مخلد بجلی ومحمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن عمر از عبداللہ بن ابراہیم از ابراہیم از محمد بن عبداللہ بن جحش: جب ل اللہ ﷺ جنگ اُحد سے واپس آئے تو عورتیں اپنے اپنے آدمیوں کے بارے میں لوگوں سے پوچھنے لگیں لیکن کسی نے انہیں ں بات نہیں بتائی۔ آخر کار وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں۔ آپ سے جس عورت نے جو کچھ پوچھا آپ نے اسے بتا دیا۔ پھر آپ پاس حمنہ آئیں' فرمایا: حمنہ! اپنے بھائی عبداللہ بن جحش پر اللہ کی رضا اور ثواب کے لئے صبر کرو۔ بولیں: انا للہ وانا الیہ عون۔ اللہ ان پر رحم فرمائے اور انہیں بخش دے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: حمنہ! اپنے شوہر مصعب پر اللہ کی رضا کے لئے صبر کرو۔

بولیں: ہائے لڑائی تیرا برا ہو۔

نبی ﷺ نے فرمایا: عورت کے لئے مرد کے اندر ایک ایسا گوشہ ہے جو مرد کے لئے کچھ نہیں یعنی عورت کو جتنی اپنے شوہر محبت ہوتی ہے اتنی کسی سے نہیں ہوتی۔ محمد بن عمر (اپنی حدیث میں): ان سے نبی ﷺ نے پوچھا: تم نے مصعب کی موت پر وہ کیوں کہا جو دوسروں کی موت پر نہیں کہا؟ بولیں: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ان کے یتیم بچوں کا خیال آ گیا۔ فرماتے ہیں: حمنہ اُحد میں موجود تھیں' برابر پیاسوں کو پانی پلاتی رہیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی رہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو بھی خیبر میں وسق کھجوریں دی تھیں پھر ان سے طلحہ بن عبیداللہ نے نکاح کر لیا جن سے محمد سجاد اور عمران پیدا ہوئے۔ سجاد ہی کے نام پر طلحہ کی ت ہے۔

ہ امّ حبیب:

آپ بھی جحش بن رئاب کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب ہیں۔ یہ وہی حبیبہ ہیں جو استحاضہ کی

بیماری میں مبتلا تھیں۔ بعض محدثین ان کا نام پلٹ دیتے ہیں اور اُمّ حبیبہ کے نام سے پکارتے ہیں حالانکہ ان کی کنیت اُمّ حبیبہ ہے اور نام حبیبہ ہے۔

باخبار یزید بن ہارون' باخبار ابی ذئب از زہری از عروہ از عمرہ بنت عبدالرحمٰن از عائشہ ام حبیبہ جو عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھیں۔ سات سال لگاتار استحاضہ کی بیماری میں مبتلا رہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں۔ تم غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ فرماتی ہیں: پھر آپ ہر نماز کے وقت غسل کر لیا کرتی تھیں۔ محمد بن عمر: بعض لوگ یہ روایت غلط بیان کرتے ہیں کہ استحاضہ کی بیمار حمنہ بنت جحش تھیں ان کا گمان ہے کہ اُمّ حبیبہ حمنہ ہی کی کنیت ہے۔ حقیقت وہی ہے جس کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں۔ عبدالرحمٰن سے حبیبہ کے اولاد نہیں ہوئی۔

اُمّ قیس:

آپ محصن بن حرثان بن قیس بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد کی صاحبزادی ہیں۔ اور عکاشہ بن محصن کی ہمشیرہ ہیں۔ عکاشہ' حرب بن امیہ کے حلفاء میں سے ہیں۔ اُمّ قیس رسول اللہ ﷺ سے روایت بھی کرتی ہیں۔ آپ قدیم الاسلام ہیں اور مکہ ہی میں اس سعادت سے بہرہ یاب ہو چکی تھیں۔ اور اپنے خاندان کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ چلی آئی تھیں۔

باخبار یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری از ابراہیم از صالح بن کیسان از ابن شہاب مخبر عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ از اُمّ قیس بنت محصن خواہر عکاشہ بن محصن: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے بچہ کو لائی جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا اس نے رسول اللہ ﷺ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگا کر اس پر چھڑک لیا اور اسے دھویا نہیں۔

آمنہ:

آپ رقیش بن رباب بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد کی صاحبزادی ہیں اور یزید بن رقیش بدری کی ہمشیرہ ہیں۔ آپ بھی مکہ کی قدیم الاسلام خاتون ہیں۔ پھر اپنے خاندان کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ آ گئی تھیں۔

جذامہ:

آپ جندل اسدیہ کی بیٹی ہیں۔ آپ بھی مکہ کی قدیم الاسلام خاتون ہیں۔ جو اپنے خاندان کے ساتھ ہجرت کر کے آ گئی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر' باخبار عمر بن عثمان جحشی: غنم بن دودان کی اولاد حرب بن اُمیہ کی حلیف تھی اور مسلمان تھی یہ سب لوگ میں مسلمان ہو گئے تھے اور ان کے تمام مرد و عورتیں ہجرت کر گئی تھیں حتیٰ کہ ان کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ ان میں سے ہجرت کرنے والی عورتیں' زینب' حبیبہ' حمنہ' جذامہ' اُمّ قیس' آمنہ اور اُمّ حبیب بنت نباتہ ہیں۔ محمد بن عمر: جذامہ' انیس بن قتادہ بن ربیعہ بن خالد بن حارث بن عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن عیوق بن اوس بن بدری کے نکاح میں تھیں۔ انیس اُحد میں شہید ہوئے۔ جذامہ رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث روایت کرتی ہیں۔

باخبار معن بن عیسیٰ' بتحدیث مالک بن انس از محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل از عروہ از عائشہ از جذامہ اسدیہ: میں نے

اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: میں نے ارادہ کرلیا تھا کہ لوگوں کو مدت رضاعت میں صحبت سے روک دوں حتیٰ کہ مجھ سے ذکر کیا گیا کہ رومی اور پارسی اسی حالت میں صحبت کرتے ہیں جس سے ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

اُمّ حبیبہ:

آپ نباتہ اسدیہ کی بیٹی ہیں' آپ نے اسلام قبول کرنے کے بعد نبی ﷺ سے بیعت کی اور اپنی قوم کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ چلی گئیں۔

نفیسہ:

آپ اُمیہ بن اُبی بن عبید بن ہمام بن حارث بن بکر بن زید بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ منیہ بنت جابر بن وہب بن نسیب بن زید بن مالک بن حارث بن عوف بن مازن بن منصور ہیں۔ منیہ' عتبہ بن غزوان بن جابر کی پھوپھی ہیں۔ یہ سب حارث بن نوفل بن عبد مناف بن قصی کے حلیف ہیں۔ نفیسہ نے اسلام کی سعادت حاصل کی' آپ ہی نے بیچ میں پڑ کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کا نکاح کرایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ آپ کے اس احسان کو مانتے تھے۔

خولاء:

آپ تویط بن حبیب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کی صاحبزادی ہیں آپ ہجرت کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

فاطمہ:

آپ ابوحبیش بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کی بیٹی ہیں آپ سے عبداللہ بن جحش بن رئاب نے شادی کی جن سے آپ کے محمد پیدا ہوئے۔

باخبار وکیع بن جراح' بتحدیث ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ: فاطمہ بنت حبیش نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں استحاضہ کی مریضہ ہوں اور پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے' حیض نہیں' پھر جب حیض کی ابتداء ہو تو نماز چھوڑ دو اور جب ختم ہو جائے تو اپنے سے خون دھو کر نماز پڑھ لو۔

بُسرہ:

آپ صفوان بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ سالمہ بنت امیہ بن حارثہ بن اوقص بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم ہیں اور آپ کے اخیافی بھائی عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن امیہ ہیں۔ بسرہ' مغیرہ بن ابی العاص کے نکاح میں تھیں جن سے آپ کے معاویہ پیدا ہوئے۔ یہی وہ ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اُحد سے واپس ہوئے تو انہیں قتل کر دیا گیا۔ آپ عبدالمطلب بن مروان کے دادا ہیں اور عبدالملک کی والدہ عائشہ بنت معاویہ بن مغیرہ بن ابی العاص بن اُمیہ ہیں۔ بسرہ رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث عضو مخصوص کے چھونے کے بارے میں روایت کرتی ہیں۔

باخبار محمد بن عمر باخبار معمر باخبار زہری از عبداللہ بن ابی بکر بن حزم بسماع عروہ بن زبیر بسماع مروان بن حکم بسماع بسرہ بنت صفوان: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے اگر کوئی اپنا ذکر (عضو مخصوص) چھولے تو اسے وضو کر لینا چاہئے۔

برکہ:

آپ یسار کی بیٹی ہیں اور ابو تجراہ مولیٰ بنی عبدالدار کی ہمشیرہ ہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں ہم یمن کے ہیں اور قبیلہ ازد سے ہیں اور بنی عبدالدار کے حلیف ہیں۔ برکہ قدیم الاسلام ہیں اور مکہ ہی میں اسلام قبول کر چکی تھیں اور آپ سے بیعت کر لی تھی پھر یہ دوسری ہجرت کے موقعہ پر ہجرت کر کے اپنے شوہر قیس بن عبداللہ اسدی کے ساتھ حبشہ چلی گئی تھیں۔ یسار کی کنیت ابو فکیہ ہے۔

فکیہ:

برکہ کی بہن فکیہ بنت یسار ہیں یہ بھی مکہ میں قدیم الاسلام ہیں اور رسول اللہ ﷺ سے بیعت شدہ ہیں۔ یہ بھی دوسری ہجرت کے موقعہ پر اپنے شوہر حطاب بن حارث بن معمر بن حبیب جمحی کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلی گئی تھیں۔

برّہ:

آپ ابو تجراہ بن ابی فکیہ کی جس کا نام یسار ہے بیٹی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں یہ قبیلہ ازد کے تھے اور بنی عبدالدار کے حلیف تھے اور ان میں ان کے بچے ہیں' برہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار محمد بن عمر باخبار علی بن محمد بن عبیداللہ عمری از منصور بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ برہ بنت ابی تجراہ سے: جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اعزاز و شرف بخشا چاہا اور آپ کی نبوت کا آغاز کیا تو رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے جاتے تو بہت دور چلے جاتے تھے حتیٰ کہ آپ کسی گھر کو نہیں دیکھتے اور کسی گھاٹے میں یا وادی کے اندر جا کر قضائے حاجت فرماتے تو جس درخت یا پتھر کے پاس سے گزرتے وہی کہتا: السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ! آپ دائیں بائیں اور آگے پیچھے دیکھتے تو کسی شے کو نہیں دیکھتے۔

حبیبہ:

برہ کی ہمشیرہ حبیبہ ہیں یہ بھی رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث کی راویہ ہیں۔

باخبار معاذ بن ہانی بہرانی' بتحدیث عبداللہ بن مؤمل مکی بحدیث عمر بن عبدالرحمٰن بن محیصن سہمی از عطاء بن ابی رباح بحدیث صفیہ بنت شیبہ از حبیبہ بنت ابی تجراہ: ہم قرشی خواتین کے ساتھ ابو حسین کے گھر گئے۔ رسول اللہ ﷺ طواف کر رہے تھے اور آپ کا کپڑا آپ کے ساتھ گردش کر رہا تھا۔ آپ اپنے صحابہ سے فرما رہے تھے: سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی لکھ دی ہے۔

عاتکہ:

آپ عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب کی صاحبزادی اور عبدالرحمٰن بن عوف کی حقیقی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ شفاء بنت عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ ہیں عاتکہ سے مخرمہ بن نوفل بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب نے نکاح کیا

جن سے آپ کے مسور، صفوان اکبر، صلت اکبر اور ام صفوان چار بچے پیدا ہوئے۔ عاتکہ اور ان کی والدہ شفاء نے اسلام قبول کرلیا اور دونوں ماں بیٹی نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

شفاء:

آپ عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب کی صاحبزادی ہیں آپ کی والدہ سلمٰی بنت عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد بن ملیح بن خزاعہ ہیں۔ آپ عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ کے عقد میں تھیں جن سے آپ کے عبدالرحمٰن (جو بدر میں شریک تھے) اور اسود (جو مسلمان ہو کر فتح مکہ سے قبل ہجرت کر گئے تھے) اور عاتکہ اور امت چار بچے پیدا ہوئے۔ شفاء اور ان کی بیٹی عاتکہ نے مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ شفاء ام عبدالرحمٰن بن عوف مہاجر خواتین میں سے تھیں۔ انہیں کے بارے میں مردوں کی طرف سے لونڈی غلام آزاد کرنے کی سنت جاری ہوئی۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہی میں فوت ہوگئی تھیں۔ عبدالرحمٰن بولے: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنی اسی جان کی طرف سے غلام آزاد کروں؟ فرمایا: ہاں! چنانچہ عبدالرحمٰن نے ان کی طرف سے غلام آزاد کئے۔

خالدہ:

آپ اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی والدہ آمنہ بنت نوفل بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ ہیں۔ خالدہ مدینہ میں مسلمان ہوئیں اور آپ نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ آپ سے عبداللہ بن ارقم بن عبد یغوث نے شادی کی۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث معمر از زہری (یخرج الحی من المیت۔ الخ کی تفسیر میں) رسول اللہ ﷺ کسی امّ المومنین کے گھر تشریف لے گئے دیکھا کہ ان کے پاس ایک (اچھی ہیئت والی) عورت بیٹھی ہوئی ہے۔ پوچھا: یہ کون ہے؟ بولیں: آپ کی ایک خالہ ہیں۔ فرمایا: اس زمین پر میری خالہ کا ہونا نادر ہے۔ یہ میری کونسی خالہ ہیں؟ بولیں: یہ خالدہ بنت اسود ہیں۔ فرمایا: سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ مردے سے زندہ پیدا کرتا ہے یہ ایک نیک خاتون تھیں اور ان کے والد کفر پر فوت ہو گئے تھے۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث موسیٰ بن محمد بن ابراہیم از محمد از ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن از عائشہؓ از نبی ﷺ: ہم مثل۔

محمد بن عمر: لہٰذا یہ یخرج الحی .... الخ کی تفسیر میں داخل ہے یعنی اللہ کافر سے مومن پیدا کرتا ہے۔

اُمّ فروہ:

آپ ابوقحافہ کی بیٹی ہیں ابوقحافہ کا نام عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ہے ام فروہ کی والدہ ہند بنت نقید بن بُجیر بن عبد بن قصی ہے۔ حضرت ابوبکر نے اشعث بن قیس کندی سے آپ کا نکاح کرا دیا تھا۔ جن سے آپ کے محمد، اسحٰق، اسماعیل، حبابہ اور قریبہ چار بچے پیدا ہوئے۔

قریبہ:

آپ بھی ابوقحافہ اور ہند کی بیٹی ہیں۔ آپ قیس بن سعد بن عبادہ بن دُلیم کے نکاح میں تھیں اور لاولد رہیں۔

ام عامر:

آپ بھی ابوقحافہ اور ہند کی بیٹی ہیں آپ سے عامر بن ابی وقاص نے شادی کی جن سے آپ کے ضعیفہ پیدا ہوئیں۔

اسماء:

آپ حضرت ابوبکر کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ قتیلہ بنت عبدالعزیٰ بن اسعد بن جابر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی ہیں۔ اسماء عبداللہ بن ابی بکر کی سگی بہن ہیں آپ شروع اسلام میں مکہ ہی میں مشرف بہ اسلام ہوگئی تھیں اور آپ نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کر لی تھی آپ ہی کو ذات النطاقین (دو کمر بندوں والی) کہا جاتا ہے۔ جس رات رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر غارِ ثور کے لئے روانہ ہوئے تو آپ نے اپنا کمر بند لے کر اسے بیچ میں سے پھاڑ دیا' ایک ٹکڑے سے تو رسول اللہ ﷺ کا دسترخوان باندھا اور دوسرے ٹکڑے سے آپ کے مشکیزہ کا منہ کس دیا۔ لہٰذا آپ کا لقب ذات النطاقین پڑ گیا۔ آپ زبیر بن عوام کے عقد میں تھیں جن سے عبداللہ' عروہ' منذر' عاصم' مہاجر' خدیجۃ الکبریٰ' ام حسن اور عائشہ ۸ بچے پیدا ہوئے۔

باخبار ابواسامہ حماد بن اسامہ بتحدیث ہشام بن عروہ وفاطمہ از اسماء: جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی ہجرت کا ارادہ کیا تو میں نے ابوبکر کے گھر رسول اللہ ﷺ کے لئے دسترخوان تیار کیا۔ پھر ہمیں آپ کے دسترخوان اور مشکیزے کو باندھنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملی۔ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ان دونوں کو باندھنے کے لئے بجز میرے کمر بند کے کوئی چیز نہیں۔ فرمایا: اسی کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کر لو ایک سے مشکیزے کو باندھ دو اور ایک سے دسترخوان کو۔ اسماء نے ایسا ہی کیا۔ اسی لئے آپ کا لقب ذات النطاقین پڑ گیا۔

باخبار ابواسامہ بتحدیث ہشام بن عروہ از عروہ: شامی ابن زبیر کو جب ان سے لڑ رہے تھے ابن ذات النطاقین کے لقب سے پکارتے تھے ابن زبیر نے فرمایا یہ تو ایک ایسی چیز ہے جس کا طعنہ دینا فضول ہے۔ اسماء نے ابن زبیر سے پوچھا: کیا شامی اس لفظ سے تم پر طعن کرتے ہیں؟ بولے: جی ہاں۔ فرمایا: اللہ کی قسم یہ ایک سچی بات ہے۔ اس میں طعن کیا؟

باخبار ابواسامہ' بتحدیث ہشام بن عروہ از عروہ از اسماء بنت ابی بکر: جب میرا زبیر سے عقد ہوا تو ان کے پاس کچھ نہ تھا اور نہ کوئی غلام تھا بس ایک گھوڑا تھا' گھوڑے کا چارہ میرے ذمہ تھا اور اس کی دیکھ بھال بھی میں ہی رکھا کرتی تھی اور پانی کھینچنے والے اونٹ کے لئے کھجوروں کی گٹھلیاں میں ہی کوٹا کرتی تھی اور اسے دانہ پانی میں ہی دیا کرتی تھی اور چرس میں ہی سیا کرتی تھی اور آٹا میں ہی گوندھا کرتی تھی لیکن مجھے اچھی طرح سے روٹی پکانی نہیں آتی تھی ہماری روٹی ہماری انصار ہمسائیاں پکا دیا کرتی تھیں۔ بے چاری اچھی عورتیں تھیں' نبی ﷺ نے زبیر کو جو زمین دی تھی اس سے سر پر لاد کر میں ہی گٹھلیاں لایا کرتی تھی۔ یہ زمین دو میل کے فاصلے پر تھی فرماتی ہیں: ایک دن میں گٹھلیاں سر پر لادے ہوئے آ رہی تھی کہ راہ میں رسول اللہ ﷺ مل گئے۔ آپ کے ساتھ چند صحابہ بھی تھے۔ آپ نے مجھے آواز دی پھر اپنا اونٹ بٹھایا تاکہ آپ مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیں۔ مجھے مردوں کے ساتھ چلنے میں شرم آئی اور زبیر کی غیرت بھی یاد آئی (زبیر بڑے غیور تھے)۔ رسول اللہ ﷺ بھانپ گئے کہ میں شرما رہی ہوں۔ آخر کار آپ تشریف لے گئے۔ پھر میں نے اس کا ذکر زبیر سے کیا۔ بولے: اللہ کی قسم تمہارا سر پر گٹھلیوں کا لانا بہ نسبت تمہارے آپ کے

پیچھے سوار ہونے کے مجھے زیادہ شاق تھا۔ فرماتی ہیں: پھر اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمارے پاس ایک خادم بھیج دیا اور وہی گھوڑے کی دیکھ بھال کرنے لگا مجھے چھٹی مل گئی گویا ابوبکر نے مجھے آزاد کر دیا۔

باخبار کثیر بن ہشام' بتحدیث فرات بن سلمان از عبدالکریم از عکرمہ و باخبار عبداللہ بن جعفر رقی' بتحدیث عبیداللہ بن عمرو از عبدالکریم از عکرمہ: اسماء زبیر کے عقد میں تھیں' زبیر اسماء سے سخت کام لیتے تھے۔ اسماء نے اس کی اپنے والد سے شکایت کی۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا: پیاری بچی صبر کرو۔ کیونکہ اگر کسی عورت کا نیک شوہر ہو اور وہ اسے چھوڑ کر مر جائے اور اس کی بیوی کسی اور سے شادی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو جنت میں جمع فرما دے گا۔

باخبار حجاج بن محمد و ابو عاصم نبیل و محمد بن عبداللہ انصاری از ابن جریج بخبر ابن ابی ملیکہ از عباد بن عبداللہ بن زبیر از اسماء بنت ابی بکر: اسماء نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر کہا: میرے گھر میں بجز اس کے جو گھر میں لے آتے ہیں اور کچھ نہیں' اگر میں اس میں سے کچھ لے کر خیرات کر دوں تو کیا مجھ پر گناہ ہے؟ فرمایا: خیرات کرو جہاں تک تمہیں قدرت ہو۔ تھیلی کا منہ باندھ کر نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں باندھ کر دے گا۔

باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث حماد بن سلمہ از حمید از عبید از عمیر: اسماء کی گردن میں ورم تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ہاتھ پھیر کر دم کر رہے تھے اور یہ پڑھ رہے تھے: اللھم عافھا من فھشھا و اذاھا یعنی اے اللہ انہیں ان کی تکلیف و اذیت سے عافیت عطا فرما۔

باخبار یحییٰ بن عباد' بتحدیث حماد بن سلمہ از ابو عامر خزاز از ابن ابی ملیکہ: جب اسماء کے سر میں درد ہوتا تھا تو اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیتی تھیں اور کہتی تھیں۔ میرا سر دکھ رہا ہے' یا درد سر میرے گناہوں کی وجہ سے ہے اور میرے گناہ کثرت سے اللہ معاف بھی فرما دیتا ہے۔

باخبار ابو اسامہ از ہشام بن عروہ از فاطمہ بنت منذر از اسماء بنت ابی بکر: جب اسماء بیمار پڑتیں تو اپنا ہر غلام آزاد کر دیا کرتی تھیں۔

باخبار ابو اسامہ از ہشام از فاطمہ از اسماء: آپ اپنی بیٹیوں اور گھر والوں سے کہا کرتی تھیں: تم لوگ خرچ و خیرات کرو بچت کو نہ دیکھو کیونکہ اگر تم بچت کا انتظار کرو گی تو حسب ضرورت ہی تم کو ملے گا اور اگر تم خیرات کرتی رہو گی تو تمہارا ہاتھ کبھی نہ رکے گا۔

باخبار عبداللہ بن موسیٰ بتحدیث اسامہ از محمد بن منکدر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت ابی بکر سے فرمایا: باندھ کر نہ رکھو ورنہ اللہ تجھ پر باندھ دے گا۔ حضرت اسماء ایک فیاض و سخی خاتون تھیں۔

باخبار موسیٰ بن اسماعیل' بحدیث عبداللہ بن مبارک' باخبار مصعب بن ثابت از عامر بن عبداللہ بن زبیر از عبداللہ بن زبیر: قتیلہ بنت عبدالعزیٰ اپنی بیٹی اسماء کے پاس منقے' گھی اور چھال بطور ہدیہ کے لائیں۔ حضرت ابوبکر نے جاہلیت میں انہیں طلاق دے دی تھی حضرت اسماء نے ان کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور انہیں اپنے گھر میں آنے کی اجازت بھی نہ دی اور حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آدمی بھیج کر کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کر کے بتائیں کہ میں اپنی والدہ کے ہدیئے قبول کروں یا نہ کروں اور گھر میں آنے دوں یا نہ آنے دوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تحائف قبول کرلو اور انہیں اپنے گھر میں آنے دو اور قرآن پاک میں یہ آیت اُتر آئی:

﴿ لا ینھاکم اللّٰہ عن الذین لم یقاتلو کم ..... الخ ﴾

یعنی ''اللہ تعالیٰ تم کو ان سے جو تم سے دین کے سلسلہ میں لڑتے نہیں اور نہ تمہیں تمہارے ..... گھروں سے نکالتے ہیں' نیک سلوک کرنے سے اور عدل کرنے سے منع نہیں فرماتا وہ تو ان سے تمہیں دوستی کرنے سے روکتا ہے جو دین میں تم سے لڑتے ہیں اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالتے اور تمہارے نکالنے میں دوسروں کی مدد کرتے ہیں اور جو ان سے دوستی کرتا ہے وہی ظالم ہے''۔

باخبار ہشام ابوالولید طیالسی' بحدیث شریک از رُکین بن رُبیع: میں حضرت اسماء کے پاس گئی' آپ بہت بوڑھی اور نابینا ہوگئی تھیں۔ میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ ان کے پاس ایک شخص تھا جو انہیں بتاتا جاتا تھا کہ کھڑی ہو جاؤ' بیٹھ جاؤ۔

باخبار اسماعیل بن عبداللہ بن ابی اویس بحدیث عبداللہ بن ابی اویس از ہشام بن عروہ: منذر بن زبیر عراق سے آئے اور حضرت اسماء کے پاس مروی وقوہی مہین ونفیس جوڑے ان کے نابینا ہونے کے بعد بھیجے۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے انہیں ٹٹول کر فرمایا: اُف' انہیں ان کے کپڑے لوٹا دو۔ منذر کو یہ بات گراں گزری اور بولے: امی جان! ان سے بدن نہیں جھلملاتا۔ فرمایا: اگر بدن نہیں جھلملاتا تو یہ بھڑکیلے تو ہیں پھر منذر تو آپ کو مروی وقوہی کپڑا خرید کر دیا آپ نے اسے قبول کرلیا اور فرمایا: اس جیسا کپڑا مجھے دو۔

باخبار انس بن عیاض' بحدیث محمد بن ابی یحییٰ از اسحٰق' مولیٰ محمد بن زیاد از ابو واقد لیثی صحابی: (اس حدیث میں جس میں جنگ یرموک میں ان کی شرکت کا ذکر ہے) اور حضرت اسماء زبیر کے ساتھ تھیں' میں نے سنا آپ زبیر سے فرما رہی تھیں: ابوعبداللہ! دُشمن کا ایک شخص بھاگتا ہوا آتا ہے اور اس کا پیر میرے خیمہ کی رسیوں میں اُلجھ جاتا ہے اور وہ منہ کے بل گر کر مر جاتا ہے حالانکہ اسے اسلحہ کی گرد بھی نہیں پہنچتی۔

باخبار یزید بن ہارون' باخبار حماد بن سلمہ از ہشام بن عروہ از عروہ یا از فاطمہ بنت منذر: حضرت اسماء بن عاص کے زمانہ میں چوروں کے لئے خنجر اپنے سر کے نیچے رکھا کرتی تھیں چوروں نے مدینہ میں لوٹ مار مچا رکھی تھی۔

باخبار کثیر بن ہشام' بحدیث فرات بن سلمان از عبدالکریم از عکرمہ: حضرت اسماء سے پوچھا گیا کیا سلف میں سے کبھی کسی کو خوف سے غش بھی آجاتا تھا؟ فرمایا: نہیں! البتہ وہ رویا کرتے تھے۔

باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس' بحدیث زہیر از ابواسحٰق از مصعب بن سعد: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء کا وظیفہ ایک ہزار درہم سالانہ تھا۔

باخبار عفان بن مسلم بحدیث حماد بن سلمہ بحدیث ہشام بن عروہ: زبیر نے اسماء کو طلاق دی اور عروہ کو لے لیا' عروہ اس

وقت بچے تھے۔ باخبار انس بن عیاض از ہشام بن عروہ: حضرت اسماء نے احرام کی حالت میں عصفر کے گہرے رنگ میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے جس میں زعفران نہ تھا۔

باخبار انس بن عیاض از ہشام بن عروہ از فاطمہ بنت منذر: میں نے اسماء کو عصفر میں رنگے ہوئے کپڑوں ہی میں دیکھا حتیٰ کہ وہ اللہ سے جاملیں اگرچہ کبھی کبھی وہ ایسا کرتہ پہنتی تھیں جو عصفر میں رنگے ہوئے کپڑے کے قائمقام ہوتا تھا۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ہشام از فاطمہ بنت منذر: اسماء عصفر کے گہرے رنگ میں رنگے ہوئے کرتے میں احرام باندھتی تھیں۔

باخبار یحییٰ بن حماد بتحدیث ابوعوانہ از یزید بن ابی زیاد از قیس بن احنف نخعی و بحدیث قاسم بن محمد ثقفی: اسماء رضی اللہ عنہا نابینا ہونے کے بعد اپنی بچیوں کے ساتھ حجاج کے پاس آئیں۔ پوچھا: حجاج کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: حجاج یہاں نہیں ہیں۔ فرمایا: جب حجاج آئے تو اس سے کہنا کہ ان ہڈیوں کو (عبداللہ بن زبیر کے ڈھانچہ کو) اُتارنے کا حکم دے دے اور اسے بتا دینا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ثقیف میں دو شخص ہیں ایک کذاب ہے اور ایک ہلاک کرنے والا۔

بتحدیث اسحاق ازرق از عوف اعرابی از ابوالصدیق ناجی: حجاج نے حضرت اسماء کے پاس آ کر کہا آپ کے بیٹے کی اس گھر میں لحد بنا دی گئی اور اللہ نے اسے دردناک عذاب چکھا دیا اور اس کے ساتھ یہ کیا اور یہ کیا۔ حضرت اسماء نے جواب دیا تم جھوٹے ہو وہ تو ماں باپ کے فرمانبردار، روزے دار اور شب بیدار تھے۔ ہاں! اللہ کی قسم ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ عنقریب ثقیف سے دو جھوٹے شخص ظاہر ہوں گے جن میں پچھلا پہلے سے بد ہوگا اور وہ ہلاک کرنے والا بھی ہوگا۔

باخبار فضل بن دکین بتحدیث حفص بن غیاث از ہشام بن عروہ از فاطمہ بنت منذر: اسماء رضی اللہ عنہا نے وصیت کی: جب میں مر جاؤں، تو مجھے غسل دینا، کفنانا اور خوشبو لگانا اور میرے کفن پر حنوط (ایک قسم کی مرکب خوشبو) نہ چھڑکنا اور میرے جنازے کے پیچھے آگ لے کر نہ جانا۔

باخبار وکیع بن جراح از ہشام بن عروہ از فاطمہ بنت منذر از اسماء بنت ابی بکر: آپ نے وصیت کی: میرے کفن پر حنوط نہ چھڑکنا۔

باخبار عبداللہ بن نمیر از ہشام بن عروہ از عروہ: حضرت اسماء نے اپنے گھر والوں سے کہا: جب میں مر جاؤں تو میرے کپڑوں کو دھونی دینا اور میرے جسم کو حنوط لگا دینا اور اسے کفن پر نہ چھڑکنا اور نہ میرے جنازے کے پیچھے آگ لے کر جانا۔

باخبار یزید بن ہارون، باخبار حماد بن سلمہ از ہشام بن عروہ از فاطمہ بنت منذر: حضرت اسماء نے فرمایا: میرے کپڑوں کو دھونی دینا اور مجھے خوشبو لگانا لیکن میرے کفن پر خوشبو نہ چھڑکنا۔

باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث مالک بن انس از ہشام بن عروہ از عروہ از اسماء بنت ابی بکر: آپ نے اپنے گھر والوں سے کہا: جب میں مر جاؤں تو میرے کپڑوں کو دھونی دینا پھر مجھے حنوط لگانا اور میرے کفن پر حنوط نہ چھڑکنا اور نہ میرے جنازے کے پیچھے آگ لے کر چلنا۔

باخبار عمرو بن عاصم' بتحدیث ہمام از ہشام بن عروہ از فاطمہ بنت منذر از اسماء: میرے کپڑوں کو جو کھونٹی پر ہیں دھونی دینا اور مجھے حنوط لگانا اور میرے کپڑوں پر ذرا سی حنوط بھی نہ چھڑکنا۔ حضرت اسماء اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن زبیر کے قتل کے چند دنوں بعد وفات پا گئیں۔ حضرت ابن زبیر منگل کے دن ۱۷ جمادی الاوّل ۷۳ھ میں قتل کیے گئے۔

رَیطہ:

آپ حارث بن جُبیلہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ زینب بنت عبداللہ بن ساعدہ بن مَشنُوء بن عبد بن حبتر خزاعیہ ہیں۔ آپ صبیحہ بن حارث کی ہمشیرہ ہیں اور قدیم الاسلام ہیں۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور دوسری ہجرت کے زمانہ میں حبشہ کی طرف اپنے شوہر حارث بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم کے ساتھ ہجرت کر گئیں۔ وہاں آپ کے یہاں موسیٰ عائشہ اور زینب تین بچے پیدا ہوئے۔ پھر موسیٰ تو حبشہ ہی میں فوت ہو گئے اور ریطہ واپس ہو رہی تھیں کہ راہ میں فوت ہو گئیں۔

اُمیمہ:

آپ رقیقہ کی بیٹی ہیں جن سے محمد منکدر راوی ہیں اور یہ خود رسول اللہ ﷺ سے بھی عورتوں کی بیعت کے بارے میں ایک حدیث روایت کرتی ہیں۔ امیمہ' عبداللہ بن بجاد بن عمیر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ رقیقہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی' حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ ہیں۔ امیمہ کی غیر برادری میں حبیب بن کعیب بن عتیر ثقفی سے شادی ہوئی جس سے ان کے نہدیہ ایک اور بچی' ام عبیس' زُنیرہ پیدا ہوئیں یہ سب شروع اسلام ہی میں مسلمان ہو گئی تھیں اور انہوں نے اسلام کی پاداش میں بڑے بڑے دُکھ برداشت کیے ہیں۔ پھر ان سب کو حضرت ابوبکر نے خرید کر آزاد کر دیا۔ یہ دیکھ کر ابوقحافہ سے نہ رہا گیا اور بولے: بیٹا تو سب کو چھوڑ کر اس شخص کو چمٹ گیا ہے اور ان کمزوروں کو خرید کر آزاد کرتا رہتا ہے۔

حضرت ابوبکر نے فرمایا: اباجان! جو کچھ میں کرتا ہوں اس کی مصلحت مجھے معلوم ہے۔ حضرت ابوبکر نے جس دن نہدیہ کو خریدا ہے اس دن کا ان کے پاس اپنے مالک کے لئے پیسے کا اناج یا کوٹنے کے لئے گٹھلیاں تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی مالکہ کو اناج یا گٹھلیاں واپس کر دو۔ بولیں: نہیں! میں یہ کام پورا کروں گی۔ حالانکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں خرید کر آزاد بھی کر دیا تھا۔ اسلام لانے کے بعد زُنیرہ کی آنکھوں میں تکلیف ہوگئی اور وہ نابینا ہو گئیں ان سے کہا گیا دیکھا لات وعزیٰ نے کیسا بدلہ لیا؟ بولیں: نہیں اللہ کی قسم! انہوں نے مجھے یہ تکلیف نہیں پہنچائی یہ تو اللہ کی طرف سے ہے۔ پھر ان کی قوت ایمانیہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی لوٹا دی اس پر قریش کہنے لگے یہ بھی محمد (ﷺ) کا ایک جادو ہے۔

جاریہ:

آپ عمرو بن مؤمّل کی صاحبزادی ہیں اور قدیم الاسلام ہیں۔ آپ بھی ان میں شامل ہیں جن کو اللہ پر ایمان لانے کی پاداش میں دُکھ پہنچائے جاتے تھے۔ خود حضرت عمر اسلام لانے سے قبل انہیں ایذاء دیا کرتے تھے تاکہ اسلام چھوڑ دیں۔ چنانچہ عمر

خوب مصائب ڈھا کر انہیں چھوڑ دیتے تھے اور کہتے تھے: اللہ کی قسم میں تجھے چھوڑنے والا نہیں ہاں اکتا کر ہی چھوڑ دوں تو چھوڑ دوں' آپ جواب دیا کرتی تھیں: ایسا ہی تیرے ساتھ تیرا رب کرے گا۔

بَرِیرہ:

آپ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی ہیں۔

باخبار محمد بن عبداللہ اسدی' بتحدیث عبدالواحد بن ایمن بحدیث ایمن: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر ان سے پوچھا: ام المؤمنین! میں عتبہ بن ابی لہب کا غلام تھا پھر اس کے بیٹوں نے اور عورت نے مجھے فروخت کر دیا اور اپنے لئے ولاء کی شرط کر لی لہٰذا اب میں کس کا مولیٰ بنوں گا؟ فرمایا: بیٹا میرے پاس حالت کتابت میں بریرہ آئیں اور مجھ سے درخواست کی کہ میں انہیں خرید لوں۔ میں نے کہا: اچھا' خرید لوں گی۔ بولیں: میرے مالک اپنے لئے ولاء کی شرط مقرر کرائیں گے۔ میں نے کہا: پھر تو مجھے تم کو خریدنے کی ضرورت نہیں۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سن لی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر مل گئی۔ پوچھا: بریرہ کیوں آئی تھی؟ میں نے آپ کو واقعہ کی اطلاع دی۔ فرمایا: اسے خرید کر آزاد کر دو اور انہیں جس قدر چاہیں شرطیں لگانے دو۔ آخر کار میں نے بریرہ کو خرید کر آزاد کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق ولاء آزاد کرنے والے کا ہے اگرچہ لوگ سو شرطیں کیوں نہ مقرر کر لیں۔

باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث ہمام بن یحییٰ بسماع نافع' بحدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما: صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کے خریدنے کے لئے مول تول کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ واپس آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بریرہ کے سید ولاء کی شرط پر فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا: ولاء آزاد کرنے والے ہی کا حق ہے۔

ہمام: میں نے نافع سے پوچھا: کیا بریرہ کا شوہر آزاد تھا یا غلام تھا؟ فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔

باخبار عبداللہ بن عبدالمجید حنفی' بتحدیث ابوحرہ از حسن' صدیقہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بریرہ کو خرید کر آزاد کرنا چاہتی ہوں' اور وہ ولاء کی شرط لگاتے ہیں۔ فرمایا: ولاء اسی کی ہے جو قیمت دے۔

باخبار محمد بن عبید عبدی از معمر از زہری از عروہ از عائشہ: جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو خرید کر آزاد کیا اور مالکوں نے ولاء کی شرط لگائی تو بریرہ کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ دیا۔ فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا' کیوں ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں۔ اگر کسی نے ایسی شرط مقرر کی جو اللہ کی کتاب میں نہیں تو اس کی شرط باطل ہے۔ اگرچہ سو شرطیں کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ اللہ کی شرط انتہائی مستحکم ہے اور پوری کئے جانے کی زیادہ حق دار ہے۔

باخبار عفان بن مسلم وعمرو بن عاصم' بتحدیث ہمام' بتحدیث قتادہ از عکرمہ از ابن عباس: بریرہ کا شوہر مغیث ایک سیاہ فام غلام تھا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کے واقعہ میں چار فیصلے فرمائے' بریرہ کے مالکوں نے ولاء کی شرط لگائی' آپ نے فیصلہ کیا کہ ولاء آزاد کرنے والے کا حق ہے اور بریرہ کو اختیار دیا گیا۔ پھر انہوں نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو عدت گزارنے کا حکم دیا۔ میرے گمان میں ان کا شوہر ان کے پیچھے پیچھے روتا ہوا مدینہ کی گلیوں میں پھرا کرتا تھا اور بریرہ کے پاس صدقہ

آیا۔ بریرہ نے اس میں سے صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بطورِ ہدیہ کے بھیجا۔ پھر صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ فرمایا: یہ بریرہ کے لئے تو صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

باخبار عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب' بتحدیث سلیمان بن بلال از ربیعہ از قاسم بن محمد از عائشہ: بریرہ آزاد کی گئیں' ان کا شوہر بھی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اختیار دیا کہ چاہیں تو شوہر کو نہ چھوڑیں اور چاہیں تو اسے چھوڑ دیں۔ بریرہ کے پاس صدقہ کا گوشت آیا اور اس کی بوٹیاں بنائی گئیں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سالن کے ساتھ کھانا چنا گیا مگر گوشت نہ تھا۔ فرمایا: کیا میں تمہارے پاس گوشت نہیں دیکھ رہا؟ بولے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ کو صدقہ میں دیا گیا ہے۔ فرمایا: بریرہ کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ بریرہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر آپ سے اپنی کتابت کے سلسلہ میں امداد وتعاون کی درخواست کرنے لگیں۔ صدیقہ نے کہا: اگر تمہارے مالک چاہیں تو میں تمہیں خرید لوں گی اور یک مشت پوری رقم ادا کر دوں گی۔ بریرہ نے اپنے مالکوں کے پاس جا کر کہا: صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ایسا ایسا خیال ہے۔ انہوں نے کہا: تمہاری ولاء ہمارے لئے محفوظ رہے گی۔ بریرہ نے صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر کہا: وہ ولاء کی شرط لگاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے خرید لو اور انہیں شرط ورط باندھنے دو' کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے ہی کا حق ہوتا ہے۔

باخبار ہوذہ بن خلیفہ' بتحدیث عوف از محمد: بریرہ میں تین فیصلے کئے گئے' ایک یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا مگر بیچنے والوں نے اپنے لئے ولاء کی شرط لگا دی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ ولاء اسی کا حق ہے جو قیمت دے۔ دوسرا یہ کہ بریرہ لونڈی تھیں اور ان کے شوہر بھی تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد ہونے کے بعد انہیں اختیار دیا کہ چاہیں تو شوہر کو چھوڑ دیں اور چاہیں تو نہ چھوڑیں لیکن انہوں نے اپنے نفس کو چنا اور شوہر سے بیزار ہو گئیں۔ محمد: تیسرا فیصلہ مجھے معلوم نہیں کیا ہے؟ (وہ یہ ہے کہ صدقہ بریرہ کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے)۔

باخبار عبدالوہاب بن عطاء از اسامہ از قاسم بن محمد از عائشہ: بریرہ میں تین سنتیں ثابت ہیں۔ میں نے اسے خرید کر آزاد کرنا چاہا لیکن اس کے مالکوں نے کہا: ہم اسی وقت فروخت کریں گے جب خریدار ہمارے لئے ولاء کے حق کو مان لے۔ یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچ گئی فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا' کیوں ایسی شرطیں باندھتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں اور نبی کی سنت میں نہیں۔ دیکھو! ہر وہ شرط جو اللہ کی کتاب میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں نہیں' باطل ہے' ولاء آزاد کرنے والے ہی کا حق ہے۔ پھر جب بریرہ آزاد ہو گئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے شوہر کے پاس رہنے نہ رہنے کا اختیار دے دیا اور ان کا شوہر تھا اور بریرہ کے پاس صدقہ آیا انہوں نے اس میں سے بطورِ ہدیہ کے ہمارے پاس بھی بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ان کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

باخبار عبدالوہاب بن عطاء از سعید بن عروبہ از عطاء خراسانی وقتادہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ میں چار فیصلے فرمائے۔ پہلا فیصلہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو خرید کر آزاد کرنا چاہا تو ان کے مالکوں نے اپنے لئے ولاء کی شرط لگائی۔ ان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خبر لگ گئی۔ فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا کہ اپنے لئے ولاء کی شرط لگاتے ہیں۔ ولاء آزاد کرنے والے ہی کا حق ہے۔ رسول اللہ

ﷺ نے بریرہ کو اپنے شوہر کے پاس رہنے اور نہ رہنے کا اختیار دے دیا۔ پھر انہوں نے اپنا نفس چن لیا اور آزاد عورت کی طرح عدت کی۔ پھر نبی ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور آپ کے پاس گوشت دیکھا۔ پوچھا: کہاں سے آیا؟ بولیں: یہ گوشت بریرہ نے اس بکری کا بھیجا ہے جو ان کے پاس صدقہ میں آئی تھیں۔ فرمایا: وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ باخبار عبدالوہاب بن عطاء از داؤد بن ابی ہند از عامر شعبی: جب بریرہ آزاد کر دی گئیں تو نبی ﷺ نے ان سے کہا: تمہارے ساتھ تمہاری شرمگاہ آزاد ہوگئی اب تمہیں اختیار ہے۔

باخبار محمد بن عمر از ثوری از ابن ابی لیلیٰ از عطاء: بریرہ کا شوہر مغیث اولا دمغیرہ کا غلام و مملوک تھا۔ پھر جب بریرہ آزاد ہو گئیں تو نبی ﷺ نے انہیں اختیار دے دیا۔ ابن ابی لیلیٰ کی رائے ہے کہ بریرہ کو شوہر کے مملوک ہونے کی بناء پر اختیار ملا اگر مغیث آزاد ہوتا تو بریرہ کو اختیار حاصل نہ ہوتا۔

باخبار عارم بن فضل، بتحدیث حماد بن زید از ایوب از محمد: رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو اختیار دے دیا پھر ان سے رسول اللہ ﷺ نے (مغیث کو نہ چھوڑنے کے بارے میں) گفتگو کی۔ بولیں: یا رسول اللہ ﷺ! کیا انہیں نہ چھوڑنا مجھ پر واجب ہے؟ فرمایا: نہیں، میں سفارش کرتا ہوں۔ بولیں: تو مجھے اس کی ضرورت نہیں۔

باخبار عمرو بن ہیثم ابوقطن، بتحدیث شعبہ از قتادہ از انس: رسول اللہ ﷺ کے پاس گوشت آیا، لوگوں نے کہا یہ بریرہ پر صدقہ کیا گیا ہے۔ فرمایا: بریرہ پر صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

باخبار محمد بن حمید عبدی از معمر از قتادہ: بریرہ کو صدقہ کی ایک بکری دی گئی۔ انہوں نے اس میں سے کچھ گوشت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھی بھیج دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے مکروہ سمجھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ بریرہ کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

باخبار عبداللہ بن نمیر، بتحدیث سعید از ایوب از عکرمہ از ابن عباس: بریرہ کے آزاد ہونے کے دن ان کا سیاہ فام شوہر مغیث آل مغیرہ کا غلام تھا گویا میں اسے مدینہ کی گلیوں میں بریرہ کے پیچھے پیچھے روتا ہوا جاتا دیکھ رہا ہوں۔ آنسوؤں سے داڑھی شرابور اور بریرہ کو راضی کرنا چاہ رہا ہے۔ لیکن بریرہ انکار ہی پر اڑی رہیں۔

باخبار فضل بن دکین از ابن عیینہ از ایوب از عکرمہ: لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کا ذکر کیا۔ فرمایا: یہ مغیث تھا جو بنی فلاں کا غلام تھا میں نے اسے بریرہ کے پیچھے پیچھے روتا ہوا مدینہ کی گلیوں میں دیکھا ہے۔

باخبار ہشام ابوالولید طیالسی، از شعبہ از قتادہ از عکرمہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما: میں نے اسے (بریرہ کے شوہر کو) غلام دیکھا۔

باخبار عارم بن فضل، بتحدیث حماد بن زید از ایوب از عکرمہ از ابن عباس: بریرہ کا شوہر غلام تھا گویا میں بریرہ کے پیچھے پیچھے اسے روتا ہوا مدینہ کی گلیوں میں دیکھ رہا ہوں۔

باخبار عارم بن فضل، بتحدیث حماد بن زید از ایوب: مکہ اور مدینہ کے علماء میں اس میں اختلاف نہیں کہ وہ (بریرہ کا شوہر) غلام تھا۔

باخبار عبدالوہاب بن عطاء از سعید از ایوب از عکرمہ از ابن عباس: جس دن بریرہ کو اختیار دیا گیا اس دن ان کا شوہر مغیث آل مغیرہ کا غلام تھا۔ گویا میں اسے مدینہ کی گلیوں میں بریرہ کے پیچھے پیچھے اسے راضی کرنے کے لئے دیکھ رہا ہوں۔ اس کی داڑھی آنسوؤں سے شرابور ہے اور بریرہ کہہ رہی ہے: مجھے تمہاری ضرورت نہیں۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری، بتحدیث سعید بن عم ابومعشر از نخعی از اسود: بریرہ کا شوہر آزاد تھا۔

باخبار عبدالوہاب بن عطاء از سعید از ابومعشر از ابراہیم از اسود از عائشہ: جس دن بریرہ کو اختیار دیا گیا ہے اس دن ان کا شوہر آزاد تھا۔

باخبار ہشام ابوالولید طیالسی، بتحدیث شعبہ از حکم از ابراہیم: بریرہ کا شوہر آزاد تھا۔

باخبار عبداللہ بن نمیر، بتحدیث عبیداللہ بن عمر از نافع بخبر صفیہ بنت عبید: بریرہ کا شوہر آزاد تھا۔ (اگر مغیث آزاد ہوتا تو بریرہ کو آزاد ہونے کے بعد حق اختیار کیسے حاصل ہوتا۔ لہٰذا اس وقت مغیث آزاد نہ تھا بعد میں آزاد ہو گیا ہوگا)۔

فاطمہ:

آپ ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ حنتمہ بنت شیطان ہیں۔ شیطان بن عبداللہ بن عمرو بن کعب بن واثلہ بن احمر بن حارث بن عبدمناۃ بن کنانہ ہیں۔ فاطمہ سے حارث بن ہشام بن مغیرہ نے نکاح کیا جس سے ان کے عبدالرحمٰن اور ام حکیم دو بچے پیدا ہوئے۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ از موسیٰ بن عقبہ از ابوحبیبہ مولیٰ زبیر از عبداللہ بن زبیر: فتح مکہ کے دن فاطمہ مشرف بہ اسلام ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے بیعت کی۔

ام حکیم:

آپ حارث بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہیں۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ از موسیٰ بن عقبہ از ابوحبیبہ مولیٰ آل زبیر از عبداللہ بن زبیر: فتح مکہ کے دن ام حکیم بنت حارث زوجہ عکرمہ بن ابوجہل نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر آپ سے بیعت کی۔

جویریہ:

آپ ابوجہل بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ اروی بنت ابی العیص بن امیہ بن عبدشمس ہیں۔ آپ نے اسلام لا کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ آپ سے عتاب بن اسید بن ابی العیص بن امیہ نے شادی کی پھر ابان بن سعید بن عاص بن امیہ نے لیکن آپ کے کسی سے بھی اولاد نہیں ہوئی۔ حضرت علی نے جویریہ پر ہی پیام ڈالا تھا۔ بنو مغیرہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس سلسلہ میں آپ سے مشورہ کرنے کے لئے آئے لیکن آپ نے انہیں جویریہ کا علی سے نکاح کرنے کی اجازت نہیں دی اور فرمایا: فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے جس چیز سے اسے صدمہ پہنچتا ہے اس سے مجھے بھی دکھ ہوتا ہے۔

حنفاء:

آپ بھی ابوجہل وارذیٰ کی بیٹی ہیں اور آپ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رحمت عالم ﷺ سے بیعت کی۔ آپ سے سہیل بن عمرو بن عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی نے نکاح کیا جن سے ہند پیدا ہوئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ سے اسامہ بن زید بن حارثہ نے بھی نکاح کیا۔

قریبۃ الصغریٰ:

آپ امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ عاتکہ بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس ہیں۔ آپ ام المومنین ام سلمہ بنت ابی امیہ کی علاتی بہن ہیں۔ آپ نے بھی اسلام لا کر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ سے عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق نے نکاح کیا جن سے عبداللہ، ام حکیم اور حفصہ تین بچے پیدا ہوئے۔

باخبار عارم بن فضل، بتحدیث حماد بن زید از ایوب از ابن ابی ملیکہ: عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے قریبہ سے نکاح کیا۔ آپ سخت طبع تھیں ایک دن عبدالرحمٰن سے کہنے لگیں: دیکھو اللہ کی قسم مجھے تم سے ڈرایا گیا ہے عبدالرحمٰن نے کہا: تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ بولیں: میں ابن صدیق پر کسی کو ترجیح دینے والی نہیں۔ پھر ان پر طلاق نہیں پڑی اور اپنے نکاح پر قائم رہیں۔

فاطمہ:

آپ اسود بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کی بیٹی ہیں۔ آپ نے اسلام قبول فرما کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی چوری کرنے پر رسول اللہ ﷺ نے آپ ہی کا ہاتھ کاٹا تھا۔

باخبار ابن نمیر از اجلح از حبیب بن ابی ثابت (مرفوعاً) عہد رسالت میں فاطمہ بنت اسود نے زیورات کی چوری کی، لوگوں نے نبی ﷺ سے سفارش کی اور سفارش کے لئے اسامہ کو کھڑا کر دیا۔ آپ اسامہ کی بات مانا کرتے تھے۔ جب اسامہ آئے اور انہیں نبی ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: اسامہ! تم اس سلسلہ میں بات نہ کرنا کیونکہ جب حدوں کا معاملہ مجھ تک پہنچ جاتا ہے تو انہیں کسی حال میں بھی نہیں چھوڑا جاتا۔ اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی ہوتیں تو میں ان کا ہاتھ بھی کاٹے بغیر نہ رہتا۔

محمد بن سعد: فاطمہ بنت اسود کے بارے میں یہی روایت ہے لیکن مکہ اور مدینہ والوں کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جس عورت کا ہاتھ کاٹا تھا وہ ام عمرو بنت سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہیں۔ ان کی والدہ بنت عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدودّ بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی، حویطب بن عبدالعزیٰ کی بہن ہیں۔ انہوں نے حجۃ الوداع کے زمانہ میں رات میں ایک قافلہ کے انتظار میں بیٹھ کر ان کے کپڑوں کا ایک صندوق چرا لیا تھا۔ لوگوں نے انہیں پکڑ کر باندھ دیا اور صبح کو انہیں نبی ﷺ کے پاس لائے۔ انہوں نے حضرت ام المومنین ام سلمہ کے تہبندوں میں اپنے ہاتھ چھپا لئے۔ پھر آپ کے حکم سے وہاں سے ان کے ہاتھ نکالے گئے اور آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی ہوتیں تو میں ان کے ہاتھ کاٹ دیتا۔ پھر آپ کے حکم سے ان کا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر یہ جب کہ ان کے ہاتھ سے خون ٹپک رہا تھا اسید بن حضیر اشہلی کی بیوی کے پاس گئیں جنہوں نے ان کو پہچان لیا اور پناہ دے دی اور ان کے لئے گرم گرم کھانا تیار کیا۔ اتنے میں اسید بھی نبی ﷺ کے

پاس سے گھر آ گئے اور گھر میں داخل ہونے سے قبل بلند آواز سے اپنی بیوی سے کہا: تمہیں معلوم ہے ام عمرو بنت سفیان کے ساتھ کیا ہوا؟ بولیں: دیکھئے وہ تو یہاں میرے پاس ہی ہے۔ آخر کار اسید نے واپس جا کر نبی ﷺ کو خبر کی۔ فرمایا: تو نے اس پر ترس کھایا اللہ تعالیٰ تجھ پر اپنا رحم فرمائے۔ پھر جب یہ اپنے والد کے پاس گئیں تو والد نے کہا: انہیں آلِ عبدالعزیٰ کے پاس لے جاؤ۔ کیونکہ یہ انہیں کے مشابہ ہیں۔ لوگوں کا زعم ہے کہ حویطب بن عبدالعزیٰ نے جوان کے ماموں تھے انہیں اپنے پاس رکھ لیا۔ فرماتے ہیں حسین بن ولید بن امیہ تمیمی عبداللہ بن سفیان بن عبدالاسد پر غصہ ہوئے (ام عمرؓ عبداللہ بن سفیان کی بہن ہیں) اور یہ اشعار پڑھے ۔

رُبَّ ابنةٍ لأبی سلیمٰی جعدةٍ سرّاقةٍ لحقائب الرکبان

''ابوسلیمی کی بہت سی گداز وٹھوس جسم کی بیٹیاں' قافلہ والوں کے صندوق چرانے والیاں''۔

باتت تحرس عیابھم بیمینھا حتّٰی اقرّت غیر ذات بنان

''قافلہ والوں کے صندوق اپنے دائیں ہاتھ سے ٹٹولتے ہوئے راتیں گزارتی ہیں۔ حتیٰ کہ وہ جب اقرار کرتی ہیں جب ان کا ہاتھ کٹ جاتا ہے''۔

سمیہ:

آپ خیاطؓ ابوحذیفہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے آزاد کردہ غلام کی صاحبزادی ہیں اور عمار بن یاسر کی والدہ ہیں اور قدیم الاسلام ہیں۔ آپ کو اسلام چھوڑنے کے لئے طرح طرح کی انسانیت سوز تکلیفیں دی گئیں لیکن آپ مرتے دم تک اسلام پر قائم رہیں اور ہر طرح کی تکلیف صبر کے ساتھ برداشت کرتی رہیں حتیٰ کہ ایک دن ابوجہل آپ کے پاس سے گزرا اور اس بدبخت نے نیزہ آپ کی شرمگاہ میں گھونپ دیا جس کے صدمہ سے آپ شہید ہو گئیں۔ مرحومہ اسلام میں سب سے پہلی شہید ہیں آپ بہت بوڑھی اور کمزور تھیں۔ جب جنگ بدر میں ابوجہل مارا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے عمار سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری والدہ کے قاتل کو کیفر کردار تک پہنچا دیا۔

باخبار اسماعیل بن عمر ابوالمنذرؒ بتحدیث سفیان ثوری از منصور از مجاہد: اسلام میں درجۂ شہادت پر فائز المرام ہونے والی سب سے پہلی خاتون سُمیّہ ام عمار ہیں۔ آپ کے پاس ابوجہل نے آ کر آپ کی فرج میں چھوٹا نیزہ گھونپ دیا تھا (جس کی تاب نہ لا کر شہادت پائی)۔

عاتکہ:

آپ زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ اُمّ کرز بنت حضرمی بن عمار بن مالک بن ربیعہ بن نکیز بن مالک بن عوف ہیں۔ آپ نے اسلام لا کر بیعت کی اور ہجرت کی۔

باخبار یزید بن ہارونؒ باخبار محمد بن عمرو از یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب: عاتکہ عبداللہ بن ابی بکر صدیق کے نکاح میں تھیں۔ عبداللہ فوت ہو گئے اور عاتکہ سے شرط کر گئے کہ میرے بعد نکاح نہ کرنا۔ چنانچہ وہ دُنیا کی تارک بن گئیں اور کسی سے نکاح

نہیں کیا۔لوگ پیام لے لے کر آتے تھے مگر آپ انکار کر دیا کرتی تھیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ولی سے کہا: ان کے پاس میرا ذکر کرنا۔انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔آپ نے انکار کر دیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ولی سے کہا: ان سے میرا نکاح کر دیجئے۔چنانچہ ولی نے آپ کا حضرت عاتکہ سے نکاح کرا دیا۔خلوت ہوئی انہوں نے ہمبستری سے انکار کیا۔عمر نے زبردستی ان سے صحبت کی' فارغ ہو کر بولے: تھوتھو'ان پر تھوتھو کی اور ان کے پاس سے چلے گئے اور انہیں چھوڑ گئے اور آنا جانا بند کر دیا۔ انہوں نے اپنی آزاد کردہ لونڈی بھیج کر کہلوایا کہ آپ تشریف لائیں میں آپ کے لئے تیاری کروں گی۔

باخبار عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن سلمہ از خالد بن سلمہ: عاتکہ عبداللہ کے نکاح میں تھیں اور عبداللہ کو ان سے بے حد محبت تھی۔عبداللہ نے ان کے نام اس شرط پر کہ میرے بعد کسی سے نکاح نہ کرنا اپنی کوئی جائیداد کر دی پھر ان سے حضرت عمر بن خطاب نے نکاح کر لیا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کسی کے ذریعہ ان کے پاس پیام بھیجا کہ ہماری زمین واپس کر دیجئے۔ جب عبداللہ بن ابی بکر فوت ہوئے تو عاتکہ نے ان کے غم میں یہ شعر کہا:

آلیت لا تنفكّ نفسی حزینةً عليك ولا ينفك جلدی اغبرا

''میں نے قسم کھائی ہے کہ آپ پر میرا دِل غم سے جدا نہ ہوگا اور نہ میرا بدن گرد و غبار سے جدا ہوگا''۔

پھر جب عاتکہ نے حضرت عمر سے نکاح کر لیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ شعر فرمایا:

آليت لا تنفكّ عينی قريرة عليك ولا ينفّك جلدی اصفرا

''میں نے تم پر قسم کھائی ہے کہ میری آنکھ ہمیشہ ٹھنڈی رہے گی اور میرا بدن ہمیشہ زرد رہے گا' ہماری جائیداد ہمیں واپس کر دیجئے''۔

باخبار یزید بن ہارون' باخبار محمد بن عمرو از یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب: ربیعہ بن امیہ نے حضرت عمر کے پاس آ کر آپ سے کہا: میں نے خواب میں دیکھا گویا حضرت ابوبکر فوت ہو گئے اور ان کی جگہ آپ آ گئے۔پھر آپ نے اس راہبہ عورت کی طرف پیام بھیجا۔پھر آپ نے اس سے نکاح کر لیا پھر وہ دُلہن بن کر آپ کے پاس آئی اور آپ کے دروازے پر بالیوں کا ٹوکرا تھا یعنی عاتکہ سے۔آپ عبداللہ کے عقد میں تھیں۔عبداللہ غزوۂ طائف میں شہید ہو گئے۔آپ نے عاتکہ کو اس شرط پر کچھ جائیداد دے دی تھی کہ میرے بعد نکاح نہ کرنا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ربیعہ تیرے منہ میں پتھر ہوں۔اللہ ابوبکر کو باقی رکھے اور ان سے ہمیں فائدہ اُٹھانے دے۔عاتکہ سے نکاح کی کوئی ضرورت نہیں آخر کار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے اور ان کی جگہ حضرت عمر خلیفہ بنا دیئے گئے۔پھر آپ نے عاتکہ کے پاس پیام بھیجا کہ تم نے اپنے نفس پر وہ چیز حرام فرما لی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال فرمائی تھی۔لہٰذا مال مال والوں کو لوٹا دو اور نکاح کر لو۔عاتکہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات مان لی۔پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر پیام ڈالا اور ان سے نکاح کر لیا۔پھر جب حضرت عمر ان کے دولہا تھے تو ربیعہ نے حضرت عمر سے آپ کے پاس آنے کی جازت مانگی۔آپ نے فرمایا: اے اللہ! اسے خوش ہونے کا موقعہ نہ دے۔آپ نے اندر آنے کی اجازت دے دی اور ربیعہ حضرت عمر کے دروازے پر جلۂ قرط (بالیوں کا ٹوکرا) دیکھنے لگے۔

باخبار یزید بن ہارون، بخبر یحییٰ بن سعید از ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم از عبداللہ بن عبداللہ بن عمرؓ عاتکہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ان کے روزے کی حالت میں بوسہ لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں منع نہیں کیا۔

باخبار معن بن عیسیٰ، بتحدیث مالک از یحییٰ بن سعید: عاتکہ اہلیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سر کا بوسہ لے لیا کرتی تھیں۔ جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا روزہ ہوتا تھا۔ آپ انہیں منع نہیں فرمایا کرتے تھے۔

باخبار محمد بن عمرؓ بتحدیث معمر از زہری از حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف: عاتکہ زوجۂ عمرؓ، حضرت عمرؓ سے مسجد میں جانے کی اجازت لے لیا کرتی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے فرمایا کرتے تھے: تم کو معلوم ہے کہ میری خواہش یہی ہے کہ تم گھر ہی میں رہو۔ آپ جواب دیتیں: میں مسجد میں جانے کے لئے اجازت مانگنے کو چھوڑنے والی نہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں مسجد میں جانے سے روکتے بھی نہ تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا ہے تو عاتکہ مسجد ہی میں تھیں۔

فاطمہ:

آپ خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب کی صاحبزادی ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ ہیں۔ آپ کی والدہ حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہیں۔ فاطمہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے نکاح میں تھیں۔ آپ معہ اپنے شوہر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارارقم میں نہیں گئے تھے اسلام لا چکی تھیں۔ اس روایت میں فاطمہ ہی کا ذکر ہے لیکن نسب میں ہے کہ جس عورت سے سعید بن زید نے نکاح کیا تھا وہ ام جمیل بنت خطاب ہیں۔ واللہ اعلم۔

لیلیٰ:

آپ ابوحشمہ بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ تنوخ سے اُمّ ولد ہیں اور عرب کے قیدیوں میں سے ہیں۔ آپ قدیم الاسلام ہیں اور بیعت شدہ ہیں اور حبشہ کی طرف دونوں ہجرتوں میں معہ اپنے شوہر کے شریک ہیں۔ آپ کے شوہر عامر بن ربیعہ عنزی ہیں جو خطاب بن نفیل کے حلیف تھے۔ آپ سے عامر کی اولاد ہوئی اور عامر کی اولاد کے رشتے بنی عدی میں ہوئے۔

باخبار محمد بن عمرؓ بحدیث معمر از زہری از عبداللہ بن عامر بن ربیعہ: کوئی پردہ نشین خاتون مدینہ میں لیلیٰ سے پہلے نہیں آئیں۔ وہ ہجرت کر کے میرے ساتھ مدینہ آئیں۔

شفاء:

آپ عبداللہ بن عبدشمس بن خلف بن صداد بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم ہیں۔ شفاء ہجرت سے قبل شروع ہی میں اسلام لے آئی تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر چکی تھیں۔ آپ سے ابوحشمہ بن حذیفہ نے نکاح کیا جن سے آپ کے سلیمان پیدا ہوئے اور مرزوق بن حذیفہ سے ابوحکیم پیدا ہوئے۔ آپ شریف تھے شفاء ہجرت کر کے مدینہ چلی گئیں۔

رملہ:

آپ ابوعوف بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ عبداللہ کی ماں، ضرماء بنت حارث بن عوف بن عمرو بن یربوع بن ناضرہ بن غاضرہ بن حطیط راعی الشمس ہیں۔ رملہ قدیم الاسلام ہیں۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دارارقم میں داخل ہونے سے پہلے ہی اسلام قبول کر لیا تھا اور آپ سے بیعت کر لی تھی۔ آپ دوسری ہجرت کے زمانہ میں مکہ سے ہجرت کر کے اپنے شوہر مطلب بن ازہر بن عبدعوف بن عبد حارث بن زہرہ کے ساتھ حبشہ چلی گئی تھیں جہاں ان کے عبداللہ بن مطلب پیدا ہوئے۔

ریطہ:

آپ منبّہ بن حجاج بن عامر بن حذیفہ بن سعد بن سہم کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ خثعمیہ ہیں۔ آپ سے عمرو بن العاص بن وائل سہمی نے نکاح کیا جن سے عبداللہ بن عمرو پیدا ہوئے۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ از موسیٰ بن عقبہ از ابوحبیبہ مولیٰ زبیر از عبداللہ بن زبیر: فتح مکہ کے دن ریطہ مسلمان ہوئیں آپ عبداللہ بن عمرو کی والدہ ہیں۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت بھی کی۔

زینب:

آپ عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح کی صاحبزادی ہیں۔

باخبار اسماعیل بن عبداللہ بن ابی اویس، بتحدیث عبدالعزیز بن مطلب از عمر بن حسین از نافع: عبداللہ بن عمر نے زینب کے والد کی وفات کے بعد زینب سے نکاح کیا۔ زینب کے چچا جان قدامہ نے زینب کا نکاح عبداللہ سے کرایا پھر مغیرہ بن شعبہ نے ان لوگوں کو مہر کے بارے میں رغبت دلائی تو بچی کی والدہ نے بچی سے کہا: تم نکاح کی اجازت نہ دینا۔ لہٰذا بچی نے نکاح مکروہ سمجھا اور بچی نے اور اس کی والدہ نے اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کا نکاح رد کر دیا پھر زینب سے مغیرہ بن شعبہ نے نکاح کیا۔

محمد، بحدیث حسن بن موسیٰ از ابن لہیعہ، بتحدیث عبدالرحمٰن اعرج: جس عورت کو حالت حیض میں عبداللہ بن عمر نے عہد رسالت میں طلاق دی تھی وہ آمنہ بنت عفان تھیں۔

تؤمہ:

آپ امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ لیلیٰ بنت حبیب بن عمرو بن حارث تمیمیہ براجمیہ ہیں۔ تؤمہ کی غیر برادری میں عاصم بن جعد فزاری سے شادی ہوئی۔ جن سے ان کے اولاد ہوئی۔ یہ دو بہنیں جڑواں پیدا ہوئی تھیں، اس لئے ان کا نام تؤمہ (جڑواں) پڑ گیا۔

باخبار محمد بن عمر، بتحدیث ابن جریج از عمرو بن دینار از عبداللہ بن سلمہ از سلیمان بن یسار: تؤمہ کو طلاق بتہ دے دی گئی پھر انہوں نے حضرت عمر سے پوچھا آپ نے اسے ایک طلاق ٹھہرالی۔

سہلہ:

آپ سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ودّ بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبد ودّ ہیں۔ آپ مکہ میں شروع اسلام میں اسلام لائیں اور رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور اپنے شوہر ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے ساتھ حبشہ کی طرف دونوں ہجرتیں کیں۔ وہاں ان کے محمد بن ابی حذیفہ پیدا ہوئے۔ ابوحذیفہ کے بعد آپ سے عبداللہ بن اسود بن جو آل مالک بن حسل میں سے ہیں، شادی کی جن سے آپ کے سلیط بن عبداللہ پیدا ہوئے۔ پھر آپ سے شماخ بن سعید بن قانف بن اوقص بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم بن منصور نے شادی کی جن سے آپ کے عامر بن شماخ پیدا ہوئے۔ پھر ان سے عبدالرحمٰن بن عوف بن عبد بن عوف بن حارث بن زہرہ نے شادی کی جن سے آپ کے سالم بن عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔ سہلہ نے سالم مولیٰ ابوحذیفہ کو بیٹا بنا لیا تھا اور سالم بالغ ہونے کے بعد بھی ان کے پاس آتے جاتے تھے۔ آخر کار سہلہ کو نبی ﷺ نے اس بات کی اجازت دے دی کہ وہ اپنا پانچ گھونٹ دودھ سالم کو پلا دیں تا کہ رضاعت کی حرمت ثابت ہو جائے (ضرورت و مجبوری کے وقت ایسا بھی جائز ہے)۔

باخبار یزید بن ہارون، باخبار عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ از زہری: سہلہ نے نبی ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے ہیں وہ ہمارے گھر میں آتے جاتے ہیں۔ میں کام کاج کے کپڑوں میں ہوتی ہوں اور وہ مجھے اس حال میں دیکھتے ہیں۔ فرمایا: تم اسے اپنا پانچ گھونٹ دودھ پلا دو اب وہ بے کھٹکے تمہارے پاس آتا جاتا رہے۔ زہری: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہی فتویٰ دیا کرتی تھیں۔ مجھے سالم نے خبر دی کہ میں اُمّ کلثوم بنت ابوبکر کے پاس گیا کہ وہ مجھے اپنا پانچ گھونٹ دودھ پلا دیں تا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ جا سکوں اور ان سے حدیثیں سن سکوں۔ پھر اُمّ کلثوم نے انہیں دو یا تین گھونٹ دودھ پلایا پھر وہ بیمار ہو گئیں اور رضاعت کے گھونٹ پورے نہ کر سکیں لہٰذا سالم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس نہ جا سکے۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث معمر و محمد بن عبداللہ از زہری از ابوعبیدہ از عبداللہ بن زمعہ اپنی والدہ اُمّ سلمہ سے: اس سے امہات المومنین نے انکار کیا اور کہا کہ اس کی رسول اللہ ﷺ نے سہلہ ہی کو رخصت دی تھی۔

باخبار خالد بن مخلد، بحدیث سلیمان بن بلال از یحییٰ بن سعید، بحدیث عمرہ بنت عبدالرحمٰن: ابوحذیفہ کی اہلیہ نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا کہ سالم مولیٰ ابی حذیفہ میرے پاس آتے جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ انہیں اپنا دودھ پلا دو آخر کار انہوں نے سالم کو اپنا دودھ پلا دیا حالانکہ سالم بڑے تھے اور جنگ بدر میں شرکت کر چکے تھے۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث محمد بن عبداللہ (زہری کے بھتیجے) اپنے والد سے سہلہ کسی شیشی یا برتن میں بقدر ایک گھونٹ کے اپنا دودھ نکال دیا کرتی تھیں اور سالم روزانہ اسے پی لیا کرتے تھے اس طرح پانچ دن پیتے رہے پھر سالم ان کے پاس آتے جاتے تھے حالانکہ وہ ننگے سر ہوتی تھیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے سہلہ کو رخصت دی گئی تھی۔

اُمّ کلثوم:

آپ سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ودّ بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ فاختہ

بنت عامر بن نوفل بن عبد مناف بن قصی ہیں۔ آپ قدیم الاسلام ہیں اور نبی ﷺ سے بیعت شدہ ہیں۔ آپ دوسری ہجرت کے زمانہ میں اپنے شوہر ابوسبرہ بن ابی رہم بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدودّ بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کر کے چلی گئی تھیں جہاں اُمّ کلثوم کے ابوسبرہ سے محمد اور عبداللہ پیدا ہوئے۔

فاطمہ:

آپ کی کنیت اُمّ جمیل ہے۔ آپ مجلّل بن عبد بن ابی قیس بن عبدودّ بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ اُمّ حبیب بنت عاص بن امیہ بن عبدشمس ہیں اور ابواُحیحہ سعید بن عاص بن اُمیہ کی بہن ہیں۔ آپ قدیم الاسلام اور بیعت شدہ ہیں اور اپنے شوہر حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب جمحی کے ساتھ دوسری ہجرت کے زمانہ میں ہجرت کر کے حبشہ چلی گئی تھیں اس وقت ان کے ساتھ ان کے دونوں بیٹے محمد اور حارث بھی تھے۔

فاطمہ:

آپ امّ قہطم بنت علقمہ بن عبداللہ بن ابی قیس بن عبدودّ ہیں اور آپ کی والدہ عاتکہ بنت اسعد بن عامر بن بیاضہ بن سُبَیع بن جُعثمہ بن سعد بن ملیح خزاعیہ ہیں۔ آپ بھی قدیم الاسلام اور بیعت شدہ ہیں اور دوسری ہجرت کے زمانہ میں اپنے شوہر سلیط بن عمرو بن عبدشمس بن عبدودّ کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلی گئی تھیں جہاں آپ کے سلیط بن سلیط پیدا ہوئے۔

عمیرہ:

آپ سعدی کی بیٹی ہیں سعدی کا نام عمرو بن وقدان بن عبدشمس بن عبدودّ ہے۔ آپ بھی قدیم الاسلام اور بیعت شدہ ہیں۔ اور دوسری ہجرت کے زمانہ میں اپنے شوہر مالک بن زمعہ بن قیس کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلی گئی تھیں۔ مالک بن زمعہ ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ کے سگے بھائی ہیں۔

فاطمہ:

آپ قیس کی بیٹی اور ضحاک بن قیس بن خالد اکبر بن وہب بن ثعلبہ بن واثلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر کی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ امیمہ بنت ربیعہ بن حذیم بن عامر بن مبذول بن احمر بن حارث بن عبد مناۃ بن کنانہ ہیں۔ فاطمہ ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے عقد میں تھیں ابوعمرو نے ان کو طلاق دے دی پھر ان پر معاویہ بن سفیان بن حرب نے اور ابوجہم بن حذیفہ بن غانم عدوی نے پیام ڈالا آپ نے ان دونوں کے بارے میں نبی ﷺ سے مشورہ کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: معاویہ نادار ہیں ان کے پاس کچھ نہیں اور ابوجہم کے کندھے پر ہر وقت لٹھ رہتا ہے۔ تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو۔ چنانچہ فاطمہ نے اسامہ سے نکاح کر لیا۔ فرماتی ہیں اس نکاح سے مجھ پر رشک کیا گیا۔

باخبار معن بن عیسیٰ از مالک بن انس از عبداللہ بن یزید مولیٰ اسود بن سفیان از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن از فاطمہ بنت قیس: ابوعمرو بن حفص نے مجھے طلاق بتہ دے دی اور غائب تھے ان کے وکیل نے مجھے کچھ جو بھیجے میں ان پر ناراض ہوئی۔ بولے: اللہ کی قسم! اب ہم پر تمہارا کوئی حق نہیں۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: اب تمہارا نان ونفقہ ان

کے ذمہ نہیں اور مجھے حکم دیا کہ اُمّ شریک کے گھر عدت گزاروں۔ پھر فرمایا: اُمّ شریک کے پاس میرے صحابہ آتے جاتے ہیں تم اُمّ کلثوم کے گھر عدت گزارو کیونکہ وہ نابینا ہیں۔ تم اپنا دوپٹہ بھی اُتار سکتی ہو۔ پھر جب حلال ہو جاؤ تو مجھے خبر کر دینا۔ فرماتی ہیں پھر جب میری عدت گزر گئی تو میں نے آپ سے ذکر کیا کہ معاویہ کا اور ابوجہم کا پیام آیا ہے۔ فرمایا: ابوجہم کا لٹھ کندھے پر رہتا ہے اور معاویہ نادار ہیں ان کے پاس کچھ نہیں تم اُسامہ سے نکاح کرلو مجھے یہ رشتہ پسند نہیں آیا۔ آپ نے فرمایا: اسامہ ہی سے نکاح کرلو' آخر کار میں نے ان سے نکاح کر لیا اور اللہ نے ان میں میرے لئے خیر وفلاح عطا فرمائی اور اس نکاح سے مجھ پر رشک کیا گیا۔

باخبار عبیداللہ بن موسیٰ' بتحدیث موسیٰ بن عبیدہ از یعقوب بن زید وعبداللہ بن عبیدہ: فاطمہ' ضحاک کی ہمشیرہ ابوعمرو بن حفص کے نکاح میں تھیں انہوں نے فاطمہ کو طلاق بتہ دے دی۔ ان کے وکیل عیاش بن ابی ربیعہ تھے' فاطمہ نے نان ونفقہ کے مطالبہ کے لئے ان کے پاس آدمی بھیجا۔

باخبار عبداللہ بن ادریس' بتحدیث محمد بن عمرو از ابوسلمہ: میرے پاس فاطمہ آئیں بولیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس نان ونفقہ کے لئے گئی تھی آپ نے فرمایا: فاطمہ! رجعی طلاق میں نان ونفقہ شوہر کے ذمہ ہوتا ہے۔ تم اُمّ شریک کے گھر منتقل ہو جاؤ اور ہمیں اپنے سے نہ کھونا۔ پھر فرمایا: ام شریک کے پاس ان کے مہاجر بھائی آتے جاتے ہیں۔ تم ابن ام مکتوم کے گھر منتقل ہو جاؤ وہ نابینا ہیں۔ پھر جب فاطمہ کی عدت پوری ہو گئی تو ان پر معاویہ ابوجہم اور اسامہ نے پیام ڈالا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معاویہ نادار ہیں' ان کے پاس مال نہیں اور ابوجہم کا لٹھ کندھے پر رہتا ہے۔ اسامہ کو کیوں بھول رہی ہو؟ اسامہ کا رشتہ گھر والوں کو پسند نہ تھا لیکن فاطمہ نے کہا: میں تو اسی سے نکاح کروں گی جس سے رسول اللہ ﷺ نے نکاح کرنے کو فرمایا ہے۔

باخبار یعلیٰ بن عبید' بحدیث محمد بن عمرو از ابوسلمہ از فاطمہ: میں ایک مخزومی شخص کے نکاح میں تھی۔ اس نے مجھے طلاق بتہ دے دی میں نے اس کے گھر والوں کے پاس آدمی بھیج کر نان ونفقہ کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا: اب تمہارا خرچہ ہم پر نہیں رہا (آگے حدیث عبداللہ کے ہم معنی حدیث ہے اس میں یہ بھی ہے) اُمّ شریک کے پاس پہلے مہاجرین میں سے ان کے بھائی آتے جاتے ہیں (اور ابن ام مکتوم کے بارے میں یہ ہے) وہ ایک ایسے شخص ہیں جن کی بینائی نہیں اگر تم اپنا کوئی کپڑا اُتارو گی تو وہ تمہارا کچھ بھی نہ دیکھیں گے (اور پیام دینے والوں میں اسامہ کا ذکر نہیں ہے)۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: پھر تم اسامہ کو کیوں بھول گئے؟ (اور اخیر میں ہے) پھر انہوں نے اسامہ سے نکاح کر لیا۔

باخبار فضل بن دکین' بتحدیث سعید بن زید احمسی' بتحدیث شعبی' بحدیث فاطمہ بنت قیس: میں فلاں بن مغیرہ یا مغیرہ بن فلاں مخزومی کے نکاح میں تھی انہوں نے ایک لڑائی کی جو یمن والوں سے لڑی تھی راہ سے مجھے طلاق کہلا بھیجی۔ میں نے ان کے گھر والوں سے نان ونفقہ اور مکان کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ انہوں نے ہمارے پاس ان میں سے کچھ نہیں بھیجا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا کہ میں آل خالد کی بیٹی ہوں اور میرے شوہر نے مجھے طلاق کہلا کر بھیجی ہے۔ جب میں نے ان کے آدمیوں سے نان ونفقہ وغیرہ کا سوال کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ ان کے آدمیوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! انہوں نے تین طلاق کہلا کر بھیجی ہیں۔ فرمایا: نان ونفقہ طلاق رجعی میں ہوتا ہے۔

باخبار یزید بن ہارون باخبار محمد بن عمرو از ابوسلمہ از فاطمہ بنت قیس: (فاطمہ نے ابوسلمہ سے بیان کیا اور ابوسلمہ نے فاطمہ کا بیان لکھا بھی) میں ایک شخص قرشی مخزومی کے نکاح میں تھی' اس نے مجھے طلاق بتہ دے دی پھر جب میری عدت گزر گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا کہ مجھ پر معاویہ اور ابوجہم نے پیام ڈالا ہے۔ فرمایا معاویہ کے پاس تو مال نہیں اور ابوجہم کا لٹھ اس کے کندھے سے اُترتا نہیں۔ تم اُسامہ کو کیوں بھول گئے؟ ان کے گھر والوں کو اسامہ سے رشتہ ناپسند تھا لیکن انہوں نے کہا میں تو وہیں نکاح کروں گی جہاں رسول اللہ ﷺ کی مرضی ہے۔ پھر انہوں نے اسامہ بن زید سے نکاح کر لیا۔

باخبار یزید بن ہارون باخبار زکریا از عامر از فاطمہ: مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کہ میں ابن امّ مکتوم کے گھر میں عدت گزاروں اور آپ نے مجھے خرچ نہیں دلوایا۔

باخبار یعلیٰ بن عبید' بتحدیث محمد بن عمرو بتحدیث محمد بن ابراہیم: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ اللہ سے ڈر جا' کیونکہ تجھے معلوم ہے کہ کس چیز میں یہ تھا؟

حرب کی مسلمان، مہاجر، بیعت شدہ اور اجنبی خواتین اسلام کے

اسمائے گرامی

اُمّ رومان:

آپ عامر بن عویمر بن عبد شمس بن عتاب بن اُذینہ بن سبیع بن دہمان بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ کی صاحبزادی ہیں۔ محمد بن سعد: بعض کو میں نے ان کا دوسرا نسب بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں اُمّ رومان بنت عامر بن عمیرہ بن ذُہل بن دہمان بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ ہیں۔

ام رومان، حارث بن سخبرہ بن جرثومہ بن عادیہ بن مرّہ بن جشم بن اوس بن عامر بن جفیر بن نمر بن عثمان بن نصر بن زہران بن کعب ازدی کے نکاح میں تھیں، جن سے ان کے طفیل پیدا ہوئے، حارث معہ اپنی بیوی ام رومان کے اور اپنے بچہ طفیل کے سراہ سے مکہ آئے اور حضرت ابوبکر صدیق کے حلیف بنے پھر حارث مکہ میں فوت ہو گئے اور اُمّ رومان قدیم الاسلام ہیں۔ مکہ میں آپ نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ رسول اللہ ﷺ کی اہل وعیال کے اور ابوبکر کے اہل وعیال کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئیں جب ان سب کو مدینہ بلوایا گیا۔

اُمّ رومان نیک وصالح خاتون تھیں آپ نے عہد رسالت میں مدینہ میں ذی الحج ۶ ھ میں وفات پائی۔

باخبار یزید بن ہارون وعفان بن مسلم، بتحدیث حماد بن سلمہ از علی بن زید از قاسم بن محمد: جب ام رومان قبر میں اُتاری گئیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: جسے حورعین میں سے کسی حور کو دیکھنا پسند ہو تو وہ اُمّ رومان کو دیکھ لے۔ حدیث عفان میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ ان کی قبر میں اُترے۔

اُمّ الفضل:

آپ ہی کو لبابہ کبریٰ کہا جاتا ہے۔ آپ حارث بن حزن بن بجیر بن ہزم بن رویبہ بن عبد اللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان بن مضر کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ ہند، خولہ بنت عوف بن زہیر بن حارث بن حماطہ بن ذی حلیل جرشی ہیں ان کا نسب حمیر تک پہنچتا ہے اور خولہ کی والدہ عائشہ بنت مخرم بن کعب بن مالک بن قحافہ خثعمی ہیں۔ مکہ میں حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلی خاتون اسلام اُمّ الفضل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ آپ کے گھر آتے جاتے رہتے تھے اور آپ ہی کے گھر میں دوپہر کو سویا کرتے تھے۔ اُمّ الفضل کی بہنوں میں اُمّ المومنین حضرت میمونہ سگی بہن ہیں اور لبابہ صغریٰ یعنی عصماء حضرت خالد کی والدہ علاتی بہن ہیں اور عزّہ بھی علاتی بہن ہیں اور ہزیلہ بھی، ام الفضل کا

عقد حضرت عباس بن عبدالمطلب سے ہوا جن سے فضل، عبداللہ، عبیداللہ، معبد، قثم، عبدالرحمن اور ام حبیب کل سات بچے پیدا ہوئے۔ عبداللہ بن یزید علی کہتا ہے۔

ما ولدت نجيبةٌ من فحلٍ كستّة من بطن ام الفضل

اكرم بها من كهلة و كهل

"کسی جوان سے کسی شریف عورت کے اُمّ الفضل کے چھ بیٹوں کی طرح بیٹے پیدا نہیں ہوئے، یہ بوڑھے مرد و عورتیں کتنے معزز ہیں"۔

باخبار محمد بن عمر، باخبار اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ از ابراہیم بن عقبہ از کریب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (جبکہ میمونہ، ام الفضل، ان کی بہن لبابہ صغریٰ، ہزیلہ، عزہ، اسماء، سلمیٰ بنات عمیس کا ذکر کیا گیا) بلاشبہ یہ تمام بہنیں مومنہ ہیں۔

باخبار محمد بن عمر از ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ از عبدالمجید بن سہیل از عکرمہ از ابن عباس: مجھے اپنی والدہ سے محبت ہے آپ ہر پیر و جمعرات کا روزہ رکھا کرتی تھیں۔ محمد بن عمر: حضرت عباس کے اسلام لانے کے بعد ام الفضل ہجرت کر کے مدینہ گئیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے گھر کثرت سے آتے جاتے تھے۔

باخبار عبداللہ بن نمیر از اجلح بسماع زید بن علی بن حسین: رسول اللہ ﷺ نے بجز ام الفضل کے کسی عورت کی گود میں سر نہیں رکھا اور نہ ایسا کرنا آپ کے لئے حلال تھا۔ ام الفضل آپ کے جوئیں دیکھا کرتی تھیں اور سرمہ لگایا کرتی تھیں۔ جوئیں دیکھتے دیکھتے ام الفضل کی آنکھ سے ایک آنسو ٹپک پڑا اور آپ کے رخساروں پر گرا۔ آپ نے سر اُٹھا کر انہیں دیکھا اور پوچھا: کیا بات ہے؟ بولیں: اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی وفات کی خبر دے دی۔ کاش آپ ہمیں وصیت فرما جاتے کہ آپ کے بعد خلافت کس کے پاس رہے گی۔ ہمارے پاس یا کسی دوسرے کے پاس۔ آپ نے فرمایا: تم میرے بعد کمزور و مغلوب کر دیئے جاؤ گے۔

باخبار عبداللہ بن بکر بن حبیب سہمی، بتحدیث حاتم بن ابی صغیرہ از سماک بن حرب از ام فضل: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے خواب میں دیکھا گویا آپ کا ایک عضو اڑ کر میرے گھر میں آ گیا۔ فرمایا: تم نے اچھا خواب دیکھا۔ فاطمہ کے بیٹا ہوگا اور تم اپنے بیٹے قثم کا دودھ اسے پلاؤ گی۔ پھر حضرت فاطمہ کے حسین پیدا ہوئے اور ام الفضل حسین کی کفیل بنی۔ فرماتی ہیں ایک دفعہ میں حسین کو آپ کے پاس لائی۔ آپ ﷺ انہیں پونچھ پانچھ کر ان کے بوسے لینے لگے۔ اتنے میں حسین نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ فرمایا: اُمّ الفضل! میرا بیٹا مجھ سے لے لو اس نے مجھ پر پیشاب کر دیا۔ فرماتی ہیں میں نے حسین کو لے لیا اور ان کے ایسی چٹکی بھری کہ وہ رونے لگے اور آپ میں نے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ کو ایذاء پہنچائی اور آپ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ پھر جب بچہ رونے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اُمّ الفضل! تم نے میرے بیٹے کو رُلا کر مجھے ایذاء پہنچائی۔ پھر آپ نے پانی منگوا کر اس پر بہا دیا اور فرمایا: اگر بچہ ہو تو پیشاب پر پانی چھڑک دو اور اگر بچی ہو تو دھو ڈالو۔

باخبار عبیداللہ بن موسیٰ بتحدیث اسرائیل از سماک از قابوس بن مخارق: ام الفضل نے خواب میں دیکھا گویا رسول اللہ ﷺ کے جسم کا ایک حصہ ان کے گھر میں ہے۔ پھر انہوں نے اپنا خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان

شاء اللہ یہ خواب اچھا ہے۔ فاطمہ کے بیٹا ہوگا اور تم اسے اپنے بیٹے قثم کا دودھ پلاؤ گی۔ پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حسین پیدا ہوئے اور فاطمہ نے مجھے حسین کو دیا اور میں انہیں دودھ پلاتی رہی حتیٰ کہ حسین حرکت کرنے لگے اور ایک دن میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور آپ کی گود میں بٹھا دیا۔ حسین نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ میں نے حسین کے کندھوں کے درمیان ہاتھ مارا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تمہاری اصلاح کرے یا تم پر رحم فرمائے۔ تم نے میرے بیٹے کو تکلیف پہنچائی۔ میں نے کہا: آپ مجھے اپنا تہبند اُتار کر دے دیجئے اور دوسرا کپڑا باندھ لیجئے تاکہ میں اسے دھو دوں۔ فرمایا: لڑکے کے پیشاب میں صرف پانی چھڑکا جاتا ہے اور لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے۔

باخبار خالد بن مخلد' بتحدیث عبداللہ بن عمر از سالم ابوالنضر از ام الفضل بنت حارث: میں نے عرفہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ میں دودھ بھیجا۔ آپ اپنے اونٹ پر کھڑے تھے پھر آپ نے وہ دودھ پی لیا۔

لبابہ صغریٰ:

آپ عصماء بنت حارث بن حزن بن بجیر بن ہزم بن رویبہ بن عبید اللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہیں اور آپ کی والدہ فاختہ بنت عامر بن معتب بن مالک ثقفی ہیں آپ کی شادی ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سے مکہ میں ہوئی جن سے آپ کے خالد بن ولید' سیف اللہ پیدا ہوئے' پھر آپ ہجرت کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئیں اور آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

ہزیلہ:

آپ بھی حارث بن حزن کی بیٹی ہیں آپ نے ہجرت کے بعد اسلام قبول کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

عزہ:

آپ بھی حارث بن حزن کی بیٹی ہیں۔ آپ سے عبداللہ بن مالک بن ہزم بن رویبہ نے شادی کی جن سے آپ کے زیاد' عبدالرحمٰن اور برزہ تین بچے پیدا ہوئے اور برزہ کی شادی اصم بکائی سے ہوئی جن سے برزہ کے یزید بن اصم' عبداللہ بن عباس کے شاگرد پیدا ہوئے۔ ایک روایت میں ہے کہ برزہ ام یزید بن اصم عزہ بنت حارث کی علاتی بہن ہیں اور ان کی والدہ عامرہ بن معتب ثقفی کی بیٹی ہیں اور عزہ بنو کلاب کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں جن سے ان کے اولاد ہوئی۔

اسماء:

آپ عمیس بن معد بن تیم بن حارث بن کعب بن مالک بن قحافہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن معاویہ بن زید بن مالک بن نسر بن وہب اللہ بن شہران بن عفرس بن افتل کی' جو خثعم کی جڑ ہیں' صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ ہند یعنی خولہ بنت عوف بن زہیر بن حارث بن حماطہ (جو جرش سے ہیں) ہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث محمد بن صالح بن یزید بن رومان: اسماء بنت عمیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے قبل مکہ میں مسلمان ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ گئیں

جہاں آپ کے عبداللہ، محمد اور عون پیدا ہوئے۔ پھر جعفر جمادی الاولی ۸ھ میں جنگ موتہ میں شہید ہو گئے۔

باخبار عبداللہ بن زبیر حمیدی، بتحدیث سفیان بتحدیث اسماعیل از شعبی (اور ابوحمزہ اسے مسند لائے ہیں): جب اسماء حبشہ سے آئیں تو ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حبشن! ہم ہجرت میں تم سے پہل کر گئے۔ بولیں: ہاں! اللہ کی قسم تم ٹھیک کہتے ہو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے۔ آپ تمہارے بھوکوں کو کھانا کھلاتے تھے اور جاہلوں کو تعلیم دیتے تھے اور ہم بہت دور لتاڑے ہوئے تھے۔ دیکھو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کو اس بات کی ضرور خبر کروں گی۔ چنانچہ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر آپ سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا: ہماری ایک ہجرت ہے اور تمہاری دو ہجرتیں ہیں۔ سفیان: حدیث ابوحمزہ میں ''اے حبشن'' ہے حدیث اسمٰعیل میں نہیں۔

باخبار محمد بن عبید طنافسی و فضل بن دکین بتحدیث زکریا بن ابی زائدہ از عامر: اسماء نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ ہم پر فخر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم سابق مہاجرین میں شامل نہیں۔ فرمایا: بلکہ تمہاری دو ہجرتیں ہیں۔ تم لوگ ہجرت کر کے حبشہ گئے۔ اور ہم مکہ میں گھرے ہوئے تھے۔ پھر اس کے بعد بھی تم نے ہجرت کی۔ عامر کہتے ہیں: یہ لوگ خیبر کے زمانہ میں حبشہ سے آئے تھے۔

باخبار عبداللہ بن نمیر از اجلح از عامر: اسماء نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں کا گمان ہے کہ ہم مہاجر نہیں۔ فرمایا: جو ایسا کہتے ہیں غلط کہتے ہیں۔ تمہاری دہری ہجرت ہے۔ تم ہجرت کر کے نجاشی کے پاس گئے پھر دوسری بار ہجرت کر کے میرے پاس آئے۔

باخبار عبداللہ بن نمیر بتحدیث اسمٰعیل از عامر: سب سے پہلے (مردہ) عورت کی نعش بنانے کا جس نے اشارہ کیا وہ اسماء ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ حبشہ میں عیسائی ایسا کرتے ہیں۔ پھر انہوں نے مدینہ میں آ کر لوگوں کو اس سے آگاہ کیا اور نعش تیار کی جانے لگی۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث مالک بن ابی الرجال از عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم از ام عیسیٰ بنت جزار از ام جعفر بنت محمد بن جعفر اپنی دادی اسماء سے: جس دن جعفر اور ان کے ساتھی شہید ہوئے ہیں اس دن میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں چالیس کھالوں کو دباغت دے چکی تھی۔ آٹا گوندھ چکی تھی اور بچوں کو نہلا دھلا رہی تھی اور ان کے تیل لگا رہی تھی۔ کہ آپ تشریف لے آئے اور فرمایا: اسماء! جعفر کے بیٹے کہاں ہیں؟ میں انہیں آپ کے پاس لے آئی۔ آپ نے انہیں چمٹایا اور سونگھا۔ پھر آپ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور آپ رونے لگے۔ میں بولی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید آپ کو جعفر کی کچھ خبر ملی ہے؟ فرمایا: ہاں وہ آج شہید کر دیئے گئے۔ فرماتی ہیں: میں چیخنے لگی اور میرے پاس عورتیں جمع ہو گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: اسماء! بے ہودہ کلام نہ کرو (زبان سے بری باتیں نہ نکالو) اور نہ سینہ پیٹو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ بھی فرما رہی تھیں: ہائے میرے چچا جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جعفر جیسے شخص پر رونے والیوں کو رونا چاہیے۔ پھر آپ نے فرمایا: آلِ جعفر کے لئے کھانا تیار کرو کیونکہ وہ آج اپنے نفسوں سے مشغول ہیں۔

باخبار عفان بن مسلم واسحٰق بن منصور، بتحدیث محمد بن طلحہ، بسماع حکم بن عیینہ از عبداللہ بن شداد بن الہاد از اسماء: جب جعفر شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تین (حیض یا طہر) پورے کرلو پھر جو چاہو کرو۔ محمد بن عمر: پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسماء سے شادی کر لی اور ان سے آپ کے محمد پیدا ہوئے۔ پھر اسماء کو چھوڑ کر ابوبکر بھی فوت ہو گئے۔

باخبار عبداللہ بن نمیر از یحییٰ بن سعید از سعید بن مسیّب: اسماء کے محمد بن ابی بکر ذوالحلیفہ میں پیدا ہوئے۔ جب لوگ حجۃ الوداع کا ارادہ کر رہے تھے پھر حضرت ابوبکر نے اسماء کو حکم دیا کہ غسل کر کے حج کا احرام باندھ لیں۔

باخبار وکیع بن جراح وفضل بن دکین بتحدیث سفیان از عبدالکریم از سعید بن مسیّب: اسماء کے محمد ذوالحلیفہ میں پیدا ہوئے۔ پھر حضرت ابوبکر نے انہیں مدینہ واپس بھیجنے کا قصد کیا اور رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا۔ فرمایا: انہیں حکم کرو کہ غسل کر کے احرام باندھ لیں۔

باخبار کثیر بن ہشام، بتحدیث فرات بن سلمان از عبدالکریم از سعید بن مسیّب: اسماء کو نفاس کی حالت میں احرام باندھنے کا حکم دیا گیا۔

باخبار اسماعیل بن عبداللہ بن ابی اویس، بتحدیث مالک بن انس از عبدالرحمٰن بن قاسم از قاسم از اسماء: میرے محمد بیداء میں پیدا ہوئے اس کا ذکر ابوبکر نے رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں غسل کر کے احرام باندھ لینا چاہیے۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری، بتحدیث ابن جریج بخبر جعفر بن محمد از جابر: جب نبی ﷺ ذوالحلیفہ میں آئے تو وہاں نماز پڑھی۔ پھر اسماء کے محمد پیدا ہوئے آپ نے نبی ﷺ سے مسئلہ معلوم کرایا۔ فرمایا: کپڑے سے لنگوٹ کس لیں پھر غسل کر کے احرام باندھ لیں۔ باخبار یزید بن ہارون باخبار اسماعیل بن ابی خالد از قیس بن ابی حازم میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابوبکر کے پاس گیا۔ حضرت ابوبکر ہلکے پھلکے اور گورے چٹے تھے۔ میں نے اسماء کے دونوں ہاتھ گدے ہوئے دیکھے (عفان نے خالد وغیرہ سے زیادہ کیا) اور اسماء ابوبکر سے مکھیاں جل رہی تھیں۔

باخبار وکیع بن جراح، از شعبہ از سعد بن ابراہیم: ابوبکر نے وصیت کی کہ انہیں ان کی اہلیہ اسماء غسل دیں۔

باخبار وکیع از محمد بن شریک از ابن ابی ملیکہ: ہم مثل۔

باخبار وکیع بن جراح وفضل بن دکین از سفیان از ابراہیم بن مہاجر از ابراہیم: ابوبکر کو ان کی بیوی اسماء نے غسل دیا۔

باخبار عمرو بن عاصم کلابی، بتحدیث ہمام از قتادہ: ہم مثل۔

باخبار عبداللہ بن نمیر از سعید از قتادہ از حسن: ابوبکر نے وصیت کی کہ انہیں اسماء غسل دیں۔

باخبار عبداللہ بن نمیر بتحدیث اسماعیل بن ابی خالد از سعید بن ابی بردہ از ابوبکر بن حفص: حضرت ابوبکر نے اسماء کو وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد مجھے تم ہی غسل دینا اور انہیں قسم دلائی کہ وہ اس دن روزہ نہ رکھیں۔ کیونکہ قوی رہیں گی پھر انہیں آپ کی قسم آخر دن میں یاد آئی اور پانی منگا کر پی لیا اور فرمایا: اللہ کی قسم آج میں ایسا نہ کروں گی۔ کہ ابوبکر کی قسم ٹوٹے۔

باخبار معاذ بن معاذ عنبری ومحمد بن عبداللہ انصاری، بتحدیث اشعث از عبدالواحد بن سبرہ از قاسم بن محمد: ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ انہیں ان کی بیوی اسماء نہلائیں۔ اگر نہلانا ان کے بس کا نہ ہو تو ان کی اعانت آپ کا بیٹا محمد کرے۔ محمد بن عمر کہتے ہیں: یہ سہو ہے۔

باخبار ابن جریج از عطاء: ابو بکر نے وصیت کی کہ انہیں ان کی بیوی اسماء نہلائیں۔ اگر نہلانا اس کے بس کا نہ ہو تو عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے مدد لیں۔ محمد بن عمر کہتے ہیں: یہ صحیح ہے کیونکہ اسماء کا بیٹا محمد جو حجۃ الوداع کے موقعہ پر ذوالحلیفہ میں ۱۰ھ میں پیدا ہوا تھا۔ کس طرح نہلانے میں اپنی ماں کی مدد کر سکتا ہے کیونکہ ابو بکر کی وفات کے دن محمد کی عمر تقریباً تین سال کی تھی۔

باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث ابو معشر از ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ: ابو بکر کو اسماء نے نہلایا۔

باخبار معن بن عیسیٰ، بتحدیث مالک بن انس از عبداللہ بن ابی بکر: اسماء اہلیہ ابو بکر صدیق نے غسل دیا۔ جب وہ فوت ہوئے پھر آپ نے تمام موجودہ مہاجرین سے پوچھا کہ میرا روزہ ہے اور آج سخت ٹھنڈا دن ہے۔ کیا مجھ پر غسل واجب ہے؟ بولے: نہیں۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث عبداللہ بن جعفر از ابو عبید دربان سلیمان از عطاء: اسماء نے ابو بکر کو ٹھنڈی صبح کے وقت غسل دیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا مجھ پر غسل ہے؟ فرمایا: نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ یہ جواب سن رہے تھے اور آپ نے اس کا انکار نہیں کیا۔

باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس، بتحدیث زہیر از ابو اسحٰق از مصعب بن سعد: عمر رضی اللہ عنہ نے وظائف مقرر کئے اور اسماء کے ہزار درہم مقرر فرمائے۔

محمد بن عمر: پھر اسماء بنت عمیس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا جن سے آپ کے یحیٰی اور عون پیدا ہوئے۔

باخبار فضل بن دکین، بتحدیث زکریا بن ابی زائدہ بسماع عامر: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسماء سے نکاح کیا۔ پھر محمد بن جعفر اور محمد بن ابی بکر نے ایک دوسرے پر فخر کیا اور ہر ایک نے کہا: میں تم سے زیادہ معزز ہوں اور میرے والد تمہارے والد سے بہتر ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسماء سے کہا: تم ان میں فیصلہ کرو۔ بولیں: میں نے جعفر سے بہتر عرب میں کوئی جوان نہیں دیکھا اور ابو بکر سے بہتر کوئی ادھیڑ عمر کا نہیں دیکھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ہمارے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔ اگر تم اس فیصلہ کے علاوہ کوئی اور فیصلہ کرتیں تو میں تم پر ناراض ہوتا۔ اسماء نے کہا: تینوں جن میں تم سب سے نیچے کے ہو بہتر ہیں۔

باخبار عبداللہ بن زبیر حمیدی بتحدیث سفیان بن عیینہ از اسماعیل از قیس: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے دانت پیسنے والی عورتوں نے جھوٹ بولا اور بجز اسماء کے کوئی ثابت نہیں رہی۔

سلمٰیؓ:

آپ عمیس بن معد بن تیم بن حارث بن کعب بن مالک بن قحافہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن معاویہ بن زید بن مالک بن نسر بن وہب اللہ بن شہران بن عفرس بن افتل کی جو خثعم کی جڑ ہیں بیٹی ہیں آپ کی والدہ ہند یعنی خولہ بنت عوف بن زہیر بن حارث بن حماطہ بن جرش ہیں۔ آپ شروع اسلام میں اپنی بہن اسماء کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئیں اور آپ سے حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم نے نکاح کیا جن سے آپ کے عمارہ پیدا ہوئیں۔ عمارہ ہی مکہ میں تھیں جن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہاں سے

عمرۃ القضاء کے ساتھ نکالا اور انہیں کے بارے میں علی زید اور جعفر میں جھگڑا ہوا تھا اور ہر شخص نے ان کو اپنے پاس رکھنا چاہا تھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے جعفر کے حق میں فیصلہ کیا۔ کیونکہ ان کی خالہ اسماء جعفر کے نکاح میں تھیں۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کا اپنی پھوپھی پر اور اپنی خالہ پر نکاح نہیں کیا جاتا یعنی پھوپھی بھتیجی کا اور خالہ بھانجی کا ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ حضرت حمزہ جنگ اُحد میں شہید ہو گئے تھے۔ لہٰذا سلمیٰ بیوہ ہو گئیں پھر ان سے نکاح شداد بن الہاد لیثی نے کیا۔ جن سے عبداللہ بن شداد پیدا ہوئے۔ عبداللہ عمارہ کے اخیافی بھائی ہیں اور ام الفضل سے عباس کی اولاد کے خالہ کے بیٹے ہیں اور خالد بن ولید کے خالہ کے بیٹے ہیں۔

ہمینہ:

آپ خلف بن اسعد بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو خزاعی کی صاحبزادی ہیں۔ آپ مکہ میں قدیم الاسلام ہیں اور دوسری ہجرت کے زمانہ میں اپنے شوہر خالد بن سعید بن عاص بن اُمیہ کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلی گئی تھیں۔ وہیں آپ کے سعید بن خالد اور امت بنت خالد پیدا ہوئیں۔ پھر امت کی شادی زبیر بن عوام سے ہوئی جن سے عمر اور خالد پیدا ہوئے۔

حرملہ:

آپ عبد بن اسود بن جذیمہ بن اقیش بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو خزاعی کی لڑکی ہیں۔ آپ مکہ میں قدیم الاسلام ہیں اور بیعت شدہ ہیں اور دوسری ہجرت کے زمانہ میں اپنے شوہر جہم بن قیس بن شرجیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلی گئی تھیں پھر حرملہ حبشہ میں فوت ہو گئیں۔ وہاں آپ کے حریملہ عبداللہ اور عمرو پیدا ہوئے۔ حریملہ کو ام حریملہ بھی کہا جاتا ہے ان کی والدہ عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کی لونڈی تھیں۔

فاطمہ:

آپ صفوان بن محرث بن خمل بن شق کی صاحبزادی ہیں۔ آپ بھی مکہ میں قدیم الاسلام اور بیعت شدہ ہیں۔ دوسری ہجرت کے زمانہ میں اپنے شوہر عمرو بن سعید بن عاص بن امیہ کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلی گئی تھیں۔

حسنہ:

آپ شرجیل بن حسنہ کی والدہ ہیں اور حسنہ عبداللہ بن مطاع بن عمرو کندی کے بیٹے ہیں۔ آپ بھی مکہ میں قدیم الاسلام اور بیعت شدہ ہیں اور دوسری ہجرت کے زمانہ میں اپنے بیٹے شرجیل کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلی گئی تھیں۔

خرنیق:

آپ حصین بن عبید بن خلف بن عبدنہم بن جریبہ بن جہمہ بن غاضرہ بن حبیشہ بن کعب بن عمرو خزاعی کی صاحبزادی ہیں آپ نے مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور آپ سے روایت بھی کرتی ہیں۔

سُبَیعہ:

آپ حارث اسلمیہ کی صاحبزادی ہیں اور سعد بن خولہ کے عقد میں تھیں پھر بیوہ ہوگئیں۔

باخبار معن بن عیسیٰ، بتحدیث مالک بن انس از ہشام بن عروہ از عروہ از مسور بن مخرمہ: سبیعہ اسلمیہ کے ان کے شوہر کی وفات کے چند ایام کے بعد بچہ پیدا ہوگیا پھر آپ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر آپ سے نکاح کرنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے اجازت دے دی۔ پھر آپ نے نکاح کرلیا۔

باخبار قبیصہ بن عقبہ بتحدیث سفیان از ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم از عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ: ابوالسنابل بن بعکک نے سبیعہ پر طعن کیا انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیا تھا اور آپ نے مجھے نکاح کرنے کی اجازت دے دی تھی۔

باخبار موسیٰ بن اسمٰعیل بتحدیث ابان بن یزید بتحدیث یحییٰ بن ابی کثیر از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (سبیعہ اسلمیہ والی حدیث میں ابوسلمہ اور ابن عباس میں اختلاف کے وقت) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام کریب کو حکم فرمایا کہ ام سلمیٰ سے جا کر یہ مسئلہ پوچھ آ۔ ام سلمہ نے فرمایا کہ سبیعہ کے ان کے شوہر کی وفات کے بیس دِن کے بعد بچہ پیدا ہوگیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں نکاح کرنے کا حکم دے دیا اور ان پر پیام ڈالنے والوں میں ابوالسنابل بھی تھے۔

ام معبد:

آپ عاتکہ بنت خالد بن خُلیف بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم بن ضَبیس بن حرام بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو خزاعی ہیں۔ آپ اپنے چچازاد بھائی تمیم بن عبدالعزیٰ بن منقذ بن ربیعہ کے نکاح میں تھیں۔ آپ کا مکان قدید میں تھا جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ جا رہے تھے تو آپ انہیں کے پاس ٹھہرے تھے۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث ابراہیم بن نافع از ابن ابی نجیح وغیرہ۔ جب رسول اللہ ﷺ غارِ ثور سے پیر کی شب کو یا منگل کو سحر کے وقت قدید کی طرف نکل کھڑے ہوئے تو قریش کو معلوم نہ ہوسکا کہ آپ کدھر کو گئے ہیں۔ اور لوگوں نے مکہ کے نشیبی علاقہ سے یہ اشعار سنے۔ ان اشعار کو غلاموں، بچوں اور عورتوں سب ہی نے سنا حتیٰ کہ وہ اشعار مکہ کے بالائی علاقہ تک سنے گئے اور پڑھنے والا دکھائی نہیں دیا۔

جزی اللّٰہ ربّ الناس خیر جزائہٖ رفیقین قالا خیمتی ام معبد

''اللہ تعالیٰ جو لوگوں کا ربّ ہے ان دو رفیقوں کو بہترین جزا عطا فرمائے جنہوں نے ام معبد کے دو خیموں میں دوپہر کو آرام فرمایا''۔

ھما نزلا بالبر و اعتدیابہ فقد فاز من امسٰی رفیق محمد

''وہ دونوں جنگل میں ٹھہرے اور وہیں ناشتہ کیا۔ پھر محمد کا رفیق فائز المرام ہوا''۔

لھن بنی کعب مقام فتاتھم و مقعدھا للمسلمین بمرصد

''بنی کعب کو ان کی جوان بچی کی ٹھہرنے کی جگہ مبارک ہو اور اس بچی کی بیٹھنے کی جگہ مسلمانوں کے لئے گھات

والی جگہ ہے''۔

باخبار محمد بن عمر از حزام بن ہشام از ام معبد: ہمارے سامنے دو اونٹوں پر چار شخص نمودار ہوئے اور میرے خیمہ میں آ کر ٹھہر گئے۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذبح کرنے کے لئے ایک بکری لائی مگر وہ دودھ والی تھی میں نے اسے آپ کے قریب کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا باکھ ٹٹولا اور فرمایا اسے ذبح نہ کرو آخر کار میں اسے چھوڑ کر دوسری بکری لے آئی اور اسے ذبح کر کے اس کا گوشت تیار کیا اور آٹا پیس کر روٹی پکائی اور آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے کھانا کھایا۔ میں نے پوچھا: آپ کے ساتھ کون تھے؟ بولیں ابن ابی قحافہ، مولیٰ ابن ابی قحافہ اور ابن ابی اریقط فرماتی ہیں: پھر آپ نے اور آپ کے رفقاء نے ناشتہ کیا اور میں آپ کے توشہ دان کو بھر دیا اور ہمارے پاس کچھ یا زیادہ تر گوشت باقی رہ گیا اور وہ بکری جس کا باکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوا تھا ہمارے پاس مدتوں رہی حتیٰ کہ رمادہ کے وقت تک رہی یعنی حضرت عمر کے عہد خلافت میں بھی ۱۸ھ تک رہی۔ ہم اسے صبح وشام دوہتے رہتے تھے حالانکہ دودھ دور دور تک مفقود ہوتا تھا۔ اس دن ام معبد مسلمان تھیں۔ محمد بن عمر: دوسرے لوگ کہتے ہیں: بلکہ ام معبد اس کے بعد آئیں اور اسلام لائیں اور آپ سے بیعت کی۔

ام عبداللہ:

آپ کا نام ام عبد ہے۔ آپ عبدود بن سوی بن قریم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم بن سعد بن ہزیل بن مدرکہ بن الیاس بن مضر کی صاحبزادی ہیں اور ابن مسعود کی والدہ ہیں۔ اُمّ عبد کی والدہ ہند بنت عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب ہیں۔ آپ نے مشرف بہ اسلام ہو کر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس، بتحدیث زہیر از ابو اسحٰق از مصعب بن سعد: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب وظائف مقرر فرمائے تو ام عبد کے ہزار درہم مقرر فرمائے۔

ریطہ:

آپ عبداللہ کی بیٹی اور ابن مسعود کی بیوی ہیں اور ان کی ام ولد ہیں آپ ایک کاریگر خاتون تھیں بولیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک صنعت کار عورت ہوں اور اپنی مصنوعات کو فروخت کرتی ہوں اور میرے پاس اور میری اولاد کے پاس کچھ اور نہیں اور میں نے آپ سے پوچھا کیا میں اپنے شوہر اور اولاد پر خرچ کر سکتی ہوں؟ فرمایا: تمہیں ان پر خرچ کا اجر ملے گا۔

زینب:

آپ ابو معاویہ ثقفیہ کی بیٹی اور ابن مسعود کی بیوی ہیں۔ آپ نے اسلام لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ سے ایک حدیث بھی روایت کرتی ہیں۔

باخبار یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری از ابراہیم بن سعد زہری از صالح بن کیسان از محمد بن عبداللہ بن عمرو بن ہشام از بکیر بن عبداللہ بن اشج از بسر بن سعید، بخبر زینب ثقفیہ زوجۂ ابن مسعود: مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز عشاء کے لئے آؤ تو خوشبو لگا کر نہ آنا۔

بنت خباب:

آپ خباب بن ارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد (جو آل سعد بن زید مناۃ بن تمیم سے ہیں) کی صاحبزادی ہیں آپ نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور آپ سے روایت بھی کی۔

باخبار وکیع بن جراح بتحدیث اعمش از ابو اسحٰق از عبدالرحمٰن بن عبد فائشی از بنت خباب: خباب ایک دستہ میں شامل ہو کر جہاد پر روانہ ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس پابندی سے آتے رہے حتیٰ کہ آپ ہماری بکری کا دودھ مٹکی میں دوہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ بھر جاتی اور دودھ بہنے لگتا تھا پھر جب خباب آئے تو دودھ نکالنے لگے اور دودھ سابق مقدار پر لوٹ آیا (بقول وکیع، گھٹ گیا) فرماتی ہیں: میں نے خباب سے کہا: جب رسول اللہ ﷺ دوہا کرتے تھے تو مٹکی بھر جاتی تھی اور دودھ بہنے لگتا تھا۔ لیکن جب آپ نے دوہا تو دودھ گھٹ کر پہلی مقدار پر آ گیا۔

باخبار عبداللہ بن رجاء بصری باخبار اسرائیل از ابو اسحٰق از عبدالرحمٰن بن مدرک از بنت خباب بن ارت: میرے والد ایک جہاد پر گئے اور ہمارے لئے صرف ایک بکری چھوڑ گئے اور یہ فرما گئے کہ اس کا دودھ اصحاب صفہ کے پاس لے جا کر دوہنا۔ فرماتی ہیں: پھر ہم وہ بکری اصحاب صفہ کے پاس لے گئے تو وہاں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔ آپ نے بکری باندھ کر اس کا دودھ نکالنے کا ارادہ کیا اور فرمایا: تمہارے پاس جو سب سے بڑا برتن ہے اسے لے آؤ میں گھر گئی اور میں سب سے بڑا لگن لے آئی جس میں آٹا گوندھا جاتا تھا۔ پھر آپ نے اس میں دودھ دوہا حتیٰ کہ اسے بھر دیا اور فرمایا لے جاؤ خود بھی پیو اور اپنے پڑوسیوں کو بھی پلاؤ اور جب اسے دوہنا چاہو تو اسے یہیں لے آنا۔ چنانچہ ہم بکری آپ کے پاس پابندی سے لاتے رہے اور آپ نے ہم دودھ کی ریل پیل کر دی حتیٰ کہ والد صاحب تشریف لے آئے اور آپ نے بکری باندھ کر دودھ دوہنا شروع کیا۔ پھر بکری اپنے سابق دودھ کی طرف لوٹ گئی۔ میری والدہ نے کہا: تم نے بکری خراب کر دی۔ پوچھا: کیسے؟ بولیں: یہ بکری اس لگن کو دودھ سے بھر دیا کرتی تھی۔ پوچھا: اسے کون دوہا کرتا تھا؟ بولیں: رسول اللہ ﷺ۔ بولے: تم نے مجھے آپ کے برابر سمجھ لیا۔ آپ کی قسم آپ کے دست مبارک میں تو بڑی برکت ہے۔

کعیبہ:

آپ سعد اسلمیہ کی صاحبزادی ہیں۔ آپ نے ہجرت کے بعد رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ آپ ہی مسجد میں ایک خیمہ میں رہا کرتی تھیں اور بیماروں اور زخمیوں کی دیکھ بھال کیا کرتی تھیں۔ جب غزوۂ خندق میں حضرت سعد کے تیر مارا گیا ہے تو آپ انہیں کی نگرانی میں تھیں اور یہیں آپ کے زخم کا علاج کرتی تھیں۔ حتیٰ کہ سعد فوت ہو گئے۔ کعیبہ غزوۂ خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھیں۔

مطاع اسلمیہ:

آپ ہجرت کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئیں اور رحمت عالم ﷺ سے بیعت کی اور آپ کے ساتھ جنگ خیبر میں شریک ہیں۔

ام سنان اسلمیہ:

آپ نے بھی ہجرت کے بعد اسلام قبول کیا اور رحمت عالم ﷺ سے بیعت کی۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبداللہ بن ابی یحییٰ از ثبیتہ بنت حنظلہ اسلمیہ اپنی والدہ ام سنان اسلمیہ سے: جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا ارادہ فرمایا تو میں نے آپ کے پاس آ کر کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں اس جنگ میں آپ کے ساتھ چلوں؟ مشکیزے سیونگی اور بیماروں کی اور خدا نہ کرے زخمیوں کی دیکھ بھال رکھوں گی اور کجاووں کی نگرانی کروں گی۔ فرمایا: اللہ کی برکت کے ساتھ چلو تمہاری ساتھ والی عورتوں نے اس بارے میں مجھ سے گفتگو کی ہے اور میں نے انہیں اجازت دے دی ہے۔ وہ تمہاری قوم کی بھی ہیں اور دوسرے قبیلوں کی بھی۔ اگر تم چاہو تو اپنے قبیلہ کے ساتھ رہو اور چاہو تو ہمارے ساتھ رہو۔ میں نے کہا: میں تو آپ کے ساتھ رہوں گی۔ فرمایا: اچھا تو میری بیوی ام سلمہ کے ساتھ رہو۔ فرماتی ہیں: پھر میں ام سلمہ ہی کے ساتھ رہی۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عمر بن صالح حوطی از حریث بن زید اسلمی' بتحدیث ثبیتہ بنت حنظلہ اپنی والدہ ام سنان اسلمیہ سے جو بیعت شدہ تھیں اور نبی ﷺ کے ساتھ فتح خیبر میں موجود تھیں' ہم جمعہ کی اور عید و بقرعید کی نماز کے لئے نہیں آتی جاتی تھیں حتیٰ کہ ہم خاندان سے نا اُمید ہو جاتی تھیں۔ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر آپ سے بیعت کی۔ آپ نے میرا ہاتھ دیکھ کر فرمایا: اگر تم ناخنوں کے رنگ بدل لو اور اپنے ہاتھوں میں ایک تسمہ ہی باندھ لو تو کیا حرج ہے؟

امیہ:

آپ قیس ابوالصلت غفاریہ کی صاحبزادی ہیں۔ آپ نے ہجرت کے بعد مسلمان ہو کر بیعت کی اور جنگ خیبر میں آپ کے ساتھ حاضر ہوئیں۔ باخبار محمد بن عمر بحدیث ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ از سلیمان بن سہیم از ام علی بنت ابی الحکم از امیہ بنت قیس ابوالصلت غفاریہ: میں بنی غفار کی عورتوں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور ہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ اس جنگ (خیبر) میں ہم آپ کے ساتھ چلنے کا ارادہ رکھتی ہیں تاکہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کریں اور مقدور بھر مسلمانوں کی اعانت کریں۔ فرمایا: بسم اللہ۔ اللہ کی برکت کے ساتھ چلو۔ فرماتی ہیں: میں بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئی' میں نو عمر تھی' رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کجاوے کی خرجی کے پاس بٹھا لیا اور آپ صبح کو اُترے اور آپ نے اونٹ بٹھایا۔ میں نے خرجی پر خون کے دھبے دیکھے یہ مجھے سب سے پہلے حیض آیا تھا۔ میں کجاوے پر بیٹھی رہی اور اس سے ہٹنے سے شرمائی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے خون دیکھا اور میرے شرمانے کا احساس کیا تو فرمایا: شاید تمہیں ایام شروع ہو گئے؟ میں نے کہا: معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ فرمایا: اچھا تو اس کی تیاری کر لو اور پانی کے ایک برتن میں نمک ڈال کر خرجی سے لگے ہوئے خون کو دھو دو۔ پھر آ جاؤ۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے خیبر فتح کر دیا تو آپ نے مال فے میں سے قدرے ہمیں بھی دیا لیکن ہمارا حصہ نہیں لگایا اور آپ نے یہ ہار جسے تم میرے گلے میں دیکھ رہی ہو لے کر مجھے دیا اور میری گردن میں اپنے ہاتھ سے ڈال دیا۔ اللہ کی قسم یہ کبھی مجھ سے جدا نہ ہوگا۔ چنانچہ یہ ہار مرتے دم تک آپ کے گلہ میں رہا اور آپ وصیت کر گئی تھیں کہ میرے ساتھ ہار کو بھی دفن کر دینا۔ آپ کا دستور تھا جب حیض سے پاک ہوتیں تو جس پانی سے غسل فرماتیں اس میں نمک ضرور ڈال لیا کرتی تھیں اور وصیت بھی کر گئی تھیں کہ میرے غسل

کے پانی میں نمک ضرور ڈال لینا۔

ام حفید ہلالیہ:

آپ نے ہجرت کے بعد اسلام لا کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ آپ ہی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطور تحفہ کے پکی ہوئی گوہیں بھیجی تھیں۔

ام سنبلہ مالکیہ:

مالکیہ اسلم کے جو خزاعہ سے ہیں بھائی ہیں ام سنبلہ نے ہجرت کے بعد اسلام لا کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ باخبار محمد بن عمر بحدیث عبداللہ بن جعفر از عبدالرحمٰن بن حرملہ از عبداللہ بن دینار از عروہ بن زبیر از ام المومنین عائشہ: جب ہم مدینہ آ گئے تو نبی ﷺ نے ہمیں کسی دیہاتی کا ہدیہ قبول کرنے سے منع فرما دیا۔ پھر ہمارے پاس ام سنبلہ دودھ ہدیہ کے طور پر لائیں لیکن ہم نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ معہ ابوبکر کے تشریف لائے اور پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ یہ ام سنبلہ ہیں اور ہمارے پاس بطور ہدیہ کے دودھ لائی ہیں اور آپ نے کسی دیہاتی کا ہدیہ قبول کرنے سے ہمیں منع فرما دیا ہے۔ فرمایا: لے لو کیونکہ اسلم اعراب نہیں ہیں وہ ہمارے جنگل والے ہیں اور ہم ان کے شہر والے ہیں۔ اگر وہ ہمیں پکاریں تو ہم ان کی پکار پر لبیک کہیں اور اگر وہ ہم سے مدد مانگیں تو ہم ان کی مدد کریں۔ ام سنبلہ دودھ لاؤ' انہوں نے دودھ برتن میں ڈال کر دیا اور اسے رسول اللہ ﷺ نے پیا۔ پھر فرمایا اور لاؤ۔ انہوں نے اور دودھ دیا۔ اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پیا اور کہا: اس سے جگر میں ٹھنڈک پیدا ہو گئی۔ آپ نے ہمیں کسی دیہاتی سے ہدیہ قبول کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ فرمایا: اسلم دیہاتی نہیں ہیں وہ ہمارے جنگل والے ہیں اور ہم ان کے شہر والے ہیں۔ اگر وہ ہمیں پکاریں تو ہم ان کی پکار پر لبیک کہیں اور اگر وہ ہم سے مدد مانگیں تو ہم ان کی مدد کریں۔

ام کرز:

آپ خزاعیہ ہیں' آپ حدیبیہ والے دن نبی ﷺ کے پاس آئیں آپ قربانی کے جانور کا گوشت بانٹ رہے تھے پھر آپ مسلمان ہو گئیں۔ آپ نبی ﷺ سے روایت بھی کرتی ہیں۔

باخبار یزید بن ہارون باخبار محمد بن اسحٰق از عطاء بن ابی رباح از حبیبہ بنت میسرہ از ام کرز خزاعیہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں پوچھا: فرمایا: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔

ام معقل:

آپ اسدیہ ہیں آپ نے مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور آپ سے روایت بھی کرتی ہیں۔

باخبار محمد بن مصعب قرقسانی تحدیث اوزاعی از یحییٰ بن ابی کثیر از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن از ام معقل: یا رسول اللہ ﷺ! میرا حج کا ارادہ تھا۔ مگر میرا اونٹ دُبلا ہے۔ اب آپ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: رمضان میں عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان کا عمرہ (ثواب میں) حج کے برابر ہوتا ہے۔

ام صبیہ، خولہ:

آپ قیس جہنیہ کی صاحبزادی ہیں، آپ ہجرت کے بعد مسلمان ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور رسول اللہ ﷺ سے چند حدیثوں کی راویہ بھی ہیں۔

باخبار انس بن عیاض لیثی از اسامہ بن زید از سالم ابوالنعمان بن خربوز از ام صبیہ جہنیہ: ایک وضو کے برتن میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ آئے گئے۔

باخبار ابوبکر بن عبداللہ بن ابی اویس از سلیمان بن بلال از اسامہ از سالم ابوالنعمان بن خربوذ از ام صبیہ: ہم مثل۔

باخبار اسماعیل بن عبداللہ بن ابی اویس بحدیث خارجہ بن حارث از سالم بن سرج مولیٰ ام صبیہ، اور آپ خولہ بنت قیس ہیں اور وہ خارجہ بن حارث کی دادی ہیں: میرا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ ایک برتن میں آیا گیا۔

محمد بن عمر: خارجہ بن حارث، رافع بن مکیث جہنی پھر ربعی کے بیٹے ہیں۔

باخبار خالد بن مخلد بجلی بحدیث خارجہ بن حارث بن رافع بن مکیث جہنی بحدیث سالم و نافع پسران سرج مولیٰ ام صبیہ از خولہ بنت قیس: ہم مثل۔

باخبار محمد بن عمر از اسامہ بن زید لیثی بخبر سالم بن سرج ابوالنعمان، بسماع خولہ بنت قیس ام صبیہ جہنیہ: میرا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ وضو کے ایک برتن میں آیا گیا۔ محمد بن عمر: جس نے سالم بن سرج ابوالنعمان کہا اسی کا قول صحیح ہے۔

باخبار محمد بن عمر، بتحدیث ابوبکر بن یحییٰ بن نضر از سالم ابوالنعمان از ام صبیہ خولہ بنت قیس جہنیہ: میں سب سے پیچھے ہوتی تھی اور جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کا خطبہ اور منبر پر آپ کی قراءت سن لیا کرتی تھیں۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث عمر بن صالح بن نافع بحدیث سودہ بنت ابی ضبیس جہنی (سودہ نے نبی ﷺ کو پایا اور آپ سے بیعت کی اور ابوضبیس صحابی تھے) از ام صبیہ، خولہ بنت قیس: ہم عہد رسالت میں، عہد صدیقی میں اور شروع عہد فاروقی میں مسجد میں آپس میں دوستی کیا کرتی تھیں اور کبھی چرخہ بھی کات لیا کرتی تھیں اور کبھی بعض عورت کھجور کے پتوں سے کوئی چیز بنا لیا کرتی تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں آزادی کی حالت میں نکال دوں گا۔ آخر کار ہم مسجد سے نکال دی گئیں۔ البتہ نماز کے لئے وقت پر حاضر ہو جایا کرتی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز کے بعد اپنا دُرّہ لے کر مسجد میں موجود اشخاص کے پاس جاتے تھے انہیں دیکھتے تھے ان کے چہروں سے انہیں پہچانتے تھے اور انہیں ڈھونڈھا کرتے تھے اور ان سے پوچھا کرتے تھے کہ تم نے کھانا کھا لیا یا نہیں اگر کوئی بھوکا ہوتا تو اسے لے جا کر کھانا کھلا دیا کرتے تھے۔

سودہ جہنیہ:

آپ ابوضبیس کی بیٹی ہیں۔ آپ ہجرت کے بعد مسلمان ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ آپ کے والد کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت حاصل ہے۔

اُمیمہ یا اُمامہ:

آپ سفیان بن وہب بن اشیم کی جو آلِ حارث بن عبد مناۃ بن کنانہ سے ہیں صاحبزادی ہیں' آپ کی والدہ اُم عبداللہ ہیں۔ امیمہ' ابوسفیان بن حرب بن امیہ کی بیوی ہیں۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ فتح مکہ کے چند دنوں بعد مسلمان ہوئیں۔

برزہ:

آپ مسعود بن عمرو بن عمیر ثقفی کی صاحبزادی ہیں' آپ کی والدہ امت بنت خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح ہیں۔ برزہ سے صفوان بن امیہ بن خلف جمحی نے نکاح کیا جن سے عبداللہ اکبر (طویل) (عبداللہ) عبداللہ بن زبیر کے ساتھ قتل کئے گئے۔ اور ہشام اکبر اور امیہ اور ام حبیب چار بچے پیدا ہوئے۔ برزہ حجۃ الوداع میں مسلمان ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

البغوم:

آپ مُعذّل یعنی خالد بن عمرو بن سفیان بن حارث بن زبان بن عبد یالیل (جو آلِ حارث بن عبد مناۃ بن کنانہ میں سے ہیں) کی بیٹی ہیں۔ آپ عبداللہ اصغر بن صفوان بن امیہ' صفوان بن صفوان اور عمرو بن صفوان کی والدہ ہیں۔ حجۃ الوداع میں بغوم نے مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی' یہ بھی مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن حجۃ الوداع سے قبل مسلمان ہوئیں۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ از موسیٰ بن عقبہ از ابوحبیبہ مولیٰ زبیر از عبداللہ بن زبیر: فتح مکہ کے دن بغوم صفوان بن اُمیہ کی اہلیہ نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر آپ سے بیعت کی۔

ام حکیم:

بنت طارق کنانیہ نے حجۃ الوداع میں مسلمان ہو کر سرورِ عالم ﷺ سے بیعت کی۔

قتیلہ:

بنت عمرو بن ہلال کنانیہ نے حجۃ الوداع میں مسلمان ہو کر رحمت عالم ﷺ سے بیعت کی۔

تماضر:

آپ اصبغ بن عمرو بن ثعلبہ بن حصن بن ضمضم بن عدی بن جناب بن ہُبل کلبی کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ جویریہ بنت وبرہ بن رومانس ہیں جو آلِ کنانہ بن عوف بن عذرہ بن زید اللات بن رُفیدہ کلبی ہیں۔

باخبار محمد بن عمر بتحدیث عبداللہ بن جعفر از ابن ابی عون از صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن: نبی ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف کو بنوکلب کی طرف بھیجا اور فرمایا: اگر وہ تمہاری دعوت قبول کر لیں تو ان کے بادشاہ یا سردار کی بیٹی سے نکاح کر لو۔ پھر جب عبدالرحمٰن نے بنوکلب کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے یہ دعوت قبول کر لی اور ان میں سے کچھ لوگ جزیہ دینے پر بھی راضی ہو گئے پھر عبدالرحمٰن بن عوف نے تماضر بنت اصبغ بن عمرو سے جو بنوکلب کا بادشاہ تھا نکاح کر لیا اور تماضر کو مدینہ لے آئے۔ آپ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف

کی والدہ ہیں۔

باخبار محمد بن عمر: یہ سب سے پہلی کلبیہ خاتون ہیں جن سے قرشی نے نکاح کیا ہے۔ ان کے عبدالرحمٰن سے بجز ابوسلمہ کے کوئی اور بچہ نہیں ہوا۔

باخبار یزید بن ہارون باخبار ابراہیم بن سعد از سعد اپنے والد سے: تماضر کے مزاج میں بدخلقی تھی اور انہیں دو طلاقیں دی جا چکی تھیں پھر جب عبدالرحمٰن بیمار ہوئے تو دونوں میاں بوی میں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا اور عبدالرحمٰن نے تماضر سے کہہ دیا: اگر تم مجھ سے طلاق مانگو گی تو میں تمہیں طلاق دے دوں گا۔ بولیں: میں طلاق مانگتی ہوں۔ فرمایا: اچھا تو جب تم حیض سے غسل کرو تو مجھے خبر کر دینا۔ انہوں نے حیض سے غسل کر کے عبدالرحمٰن کو خبر کرنے کے لئے ان کا قاصد عبدالرحمٰن کے کسی آدمی کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے خیال کیا کہ قاصد اسی مقصد کے لئے آیا ہے۔ بلا کر پوچھا کدھر جا رہے ہو؟ بولا: مجھے تماضر نے عبدالرحمٰن کے پاس بھیجا ہے کہ میں انہیں خبر کر دوں کہ وہ حیض سے نہا کر پاک ہو گئی ہیں۔ بولے: تماضر سے جا کر کہو کہ ایسا نہ کریں کیونکہ عبدالرحمٰن اپنی قسم توڑنے والے نہیں۔ قاصد نے واپس جا کر تماضر کو اطلاع دی۔ تماضر بولیں: اللہ کی قسم میں بھی کبھی اپنی قسم توڑنے والی نہیں۔ جاؤ اور عبدالرحمٰن کو خبر کر دو۔ چنانچہ قاصد نے عبدالرحمٰن کو خبر کر دی آپ نے تماضر کو طلاق دے دی۔

باخبار عبداللہ بن نمیر از محمد بن اسحٰق از سعد بن ابراہیم از ابراہیم اپنی دادی ام کلثوم سے: جب عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنی اہلیہ تماضر کلبیہ کو طلاق دی تو انہیں متعہ میں ایک سیاہ فام لونڈی دی۔

باخبار وکیع بن جراح از عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ ماجشون از سعد بن ابراہیم از کثیف سلمی: عبدالرحمٰن نے تماضر کو طلاق دی اور اسے عطیہ میں ایک لونڈی دی۔

باخبار حجاج بن محمد از شعبہ از سعد بن ابراہیم از حمید بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ سے: گویا میں اس سیاہ فام لونڈی کو دیکھ رہی ہوں جو مجھے متعہ میں عبدالرحمٰن نے دی تھی۔

باخبار محمد بن مصعب قرقسانی بتحدیث اوزاعی از زہری از طلحہ بن عبداللہ: حضرت عثمان نے تماضر کلبیہ کو عبدالرحمٰن کے ورثہ میں سے دیا۔ عبدالرحمٰن نے انہیں اپنے مرض الموت میں ایک طلاق دی تھی اور یہ تیسری طلاق تھی۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب از نافع وسعد بن ابراہیم: عبدالرحمٰن نے تماضر کو تینوں طلاقیں دے دی تھیں پھر عدت گزر جانے کے بعد حضرت عثمان نے تماضر کو عبدالرحمٰن کے مال میں سے ان کو آٹھویں حصہ کا وارث بنایا۔ سعد کہتے ہیں: ابوسلمہ کی والدہ تماضر تھیں۔ محمد بن عمر کہتے ہیں: پھر تماضر سے زبیر بن عوام نے نکاح کر لیا مگر تھوڑے سے دنوں میں زبیر نے بھی انہیں طلاق دے دی۔

باخبار اسماعیل بن عبداللہ بن ابی اویس بتحدیث ابو اویس از عمر بن ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اپنی دادی تماضر سے (جب انہیں زبیر نے نکاح سے سات دن کے بعد طلاق دے دی) تماضر عورتوں سے کہا کرتی تھیں: جب تم میں سے کوئی نکاح کرے تو تمہیں اپنے شوہر کے پاس سات دن دھوکا میں نہ ڈالیں کیونکہ زبیر نے مجھے سات دن کے بعد طلاق

دے دی تھی۔

اسماء:

آپ مخرمہ بن جندل بن اُبیر بن نہشل بن دارم تمیمی کی صاحبزادی ہیں آپ کی والدہ عناق بنت جبار بن عوف بن ابی حارثہ بن زید بن عمرو بن غنم بن تغلب بن وائل ہیں۔ اسماء سے ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن مخزوم نے نکاح کیا جس سے ابوجہل اور حارث پسران ہشام پیدا ہوئے پھر ہشام کی موت کے بعد اس کے بھائی ابوربیعہ بن مغیرہ نے اسماء سے نکاح کیا جس سے عیاش، عبداللہ، ام حجیر تین بچے پیدا ہوئے۔ اسماء نے اسلام لا کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کر لی تھی اور ہجرت کر کے مدینہ آ گئی تھیں۔ اور عہد فاروقی تک یا بعد تک زندہ رہیں۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث عبدالحمید بن جعفر و عبداللہ بن ابی عبیدہ از ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر از ربیع بنت معوذ بن عفراء: میں انصاری عورتوں کے ساتھ حضرت عمر کے زمانہ میں اسماء ام ابوجہل کے پاس گئی۔ اسماء کا بیٹا عبداللہ بن ابی ربیعہ انہیں یمن سے عطر بھیجا کرتے تھے جسے آپ عطیات میں فروخت کر دیا کرتی تھیں۔ ہم بھی ان سے عطر خریدا کرتے تھے۔ پھر جب اسماء میری شیشیوں میں عطر ڈال کر میرے ساتھ والی دوسری عورتوں کی طرح وزن کر کے مجھے عطر دیتیں تو کہتیں: عورتو! اپنے اوپر میرا حق لکھ لو۔ میں کہتی: ہاں! میں ان کے لئے ربیع بنت معوذ پر حق لکھے لیتی ہوں۔ اسماء کہتیں: پیچھے ہٹ جا تو اس کی بیٹی ہے جس نے اپنے مالک کو قتل کیا میں جواب دیتی: نہیں بلکہ میں اس کی بیٹی ہوں جو اپنے غلام کا قاتل ہے۔ فرماتیں: اللہ کی قسم! میں تیرے ہاتھ ذرا سا عطر بھی فروخت نہیں کروں گی۔ میں کہتی: اللہ کی قسم! میں تم سے کبھی ذرا سا عطر بھی نہیں خریدوں گی کیونکہ تمہارا عطر اچھا نہیں اور نہ اس میں خوشبو ہے۔ لیکن اللہ کی قسم میں نے ان کے عطر سے بہتر اور عمدہ عطر کبھی نہیں سونگھا لیکن میں اپنے غصہ میں اسے بسرا جایا کرتی تھی۔

اسماء:

آپ سلامہ بن مخربہ بن جندل کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ سلمٰی بنت زہیر بن اُبیر بن نہشل بن دارم تمیمیہ ہیں۔ آپ مکہ میں قدیم الاسلام ہیں اور بیعت شدہ ہیں۔ آپ دوسری ہجرت کے زمانہ میں اپنے شوہر عیاش بن ابی ربیعہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی جہاں آپ کے عبداللہ بن عیاش پیدا ہوئے۔

ام سباع:

باخبار عبداللہ بن ادریس، باخبار اسلم منقری از عطاء: ام سباع نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم اپنی اولاد کی طرف سے عقیقہ کریں؟ فرمایا: ہاں! لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔

ماویہ، مولاۃ حُجیر:

جو ابو اہاب کے بیٹے ہیں۔ یہ وہی خاتون ہیں جن کے گھر میں مکہ میں خبیب بن عدی بند تھے تا کہ حرمت والے مہینے ختم ہو جائیں تو خبیب قتل کر دیے جائیں۔ بعد میں ماویہ، حضرت خبیب کا واقعہ بیان کیا کرتی تھیں پھر آپ مشرف بہ اسلام ہو گئیں اور

اچھی مسلمان ثابت ہوئیں۔ فرمایا کرتی تھیں: اللہ کی قسم! میں نے خبیب سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا۔ میں انہیں دروازے کی درزوں سے دیکھا کرتی تھی آپ زنجیروں میں بندھے ہوتے تھے اور میرے علم میں روئے زمین پر کھائے جانے کے لئے انگور کا ایک دانہ بھی لوگوں کو میسر نہ تھا مگر خبیب کے ہاتھوں میں آدمی کے سر کے برابر انگوروں کا خوشہ ہوتا تھا جس میں سے وہ کھاتے تھے۔ اللہ ہی نے انہیں یہ خوشہ عطا فرمایا تھا۔ خبیب رات کو تہجد میں قرآن پاک پڑھا کرتے تھے عورتیں ان سے قرآن پاک سن کر رویا کرتی تھیں اور خبیب پر عورتوں کو رحم آتا تھا۔

فرماتی ہیں: ایک دن میں نے خبیب سے کہا: خبیب تمہاری کوئی تمنا ہو تو بتاؤ۔ بولے: میری کوئی آرزو نہیں۔ ہاں مجھے میٹھا پانی پلا دو اور دیکھو مجھے ان جانوروں کا گوشت نہ دینا جو بتوں کے نام پر ذبح کئے جاتے ہیں اور جب لوگ میرے قتل کا ارادہ کریں تو مجھے خبر کر دینا۔ پھر جب حرمت والے مہینے ختم ہو گئے اور لوگوں نے خبیب کے قتل پر عزم واتفاق کر لیا تو میں نے ان کے پاس جا کر انہیں خبر دے دی۔ اللہ کی قسم انہوں نے اپنے قتل کئے جانے کی کوئی پرواہ نہیں کی اور مجھ سے کہا: میرے پاس استرہ بھیج دو تا کہ میں اس سے اپنی اصلاح کر لوں۔ فرماتی ہیں: میں نے ان کے پاس اپنے بیٹے ابو حسین کے ہاتھ استرا بھیج دیا۔ یہ میرا بنایا ہوا بیٹا تھا۔ مجھ سے پیدا نہیں ہوا تھا۔ پھر جب بچہ چلا گیا تو میرے دل میں وسوسہ پیدا ہوا کہ اللہ کی قسم خبیب نے اپنا انتقام پا لیا۔ یہ میں نے کیا کیا؟ میں نے اس بچہ کے ہاتھ اُسترا بھیج دیا۔ خبیب یہ خیال کر کے کہ مرد کے بدلے مرد ہے اس بچہ کو استرے سے قتل کر ڈالیں گے۔ پھر جب بچہ ان کے پاس استرا لے کر پہنچا تو آپ نے استرا لے کر اس سے دل لگی کے طور پر کہا: اللہ کی قسم تو بڑا بہادر ہے۔ کیا تمہاری ماں نے یہ نہیں سوچا کہ مرتا کیا نہیں کرتا اور تمہارے ہاتھ میرے پاس اُسترا بھیج دیا۔ جبکہ تم میرے قتل کا ارادہ بھی کر چکے ہو۔ ماویہ فرماتی ہیں: میں خبیب کی یہ باتیں سن رہی تھی۔ میں بولی: خبیب! میں اللہ کی امان کے ساتھ تم سے بے خوف رہی اور میں نے تمہارے معبود پر بھروسہ کر کے اس بچہ کے ہاتھ تمہارے پاس اُسترا بھجوا دیا۔ میں نے استرا اس لئے نہیں بھجوایا کہ تم اس سے میرے اس معصوم بیٹے کو قتل کر ڈالو۔ فرمایا: میں ایسا نہیں ہوں کہ اس معصوم کو قتل کروں۔ ہم اپنے دین میں غداری حلال نہیں سمجھتے۔

فرماتی ہیں: پھر میں نے انہیں خبر دی کہ لوگ کل صبح انہیں قتل کرنے والے ہیں۔ فرماتی ہیں: لوگ انہیں زنجیر میں جکڑے ہوئے تنعیم تک لے گئے اور آپ کے قتل کا تماشہ دیکھنے کے لئے بچے، عورتیں، غلام اور مکہ والوں کی ایک جماعت تنعیم پہنچ گئی اور کوئی بھی مکہ میں نہیں رہا۔ طالب انتقام تو اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لئے گئے اور غیر طالب انتقام اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت کا اظہار کرنے اور خوش ہونے کے لئے۔ پھر جب آپ کو مع زید بن دثنہ کے تنعیم لے کر پہنچ گئے تو ان کے حکم سے ایک طویل لکڑی کھودی گئی پھر جب خبیب کو ان کی لکڑی کے پاس لے کر پہنچے تو خبیب بولے: کیا مجھے دو رکعت پڑھنے کی مہلت دی جائے گی؟ لوگ بولے: ہاں۔ آخر کار آپ نے مختصر دوگانہ ادا کیا اور اسے لمبا نہیں کیا۔ ہمیں یہ تمام باتیں محمد بن عمر نے علماء سے بتائیں۔

ام طارق:

آپ سعد کی آزاد کردہ لونڈی ہیں۔

باخبار یعلیٰ بن عبید بتحدیث اعمش از جعفر بن عبدالرحمٰن انصاری از ام طارق مولاۃ سعد: نبی ﷺ سعد سے ملنے آئے اور آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ لیکن سعد تینوں بار خاموش رہے۔ جب نبی ﷺ واپس ہونے لگے تو مجھے سعد نے آپ کے پاس یہ کہلا کر بھیجا کہ ہمیں آپ کو اندر آنے کی اجازت دینے سے اس بات نے روکا کہ ہم نے آپ سے مزید دعاؤں کا ارادہ کر لیا تھا۔ فرماتی ہیں: پھر میں نے دروازہ پر ایک آواز سنی کہ کوئی اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ لیکن میں کسی کو دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: کون ہے؟ بولی: میں ام ملدم ہوں۔ فرمایا: نہ تیرے لئے مرحبا ہے اور نہ خوش آمدید ہے۔ فرمایا: کیا تو قباوالوں کو ہدیہ دے گی؟ بولی: ہاں۔ فرمایا: اچھا تو انہیں کے پاس چلی جا۔

ام فروہ:

آپ قاسم بن غنام کی دادی ہیں۔

باخبار یزید بن ہارون وفضل بن دکین، باخبار عبداللہ بن عمر از قاسم بن غنام اپنے اہل بیت سے اور فضل بن دکین فرماتے ہیں میری کسی ماں نے اپنی دادی ام فروہ سے خبر دی (انہوں نے نبی ﷺ سے بیعت کر لی تھی) کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا جب کہ آپ سے ایک شخص نے سب سے افضل عمل کے بارے میں پوچھا۔ آپ فرمارہے تھے وقت پر نماز پڑھنا سب سے افضل عمل ہے۔

میمونہ بنت کردم:

باخبار فضل بن دکین ومحمد بن عبداللہ اسدی بتحدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلیٰ بن کعب بخبر یزید بن مقسم اپنی مولاۃ میمونہ بنت کردم سے: میں اپنے والد کے پیچھے سواری پر تھی میں نے ان سے سنا کہ وہ نبی ﷺ سے پوچھ رہے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے منت مانی تھی کہ بوانہ میں ایک اونٹ نحر کروں۔ پوچھا کیا بوانہ میں کوئی بت یا مورتی ہے جس کی پرستش کی جاتی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: اپنی منت پوری کرو (بقول ابونعیم) جس جگہ کی تم نے منت مانی ہے۔

باخبار یزید بن ہارون باخبار عبداللہ بن یزید بن مقسم (ابن ضبہ) بحدیث پھوپھی جان سارہ بنت مقسم از میمونہ بنت کردم، میں نے رسول اللہ ﷺ کو مکہ میں آپ کی اونٹنی پر دیکھا۔ میں اپنے والد کے ساتھ تھی اور رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کاتبوں کے درہ کی طرح کوئی چیز تھی پھر میں نے دیہاتیوں کو اور لوگوں کو طبطبیہ طبطبیہ کہتے ہوئے سنا۔ میرے والد نے آپ کے پاس جا کر آپ کا قدم پکڑ لیا۔ پھر ان کے لئے رسول اللہ ﷺ نے اقرار کر لیا۔ فرماتی ہیں: میں آپ کے پیر کی دیگر انگلیوں کی بہ نسبت سبابہ کا طول آج تک نہیں بھولی۔ میرے والد نے آپ سے عرض کیا: میں عثر ان کی فوج میں موجود تھا یہ سن کر رسول اللہ ﷺ اس لشکر کو سمجھ گئے پھر طارق بن مرقع نے کہا: مجھے نیزے کے ثواب پر کون نیزہ دیتا ہے؟ میں نے کہا: اس کا ثواب کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں اپنی پہلی بیٹی سے اس کا نکاح کروں گا۔ آخر کار میں نے طارق کو نیزہ دے دیا۔ پھر میں انتظار میں رہا حتیٰ کہ ان کے بچی پیدا ہوئی اور بالغ ہو گئی۔ پھر میں نے ان کے پاس آ کر کہا: میری بیوی کو رخصت کر دو۔ انہوں نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! میں اسے رخصت نہیں کروں گا جب تک تم اس کا اس شرط کے علاوہ مہر مقرر نہ کرو لیکن میں نے مہر مقرر نہ کرنے کی قسم کھا لی پھر رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: وہ عورت کس عورت کی ہم عمر ہے؟ کہنے لگے: اس کے بال کہیں کہیں سے سفید ہونے لگے ہیں۔ پھر مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو تمہارے لئے اس میں خیر نہیں۔ اس بات نے مجھے پریشان کر دیا اور میں حیرت سے آپ کو تکنے لگا۔ آپ نے فرمایا: نہ تم پر گناہ ہے اور نہ تمہارے ساتھی پر۔ فرماتی ہیں پھر آپ سے میرے والد نے اسی مقام پر پوچھا: میں نے منت مانی ہے کہ میں چند بکریاں بوانہ میں ذبح کرں۔ غالباً ۵۰ بکروں کا ذکر کیا۔ پوچھا: کیا وہاں ان بتوں میں سے کوئی بت ہے؟ بولے: نہیں۔ فرمایا اپنی نذر پوری کرو پھر میرے والد نے پچاس بکریاں جمع کیں اور بوانہ میں لے جا کر انہیں ذبح کیا لیکن ان میں سے ایک بکری بھاگ گئی۔ آپ اسے ڈھونڈنے لگے اور اللہ سے دُعا مانگنے لگے کہ اے اللہ! میری منت پوری کر حتیٰ کہ بکری آپ کو مل گئی اور آپ نے اسے بھی ذبح کیا۔

میمونہ:

آپ سعید کی بیٹی اور رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی ہیں۔

باخبار عبداللہ بن موسیٰ وفضل بن دکین باخبار اسرائیل از زید بن جبیر از ابویزید ضبی از میمونہ بنت سعید: نبی ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا جو روزہ دار تھی بوسہ لے لیا تھا۔ فرمایا: روزہ نہ رکھے اور آپ سے حرام کے بچہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا: اس میں خیر نہیں وہ جوتے جن کو پہن کر میں جہاد کروں حرام کے بچہ کے آزاد کرنے سے مجھے زیادہ پیارے ہیں۔

باخبار موسیٰ بن مسعود بتحدیث عکرمہ بن عمار از طارق بن قاسم بن عبدالرحمٰن از میمونہ مولاۃ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میمونہ! عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگ۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا عذاب قبر برحق ہے۔ فرمایا: ہاں! اے میمونہ! قیامت کے دِن انتہائی سخت عذاب غیبت اور پیشاب کی وجہ سے ہوگا (یعنی پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہ برتنے کی وجہ سے)۔

ام الحصین، احمسیہ:

باخبار عبیداللہ بن موسیٰ باخبار اسرائیل از ابواسحٰق از یحییٰ بن ام الحصین اپنی دادی ام الحصین سے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ منیٰ میں لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور آپ کے بازو کا عضلہ ہل رہا تھا۔ آپ فرما رہے تھے: لوگو! اللہ سے ڈر جاؤ اور اس کی باتیں سنو اور اطاعت کرو اور اگر تم پر ایک حبشی غلام امیر بنا دیا جائے تو اس کی بات بھی سنو اور اطاعت کرو جب تک وہ اللہ کی کتاب قائم کرتا رہے۔

باخبار حسن بن موسیٰ باخبار زہیر باخبار ابواسحٰق از یحییٰ بن حصین اپنی دادی ام حصین سے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنی سواری پر اس کے کجاوے پر تشریف فرما تھے حصین میری گود میں تھا آپ لوگوں سے فرما رہے تھے اور بغل کے نیچے سے چادر نکال رکھی تھی (زہیر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور ہاتھ پھیلایا)۔ اللہ سے ڈر جاؤ اور اپنے امیر کی بات سنو اور اس کا کہنا مانو۔ اگر چہ وہ حبشی ہو اور اگر وہ کن کٹا حبشی ہو تو جب تک وہ تم میں اللہ کی کتاب قائم کرتا ہے اس کی بات سن کر اس کا کہا مانو۔

باخبار فضل بن دکین ومحمد بن عبداللہ اسدی وابوقطن عمرو بن ہیثم بتحدیث یونس بن ابی اسحٰق از عیزار بن حریث بسماع ام

حصین احمسیہ: میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ پر چادر تھی جس کو آپ نے بغل کے نیچے سے نکال کر اوڑھ رکھا تھا اور میں آپ کے بازو کے عضلہ کو ہلتا ہوا دیکھ رہی تھی۔ آپ فرما رہے تھے: لوگو! اللہ سے ڈرو! اگر تم پر حبشی کن کٹا غلام امیر بنا دیا جائے تو اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو جب تک وہ تم کو اللہ کی کتاب پر چلاتا رہے۔

ام جندب ازدیہ:

آپ ہی ام سلیم بن عمرو بن احوص ہیں۔ آپ نے اسلام لا کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور آپ سے روایت بھی کرتی ہیں۔

باخبار عبداللہ بن ادریس بسماع یزید بن ابی زیاد از سلیمان بن عمرو بن احوص اپنی والدہ سے: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ بطن وادی سے جمرۃ العقبہ پر کنکریں مار رہے تھے۔ آپ نے باقلا کے دانے کے برابر سات کنکریں ماریں اور آپ فرما رہے تھے: لوگو! کوئی کسی کو قتل نہ کرے اور آپ کے پیچھے ایک شخص تھا جو آپ کو لوگوں کے سنگریزوں سے بچا رہا تھا۔ (فرماتے ہیں:) میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ عباس بن عبدالمطلب تھے۔ آپ سات کنکریں مار کر واپس ہو گئے۔ پھر آپ سے ایک عورت نے آ کر کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا اکلوتا بچہ ہے (اور بیمار ہے)۔ فرمایا: ان خیموں میں سے پانی لے آ۔ چنانچہ وہ پتھر کے ایک برتن میں پانی لے آئیں۔ آپ ﷺ نے اس میں سے پیا اور اس میں کلی کی اور فرمایا: یہ پانی اپنے بیٹے کو پلا اور اللہ سے اس کی شفاء کے لئے دعا کر۔ چنانچہ انہوں نے وہ پانی اپنے بیٹے کو پلایا اور ان کا بیٹا اچھا ہو گیا۔

باخبار فضل بن دکین بتحدیث مندل از یزید بن ابی زیاد از سلیمان بن عمرو بن احوص اپنی والدہ ام جندب سے: میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ جمرۃ العقبہ پر سنگریزے مار رہے تھے اور اپنے خچر پر سوار تھے اور آپ کے پیچھے ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جو آپ کو سنگریزوں سے بچا رہا تھا۔ میں نے کہا نبی ﷺ کے پیچھے یہ کون شخص بیٹھا ہے؟ مجھ سے کہا گیا: یہ فضل بن عباس ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: لوگو! پرسکون وسکینت کے ساتھ رہو اور باقلا کے دانے کے برابر پتھر مارو۔

باخبار یزید بن ہارون، باخبار حجاج از یزید مولیٰ عبداللہ بن حارث از عبداللہ بن حارث از ام جندب ازدیہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! جمرۂ عقبہ کے پاس اپنے نفسوں کو قتل نہ کرو اور باقلا کے دانہ کے برابر کنکریں لازم کرلو۔

ام حکیم بنت وداع خزاعیہ:

آپ نے اسلام قبول فرما لیا تھا اور رسول اللہ ﷺ سے کئی حدیثیں روایت کرتی ہیں۔

باخبار موسیٰ بن اسماعیل، بتحدیث حبابہ بنت عجلان خزاعیہ اپنی والدہ ام حفص بنت جریر سے اور وہ ام حکیم بنت وداع سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: مالدار کو فقیر (اس کے احسان کا) کیا بدلہ دے؟ فرمایا: اس کی خیر خواہی میں رہے اور اس کے لئے دعائے خیر کرتا رہے اسی اسناد سے ام حکیم نے نبی ﷺ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔

ام مسلم اشجعیہ:

آپ بھی مسلمان ہو گئی تھیں اور رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث روایت کرتی ہیں۔

باخبار قبیصہ بن عقبہ باخبار سفیان از حبیب از شخصے از ام مسلم اشجعیہ: میں اپنے چمڑے کے خیمہ میں تھی کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ کتنی حسین ہے اگر مردہ نہ ہو پھر میں اس کی جستجو میں لگی رہی۔

ام کبشہ قضاعیہ:

آپ نے بھی اسلام کی سعادت حاصل کی اور رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث روایت کی۔

باخبار عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ بتحدیث حمید بن عبدالرحمٰن رواسی از حسن بن صالح از اسود بن قیس از سعید بن عمرو از ام کبشہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے ساتھ جنگ میں شامل ہونے کی اجازت مانگی اور میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں زخمیوں کا علاج کروں گی اور بیماروں کی دیکھ بھال کروں گی۔ فرمایا: لوگ کہیں گے کہ محمد عورتوں کے ساتھ جنگ کرتا ہے۔

اُمّ سائب:

آپ نے رسول اللہ ﷺ کو پایا اور مشرف بہ اسلام ہوئیں۔

باخبار شبابہ بن سوار بحدیث مغیرہ بن مسلم از ابوالزبیر از جابر: نبی ﷺ ام سائب کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ ہانپ رہی تھیں۔ پوچھا: کیا بات ہے؟ کہنے لگیں: بخار ہے۔ اللہ اسے ذلیل کرے۔ فرمایا: ہائیں! خبردار! بخار کو برا نہ کہنا کیونکہ بخار مسلمانوں کے گناہ اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کا میل صاف کر دیتی ہے۔

قتیلہ جہنیہ:

آپ صیفی کی بیٹی ہیں، آپ نے اسلام کو سینہ سے لگایا اور رسول اللہ سے ایک حدیث بھی روایت کرتی ہیں۔

باخبار وکیع بن جراح ومحمد بن عبید از مسعودی از معبد بن خالد از عبداللہ بن یسار از قتیلہ بنت صیفی: ایک یہودی عالم نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: تم اچھے لوگ ہوتے اگر شرک نہ کرتے۔ نبی ﷺ نے پوچھا: ہمارا شرک کیا ہے؟ کہنے لگا: مسلمان کعبہ کی قسم کھاتے ہیں۔ نبی ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: دیکھو! اس نے اعتراض کر ہی دیا۔ آئندہ سے ہر مسلمان ربّ کعبہ کی قسم کھایا کرے پھر اس یہودی نے کہا: تم اچھے ہوتے اگر تم اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتے۔ فرمایا: یہ کس طرح؟ کہنے لگا: تم کہتے ہو: جو اللہ نے چاہا اور آپ نے چاہا۔ آپ نے صحابہ سے فرمایا: اس نے جو کچھ کہا وہ تم نے سن لیا آئندہ تم کو اس طرح کہنا چاہئے: جو اللہ نے چاہا پھر آپ نے چاہا۔

سلامہ بنت حُر:

آپ اسلام لائیں اور رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بھی روایت کی۔

باخبار وکیع بن جراح از ام غراب از عقیلہ از سلامہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے۔ ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے کہ لوگ ایک ایک گھنٹہ کھڑے رہیں گے اور نماز پڑھانے کے لئے کوئی امام نہ پائیں گے۔

بُسَیرہ، حُمیضہ بنت یاسر کی دادی:

آپ نے مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور ایک حدیث بھی روایت کی۔

باخبار محمد بن بشر عبدی بحدیث ہانی بن عثمان اپنی والدہ حمیضہ بنت یاسر سے' اپنی دادی بسیرہ سے (آپ مہاجرہ تھیں):
ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ایمان والی عورتو! اپنے اوپر لا الٰہ الا اللہ اور تسبیح و تقدیس لازم کرلو اور غافل نہ رہو۔ ورنہ رحمت سے محروم ہو جاؤ گی اور تسبیحات پوروں پر پڑھا کرو کیونکہ انہیں زبان دے دی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا۔

سراء بنت نبہان غنویہ:

آپ نے بھی اسلام کی بہار لوٹی اور رسول اللہ ﷺ سے چند حدیثیں بھی روایت کرتی ہیں۔

باخبار ابو عاصم ضحاک بن مخلد از ربیعہ بن عبدالرحمٰن غنوی بحدیث میری دادی سراء بنت نبہان (آپ جاہلیت میں ایک گھر کی مالکہ تھیں) میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ اس دِن جسے لوگ روؤس (قربانیوں والے دِن) کے نام سے پکارتے ہیں اور ذی الحج کی دسویں تاریخ سے متصل ہے۔ فرمارہے تھے: یہ کونسا دِن ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا: یہ ایام تشریق کا درمیانی دِن ہے۔ پوچھا جانتے ہو یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو خوب معلوم ہے۔ فرمایا: یہ مشعر الحرام ہے۔ پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں اس سال کے بعد تم لوگوں سے نہیں ملوں گا۔ دیکھو تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ہر ایک کی دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر میں یہ دِن حرام ہے۔ میرا یہ پیغام قریب والا دور والے کو پہنچادے حتیٰ کہ تم اپنے ربّ سے جاملو۔ پھر وہ تم سے تمہارے عملوں کے بارے میں پوچھے گا۔ فرماتی ہیں: پھر آپ مدینہ روانہ ہوگئے اور کچھ دِنوں کے بعد اپنے ربّ سے جاملے۔

باخبار احمد بن حارث غسانی بصری بحدیث ساکنہ بنت جعد غنویہ بسماع سراء بنت نبہان غنویہ: میں جاہلیت میں ایک گھر کی مالکہ تھی۔ فرماتے ہیں: آپ رسول اللہ ﷺ سے اسی سند سے کئی حدیثیں روایت کرتی ہیں۔

رُزَینہ خادمۂ رسول اللہ ﷺ:

مشرف بہ اسلام ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ سے کئی حدیثیں روایت کرتی ہیں۔

باخبار مسلم بن ابراہیم از علیلہ بنت کمیت عتکیہ اپنی والدہ امینہ سے اور وہ امۃ اللہ بنت رزینہ سے اور وہ رزینہ سے جو رسول اللہ ﷺ کی خادمہ ہیں اور آپ سے عاشورہ کے روزے کے اور دجال وغیرہ کے بارے میں کئی حدیثیں روایت کرتی ہیں۔

قیلہ، اُمّ بنی انمار:

آپ رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث روایت کرتی ہیں۔

باخبار اسماعیل بن خالد سکری بحدیث یعلیٰ بن شبیب مکی اسدی مولیٰ بنی اسد قریش بتحدیث عبداللہ بن عثمان بن خثیم قاری از قیلہ ام بنی انمار: رسول اللہ ﷺ کوہ مروہ پر آئے تاکہ عمرہ میں عمرے سے حلال ہو جائیں' میں لکڑی پر سہارا دے کر آئی اور آپ کے پاس بیٹھ گئی اور میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں خرید و فروخت کرنے والی عورت ہوں۔ کبھی میں ایک چیز خریدنا چاہتی ہوں اور میں نے اس کی جو قیمت اپنے ذہن میں مقرر کرلی ہے۔ اس سے کم قیمت دیتی ہوں۔ پھر بڑھاتے بڑھاتے اسے اس قیمت پر لے لیتی ہوں جو قیمت میں نے اپنے ذہن میں مقرر کی تھی اسی طرح کبھی میں ایک چیز بیچنا چاہتی ہوں اور اس کی اپنے

ذہن میں مقرر کردہ قیمت سے زیادہ قیمت بتاتی ہوں۔ پھر گھٹاتے گھٹاتے اس قیمت پر بیچ ڈالتی ہوں جو قیمت میں نے اپنے ذہن میں مقرر کی تھی۔ فرمایا: قیلہ! ایسا نہ کیا کرو۔ جب تم کسی چیز کو خریدنا چاہو تو وہی قیمت دو جس قیمت پر تم اسے خریدنا چاہتی ہو خواہ چیز تم کو ملے یا نہ ملے اور جب تم کوئی چیز بیچنا چاہو تو جس قیمت پر اسے بیچنا چاہتی ہو وہی قیمت بتاؤ خواہ وہ قیمت تم کو ملے یا نہ ملے

قیلہ بنت مخرمہ تمیمیہ:

آپ آل خباب کی برادری کے ایک شخص حبیب بن ازہر کے نکاح میں تھیں۔ جس سے آپ کے بچیاں پیدا ہوئیں۔ وہ شروع اسلام میں مر گئے۔ پھر آپ سے بچیاں بچیوں کے چچا اثوب بن ازہر نے چھین لیں۔ پھر آپ آغاز اسلام میں رسول اللہ ﷺ کے فیض سے فائدہ اُٹھانے کے لئے کوئی ذریعہ ڈھونڈنے لگیں اور حریث بن حسان شیبانی کے ساتھ ہو گئیں جو بکر بن وائل کے نمائندے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس جا رہے تھے اور ان کے ساتھ سرکارِ رسالت کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے مسائل پوچھے۔ حدیثیں سنیں اور آپ کے ساتھ وہ نماز پڑھی جس کا بیان عبداللہ بن حسان عنبری نے حدیث قیلہ میں کیا ہے۔ قیلہ کے ایک بیٹے کا نام حزام تھا۔ فرماتی ہیں: حزام نبی ﷺ کے ساتھ جنگ ربذہ میں شریک تھا پھر وہ روزگار کی تلاش میں خیبر چلا گیا جہاں اسے بخار چڑھا اور اسی میں فوت ہو گیا اور اپنے پیچھے بچیاں چھوڑ گیا۔

عمۃ العاص بن عمرو طفاوی:

آپ عاص بن عمرو کی پھوپھی ہیں اور رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث روایت کرتی ہیں۔

باخبار معلّی بن اسد عمی بتحدیث ابوسہل تمام بن بزیع بحدیث العاص بن عمرو طفاوی: میں نے اپنی پھوپھی جان سے سنا کہ وہ اپنی قوم کے چند لوگوں میں مل کر نبی ﷺ کے پاس گئیں اور عرض کرنے لگیں کہ یا رسول اللہ ﷺ کوئی ایسی حدیث بیان فرما دیجئے جس سے اللہ مجھے فائدہ پہنچائے۔ آپ نے تین بار فرمایا: کان کو بری لگنے والی بات سے بچ۔

ام ولد شیبہ:

باخبار فضل بن دُکین بتحدیث ہشام یعنی دستوائی از بدیل از صفیہ بنت شیبہ از ام ولد شیبہ: میں نے رسول اللہ کو صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے دیکھا آپ فرما رہے تھے: ابطح (وادی) طے نہ کی جائے مگر دوڑ کر۔

باخبار حجاج بن نصیر بحدیث ابوالحسن محمد بن ذکوان جہضمی از بدیل بن میسرہ عقیلی از صفیہ بنت عثمان: میں ابوحسین کے گھر کی کھڑکی میں تھی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو صفا مروہ کے درمیان سعی میں یہ کہتے ہوئے سنا: وادی یعنی بطن مسیل (وادی کا نشیبی حصہ) بھاگ کر ہی طے کی جاتی ہے۔ آپ نے اپنا تہبند اُٹھا رکھا تھا حتی کہ میری نگاہ آپ کے گھٹنوں پر پڑ گئی۔

خُلَیدہ:

آپ قیس بن ثابت بن خالد بن اشجع دہمانی کی صاحبزادی ہیں۔ آپ سے براء بن معرور سلمی نے جو سرداروں میں سے ایک سردار تھے نکاح کیا۔ جن سے آپ کے بشر بن براء پیدا ہوئے۔ بشر بدر میں شریک تھے۔ آپ نے بھی نبی ﷺ کے ساتھ بکری کا زہر ملا ہوا گوشت کھایا تھا۔ خلیدہ نے اسلام لا کر نبی ﷺ سے بیعت کی اور آپ سے روایت بھی کرتی ہیں۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث افلح بن سعید مزنی بحدیث عاصم بن عمر بن قتادہ از محمود بن لبید از ام بشر بن براء: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا مردے ایک دوسرے کو پہچان لیں گے؟ فرمایا: تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں یا تیری پیشانی خاک آلود ہو۔ پاکیزہ نفس جنت میں سبز پرندہ ہے اگر پرندے درختوں پر ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں تو جنتی بھی ایک دوسرے کو پہچان لیں گے۔

باخبار اسماعیل بن عبداللہ بن خالد سکری' بتحدیث محمد بن سلمہ از محمد بن اسحق از ابن ابی نجیح از مجاہد از ام بشر بن براء بن معرور: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ اپنے صحابہ سے فرمارہے تھے۔ کیا میں تم لوگوں کو بہترین شخص کی خبر نہ دوں؟ صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ کیوں نہیں' ضرور خبر دیجئے۔ فرمایا: (مغرب کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے) بہترین وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہے اور اسے حملہ کرنے کا یا حملہ کئے جانے کا انتظار ہے۔ کیا میں تم کو اس کے بعد بہترین شخص کی خبر دوں؟ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ضرور خبر دیجئے۔ آپ نے حجاز کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: اس کے بعد وہ شخص ہے جو اپنی بکریوں میں ہے' نماز پڑھتا ہے' زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے مال میں اللہ کا حق جانتا ہے اور لوگوں کی شرارتوں سے بچنے کے لئے علیحدہ ہو گیا ہے۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث معمر و مالک از زہری از عروہ از عائشہ ؓ: رسول اللہ ﷺ کے مرض الموت میں ام بشرؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ کو بخار تھا' ام بشر نے آپ کو چھو کر کہا: آپ پر جیسا بخار ہے ایسا بخار میں نے کسی پر نہیں دیکھا۔ فرمایا: جس طرح ہمارا اجر عظیم ہے اسی طرح ہماری تکلیف بھی عظیم ہے۔ لوگوں کا کیا ہے؟ فرماتی ہیں میں نے کہا لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کو ذات الجنب (نمونیا' درد پہلو) ہے۔ فرمایا: اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ مجھے ذات الجنب میں مبتلا فرمائے۔ وہ تو شیطان کی طرف سے ہوتا ہے البتہ جو نوالہ میں نے اور تمہارے بیٹے نے خیبر کے دن کھالیا تھا یہ بخار اسی کا اثر ہے۔ اس کے اثر سے مجھے برابر دورہ پڑا کرتا تھا حتیٰ کہ یہ دورہ پڑا اور میری شاہ رگ کے کٹنے کا وقت آپہنچا۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ کو شہادت نصیب ہوئی۔

قبیلۂ اوس کی بیعت کرنے والی انصاریہ خواتین اسلام

الرباب

آپ نعمان بن امری القیس بن زید بن عبدالاشہل کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی والدہ معاذہ بنت اسد بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن مالک بن نجار ہیں یہ لوگ بنو حدیلہ ہیں۔ رباب سعد بن معاذ کی پھوپھی ہیں۔ آپ نے زرارہ بن عمرو بن عدی بن حارث بن مرہ بن کعب سے شادی کی اور وہ ظفر بن خزرج بن عمرو ہیں اور وہ نبیت بن مالک بن اوس ہیں۔ رباب و زرارہ سے معاذ بن زرارہ پیدا ہوئے جو ابو نملہ صحابی کے والد ہیں۔ پھر رباب سے معرور بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ خزرجی نے شادی کی جن سے آپ کے براء بن معرور پیدا ہوئے۔ بارہ نقباء میں سے آپ بھی ایک نقیب (سردار) ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ہجرت سے قبل ہی براء فوت ہو گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کی قبر پر جا کر آپ کے جنازے کی نماز پڑھی رباب کو شرف اسلام و بیعت حاصل ہے۔

عِقرب:

آپ معاذ بن نعمان بن امری القیس کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ کبشہ بنت رافع بن معاویہ بن عبید بن الجبر ہیں اور وہ خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج ہیں اور عقرب سعد بن معاذ کی سگی بہن ہیں۔ عقرب کا نکاح یزید بن کرز بن زعوراء بن عبدالاشہل سے ہوا جن سے رافع اور حواء دو بیٹے پیدا ہوئے پھر عقرب سے قیس بن خطیم بن عدی بن عمرو بن سواد بن ظفر نے نکاح کیا جن سے یزید پیدا ہوئے (قیس کی کنیت یزید ہی کے نام پر تھی آپ جسر ابو عبید والی جنگ میں قتل ہوئے اور ثابت بھی) عقرب کو اسلام و بیعت کی سعادت حاصل ہے۔

ہند:

آپ سماک بن عتیک بن امری القیس بن زید بن عبدالاشہل کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ ام جندب بنت رفاعہ بن زنبہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف اری ہیں آپ اسید بن حضیر کی پھوپھی ہیں۔ ہند سے سعد بن معاذ نے نکاح کیا جن سے آپ کے عمرو اور عبداللہ پیدا ہوئے۔ ہند سے اوس بن معاذ بن نعمان نے بھی نکاح کیا جن سے حارث پیدا ہوئے۔ حارث بدر میں شریک تھے ہند کو بھی اسلام و بیعت کی سعادت حاصل ہے۔

اُمامہ:

آپ بھی سماک بن عتیک اور ام جندب کی بیٹی ہیں اور اسید بن حضیر کی پھوپھی ہیں۔ امامہ سے شریک بن انس نے شادی

کی جن سے عبداللہ، ام صخر، ام سلیمان اور حبیبہ چار بچے پیدا ہوئے۔ آپ کو بھی اسلام و بیعت کا شرف حاصل ہے۔

حواء:

آپ رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل کی بیٹی ہیں۔ محمد بن عمر نے ان کا اسی طرح نسب بیان کیا ہے اور انہیں بیعت کرنے والی خواتین میں شامل فرمایا ہے۔ لیکن ہم انصار کے نسب میں رافع بن قیس کی صرف ایک بٹی صعبہ پاتے ہیں۔ آپ کی والدہ خزیمہ بنت عدی بن عبس بن حرام بن جندب آلِ عدی بن نجار میں سے ہیں۔ صعبہ ابوالحسیر انس بن رافع بن امرئ القیس کی بہن ہیں۔

امّ ایاس:

آپ انس بن رافع کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ ام شریک بنت خالد بن خنیس بن لوذان بن عبدودّ بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ ہیں۔ ام ایاس سے ابوسعد بن طلحہ بن ابی طلحہ جو بنی عبدالدار بن قصی سے ہیں نکاح کیا ام ایاس کو بھی اسلام و بیعت کی سعادت حاصل ہے۔

ام الحکم:

آپ کا نام درّہ بنت عقبہ بن رافع بن امرئ القیس ہے۔ آپ کی والدہ ام البنین بنت حذیفہ بن ربیعہ بن سالم بن معاویہ بن ضرار بن ذبیان ہیں۔ جو قضاعہ کے بنو سلامان بن سعد ہزیم میں سے ہیں۔ آپ محمود بن لبید بن عقبہ کی پھوپھی ہیں۔ ام الحکم نے قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف بن قصی سے نکاح کیا جن سے اولاد ہوئی۔ آپ بھی اسلام و بیعت کے شرف سے مالا مال ہیں۔

ام سعد:

آپ عقبہ بن رافع بن امرئ القیس کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ سلمہ بنت عمرو بن خنیس بن لوذان ہیں۔ آپ محمود بن لبید کی بھی پھوپھی ہیں۔ آپ کا دوسرا نکاح قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف سے آپ کی بہن ودّہ بنت عقبہ کے فوت ہونے کے بعد ہوا۔ ام سعد کو اسلام و بیعت کی سعادت حاصل ہے۔

خولہ:

آپ بھی عقبہ بن رافع کی اور سلمٰی بنت عمرو کی بیٹی ہیں اور محمود بن لبید کی پھوپھی ہیں۔ خولہ نے حارث بن صمہ بن عتیک سے جو بنو مالک بن نجار کے بنو عمرو بن مبذول سے ہیں۔ نکاح کیا جن سے سعد پیدا ہوئے پھر ان سے عبداللہ بن قتادہ بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر اوسی نے نکاح کیا جن سے عمرو پیدا ہوئے۔ خولہ کو بھی اسلام و بیعت کی سعادت حاصل ہے۔

عمیرہ:

آپ یزید بن سکن بن رافع بن امرئ القیس کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ ام سعد بنت خزیم بن مسعود بن قلع بن حراش بن عبدالاشہل ہیں۔ عمیرہ کا نکاح منظور بن لبید بن عقبہ بن رافع بن امرئ القیس سے ہوا جن سے حارث اور عشیرہ دو بچے پیدا

ہوئے۔ آپ کو بھی اسلام و بیعت کی سعادت حاصل ہے۔

ام عامر شہلیہ:

آپ کا نام فکیہہ یا اسماء بنت یزید بن سکن بن رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل ہے اور آپ کی والدہ ام سعد بنت خزیم بن مسعود بن قلع بن حریش بن عبدالاشہل ہے آپ کو اسلام بیعت اور چند روایات کی سعادت حاصل ہے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بعض غزوات میں بھی شریک رہیں۔

باخبار اسماعیل بن عبداللہ بن ابی اویس، بحدیث ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ از عبدالرحمٰن بن عبدالرحمٰن بن ثابت بن صامت انصاری از ام عامر بنت یزید بن سکن (جو بیعت شدہ تھیں) میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ ہڈیاں پیش کیں۔ آپ نے ان سے مسجد بنو اشہل میں گوشت کھایا۔ پھر آپ نے نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ از عبداللہ بن ابی سفیان از ابوسفیان از ام عامر اسماء بنت یزید بن سکن: میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ نے ہماری مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر میں اپنے گھر آئی اور آپ کے پاس گوشت روٹی لے کر حاضر ہوئی۔ اور میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں رات کا کھانا تناول فرمالیجئے۔ آپ نے صحابہ سے کہا: اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ چنانچہ آپ نے اور صحابہ نے جو آپ کے ساتھ آئے تھے اور گھر والوں نے جو گھر میں موجود تھے سب نے کھانا کھایا۔ اللہ کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں نے دیکھا بعض بوٹیاں جوں کی توں باقی ہیں اور اکثر روٹیاں بھی باقی ہیں۔ حالانکہ چالیس آدمی کھانے والے تھے۔ پھر آپ نے ہماری ایک پرانی مشک سے پانی پیا اور واپس تشریف لے گئے۔ میں نے اس مشک پر روغن مل کر اور اسے لپیٹ کر رکھ دیا۔ پھر اس کا پانی بیماروں کو اور مرنے والوں کو برکت و عافیت کے لئے پلایا کرتے تھے۔ ام عامر اشہلیہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ خیبر میں شریک تھے۔

باخبار فضل بن دکین بحدیث سفیان بن عیینہ از عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین از شہر بن حوشب از اسماء بنت یزید: ہمارے پاس سے رسول اللہ ﷺ گزرے میں بھی عورتوں میں تھی آپ نے ہمیں سلام کیا اور ہم نے آپ کے سلام کا جواب دیا۔

باخبار خالد بن مخلد بجلی بحدیث ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ بسماع عبدالرحمٰن بن عبدالرحمٰن بن ثابت انصاری: ام عامر بنت یزید جو رسول اللہ ﷺ سے بیعت کر چکی تھیں۔ آپ کے پاس گوشت لائیں۔ آپ نے اسے کھایا پھر وضو کے بغیر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

الرباب:

آپ کعب بن عدی بن عبدالاشہل کی بیٹی ہیں۔ آپ نے یزید بن جابر قصی سے جو بنوقص کے حلیف تھے نکاح کیا۔ جن سے حذیفہ، سعد، صفوان، مُدلج اور لیلیٰ پانچ بچے پیدا ہوئے۔ رباب کو اسلام و بیعت کا شرف حاصل ہے۔

اُمّ نیار:

آپ زید بن مالک بن عدی بن کعب بن عبدالاشہل کی بیٹی ہیں اور سعد بن زید اشہلی کی بہن ہیں۔ سعد بیعۃ العقبہ اور بدر میں شریک تھے۔ محمد بن عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ان کو بیعت کرنے والی خواتین میں شامل کیا ہے لیکن ہم

انصار کے نسب کی کتاب میں ان کا ذکر نہیں پاتے۔

ام عمرو:

آپ سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ سلمٰی بنت سلمٰی بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ ہیں۔ آپ سلمہ بن سلامہ کی سگی بہن ہیں جو بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے۔ ام عمرو نے محمد بن مسلمہ بن سلمہ سے شادی کی جن سے ان کے اولاد ہوئی۔ ام عمرو کو اسلام و بیعت کی سعادت حاصل ہے۔

نائلہ:

آپ ام عمرو بنت سلامہ کی بہن ہیں اور آپ کی والدہ ام عمرو بنت عتیک ہیں اور سلمہ بن سلامہ کی علاتی بہن ہیں۔ نائلہ نے عبداللہ بن سماک بن عمرو بن غزیہ غسانی سے نکاح کیا جو بنو معاویہ بن مالک اوسی کے حلیف تھے۔ نائلہ کی ان سے اولاد ہے۔ پھر آپ سے قیس بن کعب بن قین بن کعب بن سواد سلمی نے نکاح کیا جن سے سہل پیدا ہوئے جو جنگ اُحد میں شہید ہوئے۔ نائلہ کو بھی اسلام و بیعت کی سعادت حاصل ہے۔

عقرب:

آپ بھی سلامہ بن وقش کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ سہیمہ بنت عبداللہ بن رفاعہ بن بجدہ بن نمیر واقفی اوسی ہیں۔ آپ سلمہ بن سلامہ کی علاتی بہن ہیں۔ آپ نے رافع بن یزید بن کرز بن زعوراء بن عبدالاشہل سے نکاح کیا جن سے اسید پیدا ہوئے۔ عقرب کو بھی شرف اسلام و بیعت حاصل ہے۔

الحیاہ:

آپ سلکان بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ اُمّ سہل بنت رومی بن وقش ہیں۔ آپ کو اسلام کی سعادت حاصل ہے اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ کی روایت کی رو سے بیعت کی بھی۔ محمد بن عمر: آپ کا نام عبادہ ہے اور آپ ابو نائلہ سلکان بن سلامہ کی اکلوتی بیٹی ہیں۔ سلکان کی ان کے سوا کوئی اور بیٹی نہ تھی۔ مؤرخین کا الحیاہ کے نام میں اختلاف ہے۔

امّ حنظلہ:

آپ رومی بن وقش بن زغبہ کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ سہیمہ بنت عبداللہ بن رفاعہ بن نجدہ نمیر واقفی اوسی ہیں۔ آپ سے ثعلبہ بن انس بن عدی بن زعوراء بن عبدالاشہل نے نکاح کیا جن سے آپ کے اولاد ہوئی۔ آپ کو بھی شرف اسلام حاصل ہے اور محمد بن عمر کی روایت کی رو سے شرف بیعت بھی۔

امّ سہل:

آپ رومی بن وقش بن زغبہ کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ سہیمہ بنت عبداللہ بن رفاعہ بن نجدہ بن نمیر واقفی اوسی ہیں۔ آپ نے سلکان بن سلامہ سے نکاح کیا جن سے آپ کے اولاد ہوئی۔ ام سہل کو بھی سعادت اسلام حاصل ہے اور محمد بن عمر کی روایت کی رو سے سعادت بیعت بھی۔

امامہ:

آپ بشر بن وقش بن زغبہ کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ فاطمہ بنت بشر بن عدی بن ابی غنم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج ہیں۔ آپ عباد بن بشر کی بہن ہیں جو نہ صرف بدر میں بلکہ تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ امامہ نے محمود بن مسلمہ بن سلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ اوسی سے نکاح کیا جن سے آپ کے اولاد ہوئی۔ محمد بن عمر لکھتے ہیں کہ امامہ بنت بشر علی بن اسد بن عبید بن سعیہ ہدلی کی والدہ ہیں۔ ہدل' قریظہ کے بھائی ہیں اور بنو قریظہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ لیکن عبداللہ بن محمد بن عمارہ کہتے ہیں کہ علی بن اسد کی والدہ ام علی بنت سلامہ بن وقش بن زغبہ ہیں۔ امامہ کو بھی اسلام کی سعادت حاصل ہے اور محمد بن عمر کے قول کی رو سے بیعت کی بھی۔

حواء:

آپ زید بن سکن بن کرز بن زعوراء بن عبدالاشہل کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی والدہ عقرب بنت معاذ بن نعمان بن امرئ القیس ہیں۔ حواء رافع بن زید کی جو بدر میں شریک تھے' بہن ہیں۔ آپ سے قیس بن خطیم بن عدی بن عمرو بن سواد بن ظفر نے نکاح کیا جن سے آپ کے ثابت پیدا ہوئے۔ آپ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ آپ ہی ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے قیس بن خطیم کو وصیت کی تھی۔ آپ مکہ میں قدیم الاسلام ہیں اور آپ بہترین خاتون اسلام ثابت ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ کو آپ کے اسلام کی خبر لگ گئی اتفاق سے آپ نے مکہ کی مشہور منڈی ذوالمجاز میں قیس بن خطیم کو پایا اور اس کے پاس جا کر اسے اسلام کی دعوت دی اور اسلام کا شوق دلایا۔ قیس نے کہا: آپ کی دعوت کتنی اچھی ہے اور جس کی طرف آپ بلاتے ہیں وہ امر بلاشبہ اچھا ہے لیکن اس کام میں دلچسپی لینے سے مجھے لڑائی نے روک رکھا ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ قیس کو ان کی کنیت سے خطاب کر کے اسلام لانے پر اسرار کرتے رہے اور کہتے رہے کہ اے ابوزید میں تم کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور قیس آپ کو حسب سابق جواب دیتے رہے۔ آخر کار آپ نے فرمایا: ابوزید! تمہاری رفیقہ حواء کے بارے میں مجھے خبر ملی ہے کہ تم ان سے جب سے بیزار ہو گئے ہو جب سے وہ تمہارے دین سے ہٹی ہیں۔ لہٰذا اللہ سے ڈر جاؤ اور ان کے بارے میں میری بات مانو اور انہیں نہ چھیڑو۔ بولے: ہاں! آپ کی خاطر میں ایسا ہی کروں گا اور میں ان سے بھلائی ہی سے تعرض کروں گا اس سے قبل قیس ان سے بہت بری طرح پیش آتے تھے پھر قیس نے مدینہ آ کر حواء سے کہا: میں نے تمہارے نبی محمد ﷺ سے ملاقات کی اور آپ نے مجھ سے درخواست کی کہ میں آپ کی خاطر تمہارے ساتھ اچھا سلوک کروں۔ میں اللہ کی قسم وہ وعدہ پورا کروں گا جو وعدہ میں نے آپ سے کر لیا ہے۔ میں نے تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دیا۔ اللہ کی قسم! میری طرف سے تمہیں آئندہ کبھی کوئی دکھ نہیں پہنچے گا۔ چنانچہ حواء اپنا اسلام جسے وہ چھپایا کرتی تھیں ظاہر کر دیا اور قیس نے ان سے کوئی تعرض نہیں کیا۔ اس سلسلہ میں قیس سے کہا جاتا تھا کہ اے ابوزید تمہاری بیوی محمد کے دین کی پیروکار بن گئی۔ اس کا قیس یہ جواب دیا کرتے تھے: میں نے محمدؐ سے وعدہ کیا ہے کہ میں اس کے ساتھ برا سلوک نہ کروں گا اور اس کے بارے میں آپ کی بات کا خیال رکھوں گا۔

امیمہ:

آپ عمرو بن سہل بن معبد بن مخرمہ بن قلع بن حریش بن عبدالاشہل کی بیٹی ہیں۔ آپ نے بھی اسلام لا کر بقول محمد بن عمر

آپ سے بیعت کی۔

ہند:

آپ سہل بن زید بن عامر بن عمرو بن جُشم رانجی کی بیٹی ہیں۔ عمرو بن جشم عبدالاشہل بن جشم کے بھائی ہیں۔ آپ نے بھی اسلام قبول فرما کر بقول محمد بن عمر سرور عالم ﷺ سے بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

ملیکہ:

آپ ہند بنت سہل کی بہن ہیں اور ابوہیثم بن تیہان کی بیوی ہیں جن سے آپ کے اولاد ہوئی۔ آپ نے بھی اسلام لا کر بقول محمد بن عمر آپ سے بیعت کی۔

صعبہ:

آپ بھی ہند بنت سہل کی بہن ہیں آپ نے بھی اسلام لا کر بقول محمد بن عمر آپ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

امیمہ:

آپ ابوالہیثمؓ مالک بن تیہان بن مالک بن بلی قضاعہ (جو بنو عبدالاشہل کے حلیف ہیں) کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ ملیکہ بنت سہل بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم ہیں۔ آپ نے بھی اسلام قبول کر کے بقول محمد بن عمر آپ سے بیعت کی۔

فاطمہ:

آپ یمان کی صاحبزادی ہیں اور حذیفہ بن یمان عبسی کی ہمشیرہ ہیں یہ لوگ بنی عبدالاشہل کے دوست اور حلیف تھے۔ آپ کو بھی اسلام کی، بیعت کی اور روایت کی سعادت حاصل ہے۔

باخبار ابوعامر عبدالملک بن عمرو عقدی بتحدیث شعبہ از حصین بن عبدالرحمٰن، بسماع ابوعبیدہ بن حذیفہ اپنی پھوپھی جان فاطمہ سے: میں نے عورتوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی عیادت کی۔ میں نے دیکھا کہ شدت بخار کی وجہ سے آپ کے اوپر ایک مشک لٹکی ہوئی ہے اور اس سے آپ پر قطرہ قطرہ پانی ٹپک رہا ہے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کاش آپ اللہ سے دُعا فرماتے تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی یہ تکلیف دور فرما دیتا۔ فرمایا: انبیاء کو سب سے زیادہ دُکھ پہنچائے جاتے ہیں پھر ان کے قریب والوں کو پھر ان کے قریب والوں کو۔

باخبار محمد بن عبداللہ اسدی وقبیصہ بن عقبہ بتحدیث سفیان از منصور از ربعی بن حراش کسی عورت سے اور وہ حذیفہ کی بہن سے (حذیفہ کی بہنوں نے نبی ﷺ کو پایا ہے)۔ نبی ﷺ نے ہم سے ایک خطبہ میں فرمایا: عورتو! کیا تمہیں چاندی کے زیورات کافی نہیں؟ دیکھو! تم میں جو عورت سونے کا زیور پہن کر اس کا اظہار کرے گی اسے ضرور عذاب دیا جائے گا۔ منصور کہتے ہیں میں نے اس کا ذکر مجاہد سے کیا۔ فرمایا: میں نے ان بہنوں کو دیکھا ہے میں نے دیکھا ان کے کرتوں کی آستینوں میں بٹن لگے رہتے تھے تاکہ ان کی انگوٹھیاں چھپی رہیں۔

بنو حارثہ بن خزرج (نبیت بن مالک بن اوس) میں سے بیعت کرنے والی خواتین اسلام

امامہ:

آپ خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ کی بیٹی ہیں اور رافع بن خدیج کی بہن ہیں۔ محمد بن عمر نے یہی کہا ہے۔

امامہ:

آپ رافع کی بیٹی ہیں آپ کو اسلام و بیعت کی سعادت حاصل ہے۔ آپ کی والدہ حلیمہ بنت عروہ بن مسعود بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ خزرجی ہیں۔ امامہ سے اسید بن ظہیر بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ اوسی نے نکاح کیا جن سے ثابت محمد ام کلثوم اور ام حسن چار بچے پیدا ہوئے۔

عمیرہ:

آپ ظہیر بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ فاطمہ بنت بشر بن عدی بن اُبی بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف (جو خزرج کے بنو قوقل سے ہیں اور بنو عبدالاشہل کے حلیف ہیں) ہیں۔ آپ سے مربع بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ اوسی، جن سے آپ کے زید، صرارہ، عبدالرحمٰن اور عبداللہ پیدا ہوئے۔ آخر الذکر دونوں جنگ جسر میں شہید ہوئے اور کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ عمیرہ نے مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

لیلیٰ:

آپ نہیک بن یساف بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی والدہ اُمّ عبداللہ بنت اسلم بن حریش بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث ہیں۔ لیلیٰ سے سہل بن ربیع بن عمرو بن عدی بن زید نے نکاح کیا۔ لیلیٰ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ثُبَیہ:

آپ ربیع بن عمرو بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ سہلہ بنت امرئ القیس بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ ہیں۔ ثبیہ سے اوس بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ نے شادی کی جن سے عبداللہ، کباثہ اور عرابہ تین بچے پیدا ہوئے آپ کو بھی اسلام و بیعت کی سعادت حاصل ہے۔

جمیلہ:

آپ صیفی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی والدہ نوار بنت قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث ہیں۔ جمیلہ، غلبہ بن زید بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ کی اخیافی بہن ہیں۔ آپ سے عتیک بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ نے جو بنی عمرو بن عوف سے ہیں نکاح کیا۔ جمیلہ کو بھی شرف اسلام و بیعت از رسول اللہ ﷺ حاصل ہے۔

امیمہ:

آپ عقبہ بن عمرو بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ ام عمیر بنت عمرو بن عدی (جو بنوتمیم کے بنو حنظلہ ہیں) ہیں۔ امیمہ سے سہل بن عتیک بن نعمان بن عمرو نے جو اولاد مبذول یعنی عامر بن مالک بن نجار سے ہیں نکاح کیا۔ امیمہ نے مسلمان ہو کر سرورِ عالم ﷺ سے بیعت کی۔

ام عامر:

آپ سلیم بن ضبع بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ کی صاحبزادی ہیں۔ ام عامر کا نام حبابہ ہے اور آپ کی والدہ سعاد بنت عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ ہیں۔ آپ سے اسید بن ساعدہ بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ نے شادی کی جن سے آپ کے یزید پیدا ہوئے۔ آپ کو اسلام کی سعادت حاصل ہے اور بقول عبداللہ بن محمد بن عمارہ انصاری، بیعت کی بھی۔

جمیلہ:

آپ سنان بن ثعلبہ بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ کی بیٹی ہیں۔ آپ سے عبید السہام بن سلیم بن ضبع بن عامر نے نکاح کیا جن سے ثابت پیدا ہوئے جمیلہ کو بھی اسلام کی اور رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل ہے۔

عمیرہ:

آپ ابوحثمہ عبداللہ بن ساعدہ بن عامر بن عدی بن جشم کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ ام ربیع بنت اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ ہیں آپ سے یزید بن اسید بن ساعدہ بن عامر بن عدی نے نکاح کیا پھر ان کے بعد یزید بن برذع بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر نے نکاح کیا۔ عمیرہ کو شرف اسلام و بیعت حاصل ہے۔

ام سہیل:

آپ ابوحثمہ عبداللہ بن ساعدہ بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی والدہ حجہ بنت عمیر بن عقبہ بن عمرو بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ ہیں۔ آپ سے یزید بن براء بن عازب بن حارث بن عدی بن جشم بن مجدعہ نے نکاح کیا جن سے مخلد پیدا ہوئے۔ ام سہیل نے بھی مسلمان ہو کر سرورِ عالم ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

امیمہ:

آپ ام سہیل کی سگی بہن ہیں آپ سے ہلال بن حارث بن ربیعہ بن منقذ بن عفیف نے پھر ان کے بعد ابوسندر بن حصین بن بجاد اسلمی نے نکاح کیا۔ امیمہ نے بھی مسلمان ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

عمیرہ:

آپ سعد بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ ام عامر بنت سلیم بن ضبع بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ ہیں۔ آپ سے کنانہ بن اوس بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ نے نکاح کیا۔ عمیرہ نے بھی مسلمان ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

الوقصاء:

آپ مسعور بن عامر بن عدی بن جشم کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی والدہ کبشہ بنت اوس بن عدی بن امیہ بن عامر بن خطمہ (عبداللہ) بن جشم بن مالک بن اوس ہیں۔ آپ سے نعمان بن مالک بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ نے نکاح کیا و قصاء نے بھی مسلمان ہوکر شرف بیعت حاصل کی۔

النوار:

آپ قیس بن حارث بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ کی بیٹی ہیں۔ قیس کی کنیت آپ ہی کے نام پر ہے۔ آپ سے زید بن نویرہ بن حارث بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ نے نکاح کیا جس سے عازب پیدا ہوئے۔ نوار نے بھی مسلمان ہوکر بیعت کی۔

ام عبداللہ:

آپ عازب بن حارث بن عامر بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ کی بیٹی اور براء بن عازب کی سگی بہن ہیں اور آپ کی والدہ ام حبیبہ بنت ابی حبیبہ بن حباب بن انس بن زید (جو بنو مالک بن نجار سے ہیں) یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کی والدہ ام خالد بنت ثابت بن سنان بن عبید بن الجبر (خدرہ) ہیں۔ ام عبداللہ نے مسلمان ہوکر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

ام عبس:

آپ مسلمہ بن سلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ ام سہم (خلیدہ) بنت ابی عبید بن وہب بن لوذان بن عبدودّ بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ ہیں اور محمد اور محمود کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے ابوعبس بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ نے نکاح کیا جن سے اولاد ہوئی۔ ام عبس نے بھی مسلمان ہوکر سرورِ کائنات فخر موجودات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

ہند:

آپ محمود بن مسلمہ بن سلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ شموس بنت عمرو بن حرام بن

ثعلبہ سلمی ہیں۔ آپ سے عمرو بن سعد بن معاذ بن نعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل نے نکاح کیا۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام منظور:

آپ ہند بنت محمود کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے لبید بن عقبہ بن رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل نے نکاح کیا جن سے محمود بن لبید فقیہ' منصور اور میمونہ تین بچے پیدا ہوئے۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر سرورِ عالم ﷺ سے بیعت کی۔

ام عمرو:

آپ محمود بن مسلمہ بن سلمہ کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی والدہ امامہ بنت بشر بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل بن جشم ہیں۔ آپ سے عبداللہ بن محمد بن مسلمہ بن سلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ نے نکاح کیا جن سے عمرو اور حمید پیدا ہوئے۔ پھر آپ سے زید بن سعد بن زید بن مالک بن عبید بن کعب بن عبدالاشہل نے شادی کی۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام الربیع:

آپ اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ سعاد بنت رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار ہیں۔ آپ سلمہ بن اسلم بن حریش بدری کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے ابوحثمہ بن ساعدہ بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ نے نکاح کیا جن سے سہل' عمیرہ اور ام ضمرہ تین بچے پیدا ہوئے۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

سُہَیمہ:

آپ اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ سعاد بنت رافع ہیں اور سلمہ بن اسلم بدری کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے محیصہ بن مسعود بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ نے نکاح کیا۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر سرورِ عالم ﷺ سے بیعت کی۔

لبابہ:

آپ اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ کی بیٹی ہیں اور سلمہ بن اسلم بدری کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے زید بن سعد بن مالک بن عبید بن کعب بن عبدالاشہل نے نکاح کیا۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام عبداللہ:

آپ کا نام سلمٰی ہے اور آپ اسلم بن حریش کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ ام خالد بنت خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ ہیں۔ آپ سلمہ بن اسلم بدری کی علاتی بہن ہیں۔ آپ سے نہیک بن اساف بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ نے نکاح کیا۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

سلامہ:

آپ مسعود بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی والدہ ادام بنت جموح بن زید بن حرام سلمی ہیں۔آپ حویصہ محیصہ اوراحوص پسران مسعود بن کعب کی سگی بہن ہیں۔سلامہ سے مرشدہ بن جبر بن مالک بن حویرثہ بن حارثہ نے نکاح کیا جن سے اولاد ہوئی۔آپ نے بھی مشرف بہ اسلام ہوکر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

لبنیٰ:

آپ قیظی بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ ام حبیب بنت قراد بن موہبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ ہیں۔آپ سے ابوثابت بن عبدعمرو بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ نے نکاح کیا پھر ابو احمد بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ نے۔آپ نے بھی مسلمان ہوکر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

لیلیٰ:

آپ رافع بن عمرو بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ ام براء بنت سلمہ بن عرفط بن مالک بن لوذان بن عمرو بن عوف اوسی ہیں یہ لوگ بنوسمیعہ کہلاتے ہیں۔لیلیٰ سے جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ نے نکاح کیا جن سے ابوعبس بدری پیدا ہوئے۔لیلیٰ نے بھی مشرف بہ اسلام ہوکر سرورِ عالم ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

اسماء:

آپ مرشدہ بن جبر بن مالک بن حویرثہ بن حارثہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ سلامہ بنت مسعود بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ ہیں۔آپ سے ضحاک بن خلیفہ بن ثعلبہ بن عدی بن کعب بن عبدالاشہل نے نکاح کیا جن سے ثابت' ابوجبیرہ' ابوبکر' عمر' شبیہ (جن سے محمد بن مسلمہ نے شادی کی) بکرہ' حمادہ اور صفیہ آٹھ بچے پیدا ہوئے۔آپ نے بھی مسلمان ہوکر سرورِ عالم ﷺ سے بیعت کی۔

عمیرہ:

آپ اسماء بنت مرشدہ کی سگی بہن ہیں۔آپ سے سوید بن نعمان بن مالک بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ نے نکاح کیا۔آپ نے بھی مسلمان ہوکر رحمت عالم ﷺ سے بیعت کی۔بعض انصار کا بیان ہے کہ مرشدہ بن جبر نبی ﷺ کے ساتھ لڑائیوں میں شریک رہے۔

ام ضحاک:

آپ مسعود حارثیہ کی بیٹی ہیں۔آپ نے بھی مسلمان ہوکر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور جنگ خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہیں۔اسی طرح محمد بن عمرواقدی ذکر کرتے ہیں لیکن میں نے انصار کے نسب میں ام ضحاک کو نہیں پایا۔

بنوظفر (کعب بن خزرج بن عمرو [نبیت] بن مالک بن اوس) میں سے بیعت کرنے والی خواتین اسلام

لیلیٰ:

آپ خطیم کی بیٹی اور قیس کی بہن ہیں اور آپ کی والدہ شرقتہ الدار بنت ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک از بنی عمرو بن عوف ہیں۔ آپ سے جاہلیت میں مسعود بن اوس بن مالک بن سواد بن ظفر نے نکاح کیا۔ جس سے عمرہ اور عمیرہ دو بچے پیدا ہوئے۔ پھر وہ فوت ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ آ گئے' لیلیٰ آپ سے بیعت کرنے والی سب سے پہلی خاتون اسلام ہیں۔ آپ کے ساتھ آپ کی دونوں بیٹیاں اور دونوں بیٹوں کی دونو اسیاں بھی تھیں۔ لیلیٰ نے خود کو نبی ﷺ کو ہبہ کر دیا تھا پھر بنوظفر نے آپ سے اس معاملہ کے فسخ کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے فسخ کر دیا اور لیلیٰ سے علیحدہ ہو گئے۔ لیلیٰ بڑی غیرت مند تھیں اور آپ کو اکلتہ الاسد (شیر کا نوالہ) کہا جاتا تھا۔

لُبنیٰ:

آپ بھی خطیم کی' ام قیس' قریبہ بنت قیس بن قریم بن امیہ بن سنان بن کعب بن غنم بن سلمہ سے صاحبزادی ہیں۔ آپ سے عبداللہ بن نہیک بن اساف بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ نے نکاح کیا جن سے اولاد ہوئی۔ لبنیٰ نے بھی مسلمان ہو کر سرور عالم ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

ام سہل:

آپ نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر کی دختر اور قتادہ بن نعمان بدری کی سگی بہن ہیں۔ اور آپ کی والدہ امیمہ بنت قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عمرو بن عامر بن غنم بن عدی النجار ہیں۔ آپ نے بھی اسلام لا کر رحمت عالم ﷺ سے بیعت کی۔

حبیبہ:

آپ قیس بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر کی دختر ہیں۔ اور آپ کی والدہ عمیرہ بنت مسعود بن اوس بن مالک بن سواد بن ظفر ہیں۔ آپ سے معاذ بن حارث بن رفاعہ بن عفراء از بنو مالک بن نجار نے نکاح کیا۔ جن سے عبیداللہ پیدا ہوئے۔ پھر ابوفضالہ بن ثابت بن قیس بن شماس بن مالک بن امرئ القیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج نے نکاح کیا جن سے خارجہ ایک بچہ پیدا ہوا۔ حبیبہ بھی مسلمان ہو کر بیعت کے شرف سے سرفراز ہوئیں۔

عمرہ:

آپ مسعود بن اوس بن مالک بن سواد بن ظفر کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ لیلیٰ بنت خطیم بن عدی بن عمرو بن سواد بن ظفر ہیں آپ سے محمد بن مسلمہ بن سلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ نے نکاح کیا جن سے عبداللہ پیدا ہوئے۔ عمرہ نے معہ

اپنی والدہ کے مشرف بہ اسلام ہو کر سرورِ عالم ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

عمیرہ:

آپ عمرہ بن مسعود کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے قیس بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر نے نکاح کیا جن سے حبیبہ‘ مبایعہ اور ام جندب (جن سے ثابت بن قیس نے نکاح کیا) پیدا ہوئیں‘ عمیرہ نے بھی معہ اپنی والدہ لیلیٰ کے مشرف بہ اسلام ہو کر رحمت عالم ﷺ سے بیعت کی۔

سُہیمہ:

آپ مسعود بن اوس بن مالک بن سواد بن ظفر کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی والدہ شموس بنت عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام از بنو سلمہ ہیں۔ آپ سے آپ کے ماموں زاد بھائی جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام نے نکاح کیا جن سے عبدالرحمٰن اور ام حبیب دو بچے پیدا ہوئے۔ سہیمہ نے بھی اسلام لا کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

ام سلمہ:

آپ سہیمہ بنت مسعود کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے اوس بن مالک بن قیس بن محرث بن حارث از بنو مازن بن نجار نے نکاح کیا جن سے حارث پیدا ہوئے۔ ام سلمہ نے بھی اسلام قبول کر کے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

حبیبہ:

آپ بھی سہیمہ کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے سنان بن عمرو بن طلق بن عمرو از بنو سلامان بن سعد ہذیم نے جو ان کے حلیف ہیں نکاح کیا جن سے مقنع اور ام حارث دو بچے پیدا ہوئے۔ حبیبہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام جندب:

آپ بھی سہیمہ کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے نصر بن حارث بن عبد رزاح بن ظفر نے نکاح کیا جن سے حارث پیدا ہوئے۔ ام جندب نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

عمیرہ:

آپ حارث بن عبد رزاح بن ظفر کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ سودہ بنت سواد بن ہیثم بن ظفر ہیں آپ نصر بن حارث بدری کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے عدی بن حرام بن ہیثم بن ظفر نے نکاح کیا۔ عمیرہ نے بھی مسلمان ہو کر محمد بن عمر کی روایت کی رو سے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

بشیرہ:

آپ نعمان بن حارث بن عبد رزاح بن ظفر کی دختر ہیں۔ اور آپ کی والدہ ام صخر بنت شریک بن انس بن رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل ہیں۔ آپ سے سہل بن حارث بن عروہ بن عبد رزاح بن ظفر نے نکاح کیا جن سے ربیع اور ام حارث دو بچے پیدا ہوئے۔ بشیرہ نے بھی اسلام قبول کر کے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

امیمہ:

آپ بشیرہ بنت نعمان کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے عبید بن اوس بن مالک بن سواد بن ظفر نے نکاح کیا جن سے نعمان پیدا ہوئے۔ امیمہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

بشیرہ:

آپ ثابت بن نعمان بن حارث بن عبدرزاح بن ظفر کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ شمیلہ بنت حارث (اُبیرق) بن عمرو بن حارثہ بن ہیثم بن ظفر ہیں۔ آپ سے ابونملہ بن معاذ بن زرارہ بن عمرو بن عدی بن حارث بن مر بن ظفر نے نکاح کیا۔ بشیرہؓ نے بھی اسلام لا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

عمیرہ:

آپ بشیرہ بنت ثابت کی سگی بہن ہیں۔ آپ نے بھی اسلام قبول کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

عائشہ:

آپ جزء بن عمرو بن عامر بن عبدرزاح بن ظفر کی دختر ہیں۔ آپ سے ابوالمنذر یزید بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد از بنوسلمہ نے جو قطبہ بن عامر بن حدیدہ بدری کے بھائی ہیں' نکاح کیا جن سے منذر اور عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔ عائشہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

خلیدہ:

آپ حباب بن جزء بن عمرو بن عامر بن عبدرزاح بن ظفر کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ بنت مدلج بن الیمان بن جابر عبسی' حلیف بنی عبدالاشہل ہیں۔ آپ سے عبداللہ بن سعد بن معاذ بن نعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل نے نکاح کیا لیکن لاولد رہیں۔ آپ نے بھی اسلام قبول کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

ام حارث:

آپ حارث بن عروہ بن عبدرزاح بن ظفر کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ سہلہ بنت امرئ القیس بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ ہیں۔ ام حارث نے بھی اسلام قبول کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

عیساء:

آپ حارث بن سواد بن ہشیم بن ظفر کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ قلابہ بنت صیفی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارث ہیں۔ آپ سے انس بن فضالہ بن عدی بن حرام بن ہشیم بن ظفر نے نکاح کیا جن سے محمد بن انس پیدا ہوئے اور محمد بن انس کے ۲۲ بیٹے اور پانچ بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ عیساء نے بھی اسلام لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

حبیبہ:

آپ ام حبیب بنت مُعتّب بن عبید بن سواد بن ہیثم بن ظفر ہیں۔ آپ سے اسیر بن عروہ بن سواد بن ہیثم بن ظفر نے

نکاح کیا جن سے ابو ہریرہ پیدا ہوئے۔ حبیبہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

شُمیلہ:

آپ حارث (ابیرق) بن عمرو بن حارث بن ہیثم بن ظفر کی دُختر ہیں اور آپ کی والدہ اُشیلہ بنت عبدالمنذر بن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف از اوس ہیں۔ آپ ابولبابہ بن عبدالمنذر کی بہن ہیں۔ شمیلہ سے ثابت بن نعمان بن حارث بن عبدرزاح بن ظفر نے نکاح کیا جن سے خالد اور بشیرہ دو بچے پیدا ہوئے۔ آپ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

بُریدہ:

آپ بشر بن حارث (ابیرق) بن عمرو بن حارثہ بن ہیثم بن ظفر کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ امیمہ بنت عمرو بن عدی بن زید بن جُشم بن حارثہ ہیں۔ آپ سے عباد بن نہیک بن اساف بن عدی بن زید بن جُشم بن حارثہ نے نکاح کیا پھر ان کے بھائی ابومعقل جن سے عبداللہ پیدا ہوئے۔ پھر بردہ بن اسیر بن عروہ بن سواد بن ہیثم بن ظفر نے جن سے معتب پیدا ہوئے بریدہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر سرورِ کائنات ﷺ سے بیعت کی۔

امّ سماک:

آپ فضالہ بن عدی بن حرام بن ہیثم بن ظفر کی دختر ہیں اور انس و مونس کی ہمشیرہ ہیں۔ آپ کی والدہ سودہ بنت سوید بن حرام بن ہیثم بن ظفر ہیں۔ ام سماک نے بھی اسلام قبول فرما کر سرورِ عالم ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

بنو عمرو بن عوف بن مالک بن اوس میں سے بیعت کرنے والی خواتین اسلام

الشُّموس:

آپ راہب بن ابو عامر (عبد عمرو) بن صیفی بن نعمان بن مالک بن امہ بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کی صاحبزادی ہیں آپ کی والدہ عُمیق بنت حارث از بنی واقف ہیں۔ شموس سے ثابت بن ابوالافلح (قیس) بن عصیمہ بن مالک بن ضبیعہ نے شادی کی جن سے عاصم بدری پیدا ہوئے۔ عاصم جنگ رجیع میں شہید ہوئے اور آپ کی لاش کی حفاظت شہد کی مکھیوں نے کی اور جمیلہ بنت ثابت بھی بیعت شدہ ہیں جن سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا اور عاصم پیدا ہوئے۔ شموس نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر بیعت کی۔

حبیبہ:

آپ شموس بن عامر کی علاتی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ سلمیٰ بنت عامر بن حذیفہ بن عامر بن عمرو بن جحجباء بن کلفہ از بنی عمرو بن عوف ہیں۔ آپ سے زید بن خطاب بن نفیل عدوی نے نکاح کیا جن سے اسماء پیدا ہوئیں پھر سعد بن خیثمہ نے نکاح کیا جن سے عبداللہ پیدا ہوئے حبیبہ نے بھی مسلمان ہو کر سرکار رسالت سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

عصیمہ:

آپ ابوالفلح (قیس) بن عصیمہ بن مالک بن امہ بن ضبیعہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ فارعہ بنت صیفی بن نعمان بن مالک بن امت بن ضبیعہ ہیں۔ آپ سے عامر بن ابو عامر راہب نے نکاح کیا۔ عامر لاولد رہے۔ عصیمہ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

جمیلہ:

آپ عصیمہ کی بہن ہیں اور ام عاصم بن عمرو ہیں آپ سے حضرت عمر نے نکاح کیا پھر یزید بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ نے جن سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے جمیلہ نے بھی مسلمان ہو کر رحمت عالم ﷺ سے بیعت کی۔

شموس:

آپ نعمان بن عامر بن مُجمّع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ سالمہ بنت مطرف بن حارث بن زید بن عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف ہیں۔ آپ سے ابوسفیان بن حارث بن قیس بن زید بن ضبیعہ نے نکاح کیا جن سے اولاد ہوئی شموس نے بھی اسلام لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

تمیمہ:

آپ ابوسفیان بن حارث بن قیس بن زید بن ضبیعہ بن زید کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ شموس بنت نعمان بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ ہیں آپ سے عبداللہ بن سہل بن عدی بن زید بن کعب بن عائشہ از بنی واقف از اوس ہیں۔ تمیمہ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

لیلیٰ:

آپ تمیمہ بنت ابوسفیان کی علاتی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ سلمیٰ بنت عمرو بن یعمر بن عجرہ از ہذیل ہیں۔ آپ سے معاذ بن عامر بن جاریہ بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ نے نکاح کیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ سے بکیر بن جاریہ بن عامر بن مجمع نے نکاح کیا لیلیٰ نے بھی اسلام لا کر بیعت کی۔

عائشہ:

عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے آپ کا نام مریم بتایا ہے۔ آپ لیلیٰ بنت ابی سفیان کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے معاذ بن عامر بن جاریہ بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ نے نکاح کیا آپ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

لبابہ:

آپ ابولبابہ بن عبدالمنذر رہیں۔ رفاعہ بن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ نسیبہ بن فضالہ بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید ہیں۔ آپ سے زید بن خطاب بن نفیل نے نکاح کیا جن سے اولاد ہوئی۔ پھر زید جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے۔ آپ کے بعد لبابہ سے ابوسعید بن اوس بن معلی بن لوذان نے نکاح کیا جن

سے اولاد ہوئی۔ لبابہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

نسیبہ:

آپ سماک بن نعمان بن قیس بن عمرو بن امیہ بن زید کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ بسامہ بنت عبداللہ بن لعیہ بن عبید بن عمرو بن زید ہیں آپ سے عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ از بنی عبدالدار بن قصی نے شادی کی جن سے اولاد ہوئی پھر بجاد بن عثمان بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ نے' نسیبہ نے بھی اسلام لا کر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

انیسہ:

آپ ساعدہ بن عائش بن قیس بن نعمان بن زید بن امیہ کی دختر ہیں اور عویم بن ساعدہ بدری کی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ عمیرہ بنت سالم بن سلمہ بن امیہ بن زید بن مالک ہیں۔ آپ سے عمرو بن سراقہ بن حارثہ از بنی عدی بن نجار نے نکاح کیا۔ انیسہ نے مشرف بہ اسلام ہو کر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

عمیرہ:

آپ عمیر بن ساعدہ بن عائش بن قیس بن نعمان بن زید بن امیہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ امامہ بنت بکیر بن ثعلبہ بن جدیہ بن عامر بن کعب بن مالک بن عضب بن جشم بن خزرج ہیں۔ آپ سے بجاد بن عثمان بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ نے نکاح کیا۔ عمیرہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

حفصہ:

یعنی ام زرارہ بنت حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید' آپ حارث بدری وثعلبہ بدری پسران حاطب کی ہمشیرہ ہیں اور ان سب کی والدہ امامہ بنت صامت بن خالد بن عطیہ بن حوطہ بن حبیب بن عمرو بن عوف ہیں۔ حفصہ نے بھی اسلام لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

سعیدہ:

آپ بشیر بن عبید بن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید کی دختر ہیں۔ آپ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

عمیرہ:

آپ کلثوم بن ہدم بن امرئ القیس بن حارث بن زید بن عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کی دختر ہیں۔ آپ سے عتبہ بن عویم بن ساعدہ بن عائش بن قیس بن نعمان بن زید بن امیہ نے نکاح کیا۔ عمیرہ نے بھی اسلام لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

عمیرہ:

آپ ام عمرہ ہیں۔ آپ عبید بن مطرف بن حارث بن زید بن عبید بن زید کی دختر ہیں۔ آپ سے ثعلبہ بن سنان بن عامر

بن عدی بن امیہ بن بیاضہ نے نکاح کیا جن سے لبید اور عمرہ دو بچے پیدا ہوئے۔ عمیرہ نے بھی اسلام لا کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

بنی عبید بن زید بن مالک بن عوف میں سے بیعت کرنے والی خواتین اسلام

ثبیتہ:

آپ یعار کی بیٹی اور ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کی بیوی ہیں۔ آپ ہی نے سالم کو آزاد کیا تھا۔ پھر ابوحذیفہ نے انہیں بیٹا بنالیا تھا۔ آپ نے بھی اسلام لا کر بقول محمد بن عمر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

سلمٰی:

آپ ثبیتہ بنت یعار کی بہن ہیں۔ بقول محمد بن عمر آپ نے بھی اسلام لا کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

النوار:

آپ حارث بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کی دختر ہیں۔ آپ سے قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ نے نکاح کیا جن سے اولاد ہوئی۔ نوار نے بھی مسلمان ہو کر رحمت عالم ﷺ سے بیعت کی۔

کبشہ:

آپ حاطب بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک کی دختر ہیں۔ آپ سے ابونملہ بن معاذ زرارہ ظفری نے نکاح کیا جن سے اولاد ہوئی۔ پھر ان کے بعد بشیر بن امیہ بن عامر بن جشم بن حارثہ اوسی نے کیا جن سے اولاد ہوئی۔ کبشہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام ثابت:

آپ جبر بن عتیک بن قیس بن ہیشہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ ہضبہ بنت عمرو بن مالک بن سبیع ہیں۔ آپ سے عتیک بن حارث بن عتیک بن قیس بن ہیشہ نے نکاح کیا۔ ام ثابت نے بھی اسلام لا کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

عمیرہ:

آپ محمد بن عقبہ بن احیحہ بن جلاح بن حریش بن جحجباء بن کلفہ بن عمرو بن عوف کی صاحبزادی اور منذر بن محمد بن عقبہ بدری کی سگی بہن اور آپ کی والدہ ہذیل کے آل ابی فروہ میں سے ہیں۔ آپ سے عبید بن ناقذ بن صہیبہ بن اصرم بن جحجباء بن کلفہ نے نکاح کیا جن سے فضالہ پیدا ہوئے۔ عمیرہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر سرکار رسالت ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

نسیبہ:

آپ نیار بن حارث بن بلال بن احیحہ بن جلاح کی دختر ہیں۔ آپ سے عقبہ بن عتودہ بن عقبہ بن احیحہ بن جلاح نے نکاح کیا۔ نسیبہ بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کر چکی ہیں۔

سمیّہ:

آپ معبد بن بشیر بن سہل بن احیحہ بن جلاح کی بیٹی ہیں آپ سے عبداللہ بن ابی احمد نے نکاح کیا۔آپ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

مطیعہ:

آپ نعمان بن مالک بن حذیفہ بن عامر بن عمرو بن جحجباء کی دختر ہیں۔آپ سے جزء بن مالک بن عامر بن حذیفہ نے نکاح کیا جن سے اولاد ہوئی۔آپ کا نام عاصیہ تھا۔رسول اللہ ﷺ نے مطیعہ سے بدل دیا۔آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

فریعہ یا قریبہ:

آپ قیس بن عمیر بن لوذان بن ثعلبہ بن حارث بن مجدعہ بن عمرو بن جشم کی دختر ہیں۔جشم کو بخرج بن حنش بن عوف بن عمرو بن عوف بھی کہا جاتا ہے۔آپ کی والدہ کبشہ بنت عمرو بن جشم بن وائل بن زید بن قیس بن عامرہ بن مرہ بن مالک بن اوس از بعاذرہ ہیں۔آپ سے ابواحمد بن جحش بن رئاب اسدی نے شادی کی جن سے عبداللہ پیدا ہوئے۔آپ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

حبتہ:

آپ جبیر بن نعمان بن امیہ بن امرئ القیس کی دختر ہیں۔امرئ القیس برک بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف ہیں۔آپ کی والدہ بنو عبداللہ بن غطفان میں کی ہیں اور عبداللہ بدری اور خوات بدری کی سگی بہن ہیں۔حبتہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

امّ جمیل:

آپ جلاس بن سوید شاحر بن صامت بن خالد بن عطیہ بن حوط بن حبیب بن عمرو بن عوف کی صاحبزادی ہیں۔آپ سے سالم بن عتبہ بن سالم بن سلمہ بن امیہ بن زید از بنی عمرو نے نکاح کیا۔آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

بنوخطمۃ بن جشم بن مالک بن اوس میں سے بیعت کرنے والی خواتین اسلام

ہند:

آپ اوس بن عدی بن امیہ بن عامر بن خطمہ کی دختر ہیں۔خطمہ، عبداللہ بن جشم بن مالک بن اوس ہیں۔ہند کی والدہ لیلیٰ بنت عبید بن امیہ بن عامر بن خطمہ ہیں۔آپ سے عمرو بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس نے نکاح کیا جن سے ابوحنہ بدری پیدا ہوئے۔پھر خیثمہ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط از بنو سلم بن امرئ القیس بن مالک بن اوس

نے جن سے سعد بن خیثمہ بدری شہید' نقیب بنوعمرو بن عوف پیدا ہوئے۔ ہند نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

کبشہ:

آپ اوس بن عدی بن امیہ کی دختر اور ہند بنت اوس کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے ثابت بن فاکہ بن ثعلبہ بن ساعدہ بن عامر بن غیان بن عامر بن خطمہ نے شادی کی جن سے خزیمہ بن ثابت دوشہادتوں والے اور ثابت کی تمام اولاد پیدا ہوئی۔ پھر ان کے بعد مسعود بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ نے نکاح کیا جن سے قصا پیدا ہوئیں۔ جنہوں نے نبی ﷺ سے بیعت کی۔ کبشہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

لیلیٰ:

آپ اوس بن عدی بن امیہ بن عامر بن خطمہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ لیلیٰ بنت عبید بن امیہ بن عامر بن خطمہ ہیں۔ آپ سے حارث بن غیاث بن رزاح خطمی نے نکاح کیا۔ جن سے حارث کی تمام اولاد ہوئی۔ لیلیٰ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

سُعدیٰ:

آپ لیلیٰ بنت اوس کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے صامت بن عدی بن قیس بن زید بن مالک الاغر (از بنوحارث) نے نکاح کیا جن سے سوید بن صامت پیدا ہوئے۔ پھر آپ سے سہل بن حارث بن جُعْدُبہ (از بنوواقف) نے نکاح کیا جن سے اولاد ہوئی۔ سعدیٰ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

صفیہ:

آپ ثابت بن فاکہ بن ثعلبہ بن ساعدہ بن عامر بن غیان بن عامر بن خطمہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ کبشہ بنت اوس بن عدی بن امیہ خطمی ہیں جو بیعت شدہ ہیں۔ آپ سے عبدالرحمٰن بن اوس بن عمرو خطمی نے نکاح کیا۔ صفیہ خزیمہ بن ثابت دو شہادتوں والے کی سگی بہن ہیں۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

مُلیکہ:

آپ ثابت بن فاکہ بن ثعلبہ بن ساعدہ بن عامر بن غیان بن عامر بن خطمہ کی دختر ہیں۔ اور آپ کی والدہ کبشہ بن اوس بن عدی بن امیہ خطمی ہیں۔ آپ سے شتیم بن زید بن جحجہ بن حریش بن لوذان بن خطمہ نے نکاح کیا ملیکہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

رفاعہ:

آپ ام قاسم بنت ثابت ہیں اور ملیکہ بنت ثابت کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے محمود بن دحوح بن اسلت نے نکاح کیا۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

رائغہ:

آپ بھی ملیکہ بن ثابت کی سگی ہمشیرہ ہیں۔ آپ نے مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

عمارہ:

آپ عباشہ بن جویبر بن عبید بن غیان بن عامر بن خطمہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ لیلیٰ بنت صحبہ اشجعیہ ہیں۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر سرورِ عالم ﷺ سے بیعت کی۔

عمیرہ:

آپ عمارہ بنت عباشہ کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے اوس بن عمرو بن عبید نے نکاح کیا جن سے اولاد ہوئی۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

انیسہ:

آپ رقیم بن حارث بن عبید بن لوذان بن خطمہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ سلمیٰ بنت عمرو بن غیاث بن رزاح ہیں۔ آپ سے دحوح بن ثابت بن فاکہ خطمی نے نکاح کیا۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

نسیبہ:

آپ ابوطلحہ ثابت بن عصیمہ بن زید بن مخلد بن حارثہ بن عمرو بن لوذان بن خطمہ کی بیٹی ہیں اور آپ کی والدہ ام طلحہ بنت مخلد بن زید بن مخلط خطمی ہیں۔ آپ سے عمیر قاری بن عدی نے نکاح کیا جن سے اولاد ہوئی۔ آپ نے بھی اسلام لا کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

جعادرہ یعنی بنو سعید بن مرّہ بن مالک بن اوس بن عبد الاشہل والوں کی بیعت کرنے والی خواتین اسلام

سلمیٰ:

آپ زید بن تیم بن امیہ بن بیاضہ بن خفاف بن سعید بن مرہ بن مالک از اوس کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی والدہ رحالہ بنت منذر بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ (از خزرج) ہیں۔ آپ سے عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ (از خزرج) نے نکاح کیا۔ سلمیٰ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

بنو سلم بن امرئ القیس بن مرّۃ بن مالک بن اوس کی بیعت کرنے والی خواتین اسلام

خیرۃ:

آپ ابوامیہ بن حارث بن مالک بن کعب بن حناط (یا) نحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم بن سلم کی دختر ہیں۔ آپ سے مکنف بن محیصہ بن مسعود بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث نے نکاح کیا۔ خیرہ نے بھی اسلام لا کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

مذکورہ بالا بیعت کرنے والی خواتین اسلام قبیلہ اوس کی ہیں۔

بنو خزرج بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر کی پھر بنو حارث بن خزرج کی بیعت کرنے والی خواتین اسلام

محبّہ:

آپ ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس بن مالک الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث کی دختر ہیں اور سعد بن ربیع بدری نقیب کی سگی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ ہزیلہ بنت عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خزرج ہیں۔ آپ سے ابوالدرداء عامر بن زید بن قیس بن عائشہ بن اُمیہ بن مالک بن عدی بن کعب بن خزرج نے شادی کی جن سے بلال پیدا ہوئے۔ محبہ نے بھی اسلام لا کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

جمیلہ:

آپ سعد بن ربیع بن عمرو کی اکلوتی دختر ہیں اور آپ کی والدہ عمرہ بنت حزم بن زید بن لوذان (از بنو مالک بن نجار) ہیں۔ آپ کے علاوہ سعد کے کوئی اور بچہ نہ تھا۔ آپ سے زید بن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبدعوف بن غنم بن مالک بن نجار نے نکاح کیا جن سے سعد، خارجہ، یحییٰ، اسماعیل، سلیمان، ام عثمان اور ام زید سات بچے پیدا ہوئے۔ جمیلہ کی کنیت ام سعد تھی۔

باخبار محمد بن عمر، بسماع عبدالرحمٰن بن ابی الزناد بقول ام سعد بنت سعد ام خارجہ بن زید: میں جنگ خندق کے وقت دو سال کی بچی تھی ہوشیار ہونے کے بعد میری والدہ مجھ سے جنگ خندق کا ذکر کیا کرتی تھیں۔ سعد بن ربیع جنگ اُحد میں شہید ہوئے ابھی جمیلہ پیدا نہیں ہوئی تھیں۔ محمد بن عمر نے آپ کو کمسنی کے باوجود بیعت کرنے والی خواتین انصاریہ میں شامل فرمایا ہے۔

باخبار محمد بن عمر از عبدالرحمٰن بن ابی الزناد بحدیث ابراہیم بن یحییٰ بن زید بن ثابت بسماع ام سعد بنت سعد بن ربیع:
عہد فاروق میں میرے پاس زید بن ثابت نے آ کر کہا: اگر تم اپنے والد کی میراث کے بارے میں کچھ کہنا چاہتی ہو تو کہہ سکتی ہو کیونکہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آج حمل کو بھی وارث قرار دیا ہے ان کے والد احد میں شہید ہو گئے تھے اور یہ ابھی پیدا نہیں ہوئی تھیں۔

حبیبہ:

آپ خارجہ بن زید بن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس بن مالک الاغر کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ ہزمہ بنت عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم ہیں اور آپ کے اخیافی بھائی سعد بن ربیع بن ابی زہیر ہیں۔ آپ سے حضرت ابوبکر صدیق نے نکاح کیا جن سے ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ پھر خبیب بن اساف بن عتبہ بن عمرو نے نکاح کیا حبیبہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

زینب:

آپ قیس بن شماس بن مالک بن مالک بن امرئ القیس بن مالک الاغر کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی والدہ خولہ بنت عمرو بن قیس بن امرئ القیس (از بنو حارث بن خزرج) ہیں۔ آپ ثابت بن قیس بن شماس خطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علاتی بہن ہیں۔ آپ سے خبیب بن اساف بن عتبہ بن عمرو بن خدیج نے نکاح کیا جن سے انیسہ پیدا ہوئیں۔ زینب نے بھی مسلمان ہو کر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

ام ثابت:

آپ زینب بنت قیس کی سگی بہن اور ثابت بن قیس کی علاتی بہن ہیں۔ آپ سے ثابت بن سفیان بن عدی بن عمرو بن امرئ القیس نے نکاح کیا جن سے سماک پیدا ہوئے۔ ام ثابت نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

عمرہ:

آپ رواحہ بن ثعلبہ بن امرئ القیس بن عمرو بن امرئ القیس بن مالک الاغر کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ کبشہ بنت واقد بن عمرو بن عامر بن زید مناۃ بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج ہیں۔ آپ عبداللہ بن رواحہ بدری کی حقیقی بہن ہیں۔ آپ سے بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن جلاس بن زید بن مالک نے نکاح کیا جن سے نعمان بن بشیر پیدا ہوئے۔ عمرو بن عامر بن زید مناۃ کو ابن الحناپہ بھی کہا جاتا تھا۔ عمرہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

لیلیٰ:

آپ سماک بن ثابت بن سفیان بن عدی بن عمرو بن امرئ القیس بن مالک الاغر کی صاحبزادی ہیں۔ محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ لیلیٰ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی لیکن اس کا ذکر دوسرے مؤرخین نہیں کرتے۔

ام ایوب:

آپ قیس بن سعد بن عمرو بن امرئ القیس بن مالک الاغر کی دختر ہیں۔ علاوہ محمد بن عمر کے ام ایوب کی بیعت کا ذکر کوئی اور مؤرخ نہیں کرتا۔

مَندُوس یا سَدُوس:

آپ خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرئ القیس بن مالک الاغر کی دختر ہیں۔ علاوہ محمد بن عمر کے مندوس کی بیعت کا ذکر کوئی اور مؤرخ نہیں کرتا۔

امیمہ یا ابیہ:

آپ بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن جلاس بن زید بن مالک الاغر کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ عمرہ بنت رواحہ بن ثعلبہ بن امرئ القیس نعمان بن بشیر کی سگی بہن ہیں۔ آپ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

ہزیلہ:

آپ ثابت بن ثعلبہ بن جلاس بن زید بن مالک الاغر کی دختر ہیں۔ آپ سے حارث بن ثابت بن حارثہ بن ثعلبہ بن جلاس نے شادی کی۔ پھر ان کے بعد ابو مسعود عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن جدارہ نے نکاح کیا۔ پھر عبدالرحمٰن بن ساعدہ بن اشیم بن جشم بن قیس بن عمرو بن امرئ القیس بن مالک (از بنو حارث) نے نکاح کیا۔ آپ نے بھی اسلام لا کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

انیسہ یا نفیسہ:

آپ ثعلبہ بن زید بن قیس بن نعمان بن مالک الاغر کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ انیسہ بنت واقد بن عمرو بن الحنابہ ہیں۔ آپ سے سائب بن خلاد بن سوید نے نکاح کیا۔ انیسہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

کبشہ:

آپ واقد بن عمرو بن عامر بن زید مناۃ بن مالک الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج کی دختر ہیں' اور عمرو بن عامر' ابن الحنابہ شاعر ہیں۔ کبشہ کی والدہ ہند بنت رہم بن طریف (از طی) ہیں۔ کبشہ سے رواحہ بن ثعلبہ بن امرئ القیس بن عمرو بن امرئ القیس بن مالک الاغر نے شادی کی جن سے عبداللہ بن رواحہ بدری اور عمرہ بنت رواحہ ام نعمان بن بشیر دو بچے پیدا ہوئے۔ پھر آپ سے قیس بن شماس بن مالک بن امرئ القیس نے نکاح کیا جن سے ثابت بن قیس پیدا ہوئے۔ کبشہ نے بھی مسلمان ہو کر سرورِ عالم ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

ہزیلہ:

آپ عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خزرج کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ امیمہ بنت تحیم بن اسود بن حرام از بنو مالک بن نجار ہیں۔ آپ سے ربیع بن عمرو بن ابی زہیر نے نکاح کیا جن سے سعد بن ربیع پیدا ہوئے۔ پھر خارجہ بن

زید بن ابوزہیر نے نکاح کیا جن سے زید بن خارجہ پیدا ہوئے۔ جنہوں نے حضرت عثمان کے زمانہ میں اپنے مرنے کے بعد گفتگو کی۔ ہزیلہ نے بھی مسلمان ہوکر سرورِ عالم ﷺ سے بیعت کی۔

انیسہ:

آپ خبیب بن یساف بن عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خزرج کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ زینب بنت قیس بن شماس بن مالک بن امرئ القیس ہیں۔ آپ سے زید بن خارجہ بن زید بن ابی زہیر نے نکاح کیا جن سے عبداللہ، محمد اور ام کلثوم تین بچے پیدا ہوئے۔ انیسہ نے بھی مسلمان ہوکر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور آپ کے ساتھ حج بھی کیا۔

باخبار عبدالملک بن عمرو ابو عامر عقدی وہشام ابوالولید طیالسی، بتحدیث شعبہ از خبیب بن عبدالرحمٰن اپنی پھوپھی انیسہ سے (فرماتے ہیں آپ نبی ﷺ کے ساتھ حج میں شریک تھیں)۔ فرماتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلافت کے زمانہ میں ہمارے مرد دیواروں کے سایوں کے نیچے نیچے اپنی چادروں کو سروں پر ڈالتے ہوئے آتے تھے پھر جمعہ کے بعد دوپہر کو آرام کیا کرتے تھے۔

باخبار سلیمان ابوداؤد طیالسی وابوالولید ہشام، باخبار شعبہ از خبیب بن عبدالرحمٰن: میں نے اپنی پھوپھی جان سے سنا فرماتی تھیں: رسول اللہ ﷺ کے دو موذن تھے، بلال اور ابن مکتوم، ان دونوں کی اذانوں میں بس اتنا ہی وقفہ تھا کہ ایک اذان دے کر اترتا تھا اور دوسرا اذان دینے کے لئے چڑھتا تھا ہم انہیں روک کر کہا کرتے تھے ذرا ٹھہرو ہمیں سحری کھالینے دو۔

باخبار سلیمان ابوداؤد طیالسی باخبار شعبہ از خبیب بن عبدالرحمٰن: میں نے اپنی پھوپھی جان انیسہ سے سنا فرماتی تھیں: ہم قبیلہ کی بچیاں اپنی بکریاں لے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ جایا کرتی تھیں آپ ان سے فرمایا کرتے تھے: کیا تم کو یہ بات پسند ہے کہ میں ابن عفراء کے دولہے کی طرح تمہیں دودھ دوھ کردے دوں؟

ام زید:

آپ سکن بن عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خزرج کی دختر ہیں۔ آپ سے سراقہ بن کعب بن عبدالعزیٰ بن غزیہ (از بنو مالک بن نجار) نے نکاح کیا جن سے زید پیدا ہوئے۔ ام زید نے بھی مسلمان ہوکر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

قریبہ:

آپ زید بن عبدربہ بن زید بن حارث بن خزرج کی دختر ہیں اور عبداللہ بن زید بدری کی جن کو خواب میں اذان دکھائی گئی تھی بہن ہیں۔ بقول محمد بن عمر قریبہ نے بھی مسلمان ہوکر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

کبشہ:

آپ ثابت بن حارثہ بن ثعلبہ بن جلاس بن امیہ بن جدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ سلامہ بنت حسن بن عبداللہ بن وہب بن بشیر بن نصر بن صبح بن مالک بن غطریف بن عبد بن سعد ہیں۔ آپ نے بھی مسلمان ہوکر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

معاذہ:

آپ عبداللہ بن عمرو بن بُزین بن قیس بن عدی بن امیہ بن جدارہ کی دختر ہیں۔ بقول محمد بن عمر آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

امّ الحکم یا امّ حکیم:

آپ عبدالرحمٰن بن مسعود بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن جدارہ کی دختر ہیں۔ آپ سے ابو مسعود عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن جدارہ نے نکاح کیا۔ ام الحکم نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

نائلہ:

آپ ربیع بن قیس بن عامر بن عباد بن الجبر (خدرہ) بن عوف بن حارث بن خزرج کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہیں۔ نائلہ عبداللہ بن ربیع کی جو عقبہ اور بدر میں شریک تھے‘ سگی بہن ہیں۔ آپ سے اوس بن خالد بن قرط بن قیس بن وہب بن کعب بن معاویہ بن مالک بن نجار نے نکاح کیا۔ نائلہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

فریعہ:

آپ مالک بن سنان بن ثعلبہ بن عبید بن الجبر (خدرہ) بن عوف کی بیٹی ہیں اور ابوسعید خدری‘ سعد بن مالک کی سگی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ انیسہ بنت ابی خارجہ (عمرو) بن قیس بن مالک بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار ہیں اور قتادہ بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر آپ کے اخیافی بھائی ہیں۔ آپ سے سہل بن رافع بن بشیر بن عمرو بن حارث بن کعب بن زید بن حارث بن خزرج نے شادی کی۔ پھر سہل بن بشیر بن عنبسہ بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر نے نکاح کیا۔ فریعہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

باخبار عبداللہ بن نمیر بتحدیث یحییٰ بن سعید از سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ اپنی پھوپھی زینب بنت کعب سے: میں نے فریعہ سے سنا فرماتی تھیں کہ میرے شوہر مدینہ کے راستہ میں مقام طرف قدوم میں قتل کر دیئے گئے۔ میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا میں چاہتی تھی کہ اپنے شوہر کے گھر سے منتقل ہو کر اپنے میکہ چلی جاؤں۔ فرماتی ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی جب میں کھڑی ہوئی تو آپ نے مجھے بلا کر فرمایا: اپنے گھر ہی میں ٹھہر جب تک عدت پوری نہ ہو جائے۔

باخبار یعقوب بن ابراہیم بن سعد از ابراہیم بن سعد از صالح بن کیسان از ابن شہاب: مجھے خبر پہنچی ہے کہ سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ فرماتے ہیں کہ میری پھوپھی زینب بنت کعب نے مجھے فریعہ سے خبر دی (اور بنت کعب بن عجرہ‘ ابوسعید خدری کے نکاح میں تھیں) انہیں فریعہ نے خبر دی کہ میں بنو حارث بن خزرج کے ایک شخص کے نکاح میں تھی۔ وہ اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں نکلے اور انہیں طرف قدوم میں جا پکڑا۔ غلاموں نے ان پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا کہ میرا شوہر قتل کر دیا گیا اور اس نے گھر میں نان ونفقہ نہیں چھوڑا اور نہ اولاد کے لئے مکان چھوڑا۔ میں نے آپ سے

درخواست کی کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے بھائیوں کے پاس چلی جاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ فرماتی ہیں پھر جب میں حجرے سے نکل آئی یا حجرے ہی میں تھی تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلا کر فرمایا کہ اپنا قصہ پھر دہراؤ۔ میں نے پورا واقعہ سنا دیا۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اس گھر سے نہ ہٹوں جہاں مجھے میرے شوہر کے قتل کی خبر ملی ہے۔ جب تک عدت پوری نہ ہو جائے۔ فرماتی ہیں پھر میں نے اسی گھر میں چار ماہ دس دن گزارے۔ فرماتی ہیں پھر حضرت عثمان سے اسی قسم کا مسئلہ پوچھا گیا اور میرا حوالہ دیا گیا آپ نے مجھے بلا بھیجا۔ میں گئی تو آپ لوگوں کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے میرا واقعہ پوچھا اور یہ بھی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کیا حکم دیا تھا میں نے آپ کو پورا واقعہ بتا دیا۔ پھر آپ نے اس عورت کے پاس جس کا شوہر فوت ہو گیا تھا ایک قاصد بھیج کر کہلوایا کہ اپنے گھر سے نہ ہٹیں جب تک عدت پوری نہ ہو جائے۔

باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس، بتحدیث زہیر بتحدیث سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ اپنی پھوپھی جان کی خبر سے جو ابوسعید خدری کی بہن تھیں، میرے شوہر عہد رسالت میں اپنے غلاموں کو ڈھونڈھنے کے لئے سفر پر گئے حتیٰ کہ انہیں آپ نے طرف قدوم میں پکڑ لیا۔ لیکن غلاموں نے انہیں قتل کر دیا۔ جب مجھے ان کے قتل کی خبر ملی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے میرے شوہر کی موت کی خبر مل گئی ہے۔ میں انصار کے ایک ایسے گھر میں ہوں جو دور ہے اور میرے شوہر نے مال نہیں چھوڑا کہ میں اس کی وارث بنوں نہ ان کا کوئی گھر ہے اور نہ کچھ کھانے کو چھوڑا ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے میرے بھائیوں کے پاس عدت گزارنے کی اجازت دے دیں۔ اس سے مجھے کافی سہولت ہوگی۔ آپ نے مجھے اس کی اجازت دے دی۔ میں خوشی خوشی جانے کے لئے کھڑی ہوئی حتیٰ کہ جب میں حجرے یا مسجد کی طرف نکلی تو آپ نے مجھے آواز دی یا آپ کے حکم سے مجھے آواز دی گئی۔ میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا: پھر اپنا قصہ بیان کرو۔ میں نے دوبارہ واقعہ دہرایا۔ فرمایا: اسی گھر میں ٹھہرو جس گھر میں تم کو تمہارے شوہر کی موت کی خبر ملی ہے۔ جب تک عدت پوری نہ ہو جائے۔ فرماتی ہیں پھر میں نے اسی گھر میں چار ماہ دس دن گزارے۔

باخبار معن بن عیسیٰ باخبار مالک بن انس از سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ بخبر فریعہ بنت مالک بن سنان جو ابوسعید خدری کی بہن تھیں، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور آپ سے اپنے گھر والوں کے پاس بنی خدرہ میں جانے کی اجازت مانگی کیونکہ ان کے شوہر اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کو ڈھونڈھنے کے لئے نکلے تھے حتیٰ کہ جب آپ طرف قدوم میں پہنچے تو ان غلاموں نے آپ کو قتل کر دیا۔ فرماتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی کہ میں اپنے میکہ چلی جائیں کیونکہ میرے شوہر نے اپنا ذاتی کوئی مکان نہیں چھوڑا تھا اور نہ کھانے پینے کا سامان چھوڑا تھا۔ فرماتی ہیں آپ نے فرمایا: اچھا، پھر میں آپ کے پاس سے نکلی۔ ابھی میں حجرے میں مسجد ہی میں تھی تو آپ نے مجھے آواز دی یا آپ کے حکم سے آواز دی گئی۔ پوچھا، تم نے کیا کہا تھا؟ میں نے اپنا قصہ دہرایا اور اپنے شوہر کے قتل کی خبر کی۔ فرمایا: عدت اپنے شوہر ہی کے گھر گزارو۔ فرماتی ہیں پھر میں نے اسی گھر میں چار ماہ دس دن گزارے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں مجھے بلوایا اور مجھ سے اس سلسلہ میں پوچھا۔ پھر میں نے آپ کو سارا بتایا آپ نے اسے مانا اور اسی طرح فیصلہ فرمایا۔

الرباب:

آپ حارثہ بن سنان بن عبید بن ابجر (خدرہ) کی دختر ہیں۔آپ سے کلیب بن یساف بن عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث نے شادی کی۔رباب نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے شرف بیعت حاصل کیا۔

رُبَیّع:

آپ رباب بنت حارثہ کی بہن ہیں۔بقول محمد بن عمر آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

خُلَیدہ:

آپ ثابت بن سنان بن عبید بن ابجر کی دختر ہیں۔آپ سے کعب بن عمرو بن الحنابہ نے شادی کی۔پھر عبداللہ بن انس بن سکن بن عتبہ بن یساف بن عتیبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث نے نکاح کیا۔خلیدہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام ثابت:

آپ خلیدہ بنت ثابت کی بہن ہیں۔بقول محمد بن عمر آپ نے بھی مسلمان ہو کر سرورِ عالم ﷺ سے بیعت کی۔

کبشہ:

آپ رافع بن معاویہ بن عبید بن ابجر کی دختر ہیں۔آپ کی والدہ ام الربیع بنت مالک بن عامر بن فہیرہ بن بیاضہ ہیں۔آپ سے معاذ بن نعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل نے شادی کی جن سے سعد، عمرو، ایاس، اوس، عقرب اور ام حرام چھ بچے پیدا ہوئے۔کبشہ نے بھی مسلمان ہو کر رحمت عالم ﷺ سے بیعت کی۔آپ اپنے بیٹے سعد بن معاذ کی موت کے بعد فوت ہوئیں۔

سُعاد:

آپ کبشہ بنت رافع کی سگی بہن ہیں۔آپ سے زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار نے نکاح کیا جن سے ابوامامہ اسعد، نقیب بنونجار، سعد، مسعود، رویبہ اور فریعہ پانچ بچے پیدا ہوئے آپ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

ام حباب فریعہ:

آپ حباب بن رافع بن معاویہ بن عبید بن ابجر کی دختر ہیں۔آپ سے مسعود بن خلدہ بن عامر بن زریق بن عامر بن خزرج نے شادی کی جن سے اولاد ہوئی۔پھر مری بن سماک بن عتیک بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل نے نکاح کیا۔ام حباب نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

عقرب:

آپ سکن بن رافع بن معاویہ بن عبید بن ابجر کی دختر ہیں۔آپ سے ثابت بن صہیب بن کرز بن عبد مناۃ بن عمرو بن غیان بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ نے نکاح کیا۔آپ نے بھی مسلمان ہو کر فخر دو عالم ﷺ سے بیعت کی۔

بنوساعدہ بن کعب بن خزرج کی بیعت کرنے والی خواتین اسلام

مندوس:

آپ عمرو بن خنیس بن لوذان بن عبدودّ بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ ہند بنت منذر بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ ہیں۔ آپ منذر بن عمرو کی (جو بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے اور نقیب تھے اور جنگ بئر معونہ میں شہید ہوئے) حقیقی بہن ہیں آپ سے مخلد بن صامت بن نیار بن لوذان بن عبدودّ بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ نے نکاح کیا جن سے مسلمہ پیدا ہوئے۔ مندوس نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

سلمٰی:

آپ مندوس بنت عمرو بن خنیس اور منذر بن عمرو کی سگی بہن ہیں۔ سلمٰی سے عقبی بن رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل نے نکاح کیا۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

فُریعہ:

آپ خالد بن خنیس بن لوذان بن عبدودّ بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ہند بنت ابرّ بن وہب بن عمرو بن وقش بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج ہیں۔ آپ سے ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار نے شادی کی جن سے حسان شاعر پیدا ہوئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ام حسان بن ثابت (فریعہ) خنیس بن لوذان بن عبدودّ بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ کی بیٹی اور عمرو و خالد پسران خنیس کی سگی بہن ہیں فریعہ نے بھی مسلمان ہو کر سرورِ عالم ﷺ سے بیعت کی۔

ام شریک:

آپ خالد بن خنیس بن لوذان بن عبدودّ بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ہند بنت ابر بن وہب بن عمرو بن وقش بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ ہیں۔ آپ سے انس بن رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل نے نکاح کیا جن سے حارث پیدا ہوئے۔ ام شریک نے بھی مسلمان ہو کر سرورِ عالم ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

مندوس:

آپ عبادہ بن دُلیم بن حارثہ بن ابی حزیمہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ کی صاحبزادی ہیں اور سعد بن عبادہ کی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ عمرۃ الثالثہ بنت مسعود بن قیس بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار ہیں۔ آپ سے سماک بن ثابت بن سفیان بن عدی بن عمرو بن امرئ القیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج نے نکاح کیا جن سے ثابت پیدا ہوئے۔ مندوس نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

لیلیٰ:

آپ مندوس بنت عبادہ کی اور سعد بن عبادہ کی سگی بہن ہیں۔آپ سے خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرئ القیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج نے نکاح کیا جن سے سائب بن خلاد پیدا ہوئے۔لیلیٰ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

فکیہہ:

آپ عباد بن دلیم کے بھائی عبید بن دلیم کی دختر ہیں۔آپ سے سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ نے نکاح کیا جن سے قیس اور امامہ دو بچے پیدا ہوئے۔آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

غزیہ:

آپ سعد بن خلیفہ بن اشرف بن ابی حزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ کی دختر ہیں۔آپ کی والدہ سلمیٰ بنت عازب بن خالد بن اجش (از قضاعہ) ہیں۔آپ سے سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن ابی حزیمہ نے نکاح کیا جن سے سعید بن سعد پیدا ہوئے۔غزیہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

کبشہ یا کبیشہ:

آپ عبد عمرو بن عبید بن قمیئہ بن عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ کی دختر ہیں۔آپ سے ابوحمید عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ نے نکاح کیا۔آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

عمرہ:

آپ سعد بن مالک بن خالد بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ کی دختر ہیں۔اور آپ کی والدہ ہند بنت عمرو (از بنو عذرہ) ہیں اور سہل بن سعد بن سعد بن مالک ساعدی کی پھوپھی ہیں۔آپ سے مبشر بن حارث (ابیرق) بن عمرو بن حارثہ بن ہیثم بن ظفر نے نکاح کیا جن سے رفاعہ پیدا ہوئے۔عمرہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

عمرہ:

آپ سعد بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ کی دختر ہیں اور سہل بن سعد ساعدی کی بہن ہیں۔بقول محمد بن عمر آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

نائلہ:

آپ عمرۃ بنت سعد کی بہن ہیں۔بقول محمد بن عمر آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

خواتین قواقلہ یعنی بنوعوف بن خزرج کبیر کی بیعت کرنے والی خواتین اسلام

قرۃ العین:

آپ عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ عمیرہ بنت ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ بن خزرج ہیں۔ آپ سے صامت بن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج نے شادی کی جن سے عبادہ بن صامت جو بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے اور نقیب تھے اور اوس اور خولہ تین بچے پیدا ہوئے۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

حبیبہ:

آپ مُلیل بن وبرہ بن خالد بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ام زید بنت نضلہ بن مالک بن عجلان ہیں۔ آپ سے فروہ بن عمرو بن وزفہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ نے شادی کی جن سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔ آپ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر سرورِ عالم ﷺ سے بیعت کی۔

بشرہ:

آپ حبیبہ بنت مُلیل کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے حمزہ بن عباس بن عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان نے شادی کی جن سے محمدؐ' حمید' خدیجہ اور کلثم چار بچے پیدا ہوئے۔ بشرہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

عمرہ:

آپ ہزال بن عمرو بن قربوس بن عمرو بن امیہ بن لوذان بن سالم بن عوف کی بیٹی ہیں۔ بقول محمد بن عمر آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

لیلیٰ:

آپ رباب بن حنیف بن زیاد بن امیہ بن زید بن سالم کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ امۃ اللہ بنت غلیمہ بن عبداللہ (از بنوضمرہ بن بکر) ہیں۔ آپ سے عتبان بن مالک بن عمرو بن عجلان نے شادی کی جن سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔ پھر آپ سے عبدالرحمٰن بن عامر بن نعمان بن زہیر بن حارث بن احمر بن مجدعہ بن احمر بن کعب بن واقف (سالم بن امرئ القیس) نے شادی کی جن سے نعمان' امامہ اور ام حسین تین بچے پیدا ہوئے۔ پھر آپ سے عبداللہ بن عمرو بن سوید بن حرام بن ہیثم بن ظفر نے شادی کی جن سے سعدہ بنت عبداللہ پیدا ہوئیں۔ لیلیٰ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

خولہ:

آپ صامت بن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج کی دختر اور عبادہ بدری اور اوس بدری پسران صامت کی سگی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ قرۃ العین بنت عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان ہیں۔ آپ سے

ابوعبدالرحمٰن یزید بن ثعلبہ بن حزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ (از بنوعصینہ از بلی جو حلیف ہیں) نے شادی کی جن سے عامر اورام عثمان دو بچے پیدا ہوئے۔ خولہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

بعض کہتے ہیں کہ یہ خولہ وہی ہیں جنہوں نے اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑا کیا تھا۔ پھر حق تعالیٰ شانہ نے ان کے بارے میں آیت: ﴿ قد سمع الله قول التي تجادلك في زوجها ﴾ ''یعنی اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے بارے میں آپ سے جھگڑ رہی ہے'' اُتاری۔ یہ شعبی کی حدیث سے ثابت ہے۔

باخبار یعلیٰ ومحمد پسران عبید وفضل بن دکین از زکریا از عامر' لیکن یہ غلط ہے کیونکہ جھگڑنے والی خولہ بنت ثعلبہ ہیں۔

امامہ:

آپ خولہ بنت صامت اور عبادہ بن صامت کی علاتی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ رباب بنت مالک بن عمرو بن عزیز بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف (از اوس) ہیں۔ آپ سے جمیع بن مسعود بن عمرو بن اصرم بن عبید بن سالم بن عوف نے نکاح کیا۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رحمت عالم ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

خولہ:

آپ ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف کی دختر ہیں۔ آپ سے اوس بن صامت بن قیس بن اصرم بن فہر عبادہ بن صامت کے بھائی نے شادی کی۔ یہی خولہ جھگڑنے والی ہیں۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

باخبار یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری از ابراہیم بن سعد زہری از صالح بن کیسان: ہمارے علم میں جس مسلمان نے سب سے پہلے اپنی بیوی سے ظہار کیا' اوس بن صامت واقفی ہیں۔ آپ کے نکاح میں آپ کی چچازاد بہن خولہ بنت ثعلبہ تھیں۔ لوگوں کا گمان ہے کہ اوس کے دماغ میں کچھ خلل تھا۔ ایک دن انہوں نے خولہ سے کہا: تو مجھ پر میری والدہ کی پیٹھ کی طرح ہے۔ خولہ نے کہا: اللہ کی قسم تم نے ایک بڑی بات کہی ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس کا انجام کیا ہوگا؟ پھر خولہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اپنا اور اپنے شوہر کا واقعہ بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اوس کو بلوا کر ان سے پوچھا کہ تمہاری چچازاد بہن کیا کہہ رہی ہیں۔ میں نے ان سے ظہار کر لیا ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ! اب آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: ان کے قریب نہ جانا اور نہ ان کے گھر آمد و رفت رکھنا۔ جب تک میں اجازت نہ دے دوں۔ خولہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ان کے پاس کچھ نہیں میں ہی ان پر خرچ کیا کرتی تھی ان میں کچھ دیر گفتگو ہوتی رہی حتیٰ کہ قرآن کی آیت ﴿ قد سمع الله ... الخ ﴾ اتر آئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اوس کو حکم دیا کہ ظہار کا کفارہ ادا کرو۔ اوس نے کہا: خولہ نہ ہوتیں تو میں ہلاک ہو جاتا۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث عبدالحمید بن عمران بن ابی انس از عمران بن ابی انس: جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا کہ جو اپنی بیوی سے ظہار کر لیا کرتا تھا اس پر اس کی بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جایا کرتی تھی۔ اسلام میں سب سے پہلے جس نے ظہار کیا وہ اوس بن صامت ہیں۔ ان کے دماغ میں قدرے فتور تھا اور بعض اوقات اچھی خاصی ہوش وحواس کی باتیں کر لیا کرتے تھے۔ ایک دن آپ ہوش کی حالت میں اپنی بیوی خولہ سے جھگڑنے لگے۔ اور ان سے ظہار کر بیٹھے۔ پھر نادم ہو کر بولے: میرے خیال میں

اب تم مجھ پر حرام ہوگئی ہو۔ بیوی نے کہا: تم نے طلاق کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ ظہار سے حرمت اسلام کے آنے سے پہلے ثابت ہو جایا کرتی تھی اب تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر آپ سے فتویٰ پوچھو۔ کہنے لگے: مجھے تو شرم آتی ہے تم آپ کے پاس جا کر پوچھ آؤ۔ شاید تم کو اچھا جواب مل جائے۔ جس سے ہماری موجودہ پریشانی دور ہو جائے۔

چنانچہ خولہ نے کپڑے پہنے پھر آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچیں اور کہنے لگیں: یا رسول اللہ ﷺ! اوس کو آپ پہچانتے ہی ہیں وہ میری اولاد کے والد اور میرے چچازاد بھائی ہیں۔ اور مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ اور آپ کو معلوم ہی ہے کہ انہیں کبھی کبھی جنون کا دورہ پڑا کرتا ہے جس سے وہ اپنی قدرت سے مجبور اور اپنی طاقت سے بے بس ہو جاتے ہیں اور ان کی زبان گویائی سے رُک جاتی ہے۔ اگر کوئی ان پر ظلم کرے تو ظاہر ہے مجھ سے زیادہ ان کی حمایت کرنے والا کون ہے اور اگر کوئی مجھ پر ظلم کرے تو ان سے زیادہ میری حمایت کرنے والا کون ہے۔ آج انہوں نے ایک بات کہہ دی ہے اور اس کی قسم جن نے آپ پر کتاب اُتاری انہوں نے لفظ طلاق استعمال نہیں کیا بس اتنا کہا ہے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے۔ فرمایا: میرے خیال میں تم اوس پر حرام ہوگئی ہو۔

خولہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں جواب وسوال کئے۔ پھر کہنے لگیں: اے اللہ! میں تجھ سے اپنے انتہائی صدمہ کی اور اوس کے فراق میں اپنے انتہائی قلق کی تجھ ہی سے شکایت کرتی ہوں۔ اے اللہ! اپنے نبی کی زبان پر کوئی ایسی آیت اُتار دے جس سے ہم اس قلق وملال سے نجات پا جائیں۔ صدیقہ فرماتی ہیں ان کے حال زار پر مجھے اور تمام گھر والوں کو ترس آیا اور ہم سب رونے لگے۔ ابھی خولہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ سے باتیں کر ہی رہی تھیں (کہ آپ پر وحی اُتر آئی) جب آپ پر وحی اُترتی تھی تو آپ کے خراٹے نکلنے لگتے تھے۔ اور آپ کا چہرہ خاکستری ہو جاتا تھا اور آپ اپنے دانتوں میں ٹھنڈک پایا کرتے تھے اور پسینہ کے قطرے موتیوں کی طرح ٹپکنے لگتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: خولہ! تمہارے ہی بارے میں آپ پر وحی اُتر رہی ہے۔ کہنے لگیں: اے اللہ! خیر لا کیونکہ میں نے تیرے نبی سے خیر ہی طلب کی ہے۔ صدیقہ فرماتی ہیں: دیر تک رسول اللہ ﷺ سے وحی نہیں کھلی حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ کہیں خدانخواستہ آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز نہ کر جائے۔ آخر کار وحی کھلی اور آپ نے مسکرا کر فرمایا: خولہ! خولہ نے کہا: لبیک رسول اللہ! اور رسول اللہ ﷺ کی مسکراہٹ کو دیکھ کر خولہ خوشی خوشی کھڑی ہوگئیں پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور اوس کے بارے میں قد سمع اللہ ..... الخ نازل فرمائی ہے اور فرمایا کہ اوس سے کہو کہ ایک غلام آزاد کریں۔ خولہ نے کہا: کیسا غلام! اللہ کی قسم ان کے پاس غلام تو غلام میرے سوا کوئی خادم بھی نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا ان سے کہو دو ماہ کے لگاتار روزے رکھیں بولیں: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم وہ روزے رکھنے پر بھی قادر نہیں وہ تو دن بھر میں متعدد بار پانی پیتے رہتے ہیں۔ انتہائی کمزور ہیں اور ان کی بینائی بھی جاتی رہی ہے۔ ان سے تو گویا چلا پھرا بھی نہیں جاتا۔

فرمایا: اچھا تو ان سے کہو کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں۔ بولیں: ان کے لئے یہ بھی ناممکن ہے۔ ان کے پاس ایک وقت کا کھانا ہوتا ہے۔ فرمایا: اچھا تو ان سے کہو کہ تم ام منذر بنت قیس کے پاس جاؤ اور ان سے تیس صاع کھجوریں لے کر سا

مسکینوں میں بانٹ دو۔ پھر خولہ اُٹھ کر اوس کے پاس گئیں اوس دروازے پر بیٹھے ہوئے ان کا انتظار کر رہے تھے جلدی سے بولے: خولہ! کیا خبر لائیں؟ بولیں خبر اچھی ہے اور تم برے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے تم کو حکم فرمایا ہے کہ تم ام منذر بنت قیس کے پاس جاؤ اور ان سے آدھا وسق کھجوریں لے کر انہیں ساٹھ مساکین میں بطور صدقہ کے بانٹ دو۔ خولہ فرماتی ہیں یہ سن کر اوس میرے پاس سے بھاگ کر گئے اور تیس وسق کھجوریں اپنی پشت پر لاد کر ان سے لے آئے۔ حالانکہ میرے پاس وہ پانچ صاع بھی اُٹھانے کے قابل نہ تھے اور دو مد کھجور ہر مسکین کو کھلانے لگے۔

فریعہ:

آپ مالک بن دخشم بن مالک بن دخشم بن مرضخہ بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی مالک بن حارث بن عبید بن مالک بن سالم بن غنم (بن سلول) ہیں۔ آپ سے ہلال بن امیہ بن عامر بن قیس بن عبدالاعلم بن عامر بن کعب بن واقف (سالم) بن امرئ القیس (از اوس) نے شادی کی۔ فریعہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

جمیلہ یا حبیبہ:

آپ حزیمہ بن حزمہ بن عدی بن ابی بکر بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ عمیرہ بنت عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن مالک بن معاویہ بن مالک (از بنو عمرو بن عوف از اوس) آپ سے عبداللہ بن سعد بن زیاد بن عبد بن کعب بن عبدالاشہل نے شادی کی۔ جمیلہ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

ام انس:

آپ واقد بن عمرو بن زید بن مرضخہ بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج کی دختر ہیں۔

آپ سے عمرو بن عتبہ بن ثعلبہ بن جردہ بن عدی بن عامرہ بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج نے نکاح کیا۔ ام انس نے بھی مسلمان ہو کر سرور عالم ﷺ سے بیعت کی۔

بزیعہ:

آپ ابو خارجہ بن اوس بن سکن بن عدی بن عبید بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج کی دختر ہیں آپ کی والدہ مریم بنت عصمہ بن زید بن مُلیل بن وبرہ بن خالد بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف ہیں۔ آپ سے ولید بن عبادہ بن صامت بن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم نے شادی کی۔ بزیعہ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

خواتین بنوحبلی یعنی سالم بن غنم بن عوف بن خزرج کی بیعت کرنے والی خواتین

سالم کوان کے بڑے پیٹ کی وجہ سے حبلی (حاملہ) کہا جاتا ہے

ام مالک:

آپ ابی بن مالک بن حارث بن عبید بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف کی دختر اور عبداللہ بن ابی بن سلول کی بہن ہیں۔ سلول ایک خزاعیہ عورت ہے۔ ام مالک کی والدہ سلمٰی بنت مطروف (خالد) بن حارث بن زید بن عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف (از اوس) ہیں۔ ام مالک نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ ام مالک سے رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق بن عامر بن خزرج نے شادی کی جن سے رفاعہ بدری اور خلاد بدری پسران رافع پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا عبید بن مالک بن سالم (مرمّق شاعر) ہیں۔

جمیلہ:

آپ عبداللہ بن ابی مالک بن حارث بن عبید بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف کی دختر ہیں اور آپ کی ماں خولہ بنت منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار (از بنو مغالہ) ہیں۔ آپ سے حنظلہ بن ابی عامر راہب بن عبد عمرو بن صیفی بن نعمان بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ بن زید (از بنو عمرو بن عوف از اوس) نے شادی کی۔ پھر حنظلہ جنگ اُحد میں شہید ہو گئے۔ آپ کی شہادت کے بعد عبداللہ بن حنظلہ پیدا ہوئے۔ پھر جمیلہ سے ثابت بن قیس بن شماس بن مالک بن امرء القیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج نے شادی کی جن سے محمد پیدا ہوئے۔ پھر آپ سے مالک بن دُخشم بن مرضخہ بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج نے نکاح کیا۔ پھر خبیب بن یساف بن عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خزرج نے نکاح کیا۔ جمیلہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ جمیلہ کے سگے بھائی عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بدری ہیں۔ جمیلہ کے دو بیٹے عبداللہ بن حنظلہ اور محمد بن ثابت جنگ حرہ میں کام آئے۔ حنظلہ غسیل الملائکہ ہیں۔

ملیکہ:

ملیکہ جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی کی علاتی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ ام خالد بنت عامر بن سنان بن وہب بن لوذان بن عبد ودّ بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ ہیں۔ آپ سے بلال بن امیہ بن عامر بن قیس بن عبد الاعلم بن عامر بن کعب بن واقف (از اوس) نے شادی کی۔ ملیکہ نے بھی مسلمان ہو کر رحمت عالم ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

رملہ:

آپ بھی عبداللہ بن ابی کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ لبنیٰ بنت عبادہ بن نصلہ بن مالک بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف ہیں۔ رملہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر سرورِ عالم ﷺ سے بیعت کی۔

ام سعد' ام سعید:

آپ رملہ بنت عبداللہ بن ابی کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے جبیر بن ثابت بن ضحاک بن ثعلبہ بن جشم بن مالک بن سالم (حبلی) بن غنم بن عوف بن خزرج نے شادی کی۔ ام سعد نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

خولہ:

آپ خولی بن عبداللہ بن حارث بن عبید بن مالک بن سالم کی دختر اور اوس بن خولی بدری کی سگی بہن ہیں۔ اوس نبی ﷺ کے غسل میت میں بھی شریک تھے۔ آپ کی والدہ جمیلہ بنت ابی بن مالک بن حارث بن عبید بن مالک بن سالم ہیں۔ خولہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

فُسُحم:

آپ اوس بن خولی بن عبداللہ بن حارث بن عبید بن مالک بن سالم کی دختر ہیں۔ آپ سے عتبان بن مرہ از بنو اسد بن خزیمہ' بنو حبلی کے حلیف نے شادی کی۔ فسحم نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

زینب:

آپ سہل بن صعب بن قیس بن عمرو بن مالک بن سالم حبلی کی دختر ہیں۔ آپ سے ودیعہ بن عمرو بن قیس بن عدی بن مالک بن سالم حبلی نے شادی کی' زینب نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

لیلیٰ:

آپ طباہ بن معیص بن جشم بن ہزم بن سالم حبلی کی دختر ہیں۔ آپ سے وہب بن کلدہ از بنو عبداللہ بن غطفان' آل حبلی کے حلیف نے شادی کی۔ لیلیٰ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

خواتین بنو بیاضہ یعنی ابن عامر بن زریق بن عبد بن حارثہ بن مالک بن عضب بن جشم بن خزرج کی بیعت کرنے والی خواتین اسلام

انیسہ:

آپ عروہ بن مسعود بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن امیہ بن بیاضہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ رغیبہ بن ثعلبہ بن مالک بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج ہیں۔ آپ سے حنظلہ بن مالک بن خالد بن کلیب بن

عامر بن خزمہ بن بیاضہ نے شادی کی۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

حلیمہ:

آپ کو جمیلہ بھی کہا جاتا ہے۔ آپ انیسہ بنت عروہ کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ از اوس نے نکاح کیا جن سے رافع اور رفاعہ پسران خدیج ہیں۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

خالدہ:

آپ عروہ بن وذفہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ ہند بنت خالد بن یساف بن عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خزرج ہیں۔ آپ سے ابوعبادہ سعد بن عثمان بن خالد بن مخلد بن عامر بن زریق بن عامر بن خزرج نے شادی کی۔ آپ فروہ بن عمرو بدری عقبی کی علاتی بہن ہیں۔ آپ نے بھی دیگر خواتین کی طرح مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

کبشہ، کبیشہ:

آپ فروہ بن عامر بن وذفہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ ام ولد ہیں۔ آپ سے عبدالرحمٰن بن سعد بن قیس بن مالک بن عجلان بن عامر بن بیاضہ نے شادی کی۔ کبشہ نے بھی مسلمان ہو کر سرکار رسالت ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

ام شرجیل:

آپ فروہ بن عمرو بن وذفہ کی صاحبزادی ہیں۔ اور آپ کی والدہ ام ولد ہیں آپ سے یقظان بن عبید بن عقبہ بن عمرو بن عبید بن عامر بن بیاضہ نے شادی کی۔ ام شرجیل نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

بُثینہ:

آپ نعمان بن عمرو بن نعمان بن خلدہ بن عمرو بن امیہ بن عامر بن بیاضہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ حبیبہ بنت قیس بن سفیان بن عبد مناف بن انجم بن حارث بن ادرم بن غالب بن فہر ہیں ادرم کا نام تیم اللات ہے اور قرشی ہیں۔ بثینہ سے محمد بن عمرو بن حزم بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار نے شادی کی۔ آپ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

فارعہ:

آپ عصام بن عامر بن عطیہ بن بیاضہ کی دختر ہیں۔ آپ سے عمرو بن نعمان بن خلدہ بن عمرو بن امیہ بن عامر بن بیاضہ نے شادی کی۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

اُمامہ:

آپ فارعہ بنت عصام کی بہن ہیں۔ آپ سے کبشہ بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار نے نکاح کیا۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

اُمیّہ:

آپ خلیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن بیاضہ کی دختر ہیں: آپ سے فروہ بن عمرو بن وذفہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ نے شادی کی جن سے ام سعد پیدا ہوئیں۔ امیّہ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

انیسہ:

آپ عبداللہ بن عمرو بن مالک بن عجلان بن عامر بن بیاضہ کی دختر ہیں۔ آپ سے عباس بن عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عامر بن عوف بن خزرج نے پھر ان کے بعد عمرو بن اوس بن عامر بن ثعلبہؓ بن وقش بن طریف بن خزرج بن ساعدہ نے نکاح کیا۔ انیسہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

خواتین بنو زریق یعنی ابن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن عضب بن جشم بن خزرج میں سے بیعت کرنے والی خواتین اسلام

امامہ:

آپ عثمان بن خالدہ بن مخلد بن عامر بن زریق کی دختر اور ابو عبادہ سعد بن عثمان بدری کی سگی بہن ہیں۔ اور آپ کی والدہ ام جمیل بنت قطبہ بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ ہیں۔ آپ سے ثابت بن جذع بن زید بن حارث بن حرام کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن خزرج نے نکاح کیا۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام رافع:

آپ امامہ بنت عثمان کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے خلاد بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق نے نکاح کیا۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

قُلَیہ:

آپ کی کنیت ام الحکم ہے اور آپ مطلب بن خالدہ بن مخلد بن عامر بن زریق کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ہند بنت عجلان بن غنام بن عامر بن بیاضہ ہیں۔ آپ سے ربیع بن عامر بن خالدہ بن مخلد بن عامر بن زریق نے نکاح کیا۔ پھر عمرو بن خالدہ نے۔ آپ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر سرورِ کائنات، فخرِ موجودات ﷺ سے بیعت کی۔

حبیبہ:

آپ مسعود بن خالدہ بن عامر بن مخلد بن عامر بن زریق کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ فارعہ بنت حباب بن ربیع بن رافع بن معاویہ بن عبید بن الجبر (خدرہ) بن عوف بن حارث بن خزرج ہیں۔ آپ سے عبدالرحمٰن بن عمرو بن خالدہ بن عامر بن مخلد بن عامر بن زریق نے شادی کی۔ حبیبہ نے بھی مسلمان ہو کر سرکار رسالت ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

بُہیسہ:

آپ عمرو بن خالدہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ ام الحکم فلکیہ بنت مطلب ہیں۔ آپ سے نعمان بن عجلان بن نعمان بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق نے شادی کی آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام قیس:

آپ حصن بن خالدہ بن مخلد بن عامر بن زریق کی دختر اور قیس بن حصن بدری کی بہن ہیں بقول محمد بن عمر ام قیس نے بھی مسلمان ہو کر سرور عالم ﷺ سے بیعت کی۔

ام سعد:

آپ قیس بن حصن بن خالدہ بن مخلد بن عامر بن زریق کی دختر ہیں' آپ کی والدہ خولہ بنت فاکہ بن قیس بن مخلد بن عامر بن زریق نے پھر ان کے بعد مسعود اکبر بن عبادہ بن ابی عبادہ سعد بن عثمان بن خالدہ بن مخلد بن عامر بن زریق نے نکاح کیا ام سعد نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

حُبّہ:

آپ عمرو بن حصن بن خالدہ بن مخلد بن عامر بن زریق کی دختر ہیں آپ کی والدہ حبیبہ بنت قیس بن خالدہ بن مخلد بن عامر بن زریق ہیں۔ آپ سے صیفی بن اسود بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ نے نکاح کیا۔ حبّہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

کبشہ:

آپ فاکہ بن قیس بن مخلد بن عامر بن زریق کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ سلمٰی بنت اُمیّہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج (از بنو ساعدہ) ہیں۔ آپ سے مسعود بن سعد بن قیس بن خالدہ بن عامر بن زریق نے شادی کی پھر عجلان بن نعمان بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق نے' کبشہ نے بھی مسلمان ہو کر سرور عالم ﷺ سے بیعت کی۔

لیلیٰ:

آپ ربعی بن عامر بن خالدہ بن عامر بن زریق کی دختر ہیں۔ آپ سے طفیل بن مالک بن خنساء بن سنان بن عبید (از بنو سلمہ) نے نکاح کیا۔ پھر ان کے بعد صیفی بن رافع بن عُنْجُدہ بلوی حلیف بنو عمرو بن عوف نے' لیلیٰ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

سُنْبُلہ:

آپ ماعص بن قیس بن خالدہ بن عامر بن زریق کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ سُخطی بنت اوس بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم (از بنو سلمہ) ہیں۔ آپ سے ابو عبادہ سعد بن عثمان بن خالدہ بن مخلد بن عامر بن زریق نے شادی کی۔ آپ معاذ بدری اور عائذ بدری پسران ماعص کی علاتی بہن ہیں۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رحمت عالم ﷺ سے بیعت کی۔

انیسہ:

آپ معاذ بن ماعص بن قیس بن خالدہ بن عامر بن زریق کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ام ثابت بنت عبید بن وہب بن اشجع ہیں۔ آپ سے عامر بن عمرو بن خالدہ بن عامر بن مخلد بن عامر بن زریق نے شادی کی انیسہ نے بھی مسلمان ہو کر نبی ﷺ سے بیعت کی۔

ام سعد:

آپ مسعود بن سعد بن قیس بن خالدہ بن عامر بن زریق کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ کبشہ بنت فاکہ بن قیس بن مخلد بن عامر بن زریق ہیں۔ ام سعد نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

ام ثابت:

آپ ام سعد بنت مسعود کی سگی بہن ہیں۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

ام سہل:

آپ بھی ام سعد بنت مسعود کی سگی بہن ہیں۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

خولہ:

آپ مالک بن بشر بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن زریق کی دختر ہیں۔ آپ سے زیاد بن زید بن نعمان بن خالدہ بن عامر بن زریق نے شادی کی خولہ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

خواتین بنو حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن عضب بن جشم بن خزرج میں سے بیعت کرنے والی خواتین اسلام

انیسہ:

آپ ہلال بن معلّٰی بن لوذان بن حارثہ بن عدی بن زید بن ثعلبہ بن مالک بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارثہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ سلمٰی بنت طالق بن علیم بن عبد مناف (از بنو سلیم) ہیں۔ آپ سے عجلان بن نعمان بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق نے شادی کی۔ انیسہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رحمت عالم ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

نُسیبہ:

آپ رافع بن معلّٰی بن لوذان بن حارثہ بن عدی بن زید بن ثعلبہ بن مالک بن زید مناۃ بن حبیب بن حارثہ کی دختر ہیں اور آپ کی ماں آل عبداللہ بن غطفان سے ہیں۔ آپ سے ابوسعید بن اوس بن معلّٰی بن لوذان بن حارثہ نے شادی کی۔ نسیبہ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

خواتین بنوسلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن تزید بن جشم بن خزرج میں سے بیعت کرنے والی خواتین اسلام

الشموس:

آپ عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ہند بنت قیس بن قریم بن امیہ بن سنان بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ ہیں۔ آپ سے محمود بن مسلمہ بن سلمہ بن خالد (از بنوحارثہ) نے پھر مسعود بن اوس بن مالکؓ بن سواد (از بنوظفر) نے نکاح کیا۔ مسعود سے اولاد ہوئی' آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ خیبر میں شریک تھیں۔ آپ نے بھی مشرف بہ اسلام ہوکر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

ہند:

آپ شموس بنت عمرو بن حرام کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے عمرو بن جموح بن زید بن حرام نے شادی کی جن سے اولاد ہوئی۔ آپ بھی جنگ خیبر میں شریک ہوئیں اور مشرف بہ اسلام ہوکر سرکار رسالت ﷺ سے بیعت کی۔

لمیس:

آپ بھی شموس بنت عمرو کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے زید بن یزید بن جذام بن سُبیع بن خنساء بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ نے شادی کی۔ لمیس نے بھی مسلمان ہوکر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام عمرو:

آپ بھی شموس کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے ابوالیسر بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد نے شادی کی۔ آپ نے بھی مسلمان ہوکر آپ ﷺ سے بیعت کی۔

امّ معاذ:

آپ عبداللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں۔ بقول محمد بن عمر آپ نے بھی مسلمان ہوکر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام حبان:

آپ عامر بن نابیٔ بن زید بن حرام بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں اور عقبہ بن عامر بدری کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے حرام بن محیصہ بن مسعود بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ اوسی نے شادی کی آپ کی والدہ فکیہ بنت سکن بن زید بن امیہ بن سنان بن کعب بن سلمہ ہیں۔ ام حبان نے بھی مسلمان ہوکر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ادام:

آپ جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ رہم بنت قین بن کعب ہیں۔

آپ سے مسعود بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ نے نکاح کیا۔ آپ عمرو بن جموح کی جو جنگ اُحد میں شہید ہوئے سگی بہن ہیں۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

ہند:

آپ عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ہند بنت عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام از بنوسلمہ ہیں۔ آپ سے مُحَیِّصہ بن مسعود حارثی نے شادی کی جن سے حرام' دحیہ اور ربیع تین بچے پیدا ہوئے۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

حمیمہ:

آپ حمام بن جموح بن زید کی دختر اور عمیر بن حمام شہید بدر کی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ نوار بنت عامر بن نابی بن زید بن حرام ہیں۔ آپ سے سنان بن قیس بن اسود بن مری بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ نے نکاح کیا جن سے مسعود پیدا ہوئے۔ حمیمہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

ہند:

آپ منذر بن جموح بن زید کی دختر اور حباب بن منذر بدری کی سگی بہن ہیں آپ کی والدہ شموس بنت حق بن اُمیہ بن حرام سلمی ہیں۔ آپ سے عمرو بن خنیس بن لوذان نے شادی کی جن سے منذر بدری شہید بئر معونہ پیدا ہوئے۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

ام جمیل:

آپ حباب بن منذر بن جموح کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ زینب بنت صیفی بن صخر بن خنساء (از بنوعبید از بنوسلمہ) ہیں آپ سے منذر بن عمرو بن خنیس نقیب بنوساعدہ نے شادی کی۔ ام جمیل نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

ام ثعلبہ:

آپ زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر اور ثعلبہ بن زید جزع کی سگی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ امامہ بنت خالد بن مخلد بن عامر بن زریق ہیں۔ آپ سے عمرو بن اوس بن عائذ بن عدی بن کعب بن عمرو بن اُدی بن سعد' سلمہ بن سعد کے بھائی نے شادی کی۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

ام حارث:

ام ایاس آپ ثابت بن جذع' ثعلبہ بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ امامہ بنت عثمان بن خالدہ بن مخلد بن عامر بن زریق ہیں۔ آپ سے مرداس بن مروان بن جذع' ثعلبہ بن زید بن حارث نے شادی کی' ام حارث نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

عائشہ:

آپ عمیر بن حارث بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں۔ بقول محمد بن عمر آپ نے بھی مسلمان ہو کر سرور کائنات ﷺ سے بیعت کی۔

فکیہ:

آپ سکن بن زید بن امیہ بن سنان بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ زہرہ بنت اوس بن قین بن کعب ہیں۔ آپ سے عامر بن نابی بن زید بن حرام سلمی نے نکاح کیا۔ فکیہ نے بھی مسلمان ہو کر نبی ﷺ سے بیعت کی۔

قبیسہ:

آپ صیفی بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ نائلہ بنت قیس بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ ہیں۔ آپ سے جابر بن صخر بن اُمیہ بن خنساء بن عبید سلمی نے شادی کی جن سے عائشہ پیدا ہوئیں۔ پھر بشر بن براء بن معرور نے نکاح کیا جن سے عالیہ پیدا ہوئیں۔ قبیسہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

زینب:

آپ قبیسہ بنت صیفی کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے حباب بن منذر بن جموح نے شادی کی جن سے خشرم اور منذر پیدا ہوئے زینب نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

حمیمہ:

آپ بھی زینب بنت صیفی کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے براء بن معرور نے پھر زید بن حارثہ کلبی محبوب رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا حمیمہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

مُلیکہ:

آپ عبداللہ بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ بسرہ بنت زید بن امیہ بن سنان بن کعب بن سلمہ ہیں۔ آپ سے مسعود بن زید بن سبیع بن خنساء بن عبید نے شادی کی جن سے ابو جہاذ عبدالرحمٰن اور ہزیلہ تین بچے پیدا ہوئے ملیکہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ہند:

آپ براء بن معرور بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ حمیمہ بنت صیفی بن صخر ہیں۔ آپ سے جابر بن عتیک بن قیس بن اسود سلمی نے نکاح کیا۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

سلافہ:

آپ ہند بنت براء کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے ابوقتادہ بن ربعی بن بلذمہ سلمی نے شادی کی جن سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔ سلافہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

رباب:

آپ بھی ہند بنت براء کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے معاذ بن حارث بن سراقہ بن خناس سلمی نے شادی کی جن سے سعد پیدا ہوئے۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

ام حارث:

آپ مالک بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر اور طفیل بن مالک بدری کی سگی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ اسماء بنت قین بن کعب بن سواد سلمی ہیں۔ آپ سے ثابت بن صخر بن امیہ بن خنساء بن عبید سلمی نے شادی کی۔ ام حارث نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

اروٰی:

آپ ام حارث کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے عمرو بن عدی بن سنان بن نابئ بن عمرو بن سواد نے نکاح کیا جن سے خالد اور ام منیع دو بچے پیدا ہوئے۔ اروٰی نے بھی مسلمان ہو کر سرورِ عالم ﷺ سے بیعت کی۔

ام حارث:

آپ نعمان بن خنساء بن سنان کی دختر ہیں آپ کی والدہ خنساء بنت رباب بن نعمان بن سنان بن عبید ہیں آپ سے سواد بن رزن بن زید بن ثعلبہ بن عبید سلمی نے شادی کی۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر نبی ﷺ سے بیعت کی۔

الرُّبیّع:

آپ طفیل بن نعمان بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ اسماء بنت قرط بن خنساء بن سنان ہیں۔ آپ سے ابویحییٰ عبداللہ بن عبد مناف بن نعمان بن سنان بن عبید نے شادی کی ربیع نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

عمیرہ:

آپ قرط بن خنساء بن سنان کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ ماریہ بنت قین بن کعب بن سواد سلمی ہیں۔ آپ سے قطبہ بن عبد عمرو بن مسعود بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار نے شادی کی جن سے مندوس پیدا ہوئے۔ عمیرہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

اسماء:

آپ عمیرہ بنت قرط کی علاتی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ ماریہ بنت قین بن کعب بن سواد سلمی ہیں۔ آپ سے طفیل بن

نعمان بن خنساء بن سنان نے شادی کی جن سے ربیع پیدا ہوئیں۔ اسماء نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

ادام:

آپ اسماء بنت قرط کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے طفیل بن مالک بن خنساء نے شادی کی جن سے عبداللہ اور نعمان پیدا ہوئے۔ ادام نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

امامہ:

آپ بھی اسماء بنت قرط کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے یزید بن قیظی بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید نے شادی کی۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

آمنہ:

آپ بھی اسماء بنت قرط کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے اوس بن معلیٰ بن لوذان بن حارثہ از بنو عضب بن جشم بن خزرج نے شادی کی جن سے ابو سعید پیدا ہوئے۔ آمنہ نے بھی مسلمان ہو کر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

خنساء:

آپ رباب بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ ادام بنت حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ ہیں۔ آپ جابر بن عبداللہ بن رباب بدری کی پھوپھی ہیں۔ آپ سے عامر بن عدی بن سنان بن نابئ بن عمرو بن سواد نے پھر نعمان بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم نے شادی کی۔ خنساء نے بھی مسلمان ہو کر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

ام زید:

آپ قیس بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ادام بنت قین بن کعب بن سواد ہیں۔ آپ سے خالد بن عدی بن عمرو بن عدی بن سنان بن نابئ بن عمرو بن سواد نے شادی کی۔ ام زید نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

ام ثابت:

آپ حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ہند بنت مالک بن عامر (از بنو بیاضہ) ہیں۔ آپ سے عبداللہ بن حُمیر اشجعی حلیف بنی عبید سلمی نے شادی کی۔ ام ثابت نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

امامہ:

آپ محرث بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ سلمٰی بنت ابی الداحداہ (جنت میں لٹکے ہوئے خوشہ والے) بن نعیم بن ایاس از بنو قضاعہ حلیف بنو عمرو بن عوف ہیں۔ آپ سے ربیع بن طفیل بن مالک بن

خنساء بن سنان بن عبد سلمی نے پھر ضحاک بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عبید سلمی نے شادی کی۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

ام عبید اللہ:

آپ سواد بن رزن بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ام حارث بنت نعمان بن خنساء بن سنان بن عبید سلمی ہیں آپ سے ابو محمد بن معاذ بن انس بن قیس بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار نے شادی کی۔ ام عبد اللہ نے بھی مسلمان ہو کر سرکارِ دو عالم ﷺ سے بیعت کی۔

ام رزن:

آپ ام عبد اللہ بنت سواد کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے یزید بن ضحاک بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب سلمی نے نکاح کیا۔ ام رزن نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

سُعاد:

آپ سلمہ بن زہیر بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ام قیس بنت حرام بن لوذان بن حارثہ بن عدی بن زید بن ثعلبہ ہیں اور عضب بن جشم بن خزرج کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ سے جبیر بن صخر بن امیہ بن خنساء بن عبید نے شادی کی۔ سعاد نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ آپ ہی نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی تھی کہ آپ میرے پیٹ کے بچہ سے بھی بیعت فرما لیں (کیونکہ وہ حاملہ تھیں) پھر ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم آزادوں کی آزاد ہو۔

عمیرہ:

آپ جبیر بن صخر بن امیہ بن خنساء بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ معاذ بنت سلمہ بن زہیر بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ ہیں۔ آپ سے کعب بن مالک بن ابی کعب بن قیس بن کعب بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ نے شادی کی جن سے عبد اللہ، عبید اللہ، فضالہ، وہب، معبد خولہ اور سعاد سات بچے پیدا ہوئے۔ ام معبد، عمیرہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ آپ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی اور آپ سے روایت بھی کی۔

باخبار محمد بن صلت بتحدیث ابو شہاب از محمد بن اسحٰق از معبد بن کعب اپنی والدہ سے (جنہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی): میں نے نبی ﷺ سے سنا فرماتے تھے: کھجور و انگور ملا کر نبیذ مت بناؤ بلکہ ہر ایک کی الگ الگ نبیذ بناؤ۔

سُمیکہ:

آپ جبار بن صخر بن امیہ بن خنساء بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ ام حارث بنت مالک بن خنساء بن سنان بن عبید سلمی ہیں۔ آپ سے نعمان بن جبیر بن صخر بن امیہ بن خنساء نے شادی کی۔ سمیکہ نے بھی مسلمان ہو کر آپ ﷺ سے بیعت کی۔

عصیمہ:

آپ سمیکہ بنت جبار کی بہن ہیں۔ بقول محمد بن عمر واقدی آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ہزیلہ:

آپ مسعود بن زید بن سُبیع بن خنساء بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ ملیکہ بنت عبداللہ بن صخر بن خنساء بن سنان سلمی ہیں۔ آپ سے عبداللہ بن انیس حلیف بن سواد نے شادی کی۔ ہزیلہ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

ام سلیم:

آپ عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ کی صاحبزادی ہیں اور ابوالیسر' کعب بن عمرو عقبی بدری کی سگی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ نسیبہ بنت قیس بن اسود بن مری سلمی ہیں۔ آپ سے نابئ بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ نے شادی کی۔ آپ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

ام منیع:

آپ عمرو بن عدی بن سنان بن نابئ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں اور آپ کی کنیت ام شباث بھی ہے آپ کی والدہ اروٰی بنت مالک بن خنساء بن سنان بن عبید سلمی ہیں۔ آپ سے ابوشباث خدیج بن سلامہ بن اوس بن عمرو بن کعب بن قراقر بن ضحیان' حلیف بنی حرام نے شادی کی جن سے عقبہ کی شب کو شباث پیدا ہوئے۔ خدیج بیعت عقبہ میں شریک تھے اور ان کے ساتھ ان کی بیوی ام منیع بھی تھیں۔ ام شباث بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر میں شریک رہیں۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

انیسہ:

آپ عنمہ بن عدی بن سنان بن نابئ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ جہیزہ بنت قین بن کعب سلمی ہیں آپ ثعلبہ بن عنمہ عقبی و بدری کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے عبداللہ بن عمرو بن حرام نے نکاح کیا۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر آپ ﷺ سے بیعت کی۔

ام بشر:

آپ عمرو بن عنمہ بن عدی بن سنان بن نابئ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ ام زید بنت عامر بن خدیج بن سنان بن نابئ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ ہیں آپ سے عبدالرحمٰن بن خراش بن صمہ بن حرام نے شادی کی جن سے اولاد ہوئی۔ پھر عبداللہ بن بشر بن انس بن امیہ بن عامر بن جشم بن حارثہ بن حارث اوسی نے نکاح کیا۔ ام بشر نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

سخطی:

آپ اسود بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ جمیمہ بنت عبید بن ابی کعب بن قین بن کعب بن سواد سلمی ہیں۔ آپ سے ماعص بن قیس بن خالدہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ نے شادی کی۔ پھر عبید بن معلی بن لوذان بن حارثہ بن عدی بن زید (از اولاد عضب بن جشم بن خزرج) نے نکاح کیا آپ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

ام عمرو:

آپ عمرو بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ام سلیم بنت عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد سلمی ہیں۔ آپ سے قطبہ بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد نے شادی کی آپ سلیم بن عمرو بن حدیدہ عقبی و بدری کی سگی بہن ہیں۔ آپ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی خوشنودی حاصل کی۔

ام جمیل:

آپ قطبہ بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ام عمرو بنت عمرو بن حدیدہ ہیں۔ آپ سے عثمان بن خلدہ بن زریق نے شادی کی جن سے امامہ پیدا ہوئیں۔ پھر آپ سے زید بن ثابت بن ضحاک از بنو مالک بن نجار نے نکاح کیا۔ پھر انس بن مالک بن نضر بن ضمضم از بنو عدی بن نجار نے۔ آپ کی والدہ اور نانی دونوں بیعت شدہ ہیں۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

سخطی:

آپ قیس بن ابی کعب بن قین بن کعب بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ نائلہ بنت سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبد الاشہل ہیں۔ آپ سے حارث بن سراقہ بن خنساء بن سنان بن عبید سلمی نے نکاح کیا۔ آپ سہل بن قیس بدری شہید احد کی سگی بہن ہیں آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

عمرہ:

آپ سخطی بنت قیس کی سگی بہن ہیں آپ سے زیاد بن ثعلبہ ساعدی نے نکاح کیا۔ عمرہ نے بھی مسلمان ہو کر آپ ﷺ سے بیعت کی۔

فکیہ:

آپ سکن بن زید بن امیہ بن سنان بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں۔ بقول محمد بن عمر آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

خواتین بنی اری بن سعد برادر سلمہ بن سعد میں سے بیعت کرنے والی خواتین اسلام

صعبہ:

آپ جبل بن عمرو بن اوس بن عائذ بن عدی بن کعب بن عمرو بن اُدی بن سعد کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ہند بنت سہل (از جہنیہ پھر از بنو وقفہ) ہیں۔ آپ معاذ بن جبل کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار نے شادی کی جن سے عبید پیدا ہوئے۔ صعبہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام عبداللہ:

آپ معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس بن عائذ بن عدی بن کعب بن عمرا بن اُدی بن سعد کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ام عمرو بنت خلاد بن عمرو بن عدی بن سنان بن نابئ بن عمرو بن سواد سلمی ہیں۔ آپ سے عبداللہ بن عامر بن مروان بن ثعلبہ بن زید بن حارث بن حرام سلمی نے نکاح کیا جن سے آمنہ پیدا ہوئیں۔ ام عبداللہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

خواتین بنو نجار یعنی تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر کی پھر بنو مازن بن نجار کی بیعت کرنے والی خواتین اسلام

ام عمارہ:

آپ نسیبہ بنت کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم از بنو مازن بن نجار ہیں۔ آپ کی والدہ رباب بنت عبداللہ بن حبیب بن زید بن ثعلبہ بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارثہ بن عضب بن جشم بن خزرج ہیں۔ آپ عبداللہ بن کعب بدری کی اور ابولیلیٰ عبدالرحمٰن بن کعب کی جو بڑے رونے والے تھے سگی بہن ہیں۔ آپ سے زید بن عاصم بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار نے شادی کی جن سے عبداللہ اور حبیب پیدا ہوئے۔ جو نبی ﷺ کے صحابی ہیں۔ پھر آپ سے غزیہ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار نے نکاح کیا جن سے تمیم اور خولہ دو بچے پیدا ہوئے۔ ام عمارہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور بیعت عقبہ والے دن موجود تھیں اور اُحد، حدیبیہ، خیبر، عمرۃ القضاء، حنین اور جنگ یمامہ میں شریک رہیں۔ آپ کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کئی حدیثیں سنیں۔

باخبار محمد بن عمر، بتحدیث یعقوب بن محمد از عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ از ام عمارہ نسیبہ بنت کعب: میں بیعت عقبہ والے دن موجود تھی اور میں نے مردوں کے ساتھ آپ سے بیعت کی تھی۔ محمد بن عمر: ام عمارہ جنگ اُحد میں اپنے شوہر غزیہ بن عمرو کے اور اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ شریک ہوئیں اور صبح صبح مجاہدین کے ساتھ اپنی مشک لے کر زخمیوں کو پانی پلانے کی غرض سے نکل گئیں۔ اس دن آپ نے جنگ بھی کی اور اچھا کارنامہ انجام دیا۔ آپ کے نیزوں اور تلواروں کے بارہ زخم آئے۔ ام سعید بنت سعد بن ربیع فرماتی ہیں: میں نے ام عمارہ کے پاس جا کر کہا کہ جنگ اُحد کا کچھ آنکھوں دیکھا حال سناؤ۔

فرمایا: میں جنگ اُحد کے دِن شروع دِن ہی میں نکل گئی تھی اور میں لوگوں کا حال دیکھ رہی تھی۔ میرے پاس مشک تھی جس میں پانی تھا۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی۔ آپ صحابہ کے ساتھ تھے اور فتح وہوا مسلمانوں کے حق میں تھی۔ پھر جب مسلمانوں کو شکست ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ کر کافروں سے لڑنے لگی اور آپ سے تیر وتلوار کے ذریعے دفاع کرنے لگی۔ حتیٰ کہ میں زخمی ہوگئی۔ ام سعید فرماتی ہیں: میں نے خود ام عمارہ کے کندھے پر زخم کا ایک گہرا نشان دیکھا۔ میں نے پوچھا: ام عمارہ! تمہارے یہ چوٹ کس نے ماری تھی؟ فرمایا: جب مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے تو ابن قمیئہ زور زور سے یہ کہتا ہوا آیا مجھے محمد کو بتاؤ یا تو وہ نہیں یا میں نہیں۔ اس سے مصعب بن عمیر اور چند مسلمانوں نے مزاحمت کی۔ ان مزاحمت کرنے والوں میں میں بھی تھی۔ اس نے میرے یہ زخم لگایا۔ اس کے بعد میں نے اس کے کئی چوٹیں ماریں لیکن اس ظالم کے جسم پر دہری زرہ تھی۔ میرے حملوں نے اس پر اثر نہیں کیا۔

ضمرہ بن سعید مازنی اپنی دادی سے روایت کرتی ہیں آپ کی دادی اُحد میں زخمیوں کو پانی پلانے پر مامور تھیں۔ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: آج کے دِن نسیبہ بنت کعب کا درجہ فلاں فلاں شخص سے بھی اونچا ہے۔ آپ نے اس دِن انہیں سخت قسم کی لڑائی لڑتے ہوئے دیکھا تھا آپ نے اپنی کمر پر کپڑا باندھ رکھا تھا۔ اس دِن آپ کے ۱۳ زخم آئے۔ ضمرہ فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ ابن قمیئہ نے آپ پر حملہ کر کے آپ کے کندھے کو زخمی کر دیا۔ آپ کے تمام زخموں میں یہی زخم گہرا اور کاری تھا۔ آپ نے اس کا سال بھر علاج کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے جنگ حمراء الاسد کا اعلان کیا۔ ام عمارہ نے پٹکا باندھا لیکن خون نکل جانے کی وجہ سے کمزور ہوگئی تھیں۔ حمراء الاسد میں شریک نہ ہوسکیں۔ ہم رات بھر صبح تک زخموں کو سینکتے رہے پھر جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حمراء الاسد سے واپس تشریف لائے تو آپ نے اپنے گھر جانے سے پہلے عبداللہ بن کعب مازنی کو ام عمارہ کے پاس بھیج کر ان کی خیریت معلوم کرائی اور عبداللہ نے آپ کو ام عمارہ کی سلامتی کی خبر پہنچائی جس سے آپ کو بڑی مسرت ہوئی۔

باخبار محمد بن عمرؒ باخبار عبدالجبار بن عمارہ از عمارہ بن غزیہ از ام عمارہ: میں نے دیکھا مسلمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے آپ کے پاس دس سے بھی کم آدمی رہ گئے تھے۔ میں، میرے دونوں بیٹے اور میرا شوہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سینہ سپر بنے ہوئے تھے اور لوگ شکست خوردہ آپ کے پاس سے گزر رہے تھے۔ آپ نے دیکھا کہ میرے پاس ڈھال نہیں ہے۔ پھر آپ نے ایک شخص کو معہ ڈھال کے بھاگتا ہوا دیکھا۔ آپ نے اس سے کہا: ڈھال لڑنے والوں کو دیتا جا۔ یہ سن کر اس نے اپنی ڈھال پھینک دی۔ میں نے وہ ڈھال اُٹھالی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے کے لئے وہی ڈھال استعمال کرنے لگی۔ ہمارے ساتھ یہ کھیل کافر شہ سواروں نے کھیلا تھا۔ اگر ہماری طرح پیدل ہوتے تو ان شاء اللہ ہم ہی ان پر مسلط ہوجاتے۔ الغرض ایک شہسوار میری طرف بڑھ کر مجھ پر حملہ کرتا ہے۔ میں ڈھال پر اس کا وار روک لیتی ہوں اور اس کی تلوار ہمارا بال بھی بیکا نہیں کرتی پھر وہ مڑتا ہے میں فوراً اس کے گھوڑے کی ایڑی پر حملہ کرتی ہوں وہ اپنی پشت پر گر پڑتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے پکارتے ہیں اے ام عمارہ کے فرزند! اپنی والدہ کی خبر خبر لو۔ فرماتی ہیں پھر وہ میرے ساتھ تعاون کرتے ہیں حتیٰ کہ میں اسے شعوب میں

دھکیل آتی ہوں۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ از عمرو بن یحییٰ اپنی والدہ سے اور وہ عبداللہ بن زید سے: اس دن میرے بائیں بازو میں زخم آیا۔ یہ زخم کھجور کے تنہ کی طرح ایک لمبے شخص نے لگایا مگر وہ میری طرف مائل نہیں ہوا اور آگے بڑھ گیا۔ اس سے خون کسی صورت سے بند ہی نہ ہوتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زخم پر پٹی باندھ لو پھر میری طرف آتی ہیں آپ کے پاس پٹیاں ہیں۔ جو آپ نے تیار کر کے ازار بند میں ٹوم رکھی ہیں۔ آپ میرے زخم پر پٹی باندھ دیتی ہیں۔ نبی ﷺ کھڑے ہوئے مجھے دیکھ رہے ہیں۔ پھر میری والدہ مجھ سے فرماتی ہیں بیٹا کھڑے ہو جاؤ اور کافروں سے جنگ کرو۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں ام عمارہ! تمہاری طرف کس میں طاقت ہے؟ فرماتی ہیں: پھر وہ شخص آتا ہے جس نے میرے بچہ پر حملہ کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں یہ ہے تمہارے بیٹے پر حملہ کرنے والا۔ فرماتی ہیں: میں اس کے سامنے جا کر اس کی ٹانگ پر تلوار مارتی ہوں پھر وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتا ہے۔ فرماتی ہیں میں نے اس وقت رسول اللہ ﷺ کو مسکراتا ہوا دیکھا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں اور آپ نے فرمایا: ام عمارہ! تم نے بدلہ لے لیا۔ پھر ہم نے اسلحہ سے حملہ کر کے اسے ختم کر دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: الحمدللہ! حق تعالیٰ نے تمہیں فتح عطا فرمائی اور دشمن سے تمہاری آنکھ ٹھنڈی کی اور تم کو تمہاری آنکھوں سے انتقام دکھایا۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ از عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ از حارث بن عبداللہ بسماع عبداللہ بن زید بن عاصم: میں جنگ اُحد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھا۔ پھر جب لوگ آپ کو میدانِ جنگ میں چھوڑ کر بھاگ گئے تو میں اور میری والدہ آپ سے دفاع کے لئے آپ کے قریب چلے گئے۔ آپ نے پوچھا تم فرزند ام عمارہ ہو؟ میں بولا: جی ہاں۔ فرمایا برساؤ۔ میں نے ایک مشرک شہسوار پر ایک پتھر کھینچ کر مارا لیکن پتھر اس کے گھوڑے کی آنکھ پر لگا اور گھوڑا بے قرار ہو کر معہ سوار کے گر گیا پھر میں نے تابڑ توڑ اس پر اتنے پتھر برسائے کہ پتھروں کا ڈھیر ہو گیا۔ نبی ﷺ دیکھ کر مسکرا رہے تھے آپ نے میری والدہ کے کندھے کے زخم کو دیکھ کر فرمایا۔ اپنی والدہ کی خیر خبر لو۔ ان کے زخم پر پٹی باندھو۔ اے خاندان والو! تمہارے خاندان کو اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے تمہاری والدہ کا مقام فلاں فلاں کے مقام سے بہتر ہے۔ اے خاندان والو! اللہ تم پر رحم فرمائے اور تمہارے عزبی (والد کے شوہر) کا مقام فلاں فلاں کے مقام سے بہتر ہے۔ اے خاندان والو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، میری والدہ نے کہا آپ اللہ سے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جنت میں بھی ہمیں آپ کی رفاقت نصیب فرمائے۔ فرمایا: اے اللہ! انہیں جنت میں میرے رفیق بنا۔ فرماتی ہیں (اس دُعا کے بعد) مجھے دُنیا کی کسی مصیبت کی پرواہ نہیں۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث یعقوب بن محمد از موسیٰ بن ضمرہ بن سعید از ضمرہ بن سعید: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ چادریں لائی گئیں ان میں ایک چادر عمدہ اور فراخ تھی۔ کسی نے کہا: اس چادر کی اتنی اتنی قیمت ہے اگر آپ یہ عبداللہ بن عمر کی بیوی صفیہ بنت ابی عبید کو بھجوا دیں تو بہت ہی بہتر ہے۔ یہ صفیہ کی رخصتی سے قبل کا واقعہ ہے۔ فرمایا: میں اسے اس کو بھجواؤں گا جو اس کی صفیہ سے زیادہ حق دار ہے۔ یعنی ام عمارہ کو میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: جب بھی میں نے اپنے دائیں یا بائیں دیکھا ام عمارہ ہی کو دیکھا کہ وہ سینہ سپر بنی ہوئی میری حفاظت میں لڑ رہی ہیں۔

باخبار محمد بن عمر از معاذ بن محمد بن عمرو بن محصن نجاری از خبیب بن عبدالرحمٰن بن خبیب بن یساف از لیلیٰ بنت سعد از ام عمارہ: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے میں نے آپ کے سامنے کھانا رکھا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا اور فرمایا: آؤ تم بھی کھاؤ۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میرا روزہ ہے۔ فرمایا: جب روزدار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو اس کے حق میں فرشتے دُعائیں مانگتے رہتے ہیں۔ جب تک کھانے والا کھا کر فارغ نہ ہو۔

باخبار وکیع بن جراح از شعبہ از خبیب بن زید انصاری از لیلیٰ از ام عمارہ: ہمارے گھر سرور عالم ﷺ تشریف لائے ہم نے آپ کے آگے کھانا رکھا حاضرین میں سے کسی کا روزہ بھی تھا فرمایا جب روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو اس کے حق میں فرشتے دُعائے خیر کرتے رہتے ہیں۔

باخبار سلیمان بن ابی داؤد طیالسی باخبار شعبہ از خبیب بن زید: میں اس مجلس میں حاضر تھا جس میں لیلیٰ اپنی دادی ام عمارہ انصاریہ نجاریہ سے بیان فرما رہی تھیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: روزہ دار کے لئے فرشتے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ (کھانے سے) فارغ نہ ہو جائیں یا پیٹ نہ بھر لیں۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث منذر بن سعید مولیٰ بنی زہیر از محمد بن یحییٰ بن حبان: جنگ احد میں ام عمارہ کے بارہ زخم آئے تھے اور جنگ یمامہ میں آپ کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا اور گیارہ زخم ہاتھ کے علاوہ تھے۔ آپ مدینہ میں زخمی آئی تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آ کر آپ کی خیریت معلوم کرتے تھے۔ اس زمانہ میں آپ خلیفہ تھے فرماتے تھے ام عمارہ نے تین شخصوں سے نکاح کیا اور آپ کی تینوں سے اولاد ہے۔ غزیہ سے تمیم بن غزیہ زید بن عاصم سے خبیب جن کو مسلیمہ کذاب نے بوٹی بوٹی کیا اور عبداللہ بن زید جو جنگ حرہ میں کام آئے اور تیسری بیوی نسیبہ ہیں آپ کی اولاد لاولد فوت ہوئی۔

فاطمہ:

آپ منقذ بن عمرو بن مالک بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ام ولد ہیں آپ سے داؤد بن ابی داؤد عمیر بن عامر بن مالک بن خنساء بن مبذول نے نکاح کیا جن سے اولاد ہوئی فاطمہ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

زینب:

آپ حباب بن حارث بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ سے قیس بن عمرو بن سہل بن ثعلبہ بن حارث بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مازن بن نجار نے نکاح کیا جن سے سعید بن قیس پیدا ہوئے۔ زینب نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

جمیلہ:

آپ ابوصعصعہ (عمرو) بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ انیسہ بنت عاصم بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہیں۔ آپ سے عبادہ بن صامت بن قیس بن اصرم بن فہر

بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن خزرج نے شادی کی جن سے ولید بن عبادہ پیدا ہوئے۔ پھر ربیع بن سراقہ بن عمرو بن زید بن عبدہ بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج نے نکاح کیا جن سے عبداللہ، محمد اور بشینہ تین بچے پیدا ہوئے پھر خلدہ بن ابی خالد بن قیس بن خالد بن مخلد بن عامر بن زریق خزرجی نے نکاح کیا۔ جمیلہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

نائلہ:

آپ عبید بن حر بن عمرو بن جعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ رغیبہ بنت اوس بن خالد بن جعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہیں آپ سے معمر بن حزم بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار نے شادی کی جن سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے نائلہ نے بھی مسلمان ہو کر سرور عالم ﷺ سے بیعت کی۔

اُثیلہ:

آپ حارث بن ثعلبہ بن صخر بن حرام بن امیہ بن عامر بن مازن بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت زید مناۃ بن عمرو بن مازن غسانی ہیں۔ اُثیلہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

شقیقہ:

آپ مالک بن قیس بن محرث بن حارث بن ثعلبہ بن مازن بن نجار کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ سمیہ بنت عویمر بن اشقر بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہیں۔ آپ سے حارث بن سراقہ بن حارث بن عدی بن مالک بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار نے شادی کی جن سے عبداللہ اور ام عبید دو بچے پیدا ہوئے۔ شقیقہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

کبشہ:

آپ شقیقہ بنت مالک کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے ثعلبہ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار نے نکاح کیا۔ پھر حباب بن حارث بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار نے نکاح کیا جن سے زینب پیدا ہوئیں جنہوں نے آپ سے بیعت کی کبشہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

شموس:

آپ بھی شقیقہ بنت مالک کی سگی بہن ہیں اور آپ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام سلیط نجاریہ:

آپ ام قیس بنت عبید بن زیاد بن ثعلبہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہیں۔ آپ کی والدہ ام عبداللہ بنت شبل بن حارث بن عوف (از سکاسک) ہیں آپ سے ابوسلیط بن ابی حارثہ (عمرو) بن قیس بن مالک بن عدی بن نجار نے شادی کی جن سے سلیط اور فاطمہ پیدا ہوئیں۔ ام سلیط نے بھی مسلمان ہو کر سرورِ عالم ﷺ سے بیعت کی اور آپ جنگ

خیبر و حنین میں شریک ہوئیں۔

خواتین بنی عدی بن نجار میں سے بیعت کرنے والی خواتین اسلام

نوار:

آپ مالک بن صرمہ بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کی دختر ہیں آپ کی والدہ سلمیٰ بنت عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار ہیں آپ سے ثابت بن ضحاک بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار نے شادی کی جن سے زید اور یزید پیدا ہوئے پھر عمارہ بن حزم بن زید بن لوذان نے نکاح کیا جن سے مالک درج پیدا ہوئے۔ نوار نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث افلح بن حمید از نوار بنت مالک' ام زید بن ثابت: زید کی پیدائش سے پہلے جبکہ مجھے زید کے حمل کی وجہ سے تکلیف تھی' میں نے کعبہ پر ریشمی سبز اور زرد چادریں اور دیباتیوں کے بنے ہوئے مصلّے اور کپڑے کے ٹکڑے بالوں کے دیکھے۔

باخبار محمد بن عمر' بحدیث معاذ بن محمد از یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ: مجھے اس نے بتایا جس نے نوار سے سنا فرماتی تھیں: مسجد کے اردگرد کے تمام گھروں میں میرا گھر وسیع تھا شروع ہی سے بلال میرے گھر کی چھت پر اذان دیا کرتے تھے حتیٰ کہ مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی۔ پھر بلال مسجد کی پشت پر اذان دینے لگے مسجد کی چھت پر آپ کی اذان کے لئے ایک بلند شے بنا دی گئی تھی۔

باخبار عمرو بن ہیثم بتحدیث مسعودی: ثابت بن عبید کا گمان ہے کہ زید بن ثابت نے میری والدہ کے جنازے کی نماز میں چار تکبیریں کہیں۔

ام عبید:

آپ سراقہ بن حارث بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کی دختر ہیں اور حارثہ بن سراقہ بدری شہید کی سگی بہن ہیں آپ کی والدہ ام حارثہ ربیع بنت نضر بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار ہیں۔ آپ سے رافع بن زید بن عدی بن قیس بن قطن بن خداش بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار نے شادی کی پھر تمیم بن غزیہ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار نے نکاح کیا۔ ام عبید معہ اپنی والدہ کے مشرف بہ اسلام ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

انیسہ:

آپ ابو خارجہ' عمرو بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم سعدی بن نجار کی دختر ہیں اور ابو سلیط اسرہ بن عمرو بدری کی سگی بہن ہیں آپ کی والدہ آمنہ بنت اوس بن عجرہ (از بلی) حلیف بنو عوف بن خزرج ہیں۔ آپ سے نعمان بن عامر بن سواد

بن ظفر اوسی نے شادی کی جن سے قتادہ بدری اور ام سہل دو بچے پیدا ہوئے پھر مالک بن سنان بن عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ابجر (خدرہ) بن عوف بن حارث بن خزرج نے نکاح کیا جن سے ابوسعید خدری اور فریعہ پیدا ہوئیں۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام سہل:

بنت عمرؓ ابوخارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار ہیں آپ کی والدہ آمنہ بنت اوس بن عجرہ (از بلی) حلیف بنوعوف بن خزرج ہیں۔ آپ سے محرز بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار نے شادی کی ام سہل نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

ام منذر:

آپ قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کی دختر ہیں اور سلیط بن قیس بدری شہید جنگ جسر ابی عبید کی سگی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ رغیبہ بنت زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار ہیں۔ آپ سے قیس بن صعصعہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن غنم بن عدی بن نجار نے شادی کی جن سے منذر پیدا ہوئے۔ ام منذر نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور آپ سے روایت بھی کرتی ہیں۔

باخبار یحییٰ بن عباد' بتحدیث فلیح' بحدیث ایوب بن عبدالرحمٰن از یعقوب بن ابی یعقوب از ام منذر بنت قیس عدویہ جو رسول اللہ ﷺ کی خالہ ہیں فرماتی ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ معہ علی کے میرے گھر تشریف لائے' علی بیماری کی وجہ سے نحیف و لاغر تھے ہمارے گھر میں خوشے لٹکے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ ان میں سے دانے توڑ کر کھانے لگے اور آپ کے ساتھ علی بھی کھانے لگے۔ لیکن آپ نے علی سے کہا تم نہ کھاؤ کیونکہ تم لاغر ہو چنانچہ علی بیٹھ گئے اور آپ دانے توڑ توڑ کر کھانے لگے۔ میں نے آپ کے لئے چقندر اور جو سے طعام تیار کیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے لا رکھا۔ آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس میں سے کھاؤ یہ تمہارے موافق آئے گا۔

ام سلیم:

آپ ام منذر بنت قیس کی بہن ہیں' بقول محمد بن عمر آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

عمیرہ:

آپ بھی ام منذر بنت قیس کی بہن ہیں۔ آپ نے بھی بقول محمد بن عمر مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

ثبیتہ:

آپ سلیط بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ سخیلہ بنت صمہ بن عمرو بن عبید بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار ہیں۔ آپ سے عبداللہ بن صعصعہ بن وہب بن عدی بن مالک بن

عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار نے شادی کی جن سے عبدالرحمٰن، سالمہ اور میمونہ تین بچے پیدا ہوئے۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

اسماء:

آپ محرز بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ام سہل بنت ابی خارجہ عمرو بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار ہیں۔ آپ سے ابوبشیر قیس بن عبید بن حر بن عمرو بن جعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار نے شادی کی جن سے بشیر اور جعد پیدا ہوئے۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

کلثم:

آپ اسماء بنت محرز کی سگی بہن ہیں آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام حارثہ:

آپ کا نام رُبَیّع ہے۔ آپ نضر بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ہند بنت زید بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار ہیں۔ آپ سے سراقہ بن حارث بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار نے شادی کی جن سے حارثہ بدری، شہید بدر پیدا ہوئے۔ اور ام عمیر بھی، آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام حکیم:

آپ ام حارثہ بنت نضر کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار نے شادی کی جن سے ابوحکیم، عبدالرحمٰن اور ام حکیم سہلہ بنت ثعلبہ پیدا ہوئیں۔ ام حکیم نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام سلیم:

آپ ملحان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کی دختر ہیں۔ انہیں کو غمیصاء یا رمیصاء کہا جاتا ہے۔ بعض ان کا نام سہلہ، بعض رمیلہ، بعض اُنیفہ اور بعض رمیثہ بتاتے ہیں۔ آپ کی والدہ ملیکہ بنت مالک بن عدی بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار ہیں۔ آپ سے مالک بن نضر بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار نے شادی کی جن سے انس بن مالک پیدا ہوئے۔ پھر ابوطلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار نے نکاح کیا۔ جن سے عبداللہ اور ابوعمیر پیدا ہوئے۔ ام سلیم نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ آپ جنگ حنین میں شریک تھیں جب کہ عبداللہ بن ابی طلحہ کا حمل بھی تھا اس سے قبل جنگ اُحد میں شریک ہو چکی تھیں اور زخمیوں کو پانی پلانے پر اور ان کی مرہم پٹی پر مامور تھیں۔

باخبار ابواسامہ حماد بن اسامہ باخبار ام عون از محمد: جنگ اُحد میں ام سلیم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھیں اور آپ کے پاس

خنجر تھا۔

باخبار محمد بن عمر بحدیث سلیمان بن بلال از عمارہ بن غزیہ: ام سلیم حنین میں خنجر لئے ہوئے اور کمر میں پٹکا باندھے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس تھیں۔ اس دن آپ کو عبداللہ بن ابی طلحہ کا حمل بھی تھا۔

باخبار یزید بن ہارون وعفان بن مسلم' باخبار حماد بن سلمہ از ثابت از انس: جنگ حنین میں ام سلیم کے پاس خنجر تھا۔ ابوطلحہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! یہ ام سلیم ہیں اور ان کے پاس خنجر ہے۔ کہنے لگیں: یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنے پاس یہ خنجر اس لئے رکھا ہے کہ اگر کوئی مشرک میرے قریب آئے تو میں اس سے اس کا پیٹ پھاڑ دوں۔ طلقاء (چھوڑے ہوئے لوگ) کو قتل کر دوں اور ان کی گردنیں اُڑا دوں۔ جن کی وجہ سے آپ کو شکست کا سامنا دیکھنا پڑا۔ رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: ام سلیم! ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہو گیا اور اس نے جو کچھ بھی کیا اچھا ہی کیا۔

باخبار عمرو بن عاصم بتحدیث ہمام از اسحٰق بن عبداللہ اپنی دادی ام سلیم سے: میں رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آئی۔ ان کے باپ موجود نہ تھے پھر وہ آ گئے اور کہنے لگے: کیا تم بے دین ہو گئی ہو؟ میں نے کہا: میں بے دین نہیں ہوئی البتہ اس شخص (پیغمبر اسلام) پر ایمان لے آئی ہوں۔ فرماتی ہیں میں انس کو اشارہ کر کے لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ سکھانے لگی۔ انس اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ پڑھنے لگے۔ انس کے باپ بولے: میرے بیٹے کو تو نہ بگاڑو۔ میں نے کہا: میں اسے بگاڑ نہیں رہی۔ فرماتی ہیں: پھر مالک (انس کے باپ) گھر سے باہر چلے گئے اور انہیں ان کے کسی دشمن نے قتل کر دیا۔ جب مجھے ان کے قتل کی خبر ملی تو میں نے کہا: اب میں لامحالہ انس کا دودھ نہیں چھڑاؤں گی حتیٰ کہ انس اپنی خوشی سے سینہ منہ میں لینا چھوڑ دے اور میں نکاح نہیں کروں گی جب تک انس مجھے نکاح کی اجازت نہیں دیں گے اور وہ یہ نہیں کہیں گے کہ میری ماں نے میرا حق ادا کر دیا۔ پھر جب انس نے دودھ پینا بند کر دیا تو میرے پاس مشرک ابوطلحہ کا پیام آیا میں نے انکار کر دیا۔ ایک دن میں نے باتوں باتوں میں ان سے کہا: بھلا بتایئے تو سہی آپ جو پتھروں کو پوجتے ہیں تو کیا یہ آپ کو نفع یا نقصان پہنچاتے ہیں؟ اور بڑھئی نے آپ کو لکڑی کا جو ایک مجسمہ بنا کر دیا ہے کیا اس سے آپ کو نفع یا نقصان پہنچتا ہے۔ فرماتی ہیں: میرے اس سوال نے ان پر گہرا اثر کیا اور میرے پاس آ کر کہنے لگے تم نے جو کچھ کہا بالکل ٹھیک ہے (ان بے جانوں سے نہ نفع کی توقع کی جا سکتی ہے اور نہ نقصان کی) اور اب میں مسلمان ہوں۔ میں نے کہا: اب میں آپ سے نکاح کرنے پر راضی ہوں اور آپ کا مسلمان ہو جانا ہی میرا مہر ہے۔

باخبار خالد بن مخلد بجلی' بحدیث محمد بن موسیٰ از عبداللہ بن عبداللہ بن ابی طلحہ از انس بن مالک: ابوطلحہ نے ام سلیم پر پیام ڈالا۔ ام سلیم نے کہا: میں ان (پیغمبر اسلام) پر ایمان لے آئی ہوں اور میں نے اقرار کر لیا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر آپ بھی مسلمان ہو جائیں تو میں آپ سے نکاح کرنے پر راضی ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ جو دین تم نے اختیار کر لیا ہے وہی میرا دین ہے۔ چنانچہ ام سلیم نے ان سے نکاح کر لیا اور ان کا اسلام ہی اپنا مہر مقرر کیا۔

باخبار اسماعیل بن عبداللہ بن ابی اویس بحدیث محمد بن موسیٰ از عبداللہ بن عبداللہ بن ابوطلحہ: ابوطلحہ نے ام سلیم بنت ملحان پر پیام ڈالا۔ ام سلیم کہا کرتی تھیں: میں نکاح نہیں کروں گی جب تک انس بالغ نہ ہو جائیں اور مجلسوں میں بیٹھنے کے قابل

نہ ہو جائیں اور یہ اقرار نہ کرلیں کہ اللہ تعالیٰ میری ماں کو میری طرف سے اچھا صلہ عطا فرمائے۔ انہوں نے میری پرورش کا پورا پورا حق ادا فرما دیا۔ ام سلیم سے ابوطلحہ نے کہا کہ انس مجالس میں گفتگو کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ ام سلیم نے کہا: اگر تم دو باتوں میں سے کسی ایک بات کا عہد کرو تو میں تم سے نکاح کرنے کو تیار ہوں یا تو تم مسلمان ہو جاؤ یا میرے اسلام کو چھپاؤ کیونکہ میں پیغمبر اسلام پر ایمان لے آئی ہوں۔ ابوطلحہ نے کہا کہ میں بھی مسلمان ہوتا ہوں پھر دونوں میں مہر ابوطلحہ کا اسلام ہی ٹھہرا۔

باخبار محمد بن فضل از عبدالرحمٰن بن اسحٰق از حسین بن ابی سفیان از انس بن مالک ایک دفعہ نبی ﷺ ام سلیم کے گھر تشریف لائے اور آپ نے وہاں نفل نماز پڑھی اور فرمایا: ام سلیم! جب تم فرض نماز پڑھ چکو تو دس بار سبحان اللہ' دس بار الحمدللہ اور دس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ پھر جو کچھ مانگو گی تم سے کہا جائے گا: ہاں! ہاں! ہاں۔ یعنی تمہاری ہر مراد پوری کی جائے گی۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث سلیمان بن مغیرہ بتحدیث ثابت از انس: ابوطلحہ ام سلیم پر پیام ڈالنے کے لئے آئے۔ ام سلیم نے کہا: مجھے مشرک سے شادی کرنا لائق نہیں۔ ابوطلحہ! کیا تم کو معلوم نہیں کہ جن معبودوں کی پرستش کرتے ہو انہیں آلِ فلاں کا غلام جو بڑھئی ہے اپنے ہاتھوں سے تراشتا ہے اور اگر تم اسے آگ میں جلاؤ تو یہ آگ میں جل کر بھسم ہو جاتا ہے۔ اس نصیحت نے ابوطلحہ کے دِل پر اثر کیا اور ابوطلحہ نے شرک و بت پرستی سے توبہ کی جب کبھی ابوطلحہ ام سلیم کے پاس آتے تھے آپ ان سے یہی بات کہا کرتی تھیں۔ ایک دِن آ کر کہنے لگے تم مجھ پر اسلام پیش کیا کرتی ہو لو آج میں اسلام قبول کرتا ہوں پھر دونوں کا نکاح ہو گیا اور ابوطلحہ کا اسلام ہی مہر مقرر رہا۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ از ثابت از ام سلیم: ابوطلحہ! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جس معبود کی آپ پرستش کرتے ہیں وہ محض ایک درخت ہے جو زمین سے پیدا ہوتا ہے اور بنو فلاں کا حبشی غلام اسے تراش کر بنا دیتا ہے۔ بولے ہاں بات تو یہی ہے۔ فرمایا: کیا آپ کو ایک درخت کے آگے جو زمین سے پیدا ہوا ہے اور جسے ایک حبشی نے اپنے ہاتھوں سے تراشا ہے' سجدہ کرنے سے شرم نہیں آتی۔ آپ کلمہء شہادتین پڑھ لیں' میں آپ سے نکاح کرلوں گی اور اس کے سوا کچھ اور مہر بھی مقرر نہ کروں گی۔ ابوطلحہ نے کہا: مجھے غور کر لینے دو' اس وقت تو ابوطلحہ چلے گئے پھر غور کرنے کے بعد آئے اور کلمہء شہادتین پڑھ لیا۔ ام سلیم نے کہا: انس اُٹھو اور ابوطلحہ کا نکاح کراؤ۔

باخبار مسلم بن ابراہیم' باخبار مثنیٰ بن سعید' بتحدیث قتادہ از انس بن مالک: کبھی کبھی نبی ﷺ ام سلیم کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ پھر آپ نماز کے وقت ہمارے فرش پر جو ایک چٹائی تھی اور جس پر پانی چھڑک لیا جاتا تھا نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

باخبار مسلم بن ابراہیم' باخبار ربعی بن عبداللہ بن جارود ہذلی' بحدیث جارود' بحدیث انس بن مالک: نبی ﷺ میری والدہ ام سلیم کے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ آپ کو تحفہ کے طور پر جو تیار کیا کرتی تھیں پیش کر دیا کرتی تھیں۔ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کی کنیت ابوعمیر تھی' ایک دِن نبی ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور فرمایا: ام سلیم! کیا بات ہے میں تمہارے بیٹے ابوعمیر کو دلگیر دیکھ رہا ہوں؟ والدہ نے جواب دیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! اس کا ممولا مر گیا جس سے وہ کھیلا کرتا تھا۔ پھر نبی ﷺ ابوعمیر کے سر پر ہاتھ پھیر کر اس سے پوچھتے ہیں: ابوعمیر! تمہارا ممولا کیا ہوا؟

باخبار عمرو بن عاصم' باخبار ہمام بتحدیث اسحٰق بن عبداللہ از انس بن مالک: نبی ﷺ بجز امہات المومنین کے گھروں کے ام سلیم کے گھر کے علاوہ کسی کے گھر آیا جایا نہیں کرتے تھے۔ آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: مجھے ان پر ترس آتا ہے' ان کے بھائی جو میرے ساتھ تھے جنگ میں شہید ہو گئے۔

باخبار عبداللہ بن جعفر رقی' بتحدیث عبیداللہ بن عمرو بن ایوب از محمد بن سیرین از ام سلیم: رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں دوپہر کو آرام فرمایا کرتے تھے میں آپ کے لئے چمڑے کا گدا بچھا دیا کرتی تھی جس پر آپ آرام فرمایا کرتے تھے۔ آپ کو پسینہ آیا کرتا تھا میں اسے خوشبو کی ایک شیشی میں جمع کر لیا کرتی تھی۔ محمد کہتے ہیں میں نے ام سلیم سے وہ شیشی مانگ لی آپ نے مجھے وہ ہبہ کر دی ایوب کہتے ہیں: میں نے محمد سے مانگ لی اور انہوں نے مجھے وہ شیشی ہبہ کر دی جواب تک میرے پاس ہے پھر جب محمد فوت ہوئے تو اسی شیشی کی خوشبو آپ کو لگائی گئی۔ محمد کو یہ بات پسند تھی کہ میت کو سک کی خوشبو لگائی جائے (سُک ایک قسم کی خوشبو بنائی جاتی تھی جس کا جز واعظم مشک ہوتی تھی)۔

باخبار عبداللہ بن جعفر' بتحدیث عبیداللہ بن عمرو از عبدالکریم از براء بن زید نبی ﷺ ام سلیم کے گھر میں دوپہر کو چمڑے کے ایک گدے پر سوئے۔ آپ کو سوتے میں پسینہ آیا پھر آپ اس حال میں بیدار ہوئے کہ ام سلیم آپ کا پسینہ پونچھ پونچھ کر جمع کر رہی تھیں۔ پوچھا: اسے کیا کرو گی؟ بولیں: میں اس سے برکت حاصل کروں گی جو آپ سے نکلی ہے۔

باخبار عبداللہ بن جعفر بتحدیث عبیداللہ بن عمرو از عبدالکریم از براء بن زید از انس بن مالک: نبی ﷺ ام سلیم کے گھر تشریف لائے گھر میں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا جس میں پانی تھا۔ آپ نے اسے لے کر اس کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ ام سلیم نے مشکیزہ کا منہ کاٹ لیا اور اسے اپنے پاس محفوظ کر لیا (کیونکہ اسے رسول اللہ ﷺ کے مبارک ہونٹ لگے تھے)۔

باخبار ابو عاصم نبیل از ابن جریج از عبدالکریم بن مالک جزری بخبر براء نواسۂ انس از انس بن مالک از ام سلیم ام انس بن مالک: نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے گھر میں پانی کا ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر مشکیزے کے منہ سے پانی پیا پھر ام سلیم کھڑی ہوئیں اور مشکیزہ کا منہ کاٹ کر محفوظ کر لیا۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ' باخبار ثابت از انس: جب نبی ﷺ نے منیٰ میں اپنا سر منڈوانے کا ارادہ فرمایا تو ابوطلحہ نے آپ کے بالوں کا کچھ حصہ پکڑ لیا حجام نے وہ حصہ بھی مونڈا پھر آپ وہ بال ام سلیم کے پاس لے آئے ام سلیم نے اپنی سُک (خوشبو) میں وہ بال شامل کر لئے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر آ کر دوپہر کو گدے پر سویا کرتے تھے آپ کو بڑا پسینہ آیا کرتا تھا ایک دن آ کر آپ نے آرام فرمایا میں نے آپ کا پسینہ ایک شیشی میں جمع کر لیا۔ آپ جاگ گئے اور پوچھنے لگے: ام سلیم! اس کا کیا کرو گی؟ بولیں: میں آپ کا تمام پسینہ اپنی خوشبو میں ملاؤں گی۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بتحدیث حمید از انس: ایک دن نبی ﷺ ام سلیم کے گھر تشریف لائے ام سلیم نے آپ کے سامنے کھجوریں اور گھی لا کر رکھا۔ فرمایا: مشکیزے میں گھی لوٹا دو اور برتن میں کھجوریں رکھ دو کیونکہ میرا روزہ ہے۔ پھر آپ نے گھر کے ایک گوشہ میں کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھی اور آپ نے ام سلیم کے لئے اور ان کے گھر والوں کے لئے دعا کی۔ ام سلیم نے کہا: یا

رسول اللہ! میرا ایک خاص ومقرب بھی ہے۔ پوچھا: وہ کون ہے؟ بولیں: آپ کا خادم انس۔ انس کہتے ہیں پھر آپ نے دین ودُنیا کی بھلائی کی ہر دُعا میرے لئے مانگی۔ پھر کہا: اے اللہ! اسے مال واولاد دے اور ان میں اسے برکت عطا فرما۔ انس فرماتے ہیں: میں انصار میں سے زیادہ مالدار مجھ سے میری بیٹی امینہ نے بیان کیا کہ حجاج کے بصرہ میں آنے تک میری صلب سے ۱۲۹ بچے دفن کئے جا چکے تھے۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بحدیث حمید از انس: ام سلیم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس میرے ہاتھ تازہ کھجوروں کا ایک ٹوکرا بھیجا میں نے آپ کو گھر میں نہیں پایا آپ اپنے آزاد کردہ غلام کے جو درزی وغیرہ تھا پاس تھے اور کام میں اس کا ہاتھ بٹا رہے تھے اور وہ آپ کے لئے گوشت اور کدو کا ثرید تیار کر رہا تھا۔ آپ نے کھانے کے لئے مجھے بھی بلا لیا۔ پھر جب میں نے دیکھا کہ آپ کدو شوق سے کھاتے ہیں تو میں کدو کے قتلے آپ کے سامنے کرنے لگا۔ پھر جب آپ گھر واپس آئے تو میں نے کھجوروں کی زنبیل آپ کے سامنے رکھ دی۔ آپ ان میں سے کھانے لگے اور بانٹنے لگے حتیٰ کہ تمام کھجوریں بانٹ دیں۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث ہمام، بتحدیث قتادہ از انس: ام سلیم نے میرے ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس تازہ کھجوروں کی ایک زنبیل بھیجی آپ نے ان میں سے ایک مٹھی بھر کر کھجوریں اپنی کسی بیوی کے پاس بھی بھیجیں اور خود بھی بڑے شوق وخواہش کے ساتھ کھائیں۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری بتحدیث حمید از انس: نبی ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں گیا تو اپنے آگے کسی کے قدموں کی چاپ سنی۔ اتنے میں میں نے غمیصاء (ام سلیم) بنت ملحان کو دیکھا۔

باخبار عفان بن مسلم وسلیمان بن حرب، بتحدیث حماد بن سلمہ از ثابت از انس: نبی ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں گیا تو میں نے کسی کے قدموں کی چاپ سنی۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ تو مجھے جواب دیا گیا کہ یہ رمیصاء بنت ملحان ہیں۔ عفان نے رمیصاء اور سلیمان نے غمیصاء کہا ہے۔

باخبار فضل بن دکین بتحدیث معقل بن عبیداللہ از عطاء از ام سلیم انصاریہ: مجھ سے نبی ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے ام سلیم نے امسال ہمارے ساتھ حج نہیں کیا؟ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ! میرے شوہر کے پاس اپنی کھینچنے والے دو اونٹ ہیں۔ ایک پر تو وہ خود حج کو چلے گئے تھے اور دوسرا پانی کھینچنے کے لئے چھوڑ گئے تھے کہ ان کے کھجوروں کے باغ کی آبپاشی ہوتی رہے۔ فرمایا جب رمضان (یا) روزوں کا مہینہ آئے تو تم اس میں عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں عمرہ (ثواب میں) حج کی مانند ہے یا حج کے قائم مقام ہے۔

باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس، بتحدیث ابوشہاب از ابن ابی لیلیٰ از عطاء از ابو عباس: ام سلیم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ابوطلحہ معہ اپنے بیٹے کے اپنے اونٹ پر حج کو چلے گئے اور ہمیں چھوڑ گئے۔ فرمایا: رمضان میں عمرہ تم کو میرے ساتھ حج کا کام دے گا۔

باخبار عبدالوہاب بن عطاء، باخبار سلیمان تیمی از انس: ام سلیم نبی ﷺ کی عورتوں کے ساتھ تھیں امہات المومنین کے

اونٹ ایک ساربان ہانک رہا تھا۔ پھر امہات المومنین کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: انجشہ! ذرا آہستہ ہانک کیونکہ تیرے اونٹوں پر شیشے ہیں۔

باخبار حسن بن موسیٰ بتحدیث زہیر از سلیمان تیمی از انس بن مالک از ام سلیم: سابق حدیث کے ہم معنی۔

باخبار عبداللہ بن جعفر رقی' بتحدیث عبید اللہ بن عمرو از ایوب از ابوقلابہ از انس: میں نے انجشہ کو دیکھا وہ نبی ﷺ کا ساربان تھا اور آپ کے ساتھ ام سلیم بھی تھیں۔ نبی ﷺ فرما رہے تھے انجشہ! اللہ تجھ پر رحم فرمائے آہستہ ہانک کیونکہ سواریوں پر شیشے ہیں۔

بتحدیث یحییٰ بن عباد' بتحدیث عمارہ بن زاذان' بتحدیث ثابت بنانی از انس: ابوطلحہ کا ایک بیٹا ابوعمیر بھی تھا۔ نبی ﷺ ابوعمیر کے سامنے آ کر فرماتے ابوعمیر تمہارا نغیر (ممولا) کیا ہوا۔ فرماتے ہیں پھر وہ بچہ بیمار ہو گیا۔ ابوطلحہ اپنے باغ میں کام میں مصروف تھے اور غیر حاضر تھے۔ بچہ فوت ہو گیا۔ ام سلیم نے غسل دیا' کفنایا اور خوشبو لگائی اور اس پر کپڑا ڈال کر گھر کے ایک کونہ میں اس کی چارپائی رکھوا دی اور تاکید کر دی کہ ابوطلحہ کو بچہ کے مرنے کی کوئی شخص اطلاع نہ کرے میں ہی مناسب وقت پر خبر کروں گی۔ پھر ابوطلحہ آئے ام سلیم نے ان کے لئے خوشبو لگائی اور بناؤ سنگھار کیا اور ان کے سامنے کھانا لا کر رکھا۔ ابوطلحہ نے پوچھا: ابوعمیر کا کیا حال ہے؟ بولیں آپ کھانا کھائیں اسے آرام ہے۔ ابوطلحہ نے اطمینان سے کھانا کھایا اور رات کو ہمبستری بھی کی۔ پھر ام سلیم نے کہا: ابوطلحہ! اگر کوئی کسی سے مانگ کر کوئی چیز لے لے پھر چیز والے اس سے وہ چیز مانگیں تو کیا وہ چیز انہیں دے دی جائے یا نہ دی جائے؟ بولے: دے دی جائے۔ بولیں: ابوعمیر پر صبر کیجئے۔ یہ سن کر ابوطلحہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ام سلیم کی تمام باتوں کا آپ سے ذکر کیا۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کو گزشتہ رات میں برکت عطا فرمائے۔ فرماتے ہیں اسی شب آپ کے ابوطلحہ سے عبداللہ کا حمل ٹھہر گیا۔ پھر جب عبداللہ کے پیدا ہونے کے بعد ساتواں دن آیا تو ام سلیم نے کہا بچہ کو اور کھجوروں کی زنبیل کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ۔ آپ کھجور چبا کر بچہ کے تالو پر مل دیں گے اور نام بھی بتا دیں گے۔ فرماتے ہیں میں بچہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا آپ نے اپنے دونوں پیر پھیلا دیئے اور ٹانگوں پر بچہ کو لٹا لیا اور ایک کھجور چبائی پھر بچہ کے منہ میں دے دی۔ بچہ اسے چوسنے لگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: انصار کو کھجوروں سے بڑی محبت ہے۔

باخبار خالد بن مخلد' بتحدیث محمد بن موسیٰ' بخبر عبداللہ بن عبداللہ بن ابی طلحہ اپنے چچا انس بن مالک سے: میری والدہ ام سلیم کے بچہ پیدا ہوا آپ نے بچہ کو میرے ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا۔ میں نے کہا یہ میرا بھائی ہے اور اسے میری والدہ نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بچہ کو لے لیا اور ایک کھجور چاب کر اس کے تالو پر مل دی بچہ اسے چوسنے لگا۔ آپ نے فرمایا: انصار کو کھجوروں سے محبت ہے۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری و عبداللہ بن بکر سہمی' بتحدیث حمید از انس: ام سلیم کا ابوطلحہ سے ایک بیٹا بیمار ہوا اور ابوطلحہ مسجد میں تھے کہ بچہ فوت ہو گیا۔ ام سلیم نے اسے نہلا دھلا کر اور کفنا کر تیار کر کے رکھ دیا اور سب سے کہہ دیا کہ کوئی اس کی موت کی ابوطلحہ کو خبر نہ کرے ابوطلحہ مسجد سے واپس آئے اور ام سلیم نے حسب معمول ان کے لئے شام کا کھانا تیار کیا اور ان کے سامنے کھانا

رکھ دیا۔ ابوطلحہ نے پوچھا: بچہ کا کیا حال ہے؟ بولیں اب پہلے سے بہتر ہے۔ پھر ابوطلحہ نے معہ اپنے تمام ساتھ والوں کے کھانا کھایا۔ پھر ام سلیم نے ابوطلحہ کی تمام خدمات انجام دیں اور ابوطلحہ نے ان سے ہمبستری بھی کی۔ اخیر شب میں ام سلیم نے کہا: ابوطلحہ! تم کو فلاں لوگوں کی خبر نہیں۔ انہوں نے کسی سے ایک چیز مانگ کر لی تھی اس سے فائدہ اٹھایا پھر جب وہ چیز ان سے طلب کی گئی تو وہ اسے دیتے ہوئے گھبرانے لگے۔ ابوطلحہ نے کہا: وہ منصف نہیں۔ بولیں: تمہارا فلاں بیٹا اللہ سے مانگا ہوا تھا اللہ نے اپنی چیز واپس لے لی۔ ابوطلحہ نے یہ خبر سن کر انا للہ پڑھی اور اللہ کا شکر ادا کیا اور صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے۔ آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا تمہاری رات میں اللہ تعالیٰ تم دونوں کو برکت عطا فرمائے۔ اسی شب ام سلیم کو ابوطلحہ سے عبداللہ کا حمل ٹھہر گیا اور نو ماہ کے بعد رات کو ولادت ہوئی۔ ام سلیم نے خود بچہ کی تالو پر کھجور چاب کر ملنے کو اچھا نہ جانا اور رسول اللہ ﷺ سے بچہ کے تالو پر کھجور کا ملوایا جانا اچھا سمجھا۔ چنانچہ انہوں نے بچہ کو انس کے ہاتھ معہ عمدہ کھجوروں کے بھجوا دیا۔ اس وقت آپ اونٹوں کی اصلاح کر رہے تھے اور ان کے داغ لگا رہے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آج رات ام سلیم کے بیٹا پیدا ہوا ہے اور انہوں نے خود تحنیک اچھی نہیں سمجھی اس لئے بچہ کو تحنیک کے لئے آپ کے پاس بھجوایا ہے۔ پوچھا: کیا تیرے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا: ہاں! عمدہ قسم کی کھجوریں ہیں۔ آپ نے ایک کھجور لے کر اسے خوب چبائی پھر وہ بچہ کے منہ میں دے دی۔ بچہ اسے چوسنے لگا۔ فرمایا: انصار کو کھجوروں سے محبت ہے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کا نام تجویز فرما دیجئے۔ فرمایا: اس کا نام عبداللہ ہے۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ باخبار ثابت بنانی از انس: ابوطلحہ کا ایک لڑکا فوت ہو گیا۔ ام سلیم نے کہا کوئی اس کی موت کی خبر ابوطلحہ کو نہ دے میں خود دے دوں گی۔ آپ نے میت پر کپڑا ڈال دیا پھر جب ابوطلحہ آئے تو آپ نے ان کے سامنے کھانا رکھا۔ انہوں نے کھانا کھایا۔ پھر ام سلیم نے آپ کی خاطر خوشبو لگائی۔ ابوطلحہ نے ام سلیم سے صحبت کی اسی شب کو آپ کو لڑکے کا حمل ٹھہر گیا۔ ام سلیم نے ابوطلحہ سے کہا کہ فلاں نے فلاں سے ایک چیز مانگ کر لی تھی پھر چیز والوں نے آدمی بھیجا کہ ہماری چیز واپس کرو لیکن لینے والوں نے اس چیز کو لوٹانے سے انکار کر دیا۔ ابوطلحہ نے کہا ایسا کرنا نہیں چاہئے تھا۔ مانگ کر لی ہوئی چیز ادا کرنی پڑتی ہے۔ بولیں: تمہارا بیٹا اللہ سے مانگا ہوا تھا اللہ نے اسے واپس لے لیا ہے۔ یہ سن کر ابوطلحہ نے إنا للہ پڑھی۔ انس کہتے ہیں پھر اس کی نبی ﷺ کو خبر دی گئی آپ نے فرمایا: اللہ انہیں ان کی رات میں برکت عطا فرمائے۔ چنانچہ ام سلیم حاملہ ہو گئیں۔ پھر انہوں نے وضع حمل کے بعد بچہ کو میرے ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا میں کھجوریں لے کر معہ بچہ کے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا۔ آپ کمبل اوڑھے ہوئے تھے اور اپنے اونٹوں کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔ پوچھا: کیا تیرے پاس کھجوریں ہیں؟ میں نے کہا: ہاں ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے چند کھجوریں لے کر انہیں چبایا پھر اپنا لعاب دہن بچہ کا منہ کھول کر اس کے منہ میں دے دیا۔ بچہ چوسنے لگا۔ فرمایا: انصار کو کھجوروں سے محبت ہے۔ پھر آپ نے بچہ کے تالو پر چبائی ہوئی کھجور ملی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔ انصار میں عبداللہ سے افضل کوئی بچہ ثابت نہیں ہوا۔

باخبار یزید بن ہارون باخبار عبداللہ بن عون از انس بن سیرین از انس بن مالک: ابوطلحہ کا ایک بیٹا بیمار تھا پھر ابوطلحہ گھر سے چلے گئے اور پیچھے بچہ فوت ہو گیا۔ جب ابوطلحہ گھر آئے تو پوچھا: میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ ام سلیم نے کہا: اسے اب سکون

ہے۔ پھر ام سلیم نے ابوطلحہ کے سامنے رات کا کھانا رکھا اور انہوں نے کھایا۔ پھر ان سے ہمبستری کی۔ فارغ ہونے کے بعد ام سلیم نے کہا: بچہ کو دفن کر و صبح کو ابوطلحہ نے سارا ماجرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا۔ پوچھا: کیا تم نے رات میں ہمبستری کی ہے؟ بولے: جی ہاں۔ فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کو برکت عطا فرما۔ پھر ام سلیم کے بیٹا پیدا ہوا۔ ابوطلحہ نے مجھ سے کہا: بچہ کو احتیاط سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ میں بچہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا اور ام سلیم نے میرے ساتھ کھجوریں بھی کر دی تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کو لے کر پوچھا: کیا تیرے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا: کھجوریں ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کھجوریں لے کر انہیں چبایا پھر چبائی ہوئی کھجور بچہ کے منہ میں دے دی اور اس کے تالو پر مل دی اور اس کا نام عبداللہ تجویز فرمایا۔

باخبار خالد بن مخلد' بتحدیث عبداللہ بن عمر از ام یحیٰی انصاریہ از انس بن مالک: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابوطلحہ کے تالو پر تین عمدہ قسم کی کھجوریں چاب کر مل دیں۔ آپ نے انہیں خوب چبایا جب وہ ریزہ ریزہ ہو گئیں تو انہیں بچہ کے منہ میں دے دیا اور تالو پر مل دیں۔ بچہ چوسنے لگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کو کھجوروں سے محبت ہے۔

باخبار اسماعیل بن عبداللہ بن ابی اویس بحدیث محمد بن موسیٰ بن ابی عبداللہ از عبداللہ بن عبداللہ بن ابی طلحہ از انس بن مالک: ام سلیم کے پچھلی شب میں عبداللہ پیدا ہوئے۔ ابوطلحہ نے کہا: میرے جاگنے تک بچہ کو یونہی رہنے دینا۔ پھر صبح کو میں نے بچہ کو نہلایا اور اسے انس کے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا۔ بولیں: اپنے بھائی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بچہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا۔ آپ تہبند باندھے ہوئے اور پھاوڑا لئے ہوئے کھڑے تھے۔ پوچھا: انس! یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میرا بھائی ہے۔ میری والدہ نے اسے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ پھر بچہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لیا اور کھجور منگوائی اور اسے خوب چاب کر بچہ کے تالو پر مل دی۔ بچہ اسے چوسنے لگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا انصار کو کھجور سے (پیدائشی) محبت ہے۔

باخبار سعید بن منصور بتحدیث ابوالاحوص از سعید بن مسروق از عبایہ بن رفاعہ: ام سلیم ابوطلحہ کے نکاح میں تھیں ابوطلحہ سے ان کے ایک بچہ پیدا ہوا پھر وہ بیمار ہو گیا۔ ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے گئے ان کے پیچھے بچہ فوت ہو گیا۔ ماں نے اس پر کپڑا ڈال کر ایک کونہ میں رکھ دیا پھر ابوطلحہ نے گھر آ کر پوچھا: میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ بولیں: اچھا ہے۔ پھر ام سلیم ابوطلحہ کی خدمت میں تحفہ لائیں جسے وہ ان کو دیا کرتی تھیں۔ انہوں نے اس میں سے کھایا پھر ام سلیم نے ابوطلحہ سے وہ خواہش کی جو خواہش بیوی اپنے شوہر سے کیا کرتی ہے۔ آخر ابوطلحہ نے اس سے ہمبستری کی۔ فارغ ہو کر کہنے لگیں: ہمارے پڑوسیوں نے ایسی بات کی ہے جو میں نے کبھی دیکھی نہیں ان کے پاس کسی کی کوئی چیز منگی ہوئی تھی مالکوں نے اسے مانگا تو انہوں نے اسے لوٹانے سے انکار کر دیا۔ بولے: انہوں نے بہت برا کیا۔ بولیں: یہ حال تمہارا ہے تمہارا بیٹا اللہ سے مانگا ہوا تھا آج اللہ نے اسے اپنے پاس بلا لیا ہے۔ بولے: اللہ کی قسم! آج رات تم صبر پر مجھ پر غالب نہ آؤ گی۔ صبح کو ابوطلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر آپ کو خبر کی آپ نے دعا فرمادی کہ اے اللہ ان دونوں کو آج کی رات میں برکت عطا فرما۔ پھر ام سلیم کے بیٹا پیدا ہوا۔ عبایہ کہتے ہیں: میں نے اس بچہ کے سات بیٹے دیکھے۔ ہر ایک قرآن پاک ختم کر چکا تھا۔

ام حرام:

آپ ام سلیم بنت ملحان کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے عبادہ بن صامت بن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج نے شادی کی جن سے محمد پیدا ہوئے۔ پھر ان کے بعد عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار نے نکاح کیا جن سے قیس اور عبداللہ پیدا ہوئے۔ ام حرام نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث مالک بن انس از اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ از انس بن مالک: ام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔

باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث حماد بن سلمہ باخبار یحییٰ بن سعید از محمد بن یحییٰ بن حبان از انس بن مالک از ام حرام: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے دوپہر کو میرے گھر میں آرام فرمایا پھر آپ جاگے اور ہنسنے لگے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ میرے والدین آپ پر قربان ہوں آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ فرمایا: میری اُمت کے کچھ لوگ اس سمندر پر اس طرح سوار ہوں گے جیسے تختوں پر بادشاہ آرام سے بیٹھتے ہیں۔ فرماتی ہیں: میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ اللہ سے دُعا فرمائیں کہ اللہ مجھے ان میں شامل فرمالے۔ فرمایا: تم ان میں سے ہو۔ فرماتی ہیں پھر آپ ﷺ سو گئے اور دوبارہ آنکھ کھلی تو آپ ہنس رہے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ کیوں ہنستے ہیں؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ سمندر پر اس طرح سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تختوں پر بیٹھتے ہیں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ سے دُعا فرمادیجئے کہ میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں۔ فرمایا: تم تو پہلوں میں شامل ہو۔ انس کہتے ہیں پھر ام حرام اپنے شوہر عبادہ بن صامت کے ساتھ جہاد پر روانہ ہوئیں اور راستہ میں انہیں ان کی سواری نے کچل دیا جس سے وہ فوت ہو گئیں۔ عفان کہتے ہیں: میرے خیال میں آپ نے فرمایا اس سمندر کی پشت پر سوار ہوں گے۔

بتحدیث سلیمان بن حرب' بتحدیث حماد بن زید از یحییٰ بن سعید از محمد بن یحییٰ بن حبان از انس بن مالک بحدیث ام حرام بنت ملحان از نبی ﷺ: سابق حدیث کے ہم معنی اور یہ زیادہ ہے ام حرام کے قریب خچر لایا گیا تا کہ آپ اس پر سوار ہوں خچر نے انہیں گرا دیا جس سے ان کی گردن ٹوٹ گئی اور فوت ہو گئیں۔

ام عبداللہ:

آپ بھی ام سلیم کی بہن ہیں۔ بقول محمد بن عمر آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام بردہ:

آپ کا نام خولہ ہے۔ آپ منذر بن زید بن لبید بن خداش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ زینب بنت سفیان بن قیس بن زعوراء بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار ہیں۔ آپ سے براء بن اوس بن جعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار نے شادی کی۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ آپ نے حضرت ابراہیم بن محمد رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔

خولہ:

آپ قیس بن سکن بن قیس بن زعوراء بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کی دختر ہیں آپ کی والدہ ام خولہ بنت سفیان بن قیس بن زعوراء بن حرام بن جندب از بنو عدی بن نجار ہیں۔ آپ سے ہشام بن عامر بن امیہ بن زید بن حسحاس بن مالک از بنو عدی بن نجار نے شادی کی۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

خواتین بنو دینار بنو نجار میں سے بیعت کرنے والی خواتین اسلام

سُعیدہ:

آپ کی کنیت ام الرباع ہے۔ آپ عبد عمرو بن مسعود بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ سمیراء بنت قیس بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار ہیں۔ آپ سے ابوالیسر کعب بن عمرو بن عبادہ بن عمرو بن سواد بن غنم از بنو سلمہ از خزرج نے شادی کی۔ پھر کعب بن زید بن قیس بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار نے نکاح کیا جن سے عبداللہ اور جمیلہ پیدا ہوئیں۔ آپ نعمان بدری اور ضحاک بدری پسران عبد عمرو کی سگی بہن ہیں۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

مندوس:

آپ قطبہ بن عبد عمرو بن مسعود بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار کی دختر ہیں آپ کی والدہ عمیرہ بنت قرط بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی از بنو سلمہ ہیں۔ آپ سے عمارہ بن حباب بن سعد بن قیس بن عمرو بن زید بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار نے شادی کی جن سے ابو عمرو پیدا ہوئے۔ پھر عبداللہ بن کعب بن زید بن قیس بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار نے نکاح کیا جن سے عتبہ اور ام سعد پیدا ہوئیں۔ پھر عبداللہ بن ابی سلیط اسیرہ بن عمرو بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار نے نکاح کیا جن سے مروان پیدا ہوئے۔ مندوس نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

ہُزیلہ:

آپ سعید بن سہیل بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار کی دُختر ہیں۔ آپ سے شباث بن خدیج بن اوس بن قراقر بن ضحیان حلیف بنی حرام نے شادی کی۔ ہزیلہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

سُمیراء:

آپ قیس بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار کی صاحبزادی ہیں آپ کی والدہ سلمیٰ بنت اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار ہیں۔ آپ سے عبد عمرو بن مسعود بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار

نے شادی کی جن سے نعمان بدری اور ضحاک بدری پیدا ہوئے۔ اور قطبہ بھی جو جنگ بئر معونہ میں شہید ہوئے اور ام ریاع بھی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ پھر آپ سے حارث بن ثعلبہ بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار نے نکاح کیا جن سے سلم بدری اور شہید جنگ اُحد پیدا ہوئے اور اُم حارث بھی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ سُمیراء نے بھی مسلمان ہوکر آپ ﷺ سے بیعت کی۔

ام حارث:

آپ حارث بن ثعلبہ بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ سمیراء بنت قیس ہیں۔ آپ سے عمرو بن غزیہ بن عمرو بن ثعلبہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار نے شادی کی جن سے حارث اور عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔ پھر حارث بن خزمہ بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار نے نکاح کیا جن سے سہیمہ پیدا ہوئیں۔ ام حارث نے بھی مسلمان ہوکر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا دائمی شرف حاصل کیا۔

خواتین بنو مالک بن نجار میں سے بیعت کرنے والی خواتین اسلام

فارعہ:

آپ کو فریعہ بھی کہتے ہیں۔ آپ زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ سعاد بنت رافع بن معاویہ بن عبید بن ابجر بن عوف بن حارث بن خزرج ہیں۔ آپ ابوامامہ' اسعد بن زرارہ نقیب کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے قیس بن فہد بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار نے شادی کی۔ فارعہ نے بھی مسلمان ہوکر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

زغیبہ:

آپ فارعہ بنت زرارہ کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے غرد (خالد) بن حسحاس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار نے شادی کی۔ آپ نے بھی مشرف بہ اسلام ہوکر سرکار رسالت ﷺ سے بیعت کا دائمی شرف حاصل کیا۔

حبیبہ:

آپ اسعد بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ عمیرہ بنت سہل بن ثعلبہ بن حارث بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار ہیں۔ آپ سے سہل بن حنیف بن واہب بن عکیم بن ثعلبہ بن حارث بن مجدعہ بن عمرو بن حنش بن عوف بن عمرو بن عوف اوسی نے شادی کی جن سے ابوامامہ بن سہل پیدا ہوئے۔ سہل انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے۔ آپ نے ان کا نام سہل اور کنیت ابوامامہ تجویز فرمائی۔ حبیبہ نے بھی مسلمان ہوکر بیعت کی۔

کبشہ:

آپ حبیبہ بنت اسعد کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے عبداللہ بن ابی حبیبہ بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید از بنو

عمرو بن عوف نے شادی کی ان سے آپ کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایا۔ آپ اسعد کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

فارعہ یا فریعہ:

آپ بھی حبیبہ بنت اسعد کی سگی بہن ہیں اور اسعد کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں۔ جب آپ بالغ ہو گئیں تو آپ پر نبیط بن جابر بن مالک بن عدی بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار نے پیام ڈالا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا ان سے نکاح کرادیا۔ رخصتی کے وقت آپ نے براتیوں سے کہا:

اتیناکم اتیناکم فحیّونا نحییّکم.

''ہم آئے ہم آئے ہمیں سلام کرو ہم تم کو تمہارے سلاموں کا جواب دیں گے''۔

ولو لا الذهب الاحمر ما جئناكم　　　　ولو لا الحنطة السمراء لم نحلل بواديكم

''اگر گیہوں نہ ہوتا تو ہم تمہارے دیہاتوں میں نہ آتے اور اگر سرخ سونا نہ ہوتا تو ہم تمہارے پاس نہ آتے''۔

پھر فریعہ نبیط کے پاس بھیج دی گئیں اور حمل ٹھہر گیا اور عبدالملک بن نبیط پیدا ہوئے۔ پیدائش کے بعد نبیط آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان کے لئے کوئی نام بتا دیجئے۔ آپ نے عبدالملک نام رکھا اور برکت کی دُعا فرمائی۔ فریعہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

عمیرہ:

آپ مسعود بن زرارہ کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ جیسا کہ مؤرخین ذکر کرتے ہیں مخزومیہ قریشیہ ہیں۔ آپ سے علقمہ بن عمرو بن ثقف بن مالک بن مبذول از بنو مالک بن نجار نے شادی کی۔ عمیرہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

سودہ:

آپ حارثہ بن نعمان بن نفع بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ام خالد بن خالد بن یعیش بن قیس بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار ہیں۔ آپ سے عبداللہ بن حرام بن قیس بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار نے شادی کی۔ سودہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

عمرہ:

آپ سودہ بنت حارثہ کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے قیس بن عمرو بن سہل بن ثعلبہ بن حارث بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار نے شادی کی۔ پھر عثمان بن سہل بن حنیف بن واہب بن عکیم بن ثعلبہ بن حارث بن مجدعہ بن عمرو بن حنش از بنو عمرو بن عوف نے نکاح کیا۔ عمرہ نے بھی مسلمان ہو کر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کا شرف دائمی حاصل کیا۔

ام ہشام:

آپ بھی سودہ بنت حارثہ کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے عمارہ بن حجاب بن سعد بن قیس بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار نے شادی کی۔ آپ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

باخبار محمد بن عمر' بتحدیث عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ از عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم از یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ از ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان: رسول اللہ ﷺ ہمارے پڑوسی تھے اور سال بھر تک یا اس سے کچھ کم ہمارا اور آپ کا تنور ایک ہی رہا۔

باخبار عبداللہ بن نمیر' باخبار محمد بن اسحٰق از عبداللہ بن ابی بکر از یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ از ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان: ہم سال بھر یا اس سے کچھ زیادہ مدت تک رسول اللہ ﷺ کے پاس رہے ہمارا اور آپ کا تنور ایک ہی تھا۔ میں نے سورہ ق رسول اللہ ﷺ ہی کی زبان سے یاد کی آپ جمعہ کے جمعہ خطبہ میں اسے لوگوں کو سنایا کرتے تھے۔ عبداللہ بن نمیر نے ام ہاشم کہا ہے حالانکہ آپ ام ہشام ہیں۔

جعدہ:

آپ عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ رعاۃ بنت عدی بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار ہیں۔ آپ سے نعمان بن نفع بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار نے شادی کی جن سے حارثہ بن نعمان بدری پیدا ہوئے۔ پھر حباب بن ارقم بن عوف بن وہب بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار نے نکاح کیا جن سے حارث پیدا ہوئے۔ جعدہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

عفراء:

آپ جعدہ بنت عبید کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار نے شادی کی جس سے معاذ بدری' معوذ بدری اور عوف بدری پیدا ہوئے۔ عفراء نے بھی مسلمان ہو کر آپ ﷺ سے بیعت کی۔

خولہ:

آپ بھی جعدہ بنت عبید کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے صامت بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق بن عامر خزرجی نے نکاح کیا جن سے معاویہ پیدا ہوئے۔ خولہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رحمت عالم ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

خولہ:

آپ کو خویلہ اور ام محمد بھی کہا جاتا ہے۔ آپ قیس بن فہد بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ فریعہ بنت زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار ہیں۔ آپ سے حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی نے شادی کی جن سے یعلیٰ عمارہ اور دو بچیاں جنہوں نے سن بلوغت نہیں پایا پیدا ہوئیں۔ پھر آپ سے حنظلہ بن نعمان بن عمرو بن مالک بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق نے نکاح کیا جن سے محمد پیدا ہوئے۔ خولہ نے بھی

مسلمان ہوکر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا دائمی شرف حاصل کیا۔

رُغیبہ:

آپ سہل بن ثعلبہ بن حارث بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ عمرہ بنت مسعود بن قیس بن عمرو بن زید مناۃ از بنو مالک بن نجار ہیں۔ آپ سے رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار نے شادی کی' رُغیبہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہوکر سرکارِ رسالت ﷺ سے بیعت کی سعادت لوٹی۔

ام الربیع:

آپ عبد بن نعمان بن وہب بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ سے کدیم بن عدی بن حارثہ بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی از بنو مالک بن نجار نے شادی کی ام ربیع نے بھی مسلمان ہوکر بیعت کی۔

حبیبہ:

آپ سہل بن ثعلبہ بن حارث بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ عمرہ بنت مسعود بن قیس بن عمرو بن زید مناۃ از بنو مالک بن نجار ہیں۔

باخبار ہشام بن محمد از حماد بن زید از یحییٰ بن سعید: نبی ﷺ نے حبیبہ بنت سہل سے نکاح کرنے کا ارادہ فرمایا (حبیبہ میری پھوپھی ہیں) پھر آپ کو انصاریہ خواتین کی غیرت یاد آئی اور آپ نے یہ بات پسند نہیں فرمائی کہ عورتوں کے سلسلہ میں انصار کو صدمہ پہنچائیں پھر حبیبہ سے ثابت بن قیس بن شماس بن مالک بن امرئ القیس بن مالک بن ثعلبہ از بنو حارث بن خزرج نے نکاح کیا۔ حبیبہ نے بھی مسلمان ہوکر سرور عالم ﷺ سے بیعت کی سعادت لوٹی۔

باخبار یزید بن ہارون' باخبار یحییٰ بن سعید از عمرہ بنت عبدالرحمٰن حبیبہ بنت سہل سے ثابت بن قیس بن شماس نے شادی کی۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی ان سے شادی کرنے کا قصد کیا تھا۔ یہ بچی تھیں ثابت نے ان کو مارا پھر یہ اندھیرے ہی میں رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر شکایت کرنے کے لئے پہنچ گئیں اور کہنے لگیں یا تو میں نہ رہوں گی یا ثابت نہ رہیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ثابت سے فرمایا جو کچھ تم نے اسے دیا ہے اس کو واپس لے لو لہٰذا حبیبہ نے ثابت کو ان کا پورا عطیہ لوٹا کر خلع لے لیا اور میکہ چلی گئیں۔

باخبار عارم بن فضل' بتحدیث حماد بن زید از یحییٰ بن سعید بن قیس بن عمرو بن سہل: حبیبہ' ثابت کے نکاح میں تھیں' ثابت قدرے سخت مزاج تھے۔ ایک دِن وہ صبح صبح اندھیرے میں نبی ﷺ کے دروازے پر آئیں جب نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو پوچھا: کون ہے؟ بولیں: میں ہوں حبیبہ۔ فرمایا: کیا بات ہے؟ بولیں: میں ثابت کے پاس نہیں رہوں گی۔ اس وقت ثابت آپ کے پاس آئے نبی ﷺ نے ثابت سے فرمایا ان سے واپس لے لو۔ بولیں: یارسول اللہ جو کچھ انہوں نے مجھے دیا ہے وہ جوں کا توں میرے پاس موجود ہے۔ آخر کار وہ دیا ہوا مال حبیبہ نے ثابت کے پاس بھیج دیا اور اپنے میکہ میں ٹھہر گئیں۔ پھر ان سے ابی بن کعب نے نکاح کر لیا۔ نبی ﷺ نے بھی ان سے نکاح کرنے کا قصد کیا تھا لیکن انصار کی غیرت کی وجہ سے آپ نے ان سے نکاح

مناسب نہ سمجھا اور آپ نے انصار کو ان کی عورتوں کے بارے میں صدمہ پہنچانا مکروہ سمجھا۔

باخبار محمد بن عبداللہ انصاری، بتحدیث ابان بن صمعہ بسماع محمد بن سیرین (آپ یزید بن ابوبکر سے ملاقات کے لئے قید خانہ میں تشریف لائے تھے) بحدیث حبیبہ: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر تشریف لا کر بیٹھ گئے اور فرمایا: جن دو مسلمانوں کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں (اور وہ ان پر صبر کریں) تو انہیں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر لا کر کھڑا کر دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا جنت میں چلے جاؤ۔ وہ کہیں گے ہم جنت میں نہیں جائیں گے جب تک ہمارے والدین جنت میں نہیں جائیں گے۔ ابن سیرین کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ دوسری بار یا تیسری بار ان سے کہا جائے گا تم اور تمہارے والدین سب جنت میں چلے جاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورت سے پوچھا: کیا تم نے یہ حدیث سنی ہے؟ بولیں: ہاں۔ ابن سعد کہتے ہیں ابن سیرین یہ روایت حبیبہ سے اسی طرح لائے ہیں اور کسی کی طرف اس کی نسبت نہیں کی۔ ہمیں معلوم نہیں کہ یہ حبیبہ یہی بنت سہل ہیں یا کوئی اور ہیں۔

عُمیرہ:

آپ سہل بن ثعلبہ بن حارث بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ امیمہ بنت عمرو بن حارث بن قیس بن دقش بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ ہیں۔ آپ سے ابوامامہ اسعد بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار نے شادی کی جن سے فریعہ، کبشہ اور حبیبہ پیدا ہوئیں۔ جنہوں نے مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

ام ثابت، رملہ:

آپ حارث بن ثعلبہ بن حارث بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ کبشہ بنت ثابت بن نعمان بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار ہیں۔ آپ سے معاذ بن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار نے شادی کی۔ رملہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

الربیع:

آپ مُعَوِّذ بن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ام یزید بنت قیس بن زعوراء بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار ہیں۔ آپ سے ایاس بن بکیر لیثی نے شادی کی جن سے محمد بن ایاس پیدا ہوئے۔ ربیع نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

باخبار موسیٰ بن اسماعیل بتحدیث حماد بن سلمہ از ابوحسین خالد بن ذکوان: ہم ربیع کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا: میری شادی کے دن میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ میرے اس بستر کی جگہ بیٹھ گئے۔ میرے پاس دو بچیاں تھیں جو ڈھول بجا بجا کر اپنے ان باپوں کا جو جنگ بدر میں قتل کر ڈالے گئے تھے مرثیہ پڑھ رہی تھیں۔ یہ بچیاں ان اشعار میں یہ بھی گانے لگیں: و فینا نبی یعلم ما فی غد یعنی ہم میں ایک نبی ہیں جو آنے والی کل کی بات جانتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مصرعہ

مت پڑھو (یعنی میں عالم الغیب نہیں یہ صفت اللہ کی ہے)۔

باخبار خالد بن مخلد بحدیث اسحٰق بن حازم از عبداللہ بن محمد بن عقیل از ربیع بنت معوذ بن عفراء انصاری: میں نے اپنے شوہر سے کہا: میں تم کو اپنا تمام مال دے کر خلع حاصل کرلوں گی۔ انہوں نے کہا اچھا آخرکار میں بجز اپنے کرتے کے سب کچھ انہیں دے دیا انہوں نے مجھے عثمان کے پاس بلا کر مجھ سے جھگڑا کیا۔ حضرت عثمان نے فیصلہ کیا کہ ان کے لئے ان کی شرط ہے آخرکار میں نے کرتہ بھی انہیں دے دیا۔

باخبار یحییٰ بن عباد بحدیث فلیح بن سلیمان، بحدیث عبداللہ بن محمد بن عقیل از ربیع بنت معوذ بن عفراء: میرے اور میرے چچازاد بھائی (شوہر) کے درمیان کچھ تیز م تازی ہوگئی میں نے ان سے کہا: میں اپنی تمام چیزیں تمہیں دے دوں گی تم مجھے جدا کر دو۔ انہوں نے کہا: مجھے منظور ہے۔ فرماتی ہیں: اللہ کی قسم انہوں نے مجھ سے ہر چیز لے لی حتیٰ کہ میرا بستر بھی لے لیا۔ پھر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جب کہ آپ محصور تھے آئی اور آپ سے واقعہ بیان کیا۔ فرمایا: شرط کے مطابق ہوگا آپ نے میرے شوہر سے فرمایا کہ ان سے ان کی ہر مملوکہ چیز لے لو حتیٰ کہ اگر چاہو تو ان کی چوٹی بھی لے لو۔

عمیرہ:

آپ ربیع بن معوذ کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے ابوحسن بن عبد عمرو از بنو مازن بن نجار نے شادی کی جن سے عمارہ، عمرؤ سریہ تین بچے پیدا ہوئے۔ عمیرہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

عمرہ:

آپ حزم بن زید بن لوذان بن عمرو بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار کی صاحبزادی ہیں اور عمارہ، عمر معمر پسران حزم کی سگی بہن ہیں۔ ان سب کی والدہ خالدہ بنت انس بن سنان بن وہب بن لوذان ساعدی ہیں۔ آپ سے سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک از بنو حارثہ بن خزرج نے شادی کی۔ عمرہ نے بھی مسلمان ہو کر آپ ﷺ سے بیعت کی۔

عمیرہ:

آپ ربیع بن نعمان بن یساف بن نضلہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن نجار کی دختر ہیں اور آپ کی ماں ام ولد ہیں۔ عمیرہ نے بھی مسلمان ہو کر آپ ﷺ سے بیعت کی۔

عمرہ:

آپ ابوایوب خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عبد مناف بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ام ایوب بنت قیس بن سعد بن قیس بن عمرو بن امرئ القیس از بنو حارث بن خزرج ہیں۔ آپ سے صفوان بن اوس بن جابر بن قرط بن قیس بن وہب بن کعب بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار نے شادی کی۔ جن سے خالد بن صفوان پیدا ہوئے۔ عمرہ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

کبشہ:

آپ ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ سخطی بنت حارثہ بن لوذان بن عبدودّ ساعدی ہیں۔ آپ سے عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک از بنو مالک بن نجار نے شادی کی جن سے ثعلبہ ابوعمرہ اور ابوحبیبہ پسران عمرو پیدا ہوئے۔ پھر آپ سے حارث بن ثعلبہ بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار نے نکاح کیا جن سے ام ثابت (رملہ) پیدا ہوئیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی پھر آپ سے حارثہ بن نعمان بن نفع از بنو مالک بن نجار نے نکاح کیا کبشہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

لیلیٰ:

آپ کبشہ بنت ثابت کی سگی بہن ہیں۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

عمرۃ الاولیٰ:

آپ مسعود بن قیس بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ عمیرہ بنت عمرو بن حرام بن عمر بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار ہیں۔ آپ سے زید بن مالک بن عبدودّ بن کعب بن عبدالاشہل نے شادی کی جن سے سعد بدری پیدا ہوئے اور ثابت بن زید بھی عمرہ نے مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

عمرۃ الثانیہ:

آپ عمرۃ الاولیٰ کی سگی بہن ہیں آپ سے اوس بن زید بن ثعلبہ بن غنم نے شادی کی جن سے ابومحمد مسعود پیدا ہوئے۔ پھر سہل بن ثعلبہ بن حارث بن زید از بنو مالک بن نجار نے نکاح کیا جن سے عمرو اور رغیبہ دو بچے ہوئے۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

عمرۃ الثالثہ:

آپ بھی عمرۃ الاولیٰ کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے ثابت بن منذر بن حرام نے شادی کی جن سے ابوقیس ابی بن ثابت بدری پیدا ہوئے جو حسان بن ثابت کے علاتی بھائی ہیں۔ آپ نے بھی مشرف بہ اسلام ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

عمرۃ الرابعہ:

آپ بھی عمرۃ الاولیٰ کی سگی بہن ہیں۔ آپ سے عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن ابی حزیمہ ساعدی نے شادی کی جن سے سعد بن عبادہ پیدا ہوئے۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رحمت عالم ﷺ سے بیعت کی جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ دومۃ الجندل کے لئے تشریف لے گئے تو عمرۃ الرابعہ آپ کے پیچھے ربیع الاوّل ۵ھ میں وفات پا گئیں۔ سعد بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ پھر جب نبی ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے عمرہ کی قبر پر جا کر نماز پڑھی۔

عمرۃ الخامسۃ:

آپ بھی عمرۃ الاولیٰ کی سگی بہن ہیں۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر سرور عالم ﷺ سے بیعت کی۔

ضباعہ:

آپ عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول عامر بن مالک بن نجار کی دختر ہیں اور ثعلبہ بن عمرو بدری کی سگی بہن اور ابو عمرو بشیر کی اخیافی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ عمرہ بنت ہزال بن عمرو بن قربوس ہیں۔ آپ سے عبید بن عمیر بن وہب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار نے شادی کی۔ ضباعہ نے بھی مسلمان ہو کر آپ ﷺ سے بیعت کی۔

ام ثابت:

آپ ثعلبہ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول عامر بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ کبشہ بنت مالک بن قیس بن محارب بن حارث بن ثعلبہ بن مازن بن نجار ہیں۔ آپ سے علاء بن عمرو بن ربیع بن حارث بن عامر بن عمرو بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار نے شادی کی۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام سہل، ام ثابت:

آپ سہل بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول عامر بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ امیمہ بنت عقبہ بن عمرو بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث ہیں۔ آپ سے سنان بن حارث بن علقمہ بن عمرو بن ثقف کعب بن مالک بن مبذول بن مالک بن نجار نے شادی کی جن سے اولاد ہوئی۔ پھر عبداللہ بن زید بن عاصم بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مالک بن نجار ہیں۔ ام سہل نے مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام سعد:

آپ کبشہ بنت ثابت بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول عامر بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ معاذہ بنت انس بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن حارث ہیں۔ آپ سے یزید بن ابوالیسر کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد سلمی نے شادی کی جن سے سعید، عبدالرحمٰن اور ام کثیر تین بچے ہوئے۔ کبشہ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام جمیل:

آپ ابواخزم بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول عامر بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ اور آپ کی والدہ خباب بن ارت کی صاحبزادی ہیں۔ آپ سے سعید بن عبید بن عمیر بن وہب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار نے شادی کی جن سے عبداللہ، خالد، جمیل اور عبیدہ پیدا ہوئے۔ ام جمیل نے بھی مسلمان ہو کر آپ ﷺ سے بیعت کی۔

ام سماک، دُبیّہ:

آپ ثابت بن خالد بن نعمان بن خنساء بن عسیرہ بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ

ادام بنت عمرو بن معاویہ از بنو مرّہ ہیں۔ آپ سے یزید بن ثابت بن ضحاک از بنو مالک بن نجار نے شادی کی جن سے عمارۃ پیدا ہوئیں۔ ام سماک نے مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام سلمہ سُعاد:

آپ رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ رغیبہ بنت سہل بن ثعلبہ بن حارث از بنو مالک بن نجار ہیں۔ آپ سے اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث اوسی نے شادی کی جن سے سلمہ بن اسلم بدری پیدا ہوئے۔ ام سلمہ سعاد نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

ام خالد:

آپ خالد بن یعیش بن قیس بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ام ثابت بنت ثابت بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی از بنو عدی بن نجار ہیں۔ آپ سے حارثہ بن نعمان بن نفیع بن زید از بنو مالک بن نجار نے شادی کی جن سے عبداللہ، عبدالرحمٰن، سودہ، عمرہ اور ام ہشام پیدا ہوئیں۔ ام خالد نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی دائمی سعادت حاصل کی۔

ام سلیم:

آپ خالد بن طعمہ بن سحیم بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار ہیں۔ آپ سے قیس بن فہد از بنو مالک بن نجار نے شادی کی جن سے سلیم پیدا ہوئے۔ ام سلیم نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

رُقیہ:

آپ ثابت بن خالد بن نعمان از بنو مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ بقول محمد بن عمر آپ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔

ام زید:

آپ عمرو بن حرام بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ بقول محمد بن عمر آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ محمد بن عمر نے لکھا ہے کہ آپ صاحبۃ الجمل ہیں۔

اُمّ عطیہ انصاریہ:

آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کر کے دائمی سعادت لوٹی۔ آپ کے ساتھ لڑائیوں میں شامل رہیں اور آپ سے روایت بھی کرتی ہیں۔

باخبار یزید بن ہارون واسحٰق بن یوسف ارزق ومحمد بن عبداللہ انصاری بتحدیث ہشام بن حسان از حفصہ بنت سیرین از ام عطیہ: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات لڑائیوں میں شریک ہوئی ہوں۔ میں مجاہدین اسلام کا کھانا تیار کیا کرتی تھی اور ان کے خیموں کی نگرانی زخمیوں کی دیکھ بھال اور مریضوں کی خیر خبر میرے ہی ذمہ رہتی تھی۔

باخبار ابومعاویہ ضریر، بتحدیث عاصم احول از حفصہ از ام عطیہ: جب زینب بنت رسول اللہ ﷺ فوت ہوئیں تو ہم سے

نبی ﷺ نے فرمایا: انہیں طاق غسل دینا یعنی تین یا پانچ بار اور پانچویں غسل میں کافور یا کچھ کافور ملا دینا اور غسل سے فارغ ہو کر مجھے اطلاع دینا پھر ہم نے غسل سے فارغ ہو کر آپ کو اطلاع دی آپ ﷺ نے ہمیں اپنا تہبند دے کر فرمایا: اسے ان کے جسم سے ملا ہوا رکھنا یعنی اندرونی چادر اسی کو بنانا۔

باخبار یزید بن ہارون و اسحٰق ارزق و روح بن عبادہ از ہشام بن حسان از حفصہ بحدیث ام عطیہ: رسول اللہ ﷺ کی ایک بچی نے وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم کیا کہ ہم انہیں طاق، تین یا پانچ دفعہ یا اگر مناسب سمجھیں تو اس سے زیادہ بار غسل دیں اور پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیں اور پچھلے غسل کے پانی میں کافور یا قدرے کافور ملا لیں اور فارغ ہو کر آپ کو اطلاع دیں۔ فرماتی ہیں ہم نے فارغ ہو کر آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے ہماری طرف اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا اسے اندرونی چادر بناؤ تا کہ یہ اُن کے جسم سے ملا رہے۔ یزید والی حدیث میں ہے ہم نے ان کے دائیں بائیں اور درمیانی بالوں کی تین لٹیں گوندھیں اور درمیان لٹ پچھلی ڈال دی (یا تینوں لٹیں پیچھے ڈال دیں)۔

باخبار ضحاک بن مخلد ابو عاصم نبیل از ابو الجراح و جابر بن صبح از ام شراحیل مولاۃ ام عطیہ: علی بن ابی طالب ام عطیہ کے گھر میں دوپہر کو سویا کرتے تھے۔ فرماتی ہیں میں آپ کے بغل کے بال ورس (سرخ رنگ والی گھاس) میں رنگین اکھاڑا کرتی تھی۔

خنساء:

آپ خذام انصاریہ کی دختر ہیں آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت و روایت کی۔

باخبار وکیع بن جراح و فضل بن دکین و محمد بن عبد اللہ اسدی از سفیان از ابو الحویرث زرقی از نافع بن جبیر: خنساء بیوہ ہو گئیں۔ پھر ان کے والد نے کسی سے ان کا زبردستی نکاح کرا دیا پھر آپ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے والد نے مجھے خبر کئے بغیر فلاں سے میرا نکاح کرا دیا۔ فرمایا: بلا تمہاری مرضی کے ان کو نکاح کرانے کا حق نہیں۔ تم جس سے چاہو نکاح کر لو۔ فضل والی حدیث میں ہے پھر آپ نے اس نکاح کو ادا کر دیا پھر خنساء نے ابو البابہ بن عبد المنذر سے نکاح کیا۔

باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث مالک بن انس از عبد الرحمٰن بن قاسم از قاسم از عبد الرحمٰن و مجمع پسران یزید بن جاریہ انصاری از خنساء: ان کے والد نے جب کہ یہ ثیبہ تھیں ان کا نکاح کرا دیا جسے انہوں نے ناپسند کیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر شکایت کی آپ نے والد کا کرایا ہوا نکاح ردّ کر دیا۔ مالک نے کہا: آپ نے خنساء کا نکاح ردّ کر دیا۔

باخبار احمد بن حمید عبدی از معمر از سعید بن عبد الرحمٰن جحشی: خنساء انیس بن قتادہ انصاری کے نکاح میں تھیں۔ انیس جنگ احد میں شہید ہو گئے۔ پھر خنساء کے والد نے ان کا نکاح ایک شخص سے کرا دیا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر شکایت کی کہ میرے والد نے ان کا نکاح ایک شخص سے کرا دیا حالانکہ مجھے میرے بچے کے چچا سے محبت ہے۔ فرماتے ہیں پھر نبی ﷺ نے ان کے نکاح کا انہیں اختیار دے دیا۔

ام ورقہ:

آپ عبد اللہ بن حارث کی صاحبزادی ہیں آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت و روایت کی۔

باخبار فضل بن دکین، بتحدیث ولید بن عبداللہ بن جمیع اپنی دادی سے اور وہ ام ورقہ سے (نبی ﷺ ام ورقہ کے گھر آتے جاتے تھے اور انہیں شہیدہ کہا کرتے تھے): آپ کو کافی قرآن یاد تھا جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ بدر کے لئے جا رہے تھے تو ام ورقہ نے آپ سے عرض کیا تھا کہ اگر آپ کا حکم ہو تو میں بھی آپ کے ساتھ چلوں تا کہ زخمیوں اور بیماروں کی دیکھ بھال کروں؟ شاید اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت نصیب فرمائے۔ آپ نے جواب دیا تھا: اللہ تعالیٰ تم کو شہادت نصیب فرمائے گا اسی لئے آپ ام ورقہ کو شہیدہ کہا کرتے تھے۔ آپ نے انہیں حکم فرمایا تھا کہ اپنے گھر والوں کو نماز پڑھائیں اور ان کی امامت کے فرائض انجام دیں۔ آپ کا ایک مؤذن تھا اور آپ اپنے گھر والوں کے لئے امامت کے فرائض انجام دیا کرتی تھیں حتیٰ کہ آپ کے ایک غلام اور ایک لونڈی نے جن کو آپ نے مدبر کر دیا تھا آپ کو عہد عمر میں قتل کر دیا اور دونوں بھاگ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مقدمہ آیا۔ آپ نے ان دونوں کو پھانسی دے دی۔ یہ مدینہ میں سب سے پہلے مجرم تھے جن کو پھانسی دی گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی سچی پیشینگوئی ظاہر ہوگئی۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے' آؤ ہم شہیدہ سے ملاقات کرنے کے لئے چلیں۔

تمیمہ بنت وہب:

باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث مالک بن انس از مسور بن رفاعہ قرظی از زبیر بن عبدالرحمٰن بن زبیر: رفاعہ بن سموئل نے عہد رسالت میں تمیمہ کو تین طلاقیں دے دیں پھر انہوں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا لیکن عبدالرحمٰن صحبت کے قابل نہ تھے۔ تمیمہ نے عبدالرحمٰن سے الگ ہونا چاہا اور پھر رفاعہ سے نکاح کرنا چاہا اور رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا۔ آپ نے رفاعہ سے نکاح کرنے سے منع فرما دیا اور فرمایا اب وہ تمہارے لئے حلال نہیں جب تک تم عبدالرحمٰن کا شہد نہ چکھ لو۔

ام مبشر انصاریہ یا ام بشیر:

آپ زید بن حارثہ کی بیوی ہیں آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت و روایت کی اور آپ سے جابر بن عبداللہ راوی ہیں۔

باخبار محمد بن عبید اللہ طنافسی، بتحدیث اعمش از ابوسفیان از جابر از ام بشیر انصاریہ: میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، میں اپنے نخلستان میں تھی۔ آپ نے پوچھا: یہ باغ کس نے لگایا ہے؟ مسلمان نے یا کافر نے؟ میں نے کہا: مسلمان نے۔ فرمایا: جو مسلمان باغ لگاتا ہے یا کھیتی کرتا ہے پھر اس میں کچھ انسان یا پرندہ یا درندہ کھا لیتا ہے تو یقیناً وہ اس کے لئے بمنزلہ صدقہ کے ہوتا ہے۔

باخبار حجاج بن محمد از ابن جریج بخبر ابوالزبیر بسماع جابر بن عبداللہ بخبر ام مبشر: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس فرماتے تھے: اصحاب بیعتِ رضوان میں سے ان شاء اللہ کوئی جہنم میں نہیں جائے گا۔ حفصہ رضی اللہ عنہا بولیں: کیوں نہیں؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے انہیں ڈانٹا تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: و ان منکم الا واردھا (یعنی تم میں ہر کوئی جہنم میں جانے والا ہے) کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: آگے یہ بھی تو ہے پھر اربابِ تقویٰ کو نجات دے دیں گے اور ظالموں کو جہنم میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔

ام العلاء انصاریہ:

آپ نے بھی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور روایت بھی کی۔ یہ وہی ام العلاء ہیں جنہوں نے فرمایا تھا کہ انصار نے مہاجرین میں رغبت کی حتیٰ کہ ان کے بارے میں قرعہ ڈالا گیا۔ پھر قرعہ میں ہمارے لئے عثمان بن مظعون کا نام نکلا۔ ام العلاء سرورِ عالم ﷺ کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شریک ہوئیں۔

عمہ حصین بن محصن:

باخبار یعلیٰ بن عبید طنافسی' بتحدیث یحییٰ بن سعید از بشیر بن یسار از حصین بن محصن اپنی پھوپھی سے: میں اپنے کسی کام کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی پھر جب میں اس سے فارغ ہوگئی تو آپ ﷺ نے پوچھا: تمہارا شوہر ہے؟ میں نے کہا: ہاں! ہے۔ پوچھا تمہارا اس کے ساتھ کیسا سلوک ہے؟ میں نے کہا: میں تو اس سے تنگ آ گئی ہوں۔ فرمایا: اس کے ساتھ اپنے سلوک پر غور کرو کیونکہ وہ تمہارے لئے جنت وجہنم ہے۔

ام بجید:

باخبار ہشام ابوالولید طیالسی' بتحدیث لیث بن سعد' بتحدیث سعید بن ابی سعید از عبدالرحمٰن بن بجید: میری دادی ام بجید نے مجھ سے بیان کیا (آپ نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کر لی تھی) کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی فقیر میرے دروازے پر آئے اور میرے پاس کچھ دینے کو نہ ہو تو کیا کروں؟ فرمایا: اگر جلا ہوا کھر ہی ہو تو وہی اسے پکڑا دو۔

باخبار عفان بن مسلم' بتحدیث حماد بن سلمہ از محمد بن اسحٰق از سعید بن ابی سعید از عبدالرحمٰن بن بجید از ام بجید: رسول اللہ ﷺ ہمارے یہاں بنو عمرو بن عوف میں آیا کرتے تھے۔ ایک دن میں نے آپ کے لئے ایک پیالہ میں ستو تیار کیا۔ پھر جب آپ تشریف لے آئے تو میں نے وہ ستو آپ کو پلا دیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس سائل آتا ہے اور میرے پاس بعض شے ہوتی ہے مگر میں اسے نہیں دیتی۔ فرمایا: مسکین کے ہاتھ میں کچھ نہ کچھ رکھ دو اگرچہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

ام ہانی انصاریہ:

باخبار حسن بن موسیٰ از ابن لہیعہ: بتحدیث ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل بسماع ذرہ بنت معاذ از ام ہانی انصاریہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا ہم مرنے کے بعد ایک دوسرے کی زیارت کریں گے اور بعض بعض کو دیکھے گا؟ فرمایا: روحیں پرندے ہیں جو جنت کے درختوں میں چرتے رہتے ہیں جب تک کہ قیامت کے دِن ہر روح اپنے جسم میں داخل نہ ہو جائے۔

حواء' عمرو بن معاذ انصاری کی دادی:

باخبار سعید بن منصور' بتحدیث حفص بن میسرہ' بتحدیث زید بن اسلم از عمرو بن معاذ انصاری اپنی دادی حواء سے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: سائل کو نہ لوٹاؤ' اگرچہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

وہ خواتین اسلام جو رسول اللہ ﷺ سے روایت نہیں کرتیں بلکہ اپنے شوہروں وغیرہ سے روایت کرتی ہیں

زینب:

آپ ابوسلمہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ ام المومنین ام سلمہ بنت ابوامیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہیں۔ آپ سے عبداللہ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی نے شادی کی جن سے عبدالرحمٰن' یزید' وہب' ابوسلمہ' کبیر' ابوعبیدہ' قریبہ' ام کلثوم اور ام سلمہ نو بچے ہوئے۔ اسماء بنت ابی بکر صدیق نے زینب بنت ابی سلمہ کو دودھ پلایا تھا آپ کا نام برہ تھا رسول اللہ ﷺ نے اسے زینب سے بدل دیا تھا۔ زینب اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں اور عروہ بن زبیر سے راوی ہیں کیونکہ زینب آپ کی رضاعی بہن ہیں۔

باخبار ہشام ابوالولید طیالسی' بتحدیث لیث بن سعد از یزید بن ابی حبیب از محمد بن عمرو بن عطاء: میں نے اپنی بٹی کا نام برہ رکھا پھر مجھ سے زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس نام سے منع فرمایا ہے میرا نام بھی برہ تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی پاکی آپ بیان نہ کرو اللہ کو معلوم ہے کہ تم میں سے کون نیکوکار ہے میرے والدین نے کہا: ہم ان کا کیا نام رکھیں؟ فرمایا: ان کا نام زینب رکھ لو۔

باخبار معن بن عیسیٰ' بتحدیث مالک بن انس از محمد بن ابی حرملہ مولیٰ عبدالرحمٰن بن ابی سفیان بن حویطب: زینب بنت ام سلمہ فوت ہوئیں طارق امیر تھے زینب کا جنازہ صبح کی نماز کے بعد لایا گیا اور بقیع میں رکھ دیا گیا۔ طارق صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھایا کرتے تھے ابن ابی حرملہ فرماتے ہیں پھر عبداللہ بن عمر نے ان کے وارثوں سے کہا یا تو اب تم لوگ اپنے جنازے پر نماز پڑھ لو یا ابھی نہ پڑھو جب تک سورج بلند نہ ہو جائے۔

ام کلثوم:

آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس بن مالک الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج ہیں۔ آپ سے طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم نے شادی کی جن سے زکریا' یوسف (جو کمسنی ہی میں فوت ہو گئے تھے) اور عائشہ تین بچے پیدا ہوئے پھر ان کے شوہر طلحہ جنگ جمل میں شہید ہو گئے۔

باخبار اسحٰق بن یوسف' بتحدیث عبدالملک از عطاء: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بہن ام کلثوم کو جب کہ ان کے شوہر طلحہ شہید ہو گئے تھے مکہ لے گئیں۔

باخبار سلیمان بن حرب از جریر بن حازم از عطاء: عائشہ نے اپنی بہن ام کلثوم کے ساتھ ان کی عدت ہی میں حج کیا۔

باخبار سلیمان بن حرب' بتحدیث حماد بن زید بسماع جریر بن حازم و بحدیث ایوب: صدیقہ نے انہیں ان کے شہروں کی

طرف منتقل کر دیا۔

محمد بن عمر کہتے ہیں: پھر ام کلثوم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی ربیعہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم نے نکاح کیا جن سے ابراہیم احول' موسیٰ' ام حمید اور ام عثمان چار بچے ہوئے۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ سالم بن عبداللہ بن عمر کو ام کلثوم کے پاس بھیجا کہ وہ سالم کو دودھ پلا دیں تاکہ سالم ان کے پاس آ جا سکیں۔ ام کلثوم نے سالم کو تین بار دودھ پلایا پھر بیمار ہو گئیں۔

ام کلثوم:

آپ شیر خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دختر ہیں اور آپ کی والدہ حضرت فاطمہ بنت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی ہیں۔ آپ سے حضرت عمر نے آپ کی کمسنی ہی میں شادی کی اور حضرت عمر کی شہادت تک ام کلثوم عمر ہی کے نکاح میں رہیں۔ عمر سے آپ کے زید اور رقیہ دو بچے پیدا ہوئے۔ پھر آپ سے عون بن جعفر بن ابی طالب نے نکاح کیا پھر عون کے بھائی محمد بن جعفر نے پھر عبداللہ بن جعفر نے آپ کی بہن زینب بنت علی کے مرنے کے بعد آپ سے نکاح کیا پھر ام کلثوم فرمایا کرتی تھیں کہ مجھے اسماء بنت عمیس سے شرم آتی ہے کیونکہ ان کے دونوں بیٹے میرے پاس فوت ہوئے اور مجھے اس تیسرے کا بھی ڈر ہے۔ پھر عبداللہ بن جعفر کے سامنے آپ نے وفات پائی۔ لیکن تینوں میں سے کسی سے اولاد نہیں ہوئی۔

باخبار انس بن عیاض لیثی از جعفر بن محمد از محمد: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام کلثوم کے لئے پیام دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جعفر کے بیٹوں ہی کے لئے اپنی بیٹیاں روک رکھی ہیں۔ حضرت عمر نے کہا: علی! آپ ام کلثوم کا مجھ سے نکاح کر دیں۔ اللہ کی قسم روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں جو میری طرح ام کلثوم سے حسن صحابت کا منتظر ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا تو مجھے منظور ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کی مجلس میں (جو قبر و منبر کے درمیان تھی اور جہاں علیؓ' عثمانؓ' زبیرؓ' طلحہ اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم بیٹھا کرتے تھے) تشریف لائے۔ جب دُنیا کے کسی گوشہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی چیز آتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان حضرات کے پاس آ کر اس کی خبر دیتے تھے اور اس کے بارے میں انہیں حضرات سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان اکابر سے جا کر کہا مجھے شادی کی مبارکبادی دو۔ سب نے مبارکبادی دی اور پوچھا امیر المومنین آپ کی کس سے شادی ہوئی۔ بولے: بنت علیؓ بن ابی طالب سے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ ان سے حدیث بیان کرنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دِن ہر نسب وسبب کٹ جائے گا البتہ میرا نسب وسبب باقی رہے گا۔ میں آپ کے ساتھ رہا اور اب آپ سے میرا نسب بھی جڑ گیا۔

باخبار وکیع بن جراح از ہشام بن سعد از عطاء خراسانی: عمر نے ام کلثوم کا مہر چالیس ہزار مقرر کیا۔

محمد بن عمر وغیرہ کہتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ام کلثوم کا پیام بھیجا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین ابھی تو وہ بچی ہے۔ فرمایا یہ بات نہیں بلکہ جو بات ہے ہمیں معلوم ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم کو حکم دیا کہ نہا دھو کر اور بن سنور کر تیار ہو جاؤ اور یہ تہ شدہ چادر امیر المومنین کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو میرے والد نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے وہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر آپ کو یہ چادر پسند ہو تو لے لیجئے اور اگر ناپسند ہو تو واپس فرما دیجئے پھر

جب ام کلثوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور اپنے والد کا پیغام پہنچایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تم کو اور تمہارے والد کو برکت عطا فرمائے ہمیں پسند ہے پھر ام کلثوم نے واپس آ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: امیر المومنین نے چادر کھول کر نہیں دیکھی البتہ مجھے غور سے دیکھا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کا نکاح ام کلثوم سے کر دیا جن سے ایک بچہ زید پیدا ہوا۔

باخبار وکیع بن جراح از اسماعیل بن ابی خالد از عامر: ایک ہی دن زید بن عمر اور ام کلثوم بنت علی فوت ہوئیں۔ ابن عمر نے دونوں کی جنازے کی نماز پڑھائی زید کا جنازہ اپنے قریب رکھا اور ام کلثوم کا جنازہ زید کے جنازے سے آگے قبلہ کی طرف رکھا اور دونوں پر چار تکبیریں کہیں۔

باخبار عبیداللہ بن موسیٰ: باخبار اسرائیل از ابوحصین از عامر از ابن عمر: حسب سابق روایت ہے۔

باخبار وکیع بن جراح از زید بن حبیب از شعبی: ہم مثل اور مزید یہ کہ آپ کے پیچھے حسن، حسین پسران علی اور محمد بن حنفیہ اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر تھے۔

باخبار عبیداللہ بن موسیٰ باخبار اسرائیل از جابر از عامر از عبداللہ بن عمر: ابن عمر نے زید بن عمر پر چار تکبیریں کہیں اور آپ کے پیچھے حسن اور حسین تھے اگر آپ کو علم ہوتا کہ زیادہ تکبیروں کا اختیار ہے تو زیادہ کہہ دیتے۔

باخبار عبیداللہ بن موسیٰ باخبار اسرائیل از سدی از عبداللہ بہی: میں ابن عمر کے پاس موجود تھا آپ نے ام کلثوم اور زید کی ایک ساتھ نماز پڑھائی اور امام کے متصل زید کا جنازہ رکھا۔ حسن اور حسین بھی موجود تھے۔

باخبار وکیع بن جراح از حماد بن سلمہ از عمارہ بن ابی عمارہ مولیٰ بنی ہاشم: اس دن ان کے ساتھ میں بھی موجود تھا دونوں کی سعید بن العاص نے نماز پڑھائی تھی اس زمانہ میں سعید لوگوں پر امیر تھے اور آپ کے پیچھے اسی (۸۰) صحابہ کرام تھے۔

باخبار جعفر بن عون بن جریج از نافع: ام کلثوم کا جنازہ اور ان کے بیٹے زید کا جنازہ رکھا گیا اس دن امام سعید بن العاص تھے۔

باخبار عبداللہ بن نمیر بتحدیث اسماعیل بن ابی خالد از عامر: ابن عمر نے اپنے بھائی زید کی اور ام کلثوم بنت علی کی نماز جنازہ پڑھائی۔ دونوں کے جنازے آگے پیچھے ایک لائن میں رکھے ہوئے تھے اور زید کا جنازہ امام کے متصل تھا۔

زینب:

آپ ام کلثوم بنت علی کی سگی بہن ہیں آپ سے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب نے شادی کی جن سے علی، عون، اکبر، عباس، محمد اور ام کلثوم پانچ بچے ہوئے۔

باخبار محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک از ابن ابی ذئب بتحدیث عبدالرحمن بن مہران: عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب نے زینب بنت علی سے اور ان کے ساتھ لیلیٰ زوجہ علی سے نکاح کیا اور دونوں ان کے نکاح میں جمع تھیں۔

رملہ:

آپ ام کلثوم بنت علی کی علاتی بہن ہیں اور آپ کی والدہ ام ولد ہیں۔ آپ سے محمد بن ابی سعید بن عقیل بن ابی طالب

نے نکاح کیا جن سے حمیدہ پیدا ہوئیں پھر آپ سے سعید بن اسود بن ابی البختری بن ہشام بن حارث بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی
نے نکاح کیا جن سے برزہ اور خالد پیدا ہوئے۔ پھر آپ سے منذر بن عبیدہ بن زبیر بن عوام نے نکاح کیا جن سے عثمان اور کبرہ
پیدا ہوئے۔ فاطمہ زندہ رہیں اور انہوں نے فاطمہ سے روایت کی۔

باخبار فضل بن دکین بتحدیث حکم بن عبدالرحمٰن بن ابی نعم، بحدیث فاطمہ علی بن ابی طالب: میرے والد نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: جس نے مسلمان یا مومن شخص آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کا ہر عضو آزاد کئے جانے والے کے ہر عضو کے بدلے آزاد فرما دیتا ہے۔

باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس، بتحدیث زہیر، بتحدیث عروہ بن عبداللہ بن قشیر: میں فاطمہ بنت علی کے گھر گیا تو میں نے آپ کے دونوں ہاتھوں میں دو دو بھاری کنگن دیکھے اور ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی اور گردن میں خرمہروں کا ہار دیکھا۔ پھر میں نے ان سے اس سلسلہ میں پوچھا تو فرمایا: عورت مرد کی مشابہت نہیں کرتی۔

باخبار عبداللہ بن جعفر رقی، بتحدیث عبیداللہ بن عمرو از عبدالکریم از عیسیٰ بن عثمان: میں فاطمہ بنت علی کے پاس تھا پھر آپ کے پاس ایک شخص آ کر آپ کے والد کی تعریف کرتا ہے آپ ایک مٹھی راکھ لے کر اس کے چہرے کی طرف اڑا دیتی ہیں۔

ام قثم:

آپ عباس کی دختر ہیں، حدیث میں اسی طرح ہے لیکن ہم عباس بن عبدالمطلب کی ام قثم نامی کوئی بیٹی نہیں پاتے۔

باخبار اسباط بن محمد از ابراہیم بن اسماعیل انصاری از عبدالکریم از قثم از ام قثم بنت عباس: ہمارے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہم چودہ گڑیوں سے کھیل رہی تھیں۔ فرمایا: یہ کیا کھیل ہے؟ میں نے کہا: ہمارا روزہ ہے اس لئے ہم نے چاہا اسی کھیل سے دل بہلا کر دن گزار لیں۔ فرمایا: کیا میں تمہارے پاس ایک ایسے شخص کو نہ بھیجوں جو تمہارے لئے اخروٹ خرید کر لائے اور تم ان سے کھیل لو اور یہ کھیل چھوڑ دو۔ میں نے کہا: ضرور بھیجئے۔ فرماتی ہیں پھر آپ نے ایک شخص کو بھیجا جو ہمارے اخروٹ خرید کر لایا۔ پھر گھر والوں نے کھلونے چھوڑ دیئے۔

عائشہ:

آپ طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ زین بنت حارث بن ز
بن شراحیل بن خباب از بنو قیس بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ہیں۔ عائشہ اپنے والد سعد سے اور چند ا
المومنین سے روایت کرتی ہیں اور آپ سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آپ نے کافی عمر پائی۔

باخبار عارم بن فضل بتحدیث حماد بن زید از ایوب از عائشہ بنت سعد: میں نے چھ امہات المومنین کو دیکھا ہے میر
کے ساتھ اپنا وقت گزارا کرتی تھی میں نے ان میں سے کسی پر سفید کپڑا نہیں دیکھا میں زیورات پہن کر ان کے پاس آیا ج
تھی اور ان زیورات پر کوئی بھی روک ٹوک نہیں کرتی تھیں۔ پوچھا گیا: کیا زیورات تھے؟ فرمایا: سونے کے ہار اور سونے

کئے ہوئے زیورات تھے اور کسی نے مجھے ان پر نہیں ٹوکا۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث وہیب' بتحدیث ایوب: میں عائشہ بنت سعد کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا: میں نے چھ امہات المومنین کو دیکھا جن پر میں نے عصفر میں رنگے ہوئے کپڑے دیکھے میں نے کبھی ان پر سفید کپڑے نہیں دیکھے میں ان کے پاس آتی جاتی تھی ان میں سے کوئی مجھے اپنی گود میں بٹھا لیا کرتی تھیں اور برکت کی دُعائیں دیا کرتی تھیں حالانکہ میں سونے کے زیورات سے آراستہ ہوتی تھی۔ ایوب کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا: آپ پر کیا زیورات ہوتے تھے؟ فرمایا: سونے کے اور سونے سے ملمع کئے ہوئے زیورات۔

باخبار معن بن عیسیٰ' بتحدیث عبیدہ بنت نابل: عائشہ بنت سعد' خنصر کی برابر والی دو انگلیوں میں دو چاندی کی انگوٹھیاں پہنے رہتی تھیں اور جب وضو کرتی تھیں تو انہیں ہلا لیا کرتی تھیں۔

باخبار عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی: بتحدیث ابراہیم بن سعد: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا بنت سعد کو کئی بار دیکھا آپ عشاء کی نماز میں عصفر میں رنگے ہوئے (سرخ) کپڑوں میں حاضر ہوتی تھیں۔

باخبار کثیر بن ہشام بتحدیث جعفر بن برقان بسماع حبیب بن ابی مرزوق: میں نے ایک مدنی خاتون کو دیکھا ان کے ساتھ اور بھی خواتین تھیں ان کے ہاتھ میں شمع تھی اور مسجد سے جا رہی تھیں۔ میں نے ان کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے کہا: یہ سعد بنت ابی وقاص کی صاحبزادی ہیں۔

عائشہ:

آپ قدامہ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت سفیان بن حارث بن امیہ بن فضل بن منقف بن عفیف بن کلیب بن حیشہ بن سلول خزاعیہ ہیں۔ آپ سے ابراہیم بن محمد بن حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح نے شادی کی جن سے قدامہ اور عثمان عالم کوفی پیدا ہوئے۔ آپ قدرے فحش گو تھے اور محمد اور ابراہیم بھی پیدا ہوئے۔ عائشہ بنت قدامہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں۔

حفصہ:

آپ عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ قریبہ صغریٰ بنت ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کا نکاح عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی غیر موجودگی میں منذر بن زبیر بن عوام سے کرا دیا تھا پھر جب عبدالرحمٰن آئے تو انہوں نے نکاح لوٹا دیا۔ پھر جب عبدالرحمٰن کی طرف اختیار لوٹا دیا گیا تو آپ نے انہیں سے نکاح کرا دیا جن سے عبدالرحمٰن' ابراہیم' قریبہ تین بچے پیدا ہوئے پھر منذر کے بعد آپ سے حسین بن علی بن ابی طالب نے نکاح کر لیا۔ حفصہ اپنے والد سے' اپنی پھوپھی عائشہ صدیقہ سے اور اپنی خالہ ام المومنین ام سلمہ سے بسماع روایت کرتی ہیں۔

اسماء:

آپ حفصہ بنت عبدالرحمٰن کی علاتی بہن ہیں اور آپ کی والدہ ام ولد ہیں۔ آپ سے قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق نے

شادی کی جن سے عبدالرحمٰن' ام فروہ جو جعفر بن محمد بن علی بن حسین کی والدہ ہیں۔ ام حکیم اور عبدہ چار بچے پیدا ہوئے' اسماء حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار عبید اللہ بن موسیٰ از اسامہ بن زید از عبدالرحمٰن بن قاسم اپنی والدہ اسماء بنت عبدالرحمٰن سے اور وہ عائشہ سے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے' میں نے آپ کے لئے ایک قالین خریدا تھا جس میں تصویریں تھیں اور اسے میں نے اپنے کمرے کی الماری پر پردے کے لئے لٹکا دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پردے کی طرف سے میں نے آپ کے چہرے سے کراہت محسوس کی۔ پھر آپ نے اسے علیحدہ کر کے فرمایا کیا تم دیوار پر پردے لٹکاتی ہو؟ فرماتی ہیں پھر میں اس کا لین کو کاٹ کر دو تکیہ بنا دیئے پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں سے ایک تکیہ سے ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔

صفیہ:

آپ شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار بن قصی کی دختر ہیں۔ صفیہ کو ام حُجیر بھی کہا جاتا تھا آپ کی والدہ عثمان کی والدہ ہیں۔ یعنی برّہ بنت سفیان بن سعید بن قانف بن اوقص سلمی ہیں۔ آپ سے عبداللہ بن خالد بن اسید بن ابی العیص بن امیہ نے شادی کی جن سے اولاد ہوئی۔ صفیہ امہات المومنین وغیرہ سے روایت کرتی ہیں اور بہت سے لوگ ان سے کثرت سے روایت کرتے ہیں۔

زینب بنت مہاجر احمسیّہ:

باخبار ابو اسامہ از مجالد از عبداللہ بن جابر احمسی اپنی پھوپھی زینب بنت مہاجر سے: میں ایک عورت کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوئی' پھر میں نے ایک خیمہ گاڑ لیا اور کسی سے کلام نہ کرنے کی نذر مان لی۔ پھر ایک شخص نے آ کر اور خیمہ کے دروازے کھڑے ہو کر کہا: السلام علیکم! میری ساتھ والی عورت نے اسے سلام کا جواب دیا۔ اس نے پوچھا جن کو میں نے سلام کہا تھا انہوں نے جواب کیوں نہیں دیا۔ انہوں نے کہا یہ خاموش ہیں اور انہوں نے بات نہ کرنے کی نذر مان لی ہے۔ فرمایا: اے عورت کلام کر کیونکہ یہ جاہلیت کی رسم ہے۔ فرماتی ہیں میں نے کہا آپ کون ہیں؟ اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ فرمایا: میں ایک مہاجر ہوں۔ میں نے کہا: آپ کن مہاجروں میں سے ہیں؟ فرمایا: قریش سے۔ میں نے کہا: قریش کے کس قبیلہ سے؟ فرمایا: تم تو بڑی سوال کرنے والی ہو۔ میں ابوبکر ہوں۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہمارا جاہلیت کا زمانہ تازہ تازہ ہے اور ہم میں سے بعض بعض سے بے خوف نہیں۔ اب اللہ اسلام لے آیا ہے یہ کب تک ہمارے لئے باقی رہے گا؟ فرمایا: جب تک تمہارے امام صحیح رہیں گے۔ میں نے پوچھا: امام کون ہیں؟ فرمایا: کیا تمہاری قوم میں شرفا نہیں جن کی بات مانی جاتی ہے۔ میں نے کہا ہاں! ہیں۔ فرمایا: یہی امام ہیں۔

میّہ:

آپ محرز کی دختر ہیں اور بنو حارث بن کعب کی ایک عورت ہیں۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ بصرے کی تعمیر باخبار یزید بن ہارون وعفان بن مسلم بتحدیث سلیم بن حیان' بحدیث موسیٰ بن قطن از میہ: میں نے عمر بن خطاب ؓ

سے سنا فرماتے تھے اس وریّہ (اونٹ) کو چھوڑ دو اس کی روزیاں نہ کھاؤ اور ان کے پٹے ان کی گردنوں ہی میں چھوڑ دو۔

مُسیکہ:

آپ یوسف بن ماہک کی والدہ ہیں اور حضرت عثمان سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار اسماعیل بن ابراہیم اسدی' باخبار ایوب از شخصے از یوسف بن ماہک اپنی والدہ مُسیکہ سے: ایک عورت عدت کی حالت میں اپنے میکہ میں ملنے کے لئے گئی۔ وہاں اس کے دردِزہ شروع ہو گئے۔ ان کے گھر والوں نے مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ آپ عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے۔ اللہ کی قسم میں بلا کسی پس وپیش حجاب کے ان کے سامنے چلی گئی اور میں نے اس کے بارے میں ان سے فتویٰ پوچھا۔ فرمایا: اس سے کہہ دو کہ اسی حال میں اپنے گھر چلی جائیں۔

سُہیّہ:

آپ عمیر کی دختر ہیں اور شیبانیہ ہیں۔

باخبار عبداللہ بن نمیر از سعید بن ابی عروبہ از قتادہ از ابوالملیح: حکم بن ایوب نے مجھے سُہیّہ کے پاس بھیجا۔ بولیں: مجھے میرے شوہر کی موت کی خبر قندابیل سے صیفی بن فسیل نے بھیجی ہے۔ پھر اس کے بعد آپ نے عباس بن طریف قیسی سے نکاح کر لیا۔ پھر میرا سابق شوہر بھی آ گیا۔ اب ہمارا مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ آپ نے جھانک کر ہم سے فرمایا: میں اس حال (محصور ہونے کے حال) میں تمہارا کس طرح فیصلہ کروں؟ لوگ بولے: ہم آپ کے فیصلہ پر راضی ہیں۔ فرمایا: پہلے شوہر کو مہر میں یا عورت میں اختیار ہے۔ چاہے تو مہر واپس لے لے اور چاہے تو عورت کو واپس لے لے لیکن اس نے مہر واپس لے لیا۔ دو ہزار مجھ سے لئے اور دو ہزار میرے پچھلے شوہر سے لئے۔ ان کی ایک ام ولد تھی جس نے نکاح کر لیا تھا اور صاحب اولاد کثیرہ تھی۔ اسے اور اس کی اولاد کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے مالک پر لوٹا دیا اور ان کے باپ سے کہہ دیا کہ وہ جب چاہیں اپنی اولاد کو آزاد کرا لے۔

اُمِّ حکیم بنت قارظ، اہلیہ عبدالرحمٰن بن عوف:

باخبار محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک از ابن ابی ذئب از سعید بن خالد و قارظ بن شیبہ: ام حکیم نے عبدالرحمٰن سے کہا مجھ پر کئی آدمیوں نے پیام ڈالا ہے آپ جس سے چاہیں میرا نکاح کرا دیں۔ بولے: کیا تم مجھے اپنے نکاح کا اختیار دیتی ہو؟ بولیں: ہاں۔ فرمایا: میں نے تم سے نکاح کر دیا ہے۔ ابن ابی ذئب کہتے ہیں پھر ان کا نکاح نافذ ہو گیا۔

صفیہ:

آپ ابوعبید بن مسعود بن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن قسی ثقفی کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ عاتکہ بنت اسید بن ابی العیص بن امیہ ہیں اور نانی زینب بنت ابی عمرو بن امیہ ہیں آپ سے عہد عمر میں عبداللہ بن عمر بن خطاب نے نکاح کیا جن سے ابوبکر' ابوعبیدہ' واقد' عبداللہ' عمر' حفصہ' سودہ سات بچے ہوئے۔ آپ عمر رضی اللہ عنہ اور ام المومنین حفصہ بنت عمر سے روایت کرتی ہیں۔ آپ مختار بن ابی عبید کی بہن ہیں۔

باخبار خالد بن مخلد بجلی بتحدیث عبداللہ بن عمر از نافع از ابن عمر مجھ سے عمر رضی اللہ عنہ نے صفیہ بنت ابی عبید کا چار سو درہم مہر مقرر کرایا اور میں نے مزید دو سوان کے علم کے بغیر دے دیئے۔

باخبار انس بن عیاض لیثی از موسیٰ بن عقبہ از نافع بخبر صفیہ بنت ابی عبید: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز میں سورۂ کہف پڑھتا ہوا سنا۔

باخبار محمد بن عمر از عبداللہ عمری از نافع بسماع صفیہ: عمر نے کئی دفعہ مجھے اتنا مارا کہ میری بدھی گھ گئی۔ ایک دفعہ آپ نے مجھے کھنٹی سے مارا۔

باخبار یحییٰ بن عباد بتحدیث فلیح از نافع: صفیہ بوڑھی تھیں اور صفا مروہ کے درمیان سعی سواری پر کیا کرتی تھیں۔

ام سلمہ:

آپ مختار بن ابی عبید بن مسعود بن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن قسی ثقفی کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ام ولید بنت عمیر بن رباح بن عوف بن جابر بن سفیان بن عبد یالیل بن سالم بن مالک بن حطیط ہیں۔ آپ سے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب نے نکاح کیا جن سے عمر بن عبداللہ پیدا ہوئے۔

باخبار یحییٰ بن عباد بتحدیث فلیح از نافع: مختار بن ابی عبید کی دختر عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کے نکاح میں تھیں۔ ان کے ہاں مزدلفہ کی شب میں ولادت ہوئی۔ صفیہ بنت ابی عبید نے نگرانی کی۔ آپ ان کی پھوپھی تھیں۔ حتیٰ کہ یہ لوگ ذی الحج کی دسویں تاریخ کو منیٰ میں سورج ڈوبنے کے بعد پہنچے انہیں عبداللہ نے حکم دیا کہ رمی جمرہ کر کے طواف افاضہ کے لئے مکہ جائیں۔

فاطمہ:

آپ امام حسین کی صاحبزادی ہیں آپ کی والدہ ام اسحٰق بنت طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہیں۔ آپ سے آپ کے چچازاد بھائی حسن بن حسن بن علی نے نکاح کیا جن سے عبداللہ، ابراہیم، حسن، زینب چار بچے ہوئے۔ پھر ان کے مرنے کے بعد عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان نے نکاح کیا۔ عبداللہ سے آپ کا نکاح آپ کے بیٹے عبداللہ بن حسن نے آپ کے حکم سے کرایا جن سے قاسم اور محمد دیباج (اتنے خوبصورت تھے کہ ان کا لقب دیباج "ریشم" پڑ گیا) پیدا ہوئے اور رقیہ بھی عبداللہ بن عمرو کو ان کی خوبصورتی کی وجہ سے مطرف بھی کہا جاتا تھا پھر آپ کے دوسرے شوہر بھی فوت ہو گئے۔

باخبار محمد بن عمر، بحدیث عبداللہ بن محمد بن ابی یحییٰ: یزید بن عبدالملک نے عبدالرحمٰن بن ضحاک بن قیس فہری کو مدینہ کا حاکم بنایا پھر انہوں نے فاطمہ بنت حسین پر پیام ڈالا۔ بولیں: اب میرا نکاح کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ میں اپنے ان بچوں ہی میں مصروف رہتی ہوں اور جس بات سے انہیں اندیشہ تھا اسے ظاہر کرنے سے آپ نے گریز کیا اور کہنے لگا: اللہ کی قسم اگر تم مجھ سے نکاح نہ کرو گی تو میں تمہارے بڑے بیٹے کو شراب کی سزا میں کوڑے لگواؤں گا یعنی عبداللہ بن حسن کو۔ ابھی عبدالرحمٰن اسی حال میں تھا اور مدینہ کی عدالت پر ابن ہرمز تھے کہ یزید بن عبدالملک نے ابن ہرمز کو لکھا کہ میرے پاس آ کر حساب کر جاؤ۔ ابن ہرمز جاتے وقت فاطمہ کو رخصت کرنے کے لئے آتے ہیں اور کہتے ہیں کوئی ضرورت ہو تو بتاؤ۔ فرماتی ہیں: امیر المومنین سے ابن

ضحاک کے کرتوت بیان کر دینا کہ وہ میرے ساتھ کیا کرنا چاہتا ہے اور مجھے کیسی کیسی دھمکیاں دے رہا ہے۔ فرماتے ہیں انہوں نے ایک آدمی کے ہاتھ یزید کے پاس ایک خط بھجوایا جس میں انہوں نے اپنی قرابت کا ذکر کیا اور ابن ضحاک کی تفصیل سے شکایت لکھی۔ ابن ہرمز نے یزید کو ان کا پیام پہنچا دیا اور یزید نے ان کا خط بھی پڑھا اور بھنا کر تخت سے اُتر پڑا اور بید کی لکڑی کو زمین پر مار کر کہنے لگا: ابن ضحاک نے ایک ایسے شخص سے جرأت کی جس کی آواز میرے پاس میرے بستر پر آئی۔ پھر کاغذ منگوا کر عبدالواحد بن عبداللہ نصری کو لکھا اس وقت وہ طائف کے حاکم تھے: میں نے تم کو مدینہ کا حاکم مقرر کر دیا ہے' مدینہ جا کر ابن ضحاک سے چالیس ہزار بطورِ تاوان کے وصول کرو اور اسے اتنی سزا دو کہ میں اپنے فرش پر اس کی آواز سن لوں۔ ابن ضحاک کو بھی خبر مل گئی اور شام کی طرف بھاگ گیا اور مسلمہ بن عبدالملک کے پاس پناہ لی۔ مسلمہ نے یزید سے اسے بطورِ ہبہ کے مانگا لیکن یزید نے انکار کر دیا اور کہا: اس نے جو کچھ کیا ہے اس پر میں اسے چھوڑنے والا نہیں۔ آخر کار مسلمہ نے اسے نصری کے پاس مدینہ بھیج دیا۔ نصری نے اس سے چالیس ہزار درہم وصول کیے اور اسے سزا دی اور کمبل کا جبہ پہنا کر اسے بازاروں میں گھمایا۔

باخبار عبیداللہ بن موسیٰ' باخبار اسرائیل از جابر ایک عورت سے جو فاطمہ بنت حسین سے روایت کرتی ہیں: فاطمہ دھاگوں کی گرہوں پر سبحان اللہ پڑھا کرتی تھیں۔ فاطمہ بنت حسین سے کئی حدیثیں مروی ہیں۔

سکینہ:

آپ فاطمہ بنت حسین کی علاتی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ رباب بنت امرئ القیس بن عدی بن اوس بن جابر بن کعب بن عُلیم بن ہبل بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید اللات بن رفیدہ بن ثور بن کلب ہیں۔ سب سے پہلے آپ سے مصعب بن زبیر بن عوام نے شادی کی جن سے فاطمہ پیدا ہوئیں۔ پھر آپ سے ان کے قتل ہو جانے کے بعد عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ بن حکیم بن حرام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی نے نکاح کیا جن سے عثمان جن کو قرین بھی کہا جاتا ہے' حکیم اور ربیحہ تین بچے ہوئے۔ پھر عبداللہ کے مرنے کے بعد آپ سے زید بن عمرو بن عثمان بن عفان نے نکاح کیا۔ یہ بھی فوت ہو گئے۔ پھر ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری نے نکاح کیا۔ آپ نے انہیں نکاح کا اختیار دے دیا تھا۔ پھر انہوں نے خود ہی نکاح کر لیا۔ آپ ان کے پاس تین ماہ ٹھہریں پھر ہشام بن عبدالملک نے اپنے مدینہ والے حاکم کو لکھا کہ دونوں میں تفریق کرا دے۔ اس نے دونوں میں تفریق کرا دی۔ بعض علماء کہتے ہیں زید فوت ہو گئے تھے۔ پھر آپ سے اصبغ بن عبدالعزیز بن مروان نے نکاح کر لیا۔

باخبار ابوالسائب کلبی' بخبر خلف زہری: جب سکینہ فوت ہوئیں تو مدینہ کے خالد بن عبداللہ بن حارث بن حکم حاکم تھے۔ آپ نے فرمایا: میرا انتظار کرنا حتیٰ کہ میں سکینہ کا جنازہ پڑھاؤں اور آپ جنت البقیع چلے گئے اور ظہر تک واپس نہیں آئے۔ لوگوں کو ڈر ہوا کہیں جنازے میں تغیر نہ آ جائے اور تیس دینار کا جنازے کے لئے کافور خریدنا پڑا۔ پھر جب خالد واپس آئے تو آپ کے حکم سے جنازے کی نماز شیبہ بن نصاح نے پڑھائی۔

ام عثمان:

آپ عبیداللہ بن عبداللہ بن سراقہ بن معتمر بن انس بن اذاہ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عمران بن کعب

کی صاحبزادی ہیں آپ کی والدہ زینب بنت عمر بن خطاب ہیں۔ ہم نے حدیث میں پایا کہ آپ حضرت حفصہ سے روایت کرتی ہیں۔

ام محمد:

آپ قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف بن قصی کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ درّہ بنت عقبہ بن رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل ہیں۔ آپ ام المومنین ام سلمہ سے روایت کرتی ہیں۔ وہ فرماتی ہیں: بعض بنوسلمہ اس حال میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔

ام محمد:

آپ یزید بن مہاجر بن قنفذ بن عمیر بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ ہند بنت مالک بن عبد بن خولان ہیں۔ آپ ام المومنین ام سلمہ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: عورت پورے کرتے اور دوپٹے میں نماز پڑھے۔

باخبار اسماعیل بن ابراہیم بن علیہ از عبدالرحمٰن بن اسحٰق از محمد بن یزید بن مہاجر اپنی والدہ سے: میں نے حضرت ام سلمہ سے کہا: عورت کن کپڑوں میں نماز پڑھے؟ فرمایا: دوپٹہ میں اور اس کرتے میں جو اس کے پیروں کے ظاہری حصہ کو چھپالے۔

ام الحسن البصری:

آپ بھی ام المومنین حضرت ام سلمہ سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے ام سلمہ کو کرتے اور دوپٹہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

باخبار روح بن عبادہ بتحدیث اسامہ بن زید اپنی والدہ سے: میں نے حسن بصری کی والدہ کو عورتوں میں وعظ فرماتے ہوئے دیکھا۔

فاطمہ:

آپ منذر بن زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کی بیٹی ہیں اور آپ کی ماں ام ولد ہیں۔ آپ سے ہشام بن عروہ بن زبیر بن عوام نے شادی کی جن سے عروہ اور محمد پیدا ہوئے۔ فاطمہ اپنی دادی اسماء بنت ابی بکر صدیق سے روایت کرتی ہیں۔

ام سلمہ:

آپ حذیفہ بن یمان عبسی حلیف بنی عبدالاشہل کی دختر ہیں اور اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ آپ لوگوں کو شک والے دن میں رمضان کے روزے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

ام سعد:

آپ سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس بن مالک الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث

بن خزرج کی دختر ہیں۔ آپ کا نام جمیلہ ہے۔ آپ کی والدہ خلادہ بنت انس بن سنان بن وہب بن لوذان بن عبدودٌ ساعدی ہیں۔ سعد بن ربیع جنگ احد میں شہید ہوئے خلادہ حاملہ تھیں سعد کی شہادت کے چند ماہ بعد جمیلہ پیدا ہوئیں۔ جمیلہ سے زید بن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوذان بن عمرو بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار نے شادی کی جن سے سعد' خارجہ' سلیمان' یحیٰ' اسماعیل' عثمان اورام زید سات بچے ہوئے۔

باخبار ابو عامر عبدالملک بن عمرو عقد بتحدیث محمد بن صالح تمار: بتحدیث حمید بن نافع از ام سعد بنت سعد بن ربیع: میں اور زید بن ثابت ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔ آپ زید کی بیوی تھیں۔

باخبار معن بن عیسیٰ: بتحدیث مالک از زید بن سائب: میں نے ام سعد اہلیہ زید کو دیکھا کہ ان کے ہاتھوں میں ہاتھی دانت کے دو کنگن ہیں اور ہاتھی دانت ہی کی انگوٹھی ہے۔

کبشہ:

آپ کعب بن مالک بن ابی کعب بن قین بن کعب بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ صفیہ یمنی ہیں۔ آپ سے ثابت بن ابی قتادہ بن ربعی انصاری سلمی نے شادی کی اور آپ کی جو بچی آپ سے روایت کرتی ہیں وہ حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ بن رافع زرقی حمیدہ سے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ حدیث مالک بن انس سے روایت کرتے ہیں۔

باخبار محمد بن عمر: باخبار مالک بن انس از اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ از حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ بن رافع بن مالک زرقی اپنی والدہ کبشہ بنت کعب سے: ابوقتادہ ہم سے ملنے آئے پھر آپ نے وضو کے لئے پانی منگوایا۔ پانی حاضر کر دیا گیا اتنے میں ایک بلی آ گئی۔ آپ نے اس کے لئے پانی کا برتن جھکا دیا۔ بلی نے پانی پیا پھر ابوقتادہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: بات یہ ہے کہ بلیاں ناپاک نہیں کیونکہ بلے اور بلیاں تمہارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں۔

زینب:

آپ نبیط بن جابر بن مالک بن عدی بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ فارعہ (فریعہ) بنت سعد بن زرارہ بن عدس بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار ہیں۔ آپ سے انس بن مالک نے شادی کی۔

باخبار عبداللہ بن ادریس: باخبار محمد بن عمارہ از زینب بنت نبیط بن جابر اہلیہ انس بن مالک: ابوامامہ (اسعد بن زرارہ) نے میری والدہ اور خالہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے وصیت کی پھر آپ کے پاس سونے اور موتیوں کے (جن کو رعاث کہا جاتا تھا) ہار آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان ہاروں میں سے میری والدہ اور خالہ کو بھی دیئے۔ میں نے وہ زیورات اپنے گھر میں دیکھے تھے۔

زینب:

آپ کعب بن عجرہ کی دختر ہیں اور فریعہ بنت مالک بن سنان ہمشیرہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں فریعہ کا نبی ﷺ سے سماع ثابت ہے۔

ام عمرو:

آپ خوات بن جبیر بن نعمان بن امیہ بن امرئ القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک اوسی کی دختر ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار یحییٰ بن عباد: بحدیث فلیح از خوات بن صالح اپنی پھوپھی ام عمرو بنت خوات بن جبیر سے: ایک انصاری خاتون صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی میں ان کے پاس تھی اس نے کہا کہ میری بیٹی کو ایک سخت مرض لاحق ہو گیا ہے اس کے بال گر جاتے ہیں کنگھی کرنے کی مجال نہیں حالانکہ وہ دلہن بنائے جانے والی ہے۔ کیا میں اس کے بالوں میں بال ملا دوں تا کہ کنگھی کر سکوں؟ فرمایا: نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال ملانے والی اور ملوانے والی دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔

ام حفص:

آپ عبید بن عازب بن حارث بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن اوس کی دختر ہیں اور اپنے چچا براء بن عازب سے روایت کرتی ہیں۔ باخبار بکر بن عبدالرحمٰن: بحدیث عیسیٰ بن مختار از محمد یعنی ابن ابی لیلیٰ از ام حفص بنت عبید اپنے چچا براء بن عازب سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرا نام رکھ لیا وہ میری کنیت نہ رکھے۔

حفصہ:

آپ انس بن مالک بن نضر بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کی دختر ہیں۔

باخبار محمد بن مصعب قرقسانی: بحدیث ام مریم حنفیہ بصریہ: میں نے حفصہ سے سنا فرماتی تھیں: ہمارے والد ہمیں سونے کے زیورات اور ریشمین کپڑے پہناتے تھے۔

عمرہ:

آپ عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ سالمہ بنت حکیم بن ہاشم بن قوالہ ہیں۔ آپ سے عبدالرحمٰن بن حارثہ بن نعمان بن نفع بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار نے شادی کی جن سے ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔ زہری عمرہ سے روایت کرتے ہیں نیز عمرہ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم اور یحییٰ بن سعید انصاری وغیرہ بھی روایت کرتے ہیں۔ عمرہ حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتی ہیں آپ صاحب علم تھیں۔

باخبار یزید بن ہارون از یحییٰ بن سعید از عبداللہ بن دینار: عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن محمد بن حزم کو لکھا غور کر کے احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا گزشتہ سنت کو یا حدیث عمرہ کو لکھو کیونکہ مجھے علم کے مٹ جانے کا اور علماء کے ختم ہو جانے کا ڈر ہے۔

باخبار ابو عاصم نبیل از محمد بن عمارہ از عبداللہ بن ابی بکر از عمرہ بنت عبدالرحمٰن: (عمرہ اور عمرہ کی بہنیں صدیقہ کی زیر تربیت اور ان کے پاس رہا کرتی تھیں) ہمارے پاس زیورات تھے۔

باخبار فضل بن دکین وعمرہ بن ہیثم: بحدیث مسعودی: بحدیث ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم از عمرہ بنت عبدالرحمٰن (اپنے

بھتیجوں سے) مجھے باغ میں میری قبر کے لئے جگہ دے دو۔ ان کا باغ بقیع سے ملا ہوا تھا۔ فرماتی ہیں: میں نے صدیقہ سے سنا فرماتی تھیں مرنے کے بعد مردے کی ہڈی توڑنا اسی طرح ہے جس طرح زندگی میں توڑنا ہے۔

باخبار ہشام ابوالولید طیالسی بتحدیث شعبہ از محمد بن عبدالرحمٰن: مجھ سے عمرہ نے کہا: اپنی زمین میں سے مجھے ذرا سی جگہ دے دے کہ میں اس میں دفن کی جاؤں کیونکہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا' آپ فرماتی تھیں میت کی ہڈی توڑنا زندہ کی ہڈی توڑنے کی طرح ہے۔

ہند:

آپ معقل بن یسار بصری کی دختر ہیں اور اپنے والد سے روایت کرتی ہیں۔

عُدیسہ:

آپ اہبان بن صیفی غفاری کی دختر ہیں اور اپنے والد سے جو صحابی تھے روایت کرتی ہیں۔

باخبار اسماعیل بن ابراہیم بحدیث عبداللہ بن عبید از عدیسہ بنت اہبان بن صیفی غفاری صحابی: حضرت علی میرے والد صاحب کے پاس تشریف لائے اور آپ کو اپنے لشکر میں شامل کرنا چاہا' میرے والد نے فرمایا میرے دوست نے اور آپ کے چچا زاد بھائی نے حکم فرمایا ہے کہ جب لوگوں میں اختلاف ہو تو میں لکڑی کی تلوار بنالوں۔ میں نے لکڑی کی تلوار تیار کر لی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں وہی تلوار لے کر آپ کی فوج میں شامل ہو جاؤں۔ آخر کار علی نے آپ کو چھوڑ دیا۔

امیمہ دُختر نجّار:

آپ نے امہات المومنین کو پایا اور ان سے روایت کی۔

باخبار حجاج بن محمد و ضحاک بن مخلد از ابن جریج: بخبر حکیمہ بنت ابی حکیم اپنی والدہ امیمہ بنت نجار سے: امہات المومنین کے پاس ورس و زعفران میں رنگی ہوئی دھجیاں ہوتی تھیں جن سے احرام باندھنے سے قبل لٹکے ہوئے بال پیشانیوں پر باندھ لیا کرتی تھیں اور اسی حال میں عرفات میں قیام فرمایا کرتی تھیں۔

صخیرہ بنت جُیَفر، بصریہ:

آپ ام المومنین صفیہ بنت حیی کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں روایت کرتی ہیں۔

جمانہ بنت میّب بن نجبۃ الفزاری:

آپ سے حذیفہ بن یمان نے شادی کی اور آپ حذیفہ سے روایت بھی کرتی ہیں۔

باخبار خلاد بن یحیٰی بتحدیث عمرو بن دینار: باخبار حنظلہ بن سبرہ بن مسیّب بن نجبہ فزاری: میری پھوپھی جان جمانہ بنت مسیّب حذیفہ بن یمان کے نکاح میں تھیں۔ آپ رمضان میں صبح کی نماز پڑھ کر ان کے لحاف میں ان سے گرم ہونے کے لئے گھس جاتے تھے اور ان کی طرف چہرے کے بجائے پشت کرلیا کرتے تھے۔

ہند بنت حارث فراسیہ:

آپ نے امہات المومنین کو پایا اور ام سلمہ سے روایت کرتی ہیں اور آپ کا صفیہ بنت عبدالمطلب سے سماع بھی ثابت ہے۔ زہری ہند سے روایت کرتے ہیں۔

نائلہ بنت فرافصہ حنفیہ:

آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں نماز پڑھائی اور ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں۔

ریطہ حنفیہ:

آپ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار یزید بن ہارون: باخبار سفیان از میسرہ از ریطہ حنفیہ: ہمیں صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جماعت سے نماز پڑھائی اور درمیان میں کھڑی ہوئیں۔

معاذہ عدویہ بنت عبداللہ' اہلیہ صلہ بن اشیم بصریہ:

آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور آپ سے روایت بھی کرتی ہیں۔

باخبار یزید بن ہارون: باخبار جعفر بن کیسان: میں نے معاذہ کو پیروں کے بل پر بیٹھے ہوئے اور دونوں ٹانگوں اور پیٹھ پر کپڑا لپیٹے ہوئے دیکھا اور ان کے چاروں طرف عورتیں تھیں۔

ام الرائح رباب بنت صُلیع:

آپ سلمان بن عامر سے روایت کرتی ہیں اور آپ سے حفصہ بنت سیرین روایت کرتی ہیں۔

ام الہذیل، حفصہ بنت سیرین:

آپ محمد بن سیرین کی بہن ہیں اور سلمان بن عامر' ام عطیہ انصاریہ اور ابوالعالیہ سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار بکار بن محمد (از اولاد محمد بن سیرین): حفصہ بنت سیرین' سیرین وصفیہ کے تمام بچوں میں سب سے بڑی تھیں۔ صفیہ کی اولاد میں محمد' یحییٰ' حفصہ' کریمہ اور ام سلیم ہیں۔

باخبار فضل بن دکین: باخبار حفص بن غیاث از عاصم احول از حفصہ بنت سیرین: مجھ سے انس بن مالک نے پوچھا: تم کس بیماری میں مرنا پسند کرتی ہو؟ میں نے کہا: طاعون میں۔ فرمایا: اس لئے کہ وہ ہر مسلمان کی شہادت ہے۔

باخبار فضل بن دکین بتحدیث حریث بن سائب: ہم حفصہ کے جنازے میں شامل تھے حسن بصری نے پوچھا: تمہارے صاحب (محمد بن سیرین) کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا وضو کر رہے ہیں۔ فرمایا: کیا پانی کے گھڑے سے؟

حُجَیرہ:

آپ ام سلمہ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے عورتوں کو جماعت سے نماز پڑھائی۔ آپ سے عمار دہنی روایت کرتے

ہیں۔ باخبار سفیان از عمار دہنی از حجیرہ: ام سلمہ نے ہمیں عصر کی نماز جماعت سے پڑھائی اور ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں۔

ام الحجاج، عائشہ بنت عجرہ، جدلیہ:

باخبار وکیع از جراح از قیس بنی مسلم از ام الحجاج جدلیہ: میں صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس سرخ خیمہ میں خیمہ کی قنات کے پیچھے تھی کہ اشتر نخعی آ کر پوچھتے ہیں: ام المومنین اس شخص (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کے قتل کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ فرمایا: اللہ کی پناہ کہ میں مسلمانوں کے امام کی خونریزی کا حکم دوں' حدیث طویل ہے۔

صہباء بنت کریم:

باخبار وکیع بن جراح از حسن بن علی از صہباء بنت کریم: میں نے صدیقہ سے پوچھا: اگر بیوی حیض کی حالت میں ہو تو شوہر کے لئے اس سے کیا چیز حلال ہے؟ فرمایا: بجز صحبت کے ہر چیز حلال ہے۔

ام موسیٰ:

آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں اور آپ سے مغیرہ ضبی راوی ہیں۔

ام خداش:

آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار اسماعیل بن ابراہیم از سلمان تیمی از ام خداش: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ شراب کے سرکہ کو سالن کے طور پر استعمال کیا کرتے تھے۔

ام ذرّہ:

باخبار ابو معاویہ از ہشام بن عروہ از محمد بن منکدر از ام ذرّہ از عائشہ: اس مال کے بارے میں جسے صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس عبداللہ بن زبیر نے بھیجا تھا آپ نے وہ تمام مال تقسیم کر دیا۔

باخبار عفان بن مسلم بتحدیث حماد بن سلمہ از زید بن اسلم: بحدیث ام ذرّہ: میں صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سر پر ان کے احرام میں مشک وعنبر کا طلا دیا کرتی تھی۔

ام بکرہ اسلمیہ:

باخبار عبداللہ بن نمیر از ہشام بن عروہ از عروہ از جہمان مولیٰ اسلم از ام بکرہ اسلمیہ: میں عبداللہ بن اسید کے نکاح میں تھی پھر میں نے ان سے خلع حاصل کر لیا۔ پھر ہم دونوں نادم ہو کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے فتویٰ پوچھا۔ فرمایا: خلع ایک طلاق ہے الا یہ کہ تم نے جیسی نیت کی ویسی طلاق پڑے گی تم رجوع کر سکتے ہو۔

ام طلق:

باخبار ابو امامہ: بخبر علی بن مسعدہ: بتحدیث ابن رومی: میں ام طلق کے گھر گیا ان کے گھر کی چھت نیچی تھی میں نے کہا: ام طلق! تمہارے گھر کی چھت کس قدر نیچی ہے؟ فرمایا: عمر نے اپنے عاملوں کو لکھا تھا کہ اپنی عمارتیں اونچی نہ بناؤ' جب تم اپنی عمارتیں

اونچی بنانے لگو گے تو وہ تمہارا بدترین زمانہ ہوگا۔

ام شبیب عبدیہ بصریہ:

آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار ہشام ابوالولید طیالسی و عارم بن فضل: بتحدیث حماد بن سلمہ: باخبار ام شبیب: میں نے صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بال سیاہ کرنے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا: مجھے بھی تمنا ہے کہ میرے پاس کوئی ایسی شے ہوتی جس سے میں اپنے بال سیاہ کر لیتی۔

عالیہ:

آپ ایفع بن شراحیل کی دختر ابواسحٰق سبیعی کی بیوی ہیں۔ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں' ان سے سوالات کئے اور ان سے سماع حاصل کیا۔

باخبار یحییٰ بن عباد: بتحدیث یونس بن ابی اسحٰق اپنی والدہ عالیہ سے: میں نے ام محبہ کے ساتھ حج کیا پھر ہم دونوں صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کو سلام کیا' آپ سے مسائل پوچھے اور آپ سے حدیثیں سنیں۔ فرماتی ہیں: میں نے صدیقہ رضی اللہ عنہا پر گلابی کرتہ اور سیاہ دوپٹہ دیکھا۔ پھر جب ہم واپس ہونے لگیں تو صدیقہ نے ہم سے کہا: تم میں سے ہر عورت پر حرام ہے کہ (چھپ کر) اور کان لگا کر اپنے شوہر کی باتیں سنے۔

اہلیہ ابوالسفر:

آپ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار ابواسامہ از مجالد از ابوالسفر اپنی بیوی سے: میں نے صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عورت کے سر میں مشطہ (ایک قسم کی کنگھی) کے بارے میں جس میں شراب ہو پوچھا تو آپ نے مجھے اس سے زوردار الفاظ میں منع فرما دیا۔

ام محبہ:

آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مسائل پوچھے اور ان سے حدیثیں سنیں۔ آپ سے ابواسحٰق سبیعی روایت کرتے ہیں۔

عائذہ اسدیہ:

آپ نے ابن مسعود سے حدیثیں سنیں اور ان سے ایک حدیث روایت بھی کرتی ہیں۔ یعنی ابواسامہ از سفیان ثوری: بخبر واصل' بحدیث عائذہ (اور عائذہ کی تعریف کی) میں نے ابن مسعود سے اس حال میں کہ آپ مردوں اور عورتوں سے پھلانگ رہے تھے یہ فرماتے ہوئے سنا: لوگو! کان کھول کر سن لو تم میں سے جو کسی مرد کو یا عورت کو پائے تو دیکھو طریقہ پہلا ہی لازم پکڑو' دیکھو روش پہلی ہی اختیار کر لو کیونکہ ہم آج فطرت پر ہیں۔

عمرہ بنت طبیخ:

آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار یعلی ومحمد پسران عبید: بتحدیث عمرو بن شوذب از عمرہ: میں اپنی لونڈی کو لے کر بازار گئی اور ہم نے ٹوکری میں ایک مچھلی خریدی جس کا منہ اور دم دونوں ٹوکری سے نکلے ہوئے تھے۔ پھر علی ہمارے پاس سے گزرے اور پوچھا: یہ کتنے کو خریدی؟ یہ بہت ہے اور عمدہ ہے اسے بچے پیٹ بھر کر کھائیں گے۔

مریم بنت طارق:

آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار یعلی ومحمد پسران عبید' بتحدیث ابوحبان اپنے والد سے اور وہ مریم سے: میں نے انصار خواتین کے ساتھ حج کیا۔ اس حج میں میں صدیقہ سے ملنے گئی۔ عورتیں ان برتنوں کے بارے میں جن میں نبیذ بنائی جاتی ہے آپ سے پوچھنے لگیں۔ فرمایا: اے خواتین اسلام! تم نے مجھ سے ان برتنوں کے بارے میں پوچھا ہے جو عہد رسالت میں عام نہ تھے۔ لہٰذا اللہ سے ڈرو اور جو چیز تم میں سے کسی میں نشہ پیدا کر دے اس سے بچو۔ اور اگر دانوں کا پانی نشہ آور ہو تو اس سے بھی بچو کیونکہ ہر نشہ آور شے حرام ہے (حدیث طویل ہے) محمد بن عبید فرماتے ہیں: ابوحیان نے فرمایا: یاد رکھو! میرے والد نے مجھ سے یہ حدیث اس وقت بیان کی جب مریم بنت طارق زندہ تھیں۔

جسرہ بنت دجاجہ عامریہ کوفیہ:

آپ ابوذر رضی اللہ عنہ سے بسماع از عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔

باخبار احمد بن عبداللہ بن یونس' بتحدیث ابوبکر بن عیاش از قدامہ عامری از جسرہ بنت دجاجہ عامریہ: میں نے تقریباً چالیس عمرے کئے اور ابوذر رضی اللہ عنہ کو ربذہ میں دیکھا۔

لیلیٰ بنت سعد:

آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا اور ان سے روایت بھی کرتی ہیں۔

باخبار اسماعیل بن ابراہیم اسدی از ابن جریج بخبر لیلیٰ بنت سعد: میں نے صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ آپ کرتے' دوپٹہ اور تہبند باندھے ہوئے نماز پڑھ رہی تھیں۔

ام محمد برکہ بن سائب بن برکہ مکی:

آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں اور آپ سے آپ کے فرزند محمد بن سائب روایت کرتے ہیں۔

عمرہ بنت قیس بن عدویہ بصریہ:

آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں' آپ سے مسائل پوچھے' آپ سے حدیثیں سنیں اور آپ سے روایت بھی کرتی ہیں۔

باخبار یزید بن ہارون بتحدیث جعفر بن کیسان' بتحدیث عمرہ بنت قیس عدویہ: میں نے صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں

حاضر ہو کر طاعون سے بھاگنے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طاعون سے بھاگنا لڑائی سے بھاگنے کے مترادف ہے۔

ظبیہ بنت معلل:

آپ صدیقہ سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار یزید بن ہارون بتحدیث فضیل بن مرزوق از ظبیۃ بنت معلل: میں صدیقہ سے ملنے گئی کہ ایک سائل آ گیا۔ آپ نے اسے انگور کا ایک دانہ دے دیا۔ پھر آپ نے ہمیں دیکھ کر فرمایا: میرے خیال میں تم اس پر تعجب کر رہی ہو یقین مانو اس میں بہت سے ذرات کا وزن ہے۔

ام عبدالرحمٰن' دقرہ:

آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی' آپ سے حدیثیں سنیں اور آپ سے روایت بھی کرتی ہیں۔

ام علقمہ، مولاۃ عائشہ:

آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں اور آپ سے آپ کے فرزند علقمہ بن ابی علقمہ حدیثوں کا کافی مجموعہ روایت کرتے ہیں۔

کبشہ بنت ابی مریم:

آپ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار عثمان بن عمرو' بتحدیث ثابت بن عمارہ از ریطہ از کبشہ: لوگوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مشروبات کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا: میں تم سے وہ چیزیں بیان کرتی ہوں جن سے رسول اللہ ﷺ ازواج مطہرات کو منع فرمایا کرتے تھے۔ آپ ہمیں کھجوروں کو منقوں کے ساتھ ملانے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ اور گٹھلی کو پکانے سے بھی۔

صافیہ:

آپ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار یزید بن ہارون از حماد بن سلمہ از صافیہ: حماد نے صافیہ سے سنا فرماتی ہیں کہ میں نے صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی کو دیکھا کہ آپ نے امام کے نکلنے سے قبل چار رکعت نماز پڑھی اور امام کے ساتھ جمعہ کی دو رکعتیں پڑھیں۔

ام حبیب بنت ذویب بن قیس مزنیہ:

آپ اپنے بھتیجا صفی سے اور وہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار انس بن عیاض از عبدالرحمٰن بن حرملہ از ام حبیب (آپ ایک اسلمی کے نکاح میں تھیں) پھر پھر ام المومنین صفیہ کے بھتیجا کے نکاح میں آ گئیں۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں: پھر ہمیں ام حبیب نے ایک صاع ہبہ کیا اور انہوں نے میرے بھتیجا صفیہ سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا صاع ہے۔ انس فرماتے ہیں میں نے اس کا اندازہ لگایا

تو اسے ہشام والے مد سے ڈیڑھ مد کا پایا۔

طفیلہ مولاۃ ولید بن عبداللہ بن جمیع:

آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں اور آپ سے ولید بن عبداللہ جمیع روایت کرتے ہیں۔

ام عیسیٰ بن عبدالرحمٰن سلمی:

آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور آپ سے عیسیٰ بن عبدالرحمٰن سلمی روایت کرتے ہیں۔

ابنۃ رقیقہ ام عبدربہ بن حکم:

آپ اپنی والدہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار ضحاک بن مخلد بتحدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلیٰ بن کعب ثقفی از عبدربہ بن حکم: مجھے میری والدہ ابنۃ رقیقہ نے بتایا کہ ان کی والدہ نے انہیں خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف تشریف لائے تو تعاون کے لئے ہمارے پاس آئے میں نے آپ کو ستو پلائے۔ فرماتی ہیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے بت کی عبادت نہ کیا کرو اور نہ اس کے لئے نماز پڑھا کرو میں نے کہا: پھر تو وہ مجھے قتل کر ڈالیں گے۔ فرمایا: جب وہ تم کو عبادت کرنے کو کہیں تو تم یوں کہہ دیا کرو میرا رب وہی ہے جو اس بت کا ربّ ہے اور نماز پڑھتے وقت اس بت کی طرف پشت کر لیا کرو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے چلے گئے پھر مجھے میرے بھائیوں سفیان اور وہب پسران قیس بن ابان نے بتایا کہ ثقیف مشرف بہ اسلام ہو کر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم دونوں کی ماں کا کیا حال ہے؟ ہم نے کہا وہ اسی حال میں فوت ہو گئیں جس حال میں آپ نے انہیں چھوڑا تھا۔ فرمایا: پھر تو تمہاری ماں مسلمان ہو گئی تھیں۔

تملک کوفیہ:

آپ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور آپ سے ابواسحٰق سبیعی روایت کرتے ہیں۔

باخبار حسن بن موسیٰ بتحدیث زہیر از ابواسحٰق از تملک: میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا فرمایا جب تو روٹی میں چھری رکھے (اسے کاٹنے کا ارادہ کرلے) تو بسم اللہ پڑھ کے کھالے۔

غُزیلہ:

آپ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار حسن بن موسیٰ بتحدیث زہیر بتحدیث قابوس بن ابی ظبیان: غزیلہ نے ان سے بیان کیا کہ میں ام المومنین کے پاس تھی کہ ایک نوجوان لونڈی دو بدھیاں پہنے ہوئے آتی ہیں (بقول قابوس تسموں کی بدھیاں تھیں) فرماتی ہیں: میں نے کہا: ام المومنین! آپ اسے پردہ کا حکم کیوں نہیں فرماتیں؟ فرمایا: ابھی یہ بالغ نہیں ہوئی بلوغت کے بعد بے حیائی نہیں دوسرے یہ لونڈی ہے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

صفیہ بنت زیاد:

آپ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار محمد بن عمر بتحدیث ابن ابی ذئب از صفیہ بنت زیاد: مجھے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا جبکہ میں اپنے حیض کے کپڑے دھورہی تھی۔ فرمایا: ہم ایسا نہیں کیا کرتے تھے ہم تو بس اچھی طرح سے کھرچ لیا کرتے تھے۔ فرماتی ہیں: میں نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے سنا فرماتی تھیں حائضہ کے پسینہ میں کوئی حرج نہیں۔

قمیرہ، اہلیہ مسروق:

آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔

کبشہ بنت حارث، اہلیہ شریح:

باخبار وکیع از سفیان از داؤد وجابر از عامر از شریح: میں نے کبشہ کو طلاق دی اور بطور متعہ کے پانسو درہم دیئے۔

ام اسماعیل بنت ابی خالد ہمشیرہ سکینہ:

دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئیں اور آپ سے حدیثیں سنیں۔

باخبار عبداللہ بن نمیر از اسماعیل بن ابی خالد اپنی والدہ اور اپنی بہن سے: یہ دونوں ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ سے ایک عورت نے پوچھا: کیا احرام کی حالت میں میں اپنا منہ ڈھانپ سکتی ہوں؟ آپ نے اپنے سینہ سے دوپٹہ اُٹھا کر اپنے سر پر ڈال لیا یعنی چہرہ کھلا رکھو۔

باخبار محمد بن عبید طنافسی از اسماعیل بن ابی خالد اپنی والدہ سے اور ہمشیرہ سکینہ سے کہ انہوں نے حضرت عائشہ کو گلابی کرتے اور سیاہ دوپٹہ میں دیکھا۔

زینب اہلیہ قیس بن ابی حازم:

آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں اور آپ سے آپ کے شوہر قیس بن ابی حازم روایت کرتے ہیں۔

جدہ صالح بن حیان:

آپ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار یعلی بن عبید بحدیث صالح بن حیان اپنی دادی سے: مجھ پر اس دن سے کوئی سخت دن نہیں آیا جس دن مدینہ میں ٹڈی دل آیا مجھے صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی نے حکم دیا کہ میں ٹڈیوں کو روغن زیتون میں بھون کر لاؤں تا کہ انہیں وہ کھائیں۔

الرباب:

آپ عثمان بن حکیم بن عباد بن حنیف کی دادی ہیں۔

باخبار یعلیٰ بن عبید طنافسی بتحدیث عثمان بن حکیم اپنی دادی رباب سے: عثمان بن حنیف نے کہا: اے لونڈی! مجھے جانماز اُٹھا دے۔ بولی میں نماز نہیں پڑھتی۔ فرمایا: تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ آخر اس نے آپ کو جانماز پکڑا دی پھر آپ نے کھڑے ہو کر ایک کپڑے میں نماز پڑھی اور آپ کی چادر مسجد کے پاس کھونٹی پر لٹکی ہوئی تھی۔

سلمٰی بنت کعب اسدیہ:

آپ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے لقطہ (گری پڑی چیز) کے بارے میں ایک حدیث روایت کرتی ہیں۔ یعنی حدیث عبید اللہ بن موسیٰ بن اسرائیل۔

ام کلثوم:

آپ سالم بن عبید اللہ بن عمر بن خطاب کی اہلیہ ہیں۔

باخبار معن بن عیسیٰ بتحدیث خالد بن ابی بکر: میں نے ام کلثوم پر عصفر میں رنگے ہوئے کپڑے دیکھے۔

ام قیس:

آپ عمرو بن میمون بن مہران کی دادی ہیں اور مسروق سے روایت کرتی ہیں۔

باخبار یزید بن ہارون از عمرو بن میمون از میمون اپنی دادی ام قیس سے: میں مسروق کے پاس سے زنجیروں کے ساتھ گزری اور میرے ساتھ ساٹھ بیل تھے جن پر پنیر اور اخروٹ لدے ہوئے تھے۔ پوچھا: تم کیا ہو؟ میں نے کہا: میں ایک مکاتبہ لونڈی ہوں۔ فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ کتابت کے مالک میں زکوٰۃ نہیں۔

فاطمہ بنت محمد:

آپ عبد اللہ بن ابی بکر کی بیوی ہیں۔

باخبار یعلیٰ بن عبید از ابن اسحٰق از عبد اللہ بن ابی بکر اپنی بیوی فاطمہ بنت محمد سے (جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زیر تربیت تھیں) ایک قرشی خاتون نے عمرہ کے پاس ایک ڈبہ بھیجا جس میں روئی تھی اور اس میں زرد دھبے تھے۔ پوچھا جب عورت کو اس قسم کے دھبے آنے لگیں تو کیا وہ حیض سے پاک ہو جاتی ہے؟ فرمایا: نہیں جب تک خالص سفیدی نہ دیکھ لے۔

ندبہ، مولاۃ ابن عباس:

آپ عروہ سے روایت کرتی ہیں یعلیٰ بن عبید فرماتے ہیں: بتحدیث عثمان بن حکم از ندبہ مولاۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما: جب عروہ بن زبیر حج کے لئے روانہ ہوتے اور آپ کے ساتھ آپ کی اہلیہ بھی ہوتیں اور دیگر گھر والے بھی تو آپ انہیں حکم فرماتے کہ شرط کر لیں۔

میمونہ:

آپ عبد اللہ بن معقل بن مقرن مزنی کی دختر ہیں اور اپنے والد سے ابو اسامہ والی حدیث بیان کرتی ہیں۔ محمد بن سعد فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث ان سے اور وہ عبد اللہ بن ولید سے اور وہ میمونہ سے کہ ان کے والد سے منقول کے نقوع

کے بارے میں پوچھا گیا اور انہوں نے اسے مکروہ بتایا' نہیں سنی۔

ام ثور:

آپ سے جابر جعفی روایت کرتے ہیں اور آپ اپنے شوہر بشر سے روایت کرتی ہیں کہ بشر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے۔

ہنیدہ:

آپ ابراہیم نخعی کی اہلیہ ہیں آپ سے شعیب بن حجاب روایت کرتے ہیں۔

ملیکہ:

آپ نعمان بن قیس کی خالہ ہیں جن سے محمد بن فضیل غزوان روایت کرتے ہیں اور آپ سے نعمان بن قیس یہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے عبیدہ سے منذر کے بارے میں پوچھا۔

حجہ:

آپ قرط کی صاحبزادی ہیں اور آپ کی دختر رقیقہ ہیں۔

رقیقہ:

آپ عبدالرحمٰن کی صاحبزادی ہیں۔

باخبار اسباط بن محمد بن موسیٰ بن عبیدہ ربذی بحدیث رقیقہ بنت عبدالرحمٰن اپنی والدہ حجہ بنت قرط سے: مقام ابراہیم آسمان سے اُتارا گیا تھا۔

حق تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ چند دنوں کی محنت شاقہ کے بعد اس نے الطبقات الکبریٰ ابن سعد کی آٹھویں جلد کا ترجمہ مکمل کرا دیا۔

بمنزل می رسد جویائے کام آہستہ آہستہ

اب اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ سے دُعا ہے کہ وہ اسے شرف قبولیت بخشے اور مترجم و ناشر دونوں کے گناہوں سے تجاوز فرما کر اسے آخرت کا ذریعہ بنائے اور قارئین کرام کو اپنی رحمت سے نوازے۔ (آمین)

اللهم اغفر لكاتبه و لمن سعى فيه و للمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات بحرمة النبي الكريم عليه الصلوٰة والتسليم.